

زیر سرپرستی حکومت ہند

ہندو لکھنا

तुहज्जुलुगात



Mir Zaheer Abass Rustmani
03072128068

×	جلد ہفتم			×
ع				س
ظ	ط	ض	ص	ش

قیمت مجلہ: بائیس روپیہ ۵۰ پیسے

مترجم

مترجم: لکھنوی



PDF By : Meer Zaheer Abass Rustmani

Cell NO : +92 307 2128068 - +92 308 3502081



In token of my heart-felt gratitude to the timely
sympathies & fruitful Patronage of

H. E. Dr. B. Gopala Reddi

The recognised & respected Governor of U. P.

I have the honour to dedicate this 7th Volume of Mohazzab-ul-Lughat
to his name which will be remembered for long by the lovers of Urdu

—The widely spread language of our most beloved Country.

—'Mohazzab'



عزت مآب ڈاکٹر بی گوپالا ریڈی گورنر اتر پردیش

جن کی سرپرستی لغت کے اظہار تشکر و امتنان کی یادگار ہیں

—ہیں مہذب اللغات کی اس ساتویں جلد کو ان کے نام قلمی سے معذوں کرتا ہوں۔ 'مہذب'

بکثرت مؤلف محفوظ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ

سُبُّ اللّٰغِ مُشَا

جَلْدُ هَفْتَمُ

س — ش — ص — ض — ط — ظ — ع

— مؤلف ہر —

حضرت سب لکھنوی ممتاز الافاضل صدق کل ہند انجمن محافظ اردو، لکھنؤ

ناشر: مفتی سب لکھنوی (ربی)

— بہ اہتمام —

سیکرٹری: بیت حسن احوال لکھنوی

انوار حسن انور رائے بریلوی

مینجر محافظ اردو بک ڈپو، — مجتبیٰ لکھنوی

— پتہ —

محافظ اردو بک ڈپو، منصور نگر، نیا محل، لکھنؤ

مطبوعہ: سیر فیروز قوی پریس لکھنؤ

قیمت
جلد: مبلغ

بائیں روپیہ
پچاس پیسے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۹۹۱۰

مقدمہ

یہ لغت ہے ادب آموز زبان اردو نجم فیض اس کا درخشندہ و تابندہ باد

کامیابی سے ہوا ساتواں دفتر جو تمام ہفت اقلیم نے خوش ہو کے کہا زندہ باد

شکر اس ذات واجب الوجود کا جو جملہ ممکنات کا خالق و مالک ہے، شکر اس درحقیقی کا جس کے حکم کا ظہور اثر نہ فرامی اسباب کا محتاج ہے نہ گنجائش وقت کا پابند جس نے اپنے اظہار مہودیت کے لیے کائنات کو خلق فرمایا، کائنات میں انسان کو اشراف المخلوقات بنایا، اس کے اعضاء و جوارح کو اپنے پہچانے کا ذریعہ بتلایا، کانوں آنکھوں اور دل کی حیرت افزا قوتوں کو اپنی ذات واحد کے اظہار قدرت کا نمونہ قرار دیا، خیال و دل کے رشتے کو رنگ و شہر کی بدھنی مثال پیدا کر کے ناقابل انکار بنا دیا، گوشت کے ایک ٹکڑے کو اہل خیال کے لیے طاقت کلام دیکر اپنے مستطعم ہونے کا ثبوت پیش کر دیا، اما بعد درود و سلام ان ذوات مقدسہ پر جن کے وسیلے ہماری کمزور کوششیں کامیابی کے قوی مدارج تک رسائی حاصل کر لیتی ہیں۔ اگر ان وسیلوں سے ہم کام نہ لیتے تو ہماری بے بضاعتی ایک منہضم لغت کے مترتب کرنے، اس کو بلحاظ وقت زیادہ سے زیادہ کارآمد بنانے اور اہل ذوق کی نظر تک پہنچانے میں ضرور حائل ہوتی لیکن بالفاظ آرزو لکھنؤ سے

جب علی سانا خدا ہو اور خدا سا کار ساند
پھوڑ دے دھارے پہ کشتی اور لنگر توڑ دے

ہم نے اپنی اس فکر افزا خدمت کو انجام تک پہنچانے کے لیے اپنے سفر کی آخری منزل کو پیش نظر رکھا اور درمیانی منزلوں سے بے نیاز ہو کر اس وقت تک اپنے کام کو جاری رکھا یہاں تک کہ آج آدھی سے زیادہ منزلیں طے کرنے کے بعد ہم ”مہذب اللغات“ کی ساتویں جلد نوٹس فہم اہل نظر حضرات کی خدمت میں پیش کرنے کا شرف حاصل کر رہے ہیں۔

پہلی جلد کی اشاعت کے بعد سے آج ساتویں جلد کی اشاعت تک کے درمیانی زمانے میں ہمیں مختلف قسم کے مختلف سولہ نچ و حوادث کا سامنا کرنا پڑا، اس لغت کے بارے میں مختلف خیالات رکھنے والے اہل ادب حضرات کے ہمت افزا نیز ہمت شکن جذبات بھی کانوں تک پہنچے، کبھی نظر سے گزرے لیکن چونکہ ہمت افزائی کرنے والوں کی تعداد زیادہ تھی، ان کا نقد و تبصرہ دلنشینی کی صلاحیت رکھتا تھا، ان کے مشوروں میں صداقت و خلوص کی خوشبو تھی، ان کے لہجے میں انسانی و نفسیاتی جذبات پوشیدہ تھے، ان کی وسعت نظر و قوت تمیزہ کو ظاہر کرنے والا ہمارے لغت کے امتیازی خصوصیات کا زبانی تذکرہ ہمارے سکون خاطر و حوصلہ افزائی کا ایسا باعث ہوا کہ ہمت شکنی کے ساعی و کوشاں معاصرین کی گاہ بگاہ پیش زنیوں کے باوجود ہماری رفتار کار میں کوئی خلل واقع نہیں ہوا۔

ہمت شکن حضرات کی رائے زنی عام طور پر پر خلوص خدمت کرنے والوں کی طبع نازک پر گراں گزرتی ہے لیکن ہم کو ایسی نکتہ چینیوں بالکل باعث
ظالم نہیں ہوئیں۔ ہم جانتے ہیں کہ ہر سیاسی معاشرتی یا ادبی کام میں بعض لوگ مصلحتاً یا عادتاً اپنے مخالف خیالات ظاہر کرنے پر مجبور ہوتے ہیں لیکن اتفاق
سے اس قسم کے نقد بیشہ حضرات کی یہ پرشوق عادت ہم کو بحیال ادا کے فرض انسانی و لحاظ احساس و اعتراف پر پھیرانی بہت بلکہ بہت زیادہ بھلی لگتی
ہے اس لیے کہ مذاق سلیم و صلاحیت فوز عظیم رکھنے والے کم فرما ہماری خدمتوں اور محنتوں کو معترضین کی خواہشوں اور کاوشوں کے سامنے رکھنے کے
جانب سکیں گے نیز یہ تمہید خیال بھی ہمارے نزدیک طلال کا باعث ہو جاتی ہے کہ

شکر خدا کہ ہوں تو کسی کی رنگاہ میں
وہ بے رخی سے مجھ کو مگر دیکھتے تو ہیں

لیکن کیا اہل خرد زمانے کے ماحول سے بے خبر ہونے کا اعتراف کر لیں گے، کیا وہ ان باتوں کو پیش نظر رکھے بغیر کوئی فیصلہ کر دیں گے
کہ اس وقت ہم کو اپنی زندگی نیز زندگی کے کسی کام پر پورا اختیار حاصل نہیں ہے۔ کھانے میں مجبور، پانی میں پابند، چلنا بار، سواری کی زحماتیں و شواہ
پڑھنے میں حیران لکھنے میں پریشان، کبھی گرائی کا غم سے سرگرائی، کبھی تغیرات کتابت سے پریشانی، انجام کار قسمت کے ہاتھ اور قلت سرمایہ ساتھ
ساتھ ہے۔ ایسے حالات میں ایک ضخیم کتاب کی ہر نوع اشاعت ہی بہ حال خود ایک مشکل کام تھا چہ جائیکہ اس میں ہر خوش فکر اہل ذوق کی پسند
کے موافق حسن قبول کے ذرائع پیدا کرنا۔ فی الحال اگر ہم نقادان فن کی رائے کو صلاح نیک و قابل قبول مان بھی لیں تو اس پر عمل کرنے کے سبب پر
کیونکہ قابل حاصل کریں۔ علاوہ اس کے ہمارے ناقدین کی مختصر و ناقابل تفصیل فہرست میں قریب قریب سبھی لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اس طرح
بیان دیا ہے کہ اس سے ہماری رہنمائی نہیں ہوتی، یعنی لغت کو ادھر ادھر سے دیکھنے کے بعد جو کچھ ان کو ناپسند ہو اس کا ذکر تو فرما دیا لیکن وہ سب کچھ ہم سے
جن مجبور یوں میں ہوا اس کی طرف توجہ نہیں کی اور نہ ہی بتایا کہ ان ناپسند اجزاء کے مقابلے میں یا ان کے ساتھ ساتھ اور کیا ہونا چاہیے تھا۔ اس محل پر
ایک بات اور قابل ذکر یہ ہے کہ ہمارے دفتر میں کوئی شعبہ ایسی خصوصیت کا نہیں ہے جس میں ملک کے سب یا اکثر اخبارات و رسائل آتے
ہوں، ناقدین کے شائع کیے ہوئے مضامین اب تک ہم کو احباب کی ہمدردی سے خود بخود پہونچتے رہے ہیں لہذا مناسب یہ ہے کہ ہمارے کم فرما ہمارے
ہدایت دہ آگاہی کے لیے ایسے پرچے کا ایک نسخہ ہماری نظر تک پہونچائے گا بھی خیال رکھیں تاکہ ہم اپنی کوتاہیوں سے آگاہ ہوتے رہیں اور اپنی پیشکش کو
زیادہ سے زیادہ قابل توجہ بنانے کی کوشش کرتے رہیں۔

بہر حال مذکورہ بالا اعتراضات یا احسانات کرنے والوں کی چھوٹی سی فہرست میں ایک ذات ادیب عصر جناب رشید حسن خاں صاحب
پروفیسر دہلی یونیورسٹی کی ہے جنہوں نے رسالہ نوائے ادب بمبئی کی ۱۵ جنوری ۱۹۶۷ء کی اشاعت میں ہمارے لغت کی تیسری جلد کا سرسری
معاائنہ فرما کر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے ان میں سے چند باتوں کے متعلق ہم اسی لغت کی چھٹی جلد کے مقدمے میں کچھ لکھ چکے ہیں، دو ایک
باتیں رد و ردی میں چھوٹ گئی تھیں ان کو آج صاف کیے دیتے ہیں۔

پروفیسر صاحب موصوف الصدق نے اپنے اسی مجولہ بالامبصر میں ارشاد فرمایا ہے کہ ”مؤلف نے غضب یہ کیا ہے کہ میسوں ٹیٹھ ہندی
بلکہ انوس سنسکرت الفاظ کو بھی اردو زبان میں شامل فرمایا ہے۔ یہ بھی غالباً اسی (حکومت کی) سرپرستی کا کرشمہ ہے۔“ چنانچہ اس کے جواب میں ہم اپنے
حقیقت پوش مبصر کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتے ہیں نیز ان حضرات سے کہ جن کی نظر سے لغت کے وہ صفحات گزرے ہیں جن میں ہندی الفاظ
موجود ہیں۔ اس حقیقت یا عدم حقیقت کی تردید یا تائید کے خواہشمند ہیں کہ ہم نے اگر ہندی الفاظ کہیں کہیں لکھ دیے ہیں اور ان کے ساتھ یہ بھی ظاہر
کر دیا ہے کہ یہ ہندی زبان کے ہیں تو پھر یہ الزام کتنا سچا ہے کہ وہ الفاظ اردو زبان میں شامل کر دیے گئے ہیں۔ ہم نے عربی الفاظ کے سامنے عربی،
فارسی الفاظ کے سامنے ’فارسی‘، ہندی الفاظ کے سامنے ’ہندی‘ اور اردو الفاظ کے سامنے ’اردو‘ لکھ کر اس زبان کی جھلکے کی پہلے ہی رد و

کردی تھی پھر ان ہندی الفاظ کا اردو میں شامل ہونا کیونکر ثابت ہو سکتا ہے۔ اگر یہ کہا گیا ہو تاکہ ”ہندی الفاظ ایک اردو لغت میں“ لکھ دیے گئے ہیں تو ہم اس کا دوسرا جواب دیتے۔ لیکن اردو میں شامل کر دینے کا الزام ہمارے نزدیک زیادہ تشریحی جواب کا محتاج نہیں ہے۔ ہم نے جتنا عرض کر دیا غالباً اور باب ہم کے فیصلے کے لیے کافی ہے۔ مرقومہ بالا اعتراض کے آخری طعنہ ”مکرے“ کے جواب میں ہم نہایت ادب و اختصار کے ساتھ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ یہ ناگوار وقتی اضافے حکومت کی ”سرپرستی کا کرشمہ“ نہیں بلکہ سمجھنے والوں کی احتیاط اور نہ سمجھنے والوں کی ہدایت کی غرض سے کیے گئے تھے جن کی اس وقت سخت ضرورت تھی۔

اس کے بعد پروفیسر صاحب موصوف الصدور نے تحریر فرمایا ہے کہ ”مؤلف کی حیثیت محض تلخیص نگار اور جامع کی ہے، تحقیق لغت سے انھیں کوئی علاقہ نہیں معلوم ہوتا۔“ ظاہر میں تو عبارت کے یہ دو ٹکڑے بالکل صاف ہیں لیکن اتفاق سے یہ بھی ہماری سمجھ میں نہیں آ رہے ہیں۔ یہ ایک بات کہ ہماری حیثیت ایک جامع کی ہے، ہماری سمجھ میں آگئی ہے اور اس سے ہم کو انکار بھی نہیں ہے لیکن یہ بات کہ ہماری ”حیثیت محض تلخیص نگار“ کی ہے، کسی پہلو سے بھی ہمارے دلنشین نہیں ہوتی کیونکہ تلخیص نگار کے جو معنی الفاظ سے پیدا ہوتے ہیں وہ اس لغت کو دیکھنے کے بعد اس کے مؤلف پر چسپاں نہیں ہوتے بلکہ گوند کے بجائے پانی سے چپکائے ہوئے اشتہار کی طرح گرے جا رہے ہیں۔ یہ لغت تو اہل علم کی خدمت میں آنا ضخیم ضخیم پیش کیا جا رہا ہے کہ ہر پہلو سے اس کا بار اٹھانا خود اس کے مؤلف پر گراں کر رہا ہے، ایسی بدیہی صورت میں اس کو کسی مجموعہ ادب کا خلاصہ کہہ دینا حق پستی و حقیقت فراموشی نہیں تو اور کیا ہے۔

مذکورہ بالا اعتراض کا دوسرا ٹکڑا ”تحقیق لغت سے علاقہ نہ ہونے کا ہے۔ لیکن پروفیسر صاحب موصوف کی اس محققانہ رائے یعنی ”تحقیق لغت سے تعلق“ کا تمغہ اگر ہماری ہی گردن میں لٹک کے رہ جاتا اور اس کی چمک ”مہذب اللغات“ کے راستے میں چکا چوند نہ پیدا کر رہی ہوتی تو ہم اس نکتہ چینی کو اپنی بے بضاعتی کے اعتراف کے ساتھ خاموشی سے من لیتے لیکن چونکہ اس دریائے حکمت کے بہاؤ میں ہماری محنتوں کا صلہ بھی نہ جانے کا امکان تھا اس لیے ضروری معلوم ہوا کہ ہم پروفیسر صاحب موصوف سے یہ پوچھیں کہ کیا تحقیق لغت سے آپ کی یہ مراد ہے کہ جو الفاظ اپنے ساتھ اپنی ایک تاریخ رکھتے ہیں وہ تاریخ بھی ان کے ساتھ کہے کم اس طرح بیان کی جائے کہ اس وضع کی سرلفظ کے آگے اس کے لغوی و اصطلاحی معنی لکھنے کے بعد اس کی اصل اس کی ابتدا اس کے تذکرے تفسیرات اور اس کا ادبی و فنی وغیرہ سب کچھ لکھا جائے، یعنی اگر ہم ”دروزی“ لکھیں تو اس کے متعلق معنی لکھنے کے بعد یوں چلیں کہ ”لفظ طرز جو عربی میں ملو، طابقہ ہیئت اور ترتیب کے معنی میں مستعمل ہے۔ عربی سے ترکی زبان میں پہونچا اور ”طرز“ کے معنی سے تبادر کر کے خیاط کے معنوں میں بھی بولا جانے لگا، ترکی سے اردو میں داخل ہوا اور اپنے مزاج کے موافق تھوڑی سی گھٹ بڑھ قبول کر کے مستقل دروزی ہو گیا جو آج تک باقی ہے۔“ تو صاحبان انصاف فیصلہ کریں کہ اگر ہم لغت کے ہر ضروری پہلو کو پیش نظر رکھ کر اپنی اس خدمت کو انجام تک پہونچانے کا ارادہ کریں تو گنجائش اوقات میں وسعت پیدا کرنے کی تدبیر کس لغت میں ڈھونڈیں، بہر حال ہم پروفیسر صاحب موصوف سے وعدہ کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم کو پورے لغت کا جامع تو ہو لینے دیجئے اس کے بعد اگر زندگی بڑھی تو آپ کی بتائی ہوئی اس کمی کو بھی دد کر دینے کی کوشش کی جائے گی۔

آخر میں ہم اس ذات کا شکر ادا کرتے ہیں جن نے اس لغت کی ہر جلد تمام ہونے سے پہلے ایک ایسا نیا قابل فخر سرپرست عنایت فرمایا کہ ہم کو اس کا شکریہ ادا کرنا واجب ہو گیا چنانچہ اس ساتویں جلد کو سرائیکی ڈاکٹر بی گوبالا دیڈی دام اقبال گورنریو، پی کی مخصوص سرپرستی حاصل ہونے پر ہم موصوف الصدور کا دلی شکریہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اس جلد کو آپ ہی کے نام نامی سے معنون کرنے کا شرف حاصل کر رہے ہیں۔

ناچیز
شیخ محمد میرزا مہذب

۲۰ نومبر ۱۹۶۰ء



ہب ترلفت

جلد ہفتم

سودا سر لینا۔ اپنے پیچھے عذاب لگانا، عیبیت
خریدنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔
محل صرف۔ اُلی نے ہر سودا اپنے سر لیا۔
(اردو صرف) (فرنگ اثر)
سودا سلف۔ سودا، مصالحو، اناج،
ترکاری وغیرہ۔ اُردو۔ عودوں
کی زبان۔
محل صرف۔ کل کاموں کا مدار اس نام پر تھا
سودا سلف، کپڑا، اناج جو کچھ بازار سے آتا
سب نام کے ہاتھوں آتا۔ (مرکۃ العودین)
سودا کرنا۔ دام چکانا، قیمت طے کرنا،
خرید و فروخت کا معاملہ کرنا۔ اُردو۔ صرف
فصیح، راج۔
دل کا سودا ہم کبھی کرتے نہ زلفت یا رے
پر شامت جو نہ واقف تھے ضرر سے بیشتر ظفر
سودا کرنا۔ بیچنا، فروخت کرنا، اُردو
غیر فصیح، راج۔

نے کوڑی کیا پھرے گی ہو کے تو ننگے گلے
بن نہ سودائی اسے سودا نہ کر رہنجیر کا
سودا اگر تاجر بیاری فارسی، مذکر فصیح، راج
جن محلے میں تھا ہمارا گھر شوق بکھڑی
وہیں رہتا تھا ایک سوداگر (دھرم عشق)
قول فیصل۔ بقول مولف نور اللغات اس لفظ
کی اصل سودا ہے، سود (داؤ معروف) = منافع
گر = صاحب یعنی صاحب منافع۔
سودا اگر بچہ تاجر کا بیٹا فارسی، مذکر۔ (در اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے کامیوں میں بزرگ
جیم فارسی زبانوں پر ہے اور تائید کیلئے سوداگر بچہ
بزرگ جیم فارسی ہے۔
سودا اگر کی۔ تجارت، کاروبار، فارسی
موزن، قلیل الاستعمال۔
سوداگری نہیں یہ عبادت خدا کی ہے
اے بے خبر، جزا کی تمنا بھی چھوڑو (اقبال)
قول فیصل۔ اب اس محل پر زیادہ تر

کاروبار یا تجارت بولتے ہیں۔
سوداگری۔ سوداگری سے متعلق، بیوپار سے تعلق
رکھنے والا، تجارتی۔ جیسے سوداگری مال، فارسی
صفت۔ (فرنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اب اہل لکھنؤ اس محل پر تجارتی مال
بولتے ہیں، البتہ گھوڑے کے لیے اس کا صرف
انھیں معنی میں ہے۔
سوداگری کرنا۔ تجارت کرنا، کاروبار کرنا، اُردو
صرف، قلیل الاستعمال
سودا لینا (معدی)۔ کوئی چیز خریدنا، گھر بولو ضرر لینا
کی چیزیں خریدنا۔ اُردو صرف، فصیح، راج۔
محل صرف۔ تم جتنی بھی چیزیں لائے سب خراب
اُٹھا لائے۔ آدمی کو دیکھ کے سودا لینا چاہیے۔
سودا مول لینا۔ کوئی چیز خریدنا، گھر بولو ضرر دیا کی
چیزیں خریدنا۔ اُردو صرف، فصیح، راج۔
نقد دل دیتے ہیں اک محبوب بازار کی کو آگ
رد سودا مول لیتے ہیں سر بازار، ہسم

سوداوی: خطا سودا سے منسوب، فارسی، فصیح، راج۔
 محل صرف: یہ ہے کہ سوداوی امرائے کا
 علاج حکماء سے بہتر کوئی نہیں کر سکتا۔
 سوداوی مزارع: وہ شخص جس کے مزارع میں غلہ
 سودا کی زیادتی ہو۔ فارسی، فصیح، راج۔
 محل صرف: دیکھو وہ سوداوی مزارع آدمی
 ہے۔ اس کے منہ نہ لگا کر دور نہ کسی دن کچھ کہہ دے گا۔
 سودا ہو جانا: معاملہ طے ہو جانا، قیمت طے ہونا۔
 اردو صرف، غیر فصیح، راج۔

خون سے دنیا میں دل کو حشر پیدا ہو گیا
 آگے اس بازار میں یوسف کا سودا ہو گیا
 قول فیصل: جنوں ہو جانا کے معنوں میں بھی لیتے

سود بازار محبت یہ نظر آیا مجھے
 دل کا جب سودا ہوا تب ہو گیا سودا مجھے
 سودا ہونا: خرید و فروخت کا معاملہ طے ہونا، قیمت
 طے ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

دیکھ پائے ہیں خریداروں نے میرے نقش پا
 کیا ہوا اب بازار میں لے رشک گل سودا گل

قول فیصل: فارسی ترکیب کے ساتھ فصیح اور
 اردو ترکیب کے ساتھ غیر فصیح ہے۔

سودا ہونا: جنوں ہونا، غلط ہونا۔ اردو صرف
 فصیح، راج۔

شیر خدا کے شیر سے کیا لڑ سکیں گے ہم
 سودا ہوا بن سودا کو امیر کی قسم
 سودا ہونا: کنایت عشق ہونا، محبت ہونا۔ اردو
 صرف، فصیح، راج۔

تمام عمر ظفر ہم رہے پریشاں حال
 کسی کی زلف کا سودا ہوا تو ایسا ہوا ظفر

سودا کی: دیوانہ، جھٹی، جنوں، فارسی، صفت
 فصیح، راج۔

سن کے آواز میری گھر میں کہا ظالم نے
 دیکھنا دور پہ گھر آ رہا وہی سودا کی کیا
 سودا کی: کنایت، عاشق، فارسی، فصیح، راج۔

ایک مدت سے میں سودا کی ہوں
 حسن صورت کا تماشا کی ہوں مرزا رسوا

سودا کی بنانا: (شعری) دیوانہ بنانا، غلط ہونا
 کرنا، کنایت، عاشق بنانا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

مجھ کو سودا کی بنایا بے دکھا کہ آنکھیں
 تم دھتورے کا لیا کرتے ہوا دم سے کام

قول فیصل: اس کا لازم سودا کی بنانا بھی
 بولتے ہیں۔

اے گوری کیا پھر گئی ہو کے تونگے گلے
 بن نہ سودا کی اسے سودا نہ کر نہ بھیر کا جال

سودا سے خام، خیال خام، وہ خیال جس کا پورا
 ہونا ناممکن ہو۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

بختہ کاران عشق روئے زمیں
 تیرا سودے خام رکھتے ہیں رشک

سودا کی ہونا: دیوانہ ہونا، کنایت، عاشق، فریفتہ
 ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

سودا کی ہے جو تیرے خط سبزنگ کا
 لہجہ ہے اس کو آنکھ پر نشہ بنگ کا

سودا ہونا: نفع، نقصان۔ اردو، مذکر، ہما جنوں
 کی اصطلاح۔

سودا پر دنیا، سودی چلانا (شعری)۔ روپیہ منافع
 پر خرچ دینا، بیا جو روپیہ دینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل: اہل لکھنؤ سودا پر روپیہ دینا، سودا پر
 روپیہ چلانا بولتے ہیں مگر سودی چلانا کے بجائے

سودا روپیہ چلانا بولتے ہیں۔

سودا پر لینا: (شعری)۔ بیا جو روپیہ لینا، اردو صرف
 فصیح، راج۔

قول فیصل: سودا پر روپیہ لینا بھی راج و
 فصیح ہے۔

سودا خوار، سودا خور، سودا لینے والا، فارسی ترکیب
 صفت (نور اللغات)

قول فیصل: زبانوں پر زیادہ تر سودا خور ہے۔

کمی کے ساتھ سودا خور بھی کہتے ہیں جو مذکر ہے۔ سود
 لینا کے معنی میں کمی کے ساتھ سود خوری، بھی راج

ہے۔ جیسے "سود خوری بہت بڑا گناہ ہے۔"

سودا رو سودا ہے جب سود نہ ادا ہوا سود کی رقم
 اصل میں شامل ہو کر اس پر بھی سود نرخ عینہ سے

لیا جائے اس کو سودا رو کہتے ہیں۔ مرکب سود
 فارسی، مذکر، فصیح، راج۔

محل صرف: سودا رو کا حساب ہمیں نہیں آتا۔
 سودا رو: اچھوت، ہندوؤں کی چوتھی ذات جس

کا کام نوکری، خدمت، اش وغیرہ ہے۔ جیسے مالی،
 راجو، چمار، لوہار وغیرہ (ہندی) مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل: اردو میں بالعموم اچھوت اور کمی
 کے ساتھ سودا رو کہتے ہیں۔

سودا رو: زیادتی یا ظلم کی جگہ استعمال میں ہے۔
 اردو فقط، قلیل الاستعمال۔

زلف مجھ زاد کو دکھائی دہ
 اس پر سودا رو ہے جس میں جان نگو

قول فیصل: اب سودا رو کے استعمال زیادہ
 تر اس میں ہیں ہے۔ "مرے پر سو

دے۔"
 سودا کرنا: نفع پہنچانا۔ اردو صرف، شہدک۔

آنی تھی جو سو اچکی خوری
سود کرتی نہیں ہے اب ندی (ہشتہ گزرا)
سود کھانا (ہندی) بیاز لینا بیاز پود پود چلا
سود پودینا اردو صرف غیر فصیح زبان
سود کھانا جو سٹلے سے سوا
سود کھانا بھی اب حلال ہوا
سود کھانا سو لوی اپو دین داری سے ہمید
(سودا)
سود کھانا ہندی بیاز لینا اردو صرف ہما جو
کی اصطلاح
سود صرف - لالہ تین سود دے جو فاسل ہیں
پرنیو دے سیکر اسود لگاؤ ہم سیکے کو تیار ہیں
سود مندر فائدہ دینے والا ہندی فارسی صفت
فصیح زبان
سود صرف - وہ آپت بہت نامرض میں کہ
کتنی بھی خوشامد کریں وہ آپ سیکے سود مند ہوگی
سودن چور کی ایک دن ساہ کی سود فخر
کی چلے گی تو ایک دفعہ شریف کی بھی چل جائے گی
ہمیشہ ایک ہی شخص کی نہیں رہتی جو کبھی کبچہ ابھی
جاتا ہے ہندی کہادت (فرنگ آصفیہ)
قول فیصل - اب لکھنویوں نہیں بولتے
سودن چور کے ایک دن شاہ کا چور اگر سودن
چوری کر کے سلامت رہے تاہم ایک نہ ایک دن پکڑا
جائے گا جھوٹے کا جھوٹ انگریزی کا فریب اور چور
کی چوری پکڑی جائے گی کے بھل پر اردو شل دہلی
کی زبان
سود صرف - آں اسی لوٹ تو موت پچاؤ سودن
چور کے تو ایک دن شاہ کا ایسا نہ ہو کسی دن پکڑی
جائے (مرآۃ المعرکس)

قول فیصل - اب لکھنوی اس شل میں سودن
کی جگہ سب دن بولتے ہیں
سودن سناہ کی ایک دن لہار کی زبردست
کی کوشش زبردست کے سامنے بالکل فوج
ہے وہ سودن میں جو کام کرے گا یہ ایک دن نہیں
کرے گا اردو شل (گنجینہ اقوال و امثال)
قول فیصل - اب لکھنوی اس کا مفہوم یہ لیتے
ہیں زبردست کے مقابلے میں کبھی کمزور کا وار
کبھی پل جاتا ہے جیسے "غریب کھانا تک اس
بر معاش کی مار کھاتا آخر ایک دن حاکم کے
خزاں ہو گیا۔" یہاں سودن سناہ کی ایک دن
لہار کی
سود و ست سودن - آدمی کمر و احتیاط لازم ہے
اردو کا درد - عوام اردو شل کی زبان
سودن - یہ بات کی کو نہ معلوم ہے کیا ناظر دوست شون
قول فیصل - لکھنوی سودن میں زیادہ نوبذوں پر ہے
سود و ست میں - کثرت تکرار ظاہر کرتے کیلئے ہی تھی
چیزوں میں سب سے اچھی چیز اردو صرف فصیح زبان
سخت جانی سے بنے کیا دنا دیکھا جائے
آج لکھنوی وہ سود و ست میں بخیر دیکھ کر
قول فیصل - اسکی اور مختلف صرف ہیں جو سود میں
ایک سود و ست میں اچھا خیرہ
سود - (رواد صرف) کسی چیز کا برادہ جو چیز لکھنے
سے حاصل ہو فارسی نذر - تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
اس نذر و انت مرستہ پر لے یار نہ میں
سودہ الماس کا آجائے گا ذوال کے لے
قول فیصل - سودہ الماس کی ترکیب سے منبتہ
زیادہ مشہور ہے - بوقت نور اللغات نے "سودہ"
کے معنی لکھ کے لکھا ہے "جیسے سودہ الماس"

سودہ مندل سودہ الماس کے استعمال میں کام نہیں
لکھ سودہ مندل اب لکھنوی نہیں بولتے اس جگہ برادہ
مندل کہتے ہیں
سود ہونا (ازم) فائدہ ہونا نفع ہونا حاصل
ہونا ہاتھ لگنا ہاتھ آنا اردو صرف مشترک
لی مجھ کو پریشانی و خاک افشانی سے جرات
جو کوئی نقد دل نیچے اسے یہ سود ہوتا ہے جرات
قول فیصل - اس شل میں فائدہ ہونا زبانی پر ہے
سودی (رواد صرف) سود سے نسبت لکھنے والا
ہندی سودی فارسی صفت فصیح زبان
سود سے والا - سودا بیچنے والا اردو نذر و ست
سود صرف - دیکھو کوئی سود سے والا بول رہا ہے
نذر و ست
قول فیصل - زیادہ تر پھیری بیچنے والا سود سے والا
کہتا ہے
سودا - رواد و خیموں (دھات کا کھار) سودیم
انگریزی نذر - (فرنگ آصفیہ)
سودا - ایک قسم کی سبکی کا کھار ایک طرح کی سبکی
اس میں ایک زردی ہے ہوتے دھاتی مادے کا نام
ہے جو ذرات میں پانی سے لگا ہوا اکثر ہارڈوں میں پایا
جاتا ہے انگریزی نذر (فرنگ آصفیہ)
سودا دار - وہ کل کا پانی جو سود سے کیلاگ سے
بنایا جائے - لکھنوی پانی انگریزی نذر - (فرنگ آصفیہ)
سود صرف - تھار انحصار کیا ہے میں سمجھیے کہ جسے
سودا دار کی بولی کھلی اور اب گئی ابھی تم بہت غصے
میں تھے اور اب نہیں رہے ہو
سود و ست - سودن اسدھال ہندی صفت
(فرنگ آصفیہ)
قول فیصل - دوام لکھنوی سودن و ست بولتے ہیں

سورہ صی پچتر یوں کی وہ قوم جو اپنے کو باگروناہک کی اولاد بتاتی ہے۔ ہندی۔ مذکر۔ (فرنگ آصفیہ) سورہ صی، یعنی اول دفع دوم، خاک، شہزیر، اردو، مذکر، راج۔

محفل صرف۔ شریعت اسلامیہ نے جو چیزیں جس اعراب قرار دی ہیں ان میں اک سورہ صی ہے۔ سورہ صی حرامزادہ، شریعت بذات، بخل، اردو، صفت (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل بخل کے معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے البتہ اور معنی میں راج ہے جیسے "وہ بڑا سودا آدمی ہے۔ بخلے میں جاتا ہے فاد ہو جائے۔"

سورہ صی (مجازاً) ایک لکڑی ہے، عقاب و قہر و غضب کا۔ اردو، غیر فصیح، راج۔

محفل صرف۔ تم بڑے سودا ہو۔ کہا تھا کہ سبق یاد کرنا مگر تم نے نہیں یاد کیا۔

سورہ صی ۱۰ آواز، شریعت حروف علت یا ان کی آواز، حروف اعراب جو بقول یعنی ترقی اور بعض کے گنے کے موافق

تول ہیں، سنسکرت، مذکر (فرنگ آصفیہ) قول فیصل۔ اردو میں متعل نہیں۔

سورہ صی (بافتح) زچہ خانہ، ہندی، مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ دیہات کی زبان ہے لکھنؤ میں کیا عورت کیا مرد سب زچہ خانہ بولتے ہیں۔

سورہ صی بچہ جننے کے بعد سے غسل کرنے تک کا زمانہ۔ دلی میں سورہ صی کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے یہ دیہات کی زبان ہے سورہ صی ایک قسم کی مچھلی۔ اردو، مذکر، فصیح، راج۔

محفل صرف۔ آج ہم نے یہ بڑا سودا کر لیا۔

سورہ صی (دوا معدن) جن، خوشی، فارسی، مذکر

قول فیصل۔ لکھنؤ میں بالعموم راج نہیں۔ (فرنگ آصفیہ)

سورہ صی شادی، بیاہ، فارسی، مذکر، دلی کی زبان۔

کیا کیا سرا انجام اسباب سورہ صی کہ صرف چو اٹھارہ ہوتی چشم حور

سورہ صی سرخ رنگ اسی وجہ سے لال اور گل گلاب کو سورہ صی کہتے ہیں۔ فارسی، مذکر (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب یہ زبان لکھنؤ کے تعلیم یافتہ طبقہ تک محدود ہے وہ بھی بہت کم۔

سورہ صی سیاہی مال خاکی رنگ جو گھوڑے یا خیر یا اونٹ کا ہو۔ اسی وجہ سے خود رنگ گھوڑے کو سورہ صی کہتے ہیں۔ فارسی، مذکر (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ بالعموم راج نہیں۔ سورہ صی بہادر آدمی، دلیر آدمی، سودا آدمی، اردو، مذکر، غیر فصیح، راج۔

گولتیب آیا ہو مگر شیشے میں سرکش ہوتی نہیں خم حر کے میں سورہ صی گردن

سورہ صی بہادری، شجاعت، سورہ صی رشتی، پہلوانی ہندی، صفت (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ مولف فرنگ آصفیہ نے مندرجہ ذیل معنی اور لکھے

یہ لہ عالم، فاضل، دانا، پنڈت، سورج، سرسوں کے بدھ مت کے سترھویں پیشوا کے باپ کا نام ہے سورہ صی مراد اندھا۔ اہل لکھنؤ اور تو

کسی معنی میں نہیں بولتے البتہ معنی نمبر ۵ میں سورہ صی بجاتے سورہ صی کہتے ہیں۔

سورہ صی۔ رخسہ۔ چھید۔ فارسی، مذکر، فصیح، راج۔

سورہ صی (دوا معدن) قرآن مجید کے ایک سورہ چودہ بابوں میں سے ہر ایک کو سورہ کہتے ہیں عربی

پڑھی اک اس نے سورہ قرآن سن کے سب حاضرین نے حیران

قول فیصل۔ یہ لفظ تحریر البتہ درست استعمال ہوتا ہے۔ عام بول چال میں سورہ ہے۔ عربی میں اس کی جمع سورہ ہے جو عربی دان طبقہ کہتی ہیں دیتا ہو عام طور سے سورے اور سورہ دل راج ہے۔

کان کی لو میں گھسے ہوئی سی بالی کی ذکر جس کا ہو سوئی کے ناکے سے بھی تھا سورہ

قول فیصل۔ مولف فرنگ آصفیہ نے مندرجہ ذیل معنی اور لکھے ہیں۔ درود، ڈاڑ، بھری، خشگان۔

۲ منہ، منفرد زبان، موکھا، گھٹا، موری، برد، پر نالہ، سام، جسم کے اوپر کے پھوٹے چھوٹے

پھیدے، گھر، خانہ۔ اور سب کو فارسی قرار دیا کہ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

سورہ صی دار۔ روزن دار، پھید دار، سورہ صی دالا، فارسی، صفت، فصیح، راج۔

محفل صرف۔ انگلیش کی سوئی سورہ صی دار ہوتی ہے اور اس کا سورہ صی بہت بار ایک ہوتا ہے۔

سورہ صی گردنا (متدی) پھیدنا، پھید کرنا، اردو، صرف، فصیح، راج۔

محفل صرف۔ سہی سے اس لکڑی میں سورہ صی کر کے کیل بڑو تاکہ مضبوط رہے۔

سورہ صی ہونا۔ چھید ہونا۔ چھیدنا روزن ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج

نامور کے عبت بھلے ترک ہو گمان سورہ صی یہ جگر میں ترے تیرے ہوا

سورہ صی۔ (دوا معدن) قرآن مجید کے ایک سورہ چودہ بابوں میں سے ہر ایک کو سورہ کہتے ہیں عربی

پڑھی اک اس نے سورہ قرآن سن کے سب حاضرین نے حیران

قول فیصل۔ یہ لفظ تحریر البتہ درست استعمال ہوتا ہے۔ عام بول چال میں سورہ ہے۔

عربی میں اس کی جمع سورہ ہے جو عربی دان طبقہ کہتی ہیں دیتا ہو عام طور سے سورے اور سورہ دل راج ہے۔

سورہ صی۔ رخسہ۔ چھید۔ فارسی، مذکر، فصیح، راج۔

سورہ صی (دوا معدن) قرآن مجید کے ایک سورہ چودہ بابوں میں سے ہر ایک کو سورہ کہتے ہیں عربی

سورت: ہندوستان کے ایک بڑے شہر کا نام جو احاطہ ممبئی میں ہے۔ مندر۔

سیر کی ہم نے اٹھ کے تا سورت
وہی دیکھی نہ ایک جا صورت

قول فیصل: سورت کے باشندے کو سورتی کہتے ہیں۔
سورتی: سورت کا تبا کو جو نہایت کر دوا ہوتا

ہے اور پان میں ڈال کر کھلایا جاتا ہے۔ (نور اللغات)
قول فیصل: لکھنؤ میں عام طور سے تبا کو کہتے ہیں

سرتی بنارس اور بہار وغیرہ میں بولتے ہیں۔
سورتھ: (دو چول) بھیرن اگل کی بھاری ایک گنی

کا نام۔ ہندی، موٹ۔ موسیقاروں کی اصطلاح
سورتھ میٹھی راگنی رن میٹھی تلوار (دوبا)

جاڑے میٹھی کا ملی سچوں میٹھی نار (فرہنگ اصفیہ)
قول فیصل: مولف فرہنگ اصفیہ نے لکھا ہے "جب کھلی

سورتھ کھنا بولیں گے تو وہاں سر عام علانیہ کھلم کھلا
بے باکانہ کمنے سے غرض ہوگی۔ جیسے وہ تو کھلی سورتھ

کہتا ہے جسے جو کچھ کرنا ہو کر لے لیکن اس میں
اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے۔ سورتھ راگنی کے سر کو

سورتھ کا سر کہتے ہیں۔ جیسے "خواصی نے بادشاہ
سلامت کی غزل خریدنے سے نکالی بوسنیا آنکھوں

سے لگایا اور بلند آواز سے سورتھ کے سروں میں
پڑھنا شروع کیا۔" (دہلی کا یادگار مشاعرہ)

سورت: آفتاب۔ اردو، مندر، فصیح، راج۔
تم رات کو کیا آئے قیامت نظر آئی

سورت نکل آیا مہ کامل کے برابر جلال
قول فیصل: حالی نے استعارہ یعنی شخص کامل بھی

کہا ہے۔
مرتقا تھا کامل تو کامل تر نظر آتا تھا یاں

سورت آتا تھا نکل جب چاند چھپ جاتا تھا یاں

سورت: دھوپ۔ ہندی، مندر (فرہنگ اصفیہ)
قول فیصل: یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

سورت: شمسی: راج پوتوں کا ایک فرقہ جو اپنے
آپ کو سورت کی اولاد میں خیال کرتا ہے اور اس کی

حکومت اجداد میں رہی تھی۔ راجہ رام چندر سی
خانہ ان میں تھے۔ ہندی، مندر۔ (فرہنگ اصفیہ)

سورت: میلہ: (دیئے چول) جس مکان کا صحن مشرق اور مغرب
کی طرف طویل میں زیادہ ہو اور اس میں خوب دھوپ

بھرتی ہو، ایسا مکان منجوس خیال کیا جاتا ہے۔ اردو
صفت، غیر فصیح، راج۔

محل صرف: وہ جو کرایے کا مختصر سا منجوس گھر
تھا۔ بدین، کج دار، شیرداں اس پر سورت بید

زمین میں ہزار طرح کے رختے جا بجا پھیلے (نشاۃ)
سورت چھینا: شام کی تاریکی یا ابر کی وجہ سے

سورت کا پہنا ہوتا۔ اردو، صرف، فصیح، راج۔
سورت ڈوبتے، سورت ڈوبے: (تاج محل)

آفتاب کے غروب کے وقت، سورت چھپے (نور اللغات)
قول فیصل: اہل لکھنؤ "سورت ڈوبتے ڈوبتے" (نشاۃ)

بولتے ہیں جیسے: اس وقت بجے ہیں اگر ابھی سے
پیدل چلو گے تو سورت ڈوبتے ڈوبتے حضرت گنج پنچ

جاؤ گے۔ سورت ڈوبے یعنی سورت چھپے لکھنؤ کی زبان
نہیں البتہ سورت ڈوبے کسی کی ساتھ بول

دیتے ہیں۔
سورت ڈوبنا: (لازم) آفتاب کا غروب ہونا

سورت کا پہنا: اردو، صرف، فصیح، راج۔
حسن والے حسن کا انجام دیکھ

ڈوبتے سورت کو وقت شام دیکھ
سورت غروب ہونا: سورت چھینا۔ اردو، صرف، فصیح، راج۔

سورت ہوا غروب کا سر حسین کا

سورت کو پانی دینا دیا، پانی چڑھانا: اہل ہندو
کے پوجے کا ایک طریقہ۔ اردو، صرف، اہل ہندو کی زبان۔

دیکھ کر چہرہ بت بہتے ہیں زیادہ کے اشک
پانی سورت کو دیا کرتے ہیں ہندو ہو کر

سورت کو چراغ دکھانا: دانا کو دانائی کی
بانت بنانا، کسی بڑے تجربکار کو کسی معمولی ہستی کا مشورہ

دینا۔ اردو، صرف، فصیح، راج۔
ان کے آگے فروغ پانا

سورت کو چراغ ہو دکھانا (گلزار نسیم)
قول فیصل: کسی چھوٹی ہستی کا کسی بڑی ہستی کی تعریف

کرنا بھی اس کا ایک مفہوم ہے۔
تیری کیا تعریف ہو اے شاعر عالی دماغ

مدح کرنا تیری سورت کو ہو دکھانا چرغ (نور)
سورت گہن: کسوف آفتاب، جب چاند زمین

اور سورت کے بیچ میں حائل ہو جاتا ہے تو آفتاب
کی روشنی زمین تک نہیں پہنچ سکتی یہی سورت گہن ہے

(اردو، مندر، فصیح، راج۔)
جا پانی خطانے اس کے رخ بے نقاب میں

سورت گہن پڑا شرف آفتاب میں امیر
قول فیصل: مولف فرہنگ اصفیہ نے سورت گہن

بھی لکھا ہے جو اردو میں داخل نہیں اگرچہ اصل
وہی ہے۔ پڑنا جیسا کہ شعر بالا سے ظاہر ہوا اور

ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔
لو برس گیا سورت گہن ہوا دن کو

مختبرن میں ہوئے جب شہ انام تمام (نشاۃ)
صاحب فرہنگ اصفیہ نے اس کے معنوں کی وضاحت

یوں کی ہے کہ "جب ہلال کے وقت چاند زمین کے مدار سے
اپنے قطر کی نسبت کم لمبائی یا پستی پر ہوتا ہے تو وہ

آفتاب کے ایک جزو کو زمین کے ایک حصے سے چھپا

ہے اسی کو سورج گرہن یا کسوف کہتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ اس کی روشنی جاتی رہتی ہو مگر دراصل زمین کی روشنی جاتی رہتی ہے اور چاند کا سایہ اس کے اوپر آجاتا ہو۔

سورج گرہن کے وقت اہل ہندو میں بہت خیر خیرات ہوتی ہے اور مسلمان نماز کسوف یا نماز آیات پڑھتے ہیں اور اسے عذاب خداوندی کا نشانہ سمجھتے ہیں۔ سورج مکھی :- ایک قسم کے زرد رنگ کے پھول کا نام جو آفتاب کے ساتھ اپنا رخ بدلتا ہو گا آفتاب پرست۔ اردو موت، فصیح راج۔

حسن کی نگاہیں جو عاشق و معشوق میں کب ہوا سورج مکھی پر اعتدال آفتاب سورج مکھی کا درخت بھی سورج مکھی کہلاتا ہے۔

پھرتا ہو بھی ساتھ رخ یار ہو جدھر سورج مکھی کا پھول کہوں یا ہو آفتاب سورج مکھی :- سورج کی پھل ہولی دم سے مشابہ ایک قسم کی پنکھا جس سے چہرے کو دھوپ سے بچاتے اور کبھی جھلکتے تھے آفتاب گیر اردو موت، متروک۔

کیونچا ہو آپ کو دور اس قدر کیوں آفتاب سایہ کیا سورج مکھی کا ہو کسی رخسار پر سورج مکھی :- ایک قسم کی آتش بازی جس میں پٹاٹے لگے ہوتے ہیں۔ اردو موت، متروک۔

سورج مکھی :- ایک پیدائشی مرض جس میں انسان کا پورا جسم مفلج ہوتا ہو ایسا شخص سورج کی طرف نظر نہیں کر سکتا ہو۔ پلکیں تک سفید ہوتی ہیں۔ اردو راج۔ سورج مکھی :- وہ چنگے کے مانند نقش کا چوڑی چیز جس کی صورت پان سے مشابہ ہوتا ہے اور اس کے ساتھ بہت سے لڑکوں کو لیے ہوئے شہر پڑھتے ہیں یا قبیلوں میں جاتے اور اسے سورج مکھی اٹھانا یا نکالنا

کہتے ہیں۔ یہ جلا کا ایک کھیل یا تماشہ ہوتا ہے۔ قول فیصل :- کھنڈ میں کسی کھیل کا یہ نام نہیں۔

سورج نکلا :- آفتاب طلوع ہوا۔ اردو موت، فصیح راج۔ سورج نکلا چڑیاں بولیں (درمیں کتاب) کیوں نے بھی آنکھیں کھولیں

سورج نکلے :- آفتاب طلوع ہونے کے وقت صبح کے وقت۔ اردو موت، غیر فصیح راج۔ محل صرف :- میرے واسطے پر آپ یقین رکھیں سورج نکلے آپ کے گھر پر روپے پہنچا دوں گا۔

قول فیصل :- انھیں معنی میں سورج نکلے اور اپنے محل پر تکرار کے ساتھ سورج نکلے نکلے بھی راج وغیرہ فصیح ہو۔

سورج حرام :- سورج کے گوشت کی طرح حرام۔ اردو عورتوں کی زبان۔

قول فیصل :- اس کا استعمال دو صورتوں سے ہو (۱) سورج حرام بھنا جیسے ان کا پیسہ میں سورج حرام بھنتی ہو (۲) سورج حرام ہو۔ جیسے جبے یا سیرک شکایت ہوگی عورت میرے لیے سورج حرام ہو۔

سورج واس :- ایک اندھے ہندی شاعر کا نام جو گویا بھی تھا چونکہ یہ شخص نابینا تھا اس واسطے ہر ایک ہندو نابینا کو عزت کے طور پر سورج واس کہنے لگے جس طرح اہل اسلام نابیناؤں کو حافظ ہونے کے سبب ہر ایک مسلمان اندھے کو حافظ کہہ دیتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہل کھنڈ کو بولتے ہیں۔

سورج سے ہیں :- سوراہا میں ہیں سو تہ بیری ہیں بہتری صورتیں ہیں۔ اردو موت، فصیح راج۔

سورج نکلت گل کے نکل جانے کے سوتے ہیں ذوق سو کا بچہ (یا) سو کے بچے بگال کے طور پر

استعمال کرتے ہیں۔ اردو عوام کی زبان۔

محل صرف :- ابلے سورج کے بچے حرامی کیا سونے نہیں دے گا کیساں کڑی کھٹکائے بار بار ہو۔

سورج کھانا :- سورج کا گوشت کھانا۔ اردو موت، فصیح راج۔

سے ہیں آپ یا سورج کھائیں نظم بجا بلان نہیں ممکن دو مرتبہ پائیں

قول فیصل :- اسی کو سورج کا گوشت کھانا بھی کہتے ہیں اور یوں بھی بولتے ہیں کہ اس میں سے ہم نے ایک پیسہ بھی کھایا ہو تو سورج کھایا ہو۔

سورج کے برابر ہی :- حرام ہو حرام سمجھتے ہیں۔ اردو موت، غیر فصیح راج۔

محل صرف :- آپ جو پیسہ مجھے دے رہے ہیں یہ چوری کا ہو ایسا پیسہ میرے لیے سورج کے برابر ہی میں نہیں بولوں گا۔

سورج ما :- (دوا معروف) بہادر دلیر جری۔ اردو صفت مذکر، غیر فصیح راج۔

سورج ما بھی ہوتا ہے نہیں سکتا پانی آرزو کھڑی سو ما چنا بھلا نہیں پھوڑتا :- ایک شجاع بہادر کثیر پر غالب نہیں ہو سکتا۔ ایسے محل پر کہتے ہیں جیسے ایک آدمی پر ہجوم لڑائی میں ہوا ایک شخص کو چند دشوار امر درپیش ہو گئے ہوں۔ اردو موت، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- کھنڈ میں کہتے ہیں ایک چنا بھلا نہیں ہو سکتا :- ایک دوا کا نام فبت بربری کی لکھڑی فارسی موت، ابلتا کی اصطلاح۔

قول فیصل :- اس کے وقت میں ہوتی ہیں تلخ و شیریں سورجی :- مادہ خشک :- (کنایت) بہت بچوں کی ماں۔ موت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- سورجی شریک کی تائید بھی ہو جس عورت کے بہت سے بچے ہوں اہل کھنڈ اسے سورجی

نہیں کہتے۔

سورہ: (فارسیوں نے سورہ سے بنایا ہو) قرآن مجید کے ۱۱ حصوں میں سے ہر ایک حصے کا نام۔ فارسی مذکر فصیح راجح۔

حافظ کی بیٹی ناظرہ کیا ہو غلط پڑھی سورہ دو گانہ کل جو سنا حام میم کا تھان سلب سورہ اخلاص۔ سورہ توحید۔ قل جو اللہ قرآن مجید کے آخری سورتوں میں سے ایک سورتوں سورہ کا نام۔ فارسی ترکیب مذکر فصیح راجح۔

تابے اور بنی میں رہے باہم اخلاص گوئیے سورہ اخلاص کو پڑھ کر سہرا قول فصیل:۔ عورتیں اس سورہ کو محبت اور سہاگ قائم رہنے کے خیال سے نکاح کی تقریب میں اس کے وقت دولہائے پڑھواتی ہیں۔ اس سورہ میں خداوند عالم کی وحدانیت کا بیان ہو۔ چونکہ اخلاص اردو میں بمعنی محبت اور پیار کے مستعمل ہے اس لیے عورتیں اگر کسی مصحف کے وقت دولہائے پڑھواتی ہیں تاکہ زن و شو میں باہم اخلاص ہے۔ سورہ نور:۔ قرآن مجید کے ایک سورہ کا نام جو اشاروں پارہ میں سورہ مومن کے بعد واقع ہوا ہو۔ فارسی ترکیب فصیح راجح۔

لب بام پر جب یہ سوئے صغیر کریں سورہ نور کو اس پہ دم قول فصیل:۔ یہ سورہ مدینہ منورہ میں نازل ہوا۔ اہل اسلام کے نزدیک اس کے اور بہت سے خواہش ہیں۔ اگر اس سورہ کو سات مرتبہ صدق دل و اعتقاد کا دل سے پڑھے تو بہتان سے نجات پائے اور بازو پر بازو سے تو دوسرے سے محفوظ رہے۔ سورہ یسین (یا سین) قرآن مجید کے ایک

بہت مشہور سورہ کا نام۔ فارسی ترکیب مذکر فصیح راجح۔

مرگے بس سن کے اس دئے کتابی کا بیان مجید کو ذکر مصحف نسخ سورہ یسین ہوا قول فصیل:۔ یہ سورہ اکثر محل مشکلات کے لیے پڑھتے ہیں۔ اور بالخصوص سختی موت کے دفع ہونے کے لیے حالت نزع میں بیمار کو سناتے ہیں۔ یہ سورہ بایسویں پارہ سے شروع ہونے کے تیسویں پارہ میں ختم ہوتا ہو۔ صاحب فرہنگ کصفیہ نے لکھا ہو کہ "اس کے شروع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کا کچھ کچھ لگوں کے قول کے مطابق حضرت کے اسمائے گرامی میں سے ایک نام یہ بھی ہو۔ بعض مفسرین لکھتے ہیں کہ اس میں یا حرف ندا اور سین لفظ سید کی طرف اشارہ کرتا ہو مگر تفسیر بیضاوی میں درج ہو کہ سین ایسین کا محفف یعنی انسان کی تصغیر بالاعتظیم ہو۔ اس سورت کی تلاوت اکثر محل مشکلات کے واسطے اور بالخصوص سختی موت کے دفع ہونے کے لیے حالت نزع میں انسان کو سناتے ہیں۔ اگر اس کی زندگی ہوتی ہو تو وہ بچ جاتا ہو ورنہ اس کی مشکل جلد آسان ہو جاتی ہو۔ لیکن ہمارے نزدیک اس کی وجہ یہ ہو کہ اس اخیر وقت میں قرآن شریف کو سن کر اپنے خدائے لم یزل اور رسول مقبول کی طرف دھیان لگائے اور جان لے کہ اب وقت آ پہنچا۔ اسی کی طرف لو لگا نا چاہیے۔ تاکہ خاتمہ بالخیر ہو بقول سعدی عروسی بود نوبت مامت اگر نیک روزے بود خامت چونکہ یہ سورہ اکثر مرنے کے وقت پڑھا جاتا ہو

اس لیے بعض عورتیں ذکر کے مارے اس کا نام نہیں لیتیں۔

سورہ:۔ (بالضم بر وزن رزم) سورتیں جن کو سونگل تپیش۔ فارسی مذکر فصیح راجح۔ نہ گئی ہائے تب غم کی حرارت نہ گئی۔ وہی دھڑکن ہو وہی سوز جگر ہو کہ جوتھا جلیل سورہ:۔ دکھ درد غم۔ فارسی مذکر فصیح راجح۔ اصل صرف:۔ سچے ملا زبان مضبوط میں داخل ہو کر تم بھی چلے چلو تو زیادہ کیفیت ہو۔ بیک کر شکر و کا ہو سوز میں ساز ہو۔ (انشائے سرور) سورہ:۔ سوز خوان سلام اور مریے سے پہلے جو قطعہ یا رباعی یا بند مجلس میں پڑھتے ہیں اور مذکر فصیح راجح۔

نوحہ خواں ہو ساز مطرب ہجر میں راگ مجھ کو مریے کا سوز ہو قول فصیل:۔ پڑھنا کے ساتھ اس کا صہن ہو۔ کچھ میں شاعر تو نہیں مصحفی مومن مریے خواں سوز پڑھ پڑھ کے محبوں کو رلا جاتا ہوں بنانا کے ساتھ سوز بنانا بھی بولتے ہیں جس کے معنی ہوئے کسی نمی دھن میں سوز تیار کرنا۔

سورہ:۔ سید محمد میر کا تخلص مرحوم پرانی دلی میں قراول پورہ ایک محلہ تھا اس میں رہتے تھے۔ مگر بزرگوں کا اصلی وطن بخارا تھا۔ ان کے باپ سید ضیاء الدین بہت بزرگ شخص تھے۔ سوز مرحوم پہلے میر تخلص کرتے تھے۔ جب میر تقی میر کے تخلص سے عالم گیر ہوئے تو انھیں نے سوز اختیار کیا۔ آخر عمر میں تخلص پہلے آئے اور نواب صفی الدولہ کے استاد مقرر ہو گئے۔ سوز میں فات پائی۔ سوزاک:۔ (داو جہول) امر امن ساریہ میں سے

ایک بیماری کا نام۔ اردو مذکر، راج۔
 کروں کیا لگہ دورا فلاک کا اختر
 ہوا عارضہ اس پیوزاک کا (شاہ اودھ)
 قول فیصل:- اس بیماری میں شانے میں زخم پڑ جاتا
 ہے پیشاب سوزش کے ساتھ آتا ہے۔ پیپ ہیتی رہتی
 ہے۔ اس کا سبب صفر اک زیادتی ہو (یہ لفظ مرکب
 ہے سوز۔ جلن اور آگ کلمہ نسبت سے)
 سوزاں:- (دوا مجہول) جلتا ہوا، جلتی ہوئی
 فارسی صفت اسم مفعول فصیح راج۔
 ہر استخوان جسم کو سوزاں بنا گئی
 شامی کے قد کو سوز چرانا بنا گئی
 قول فیصل:- انھیں معنوں میں سوزناک بھی تھا
 جواب راج نہیں۔
 دل میں داغ نامرادی لب پہ آہ سوزناک
 دو رفیق کسی رکھتے ہیں تنہائی میں ہم تسلیم
 اس کا اسم فاعل سوزندہ بھی راج تھا جواب
 نہیں بولتے۔
 ص کیں گاہ سوزندہ نہ چھاتی میں لگا دیوے میر
 سوز پڑھنا:- سوز خوان کا آغاز مرثیہ سے
 پہلے کوئی رباعی یا قطعہ یا کسی مرثیے کا پہلا اور
 بضرورت دو بند پڑھنا۔ اردو صرف سوز خوان
 کی اصطلاح۔
 کوئی سوز پڑھ کر رولا دیتا ہے
 کوئی منہ بنا کر مہنا دیتا ہے
 سوز خوان:- ایک قسم کے مرثیہ خوان کو کہتے
 ہیں کہ سخت اللفظ خوان کی ضد ہوتا ہے۔ اور
 سخت اللفظ خوان اس مرثیہ خوان سے عبارت ہے
 جو منبر پر بیٹھ کے بغیر دھن کے مرثیہ پڑھتے ہیں۔
 فارسی ترکیب مذکر فصیح راج۔

قول فیصل:- دھن اور لے میں سوز سلام اور مرثیہ
 پڑھنے کو مجموعی حیثیت سے سوز خوان کہتے ہیں جو
 مونث ہے۔
 سوز دروں:- غم دل، درد دل۔ فارسی ترکیب
 مذکر فصیح راج۔
 شرح قلیبگو اکثرہ زگس بہا عشق
 نعمت سوز دروں تقدیر زین العابدین
 (حکیم صاحب عالم قاسم لکھنوی)
 سوزش:- (بضم اول دوا مجہول کسر سوم)
 لکھن جلن۔ فارسی، مونث فصیح راج۔
 کیا کہیے کہ ہو سوزش داغ جگر ایسی
 سنتا نہیں وہ غیر شمس قمر ایسی
 سوزش بجھنا:- جلن مثلاً اردو صرف
 دہلی کی زبان۔
 نہ سمجھے اشک کے دیا سے مری سوزش دل
 گر چہ دے شعلہ جوالہ کو گرداب بنا
 سوزش فرو ہونا:- جلن جاتی رہنا۔ اردو
 تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
 بہا یا آنسوؤں نے چشم سے دریا تو کیا جھل
 فرو کس سے میرے دل کی سوزش مٹنے والی ہو (نور اللغات)
 قول فیصل:- بالعموم سوزش جاتی رہنا زبانوں پر
 سوزن:- (بضم اول دوا مجہول) سوئی پکڑا سنیے کا
 آلہ۔ فارسی، مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
 فصل گل باقی ہو کر لوں گا گریباں پھر چاک
 آنے دو سوزن اگر بہرہ فو آتی ہو
 قول فیصل:- صاحب لوا مع، التشریل نے بفتح اول
 (سوزن) لکھا ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں
 سوزن ساعیت:- گھڑی کی سوئی۔ فارسی
 مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جے پاؤں نے سوزن ساعت کی ہر پائی گردش شاد گھڑ
 سوزن عیسیٰ:- وہ سوئی جو حضرت عیسیٰ کے دامن
 میں اٹھی ہوئی آسمان چارم پر چلی گئی تھی رخسار کا
 عربی الفاظ، مونث قلیل الاستعمال۔
 سکاوش مڑگاں سے پھلنی ہو گئے پائے نظر
 سوزن عیسیٰ زبان خار صہرا ہو گئی
 قول فیصل:- مولف فرہنگ آصفیہ کے لکھنے کے
 مطابق جناب عیسیٰ اس سوئی کے سبب حکم الہی
 چوتھے آسمان سے آگے نہ جاسکے کیونکہ سوئی دنیوی
 اسباب و تعلقات کی چیز تھی۔ شعرانے اکثر اس بات
 کو تلمیح کے طور پر نظم کیا ہے۔
 سوزن کاری:- سوئی کا کام۔ فارسی، مونث
 تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
 سوزنی:- ایک قسم کا روئی بھرا ہوا کپڑا جس
 سوئی کا باریک کام کیا ہوا ہو۔ فارسی، مونث
 عاشق ہیں جو سوزن مڑہ کے
 اپنی اپکن بھی سوزنی ہو (نور اللغات)
 قول فیصل:- روئی بھرے کپڑے کی قید نہیں سادے
 کپڑے پر بھی الٹی طرف رنگین تاگوں سے بیل بوٹے
 بنائے جاتے تھے اس طرح کہ سیدھی طرف وہ
 بیل بوٹے دکھائی دیں۔ اب اس کا رواج بہت
 کم ہو گیا ہے اس کی کپڑے کی اپکنیں ٹوپیاں، انگرکھایا
 دگلا، مچھنے کے لیے فرش بنایا جاتا تھا۔
 تکلف منزل محبت نہ کر جلا چل تو بے تکلف
 کہ جابجا خار زار و حشمت زیر یا فرش سوزنی
 سوزنی یعنی فرش مخصوص کا مڑ بھانا کے ساتھ ہے۔
 بچھاؤں سوزنی اک جلی اور اچھوٹی لا
 اور اس پر کھوں میں اک نیچے کو کرے علم
 موجودہ دور میں شین سے بنی ہوئی پھول دار روئی

زنگین چادر کو بھی سوزنی کہتے ہیں۔

سوزنی کا کام :- وہ کام جو سوزنی کی طرح پر
ہاگوں سے بنایا گیا ہو۔ اردو مذکر۔ (فرہنگ اصغیر)
قول فصیل :- اب قلیل الاستعمال ہو۔

سوز و گداز :- وہ کیفیت جس سے متاثر ہونے کے
وقت طاری ہو۔ فارسی ترکیب مذکر فصیح رائج۔

شع رو آب گو ہوئے لیکن
لطف سوز و گداز کیا جانیں

قول فصیل :- ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہو۔

اشترک مال سن کے جوئے موم سنگدل
اس قہر کا بیان میں سوز و گداز تھا (خیر شاہ)

سوسن :- شخصی۔ عربی مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فصیل :- اردو میں اصل السوس و رب السوس
کی ترکیب سے مستعمل ہو۔

سوسن :- سوسن کا مخفف) گوہ ایک صوفی
جانور۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قول فصیل :- زبانوں پر زیادہ تر سوسن ہی ہو۔

سوسن :- یا خوک آبی، ایک آبی جانور کا نام جو
پانی پر اکثر مشک کی طرح تیرتا ہوا دکھائی دیتا ہو
ایک قسم کا گر مچھ۔ عربی، مؤنث۔

نہ سمجھو نکلتی ہے دریا میں سوسن
خوشی سے اچھلتی ہو دریا میں سوسن

قول فصیل :- زبانوں پر زیادہ تر سوسن ہی ہو۔
سوسا سنی :- یا سجن، بزم۔ انگریزی۔ مؤنث،

انگریزی داں طبقے کی زبان۔

حل صحت :- اچھا تو آپ کو آپریٹو سوسا سنی کے
دفتر میں کام کرتے ہیں کیا پے ملتی ہو۔

سوسا سنی :- صحبت، میل جول، تمدن، مصاحبت
انگریزی، مؤنث، انگریزی داں طبقے کی زبان۔

سوسلا رہنا :- (لازم) سو رہنا، پڑ رہنا،
اس جگہ سلا رہنا تالیع میں ہو جو تحسین کلام کے
واسطے آیا ہو جیسے عید کی خوشی میں بچے سو رہے
سے سوسلا رہے کہ کل صبح ہی اٹھیں گے۔
(فرہنگ اصغیر)

قول فصیل :- اہل لکھنؤ اس محل پر سوئے بولتے ہیں
سوسماں :- (براد صروت) ایک صوفی جانور کا نام
گوہ۔ فارسی، مذکر، رائج۔

سلیبی قوم کا وہ کتھدا تھا
شکار اک سوسا میں نے کیا تھا (معارف الضامین)

قول فصیل :- مولف فرہنگ اصغیر نے لکھا ہو کہ اس کی
چربی آدمی کو نہایت سونا کرتی ہو اور شافعی مذہب میں
حلال مانا گیا ہو۔

سوسن :- (بروزن روزن) ایک قسم کے آسمانی
رنگ کے پھول کا نام ہو۔ اس کی شاخ بلند ہوتے
پتلے، پھول میں پکھڑیاں ہوتی ہیں جو کھل کر خمیدہ
ہو جاتی ہیں۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

مس لگا کے سیر حسن کو جو آئے ہو
سوسن مقارے ہو سوسن کے شرابی جانی ہو (خیر شاہ)

قول فصیل :- صاحب برہان نے اس کی چار قسمیں بھی

ہیں :- سفید جس کو سوسن آزاد کہتے ہیں اس کی
دس زبانیں ہوتی ہیں :- کبود جس کو سوسن ادرق

کہتے ہیں :- زرد جس کو سوسن خطائی کہتے ہیں :-
مختلف رنگوں کا جس میں زرد و سفید و کبود رنگ

ملے جملے ہوتے ہیں اس کو سوسن آسان گوں کہتے
ہیں۔ ہر قسم کی سوسن کی جڑ کو ایر سا کہتے ہیں۔

اس کا معرب سوسن (بالفتح) ہو شعر (اس کو
زبان سے تشبیہ دیتے ہیں)

سوسنار کی ایک لہار کی۔ سودن

سوسنار کی ایک دن لہار کی :- زبردست
کی ایک ضرب زبردست کی سوسنوں کے برابر
ہوتی ہو، زبردست کی ایک ضرب وہ کام کرتی
ہو جو زبردست کی سوسنوں سے نہیں ہوتا۔
زبردست کی کوشش زبردست کے آگے محض
بے فائدہ ہو یعنی کمزور کی سوسن میں زبردست کی
ایک ضرب کے برابر ہوتی ہیں۔ اردو مثل، رائج۔

کہا جو میں نے نہ کر میرے دل کے دو کرٹے
لگا کے ضرب یہاں تیغ آبر کی ایک
تو کیا کہوں کہ وہ بولا سنی نہیں یہ مثل

کہ سوسنار کی ہوتی ہو اور لہار کی ایک
قول فصیل :- مولف فرہنگ اصغیر نے اس مثل کو (نہ) کے
اضافے سے مانا ہو فرماتے ہیں وہی شعر سے مثل یا

معاورہ وضع کرنا۔ مثل نہ کے اضافے کے ساتھ ہو
"سوسنار کی نہ ایک لہار کی؟" دریائے لطافت میں

بھی (نہ) کے ساتھ ہے؟ حالانکہ (نہ) کے اضافے
کے ساتھ دہلی کی زبان ہو جیسا کہ مولف فرہنگ اصغیر

نے بھی لکھا ہو اہل لکھنؤ (نہ) کے اضافے کے ساتھ
بالکل نہیں بولتے۔

سوسنا :- کثرت سے برا بھلا کہنا بہت زیادہ
سخن، وسست کہنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

بے دہائی پر بھی عشاق کو تم
سوسناتے ہو غضب کرتے ہو

قول فصیل :- اس کا لازم سوسنا (کثرت سے
گالیاں سننا) بھی مستعمل ہو۔

غیر ایک کہے گا تو وہ سو مجھ سے سنے گا
سیرے ترے ٹھٹھا ہو کہ میں کچھ نہیں کہتا

سوسن :- آزاد :- ایک قسم کی سوسن جو سفید رنگ
کی ہوتی ہو۔ فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

مستی سے ان لبوں کی تعلق جنوں کو ہر
مستو کیں کہیں نہ سو سن آزاد کی طرف آتش
سو سنی :- آسانی رنگ کا گھوڑا - فارسی
(نور اللغات)

قول فیصل :- بالعموم نہیں بولتے۔
سو سنی :- نیل گوں آسانی - فارسی صفت
موت، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :- ناگاہ ابر سو سنی نمودار ہوا ہوا
گھڑی چلنے لگی - (طلسم ہوش ربا)
سو سو :- کثرت سے، بافراط، نہایت - اردو
فصیح، راجح۔

ع خواب راحت جہاں سے سو سو کوس میر
سو سو بل کھانا :- (مندی) نہایت غصہ
اور بیچ و تاب کھانا - اردو صرف غیر فصیح، راجح

خدا جانے پھنسوں کس بیچ میں بے کھیم کیا ہو
کہ مجھ پر آج بل کھاتی ہو وہ رلف و تاسو سو
سو سو جتنے :- سیکڑوں آدمی بہت سے آدمی
اردو دہلی کی زبان۔

عالم خاک میں بسمل گاہ ہو
ہو رہے ہیں دھیریاں سو سو جتنے میر
سو سو خیال آنا :- طرح طرح کے بہت سے
خیالات آنا - اردو صرف غیر فصیح، راجح۔

حال سن کے تری خوشی پر
دل میں سو سو خیال آئے ہیں

سو سو دعائیں دینا :- بہت سی دعائیں دینا
لاکھوں دعائیں دینا - اردو صرف دہلی کی زبان
گھر سے چلے وہ آتے ہیں میری خبر کو آج
سو سو دعائیں دیتا ہوں آہ سحر کو آج (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھوں میں ایسے محل پر لکھوں دعائیں

دنیا مستقل ہو۔
سو سو طرح :- مختلف طریقوں سے - اردو صرف
فصیح، راجح۔

محل صرف :- میں نے ان کو سو سو طرح بکھیا یا گراں کی
سمجھ میں نہیں آیا۔

قول فیصل :- اسے (حرف جار) کے اضافے کے ساتھ
سو سو طرح سے بھی راجح و فصیح ہو۔

ان لبوں نے نہ کی مسیحائی
ہم نے سو سو طرح سے مڑکھیا میر

سو سو کرنا :- (ہر دو واہ معروف) جائزے کے
مارے ناک سے کپکپاتی ہوئی آواز نکالنا سردی کے
مارے شیانہ - اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- سردی کے مارے سو سو کر رہے ہو یہ
نہیں کہ سو سو رہیں لو۔

قول فیصل :- کھانے میں مرچیں زیادہ ہو جانے کی وجہ سے
سیانے کو بھی سو سو کرنا کہتی ہیں - جیسے کالی میں
بہت سی مرچیں ڈلو کے کھا تو گئے گراں بیٹھے ہوئے
سو سو کر رہے ہیں۔

سو سو کوس :- (تا بیچ فعل) لمبا سفر، مسافت
دور دور کوسوں - اردو صرف دہلی کی زبان۔

ع غضب ہو جس کے باعث ہم ہوئے نام سو سو کوس
سو سو کوس بھاگنا :- (لازم) نہایت رسیدگی
اور وحشت اختیار کرنا، دور بھاگنا پاس نہ پھٹکنا
اگ رہنا، دور رہنا - اردو صرف دہلی کی زبان۔

ع ہمارے نام سے بھاگے ہو وہ خود سو سو کوس
سو سو کوس نظر نہ آنا :- (لازم) دور دور نظر نہ آنا
کہیں تپہ نہ لگنا - اردو صرف دہلی کی زبان۔

یہ روز بھی یارب مگر روز قیامت ہو
نظر آتی نہیں جو آج مجھ کو شام سو سو کوس

سو سو گھرے پانی پڑنا :- سیکڑوں گھرے پانی
پڑ جانا کمال نادم و شرمندہ ہو جانا، شرم سے
آب آب ہو جانا - اردو شکل دہلی کی زبان۔

ع رقیبوں پر یہاں پڑنا سو سو گھرے پانی پڑنا
قول فیصل :- لکھوں کی عورتیں سو سو کی جگہ سیکڑوں بولتی ہیں
(سیکڑوں گھرے پانی پڑ جانا) یا گھرے پانی پڑ جانا کہتی ہیں
سو سو نام دھرنے :- بہت برا بھلا کہنا، لکھوں
کرنا، نقص نکالنا - اردو صرف دہلی کی زبان۔

کیا غور حسن ہو سو سو طرح دھرنے نام
وہ شبیہ شاہد کفوں کو دھرنے سامنے
سو سنی :- ایک تم کا رنگین چاریدار کپڑا جسے اکثر
دیہاتی عورتیں پہنا کرتی ہیں خصوصاً پنجاب میں اس کا
بہت رواج ہو - ہندی، موت، متردک۔

محل صرف :- دس میں نوڈیاں کالی کالی گھرے کی چڑیا
سو کا کے پانچائے پھولے پھولے گالی، مڑے موٹے ہونٹ
سوختے لیے ہوئے آئیں - (طلسم ہوش ربا)

سو سیانے ایک میت :- جتنا دانا ہوں گے سب
کے ایک رائے ہوگی - اردو شکل، متردک۔

تصو کی تھی باہم ایک صورت
مثل ہو سو سیانے ایک ہرمت (الفیہ لفظ منظوم)

قول فیصل :- مولیت فرنگ شریاس مثل کو یوں کھا
ہو سو سیانے ایک میت (میت بیائے معروف)
لیکن اہل لکھو کسی صورت سے اب نہیں بولتے۔

سو سو طرح کا :- مختلف انداز کا - اردو صرف
فصیح، راجح۔

اسم عظم پر سیلیاں کو تقاضا ہو عبت
سو طرح کا اثر اللہ کے ہر نام میں ہو

سوغات :- استحقاق، ہدیہ وہ چیز جو مسافر کے
دوستوں کے واسطے لائیں - فارسی، موت، فصیح، راجح

جسے یوسف کے سوا مصر کے کیا لاتی صبا
اور یعقوب کے قابل کوئی سوغات نہ ملتی تھی
قول فیصل :- مولف نور اللغات نے لکھا ہے کہ سوغ
عربی میں تحفہ بھیجے کو کہتے ہیں مگر عربی لغات میں سوغ
کے یہ معنی نہیں ملے۔ بعض لغت نویسوں نے اس کو
ترکی لکھا ہو ممکن ہو ایسا ہی ہو۔ بہر حال فارسی لوگوں
نے بھی استعمال کیا ہے۔

سوغات :- انوکھی چیز، عمدہ چیز، نادر چیز
ترکی، موتی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- صاحب نور اللغات نے ان معنوں میں
اس لفظ کو اردو قرار دیا ہے اہل لکھنؤ عمدہ چیز، نادر
چیز کے معنوں میں بجائے سوغات کے تحفہ بولتے ہیں۔

سوغاتی :- قابل تحفہ، نایاب، عمدہ، پسندیدہ
چیدہ۔ اردو صفت، عوام کی زبان، دہلی کا صفت۔
(فرہنگ آصفیہ)

سوغلاموں گھر سونا :- اگر فرزند نہ ہو تو سوغ
غلاموں کے ہوتے بھی گھر خالی خالی لگتا ہو۔ یعنی
فرزند ایک بھی باعث آبادی خانہ ہو نہ فرہنگ آصفیہ
قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سوغلاموں میں گھر بنے نا :- بکے بہت آدمی
ہوں تب بھی گھر نہیں بنتا۔ (مخاورات ہندوستان)
قول فیصل :- یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

سوغار :- (واو معروف) تیر کا وہ سواخیا
شکات جو تیر کے گز میں اس طرف ہوتا ہو جدھر سے
تیر کو چلے کرکان میں رکھ کے نشانے کی طرف چھوڑتے
ہیں۔ وہاں تیر تیر کی چٹکی۔ فارسی، مذکر، فصیح
ہمارا پال کے ابو تیرے تیر کا سوغار :-
یہ چپ ہوا ہو کہ گویا نہیں زبان منہ میں ذوق
قول فیصل :- وہاں تیر کے کنارے کو لب سوغار

کہتے ہیں۔
کس قدر سو آپ کے دست جنائی کا اثر
لیتے ہی چٹکی میں رنگ آیا لب سوغار پر
سوغار :- سوئی کا ناکہ۔ فارسی، مذکر۔
(نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
سوغتہ :- (دواو مجہول) ہندی سوتیا کا
بگڑا ہوا، فرصت، ہمت، چھٹکارا، نجات
اردو، مذکر، دہلی کی زبان۔

سوغتہ سینہ زنی سے جو ہمیں پار ملے
کیا ہو ممکن جو گریباں میں پھر اکٹار ملے میر
قول فیصل :- ملنا اور ہونا کے ساتھ اس کا
صرف ہو۔ جیسے "جہاز میں سوغتہ خوب ملتا
دونوں میں وہی مذہب تو کرے رہتے تھے (جہاد)
مولف فرہنگ آصفیہ نے افاقہ اور کمی مرض
کے معنی میں بھی تحریر کیا ہے مگر کوئی مثال نہیں دی
اہل لکھنؤ ان معنی میں بھی نہیں بولتے۔

سوغتے میں سوغتے کے وقت :-
(تاج فعل) فرصت میں، فرصت کے وقت
تمنائی میں، اکیلے میں۔ اردو۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :- کسی معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
سوغسطا :- (دواو مجہول) وہ حکمت جس کی
بنیاد وہم پر ہو۔ یونانی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے
کی زبان۔

قول فیصل :- حکما کے اس گروہ کو جن کے اصول کی بنیاد وہم پر
ہوتی ہو اور وہ حقائق کو نہیں ماننے، سوغسطائی کہتے ہیں۔ گروہ کے
علاوہ فرد حیثیت سے ہر ایسے تعلیم کو سوغسطائی کہتے ہیں۔

کبھی میں نفی حقیقت میں تھا سوغسطائی
کبھی میں محض باطنی رویہ رکھتا تھا

سوغسطائیوں کی اصولی حیثیت کو سوغسطائیت
کہتے ہیں۔ موجودہ دور میں اسی کو سوغسطائیت کہنے لگے ہیں۔
سوغتی صدی :- سو میں سو پورے کا پورا۔
اردو، راج۔

محل صرف :- مجھے سوغتی صدی یقین ہو کہ تمہارا کام
انجام پا جائے گا۔

سوغ :- (دواو معروف) بازار، عربی، مذکر،
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہو جو یوسف بھی تو بکے گا یہاں ہمد
عشق کا سوغ ہر جہاں سے الگ (قرآن مجید)
قول فیصل :- عربی واں طبقہ کبھی کبھی سوغ عکاظ کی
ترکیب سے بول دیتا ہے جو آیام جاہلیت میں عرب کے
ایک مخصوص بازار کا نام تھا۔

سوغی :- (سوغ = بازار، ی = کچھ نسبت) سوغ
سے منسوب، بازار، عربی، صفت، عربی واں طبقے
کی زبان۔

سوغیائے :- بازاروں کا سا، عوام کا۔ فارسی
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :- سوغیائے مضامین کے ناول تخلیقات
پر برا اثر ڈالتے ہیں۔

سوغ کام چھوڑ کے :- سب کام چھوڑ کے اپنا
ہرج کر کے۔ اردو صفت، فصیح، راج۔

محل صرف :- سپر آرا :- الٰہی خیر دونوں بہنوں سے
نہ جانے کس نے کہہ دیا بھوٹ موٹ۔

روح افزا :- گریبان میں منہ ڈالو کہہ چلوں سب۔
حسن آرا :- بسم اللہ! فرمائیے سوغ کام چھوڑ کے
خدا کی قسم۔ (فسانہ آزاد)

سوغ کن :- (بفتح اول و سوم) سوت۔ اردو، مؤنث
محل صرف :- بزرگوں کا قول ہو کہ شرافت نجات

غریبی پر عاشق ہو۔ دولت اور سجاوت آپس میں سوکن ہیں۔ (آب حیات)

سوکن سے میری نکلی زمانے کی احتیاج۔ سوکن ہو اس کو روزِ زمانے کی احتیاج۔ جان صاحب

سوکنا، سوکھنا :- (متعدی) :- جذب کر لینا

۲ ایک دفعہ ہی پی بانا، چڑھا بانا، اٹھایا بانا

لڑھا بانا، ڈکار بانا، ڈکوس جانا، ہندی۔ (فرہنگِ آصفیہ)

سوکن مرگئی آنکھ چھوڑ گئی :- ایک دشمن ملا

تو دوسرا موجود ہو۔ ہندی، مثل :- (فرہنگِ آصفیہ)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سوکنوں کی جوڑی :- اول معلوم :- ایک

قسم کی آتش بازی جو چھوٹے وقت ٹکراتی ہو۔

ہندی، موت۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قول فیصل :- لکھنؤ میں متعل نہیں۔

سوکر کس بھاگنا :- (لازم) دور بھاگنا،

نفرت کرنا، الگ رہنا۔ اردو صرف فصیح رائج

ڈرتا ہوں بس کہ میں تم فرقت کے نام سے

سو کوں بھاگتا ہوں محبت کے نام سے

سو کوں سے اپنا گھر نظر آتا ہو :- (لازم) اپنا

حال اپنے تئیں خوب روشن رہتا ہو اپنا گھر دور

سوکھا :- دہلا پٹا، لاغر۔ اردو، صفت

غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- بالکل سوکھا آدمی اور اگر اتنی کہ

رستم کو میں کچھ نہیں سمجھتا۔

سوکھا :- سکر، ہوا، جھڑیاں پڑا ہوا۔ اردو

صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف :- یہ لو کے مارے سوکھے جھریوں پر

آملے کے میں کیا کروں گا یہ نہیں کو مبارک ہیں

سوکھا :- روکھا پھیکا، سخت، تیز، تند۔

اردو، صفت۔ جیسے "روکھا سوکھا جواب"

(نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ صرف روکھا جواب

بولتے ہیں۔

سوکھا :- روکھا پھیکا، بن نمک کا۔

اردو، صفت۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سوکھا :- قحط، خشک، سالی، قحط سالی۔

اردو، مذکر، عوام کی زبان۔

قول فیصل :- پڑنا کے ساتھ اس کا صرف ہو۔

جیسے برسات سے پہلے برسات ہو گئی ہو اب کی

سوکھا پڑ جائے تو کوئی تعجب نہیں۔

سوکھا :- ایک مرض کا نام جس میں بچے بہت

دبے ہو جاتے ہیں۔ اردو، مذکر، عوام کی زبان۔

محل صرف :- اس بچے کو سوکھے کا مرض ہو گیا ہو۔

کسی ڈاکٹر کو دکھا دو۔

قول فیصل :- مولف فرہنگِ آصفیہ صاحب

نور اللغات نے مندرجہ ذیل تین معنی اور لکھے ہیں

لکھنؤ میں رائج نہیں :- خشک، تبا کو :- بھنگ :-

دہلا پن، لاغری، دہلا ہٹ۔

سوکھا پڑنا :- (لازم) قحط پڑنا، قحط سالی

ہونا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- جس سال سوکھا پڑا تھا غلہ بہت کم

ہو گیا تھا مگر جب بھی گیہوں روپے کا تین سیر تھا آج کل

سوکھا نہیں ہوا اور سیر بھر کا مل رہا ہو۔

سوکھا پڑنا :- (متعدی) :- بے نیل مرام

والس کرنا، خشک جواب دینا، باتوں میں ٹالنا

صاف انکار کرنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف :- اتنا کام لیا ایک پیسہ بھی نہیں دیا

بالکل سوکھا پڑا دیا۔

قول فیصل :- اسی معنی میں سوکھا ٹالنا بھی بولتے

نور اللغات نے لکھا ہو جو نسبت کم رائج ہو۔

سوکھا ٹھنڈا :- خشک شدہ درخت، بغیر شاخوں

اور پتوں کا سوکھا ٹھنڈا۔ ہندی۔

اے موسم خزاں کے اس سر کو تیرے آگ انشا

بلبل اداس ہوئی ہو اک سوکھے ٹھنڈے پر (نور اللغات)

قول فیصل :- اس لفظ کے سلسلے میں صاحب فرہنگ

نے مولف نور اللغات پر اعتراض کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

"اسی شعر انشا میں اسی لفظ کو ایک جگہ ڈنڈ پڑھتے

ہیں (ملاحظہ ہو ڈال کی ردیف میں لفظ ڈنڈ)۔

اب اسی کو موقع کے لحاظ سے ٹھنڈے پڑھتے ہیں۔

حالانکہ انشا کی غزل کے قوافی کنڈ، جھنڈ وغیرہ ہیں

اور ٹھنڈ اس میں کسی طرح نہیں کہتا۔ مگر ٹھنڈ

جو انشا نے استعمال کیا ہو نہیں پڑھتے ٹھنڈ یا

ٹھونڈ بمعنی سوکھے درخت کی صحت میں خشک نہیں

مگر پیش کردہ شعر میں اس کی شالی تخریب ہو اور

اصول لغت نویسی کے قطعاً خلاف ہو۔ (فرہنگ)

مجھے اس سلسلے میں صرف آنا عرض کرنا ہو کہ

ٹھنڈ، اور ٹھونڈ، اہل لکھنؤ اب نہیں بولتے اور

تھنڈے کے بجائے "سند" کہتے ہیں۔ انشاء نے
منہ رجب بالا شعر میں نہ تھنڈے استعمال کیا ہو نہ
"تھنڈ" بلکہ "ڈنڈ" کہا ہو۔ ملاحظہ ہو کلیات انشا
روایت رائے محطہ مطبوعہ مطبع نول کشورہ پٹنہ
لکھنؤ میں بھی رائج ہو۔
سوکھا جواب: خشک جواب۔ صاف لکھ
روکھا جواب، خالی جواب۔ اردو، مذکر،
غیر فصیح، رائج۔
قول فیصلہ:- دنیا اور لٹا وغیرہ کے ساتھ ہر کا
صرف ہو۔

اب سوال قتل پر ملنے لگا سوکھا جواب
آب داری کیا ہوئی قاتل تری تلوار کی جلیل
سوکھا ڈنڈ: بغیر شاخوں اور پتوں کا
سوکھا ٹہنا۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔
محفل صرف:- زمانہ ناہنجار گردوں سفارہ شعار
کبھی پریوں کے جھنڈ دکھاتا ہے گاہ سوکھے ڈنڈ
دکھاتا ہے۔ (انشاء سرور)
سوکھا سا: لاغر، نحیف، دہلا پتلا۔ اردو،
غیر فصیح، رائج۔
محفل صرف:- وہ ایک سوکھا سا آدمی ہو اس میں
اتنادم کہاں کہ اتنے بڑے مجمع میں بستیوں چلائے
اس کے لیے بڑی ہمت درکار ہو۔

سوکھا سا کھا: خشک۔ اردو، صفت
مذکر، عوام کی زبان۔
"مکڑے ہیں سوکھے ساکھے فقط نان پاؤ کے گدہ ہیں
وہ تر بہر طباق کہاں ہیں پلاؤ کے منیٹر
سوکھا سا کھا: دہلا پتلا۔ اردو، مذکر، عوام کی زبان
سوکھا سا کھا گورا گورا
کملو کا گھر والا ہو گا جان صاحب

سوکھا سا کھا جواب پانا: (معدی)
قطعی انکار کا جواب پانا۔ اردو صرف، غیر فصیح
رائج۔

پیاسی ہی رہی نہ آب پایا
سوکھا سا کھا جواب پایا: شوق قدوائ
سوکھا سہما: دہلا پتلا، لاغر، نحیف۔ اردو
صفت، مذکر، فصیح، رائج۔
اس پری کے اشک سے یل نہ کیوں کرتا کرے
سوکھے سہمے قیس کا دل سے مٹا یا غلغلہ انشا
سوکھا سہما: چپ چپ ۳ خوف زدہ۔

بہندی، صفت۔ (دفرہنگ آصفیہ)
قول فیصلہ:- اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے۔
سوکھا لگنا: (لازم) دہلا ہوتا جانا،
لاغر و نحیف ہوتا جانا، بدن کا سوکھتا جانا
۲ دق کامرض لاحق ہونا، دق ہونا۔
(دفرہنگ آصفیہ نور اللغات)

قول فیصلہ:- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
سوکھ جانا: فکروں یا بیماری سے دہلا
ہو جانا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

غرض اس بھوک پر وہ نکلے ہو روکھ
تس پر اس فکر میں گیا ہو سوکھ
سوکھ کر (کے): (تالیف فعل) خشک ہو کر
نمور یا رطوبت دور ہو کے جیسے سوکھ کر کھڑک
ہو گیا سوکھ کے تنکا ہو گیا۔ (دفرہنگ آصفیہ)
قول فیصلہ:- لکھنؤ میں کیسے "سوکھ کے کاٹا ہو گیا"
(کاٹا بجائے ترکا)

سوکھ کر پخیر ہو جانا: (لازم) اس قدر
لاغر ہونا کہ ہڈی پسلیاں نکل آئیں نہایت دہلا ہونا
بدن پر گوشت نہ رہنا۔ اردو۔ (دفرہنگ آصفیہ)

قول فیصلہ:- لکھنؤ کی زبان نہیں۔
سوکھ کر کھنڈ ہو جانا: سوکھ کر کھنڈ
ہو جانا:- سوکھ کر بہت خشک ہو جانا، رطوبت
دور ہو کر بہت خشک ہو جانا۔ (نور اللغات)
قول فیصلہ:- مؤلف فرہنگ آصفیہ نے بھی نہیں لکھا
کہ اس کو دہلی کی زبان لکھ دیا جائے۔ اہل لکھنؤ اس
صورت سے نہیں بولتے۔ سوکھ کر کھنڈ ہو جانا بھی
لکھا ہو وہ بھی اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سوکھ کر (کے) (اچھور) (سا) ہو جانا:
نہایت دہلا ہو جانا، انتہائی نحیف و لاغر ہو جانا
اردو صرف۔

ترش رو ہوں گے کیوں جو زندی بازی پھوڑو
تھے وہ چمڑے ہو گئے اب سوکھ کر اچھور سے جھٹھا
قول فیصلہ:- اب تنہا اچھور ہو جانا زیادہ ہو۔
سوکھ کر کاٹا ہو جانا: (لازم) نہایت
دہلا اور لاغر ہو جانا، زار و نحیف ہو جانا۔
اردو صرف، فصیح، رائج۔

غم فرقت میں ہوئے سوکھ کے کاٹا ایسے
اپنے دامن کو بچاتے ہیں بیاں ہم سے
ع پیش قد سر و چمن سوکھ کے کاٹا ہو جائے (ظفر شریف)
قول فیصلہ:- سا کے اضافے کے ساتھ سوکھ کر
کاٹا سا ہو جانا بھی کہا ہو جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
بے رونق ہو باغ کی خشک سے بھی بڑی
گل سوکھ تیرے ہجر میں کاٹا سا ہو گیا

البتہ انھیں معنی میں کاٹا سا ہو جانا رائج و فصیح ہو
سوکھ کر لقات ہو جانا: بہت زیادہ
نحیف و لاغر ہو جانا۔ اردو صرف، عورتوں
کی زبان۔
محفل صرف:- بد نصیب بپ کے مرنے کے بعد

اس قدر مصیبتیں اٹھائیں اس قدر فاقے کیے کہ سوکھے کے لغات ہو گیا۔

قول فیصل :- فارسی میں لکات بر وزن نبات ہے جس کے معنی ہیں ضایع، خراب۔ عربی میں لقاظ کسی رائگاں چیز کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑے کو کہتے ہیں۔ سوکھے کر ہدف ہو جانا :- (لازم) سوکھے کا شایہ جانا بہت دہلا ہو جانا، نہایت کمزور ہو جانا۔ اردو صرف غورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

تپ فرقت سے لے کماں ابرو ہو گیا سوکھے کر ہدف عاشق محبت نہ لہو سوکھے کے ڈانگر ہو جانا :- اتنا دہلا ہو جانا کہ ہڈیاں پسلیاں دکھائی دیں۔ (فرہنگ انجمن) قول فیصل :- یہ عوام کی زبان ہے۔

سوکھنا :- (بواو معروف) خشک ہونا۔

بے نم ہونا بے رطوبت ہونا، آگ سے ہوا یا آفتاب یا ہوا سے۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

تپتے بن میں رہے پیاسے تو یہ سوکھا پانی بچے روئے بھی تو آنکھوں کے نکلا پانی آنسو کھنکھنا :- (کنایت) دہلا ہونا، خوف اور

ہیم یا رنج و فکر سے لاغر ہونا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

یہ خوش چہیتوں کے سودے میں ہوں سوکھا ہرن کی بھی نہ سوکھے اس قدر شاخ آتش

قول فیصل :- اس کا ایک مفہوم ہو ڈرنا، خوف کھانا، چار دیواری سو جگہ، سو خم

ترتنگ ہو تو سوکھتے ہیں ہم میر

سوکھے استرے سے سر نہ ڈوانا (پڑ جانا) بغیر پانی لگائے سر نہ ڈوانا تکلیف زیادہ ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں کورے استرے سے سر نہ ڈوانا رائج ہے۔

سوکھے پڑنا :- کچھ نہ دینا۔ محروم کھنا بے نیل مرام واپس کرنا۔ اردو صرف متروک۔

محفل صرف :- دوسرے دن کا اجلاس بھی سوکھے پڑنا :- (فرہنگ انجمن) اودھ پنچ

سوکھے ٹکڑوں پر کوٹوں کی جھانی :- شیخی خورے کی نسبت بولتے ہیں۔ یا غریبی اور

مفلسی میں شادی رچانا کی جگہ، ناداری میں عیش کی باتیں مفلس میں شیخی، غریبی میں بیاہ

اردو مثل، قلیل الاستعمال :- سوکھے ٹکڑوں پر کوٹے اڑانا :- تھوڑے سے درما ہے پر ذلیل کام اختیار کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سوکھے دھانوں پانی پڑنا (پڑ جانا) ۱۔ تروتازہ ہونا شادابی حاصل کرنا یا بوسی کی

حالت میں مراد حاصل ہونا یا بری حالت سے اچھی حالت ہونا ۲۔ فلاح کی امید بندھنا ۳۔

از سر نو زندگی پانا، جی جانا، جان پڑ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سوکھے دھانوں پڑا جو پانی پانی نے سر سے زندگی گانی شوق قدوائ

قول فیصل :- میں کے اضافے کے ساتھ سوکھے دھانوں میں پانی پڑنا بھی استعمال ہوا ہے۔

فسردہ ہو دل کا ش قسمت لڑے اختر دشاو

پھر ان سوکھے دھانوں میں پانی پڑے ہوئے کے اضافے کے ساتھ سوکھے ہوئے دھانوں میں پانی پڑنا بھی

کہا ہے۔

ان کے ملنے سے ہوئی زسیت دوبارہ میری جو مثل پانی پڑا سوکھے ہوئے دھانوں میں جان صاحب

پڑا (پہ) کے اضافے کے ساتھ سوکھے دھانوں پر پانی پڑنا، بھی کہا ہے جو فرہنگ آصفیہ کے

اندر راج کے مطابق دہلی کی زبان ہے۔

ہوئی سر سبز کشت ایرانی سوکھے دھانوں پر پڑ گیا پانی

بقول مولف فرہنگ آصفیہ چونکہ دھان سبیلوں کے زیادہ پانی چاہتے ہیں اور ایسے ہی مقاموں میں

جہاں پانی یا تری ہمیشہ رہتی ہو بڑے جاتے ہیں اور ذرا پانی نہ ملنے سے سوکھ جاتے ہیں اس لیے

ان کے حق میں جلد پانی کا پہنچ جانا ایسا ہو جیسے مرنے سے بچ جانا۔ لہذا اس خیال سے یہ محاورہ

بنایا گیا۔

مؤلف مذکور نے "سوکھے دھانوں پر پانی پڑنا" لغت قائم کیا ہے اور مثال دی ہے سوکھے دھانوں

میں پانی پڑنا (پڑنے کے بجائے میں) مثال میں لکھنوی شاعر کا یہ شعر درج کیا ہو سہ

سوکھے دھانوں میں ہمارے کبھی پانی نہ پڑا کبھی پوشاک پہن کر نہ وہ دھانی آیا اخیر

مثال میں ایک فقرہ بھی درج کیا ہے جس میں 'پڑا' اور میں، کا کہیں نام نہیں (فقرہ) تم ایسے آئے

جیسے سوکھے دھانوں پانی پڑا ان دونوں مثالوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اہل دہلی عام طور سے بجائے پڑ

کے میں کے ساتھ برابر بولتے تھے اور بعد کو میں، حذف ہو گیا یعنی مثل کی یہ صورت ہو گئی "سوکھے دھانوں پانی پڑنا" سوکھے دھانوں پر پانی پڑنا

سے مجھے انکار کرنے کا کوئی حق نہیں اس لیے کہ خود مولف فرہنگ آصفیہ نے یہی لغت قائم کیا ہے مگر ہومیر

سوکھے ساون روکھے بھادوں

۱۹

سوکی ایک بات

سودا وغیرہ یوں ہی بولتے ہوں کیونکہ میرے ایک شاگرد قادر بلگرامی نے 'پر' کے ساتھ سوکھے دھانوں پر پانی پڑنا نظم کیا ہو جو اوپر لکھ چکا ہوں موجود دور میں اہل کھنؤ سوکھے دھانوں پانی پڑنا ہی بولتے ہیں۔

سوکھے ساون روکھے بھادوں (بش) بے فیض کی نسبت بولتے ہیں۔ سدا بے فیض یعنی ان سے نہ ساون میں فائدہ ہو نہ بھادوں میں گویا ان کے ہاں ہمیشہ قحط اور خشک سالی ہی رہتی ہو۔ (نور اللغات و فرہنگ اصفیہ) قول فیصل :- مولف نور اللغات نے مذکورہ بالا معنی کے علاوہ اس کے ایک معنی "دام المرض" لکھے ہیں جو دہلی کی بھی زبان نہیں ہو کیونکہ صاحب فرہنگ اصفیہ نے نہیں درج کیا۔ دہلی کے اور تخت بھی دیکھے ان میں بھی نہیں ملا۔ نہ معلوم کہاں سے لکھ دیا۔ بہر حال کھنؤ میں یہ مثل کسی صورت سے رائج نہیں۔

سوکھے کا آزار :- سوکھا مرض دق سے بڑی بیماری، بڑا آزار۔ اردو، مذکر۔

(فرہنگ اصفیہ) قول فیصل :- اس کا استعمال بچوں کی دق کے لیے زیادہ ہو۔

سوکھے گھاٹ اتارنا۔ سوکھے گھاٹوں اتارنا :- (مستعدی) محروم رکھنا، باتوں میں ڈالنا، مایوس رکھنا، بے نیل مرام رکھنا۔

(سوکھے گھاٹ) آبادی ترقی تلواریں دیکھی ہم نے سوکھے گھاٹ اس نے اتار دیں یا ہو

(سوکھے گھاٹوں) دروہاں نے اتار دیے سوکھے گھاٹوں کی طرح بھی ہم نزع میسر نہ ہوا

قول فیصل :- اب عام طور سے زبانوں پر سوکھے گھاٹ اتارنا ہو۔ سوکھے گھاٹوں اتارنا قلیل الاستعمال ہو۔ سوکھے گھاٹوں اتارنا ہونا :- (لازم) محروم رہنا، مطلب بر آری نہ ہونا۔ اردو قلیل الاستعمال۔

ڈھلا ختم ہے کہیں خدا را سوکھے گھاٹوں نہ ہوا تارا عاشق کھنؤی

سوکھی سوکھی :- سوکھا کی تائیت۔ اردو فصیح رائج۔ **سوکھی الفتن** :- (ظن) دہلی پٹی الفتن کے مانند عورت۔ اردو مؤنث۔ (فرہنگ اصفیہ)

قول فیصل :- یہ دہلی کی زبان ہو اہل کھنؤ نہیں بولتے۔

سوکھی تنخواہ :- خشک تنخواہ جس میں اور کوئی بالائی آمدنی نہ ہو۔ (نور اللغات) قول فیصل :- اہل کھنؤ نہیں بولتے۔

سوکھی چٹائی کرنا :- (مستعدی) بن پانی پیے کھائے چلے جانا، کھانے میں پانی نہ پینا، بغیر پانی کھانا کھانا۔ ہندی، عوام کی زبان۔ (فرہنگ اصفیہ)

قول فیصل :- اہل کھنؤ نہیں بولتے۔

سوکھی روٹی :- خشک روٹی۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محفل صرف :- آج کل وہ زمانہ ہو کہ آدمی کو سوکھی روٹی بھی مل جائے تو غنیمت ہو۔

سوکھی زبان :- خشک زبان، وہ زبان جو پیاس سے خشک ہو گئی ہو۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

سارے بدن میں ب تو ہو بوند بھر نہیں سوکھی زبان کھائے تو خنجر سے کیا کہیں

سوکھی سناتا :- انکار کرنا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

مجھ کو سوکھی جو سناتا ہو بڑی لگتی ہو یہ تو اچھی نہیں کچھ اے گل تر تیری بات شور قول فیصل :- نفی کے ساتھ بھی استعمال میں ہو۔

اک تجھ سے سوال ہو ہمارا سوکھی نہ سنایو خدا را عاشق

سوکھی سہمی :- سوکھا سہما کی تائیت۔ اردو مؤنث، فصیح، رائج۔

سوکھی کھانسی :- خشک کھانسی، وہ کھانسی جس میں لعیم نہ نکلے۔ اردو مؤنث، فصیح، رائج۔

محفل صرف :- پریشانی کی کوئی بات نہیں یہ سوکھی کھانسی ہو کس ڈاکٹر حکیم کو دکھا دو۔

سوکھی کھجلی :- خشک خارشت، مؤنث (نور اللغات) قول فیصل :- اہل کھنؤ نہیں بولتے۔

سوکی :- (واو مجہول) شاہی سنسکرت صفت۔

ملا تم یہ پتے کہ طوبی درخت چین راجہ اندر کی سوکی گات (نور اللغات)

قول فیصل :- مولف فرہنگ اثر نے بھی لکھا ہو اور دوسری کتابوں سے بھی پتا چلتا ہو سوکی اس معنی پہ

کوئی لفظ نہیں۔ سروگ ہو۔ بروڑن فوولن۔ عوام سوگی کہتے ہیں (کاف فارسی بجائے کاف تازی)

سروگ وہ جلوس ہو جسے جین مت کے پیرو بڑی دھوم سے نکالتے ہیں۔ اس میں دیگر ساز و سامان

کے علاوہ آرائش کے تحت بھی ہوتے ہیں۔ جن میں مختلف مناظر کی نقل بھی ہوتی ہو۔ شجر کے شعر

میں چین سے اسی طرف اشارہ ہو۔ فسانہ آزاد کے ایک اندراج سے اس کی تصدیق ہوتی ہو۔ آرائش

کے تحت۔ ہر تخت بے بدل۔ بیرویل کی سوگی کا لطف آتا ہو۔

سوکی ایک بات :- (کنایت) منتخب بات۔

اردو صرف دہلی کی زبان۔

مختصر واردات کوتاہوں

داع

سو کی میں ایک بات کہتا ہوں

قول فیصل :- اہل کھنڈ سوبات (باتوں) کی ایک بات بولتے ہیں۔

سو کے سوائے :- (تاریخ فعل) سپیس فی صدی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- یہ دہلی سے مخصوص ہے۔

سو کے سوائے کرتا :- (متعدی) بچیں فی صدی کا نفع حاصل کرنا۔ (نور اللغات فرہنگ)

قول فیصل :- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

سو کی سیدھی :- منتخب بات کی نسبت بولتے ہیں۔ اردو مؤنث غیر فصیح راج۔

سو کی لاکھی ایک کا بوجھ :- بہت کا کھنڈرا کھنڈرا بوجھ ایک کے واسطے پورا بوجھ۔

(معاذرات ہندوستان)

قول فیصل :- عام بول چال میں یہ مثل اس طرح راج ہے سات پانچ کی لاکھی ایک جنے کا بوجھ۔

سوگ :- (واو محول) مصیبت غم و اندوہ ماتم اکرام۔ فارسی و ہندی مذکر فصیح راج۔

رہتی ہو تو ان روزوں میں تو کچھ سلی کچلی سچ کہہ کہ یہ ہو کہس کا تجھے لوگ زناخی رنگین

قول فیصل :- یہ لفظ فارسی اور ہندی میں مشترک ہے سنسکرت میں شوک ہو۔

سوگ :- ماتم مردہ وہ غم جو کسی کے مرنے پر ہر قوم کے دستور کے موافق کم سے کم تین دن تیرہ دن یا چالیس دن تک کیا جاتا ہے۔ اس میں بیاہ شادی

جوڑی ہندی کپڑے بدلنا خوش منانا سویاں پکانا توار کرنا پان کھانا مستی ملنا رنگین کپڑے پہننا

سب کچھ عورتیں چھوڑ دیتی ہیں۔ اس قسم کی رسم خاص ہندوستان ہی میں ہو۔ مشترک فارسی و ہندی مذکر فصیح راج۔

نہ دوسے پہ آئے تو کیا ہم نشینو! مرے سوگ میں بھی وہ شامل نہ ہوں گے (فرہنگ آصفیہ)

سوگ اتارنا :- عورتیں اپنے مردوں کے ماتم میں چالیس روز تک پان کھانا مستی ملنا ہندی لگانا۔ رنگین لباس اور چوڑیاں پہننا ترک کر دیتی ہیں چالیس روز کے بعد سب امور کرتی ہیں۔ سوگ

اتھانا۔ اردو صرف فصیح راج۔ شہید نازکا اپنے وہ شاید سوگ اتاریں گے

طلب ہو آئے سرمہ بھی رکھا ہو منا بھی ہو شوق قول فیصل :- اس کا متعدی سوگ اتارنا اور

متعدی المتعدی سوگ اتروانا بھی راج ہو۔ سوگ اٹھانا :- سوگ اتارنا۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- کھنڈ کی عورتیں نہیں بولتیں۔ سوگ کاڑی :- ایک پھکڑا :- ایک پھکڑا

سوگ کاڑیوں سے زیادہ کار آمد ہوتا ہو (معاذرات ہندوستان) قول فیصل :- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

سوگ بڑھانا :- سوگ اتارنا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال۔

کر بلا ہوتی ہوئی شام کو جاؤں گی میں بھائی کی قبر پہ واں سوگ بڑھاؤں گی میں

سوگ رکھنا :- غم اور ماتم کی حالت قائم رکھنا میت کا غم کرنا ماتم کرنا ماتم داری کرنا غم کے بعد چالیس روز تک کوئی خوشی کی بات نہ کرنا۔ اردو صرف فصیح راج۔

پرسائیں دینے کے یہاں لوگ ہمارا پردیس میں رکھو گے بہن سوگ ہمارا

سو گند :- قسم حلفت (دلانا۔ دینا۔ کھانا کے ساتھ) مشترک فارسی و ہندی مؤنث۔

سو گز پھار میں ایک گز نہ واریں :- بظاہر تو نہایت محبت اور جانفشانی دکھائیں مگر موقع انقضاء کے وقت صداقت الگ ہو جائیں زبان سے کچھ کہیں عمل کچھ کریں ظاہر و دار کی نسبت بولتے ہیں۔ اردو و شل دہلی کی زبان۔

ان لوگوں کے تو گردن پھر سب میں لباسی سو گز بھی جو یہ پھار میں تو اک گز بھی واریں (فرہنگ آصفیہ)

سوگ کرنا :- ماتم کرنا رنج و غم کی حالت میں رہنا۔ غم کرنا۔ اردو صرف متروک۔

عاشق مرے تو سوگ تمھاری بلا کرے تم کیوں بزرگ زلف پریشان ہو گئے امیر

سوگ منانا :- ماتم کرنا رنج و غم کی حالت میں رہنا۔ مردے کے ماتم میں رہنا۔ (اردو صرف فصیح راج)

محل صرف :- ہندوستان میں ڈاکٹر ڈاکٹر حسین کا سوگ چالیس روز تک منایا گیا۔

سوگ لے کر بیٹھنا :- (لازم) ماتم اختیار کرنا رسوم ماتم کا پابند ہونا۔ اردو صرف (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- کھنڈ کی عورتیں اس محل پر سوگ بڑوگ لے کے بیٹھا بولتی ہیں۔

سوگ میں بیٹھنا :- عورتوں کا اپنے مردوں کے ماتم میں ماتم کی صفت پر بیٹھا رہنا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

خس مرنے کا یہ ہو خس مرے غم میں رہے سوگ میں بیٹھے رونا زہن ماتم میں رہے امیر

سوگ (بیاہ بول بفتح سوم) غم و عورت جو کسی کا سوگ کرتی ہو۔ ہندی صفت مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔ سو گند :- قسم حلفت (دلانا۔ دینا۔ کھانا کے ساتھ)

مشترک فارسی و ہندی مؤنث۔

احسان نہ اٹھنے کا ناکسوں کا
سوگند ہجوم بے کسی کی
قول فیصل :- اب قلیل الاستعمال ہو۔
سوگند کھانا :- (سوگند یاد کردن کا ترجمہ)
قسم کھانا، عہد کرنا، حلف اٹھانا۔ اردو صرف
قلیل الاستعمال۔
اے مومنو حیدر کے بھتیجے کو سچاؤ
قرآن کو دو سچ میں سوگند بھی کھاؤ
سوگند ہو جانا :- قسم ہو جانا، حرام ہو جانا۔
اردو صرف، متروک۔
درد و غم دل کو آگیا جوسند
سوزا راتوں کا ہو گیا سوگند
سوگند نشین :- ماتم میں بیٹھنے والا۔ اردو صرف
فصیح، رائج۔
ہاں اضطراب سوگند نشینوں کو قہر کے تشق
قول فیصل :- اردو والوں نے بقاعدہ فارسی
بنالیا ہو۔
سوگندوں میں ایک ناک والا کو :- سوگندوں
میں ایک بے عیب سب سے زیادہ عیبی خیال کیا جاتا
ہو سو بدوں میں ایک نیک یا سوزدوں میں ایک
شریف بدنام و رسوا خیال کیا جاتا ہو (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :- یہ دہلی کی زبان ہو اہل کھنڈ نہیں لیتے۔
سوگ وار :- غم گین، مغوم، غم زدہ،
ماتمی، ماتم کرنے والا، رنجیدہ، ملول، آزرده۔
فارسی، صفت، فصیح، رائج۔
اہل کا نام لیں تقدیر کو روئیں مجھے کو سس
مرے قاتل کا چرچا کیوں ہو میرے سوگندوں کا داغ
سوگوار :- مصیبت زدہ، آفت زدہ فارسی
صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اس معنی میں اہل کھنڈ نہیں بولتے ہیں۔
سوگوار غنا :- غم گین، ہونا، مغوم ہونا، قہر
و آزرده ہونا، دل ملول ہونا، ماتمی، غنا، غم خوار
بننا، ماتم کرنے والا بننا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
جب کوئی بھی ملانہ میں اپنا درد مند
ہم آپ سوگوار بننے اپنے واسطے (مولف فرہنگ آصفیہ)
سوگ واری :- غم، ماتم، ماتم داری فارسی
مؤثقت، فصیح، رائج۔
کرتی ہیں اندھیرا ہاتھوں کی یہ کالی سیلیاں
قاتل عالم ہوئی ہو سوگ داری آپ کی تشق
سوگ، ہونا :- غم ہونا، ماتم ہونا۔ اردو صرف
فصیح، رائج۔
یاں سوگ ہو میدان میں سادات کشی ہو
آگے جو خوشی آپ کی وہ میری خوشی ہو
سوگی :- غم گین، مغوم، مصیبت زدہ، ملول
رنجیدہ، ماتمی، ماتم زدہ، ماتم میں مبتلا، فارسی
صفت۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :- اہل کھنڈ اس معنی میں سوگوار ہو
بولتے ہیں۔
سوگ :- ابرک کی ٹیاں، آرائش جو ہنڈوں
میں بیاب کے ساتھ جاتی ہو۔ ہندی، کھنڈ کے ہنڈوں
کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)
سوگیا :- کابل، کام میں سستی کرنے والا (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
سول :- برہمنوں کی نوک، انی، شان۔ اردو
مذکر، متروک۔
جگر میں اگر آہ کا سول ہو
نگہ خار کیسا ہی گو پھول ہو
قول فیصل :- مولف فرہنگ آصفیہ نے منعقد

۳۴ معنی اور لکھے ہیں جو کھنڈ مستعمل نہیں ہیں۔
ہول :- ترسول (ہندی) :- سول (سودھ فارسی)
سول :- (بکسر تین طبریہ کا نقیض) ملکی، مالی
انتظامی، انگریزی، صفت، رائج۔
محل صرف :- فوج میں تعینات ہوں اور سول
استغنت کشتہ :- (فساد آزاد)
سول حج :- دیوانہ کے مقررات کا فیصلہ
کرنے والا حاکم۔ انگریزی، مؤثقت، رائج۔
سول شہر :- اعلیٰ درجہ کا ملکی ڈاکٹر، اہل
اعلیٰ درجہ کا ڈاکٹر جسے ملازمان سرکاری کے
علاج معالجے دیکھنے بھالنے اور ضلع بھر کے
استالوں جیل خانوں یا گل خانوں وغیرہ کے
دیکھنے کا اختیار ہو۔ انگریزی، مذکر، رائج۔
قول فیصل :- یہ لفظ سول تہنی شہری اور راج
یعنی طبیب جراح سے مرکب ہو لہذا سرکاری شہری
طبیب جراح ڈاکٹر۔
سول کورٹ :- عدالت دیوانی۔ انگریزی
مؤثقت۔ کچھری والوں کی اصطلاح۔
سول میراج :- قانونی شادی۔ انگریزی
مؤثقت، رائج۔
سولہ :- ۱۰۔ ۱۶۔ اردو، صفت
فصیح، رائج۔
سولہ :- پانسوں کا اس طرح پڑنا کہ ایک پر
چھ اور دو پر پانچ پانچ دائرے شمار میں ہیں۔
اردو چوبیس بازوں کی اصطلاح۔
سولہ آئے :- ممکن پورے طور سے۔ اردو
عوام کی زبان۔
قول فیصل :- انھیں معنی میں سولوں آئے بھی رائج ہو
سولہ گنجی :- لڑکوں کا کہیں۔ زمین پر خط لکھنے کا

سولہ ٹیکریاں رکھ کر کھیلے ہیں۔ اردو مؤنث، قلیل الاستعمال۔

سولہ سنگار :- وہ سولہ طرح کی آرائش و زینت جو ہندستان کی عورتوں سے مخصوص اور انتہا کے سوا میں داخل ہو۔ جیسے سرمہ، مستی، کاجل، کنگھی، چوٹی، مانگ، پٹی، گنے، کپڑے کی سجاوٹ، چوڑی، مہندی وغیرہ اردو، مندر، فصیح، راج۔

محلہ صرف :- دونوں ہنسیں سولہ سنگار کر کے فرش مکین پر متکین ہوں۔ (فساد آزاد) سولہ گشتی :- ایک قسم کا کھیل۔ اردو، راج۔ سولہ گشتی کھینچنا :- خوب زد و کوب کرنا بیدیاچی سے چوڑوں پر بارنا۔ اردو صرف، بازاری زبان۔ قول فیصل :- پورا محاورہ جو چوڑوں پر سولہ گشتی کھینچنا۔ سولہ لھواں :- شانزدہم سولہ سے نسبت کھنے والا۔ اردو صفت، فصیح، راج۔

سولہ لھویں :- (بیائے معروف) سولہ لھویں کی تائیت، مہینے کی ۱۶ تاریخ۔ اردو مؤنث، فصیح، راج۔

سولہ لھویں :- (بیائے مجول) سولہ لھویں (بیائے غیر) کی تذکرہ جیسے سولہویں روز سولہویں دن غیر۔ اردو، مندر، فصیح، راج۔

سولہی :- (واو معدولہ) ایک قسم کا کھیل جو سولہ کوریلوں سے کھیلا جاتا ہے۔ اردو۔

سب کھیں چھٹے رشتہ الفت کی بدولت سولہی ہو کسی سے نہ کہیں یاد فراوان رشک قول فیصل :- اب عام طور زبانوں پر سلجھی برفون بڑھی ہے۔

سولی :- (بیائے معروف) پھانسی، دار۔ وہ

سیدھی بلند نوک دار تلی یا کڑی جسے زمین میں گاڑ کر گھنگاروں یا بھرموں کے گلے میں رستی بانڈھ کے آتش لگا دیتے ہیں۔ بعض ملکوں میں سرسج، بعض میں بصورت مثلث یعنی صلیب کی طرح ہوتی ہو پھانسی کا لٹھیا یا ٹنگل، اردو، مؤنث، فصیح، راج۔

شہید زلف و مژگان کی یہ تعظیم کہیں پھانسی کہیں سولی کہی ہے۔ قول فیصل :- عورتیں مجبوری تکلیف و مصیبت بھی بولتی ہیں۔ جیسے سولی پر کی روٹی، سولی پر نا کاٹنا، جان سولی پر ہونا وغیرہ۔

سولی پانا :- سولی کی سزا پانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، راج۔

سولی پر لبر ہونا :- (کنایت) کمال اضطراب اور بے چینی میں لبر ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔ قد جاں کے تصور میں سحر ہوتی ہے۔ شب فرقت مری سولی پر لبر ہوتی ہے۔ سولی پر کبھی نیند آتی ہے، نیند مصیبت کی جگہ بھی آئے بغیر نہیں رہتی۔ اردو مثل، فصیح، راج۔

یاد مژگان میں مری آنکھ لگی جاتی ہے۔ لوگ سچ کہتے ہیں سولی پر بھی نیند آتی ہے۔

سولی پر جان ہونا :- (لازم) عذاب میں جان ہونا، قضیہ میں جان ہونا، سخت مصیبت میں مبتلا ہونا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

مری خود سے خود ہو سولی پر جان میں بولا بھی گر ہوں، تو کاٹو زبان شوق

سولی پر چڑھانا :- دار پر کھینچنا پھانسی پر چڑھانا، پھانسی دینا، جان لینا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

سنبل مرا تازیانہ لانا شمشادھن سولی پر چڑھانا (کنز الدیم)

سولی پر چڑھانا :- نہایت تکلیف دینا، اذیت پہنچانا۔ جیسے اس اولاد نے تو مجھے سولی پر چڑھا رکھا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ اس معنی میں نہیں بولتے۔

سولی پر چڑھنا :- (لازم) دار پر چڑھنا، سولی پر لٹکانا، پھانسی پانا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

سولی پر چڑھے تو سو گئے ہم سولی پر چڑھے تو سو گئے ہم

سولی پر چڑھنا :- نہایت تکلیف دینا، اذیت پانا، دق ہونا، ضیق میں جان ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ اس معنی میں نہیں بولتے۔

سولی پر دن کٹنا :- سخت مصیبت میں دن کٹنا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

سولی پر دن کٹنے لگے راتوں کی نیندیں آرگیں اک اک برس کی ہو گئی ایک ایک پل اک اک گھڑی سولی پر رکھنا :- (کنایت) قیاب کرنا، بے چین کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

کر کے محو قد نہ کرنا راستی عاشقوں کو رکھ کے سولی پر نہ چھیر رشک

سولی پر کاٹنا :- (کنایت) کمال تشویش سے لبر کرنا، نہایت بے چینی سے وقت کاٹنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ اس معنی میں نہیں بولتے۔

سولی پر کٹنا :- (لازم) نہایت مصیبت میں سکرنا، بیشک لبر ہونا، اردو محاورہ، دہلی کی زبان۔

سولی پر کھینچنا :- سولی پر چڑھانا، کوئی بہت

سولی پر کی روٹی کھانا

۲۳

سوم کے گھر میں کتا پڑا جائے نہ جانے دے

بڑی سزا دینا۔ اردو صرف، غیر فصیح، راسخ۔
قامت دکھا کے آج صنوبر کو کر قلم
سولی پر سرور بارغ کو اسے نوٹھال کھینچ
قول فیصلہ:- اس کا متعدی متعدی سولی پر
کھینچنا بھی غیر فصیح و راسخ ہو سولی پر کھینچنا
کی جگہ دار پر کھینچنا فصیح ہو۔

سولی پر کی روٹی کھانا:- (متعدی)
جان جو کھوں کی روٹی کھانا، مصیبت کی روٹی
کھانا، جان بیچے کی روٹی کھانا۔ سپہگری کی
روٹی کھانا۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصلہ:- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

سولی پر تیند آنا:- کمال اضطراب اور
بے چینی میں تیند آنا۔ اردو مثل، فصیح، راسخ۔

اس سرور قد کی یاد جگاتی ہر رات بھر
سولی پر آئے تیند یہ کہنے کی بات ہو
دار دنیا میں عجب خود زرقلی ہو کیا کہیں
وائے فطرت قمر ہو سولی پر بھی آتی ہر تیند لطف

یاد مرزاں میں مری آنکھ لگی جاتی ہو
لوگ سچ کہتے ہیں سولی پر بھی تیند آتی ہو خواجہ زبیر
سولی پر ہونا:- (کنایتہ) کمال ایذا میں ہونا
بہت مصیبت میں ہونا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

دل بیتاب سولی پر ہو عشق قد خوں سے
ذرا سی جان پر صدے قیامت کے گرتے ہیں راسخ
سولی چڑھنا:- پھانسی پانا۔ اردو صرف،
غیر فصیح، راسخ۔

سولی دینا:- (متعدی) سولی چڑھانا پھانسی
کی سزا دینا، دار پر لٹکانا۔ اردو صرف، فصیح، راسخ۔
سولی مرہ کی دین گے کہ پھانسی وہ زلف کی
سوچے ہیں کیا سزا دل مجبور کے لیے جلال

سولی دینا:- تکلیف دینا، اذیت پہنچانا دکھ
دینا۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصلہ:- اس معنی میں اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

سولی کھڑی ہونا:- (کنایتہ) موت کا سامنا
ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
تقصیر وار ہو کا کہے گا جو حوت مشرق

سولی کھڑی ہوئی ہو گنہگار کے لیے
سولی کے اوپر کھینچنا:- دار پر کھینچنا
سولی کے ذریعے سے جان لینا۔ اردو صرف،
غیر فصیح، راسخ۔

شاعروں نے تیرے قد سے دی جو جو تشبیہ بار
قمر یوں کو سرور میں سولی کے اوپر کھینچے
سولی ملنا:- سولی کی سزا ملنا، کمال ایذا ہونا۔
اردو صرف۔

لے اجل مژدہ کہ ارماں کو طے گی سولی راسخ
لمبیاں لینے لگا ہو قد دلجو، دل میں (نور اللغات)
قول فیصلہ:- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

سولی ہونا:- (لازم) پھانسی پانا، دار پر کھینچنا
کی سزا ملنا۔ اردو صرف، فصیح، راسخ۔

قول فیصلہ:- اس کا ایک مفہوم ہو جان کا عذاب
ہونا، بہت تکلیف دہ ہونا، کمی کے ساتھ متصل ہو۔

سولی ہوا ہی مجھ کو مرا بڑھ کے بولنا
منصور وار کشتہ جوں حوت بلند کا
سوم:- (بواو معروف) بخیل، کچوس، دانہ زرد
مسک، تنگ دل۔ اردو صفت۔ عوام اور

عورتوں کی زبان۔

محل صوف:- الہی تو بہ ایچے سوم سے سوال کیا
کسی سخی سے مانگتے تو گھر بھر دیتا۔ (فسانہ آزاد)
سوم:- (بکسر اول) رستم ہرہ شکل داؤد و

سکون میم، ثالث، تیسرا۔ فارسی، صفت۔

اوسچی ہوئی تو چرخ انہم سے نکل گئی
گر کے کبھی زمین سوم سے نکل گئی عشق

قول فیصلہ:- یہ لفظ مرکب ہر سہ میم سے۔ میم
ہندوؤں میں نسبت کے لیے آتا ہو۔ اردو میں
زبانوں پر بھتین (سوم) ہو۔

سوم صم:- مرہ کا تباخ آفہ روز سوم، پھول۔
فارسی، صفت، مذکر۔

عاشق کا سوگ چاہیے زینت نہ کیجئے
چہلہ تو کیا سوم بھی ابھی تو ہوا نہیں
قول فیصلہ:- زبانوں پر بھتین (سوم) نیز
سوم (تشدید دوم) ہو اور سیم (بفتح اول و
یائے مضوم) بھی کہتے ہیں۔

بلبلوں کا نہیں سیم اے گل
کیوں ترے منہ سے پھول جھڑتے ہیں
عوام اسی کو سیم بھی کہتے ہیں۔

سوم کا کتا نہ جائے نہ جانے دے:-
بخیل کا ساتھی بھی غیر کی کار بر آری نہیں ہونے
دیتا۔ (مجاورات ہندوستان)

قول فیصلہ:- کھنڈ میں بالعموم راسخ نہیں۔
سومونات:- ملک گجرات میں ایک بت خانہ

نقاد اب وہاں ایک شہر ہو۔ فارسی مذکر، راسخ
ترادیر ہو قبیلہ کائنات
تراکعبہ ہو مرجع سومونات محسن

قول فیصلہ:- یہ لفظ ہندی میں سومناٹہ ہو جو
سوم (قمر) اور ناٹھ (مالک) سے مرکب ہو کیونکہ
وہ بت قمر کی شکل کا بنا ہوا تھا۔ بعض کے نزدیک
وہاں کے ایک بت کا نام ہو۔

سوم کے گھر میں کتا پڑا جائے نہ جانے دے:-

سوم کی ناس ٹوٹی

نخل کے نوکر بھی نہ آپ فائدہ اٹھائیں نہ دوسرے
کو اٹھانے دیں۔ ہندی، کراوت۔ (فرنگ آصفیہ)
قبولِ فیصلہ :- کہہ میں مستعمل نہیں۔

مؤمن کی ماس ٹوٹی :- تنجوس کی گرہ سے
پیسہ نکلا۔ اردو شل عوام کی زبان۔

عجل صرف :- لیجئے صاحب سوم کی نام، ٹوٹی
..... گول میں پھول آیا۔ (اور مہینہ)

صورت نہیں رہ گئی جو اور لکھی گئی ہو۔ عام بول چال میں وہی اور لکھی ہوئی صورت زیادہ ہو (یعنی سونا اچھالنے چلے جاؤ)۔
سونہ پڑا ہونا:۔ اجارہ ہونا، سنسان ہونا، ویران ہونا۔ اردو صورت، فصیح، رائج۔
 محل صورت:۔ جب سے وہ چھوڑ کے چلے گئے ہیں گھر نہ پڑا ہوا ہو۔ دیکھ کے وحشت ہوتی ہو۔

سونہ اپنی ڈھانک چل:۔ یعنی نہ پور بھی پہنچے تو اسے چھپاؤ تاکہ کوئی مغرور نہ سمجھے۔ (اردو) عورت دہلی کی زبان۔ (لغات النساء)
سونہ بھونٹنا:۔ (ایک دوسرے کا مترادف یا دوسرا لفظ تابع میں ہو کیونکہ ہمیشہ سونے کے ساتھ آتا ہو) سونا۔ مذکر، عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال محل صرف:۔ لڑکیاں بالیاں تک سونے بھونے میں لڑی چندی اتراتی پھرتی ہیں۔ (لغات النساء)
سونہ جانے کسے آدمی جانے لے:۔ جب تک سونے کو کسوٹی پر نہ کیس اور آدمی کے ساتھ نہ رہا سخت و برخاست نہ رکھیں دونوں کی صحیح حالت معلوم نہیں ہوتی۔ اردو مثل، عوام اور عورتوں کی زبان۔ محل صرف:۔ اسے وہ دیہی مالی کی جو رو، وہ کٹتی ہو۔ دور کر کج گفتگو کو منہ سے تو نہیں معلوم ہوتی ہو صحیح کہتے ہیں سونا جانے کسے آدمی جانے لے۔

(کامنی از سرشار)

قول فیصل:۔ آدمی کے بجائے مانس بھی استعمال کیا ہو جواب متروک ہو۔

ہر مثل سونا جانتے ہیں کسے

اور مانس کو جانتے ہیں بے (ہشت گلزار)

سونہ چڑھانا:۔ سونے کا طبع کرنا، سونے کا پانی چڑھانا۔ اردو صورت، فصیح، رائج۔

زہے ان نگاہوں کے کشتوں کا رتبہ صبا
 مزاروں پہ سونا چڑھاتی ہے بجلی
 قول فیصل:۔ اس کا لازم سونا چڑھنا بھی رائج و فصیح ہو۔

صحف رخ بہ ترے رنگ شہر اسیرا
 واہ کیا خوب ہو سونا سر قرآن چڑھا
 سونا چڑھانا کا متعدی متعدی سونا چڑھانا بھی رائج و فصیح ہو۔

ہمت ہو تو ہو ہم کو نہ نقد عنایت
 سونا مری تھڑ پر چڑھواتے ہوا حق شعور
 سونا چڑھانا کی تعمیل صورت سونا چڑھادینا بھی رائج و فصیح ہو۔

ع سونا چڑھا دیا رقی آفتاب پر مرتب
 سونا پھوٹے مٹی ہو (یا) سونے میں لپکتا
 ڈالوں تو مٹی ہو:۔ کسی کی یا اپنی بے نصیبی کی نسبت عورتیں کہتی ہیں مفہوم یہ ہوتا ہو ہر کام میں ناکامی ہوتی ہو جس چیز کو ہاتھ لگاتے ہیں الٹا اثر دکھاتی ہو۔ اردو مثل، عورتوں کی زبان۔

اگر سونا چھو ہوں ہو جائے مٹی بے نصیبی
 چنیں کسیر پارو خاک پتھر رول لیتے ہیں شاد و کھنوی
 سونے میں ہاتھ ڈالوں تو مٹی ہو ہوش
 ہو جائے راکھ ہوں جو میں کسیر ہاتھ میں رائج

قول فیصل:۔ مولف فرہنگ آصفیہ نے "سونہ پھوٹے مٹی ہوتا ہو" لغت قائم کیا ہو اور لکھا ہو کہ خوش قبالی (بد قبالی کی ضد) کے موقع پر کہتے ہیں کہ مٹی پڑے سونا ہوتا ہو۔

اہل لکھنؤ ایسے محل پر کہتے ہیں کہ مٹی چھو میں تو سونا ہو یا مٹی کو ہاتھ لگاؤں تو سونا ہو جائے۔
سونہ حرام کرنا:۔ (سونہ بواو بھول) زینہ دار کرنا

اردو صورت، فصیح، رائج۔
 محل صرف:۔ کج گفتگو چنے جا رہا ہو۔ سونا حرام کرنا قول فیصل:۔ اس کا لازم سونا حرام ہونا زینہ دار کرنا بھی مستعمل و فصیح ہو۔

یاد پری رُخاں نے اڑائی لمحہ میں نیند
 میں مرد عشق تھا مجھے سونا حرام تھا رائج
سونہ سنگند:۔ لکھنا سونا، زرخاں صاف کیا ہوا سونا۔ اردو، صفت، متروک۔

لک آئی جو بازو پر کوئی لٹ زلف بچیاں کی
 کیا سونا سنگند اس نے ترے کرنے کے جو فن کو رائج
 قول فیصل:۔ اس کے مجازی معنی پاک صداقت، آلودگی سے مبرا اور معصوم بھی لیے جانے لگتے ہیں گلاب وہ بھی رائج نہیں۔

سونہ سنگند کیوں نہ کروں اسے پری تجھے
 رنگت سنہری اس پہ یہ خوشبو بدن میری رائج
 اس کے ایک معنی مولف فرہنگ آصفیہ نے اور لکھے ہیں نجیب لطف فیض، اصل حسب نسب سے درست یہ بھی اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سونہ سرگزدر ہو جانا:۔ (لازم) سونا بالکل نصیب نہ ہونا، آرام کرنے کی ذرا اہمیت نہ ملنا، لیٹنے یا ذرا کمر سیدھا کرنے کا بھی موقع نہ ملنا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

دکھ جی کو پسند ہو گیا ہو غالب
 دل رو رو کے بند ہو گیا ہو غالب
 واسطہ کہ شب کو نیند آتی ہی نہیں

سونہ سوگند ہو گیا ہو غالب غالب
سونہ کرنا (یا) کر دینا:۔ ویران کرنا، اجارہ کرنا۔ اردو صورت، فصیح، رائج۔

خاک میں خوب ہی ارمان ملائے دل کے
 کیسی بستی ستم ایجاد نے سونی کر دی بخود دہلوی

قول فیصل :- بصیغہ لازم سونا ہونا (یا) ہو جانا۔
(ویران ہو جانا سنان ہو جانا) بھی رائج فصیح ہے۔
ع گھر مرا فرقت میں سونا ہو گیا۔ (ناصح)
سوناکسانا :- (دوا و جہول) (مقدور) (مستعد)
سونے کی جانچ کرانا۔ اردو صرف فصیح رائج۔
سوناکساؤں اشرفی داغ سجدہ کا۔
شک محک لگاؤں مہائے کشت میں۔
سوناکسانا :- سونے کی جانچ کرنا، کسوٹی کے
ذریعے سے سونے کا کھر اکھٹا بن معلوم کرنا (اردو)
فصیح رائج۔

کھوٹے ہیں طلائی رنگ والے
اس سونے کو بارہا کسا ہو۔
سوناکسے سار کو اتم میری ذات
کیا کالے منہ کی گھونچنی تلے ہمارے ساتھ
شریت کو رزق کی صحبت نہیں بھاتی۔ (مجاہد ہندوستان)
قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سوناکھر حوروں کا راج :- لائق نہیں ہوتے
تو بالافقوں کا زور ہوتا ہو۔ (اردو شل) (نور اللغات)
قول فیصل :- صاحب فرنگ آصفیہ نے اس شل کو
یوں لکھا ہے "سوناکھر پھروں کا راج" اور معنی بالا
سے اتفاق ہو۔ صاحب مجاورات ہندوستان نے بھی
فرنگ آصفیہ ہی کی تائید میں یہ شل لکھی ہے صاحب
فرنگ اثر نے بھی اس کو صحیح مانا ہو۔ لیکن اہل لکھنؤ
اس شل کو اب بالکل نہیں بولتے۔

سونالے کے معنی نہ دینا :- (مقدور) کمال
ادھندہ ہونے کی جگہ۔ (نور اللغات)
قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سوناکھسی :- ایک قسم کی دوا کا نام جو آنکھوں
کے دوائیوں میں پڑتی ہو اور اسے عربی میں قشیشا

یا حجر النور فارسی میں سنگ روشنائی یا سنگ نور
کہتے ہیں۔ ماہیت میں ایک قسم کا پتھر ہو جو سفید
تو نہیں مگر ملگجاسا ہوتا ہو دوسرے درجے میں حار
اور بعض کے نزدیک قیسرے میں یا پس نور بصر پڑھانے
اور برص کو نفع دینے والی۔ اردو مؤثقل قلیل الاستعمال
تو وہ سونے کا تیل ہو اگر میٹھے کوئی مکھی
وہیں ہو سونا مکھی کی طرح لے یا سونے کی
سونانا ہو جانا :- (لازم) سنان ہو جانا،
بے رونق ہو جانا، خالی ہو جانا۔ اردو صرف
فصیح رائج۔

اُن کے گھر سے جب بگڑ کے میں چلا تو یہ کہا
آپ کے جانے سے کیا سونا مکان ہو جائے گا۔
سونانا ہوتا :- خاموشی کا عالم ہونا سنان ہونا
اردو صرف فصیح رائج۔

یہ سے خانہ ہو جو دم بھر کو بھی ہونا نہیں ہوتا
ادھر دو چار میٹھے میں ادھر دو چار میٹھے میں جیل
سونپنا :- (بفتح اول و نون غنہ) سخی میں دینا،
تفویض کرنا سپرد کرنا، حوالے کرنا، کس کے پاس
کوئی چیز امانت کی طرح رکھوانا۔ اردو مصدر
فصیح رائج۔

نگہ یار کو دے سونپ متاع دل و جان
چور قسمت سے نظر اپنی نگہبان چڑھا۔
قول فیصل :- نازک سے فرق کے ساتھ کسی کو کسی کی
حفاظت میں دینا بھی اس کا ایک مضموم ہو۔

کچھ کر کے دغا آٹھ گئے بالیں سے ہماری
گو یا وہ ہیں سونپے آئے تھے خدا کو
سونپنا :- مردے کو ایک مدت معیت تک زمین میں
دفن کرنے کو سونپنا کہتے ہیں۔ یعنی امانت رکھنا تاکہ
نقش پھر کہیں منتقل کر سکیں۔ اردو مصدر فصیح رائج۔

سونٹا :- (دوا و جہول) (نون غنہ) ڈنڈا، لم
جرب، عصا۔ اردو مذکر۔ (نور اللغات)
قول فیصل :- ہر قسم کے ڈنڈے کو سونٹا نہیں کہتے
لم، جرب اور عصا بھی سونٹا نہیں کہلاتا۔ یہ ایک
قسم کا لوتج دار ڈنڈا ہوتا ہو جس کے مارنے میں
شرے آواز آتی ہو جیسے "اب ان کے پالے پڑے ہیں
جب دیکھو سونٹا لے گئے پر کھرے ہیں۔ اٹھتے جوتی
میٹھے لات۔ (فسانہ آزاد)

سونٹا بردار :- وہ شخص جو امیروں کی سواری
کے آگے آگے چاندی کے منڈھے ہوئے سونپے لے کر
چلتا ہو، عصا بردار خواص چوب دار، لم دار۔
اردو مذکر۔ (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔
سونٹا رائے :- ایک مذاقیہ نام ہے جو کسی جگہ
ہندو کو ہندو لوگ کہہ دیتے ہیں۔ ہندی، مذکر،
(فرنگ آصفیہ)

قول فیصل :- یہ لکھنؤ کے اہل ہندو کی زبان نہیں۔
سونٹا سے ہاتھ :- خالی ہاتھ، ہاتھ جس میں چوڑیاں
وغیرہ کچھ نہ ہوں۔ جب ہاتھ میں چوڑیاں نہیں رہتیں
یا زیور سے ہاتھ ننگے ہوتے ہیں تو عورتیں تشبیہاً
سونٹا سے ہاتھ کہتی ہیں۔ (فقرہ) ساری چوڑیاں
ٹھنڈی ہو گئیں میرے سونٹا سے ہاتھ ہو گئے۔ چوری
آئے تو اور چوڑیاں پہنوں۔

ساسو پیرے چوڑیاں جھٹائی بھر بھر لہا
(دوہ) میں کیا رانا تیرا بگاڑا میرے سونٹا سے لہا۔ (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل :- لکھنؤ کی عورتیں کسی کے ساتھ بول دیتی ہیں۔
سونٹا :- (دوا و جہول) (نون غنہ) سوکھی اور کڑی
درجہ سوم کے اخیر میں گرم اور دم میں خشک۔ اردو
مؤث، رائج۔

سونٹھ :- قیمتی چیز، نادر چیز، بے بہا چیز۔ جیسے "ایسی قیمتی چیز تھی جو گنواروں کی زبان سے نہ نکلتی تھی۔"

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ فیلین و گشتری میں ان معنی میں سونٹھ لکھا ہے جو کسی بھی ہندی کوش (لغت) میں نہیں ملتا۔ ہماری رائے میں اس جگہ سونٹھ ہی اس معنی میں ہو کیوں کہ گاؤں میں یہ قیمتی چیز اس جگہ خیال کی جاتی ہو کہ ہر جگہ بولی نہیں جاتی اور وہاں کبھی کبھی بلکہ خاص کر بچہ پیدا ہونے میں اس کی ضرورت پڑتی ہو اور وہ لوگ کسی نادر چیز کی طرح اسے قوت سے دیکھ کر لگا رکھتے ہیں۔ چنانچہ گنواروں میں جو گشتری سونٹھ نہ ہو اسے نہایت غیر محتاط خیال کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ جب کوئی شخص کسی کے کھیت میں جانے کا ارادہ کرتا ہو اور کھیت کا مالک اسے روکتا ہو تو یہ اس کے جواب میں کہتا ہو کہ "تو نے ایسی ہی سونٹھ بوری رکھی ہو جو ہمیں منع کرتا ہو۔ یہ باتیں ہم نے گوش خود سنی ہیں پس ان دلائل سے سونٹھ کا ان لوگوں کے نزدیک عزیز اور نادرات میں سے ہونا کچھ عجیب نہیں۔ اس کے علاوہ یہ محاورہ بھی انہیں لوگوں کے بقالوں میں آکر رائج ہوا۔

(فرہنگ آصفیہ)

لکھنؤ کے گنواروں کی یہ زبان نہیں مکن جو دیہاتوں میں بولتے ہوں۔

سونٹھ :- چپ، خاموش، دم بخود جیسے وہ تو سونٹھ ہوا ہو کچھ جواب نہ دیا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ ان معنی میں فیلین کی رائے ہو کہ شونہ کو بگاڑ کر سونٹھ کر لیا ہو۔ لیکن سنسکرت کوشوں میں لفظ شونہ کے معنی خالی اور صفر کے پائے جاتے ہیں شاید اس سے بھی یہ خیال کیا ہو مگر ہم اس سے بھی متفق نہیں ہیں کیونکہ ہمارے نزدیک

ایک سونٹھ کی بستی اور گروہ میں سے بجائے خود خاموشی کی حالت عیاں ہو۔ پس اسی قسم کے الفاظ پر ہمیں فیلین صاحب کی ڈکشنری پر اعتراض ہو اس جگہ ہمیں صحت مادے پر تعرض ہو ورنہ لفظ سونٹھ بمعنی خاموشی تو خود اس شکسپر نے بھی لکھ دیا ہو۔ (فرہنگ آصفیہ)

یہ بھی لکھنؤ کی زبان نہیں ہو۔

سونٹھ پانی :- زیرہ کا پانی، وہ ترش پانی جس میں زیرہ سونٹھ کھٹائی مک مرتع وغیرہ ڈال کر کھانا بنانے کے واسطے بناتے اور بچیتے پھرتے ہیں۔ ہندی مندر۔

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں البتہ ہڑکا پانی بولتے ہیں جو قبض رفع کرنے کی دوا ہو۔

سونٹھ کی ناس لینا (یا) سونٹھ کے لڈو کھانا (کنایت) خبر نہ ہونا، خاموشی اختیار کرنا پر سپا دھنا۔ ہندی اہل ہندو کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- مولف قرار اللغات نے سونٹھ کی ناس لینا کی مثال میں یہ شعر درج کیا ہو۔

وہ خبر ہی نہیں لیتے میری
سونٹھ کی ناس لیے بیٹھے ہیں مقصد
لکھنؤ کی عورتیں ان معنوں میں سون کی ناس کھینچنا (یا) گم سم کے لڈو کھانا بولتی ہیں۔

سونٹھیا :- (کنایت) بخیل، لکھنؤ کی زبان (نور اللغات) قول فیصل :- لکھنؤ میں کیا عورت کیا مرد کوئی نہیں بولتا۔ جیسا کہ مولف فرہنگ اثر نے لکھا ہے سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ لفظ لکھنؤ کی ملکیت کیوں کر ہو گیا۔ اس پر دہلی کی مہر لگ ہوئی ہو فیلین نے سونٹھ رائے لکھ دیا ہو۔

سونٹھیا صراف :- بڑا بھاری مہاجر، قابل اعتبار اور ساکھ والا سا ہو کار۔ (ظنرا) (فرہنگ آصفیہ)

اور بددیانت آدمی۔ اردو مندر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ "جس طرح فیلین صاحب نے قیمتی کے معنی میں سونٹھ لکھ دیا تھا اسی طرح یہاں سونٹھ کے معنی لے کر سونا بچنے والا صراف، معنی قرار دیے ہیں۔ ہم اس کو تسلیم نہیں کر سکتے یہ محض گھڑت ہو۔ اس کا ثبوت یہ ہو کہ سونٹھ، کیرانے کی چیزوں میں ہنگی اور گنواروں کے نزدیک ایک نادر اور قیمتی شے ہو اس وجہ سے وہ سونٹھ کے یو پاری کو ابتدا میں بڑا بھاری یو پاری مانا کرتے تھے۔ چنانچہ مشہور ہو کہ "ایسی کیا تم نے میرا ہاتھ سونٹھ بیچی ہو" یعنی ایسی کون سی بیش قیمت چیز فروخت کی ہو کہ جس کے دام ادا کرنے ضروری اور لازمی ہیں فیلین صاحب نے اس کی اصل جو "سونٹھا" بمعنی سونا قرار دی ہو وہ بھی نکلنا اور بناوٹ سے خالی نہیں۔ (فرہنگ آصفیہ) مولف مذہب اللغات کے نزدیک یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

سونٹھ سے :- (تابع فعل) بلائے، ٹھنگے سے کچھ پردہ انہیں کی جگہ۔ عوام کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ عوام ایسے محل پر سینگے سے بولتے ہیں۔

سونٹھ جھنا :- ایک قسم کے درخت کا نام جس کی پھلیاں ہندو لوگ بادی رفع ہونے کے واسطے بہت کھاتے ہیں اور اس کا گوند عورتیں کمر کی مضبوطی کے واسطے اکثر کھاتی ہیں۔ ہندی مندر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- لکھنؤ میں اس درخت کو سونٹھ کہتے ہیں۔

سونٹھ :- (واو مجہول و نون فتنہ) فکر، خیال، خیال اور دھندلک، راج۔

وہ مرے خیال میں برگ شجر طوفانی ہو
وہ مرے سونٹھ میں ہو بیت مقدس کا در قدر بلگرامی

قول فصیل :- بغیر نون غنہ (سوچ) بھی رائج ہو۔
جیسا کہ ناسخ کے دیوان مطبوعہ مطبع نوکشتہ کشور
میں ذیل کے شعر سے ظاہر ہو۔

ترک دنیا میں سوچ کیا ناسخ
کچھ بڑی ایسی کائنات نہیں
حلال نے بغیر نون غنہ غلط قرار دیا ہو۔ میرے نزدیک
دونوں صورتوں سے صحیح ہو۔

سوچ :- تردد، تذبذب۔ اردو، قریب بہ متروک۔
ترک دنیا میں سوچ کیا ناسخ
کچھ بڑی ایسی کائنات نہیں
سوچ آنا :- تردد پیدا ہونا، خیال آنا، فکر
پیدا ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

ذکر حشر آتا ہو قاتل تو یہ سوچ آتا ہو
ہائے اس روز تجھے کیسی ندامت ہوگی امیر
سوچ بچار :- تامل، غور و فکر۔ اردو
نذر، غیر فصیح، رائج۔

یہی رہتا ہو مجھ کو سوچ بچار
ہونہ خاطر یہ میری خواہش بار
سوچ بچار کرنا :- غور و فکر کرنا۔ اردو صرف
غیر فصیح، رائج۔

خوب آپس میں کر کے سوچ بچار
غرض کی اسے شہ پہر وقار
سوچ بچار کے :- غور و فکر کر کے، سوچ بچار
اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

سوچ بچار میں رہنا (ہونا) :- (لازم)
غور و فکر میں رہنا، کسی خیال میں ہونا، اردو صرف
غیر فصیح، رائج۔

سوچ بچار ہونا :- غور و فکر ہونا۔ اردو صرف
غیر فصیح، رائج۔

سوچ سا سوچ کر (کے) :- سمجھ کے، غور و فکر
کر کے۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

دیکھا جو اس سوچ کو بالیں یہ وقت نزع
کچھ سوچ سوچ کر ملک الموت مل گیا رضا

سوچ سمجھ :- سوچ بچار، فکر و تامل، غور و فکر
دیکھ بھال۔ ہندی، موت۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فصیل :- کھنڈ میں بصورت علم نہیں بولتے۔
سوچ سمجھ کے :- سمجھ بوجھ کے، غور و فکر کے
ساتھ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محفل صرف :- معاملہ بڑا اہم ہو، سوچ سمجھ کے
جواب دینا۔

سوچ کرنا :- فکر کرنا، اندیشہ کرنا، غم کھانا۔
اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محفل صرف :- تم اس کا سوچ نہ کرو روٹی تو خدا
کے ہاتھ ہو۔ (نور اللغات)

سوچ کرنا :- خیال آنا، اندیشہ ہونا، سوچ
پیدا ہونا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

کرانہا رحمت تم جو پیارے منہ چھپا بیٹھے
تو کیا کیا سوچ پھر اس بات دل میں گزرتا ہو جرات

سوچ لگا ہونا :- فکر ہونا، اردو صرف، دہلی کی زبان
محفل صرف :- مجھ کو اس کا نہایت سوچ لگا ہو۔
(مرآة العروس)

سوچ لینا :- سمجھ لینا، غور کر لینا۔ اردو صرف
فصیح، رائج۔

محفل صرف :- یہ معاملہ بہت اہم ہو چلے سوچ لو
اس کے بعد کوئی قدم اٹھانا۔

سوچ میں بیٹھنا :- فکر میں بیٹھنا، دھن میں لگا
ہونا، کسی خاص خیال میں ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
ص ۱۸ کو یاں لا تو سہی سوچ میں بیٹھی ہو کیوں رنگیں

سوچ میں رہنا :- فکر مند رہنا، فکر میں رہنا ہونا،
خیال میں غرق ہونا، دھن میں لگا رہنا۔ اردو صرف
قلیل الاستعمال۔

محفل صرف :- جو کچھ ہونا ہوگا سوچ میں رہنے سے
کیا فائدہ۔ (نور اللغات)

سوچ میں ہونا :- (لازم) فکر میں ہونا، خیال میں
ہونا، سوچنا، فکر کرنا، اندیشہ کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح

روزہ پڑی ہو بل صیاد سوچ میں ہو
اس کو قفس نے مارا یا آشیانے مارا

سوچنا :- غور کرنا، فکر کرنا، خیال کرنا، اندیشہ
کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

نہ سوچنا نہ سمجھنا نہ دیکھنا نہ بھالنا
جو تم کو چاہیے مار ڈالا

سوچنا :- مراقبے میں جانا، مراقبہ کرنا، وحیان
لگنا۔ اردو مصدر، دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

سوچنا :- سمجھنا، سمجھنا، اندیشہ کرنا، اردو
(فرہنگ آصفیہ)

قول فصیل :- سمجھنا، سمجھنا کے معنی میں بیشتر سوچنا سمجھنا
بولتے ہیں اور ذہن نشین کرنا کے معنی میں ہلکے بولتے ہیں۔

سوچنا :- عاقبت اندیشی کرنا، عقل مندی کی بات
نکالنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محفل صرف :- اس بات کی تو میں تقریب کروں گا کہ تم نے
سوچی خوب ورنہ بڑا غضب ہو جاتا۔

سوچنا :- (بالفتح) آبدست لینا، ہندی، دہلی کی زبان۔
سوچنا :- (بواو غیر محفوظ، نون غنہ) سوچنا

خوشبو، جو مٹی کے تازہ ظروف اور بھنے ہوئے جنوں فرہ
میں ہوتی ہو، سوچنا۔ اردو، موت، غیر فصیح، رائج۔

محفل صرف :- میں جو بھنے ہوئے چنے زیادہ استعمال کرتا ہوں

تو اس کی وجہ یہ ہو کہ بھنے ہوئے جنوں کی سوندھ
مجھے بہت پسند ہو۔

سوندھ : (بالفتح و نون غنہ) میلے کپڑوں کو
میل کاٹنے وال چیزوں میں لت کرنے کو کہتے ہیں۔
اردو دھوپوں کے اصطلاح۔

محل صرف : آج باجو دھوپ کے یہاں سوندھ بک رہا
دے آؤ تو جلدی مل جائیں گے۔

سوندھنا : (بالفتح و نون غنہ) کوئی چیز بھر جانا۔
(اردو عورتوں کی زبان)۔ (نور اللغات)

قول فیصل : بکھنوں کی مورتیں نہیں بولتیں۔

سوندھنا : (مندی) ترسی یا کچھ وغیرہ کا
کسی چیز میں بھر لینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل : بکھنوں کی مورتیں نہیں بولتیں۔

سوندھنا : (ہندی کے لیے) رچنا لگانا۔
اردو مصدر متروک۔

وہ دست و پا میں جس م ہندی کو سوندھتے ہیں
پاؤں کے ملنے سے پیروں سے روندتے ہیں شاد بکھن

سوندھنا : (کنایتہ) شامل کر لینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل : اہل بکھن نہیں بولتے۔
سوندھنا : گوشت میں مصالحہ اچھی طرح ملا نا۔
(نور اللغات)

قول فیصل : بکھنوں کی زبان نہیں۔

سوندھنا : آٹے کو جلدی میں گوندھنا آٹے
میں پانی ڈال کے طانا۔ اردو مصدر عورتوں کی

محل صرف : ہمتا سے دو لہا بھائی کو کہیں جانے کی
جلدی ہو جلدی سے آٹا سوندھ لورہ ڈال دی جائے۔

سوندھنا : (بنون غنہ) کوری مٹی یا کورے برتن
کی سونڈھ بنو رکھنے والا وہ خوشبو رکھنے والا جو مٹی

کے کورے برتن میں پانی بھرنے سے نکلتی ہو۔ بھنے ہوئے

جنوں کی خوشبو رکھنے والا۔ اردو صفت، مذکر،
فصیح، راج۔

محل صرف : اس وقت سوندھ سوندھ کر گرم
چنے ہوں تو مزہ آجائے۔

سوندھنا : ایک مرکب خوشبو کا مصالحہ جس سے
بال دھوتے ہیں یا جسے کپڑوں وغیرہ میں لگاتے

ہیں۔ اردو مذکر، دہلی کی زبان۔

ج پرشاک میں بالکل پاکنا، سوندھ کی ہلکے پھری ہو۔
قول فیصل : لگانا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہو۔

ہینچے ہلکے اس کی پرستان میں کبھی

سوندھنا لگا کے کھول نہ یوں سر کے بال تو

سوندھنا : سوندھ سوندھ خوشبو سوندھنا
کورے برتن یا تارے بھنے ہوئے جنوں وغیرہ کی

خوشبو۔ اردو مذکر، فصیح، راج۔

محل صرف : میر سوندھ کے کبابوں میں یہ خشکی اور
یہ سوندھنا کہاں؟ (توبہ النصوح)

سوندھنا : سوندھنا ہٹ، ہر دو اور غیر ملکی زبان
خوشبو۔ سوندھنا و فصیح ہو۔ مؤنث (نور اللغات)

قول فیصل : اہل بکھن سوندھنا ڈالنے ہی نہیں
البتہ سوندھنا ہٹ زبانوں پر ہو۔

سوندھنا : (بالضم و بالفتح)۔ (سنسکرت شونڈھنا)
کپڑے کو دھونے کے واسطے ملنا۔ رگ و ما۔ ہندی۔

(نور اللغات)

قول فیصل : بکھنوں میں سوندھنا (بالفتح و غیر ملکی)
راج ہو جس کے معنی ہیں میلے کپڑوں کو اس پانی میں

کرنا جس میں صابن یا اردو سری میل کاٹنے والی
چیزیں ملا دی جاتی ہیں۔ یہ دھوپوں کی اصطلاح ہو۔

سوندھنا : کسی مٹی کے ظرف کو رہیم یا آٹے
سے لٹھنا۔ (فقرہ) پٹے کو ٹھسے کو دھوپ لٹھنا

کیا پھر آڈال کر سوندھنا۔ (نور اللغات)
قول فیصل : اہل بکھن نہیں بولتے۔

سوندھنا : ملانا آگے نہ کرنا، جیسے گوشت
سوندھ کر چڑھا دو یعنی کچا مصالحہ ڈال کر

ملاطو کے آگ پر رکھ دو ملحدہ مصالحہ بھونا کچھ
ضروری نہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل : بکھنوں کی عورتیں اس معنی میں نہیں بولتیں۔

سوندھنا : سانا، بھنا، سٹھنا، آلودہ کرنا۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل : یہ دہلی کی زبان ہو اہل بکھن نہیں بولتے۔

سوندھنا : گوندھنا۔ جیسے آٹا سوندھ کر

رکھ دیا اگر مٹی نہ لگائی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل : اس معنی میں بکھنوں کی عورتیں سوندھنا
(بغیر ہائے غلوٹی) کہتی ہیں۔

سوندھنا : (بواو مجول و نون غنہ) کوری مٹی کی
خوشبو والی آگ میں بھنے ہوئے جنوں کی سی

خوشبو والی۔ سوندھنا کی تائیت۔ اردو صفت،
مؤنث، فصیح، راج۔

سوندھنا : رہیم جس میں دھوپ کپڑے بھگو کر
ان کا میل کاٹتے ہیں، کھار، سچا، جوا کھار۔ اردو

مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل : بکھنوں میں سوندھنا کے بجائے رہیم
کہتے ہیں۔

سوندھنا : کچی کچی، چھوٹی قسم کی پھوٹ،
سوندھنا، جیسے پارک سوندھیاں مٹھیاں، (آؤ)

ترکاری فروش، ہندی، صفت، مؤنث، دہلی کی زبان
(فرہنگ آصفیہ)

سوندھنا : وہ بڑی ناخ جس میں دھوپ کپڑے
بھگوئے ہیں۔ ہندی، مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصلہ :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سوندھی لہجہ :- بھنے ہوئے چیزیں یا مٹی کے گور
برتن کی خوشبو۔ اردو۔

آب پاشی روش پہ ہر سونپتی
سوندھی سوندھی زمین کی بڑھتی (عروج لغت)
قول فیصلہ :- تکرار جیسا کہ شعر میں ہر زیادہ مستعمل ہو
اور بول کے بجائے خوشبو زیادہ کہتے ہیں۔

سونڈ :- (داد و معرفت و نون غنہ) ہاتھی کی ناک
جو لمبی ہوتی ہو، خرطوم۔ اردو، موتھ، غیر فصیح، راج۔

سونڈ اس کو بجائے گردن دی
کراٹھیا کرے غذا اپنی
سونڈ :- ایک لمبی سونڈ والا کیرا جو اجڑا جاتا ہے
لگ جاتا ہے سرسری۔ کاٹھی، زین۔ اردو، منڈر۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصلہ :- اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔
سونڈ والا :- ہاتھی کا وہ جانور جس کے
منہ پر لمبی نالی سی لٹکے۔ ہندی، منڈر۔ عورتوں کی
زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصلہ :- لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔
سونڈ :- (داد و معرفت و نون غنہ) خاک کا پی
ایک قسم کا مگر چھڑا، ایک آبی جانور کا نام جو پانی پر
مشک کی طرح تیرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ (اردو)
منڈر، راج۔

محل صرف :- لالہ صاحب کی قطع عجیب و غریب دنیا
سے نرالی تھی ایک بھانڈے کا سا کھنا کیکڑے کی
کتنی ہوتی ہے۔ دوسرے نے کہا ہمیں تو سونڈ معلوم
ہوتا ہے۔ (فسانہ آزاد)

سون سون :- (داد و معرفت و نون غنہ)
سانس کی آواز جو ناک سے نکلے۔ ہندی، موتھ

دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصلہ :- اہل لکھنؤ ایسی آواز کو جو سردی کی
کیکپاتی ہوئی ناک سے نکلتی ہو سونڈ (بلان غنہ)

کہتے ہیں۔

سون سون کرنا :- جارے کے بارے سانس
بھرنے جارے میں کیکپانا، ناک سے زور سے سانس
لینا، ہانپنا۔ اردو، صرف دہلی کی زبان (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصلہ :- اہل لکھنؤ معنی نہرا میں سونڈ کرنا بولتے
ہیں معنی نمبر ۲ میں بالکل نہیں بولتے۔

سونلف :- (بالفتح و نون غنہ) بادیاں، ایک
مشہور دوا۔ اردو، موتھ، راج۔

قول فیصلہ :- اس کی اصل سونپ یا سونپہ ہو جو
ہندی ہو یہ دوا اکثر پیٹ کے درد اور زچہ خانے
وغیرہ میں کام آتی ہے۔ مزاج تیسرے درجے میں
گرم و خشک ہوتی ہے۔ اس کے عرق کو سونلف کا
عرق کہتے ہیں۔

سونلفی :- سونلف کی شراب۔ اردو، موتھ، ترہ
محل صرف :- بڑے فضول خرچ اور سونلفی بچے

ہوئے (فسانہ آزاد)

سونکٹوں میں ایک ناک والا نکو :- بہت سے
بد وضع لوگوں میں ایک بے عیب پر بھی ضرور کچھ نہ
کچھ عیب لگایا جاتا ہے۔ اردو، شل، قلیل استعمال
قول فیصلہ :- مولف محاورات ہندوستان نے اس
مثل کو یوں لکھا ہے سونکٹوں میں ایک ناک والا
وہ بھی نکٹا :- لکھنؤ کی عورتیں یوں نہیں بولتیں۔
سون کھینچنا :- خاموشی اختیار کرنا، دم بخود
ہو جانا۔ اردو، صرف غیر فصیح، راج۔

یہ کارخانہ دیکھئے ملک آپ حیان سے
میں سون کھینچ جائے یاں دم نہ مارے

قول فیصلہ :- اس کا ایک مفہوم ہر مالے رکھنا جیسے
"جی ہاں جہاں آرا میں تو کبھی کبھی خطا لکھتی تھیں مگر
آپ نے تو وہ سون کھینچی کہ تو بہ ہی تھی۔" (فسانہ آزاد)

سون کی لینا :- دم نہ مانا، خاموشی اختیار کرنا
اردو، صرف دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)
سونکھانا :- (داد و معرفت و نون غنہ) سونکھنا کا متعدی لفظ
اردو۔ (نور اللغات)

قول فیصلہ :- اب عام طور سے اس کا رسم الخط
سونکھانا، ہو۔ (نون غنہ)

سونکھنا :- (معدی) ناک سے بواہ معلوم کرنا
خوشبو یا بدبو معلوم کرنا۔ اردو، مصد، فصیح، راج۔
محل صرف :- جب جمیلی کا پھول سونکھتا ہوں تو میری
روح تازہ ہو جاتی ہے۔

سونکھنا :- بازاری لوگ یا عوام بطور مذاق جوتی
پچانے کو کہتے ہیں جیسے اپنی اپنی جوتی سونکھ کر اپنی
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصلہ :- یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔
سونکھنے کو بھی نہیں :- بالکل ناپید ہو بالکل
نہیں۔ اردو، صرف دہلی کی زبان۔

مختب مانع علت ہو گمانہ سے
سونکھنے کو بھی ستر مجھے انگور نہیں
سونکھانا :- (بالفتح و نون اول غنہ) چہرے کا
رنگ سیاہی مائل ہو جانا، دھوپ میں ساؤلا ہو جانا۔
اردو، صرف فصیح، راج۔

از بس مختل نہ تھے گرمی کی قحب کے
سونکھ گئے تھے رنگ جوانان عرب کے
سونی :- سونا کی تانیت۔ اردو، فصیح، راج۔

عیشا نی دلہن کی نہ تم چھو سونے کی سیج (بی رحمت)
سونے پر سہاگا :- کسی عمدہ چیز کی مدد میں

کسی خارجی چیز سے اضافہ۔ اردو، فصیح، راج۔
محفل صرف۔ بس وہ تعریف اور عنایات ان بزرگوں
کی میرے حق میں بارود پرشتاب اور سونے پر سہاگہ کا
کام کر گئی اور مجھے ذوق شعر و سخن پیدا ہو گیا۔
(سوانح ظہیر دہلوی قلمی از سالہ اردو سے معلق)
سونی پڑی ہونا۔ دیران ہونا، اجار ہونا۔
اردو صرف، فصیح، راج۔

کہتے ہیں مالے مر کے بھی چپ ہو جی نہ آپ
سونی پڑی ہو تھر بھی آباد کیجئے جلال
سونے جھونے میں لدا پھنڈا رہنا، (فہم)
بہت سے زیوروں کا پتہ نہ رہنا، سونے کے زیوروں میں
پلا رہنا۔ عورتوں کی زبان۔ (نور افشاں فرنگی آصفیہ)
قول فیصلہ: لکھنؤ میں قلیل الاستعمال ہو۔ مولف فرنگ اثر
نے لکھا ہو لکھنؤ میں سونے میں لدا ہونا یا سونے میں گوندنی
کی طرح لدا ہونا بولتے ہیں۔ یہ بھی لکھ دیتے کہ سونے میں
پلا ہونا، سونے میں لدا ہونا سے نسبت زیادہ کہتے ہیں
اور سونے میں گوندنی کی طرح لدا ہونا کے بہ نسبت زیادہ
سے گوندنی کی طرح لدا ہونا دباؤں پر زیادہ ہو۔
جیسے: ان کو دیکھئے میلے گندے دن بھر بیت انکار کے
پڑوس۔ بھلا یہ تو انا و تندرست چالاک و چست کیوں
ہوں۔ ہاں زیور سے البتہ گوندنی کی طرح لدے ہیں۔
(فسانہ آزاد)

سونے روپے کے چھلے۔ سونے اور چاندی
کے چھلے۔ اردو، دہلی کی زبان۔
بچتے ہیں سونے روپے کے چھلے حضور میں
ہر جن کے آگے سیم و زر مرد ماہ مافر غالب
سونیزے پانی چڑھانا۔ طوفان باندھنا
ہستان کرنا، تھوڑی سی بات کو مبالغے سے بیان کرنا، بے اصل
بات کو اصلیات کے پیرایے میں ثابت کرنا۔ اردو صرف

دہلی کی زبان۔
اشک آئے نہیں مڑگاں پہ کہ یادوں نے بھی
پانی سونیزے دیا باندھ کے طوفان چڑھا ذوق
سونے سے پلا ہو جانا۔ خوب سونے کے
زیورات پہنچے ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔
کھینچ لایا حسن کو بھی عشق اپنے رنگ پر
ضعف سے میں زرد وہ سونے سے پلا گیا خواجہ زبیر
سونی سیج سے مر کھنا بیل چھپا۔ تنہائی سے کسی
ایذارسان کی موجودگی بہتر ہو۔ اردو شش عورتوں
کی زبان، متروک۔ (فرنگ اثر)
سونے سے گھڑاؤں (گھڑائی) ہنسی۔
اصل قیمت سے لاگت زیادہ یعنی اتنے کاماں نہیں
جتنا اس کے اوپر صرف ہو گیا، دمرسی کی بڑھیا
ڈکا سر منڈائی، روپے کا سونا دس روپے کی
گھڑاؤں۔ ہندی کہادت۔ (فرنگ آصفیہ)
قول فیصلہ: لکھنؤ میں کہتے ہیں سونے سے گھڑائی
مہنگی جو عورتوں کی زبان ہو۔

سونے کا پانی۔ وہ پانی جس میں سونا گلا یا
گیا ہو آب زہر۔ اردو صرف، سناروں کی اصطلاح۔
قول فیصلہ: سونے کے طبع کو بھی سونے کا پانی
کہتے ہیں اور یہی زیادہ زبانوں پر ہو۔
مر گیا ہوں دیکھ کر رنگ طلائی یار کا
چاہیے سونے کا پانی قبر کی تعمیر میں
سونے کو خوب گرم کر کے جس پانی میں بھجا دے دیا
جائے وہ بھی سونے کا پانی ہو۔
زندگی میں عشق تھا اس کے طلائی رنگ سے
غسل میت کے لیے سونے کا پانی چاہیے اسیر
مولف فرنگ آصفیہ کے اندراج کے موافق ایسا
پانی بھی سونے کا پانی ہو جس میں سونے کی کوئی

میز ڈال کر جوش لے دیا گیا ہو (یہ پانی اس پتے پر
چھڑکا جاتا ہو جس کی سیٹھانے یا گ موڑ لی ہو)
سونے کا توڑا۔ طلائی زنجیر سونے کی بنی
ہوئی زنجیر۔ اردو، مذکر، فصیح، راج۔
دھوئے ہیں پائے حنائی آج جو بے باغ میں
پاؤں میں شمشاد کے سونے کا توڑا چاہیے
سونے کا ڈالا۔ سونے کا بڑا ٹکڑا۔ اردو
مذکر، فصیح، راج۔

جب دکھا دیتے ہیں وہ اپنی طلائی رنگت
آنکھ کے ڈھیلے کو سونے کا ڈالا کرتے ہیں
سونے کا گھر مٹی ہو جانا۔ بنانا گھر
تباہ ہو جانا، دولت سے بھرے ہوئے گھر کا دولت
سے خالی ہو جانا۔ اردو شش، قلیل الاستعمال۔
آب کاری میں رہا یہ صرف زربرسات میں
ہو گیا مٹی مرا سونے کا گھر برسات میں
سونے کا نوالہ۔ ندرہ اور مرغی غذا
نعمت۔ اردو، فصیح، راج۔

محفل صرف: میرا پیٹ بھرا ہوا اس وقت اگر کوئی
سونے کا نوالہ بھی دے تو نہ کھاؤں (۲) کھلاتے
ہیں سونے کا نوالہ دیکھتے ہیں شیر کی نگاہ۔
قول فیصلہ: کھانا اور کھانا کے ساتھ اس کا صرف ہو
گل رنگ حوصلہ حقانہ دولت بچا سکا
سونے کا ایک کھا کے نوالہ اچھر گیا
کہتے ہیں دے کے بوسہ طلائی جبین کا
سونے کا میں نے سچ کو نوالہ کھا دیا برق کھنڈ
سونے کا نوالا ہو جانا۔ بہت بڑی نعمت ہونا
بہت لذت غذا معلوم ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال
کندنی قلیا قناعت سے اوبالا ہو گیا
داغ زہر کھایا تو سونے کا نوالا ہو گیا شاد

سونے کا ورق :- ورق طلا جو عجول غیر

میں دوڑا لایا جاتا ہے۔ اردو، فصیح، راج۔

ہو شب مہ لاکھ روشن کم ہو رہتہ مہرے ۔
چاندنی چاندی کا پتھر دھوپ سونے کا ورق شید

سونے کی اینٹ :- سونے کو لمبی اینٹ

کی صورت میں ڈھال لیتے ہیں اسی کو سونے کی

اینٹ کہتے ہیں۔ اردو، موت، فصیح، راج۔

موا ہو حسرت زرمیں ہو س کیا مناسب ہو

اگر لگ جائیں اینٹیں قبر میں دو چار سونے کی

بجائے اب ہو آب اگر کا صرف اس میں

خریدیں سونے کی اینٹیں بنائیں گھر معمار خواجہ وید

سونے کی تول تولنا :- اس طرح تولنا کہ

ذرہ برابر زیادہ نہ ہو کانٹے کی تول تولنا چیز کے

مہنگے ہونے سے کنایہ ہو۔ اردو، شل، فصیح، راج۔

بیچتا ہو تول کر پیر مغاں سونے کی تول

ہو گئی ہو دور میں اپنے تو آب زر شراب زند

سونے کی چڑیا :- (کنایت) مال دار آدمی۔

دولت مند اسامی۔ اردو، موت۔

کھنڈا فوس کل کے کہتا تھا

اڑ گئی ہائے سونے کی چڑیا قدر

قول فصیل :- کسی حسین خوب رو اور طر حدار سے بھی

کنایہ ہو۔

دامن اس یوسف کا آیا پر سے ہو کر ہاتھ میں

اڑ گئی سونے کی چڑیا رہ گئی پر ہاتھ میں آرزو کھنڈ

سونے کی چڑیا :- انگیا کی درمیان دخت انگیا کی دونوں

کوڑیوں کے بیچ کی سلائی دامن میں صرف شاعر و شاعر کا

طرہ لگایا ہو ورنہ فقط چڑیا کہتے ہیں)

شکر ہویار کی انگیا پر پڑا خواب میں ہاتھ آسج

سخت بیدار ہوا سونے کی چڑیا پائی (نور اللغات)

قول فصیل :- یہ سونے کی چڑیا صرف شاعری ہو۔

عام بول چال میں انگیا کی چڑیا یا صرف چڑیا کہتے

ہیں۔ دوسرا شعر اور بھی ملا ہو جو آسج ہی کا ہو

اس میں بھی نوٹ ہو۔

اے پری تو نے جو اپنی ہو سنہری انگیا

آج آئی ہو نظر سونے کی چڑیا مجھ کو

سونے کی چڑیا :- بیش قیمت چیز، باب

نادر چیز، بیش بہا شے۔ اردو، صرف، قلیل استعمال۔

سیم بر مرغ نگہ سونے کی چڑیا ہو جائے

آنکھ اٹھا کر جو طلائی ترے جوش دیکھے

ہاتھ کب آتے ہیں خسار گل انداموں کے

کم نہیں سونے کی چڑیا سے شکار عارض بحر

قول فصیل :- دولت سے بھی کنایہ ہو

روح دولت تھی جو نکلی جسم سے سمجھتے ہیں

باہر اپنے ہاتھ سے سونے کی چڑیا ہو گئی

سونے کی چڑیا اڑنا (یا) اڑ جانا :- کسی

قیمتی چیز کا ہاتھ سے جاتا رہنا۔ اردو، شل، راج۔

چھوڑ دوں اس پر ٹوٹنے کی چڑیا

اڑ گئی اس کی سونے کی چڑیا

قول فصیل :- نفع کے وقت بچنے کا خیال بدلے

کے لیے اوپر کی طرف اشارہ کر کے کہتے ہیں دیکھو

سونے کی چڑیا اڑی جب بچہ اوپر دیکھنے لگا ہو خستہ

کر دیتے ہیں۔

سونے کی چڑیا ہاتھ آنا (یا) ہاتھ لگنا

(یا) سونے کی چڑیا ملنا :- کسی مالدار کا

دام فریب میں پھنسا۔ قیمتی شے حاصل ہونا۔

اردو، شل، راج۔

خوشی اور اجل ہو گی کیا کیا تجھے

۱۔ ملی آج سونے کی چڑیا تجھے شوق قدوائ

کر لیا ہندوستان کو زیر حجب

۱۔ ہاتھ آئی سونے کی چڑیا عجیب (گلدستہ محاورات اردو)

قول فصیل :- بیش اور بھی مختلف صورتوں سے راج ہو

مثلاً سونے کی چڑیا ہاتھ سے اڑنا، یعنی کسی کے ہاتھ

سے کوئی قیمتی شے چھین لینا۔

گلے کا اپنے جگنو کے لے لیتا ہو وہ ظالم

فلک سونے کی چڑیا ہاتھ سے اپنے اڑاتا ہو

سونے کی چڑیا ہاتھ سے اڑ جانا، سونے کی چڑیا ہاتھ

سے نکل جانا، سونے کی چڑیا ہاتھ سے جانا یعنی ملی

ہوئی قیمتی چیز کا ہاتھ سے جاتا رہنا۔ جیسے تھانے دا

اپنا سر مکرانے لگے کہ سونے کی چڑیا ہاتھ سے گئی۔ مگر

مجبور تھے۔ (فسانہ آزاد)

سونے کی دلک :- سونے کی چمک دلک۔

اردو، موت، دہلی کی زبان۔

کیمیا جا گئے کو اس لیے سمجھا ہو شیخ

کہ خدا تا مجھے سونے کی دلک دکھلائے

قول فصیل :- ثلث نور اللغات نے بلا تفریق

لکھنؤ دہلی لکھا ہو کہ دلک کو اب دلک کہتے ہیں

دلک بھی لکھنؤ کی زبان نہیں۔

سونے کی دیواریں کھڑی کر لینا :-

(کنایت) بہت زیادہ مال دار ہو جانا۔ اردو، شل،

فصیح، راج۔

محفل صرف :- ایک ایک سرکار میں ہزاروں آدمیوں

کی پرورش ہوتی تھی اب دینے کے نام کوئی

کنوارا دے کے نہیں سوتا۔ وہ برکت گئی اس زمانے

کے ساتھ ہماری ہی برادری کے لوگوں نے سونے

کی دیواریں کھڑی کر لیں۔ (سیر کہسار)

سونے کی سلاخ :- سونے کی میخ یا کیلی،

سونے کی سلائی یا میخ۔ اردو، موت، فصیح، راج۔

سونے کے سہرے سے بیاہ ہو۔ ایسے

دولت مند گھر میں بیاہ ہو کہ پھولوں کی جگہ سونے کا

سہرا بندھے۔ دعا یہ فقرہ عورتوں کی زبان۔

پوتوں پھلنا تجھے اور دودھوں بہنا نا نصیب

بیاہ ہو سونے کے سہرے سے تری عمر دراز

سونے کے کانٹے میں تلتا۔ ٹھیک ٹھیک

وزن کیا جانا۔ کمال مرغوب ہونا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال

میری آنکھوں میں ہو عکس رخ روشن ان کا

سونے کے کانٹے میں تلنے لگا جو ان کا

سونے کی کٹاری کوئی پیٹ میں نہیں مالتا۔

فائدے کی لالچ سے کوئی جان جو کھوں میں نہیں پڑتا۔

لالچ کے لیے جان نہیں دیتے۔ ہندی کہاوت۔ (فرہنگ)

قول فیصلہ۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

سونے کی مار۔ دولت دے کر سرکش کو اپنے قفا

میں کرنا۔ روپیے کے زیر کرنا، دولت سے کے طمع کرنا۔

اردو صرف قلیل الاستعمال۔

انہیں تلوار کی حاجت جو دشمن ہوا سے زبردے

زیادہ ہوتی ہو لوہے سے اے دل مار سونے کی

سونے کے محل اٹھانا۔ کنایہ ہو دودھ

سے۔ اردو مثل قلیل الاستعمال۔

دیکھنا آج وہ ہیں برے گا ماشار اللہ

غریب ہند کے سونے کے اٹھائیں کے محل قدر بگڑی

سونے کے مول۔ بہت گراں بے حد مہنگا۔

اردو صرف عورتوں کی زبان، متروک۔

دیوانے یہ ہوئے پری خانم پر مردوے

سونے کے مول لوہے کی زنجیر ہو گئی تھان

قول فیصلہ۔ اب عورتیں ایسے محل پر آگ کے مول

آتی ہیں۔

زرد جو اہر پہنے ہوئے۔ اردو فقرہ عورتوں کی زبان۔

قول فیصلہ۔ بطور عا سونے میں پٹی موتیوں میں

سفید ہو بھی مستعمل ہو جس کا مفہوم ہو کثرت سے

زرد جو اہر پہنا نصیب ہو۔

سونے میں سہاگہ۔ (سونے کی رنگت سہاگہ

سے کھلتی ہو) (کنایت کسی عمدہ چیز کی عموگ یا

نا شیر میں کسی خارجی چیز کی مدد سے اضافہ۔ اردو

عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ آپ کا (کا ماشار اللہ بہت ہیں کہ

اس کو کوئی اچھا معلوم مل جائے تو سونے میں

سہاگہ ہو جائے۔

قول فیصلہ۔ صاحب نور اللغات نے سونے میں سہاگہ

موتیوں میں دھاکا بھی لکھا ہو قلیل الاستعمال ہو۔

سونے میں گندھ جانا۔ سونے کا بہت

زیور پہنے ہونا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصلہ۔ بکھنویں راج نہیں۔

سونے میں لپا ہونا۔ سر سے پاؤں تک

سونے کا زیور پہنے ہونا۔ اردو محاورہ عورتوں

کی زبان۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصلہ۔ بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہو۔

سونے میں ہاتھ ڈالوں تو مٹی ہو۔

ایسا بد نصیب ہوں جو کام کرتا ہوں اس میں نقصا

اٹھاتا ہوں۔ اپنی بد اقبالی کے اظہار کے لیے بطور

مبالغہ کہتے ہیں۔ اردو مثل فصیح راج۔

سونے میں ہاتھ ڈالوں تو مٹی ہو پھل

ہو جائے راکھوں جو میں کیر ہاتھ میں

قول فیصلہ۔ اس مثل کو یوں بھی بولتے ہیں سونا

چھوٹے مٹی ہو (یا) سونا پھوٹوں تو مٹی ہو جائے۔

سونا۔ لال، سرخ (تیز سرخ رنگ کے لیے)۔

اردو صفت، مذکر، متروک۔

لوگو تم تو نہ اس قدر گھبراؤ

کوئی سونا ڈوٹا لاکے اڑھاؤ

قول فیصلہ۔ سرخ کپڑے کی چٹائی کو بھی کہتے ہیں۔

جیسے "مغلائیوں نے پہلے دونوں لکھنؤ

کے ہاتھوں میں ہندی لگاٹی اور پھیلی پر چھلار رکھ

ازد کے پتے لپیٹ دیئے ان پر سونا لپیٹا او

زور لفت کا حنا بند باندھا۔ (خسانہ آزاد)

سونا۔ بھیروں راگ کی بھار جا جو کا تک میں

سیج کے وقت گاتے ہیں ہندی موسیقی دانوں کی اصطلاح۔

سونا۔ وہ چیز جو جلا کر خاک کر دی گئی ہو

اردو عوام کی زبان۔

سونا۔ ایک قسم کا سرخ سوراخ دار کپڑا

جس کا جوڑا بارات کے دن دامن کو بنا کر پہنایا

جاتا ہو۔ اردو مذکر راج۔

سونا کھٹ کا کلیجا۔ خوشی میں جو صلہ بڑھ

جانے کی جگہ مستعمل ہو۔

عالی دماغ ہوں تری رفیق ہیں ہاتھ میں راج

سونا کھٹ کا کلیجا ہو سونا کھٹ کا خیال (نور اللغات)

قول فیصلہ۔ اہل کھنڈ اس صورت سے نہیں بولتے۔

سونا کھٹ کی زبان۔ کنایہ ہو زبان رازی

سونا کھٹ کی زبان ہو تری گوداں نہیں راج

میں وہ غریب ہوں مرے منہ میں زبان نہیں (نور اللغات)

قول فیصلہ۔ کھنڈ کی عورتیں ہاتھ بھر کی زبان بارہ

ہاتھ کی زبان، سواگر کی زبان بولتی ہیں۔

سونا کر دینا۔ ختم کر دینا، تباہ کر دینا۔ اردو

عوام کی زبان۔

قول فیصلہ۔ اسی معنی میں سونا کر جانا بھی عوام کی

زبان ہو جیسے "وہ کھانا کھانے کے بعد بھی برفی کی

پوری پلٹ سوہا کر گئے۔

سوہان :- (بواد مجبول بر وزن گوہان) رستی، لکڑی یا لودھا صاف کرنے کا ایک خاردار آلہ۔ فارسی، مذکر۔

جس کی آواز سے ہوں رونگٹے سوہان کے کھڑے وہ محبت نے دیا سلسلہ پا، ہم کو ٹوٹی دست جنوں سے گرہیں زنجیر پا۔ تو مری قسمت کیا سوہان بھی جاتا رہا۔
قول فصیل :- مولف نور اللغات کے قول کے مطابق یہ لفظ اصل میں سوہاں بر وزن جویاں تھا۔ ان کے ہاں سوہان کے بجائے سوہین بولتے ہیں۔

سوہان جان :- ناقابل برداشت بہت تکلیف دہ بے انتہا ناگوار۔ فارسی ترکیب متروک۔ مکرے ہوتا ہو جگر سن کر صدائے غدلیب ہو گئی سوہان جان مجھ کو صدائے غدلیب۔
قول فصیل :- اس جگہ اب سوہان روح متعل ہو۔

سوہان روح :- جان کو آزاد دینے والا۔ ناگوار خاطر۔ فارسی ترکیب صفت فصیح راجح۔
ع ہو گئی فرقت میں ایک اک شاخ گل سوہان روح صبا۔
قول فصیل :- سودا نے اسی کو روح کا سوہان کہا ہے جو اب راجح نہیں۔

یوں ہی ہو جو خاطر میں تری میں بھی ہوں حاضر یہ زندگی اور روح کا سوہان ہو برابر سوہا۔
سوہا :- سوہا کی جمع، ماتادیوی کی تعریف کے گیت وہ گیت جو عورتیں بیاہوں (چٹاؤں) پر پیغمبر یا جن و پری کی تعریف میں گاتی ہیں۔

کوئی گواہی ہو پہلے بلا کے چلپ دار وہ چل تن ہی کا بھرتی ہوا ت اور دم۔
قول فصیل :- کھنوں میں مستعمل نہیں۔

سوہن :- (بواد مجبول و فتح سوم) سوہان کا مخفف، رستی۔ فارسی، مذکر، فصیح، راجح۔

سوہن :- ایک قسم کی مٹھائی جسے حلوا سوہن کہتے ہیں۔ اردو۔ (نور اللغات)
قول فصیل :- اسے تنہا سوہن نہیں بلکہ حلوا سوہن کہتے ہیں۔

سوہنا :- (بواد مجبول) زیب دنیا، بھلائی ہونا، زینت دنیا، موزوں ہونا، سچنا، اچھا دکھائی دینا۔ (ہندو عورتوں کی زبان)۔ (نور اللغات)
قول فصیل :- ہندی گیتوں کی زبان ہے۔ جیسے ہر بنے کو متفح سوہے۔ یہ لفظ سنسکرت شوہن بمعنی چمک دار اور خوبصورت سے ماخوذ ہے۔ (فرہنگ صغیر)

سوہن کرانا :- رتوانا۔ سوہن کے ذریعے دھاردار کرانا۔ اردو صرف فصیح، راجح۔
محل صرف :- افریقہ کی عورتیں دانتوں کو سوہن کر کے آسے کا مشکل بناتی ہیں۔ (نور اللغات)
قول فصیل :- اس کا لازم سوہن کرنا بمعنی سوہن کے ذریعے سے کسی چیز کو دھاردار کرنا بھی راجح و فصیح ہو۔

سوہنی :- ایک راگنی کا نام۔ ہندی، موٹ، موسیقی دانوں کی اصطلاح۔

سوہے کی ریت نہیں (مشرع) کی توفیق نہیں :- وضع کا لحاظ مگر حیثیت کے مطابق کام کرنے کی استطاعت نہیں۔ عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ اثر)

قول فصیل :- بالعموم راجح نہیں۔

سوہا :- بدی، مزاج کی تہ، خرابی کی طرف بیماری۔ عربی، مذکر۔ (نور اللغات)
قول فصیل :- تنہا مستعمل نہیں دوسرے الفاظ

کے ساتھ ترکیب دے کے بولتے ہیں۔ جیسے سوہا سوہ ظن وغیرہ۔

سوہا اتفاق :- موقع کی خرابی۔ فارسی ترکیب عربی الفاظ فصیح، راجح۔

محل صرف :- سوہا اتفاق سے آج ہی شام کو ابن الوقت کی صاحب کلکڑ سے ڈبھیر ہو گئی۔ (ابن الوقت)

سوہا ادب :- بے ادبی۔ فارسی ترکیب عربی الفاظ مذکر، فصیح، راجح۔

محل صرف :- خوشی بولے کہ بھئی ایسے مقدس بزرگوں کے سامنے اس قسم کے کلمات کا زبان پر لانا سوہا ادب اور خلاف ادب و آداب ہو۔ (فسانہ آزاد)

سوہا ادبی :- بے ادبی، خلاف ادب گستاخ، شتمی، بے امتیازی، بے قدری، بے عزتی۔ عربی، موٹ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فصیل :- ان کھنوں اس جگہ بے ادبی بولتے ہیں۔ سوہا عتد بیر :- تدبیر کی خرابی اور نقص۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب صفت، موٹ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

(فقہ) یہ توجہ دنیاوی قبا حیتیں ہیں جو تمہاری سوہا تو بیر سے ہوئی۔

سوہا نقص :- دے کی بیماری، سانس کا بے قاعدہ جلدی جلدی چلنا۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اے شرف سوہا نفس میں خدا کا دم بھر۔

چونکہ غفلت سے یہی وقت ہو ہیشاری کا شرف سوہا ظن :- بدگمانی، براگمان ہونا، گمان بد خیال، بد خیال باطن۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب

سوئی کے ناکے سے اونٹ نکالنا

ایذا رساں کو پہلے خود زحمت اٹھانا پڑتی ہے۔
 (فرنگ اثر)
قول فیصل۔ یہ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے
 سوئی سے گھر ادا نہیں ہوتی۔ اس قیمت سے
 لاگت زیادہ۔ اردو مثل، دہلی کی زبان
 رنگین لیتا ہے گو گھر ادا نہیں ہوتی
 گھر تاہم وہ خوب دو گھر ادا نہیں ہوتی
 معرفت سے کہہ دے کہیں تھ اٹھا رنگین
 سوئی سے کہیں ہونہ گھر ادا نہیں ہوتی
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ایسے محل پر کہتے ہیں
 "سوئی سے گھر ادا نہیں ہوتی"
 سوئی کا بھالا ہو جانا۔ سوئی کا پھاؤ
 ہو جانا (دکانیہ) ذرا سی بات کا طوالت پکڑ
 جانا بات کا تنگ ہو جانا، ذرا سی بات کا
 بہت ہو جانا۔ (لورالٹا و فرنگ اثر)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
 سوئی کا کام۔ سوزن کا بھی۔ اردو
 مذکر۔ فصیح، راج۔
 محل ص۔ سوئی کا کام بڑی دیدہ دینی کا کام
 ہے آنکھوں پر بہت زور پڑتا ہے۔
 سوئی کا ناکا۔ سوئی کا چھیدا یا وہ سوراخ
 جس میں تاگا پر دیا جاتا ہے۔ اردو مذکر فصیح راج
 سوئی کے ناکے کو روکا کس گریبان پکڑنے بھر
 سوئی کی جگہ بھالا گھسیڑنا۔ تھوڑی بات
 بڑھا دینا۔ (محاورات ہندوستان)
قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں سوئی کی جگہ
 لٹھا گھسیڑنا کہتی ہیں۔
 سوئی کے ناکے سے اونٹ نکالنا۔
 (دکانیہ) نامکن بات کو نامکن کر دیکھانا۔ اردو مثل

مجھ کو وہ چاہے نگوری نے جھکائیں گریبان۔
 تن چن میں ہیں سرچھو رہی غم کی سبائیاں
سوئی۔ تراؤ کا کاٹا، تراؤ (لورالٹا)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ سے تراؤ کا کاٹا یا
 صرف کاٹا کہتے ہیں۔
سوئی۔ گھڑی، کپاس اور قبلہ ناک سوئی
 جو حرکت کرتی یا نشان بتاتی ہو اردو مثل فصیح راج
 محل ص۔ اس گھڑی کی سوئی میں خرابی ہو۔
 (راج)۔ اناج یا کسی اور چیز کا ریشہ جو
 ادلی اور نکلتا ہے۔ (پھوٹا نکلتا ہے ساتھ)
 اردو، مونث، متروک۔
 آن پونجی فصل گل سے بڑی پھوٹیں سبائیاں
 رشک سے کانٹوں پر ٹوٹے کا لقیں کا سماں سحر
سوئی۔ پھانس، کاٹا، خارجیہ سوئیاں
 سی چھو رہی ہیں۔ ملا لوک کے برابر ذرا سا
 جیسے سوئی پیٹ کوئی۔ (فرنگ اثر)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی سنی میں نہیں بولتے۔
سوئی۔ بھگن۔ اردو۔ مونث، راج
 محل ص۔ اگر تم سوئی لگواتے تو اب تک
 اچھے ہو جاتے۔
 سوئی پر دنا۔ (مندی) سوئی کے ناکے میں
 تاگا ڈالنا۔ اردو، صرف، فصیح، راج۔
 محل ص۔ ذرا ہماری سوئی پر دود۔
 سوئی ٹوٹی میں کشیدے سے چھوٹی
 کام چھو کو تھوڑا سا ہاتھ آنا کافی ہوتا ہے۔
 (فرنگ اثر)
قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان ہوا
 قلیل الاستعمال ہے۔
 سوئی چھیدنے سے پہلے چھدی ہے

نکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 کل کے لئے کرا آج نہ سخت شراب میں
 یہ سوزن ہے ساتی کوڑکے باب میں غائب
 ان کی صحبت میں بھائی اوقات
 سوزن سے نہیں خالی کوئی بات
 سوزن مضمر۔ مضمری، مضمر کی خرابی، عربی الفاظ
 فارسی ترکیب، نکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
 محل ص۔ میاں آزاد نے دل میں سوچا کہ دہتر
 اچھے بھنے۔ زبان سے کہنا ہی نہیں ہم نے تو دل لگی
 دل لگی میں کہا تھا کہ اس وقت مضمر کی شکایت ہے
 یہ اگلے وقتوں کے لوگ سچ سچ ہی سمجھ بیٹھے۔
 (دکانیہ آزاد)
قول فیصل۔ اسی کوئی کے ساتھ سوزن مضمر بھی
 کہتے ہیں جیسے "میاں آزاد ایک کانپے بوسے کہ
 ہم اس وقت کھانا ہی نہ کھائیں گے، سوزن مضمری
 کی شکایت ہے۔"
سوئی۔ (دروازن غلن) سوزن۔ وہ چیز
 جس سے کپڑا سیتے ہیں اردو مونث فصیح، راج
 "ارنجیہ کیوں ہمارے زخم تک آئیں
 سوئی کے ناکے کو روکا کس گریبان پکڑنے بھر
قول فیصل۔ دروزن خل بھی مستعمل ہے جو
 فصیح نہیں۔
 کس دن غلش ہوئی نہ کلیمہ میر جہان کی
 مرگاں نے کب جگر میں چھوٹی سوئی نہیں شاد
 چھبنا اور چھبنا کے ساتھ اس کا صرف ہوا اس کی
 اردو جمع سوئیاں جو۔ جو دروزن ناعلان فصیح ہے۔
 سوئیاں کسی کچھ دل دہی میں پھر چھینے لگیں
 ٹھیک ہونے کو لباس اور غوانی پھر گیا تشن
 دروزن غلات بھی ہے جو غیر فصیح ہو

غیر فصیح، رائج۔

محفل صحت۔ بہت مشکل ہو کہ تم اس کام کو انجام تک پہنچا سکو کہیں سوئی کے ناکے سے اونٹ نکالا جاتا ہے۔

سوئی کے ناکے سے خدائی کو (سب کو) نکالنا۔ (ہندی) قدرت کے زور سے ناممکن بات کر دکھانا، دیکھ ایک تھے کی طرف اشارہ ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ایک زندہ ست سے متعلق ہے جس سے آپ نے سوال کیا تھا کہ کیا سوئی کے ناکے سے اونٹ نکل سکتے ہیں؟ اس نے کہا کہ خدایتق وہ قدرت ہے کہ سارا جہان نکل سکتا ہے۔ عدا دانی دکھانا، حسن سلیقہ دکھانا یا مطیع کر لینا۔

نفا کام یہ تیرا ہی عداوند تعالیٰ ہے
لا سوئی کے ناکے سے خدائی کو نکالا (درجہ فصیح)
قول فصیح۔ عام طور پر زبانوں پر سوئیوں نارج پرونا رکنا ہے، کنجوی کرنا نکل کرنا، سخت کرنا، اردو صرف۔ دہلی کی عورتوں کی زبان۔

محفل صحت۔ ایسی کشک اور دانہ زرد بھی نہ ہو کہ سوئیوں نارج پرونا اور کوئی صبح اٹھ کر تمھارا نام بھی نہ لے۔
سو یا۔ (دواؤ بھول) ایک خوشبودار ساگ کا نام۔ اردو، مذکر۔ رائج۔

سویا۔ دھندلے گرنے کے شے کی ریش کیا تا شا ہو کہ سوے کا ساہک لگے
قول فصیح۔ اس کی اصل سو آجوبندی سے
سو یا۔ سو کا ہارٹا۔ اردو، مذکر رائج۔
سو یا۔ ایک قسم کا گیت، ہندی، مذکر۔
قول فصیح۔ ال لکھو نہیں بولتے۔

سو یا۔ سو اسیر کا بانٹ۔ اردو، مؤنث
قلیل الاستعمال

سو یا اور (سو) چوکا۔ غافل ہوا اور دھوکا اٹھایا، اردو شہل دہلی کی زبان۔

سو یا اور سو یا۔ غفلت سے نیرنگ
شہل مشہور سو یا سو چوکا (درجہ فصیح)
قول فصیح۔ مولف محاورات ہندوستان نے لکھا ہے، سو یا سو چوکا جاگا سو یا یا غفلت سے ہوشیاری اچھی چیز۔

سو یا اور سو یا۔ سونے کے بھرانان مرد کی طرح ہے بس ہوتا ہے۔ اردو مقولہ۔ عورتوں کی زبان۔

سچ ہے سو یا سو یا برابر ہے
راحت مرگ بھی ہے خواب سا
سو یا (یا)۔ سوتے یا مہدے کو گوندھ کے تار نکالتے ہیں اور ان تاروں کو کھانکے گئی میں بھرتے اور دودھ شکر وغیرہ ملا کے کھاتے ہیں۔ اردو مؤنث، فصیح، رائج۔

قول فصیح۔ یہ لفظ بطور جمع مستقل ہوا اس کا مفرد (سوئی) مستقل نہیں سلانوں عید کے دن اور حضرات اہل ہندو رکشا بندھن کے ہوا میں خاص طور سے پاک کے کھاتے ہیں۔ اس کو فارسی میں حلالی مادہ یا رشتہ حلو کہتے ہیں اور عربی میں تخمیر یا اطریہ کہتے ہیں۔

سو یاں بننا، سو یاں توڑنا۔ (ہندی)

سو یاں بنانا
قول فصیح۔ سو یاں توڑنا لکھو کی زبان نہیں۔ البتہ سو یاں ٹنار رائج و فصیح ہے۔
سو یاں بن عید کسی۔ خوشی کے موقع پر

خوشی کا سامان بھی مہیا ہونا چاہیے۔ عورتوں کی زبان۔
(درجہ فصیح)

قول فصیح۔ عورتیں یوں بھی بولتی ہیں، غیر سوئیوں کے عید کسی؟

سو یاں چھیلنا۔ (ہندی) گھوڑی یا ہاتھ کی سوئیوں کو احتیاط کے ساتھ اٹھا اٹھا کر پھیلانا
اردو صرف، دہلی کی زبان (درجہ فصیح)
سو یاں موانصیب۔ بہت خفتہ۔ بری قسمت
اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہماریے جاگتے رہے نالوں سے لات بھر
سوئے ہوئے نصیب کو کیوں کر جگائیں ہم
سویدا۔ (ضم اول و فتح دوم) اسود کا مؤنث
سو دا اس کی تصغیر سویدا) وہ نقطہ سیاہ جو دل پر ہوتا ہے عربی مذکر تسلیم یافتہ طبقے کی زبان
رخسارہ گل رنگ پہ یہ خال نہیں ہو
بوسے ترے قیلے سویدا مرے دل کا جہا

شرم سے تم کو سٹناؤ تو سچوں سے
دل میں بن جاؤ سویدا، تیلیوں میں تلی
سویدا۔ (فتح اول و یائے مہمل) اپنے مقررہ وقت پر، اول وقت، پہلے، اردو۔

آسم میں مجھ پاس اٹھ کر یہ سویر
گروہ زرد فلک نکلے ہے دیر

قول فصیح۔ دہلی کی زبان میں اس لفظ کا استعمال میں عورتوں سے ملتا ہے۔ پہلی صورت تو دہلی ہی جو تیر کے مندرجہ بالا شعر میں استعمال ہوئی ہے دوسری صورت تالیع مہمل کے ساتھ ادیر سویر ہے۔ مولوی محمد سمیع شاگرد غالب اردو زبان کی پہلی کتاب میں لکھتے ہیں اس کا ایک بھائی فقیرا ہو بڑا کام چور ادیر سویر

ہر تار کو کچھ پیدا نہیں ہوتا۔ تیسری صورت کی مثال دینی
نذیر احمد کا یہ فقرہ ان کی کتاب "اجتہاد" سے پیش کرنا
ہو۔ اس کا نتیجہ لازمی ضرور ہو کر رہے گا۔ دیر
ہو تو دیر ہو تو۔
اب لکھو "دیر سویر" کی ترکیب سے بولتے ہیں۔
سویرا۔۔۔ (دشمن اول مہارے مجھوں) صبح، نور کا نورا
اردو، مذکر، فصیح، راجح۔

اجائے میں پیدا اندھیرا ہوا
شب آرزو کا سویرا ہوا
قول فیصل: مولف نور لغات نے لکھا ہے ہندی
میں اس کی اصل سویرا ہے۔ حروف منبرہ کے آہلنے
کی صورت میں سویرا کے الف کو ایسے مجھوں (سے)
سے بدل لیتے ہیں۔

سویرے جو کل آنکھ میری کھلی
عجب تھی بار اور عجب سیر تھی
سویرا۔۔۔ اس کا استعمال ایسے محل پر ہے جہاں
یہ کہنا ہوتا ہے کہ ابھی وقت نہیں گیا موتیج باقی ہے
محل حسن۔ ابھی سویرا ہے جو کچھ تیاری کرنا ہو کر
استمان کے قریب کچھ نہ ہو سکے گا۔

قول فیصل۔ ابھی کے اضافے ہی سے بولتے ہیں
سویرا ہو جانا۔۔۔ دماغی صدمے کی وجہ سے
آنکھوں کے آگے چکا چوندھ کی سی کیفیت پیدا ہونا
اردو محاورہ، عوام کی زبان۔

محل حسن۔ اب ادھر کا رنج نہ کرنا اور نہ اتنے
جوتے پڑیں گے کہ سویرا ہو جائے گا۔
سویرا ہونا دیا ہو جانا۔۔۔ (لازم) پھٹنا
پیدا ہونے کی علامت ہونا، صبح ہونا، اردو
صرف۔ فصیح، راجح۔

اجائے میں پیدا اندھیرا ہوا

شب آرزو کا سویرا ہوا
قول فیصل۔ لہذا سویرا ہو یا سویرا ہو گیا ہو
بولتے ہیں جس کا مفہوم ہے کہ یہ کام اب نہیں ہو سکتا
یا دیر میں ہو گا۔ چھٹی ہو گئی، فرصت ہو گئی، جب
تم نے کام ایسے کے سپرد کیا ہے جو کافی میں اپنا
جواب نہیں دکتا۔ بس سویرا ہے۔

سویرا ہونا (یا) ہو جانا۔۔۔ دن چڑھ جانا
روز روشن ہو جانا، سورج سر پر آ جانا (نورنگا)
قول فیصل۔ اب لکھو نہیں بولتے۔
سویرے۔۔۔ اول وقت صبح۔ نور کے نورا کے
اردو، فصیح، راجح۔

سویرے اذان دی شب وصل میں
توذن کو کیوں کر خبر ہو گئی
قول فیصل۔ اس کے ایک معنی ہیں جلدی، وقت
کے اندر جواب متروک ہے۔

کہا پھر یہ کلمہ نہ منہ پھیر کر
سویرے پھر دے گا دیر کر
ایک معنی ہیں وقت سے کچھ دیر پہلے (سے) کے
افسانے کے ساتھ زیادہ استعمال ہے جیسے نکاح کا وقت
تو بچے ہے مگر تم ذرا سویرے سے آ جانا۔

سویرے۔۔۔ اس بیوم خود بخود بخاندان حضرت اہل ہند کی
انگے زمانے کی وہ رسم جس میں لڑکی اپنے شوہر کا
انتخاب اس کے کمال اور ہنر کو دیکھ کے خود ہی کیا
کرتی تھی۔ رعایا خاندانوں اور راجاؤں میں یہ
دستور تھا کہ جب ان کی لڑکی شادی کرنا چاہتی تھی
تو وہ تمام امیروں اور راجاؤں کو اطلاع کر
دیتے تھے کہ فلاں روز جن جن کو شادی کرنی
ہو فلاں جگہ آئیں اور اپنے اپنے کرتب دکھائیں
جس کا کرتب پسند آئے گا وہی یہ دلہن پائے گا

اپنی پسند کا غاوند چھانٹ لینے کا قاعدہ، ہندی
مذکر۔ (فرنگی آصفیہ)

رسم۔۔۔ (بالکسر) تین، ثلاث۔ فارسی، صفت
مع رکھ یہ امید نہ اسے تیرسہ بیوہم سے قائم
قول فیصل۔ یہ لفظ فارسی میں آئے تھے جس سے
یعنی اس طرح بولتے ہیں کہ (۵) ظاہر نہیں ہوتی
آئے لفظی سے بروزن کہ ایسا بولنا غلط ہے۔

چوں یک دوسرے روز جو کر د
تو ہر نعرے سراغ اد کر د
(دیلا ہوں) جانی

یہ لفظ صدا کے ساتھ لایا جاتا ہے تو اس کی (۵)
آئے سرون (ری) سے بدل جاتی ہے اور سی صد
ہو جاتا ہے جس کے معنی ہوتے تین سو سی صد تیس
کے معنی نہیں دیتا۔ فارسی میں سہ ہزار یعنی تیس سو
یا تین ہزار ہے۔

سہارا۔۔۔ ایک چھوٹے تارے کا نام جو نبات النعش
کے تین تاروں میں سے دو کے ساتھ ہے۔ فارسی
مذکر، تعظیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اک مور ہو کس طرح ملباں کے برابر
کیونکر ہو سہا نیر تابیاں کے برابر
سہارا۔۔۔ برداشت، تحمل، سہنا، اردو ہونٹ
حور توں کی زبان۔

محل حسن۔ تم سے کلیف کی سہارا شکل ہے۔
قول فیصل۔ ہونا، رکھنا وغیرہ کے ساتھ اس
کا صفت ہے جیسے: سیال عبداللہ ان کے ہر عاقبت
اندیش بزرگ تھے انھوں نے جب دیکھا کہ شیخ علانی
کی تیزی طبع اور زور کلام نے خاص و عام میں جھوم
پا دی اور اپنے اوقات میں بھی خلل آنے لگا تو
فلوت میں گھایا کہ زمانے کا مزاج ان ہر باتوں کی سہارا
رکھا۔ کلمہ حق لوگوں کی زبان پر کڑوا معلوم ہوا ہے

یا تو یہ باتیں چھوڑ دیا ج کو چلے جاؤ۔ دربار اکبری
سہارا :- ذریعہ، آسرا، بھروسہ، وسیلہ
اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

آگئی فرقت میں یاد اس کے لب جان بخش کی
دائے منت دم نکلنے کا سہارا بھی گیا
قول فیصل :- معنی مدد بھی مستعمل فصیح ہو جیسے دیتے
گوشت کے سہارا بہت ہے۔

سہارا :- امید، توقع، اردو مذکر، فصیح، رائج
اچھا دم محشر بھی نہ ملنا اگر اب تو
توڑو نہ مری جان سہارا میری دل کا
سہارا :- اثر ڈالنا، ٹیک (ذرا لغات)
قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سہارا :- (مستعدی) آسرا ڈھونڈنا، مدد
چاہنا۔
قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
سہارا توڑنا :- اس توڑنا، امید منقطع کرنا، اردو
صرف، فصیح، رائج۔

اچھا دم محشر بھی نہ ملنا اگر اب تو
توڑو نہ مری جان سہارا میری دل کا
سہارا لٹا :- اس توڑنا، اردو صرف فصیح رائج
سہارا لٹاتے سب نے دیکھا یہ نہیں دیکھا ایک نے بھی
کس کی آنکھ سے آنسو ٹپکا کس کا سہارا لٹا ہے
آرزو کھنوی

سہارا دینا :- مدد دینا، تقویت دینا، اردو
صرف، فصیح، رائج
شب ہجران کی محبت سے توجی چھوٹا تھا
اور گھر کے جب دل نے سہارا نہ دیا
سہارا دینا :- امید دینا، اردو (ذرا لغات)
قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سہارا دینا :- ستھانا، ٹیک لگانا، اردو
صرف، فصیح، رائج۔

محل صحت :- مجھے چکر آ رہا ہے ذرا تم اپنے
ہاتھوں سے سہارا دو۔
سہارا ڈھونڈنا :- (مستعدی) وسیلہ
تلاش کرنا، مدد چاہنا، ذریعہ ڈھونڈنا، اردو
صرف، فصیح، رائج۔

تلازم عشق میں تنکے کا سہارا بھی نہ ڈھونڈ
آسرا وہ نہیں لیتے جو خدا رکھتے ہیں
سہارا کرنا :- وسیلہ کرنا، ذریعہ کرنا،
(ذرا لغات)
قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سہارا کرنا :- گزراوقات کا اطمینان کر لینا
جمع پونجی سے اطمینان کر لینا، جامداد خرید لینا،
اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صحت :- اتنے دنوں کی ملازمت میں انھوں
نے جامداد خرید لی اور اپنی زندگی کا سہارا کر لیا۔

سہارا لینا :- اس لگانا، بھروسہ کرنا، طالب
امداد ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
بیٹھے تکیہ بھی لگا کر نہ کہی اس دن سے
ہم فقیروں نے لیا جب سے سہارا تیرا
قول فیصل :- کمزوری کی حالت میں کسی دوسرے
سے اپنے کو سنبھالنے میں مدد لینا بھی اس کا ایک مفہوم

دست ترکان نہ سنبھالے تو نہ سنبھلے ہرگز
چشم بیمار بھی اٹھتی ہے سہارا لے کر
نازک سے فرق کے ساتھ ایک اور مفہوم ہے
آٹ لینا، پناہ لینا۔
بر سر خگ رضا آج یہ دنیا ہے مگر جہان بزرگ
ایک دن تھک کے محبت کا سہارا لے گی

سہارا لہنا :- وسیلہ ملنا، ذریعہ ملنا،
اردو صرف، فصیح، رائج۔

کوٹھے پہ ان کے خوبنچے آج رات کو
تھا لہنا آگیا جو سہارا منڈیر کا ذوق
سہارا ہونا دیا، ہوجانا :- رفعت حاصل
کرنے کا ذریعہ ملنا، آمدنی کی کوئی صورت ہوجانا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صحت :- ان خرابیوں کے بعد نلک کچ ہناد
سیدھا ہوا۔ روٹی کا سہارا ہوا یعنی روزگار
سہارا ہوا۔
قول فیصل :- اس کا ایک مفہوم ہے تقویت
ہوجانا۔ بھوک میں تھوڑی سی غذا مل جانا۔

اشک کے قطرے غنیمت ہیں قفس میں بلبلو
آب و دانہ بند تھا کچھ تو سہارا ہو گیا
ایک مفہوم ہے۔ اس ہونا، امید ہونا۔
کل کچھ اتر اتر تھا پر آج ہو باکل انکار
سٹ گیا صفت ہے آنا بھی سہارا ہو کر
نفی کے ساتھ بھی مستعمل ہے۔

ادھر سیر پانی سے میں سب دیر
ادھر بوند بھر کا سہارا نہیں
سہارا دینا :- اٹھانا، کھل کرنا۔ رنج و غم
کو برداشت کرنا، سہنا۔ اردو، عورتوں کی
زبان، ستر وک۔

شراب عشق کی حدت سہارا ہے کیونکہ
یہ حال نشے کا ہے کھو پری چلتی ہے
قول فیصل :- بوجھ اٹھانا بھی اس کا ایک مفہوم
ہے جیسے۔ کالوں کا گوشت خدانے ایسا بنایا
کہ مطلق زور نہیں سہارا سکتے۔
(نبات النعش)

سہار ہونا :- برداشت ہونا، اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل صخر :- تم سے بھوک کی سہار ہونا شکل معلوم ہوتی ہے۔ (توتہ الفوج)

سہارے :- مردے۔ اردو، نصیح، راج، قول فیصل :- سہارے (جہاں کے افسانے کے بھی مشتمل ہے یعنی سہارے سے)

نامرد ہے بڑھے جو سہارے ڈھال کے بھالوں کو تان لوپہ ذرا دیکھ بھال کے میریوں

سہارے کا جینا :- دوسرے کے بھر دے زندگی گزارنا۔ اردو صرف، نصیح، راج

نہ کہیں دامن الیاس گرداب بلا میں ہم کہ بدتر دُوب کے منے سے جو جینا سہارے کا

سہارے :- (نصیح اول) خوش نصیبی، خوش قسمتی خوش طامی، خوش حالی (بکڑا) خاندان کی حیات

کا زمانہ جو عورت کی خوش نصیبی کا سبب ہوتا ہے اردو، مذکر، نصیح، راج

شاید سہارے ان کا کسی سے نیا ہوا وہ عطر جو سہارے کا دل رات کو گئے نظر

قول فیصل :- مولف فرنگ آصفیہ نے سہارے کی تشریح یوں کی جو :- (سو = اچھا - بھاگ - جنت)

اور بعض لوگوں کی رائے ہو کہ یہ لفظ اصل میں دو بھاگ تھا۔ یعنی دو شخصوں کے نصیبوں کا ملنا جو کہ دال میں

کا بدل ہے جیسے بکواد سے بکواس وغیرہ۔ پس دو بھاگ کا سہارے ہو گیا۔ مگر بیان ضعیف ہے۔

سہارے :- ایک قسم کا گیت جو عورتیں شادیوں میں گاتی ہیں۔ اردو، مذکر، راج

قول فیصل :- یہ گیت دو طرح کے ہوتے ہیں جو گیت دو لہا کی طرف سے دلہن کے شوق میں گائے

جائیں وہ سہارے اور جو دو لہن کی طرف سے دو لہا کی تعریف میں گائے جائیں ان کو سہارے گھوڑیاں کہتے ہیں جو قریب بہ نزدیک ہے۔

۱۲۔ ہر کا تو یہ رنگ تھا اور یہ راج محل میں اور گھوڑیاں اور سہارے

سہارے :- پیار، محبت، راز و نیاز جو عاشق مستحق یا جو دو خاندان میں ہو اردو، مذکر، متروک

سارے گلوں میں جاگ ہے ہم سے اب تو گہرا سہارے ہے ہم سے آتش

سہارے :- وہ تمام خوشی کے زبیر اور چیزیں جو سہارے ہونے کی حالت میں عورتیں استعمال کرتی ہیں

لیکن راز و نیاز جو کہ موقوف کر دیتی ہیں۔ جیسے نکتہ منہا متی، سرخ اور بھڑکیلے رنگوں کے کپڑے اور چڑیاں وغیرہ۔

قول فیصل :- انہوں نے راج نہیں سہارے :- ایک مشہور خطر کا نام جو زیادہ تر شادی

بیاہ میں لگایا جاتا ہے۔ جائے عجب نہیں جو کہ عطر سہارے کے شیشے کے شیشے بھڑکیلے حاد گر آہل (نور اللغات)

قول فیصل :- شہری سے ظاہر ہے کہ اسے سہارے نہیں کہتے سہارے :- ہم بتری کی پہلی رات (نور اللغات)

قول فیصل :- کھنڈ میں کوئی نہیں لقا تخت کی رات یا سہارے رات کہتے ہیں۔

سہارے :- خوشی، انبساط، خرمی جیسے - ہاں بھاگ، بھینر سہارے کی زبان (فرنگ آصفیہ)

سہارے :- شوہر اور عورت کا سنگار، آرائش بناؤ، اردو، دلی کی زبان

سب سکھیاں سنگار میں کرتی

ہم کن پر کر ہی سہارے، میاں کب آویں گے؟ (فرنگ آباد کا گیت) (فرنگ آصفیہ)

سہارے گا :- تنگ، تنگ، ایک کھار کا نام جو اکثر پہاڑوں سے لاکر پکاتے ہیں اور وہ سونا چاندی

گلانے کے کام میں آتا ہے۔ مزاجاً تیسرے درجے میں چار۔ مفید درد و کرم دندان و دانہ بوا سیر

وغیرہ جیسے شہد سہارے گا گھی مری دھات کا جی - یعنی کوئی سادھات کا کشتہ جو ان چیزوں سے

اصلی حالت پر آ جاتا ہے۔ اردو، مذکر، راج سہارے گا گئی کان میں کوئی لگا

گئی کوئی دو لہن کو جوتی چھو (نور اللغات) قول فیصل :- اس کا رسم الخط عام طور سے سہارے

سہارے (تارنا) :- جب عورت راز و نیاز ہو جائے اس کی نکتہ اتار کے چڑیاں توڑنا، رنڈ سالہ

پہنانا، بیوہ پن ظاہر کرنا۔ (نور اللغات) قول فیصل :- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

سہارے بنا رہے :- (دعا) شوہر زندہ سلامت رہے۔ بھگ ٹھنڈی رہے۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان

سہارے بھاگ از رانی چو لھے آگ نہ گھرے پانی :- خاطر داری بہت اور نیا دنیا

کچھ نہیں۔ (نور اللغات) قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

سہارے بھری :- خوش و خرم، خاندان کے سکھ اور گھ کے پیش میں سرور۔ شہی صفت

موت، عورتوں کی زبان (فرنگ آصفیہ) قول فیصل :- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

سہارے پڑا :- کاغذ کا وہ خوشنما پڑا جس میں تیرہ خوشبو کی چیزیں جیسے چھیل لکھیل، ناگر بوٹھا

صندل، کپور، کچری وغیرہ رکھ کے دلہن کے لئے بھیجتے ہیں۔ ساجن کے سامان میں سہاگ پڑا بھی ہے اردو میں ذکر، رات۔

دولہا دلہن کی ہے یہ علامت سہاگ کی آیا ہے اک سہاگ پڑا من کر آسمان فوق قول فیصل۔ صاحب فرنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ یہ سب سامان دواغ کے روز دولہا سے پسوا کر دلہن کی مانگ میں بھر داتے ہیں۔ مگر لکھنؤ میں ایسا نہیں ہوتا۔

سہاگ رات :- دولہا دلہن کے ساتھ سونے کی اول شب، شب زفاف، شادی کی پہلی رات اردو، مونث، عورتوں کی زبان سہاگ رہے :- (دعا کیے گئے) آپس میں پیار محبت رہے۔ اردو، مطلق

یارب ہمیشہ دولہا دلہن میں رہے سہاگ جب تک کہ جوڑے نیچے زمین اور پر آسمان سہاگ سبج :- برات کا بنگ جس پر دولہا دلہن سوتے ہیں۔ اردو، مونث (و رالفات) قول فیصل۔ لکھنؤ میں صرف سبج کہتے ہیں۔

سہاگ کا عطر :- ایک قسم کا عطر جو شادی میں کام آتا ہے۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج گالی نہیں ہے عطر لگانا سہاگ کا جو چاہیے سنائیے ہم کو سہاگ میں سہاگ کرنا :- وہ محبت کرنا جو درد خاندن میں ہوتی ہے (کنایت) شوخی کرنا مشوق کا۔ اردو حرف، دہلی کی زبان

باؤں پر ہاتھ میں رکھا تو کہا کچھ بہت کرنے تم سہاگ گئے سہاگ کی رات :- شب زفاف، تخت کی رات (و رالفات)

قول فیصل۔ زیادہ تر سہاگ رات کہتے ہیں۔ سہاگ گانا :- شادی کا مخصوص گیت گانا، اردو حرف، عورتوں کی زبان۔

کوئی بون کا کھوتا تھا کاگ کوئی گاتا تھا دخت رز کا سہاگ (گلشن عشق) سہاگ گھوڑی :- وہ شادی کے گیت جو دولہا کے گھر میں دلہن کی تعریف میں دولہا کی توجہ اور شوق برپا کرنے کے واسطے گائے جاتے ہیں جیسے :-

آج رین سہاگ کی بنری کو بنایا گا دُھب رنگ آج بدھا دامیرے وب نے یہ دن دکھایا۔ تیرا بنری تھکت پر بھیجے۔ آدھکا مسکین دکھایا (نجات النساء)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔ سہاگن (لفظ اول دفع چارم) وہ عورت جس کا خاندن زندہ ہو۔ شوہر والی، خاندن والی وہ عورت جس کا سہاگ قائم و برقرار ہو۔ اردو، مونث، عورتوں کی زبان۔

رائد ہو گور کا یا سہاگے کتن دیکھے نوح غم موت کا دنیا میں سہاگن دیکھے قول فیصل۔ رہنا کے ساتھ اس کا حرف جو ہوئے نقش قدم سرتاج گلشن رہی اس شب عروس گل سہاگن اٹھا کر ہے چوڑیوں کی دعا

تم سہاگن رہو جہاں ہیں سہاگن کا بچہ پھوڑے کھیلتا رہے۔ یعنی سہاگن کا بچہ مر جائے تو اسے مرنے نہیں سمجھا جائے بلکہ یہ خیال کرنا چاہیے کہ آنکھوں سے ادھیل ہو گیا ہے کیونکہ میاں بیوی زخم میں تو بہتر ہے

نیچے ہی نیچے جو جادیں گے۔ یہ مرنا بمنزلہ غائب ہونے کے جو نہ کہ مرنے کے۔ ہندی کہاوت۔ (فرنگ آصفیہ۔ لغات النساء)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔ سہاگ :- (لفظ اول) ایک قسم کی خستہ کرکری رونمائی میں تلی ہوئی روٹی جو میٹھی اور نمکین دونوں طرح کی ہوتی ہے۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔ ہے چاند اندر سا تو تارے ہیں گویاں شاخیں کرن ہیں اور یہ سورج سہاگ کہتا ہے

قول فیصل۔ یہ روٹی بڑی چھوٹی دو طرح کی بنتی ہے۔ بڑی کو سہاگ اور چھوٹی کو سہاگی کہتے ہیں۔

سہاگ :- (دفع اول دوم و چارم) کسی چیز کی مانگ اور کھیت کا زمانہ۔ کسی چیز کی گرم بازاری کے دن۔ اردو، مونث، عورتوں کی زبان۔

رت پٹے کا پتہ دیتی ہے کھلتی کھلی ہاں پلو جاہست کے حوالو سہاگ لگتی

قول فیصل۔ آنا، پونا اور چلنا وغیرہ کے ساتھ اس کا حرف ہے۔ جیسے آجکل سہاگ چل رہی ہے میں بہت جلد بھٹاؤا تر صہ ۱۵۱ کر دوں گا۔

سہاگ :- (دفع اول و چارم) ہندوؤں کے بیاہ کا سنجوگ یا مبارک زمانہ۔ ساہا، ہندی موت۔ اہل ہندو کی زبان (و رالفات فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ہندی میں اس کی اصل ساہ لگن ہے (ساہ : ساتھ۔ لگن : تیاروں کا ساتھ جمع ہونا، جگ) بقول بولف فرنگ آصفیہ سہاگ دہلی میں مذکور ہے لکھنؤ میں

سہا لک: بکاف تازی: بڑے ہیں اس کے معنی بھی میا کے زبان کے تکرار
ہیں کسی جن کی لگاتار اس کی کہت سہا لک ہو۔

سہا لک:۔۔۔ اہل حرفہ کی شادیوں میں گرم بازواری
مندی مذکور اہل ہنر کی زبان۔ (فرنگ آصفیہ)
قول فیصل:۔۔۔ چاکلہ اور دھنوں پر عوم لکھو بکاف تازی بڑے
ہیں اور تانیت کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔

سہا لک:۔۔۔ موسم: فصل۔ (فرنگ آصفیہ)
قول فیصل:۔۔۔ ان سون میں اہل لکھو سہا لک بھی نہیں پڑتے کہ سہا لک
سہا لک چلنا کسی خاص ہوا کے سبب اہل حرفہ یا کسی بھی
چیز کی گرم بازواری ہونا۔ اہل حرفہ دہلی کی زبان۔ (فرنگ آصفیہ)
قول فیصل:۔۔۔ لکھو میں سہا لک چلنا بولتے ہیں تو عوام کی زبان ہے
سہا لک چلنا:۔۔۔ لازم، بہت سے بڑے شادیوں
کے سبب اہل حرفہ کی گرم بازواری ہونا۔ (فرنگ آصفیہ)
قول فیصل:۔۔۔ اہل لکھو بالکل نہیں بڑتے۔

سہا لک:۔۔۔ (بالتم) سہا لک کی تانیت، چھوٹا سہا لک
اردو:۔۔۔ موت، راج۔

قول فیصل:۔۔۔ مولف نور اللغات نے پوری پوری اور
چاتی بھی اس کے معنی کھے ہیں جو لکھو میں راکھ نہیں
فرنگ آصفیہ کے اندراج کے موافق، چھوٹا سہا لک
اور پوری کچھ ہی کے معنی میں سہا لک دہلی کی بھی زبان
ہے مولف مذکور ہی نے دونوں معنوں کی مثال میں
ذیل کا شعر درج کیا ہے۔

مات برا اینو جیسٹ اس کا

اس کی گالی نہیں سہا لک ہے

سہا لک:۔۔۔ (بکرا دل) بہت سے تیر، عربی مذکور
تلمیم یا نسلہ طبقے کی زبان

برسر پر ہاڑوں جب تیرے شہاڑ سہا
جوشن جسم عدو میں جو دم مجھوس ام
قول فیصل:۔۔۔ عربی میں سہا لک لفظ سہم کی جمع ہے

جس کے معنی ہیں تیر، حصہ۔ اردو والوں نے تیر
کے معنی میں استعمال کیا۔ سہا لک چلنا، سہا لک نشانہ
ہونا اس کے صرف ہیں۔

جو چلنے لگے اس طرف سے سہا لک
بڑھنے ادھسترا لکھوں نے بھی کام قرار

تیران کا بھی چالیں چالیں کا سینہ توڑا تھا
شکر تمام نشانہ سہا لک ہلا تھا۔ (ظلم پوش ربا)
سہا لک لکھیل:۔۔۔ بہت سے شہا لک ثابت۔
(نوٹے تارے) عربی ترکیب، مذکور تعلیم یافتہ طبقے
کی زبان۔

چلے کش زائد ہوا اشتاق چشم جوڑ کا
کیا سہا لک لکھیں سے تاکا نشانہ دور کا بھر
سہا لک (لازم) بھانا، پند آنا، پیارا
لکھا، مرغوب ہونا، دل پند ہونا، رچا، اچھا لکھا
جیسے:۔۔۔ کانا بھے بھائے نہیں اور کانے بن سہا لک نہیں
(فرنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔۔۔ لکھو میں صرف مندرجہ بالا خلی ہی
میں اس کا استعمال ہے اور کسی صورت سے نہیں بڑتے
سہا لک:۔۔۔ زیب دنیا، سوزوں ہونا، بھینا،
خوشنما ہونا، اردو مصدر، دہلی کی زبان۔

دن وہ گئے جو تلخ تھا رخ سے بیٹھا لکھا تھا
سوز پیا رہے اب باتیں غم کو نہیں سہا لک میں

سہا لک:۔۔۔ سماں، وقت، منظر، رات، فضا
وغیرہ الفاظ کے ساتھ) دلکش، مرغوب، اچھا
معلوم ہونے والا، دل حبیب، اردو مصدر، راج
قول فیصل:۔۔۔ مولف فرنگ آصفیہ نے انھیں
معنی میں سہا لک، بھی لکھا ہے جو لکھو کی زبان
نہیں تانیت کے لئے سہا لک مستقل ہے جیسے
سہا لک رات۔

سہا لک:۔۔۔ خوش منظر، مقول، خوب صورت

اردو صفت، مذکور۔ دہلی کی زبان

سہا لک:۔۔۔ اچھا لکھا ایسا روپ اس کا
کہ سایہ چاہتی تھی دھوپ اس کا

قول فیصل:۔۔۔ انھیں معنی میں سہا لک دہلی کی
زبان ہے۔ مولف فرنگ آصفیہ نے سہا لک (یا)
سہا لک کے ایک اور معنی لکھے ہیں، نیم گرم، سہتا
گوارا ان معنی میں بھی یہ دونوں لفظیں دہلی تک
محدود ہیں۔

سہا لک:۔۔۔ اچھا سا، خوش نما، مرغوب
طبع، دل کے موافق، خوش آئند، اردو۔

گھڑی چاروں باقی اس وقت تھا
سہا لک سا اک طرف سایہ ڈھلا

قول فیصل:۔۔۔ سہا لک سا کی بجائے تھا سہا لک زیادہ
زبانوں پر ہے۔

سہا لک:۔۔۔ (لازم) جھٹ پے
کا وقت ہونا، سرشام، دونوں وقت طوا۔ اردو

صرف لکھو کی زبان۔ (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔۔۔ مولف فرنگ آصفیہ نے سہا لک
سایہ ڈھلنا سے کئی لغت پیا، سہا لک سا کی مثال
میں میر حسن دہلوی کا شعر درج کیا ہے جس میں حسن
نے سہا لک سا سایہ ڈھلنا نظم کیا ہے۔

گھڑی چاروں باقی اس وقت تھا
سہا لک سا اک طرف سایہ ڈھلا

نہ معلوم مولف نے اسے لکھو کی زبان کیوں لکھ دیا
مولف نور اللغات نے انھیں معنی میں سہا لک سا کی
ڈھلنا کو لکھو کی زبان قرار دیا ہے حالانکہ اہل
لکھو بالکل نہیں بڑتے۔

سہا لک:۔۔۔ دل کش منظر، اچھا معلوم

ہونے والا وقت، اردو صفت، فصیح، رائج
 محل صفت - شب کا سہانا سماں - اختر: انجم نورانی
 ضیائے قمر، آرائش نور نظر سے سائیکہ صفا پر در (خدا کے لئے)
 سہانا وقت :- دل کو خوش کرنے والا اور طبیعت
 میں تازگی پیدا کرنے والا وقت، اردو صفت، فصیح، رائج
 قول فیصل - بکرار کے ساتھ "سہانا سہانا وقت"
 بھی کہا ہے جو رائج و فصیح ہے۔

وہ سہانا سہانا وقت زوال
 لطف گلشن سے سرشجر نہال (فریب عشق)
 سہانی :- سہانہ کی تائید، اچھی معلوم ہونے والی
 دیکھی رکھنے والی، اردو صفت، فصیح، رائج۔

ماں بلب دیکھا دیا زلفوں کا بوسہ یار نے
 چھائی کیا خوش آئی سب کو سہانی وقت زرع جاننا
 ہیں تو فصل زمیں بہت خوش آتی ہے
 وہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اور وہ سہانی دھواں بھر

سہانی سانی ڈھلنا :- کناہ ہے اس وقت
 سے جو قریب غروب آفتاب کے ہوتا ہو۔ اہل کھنؤ
 کی زبان - (نور اللغات)

قول فیصل - بولتے فرنگ آصفیہ سہانا
 سایہ ڈھلنا کھا اور کھنؤ کو بخش دیا اور مولف
 نور لغت نے سہا: سانی ڈھلنا سے کھنؤ کو نوازا
 حالانکہ اہل کھنؤ نہ یہ بولتے ہیں نہ وہ قطع نظر اس
 کے سہانی سانی ڈھلنا کو کاتب کی غلطی بھی کہا جاسکتا
 ہے ممکن ہے مولف نے سہانے سائے ڈھلنا کو ملا
 دی کہ ساتھ سہانے سائی ڈھلنا لکھا جو کاتب صاحب
 کی کم علمی سے سہانی سانی ڈھلنا ہو گیا ہو۔

سہا قول :- سماردن کا آلہ جس سے دیوار و
 عمارت کی راستی اور سدھان دریافت کرتے ہیں
 سائل: شامول - اردو، مذکور - رائج۔

سہا و ناما :- رفوب، سوزن، اچھا لگنے والا
 اردو، صفت، دہلی کی زبان

لگا اسارہ سہا و نا اگر جت چول اور
 پی پی کرت میپیارا سولوت دادر مور (گیت)
 (فرنگ آصفیہ)

سہا تشہ :- شراب یا عرق جو تین مرتبہ آگ
 پر رکھ کے کھینچا گیا ہو - فارسی ترکیب فصیح، رائج
 تناسی ہی اب بے شش و تنج (الف لیلہ)
 پلاسہ آتشہ تا دور ہو رنج معلوم

سہا برگہ :- ایک قسم کا پھول جس میں تین
 پتھر یاں ہوتی ہیں - تپتیا - فارسی مذکور قریب برگہ
 محل صفت - صحن گلشن میں ناز و نیاز کا جملہ ہے
 داربت پر سب کی تاک ہے سہ برگہ نغمہ سجان
 چین کی سواری کا بچکا ہو - (انشائے سرور)
 قول فیصل - سہ برگہ برون فون بونا صحیح و
 فصیح ہے جیسا کہ اس شعر میں نظم ہوا ہے۔

ہیں اس کی بہار رنج کی ہمتید
 ادراق سے برگہ اموا لیسر (چراغ کھد)

یہ پھول ڈبیوں وغیرہ پر بھی بنایا جاتا ہے۔
 سہا سہی :- وہ سپاہی جو ہر سال خراج
 وصول کرنے کو رکھا جائے - فارسی مذکور، متردک
 محل صفت - میر اکبر علی ساکن کنوڑے دہلیان
 سہ بندی نو کر رکھے - (تغیر التوازیخ)

سہا بندی :- سہ ماہہ، تہ ماہہ، سہ ماہہ
 خراج کوہ قسط یا تنخواہ جو تیسرے مہینے ادا کی
 جائے - فارسی، مونث

(حققت) کہو تمھارے پیالہ کی سہ بندی پٹ
 نگی - (نور اللغات)

قول فیصل - اب حیات میں اس کی سہ بندی

کا مخفف بھی لکھا ہے جس کے معنی نو تکہداشت
 فوج قرار دے دی ہیں۔

سہ بندی کے پیادے کا آگاہ چھپا
 برابر ہے - چند روزہ حاکم کا ہونا ہونا
 کیاں ہے - شل (نور اللغات)

قول فیصل - اب یہ شل متردک ہے۔
 سہا پیر :- (لفظ - سے پیر) تیسرے پیر کا وقت
 اردو مونث، فصیح، رائج۔

محل صفت - فقہ پیر دن تک یہ صحبت رہی سہی
 کوسب رخصت ہوئے - (تغیر التوازیخ)

قول فیصل - اسی کو سہا پیر کا وقت اور باعتبار
 محل سہا پیر کے وقت بھی کہتے ہیں جیسے امین آباد
 چلنے کے لئے سہا پیر کا وقت اچھا ہے گا اس لئے
 کہ دوپہر کو دھوپ بہت تیز ہوگی - اس لفظ
 میں پیر کی (کا) کو اس طرح بولتے ہیں کہ یائے
 مہول کی خفیف سی جھلک معلوم ہوتی ہو۔

سہا پیری :- (لفظ سپہری) تیسرے پیر کا وقت
 اردو مونث، عورتوں کی زبان، متردک۔

ہمیں دیکھا جو کل سے دل ہوا بچپن جو لوگو
 بلاؤ جان جا، ہو گئی اب تو سہا پیری ہے
 قول فیصل - سودا نے فارسی ترکیب کے ساتھ
 وقت سہا پیری بھی کہا ہے۔

غرض جب بات پھرنے ہی پہ پھری
 ناز نہر پڑھ وقت سہا پیری
 یوں بھی نہیں بولتے۔

سہا پیل :- تین پلو کا - سہا پیل فارسی ترکیب
 اردو صفت، فصیح، رائج۔

سہا پیلو :- تین پلو کا - فارسی ترکیب صفت
 سہا پیلو :- ایک قسم کا تیر، مذکور - (نور اللغات)

قول فیصل - تنہا سہلو نہیں تیر سپہلو کی ترکیب سے متعلق ہے۔

سہتا سہتا - (لفظ ہر دو سین ہلہ و سکون ہا) ایسا نیم گرم جو قابل برداشت ہو۔ لکنا، نیم گرم، پانی اور دودھ وغیرہ جو لکنا ہو۔ اردو صفت عورتوں کی زبان محل صند - اس بات کا خیال رکھنا کہ ناش کرنے میں تیل بہت گرم نہ ہو سہتا سہتا ہو ورنہ مقام درد پر چھوٹے چھوٹے دانے پڑ جائیں گے۔

قول فیصل - اس کی تائید سہتی سہتی بھی سنتی ہے جسے "یہ دونوں دو ایسی ایک ہی میں ہیں گرم کر دے اور سہتی سہتی چھوڑے پر لکھ کے پٹی باندھ دینا صبح تک چھوڑا چھوٹ جائے گا۔"

سہتری سہتری - (دونوں لفظیں لفظ اول و کسر دوم و سکون سوم) بدحواس عورت، گر بڑا تپ کرنے والی - اردو صفت عورتوں کی زبان - سہ جانا - برداشت کر لینا۔ سختی اٹھالینا اور صرف فصیح، رائج۔

اردو نام صبح کو کڑی میں نے کہی ایک جب چھتی ہوئی وہ رہ گیا سبج سا - آسان۔

محل صند - مانا کہ کوئی سبج سا کھانا مرگ کر کچا بھی لیا تو کون سا کمال کیا۔ (نور اللغات)

قول فیصل - یہ دیباچوں کی زبان ہے۔ سہ چند - گنا - گنا تین گنا، فارسی، صفت فصیح، رائج۔

محل صند - تاجران لکھنؤ کو دو چند سہ چند بتاتا تھا۔ (ضمیر التواریخ)

سہ چیز بے سہ چیز پائدار نہ ماند علم بے بحث مال بے تجارت، ملک بے سیاست، تین چیز

بیر تین چیزوں کے پائدار نہیں رہتی۔ علم بے بحث کے مال بے تجارت کے ملک بے سیاست کے (فرنگ شاہ) قول فیصل - تعلیم یافتہ طبقہ کی کے ساتھ بول دیتا ہے۔ سہ حرفی - تین حرف کا لفظ - فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صند - ابھی تک تم نے دو حرفی الفاظ پڑھے تھے آج سے سہ حرفی اور دو حرفی ملا کے پڑھو اور یہ سب الفاظ ذہن نشین کرتے جاؤ۔

سہ درہ - تین درجوں کا مکان، تین دروازوں کا دالان، لکڑی یا پتھر کے تین محراب دار دروازے فارسی صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل - زیادہ تر سہ درہ دالان زبانوں پر ہے۔ سہ درمی - تین دروں کا چھوٹا دالان - اردو موند - (نور اللغات)

قول فیصل - یہ چھوٹا دالان ہے نہ کہ کمرہ - اس میں در جوتے ہیں دروازے نہیں جوتے۔

سہرا سا - (بالکسر) وہ پھولوں یا پتیوں کی ڈھیل جو دھلا دھن کے سر پر باندھ کے منہ پر چھوڑ دیتے ہیں۔ سونے کے تاروں کا بھی سہرا بنایا جاتا ہے اردو - مذکر - فصیح، رائج۔

آب گوہر میں جو ڈوبا ہے سہرا سہرا آتش حسن سے جلتا نہیں رنج پر سہرا جلیل

قول فیصل - اس کا صرف باندھنا، بندھنا اور گوندھنا وغیرہ کے ساتھ ہے۔

عور و غلمان کا اگر بزم طرب میں ہو گزر سہرا دھلا کا یہ گوندھیں وہ دھن کا سہرا صاحب فرنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ "اس لفظ کے آدے میں لوگوں نے عجیب عجیب شگونے چھوڑے ہیں بعض صاحب تو کہتے ہیں کہ یہ لفظ

شہرہ تھا یعنی خاندان کی نسبت رکھنے والا اس سے شہرہ پھر سہرا ہو گیا بعض کی رائے ہے کہ سیرا بیائے مجھ لکھو اگرچہ فارسی دالوں نے اپنے قاعدے کی موافق سہرا باندھ دیا ہے مگر یہ بات صاحب بہار عجم بھی نہیں بتاتے کہ بیائے مجھ کی اصل صحت اور کس وجہ سے تعلیم کی جائے ایک صاحب رائے دیتے ہیں کہ اسے فارسی سہر یعنی تین اور بار سے مرکب خیالی کر دے شاید دل میں تین لڑکی کا ہونا ہو گا لیکن یہاں ایک لفظ فارسی دوسرا ہندی میں نہیں لکھنا اس وجہ سے ہم بقاعدہ فلو کی اس طرح پرکتے ہیں کہ یہ لفظ ہندی سر یعنی فرق اور بار سے مرکب ہے یعنی سر کا بار - اول اول اس لفظ نے سر بار نام پایا پھر ہائے پہلے لکے سہرا ہوا اس کے بعد الف نے قلب مکانی پیدا کر کے سہرا نام حاصل کیا اور یہی ہر طرح سے اقرب ہے۔

سہرا سا - وہ نظم جو سہرا باندھنے کی تقریب پر پڑھا دودھا اور اس کے سر سے کی ترفیض کہتے ہیں اور فصیح رائج قول فیصل - کہنا، لکھنا اور گانا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

دھوم مچ جائے بزم فتنہ میں (کہنا) شہرا لکھ خوب ہی کہا سہرا

سہرا لکھا گیا زرد و اقبال امر (لکھنا) دیکھا کہ چاہے غیر اطاعت نہیں ہے

دھوم ہے گلشن آفاق میں اس سہرے کی (گنا) گائیں مرغان ذرا سنج نہ کیوں کو سہرا ذوق

قول فیصل - سہرا لکھنا یعنی سہرا نظم کرنا ضلع لکھنؤ کی زبان نہیں۔

سہرا سا - وہ پھولوں کے بار جو مزار کے چاقوں

پر لٹکا دیتے ہیں۔ اردو، اندک، فصیح، رائج
 جوں میں موت آئی جو بچے پھرتی کیا مطلب
 رتی تربت پہ سہرا چھوڑے تار گریباں کا رائج
 قول فصیح۔ بچوں کی ریاں جو علم ابوت وغیرہ
 پر باندھی اور چڑھائی جاتی ہیں اسے بھی مجموعی طور
 سے سہرا کہتے ہیں۔
 سہرا باندھنا۔ دھن یا دھنکے سر پر باندھنا
 دولہا بننا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج
 رات گزری ہیں دولہا کی طرح فرقت میں
 صبح کو آنسوؤں کے تار نے سہرا باندھا
 قول فصیح۔ نیک بخت کے واسطے ہنوتی جو اپنے
 ہاتھ لٹے جی بھائی کے سر پر سہرا باندھنا ہے یہ بھی سہرا
 باندھنا ہے۔ ہمیشہ لازم سہرا باندھنا بھی مستعمل فصیح
 ہے۔ جیسے اچھا بھرا بیاہتی ہو بیاہ کر دگی تو خیر
 بھی موجود ہیں۔ جب کہ سہرا باندھنے : (دھانہ آزان
 سہرا باندھنا۔ سوچوں یا بچوں کی مسئلہ ٹریاں
 باندھنا اس طرح کہ سہرے کی صورت ہو جائے۔ اردو صرف
 قلیل استعمال۔
 خوش آب و ہوا میں سے بنا کر لایا
 واسطے ترے تراؤں کا گر سہرا
 قول فصیح۔ اسکا معنی العتدی سہرا باندھنا بھی
 کہا ہے وہ بھی قلیل استعمال ہے۔
 اک گر بھی نہیں صد کان گرمی چھوڑا
 ترا باندھنا ہے بے کے جو گر سہرا
 سہرا باندھنا۔ سہرا باندھنے کا نیک جو بھوڑا
 کو باندھنا۔ اردو، سوخت، عورتوں کی زبان۔
 سہرا چڑھانا۔ عقیدت والوں میں ازراہ علم یا تعزیر
 وغیرہ پر سہرا لگانا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج
 نائے کے ساتھ مناسبت نکالیں گے سخت دل

فوج الم چڑھائے گی سہرا نشان پر
 قول فصیح۔ اسی کو سہرا باندھنا بھی کہتے ہیں۔
 سہرا دکھانا، دکھانا، شادی دیکھنے کا
 موقع ضایت کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج
 سہرا تو اب ان دونوں کا دکھانا ہی تقدیر
 تقاضیوں کا ماتم ترے مقوم میں تحریر
 سہرا دکھانا۔ بیاہ دیکھنا، بیاہ رچانا، شادی
 کرنا، اردو، صرف، عورتوں کی زبان
 وہ دیکھ کے سہرا جو نہ اکبر کا سرے گا
 اثر سے فریاد قیات میں کرے گا
 سہرا گوندھنا۔ سہرا تیار کرنا۔ اردو، صرف
 فصیح، رائج۔
 جب کہ اپنے میں سائیں نہ خوشی کے مارے
 گوندھے پھولوں کا بھلا بھر کوئی کینہ کھلا
 سہرا اٹنا۔ مقدس چیز کو دریا میں باندھنا۔ خدی
 (حق بھری) تم نے مہندی کس دن سہرائی۔ (دورالافتات)
 قول فصیح۔ مگھ میں اس جگہ سیرانا بولتے ہیں
 سہرا دیدہ۔ فقر اکا ایک گروہ جو حضرت شیخ
 شہب الدین سہروردی کی طرف منسوب ہو۔ فارسی
 صفت۔ (فرنگ آصفیہ)
 سہری۔ ایک قسم کی پھلی۔ خدی، سوخت (دورالافتات)
 قول فصیح۔ یہ دیات کی زبان ہے۔
 سہرے جلوسے کی۔ بیاہ بیاہی
 وہ بوی ہے باقاعدہ بیاہ کے لئے ہوں اردو
 صرف عورتوں کی زبان۔
 کیوں موت کی میں آگت میں جل کے مردگی
 ہوں سہرے جلوسے کی جو بھڑا میں بھرونگی
 سہرے کے پھول کھلنا۔ (کنایت) بیاہ
 کا وقت آنا۔ شادی کی مبارک ساعت آنا اردو صرف

دولوں دولہا دھن خوشی سے ملیں
 کہیں سہرے کے پھول جلد کھلیں
 قول فصیح۔ اب ان معنوں میں تنہا پھول کھلنا
 رائج، فصیح ہے۔
 سہرے کی لڑی۔ سہرے کا وہ لبادہ
 جس میں پھول گندھے جوتے ہیں۔ اردو، سوخت
 فصیح، رائج۔
 قول فصیح۔ عورتیں سہرے کی لڑی کا ٹٹیاں
 خیال کرتی ہیں۔
 سہرے دھن دولہا کی مانتا مرا لٹھکا
 اچھا نہیں جی تو سنا سہرے کی لڑی کا
 سہرے۔ تین سال کا، فارسی صفت،
 قلیل استعمال
 قول فصیح۔ عوام اسی کو سہرا کہتے ہیں۔
 شہرہ۔ منگل، پیر کے بعد کا دن، فارسی
 مذکر، فصیح، رائج۔
 محل صبر۔ کچھ گاڑیاں کا تساہل، کچھ سوار
 ہونے والوں کا تاق مگر بغیر ایک جا ہوئے اب
 اب پھر دی شہرہ تھا۔ (انشائے سرور)
 سہرے فصلہ۔ سال میں تین بار پھل دینے والا
 درخت۔ صفت۔ (دورالافتات)
 قول فصیح۔ بالعموم رائج نہیں۔
 سہرے گر۔ (تابع فعل) تیار، تیزی دھن
 اردو، غیر فصیح، رائج۔
 دو گھنٹے بچے تھے دو بچہ پر
 پھر بات ہوئی یہ جب سہرے کر
 سہرا گانا۔ تین صدوں کی مجموعی حیثیت، شلاہ
 فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
 محل صبر۔ یہ رکن ان تین چیزوں سے جن کو

سے جب ڈومیاں گاتی ہیں لے کر کے وصول
 شیخ جی تم بھی سمجھتے ہو کچھ ان سہلوں کے بول
 سہ لینا :- برداشت کر لینا، سختی جھیل لینا، کڑی
 اٹھ لینا، ارد و صرف نصیح ہر گز ۔

دھوپ بہ لیتا ہے اچھا بار احسان کون اٹھا
 بچاؤں اک گرتی ہوئی دیوار ہے میرے لئے آواز
 سہم :- (فتح اول سکون دم) خوف ترس
 ڈر۔ انسان کے واسطے مستعمل ہے فارسی، مذکر

اس قدر سہم اس کا غالب تھا
کہ کوئی شخص نہ اس کے آگے
حقول فیصل۔ اہل کفر ان معنی میں بالکل نہیں جانتے
سہم مثلاً۔ تیرا عربی (فدائیات)

سہولت :- دلفج اول سکون دوم وسوم موقوف ،
فرا موش کرنا ، بھولنا ، بھول ، چوک ، غلطی ، غسری
مذکر ، فصیح ، رائج ۔
لکھ دیتا دھل بھر کی جا سر نوشت میں
اتنا سہولت کتب تقدیر سے ہوا
قول فیصل :- عام بول چال میں اس کا تلفظ بفتح
اول یعنی دوم دے دے بھول (سہولت) ہے ۔
سہولت :- دلفج اول سکون دوم وتوین (بھول)
سے ہوا ، غلطی سے عربی تعلیم یافتہ بھولنے کی زبان
فہم گئی ہوئی میں بھول نصیب میں
سہولت خط شکست کسی سے پر نہیں
قول فیصل :- سہولت اور عمدہ میں فرق یہ جو کہ سہولت
اس فعل کی نسبت کہتے ہیں جو بے جا تو ہو مگر جرات
اور ارادے کے ساتھ نہ کیا گیا ہو اور عمدہ اس
فعل کے جاکے نسبت بولتے ہیں جس کے کرنے میں جرات
اور ارادے کو دخل ہو ۔
سہولت :- غلطی سے بھولنے سے اور دھرت
تفہیل الاستمال ۔
محل صفت :- الحمد للہ خدایت نامہ نامی مجیدہ گرامی
آکھوں میں جس کو سہولت پر لکھا تھا بارہویں
اسی جیسے کہ یوم شنبہ غنا جوشنات کنگ (انشاء اللہ)
قول فیصل :- اب عربی تعلیم یافتہ طبقہ اس محل پر
سہولت بولتا ہے ۔
سہولت فرامانا :- بھول جانا ، فراموش کر دینا
اردو صفت ، تفہیل الاستمال
حضرت سے جو سوغات سفر پائی ہوئی
میں جو بیوں کو سہولت فرما کر لائی
سہولت :- (بافت) تلم سے کچھ کچھ نکل جانا
نوشہ تحریر ، تلم کا ارادے کے خلاف چل جانا

عربی ، مذکر ۔
قول فیصل :- لکھوں بالہوم رائج نہیں
سہولت کاتب :- کثرت کرنے دے کی غلطی
وہ بھول جو کاتب سے لکھنے میں ہو جاتی ہے ۔ غسری
الفاظ فارسی ترکیب ، مذکر ، فصیح ، رائج
سے یہ دیوان میر پر اصلاح
لوگ کہتے ہیں سہولت کاتب ہو
سہولت کاتب :- (بافت) لکھنے کی غلطی ، غسری
ترکیب ، مذکر ، تفہیل الاستمال
محل صفت :- سین کی صحت کی نسبت جو میر صاحب نے
لکھا ہے وہ سہولت کاتب ہے اور اس کا منشا لفظ غسری
دور باد اکبری
قول فیصل :- لکھوں میں زیادہ تر سہولت کاتب ہیں
سہولت :- ساہل ، مشاغل ، چٹائی ، لکھن
ایک پتھر یا لہے کا گولہ جس میں ایک کندھا لگا ہوتا
ہے اس کندھے میں تھیکے وقت ڈورا باندھ کے
سوار لوگ دیوار کی کچی معلوم کرتے جاتے ہیں اور وہ مذکر
مذکر ، صفت
قول فیصل :- لکھوں اسے سہولت کہتے ہیں
سہولت :- دلفج اول دوم مرشد فتح چارم
آسانی ، آہستگی ، نرمی ، عربی لغت ، فصیح ، رائج
محل صفت :- سکے سے لین دین اور تجارت
میں بڑی سہولت ہوتی ہے ۔ (سہولت) (سہولت)
قول فیصل :- عوام بڑی بات یا بے تحاشی
(سہولت) بولتے ہیں جو درست نہیں ۔
سہولت سے :- آہستگی کے ساتھ نرمی سے
اردو صفت ، فصیح ، رائج
محل صفت :- سہولت سے کجا تم تو پختہ لگتے ہو ۔
قول فیصل :- اس کے ایک معنی ہیں آسانی کے ساتھ

جیسے اگر تم چاہتے ہو کہ سہولت سے یہ کام انجام
پا جائے تو تم بڑے بھائی سے میل کر لو ۔
سہولت پر جانا :- فراشی کی حدیثی زبان
اردو صفت ، فصیح ، رائج
مرا سجدہ سہولت پر گیا میں اسے قضا کہوں یا انا
تری یاد نے تو ستم کیا کہ تیا یا آگے ناز میں
سہولت ہو نا :- بھول جانا ، غلطی ہونا ، اردو
صفت ، فصیح ، رائج
لکھ دیتا دھل بھر کی شب سر نوشت میں
اتنا سہولت کتب تقدیر سے ہوا
سہولت :- (دلفج اول سکون دوم) صحیح ہے ، درست
ہے ، سہولت ۔ ایسے محل پر بولتے ہیں جہاں پہنچنا ہوتا
ہے کہ جو تم کہتے ہو یا کہتے ہو وہی ہو گا ۔ اور دلفج اول
لائق دید سہولت ان کی چوک
قابل سیر سہولت ان کی دھک
قول فیصل :- یہ لفظ بھی فعل کا کام دیتا ہے اور
کبھی فعل کے ساتھ نداء آتا ہے اس کی جمع ہے نہ
تذکرہ تانیث یہ لفظ "سہنا" مہرور کا ماضی بھی
نہیں ہے اس کی اصل لفظ "سج" ہے ۔ اتنے
مقامات پر یہ لفظ بولا جاتا ہے جن میں سب
مقامات کا احاطہ کرنا بہت دشوار ہے اور
اہل زبان ایسے ایسے محل پر بول جاتے ہیں کہ محل
کے اعتبار سے اس لفظ کو معنی کا جابر پہنچانا بہت
شکل ہو جاتا ہے چند قریب القوم مقامات ذیل
میں درج کیے جاتے ہیں ۔
سہولت ، مانا ، نرمی ، فصیح ، رائج
ہم بھی دشمن تو نہیں ہیں اپنے
میر کو تجھ سے محبت ہی سہی
۲۔ ایسے محل پر بولتے ہیں جہاں شرط پائی جائے

جیسے آتو سہی، جاتو سہی، کھاتو سہی وغیرہ فصیح، رائج
 ۱۔ سہی کیل فصل کے لئے ایسے محل پر بولتے ہیں جہاں کھانا جوتا رہے
 کہ پچھلاں کام کر دو۔ فصیح، رائج۔
 ۲۔ اس کو یاں لاتو سہی سوچ میں بھیج دو کیوں رنگین
 ۳۔ ایسے محل پر بولتے ہیں جہاں تپتی خاطر مقصود ہوتا ہے
 مفہوم ہوتا ہے یہی کہیں گے یہی جانیں گے فصیح، رائج۔
 ہم کوئی ترک دنا کرتے ہیں
 ۴۔ سہی عشق مصیبت ہی سہی غائب
 ۵۔ غنیمت سے بہتر ہے کی جگہ۔ فصیح، رائج
 ایک نہ گئے یہ موقوف ہے گھر کی رونق
 ۶۔ حشر تاکید کے واسطے۔ فصیح، رائج غائب
 کچھ تو دے اسے فلک ناہنجاہ
 ۷۔ آہ و فزیاں کی نصحت ہی سہی غائب
 ۸۔ تاکید کلام کے لئے بولتے ہیں مفہوم ہوتا ہے مانو
 جانو خیال کر دو۔ فصیح، رائج
 عشق مجھ کو نہیں دشت ہی سہی غائب
 ۹۔ سہی دشت تری شہرت ہی سہی غائب
 ۱۰۔ سہی قائم رکھنے کے لئے بولتے ہیں مفہوم ہوتا ہے
 جاری رہے۔ برقرار رہے، فصیح، رائج۔
 قطع کچھ نہ تعلق ہم سے
 ۱۱۔ کچھ نہیں ہے تو عداوت بھی غائب
 ۱۲۔ پردائی ظاہر کرنے کے لئے جیسے ہم فقیر ہی سہی یا چلو
 یوں ہی سہی۔ فصیح، رائج
 ۱۳۔ ہر جانی تو اپنا بھی ہی طور سہی (شکوہ اقبال)
 تو نہیں اور سہی اور نہیں اور سہی
 ۱۴۔ ایسا ہی ہوگا فصیح، رائج
 تم ہی سہی اس بات کا جھگڑا کیا ہو لاٹم
 ۱۵۔ شہرہ کر دو۔ قبول کر دو۔ فصیح، رائج

سہی ہونے میں ہو کیا رسوائی
 ۱۔ وہ مجلس نہیں غلوت ہی سہی (لاٹم)
 سہی :- (بالفتح) راست، سیدھا، سوزوں جیسے
 سرود ہی سہی، صفت (برہان و حیات)
 فقیر اک سہی قد کا پایا جو ہم کو
 ۲۔ اس سرود آزاد چھیلا ہمارا
 قول فصیل :- اردو میں زبانوں پر باکسر ہی سہی
 جو درست نہیں۔
 سہی (شام) :- (تابع فعل) سر شام۔ اردو و ترکی
 قول فصیل، لکھنؤ میں سر شام (باغاف) ہی کہتے ہیں
 ہی شام دہلی سے مخصوص ہے۔
 سہی قائم :- سید سے اور سوزوں قد والا
 کنایہ معشوق، فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔
 ۳۔ اس سرود ہی قامت قدیر قیامت ہو (لاٹم)
 قول فصیل :- انھیں معنوں میں ہی قرار ہی رائج (لاٹم)
 ۴۔ کے وہ سات آٹھ ہی قد من عذار
 گیسو کسی کے چہ پہ دواد کسی کے چار
 ۵۔ انھیں معنوں میں سہی بالا بھی ہو جا یا اردو میں شہر نہیں ہو
 قریاں کہتی ہیں باہم دیکھ کر بالائے سرود
 ۶۔ اس سہی بالائے آتی ہے بالائے سرود
 سہی کرنا :- درست کرنا، صحیح کرنا، اردو صرف
 حرف غلط کو سن کے درپے نہ غلوں کے ہونا
 جو کچھ کہا ہے سب نے پہلے اسے سہی کو حیر
 قول فصیل :- لکھنؤ میں "صحیح کرنا" لکھتے اور غلط کرتے
 ہیں البتہ غلط ہیں، سہی کرنا زبان پر آتا ہے۔
 شہیل :- (لغوی ادل و فتح دوم) ایک نہایت
 چمک دار اور شہور تیار سے کا نام جو ملک میں میں
 طلوع ہوتا ہے۔ غریب، مذکور، فصیح، رائج
 نہ آئے سہی تیری خاطر پر میں

چلتا رہے یہ فلک کا سہیل سیرت
 قول فصیل :- ملک میں میں جب یہ تیارہ طلوع ہوتا ہے
 تو اس کی تاثیر سے تمام حشرات الارض مر جاتے ہیں اور
 چڑے میں خوشبو پیدا ہو جاتی ہے یہاں وہ کہیں کا
 جڑا نہایت عمدہ ہوتا ہے۔ ترکیب کے ساتھ سہیل میں
 (باغاف) زیادہ مستعمل ہے۔
 مرتج شک ہو کے میان خنن گرا
 ۲۔ بن کے حقیق سرخ سہیل میں گرا عشق لکھی
 سہیل فلک (باغاف) بھی نظم ہوا ہے جو عام طور سے
 رائج نہیں۔
 ۳۔ میں نیزے کا چاہے تو سہیل فلک آئے دیر
 سہیل :- (فتح اول دیاے مجھوں) گویاں ہجوں
 لڑکی، کسی لڑکی کے ساتھ رہنے والی لڑکی صاحبہ
 دو دوست لڑکیاں آپس میں ایک دوسرے کی سہیلی
 ہیں۔ اردو مرثیہ، سورتوں کی زبان۔
 سہیلی اور خواہیں امتہا ہی
 ۴۔ زرد زور بھرے ہر اکہ تاج (زانیہ اردو)
 پھر تو یہ ہر دل عزیزی اک سہیلی ہو گئی
 جب کوئن دکھو رہے کی یہ سہیلی ہو گئی
 ۵۔ یہ گھر لگا بیاں ہے کوئی باون گلا سے کم
 ایک سے اک آہ بند کی سہیلی قرے
 قول فصیل :- مولف نور اللغات نے اس لفظ کی
 تشریح یوں کی ہے (سہیل) : ساتھ + آہی - سکھی
 سہیم :- (بہروزن کویم) شریک حصہ دار، عربی
 صفت۔ (لور اللغات)
 قول فصیل :- اردو میں کی کے ساتھ شریک سہیم
 کا عطفی ترکیب سے بول دیتے ہیں۔
 سہی نہیں :- سند نہیں اردو۔ دہلی کی زبان۔
 فصل صرف :- مجلس میں چرچا، نظر نامہ، شامنامہ

چنگیز آمد کا چاہیے۔ افلاق نامہ، مکتوبات شیخ شرف
میری اور حدیث کی بھی نہیں۔ (رد بار اکبری)
سین۔ (بروزن میں) گھوڑے کی خدمت کرنے
والا گھوڑے کا نگراں، عربی مذکر غیر فصیح، راج
نے دانہ نہ کھا، نہ تیار نہ سین
رکھا ہو جیسے اس کی طفل شیرخوار
قول فیصل۔ باعتبار اردو میں فصیح ہے جو اردو
عربی میں اس کو سانس بھی کہتے ہیں۔ سانس کے پینے
کو ہم سینی کہتے ہیں جیسے سینی علم دریاؤ۔
سینی۔ تیس۔ فارسی صفت۔ (ذواللغات)
قول فیصل۔ ترکیب سے ہونے میں جیسے صدی سال
سینی۔ سردی کے سبب سو سو کرنے کی آواز ذرنگ کسینی
قول فیصل۔ لکھنؤ میں زیادہ تر تکرار ہو سکتے ہیں۔
سینی۔ چکی سے لینے یا کسی چیز کے کاٹ کھانے یا ٹکڑے
یا برج کی مین سے جو آواز آدمی کے منہ سے نکلتی ہو اردو
سوت۔ (ذرنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں سوت اور سوت (سے)۔
سینی۔ (ساحف تشبیہ) کی آیت، مانند، مثل
نظیر، مشابہ، اردو، فصیح، راج۔
گزارتی پر نیم زلف یا اس راہ سے اکثر
نہ ہوگی روزن دیوار ہی بوزاف آہو میں
قول فیصل۔ مختلف خمیروں کے ساتھ اس کا ایک
مفہوم ہے۔ کسی کی ہمدردی میں "جیسے ان کی سی دان
کی ہمدردی میں۔ میری سی میری ہمدردی میں،
رات بچانے لگی دامن سیاہی کے لئے
دیکھ کر محترم میں تجھ کو شری سی کہنے لگی
اسی محل پر ایسی بھی بولتے ہیں۔
سینی۔ (ہائے کثرت و افراط جیسے بیڑیاں
سی بیڑیاں توڑی ہیں۔ خست سی خست کی ہے

کہ کہ نہ کرے گا۔ (ذرنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ (لکھنؤ بھی استعمال کرتے تھے مگر اب
متروک ہے۔
بے قراری سی بے قراری ہے عجز لکھنوی
سے۔ (حرف جار باکسر، ابتدا کے لئے جیسے کل سے
پرسوں تک یا گھر سے بازار تک)
قول فیصل۔ پہلے اس کی جگہ سوں، سیتی اور تے
وغیرہ استعمال کرتے تھے۔
سے۔ (ربط کلام کے لئے۔ اردو، راج)
بیت خدا سے کچھ کو ہے واسطہ نصیب
دست خدا ہے نام سے دستگیر کا
سے۔ (لفظ کی، کے بجائے۔
خفتن) اسے کھانے پینے پر اسے کیا کی پر بیشتر
اس جگہ کی استعمال ہو۔ (ذواللغات)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس صورت سے سے، استعمال
نہ پہلے کبھی تھا اور نہ اب ہے۔
سے۔ میں کے ساتھ مجملہ کے معنی دیتا ہے بعض بھینٹ
کے واسطے، اردو، راج۔
محل جہان زیر شریف قوم میں سے ہے۔
سے۔ میں (حرف جار) کے بعد آ کے مجملہ کے معنی دیتا
ہے جیسے "میں ان میں سے نہیں ہوں جو وعدہ خلافی
کر جاتے ہیں۔ اردو۔ راج۔
سے۔ سبب یا علت ظاہر کرنے کے لئے آتا ہے
جیسے۔ (لاؤ اسپیکر کی تیز آواز سے جیسے کان پھٹے
جاتے ہیں اردو، راج۔
سے۔ (دست، ذریعے سے جیسے سواروں
سے قلعہ لے لیا) یا "ہاتھ سے قلم پھینک دو" (ذواللغات)
قول فیصل۔ فقرہ نمبر میں میں صورت سے استعمال ہوا
ہے اب وہ صورت متروک سی ہے۔ فقرہ نمبر میں وہ معنی

پہنیں میٹھ رہے ہیں جو اوپر درج کئے گئے ہیں۔
سے۔ علامت مفعول کے لئے۔ اردو، راج
محل صفت۔ میں نے ماد سے کہا تم کو خالہ امی سے
اس قسم کی گفتگو نہ کرنا چاہیے۔
قول فیصل۔ کہنا، محبت کرنا، دعا کرنا، حرف کرنا
درگزر کرنا، درگزرنا، وغیرہ کے مفعولوں کے ساتھ
سے علامت مفعول آتی ہے۔ جیسے ان سے کہا گیا ان
سے محبت کرو وغیرہ۔
سے۔ (ہمراہ اور ساتھ کے معنی دیتا ہے اردو، راج)
محل صفت۔ والدین سے اچھا سلوک کرنا اولاد کا فرمان
نصیبی ہے۔
سے۔ نسبت کے واسطے جیسے ایک سے دو
بچے۔ اردو، راج۔
ہونی ناپید ہی اس ملک سے جیتی و چلائی
کہ مانکا نوجواں بڑھو سے بڑھ کر ست آدمی
سے شہر سمیت۔ جیسے دس آدمیوں سے وہاں گیا
(ذرنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اس کا مفہوم ہے ہمراہ لے کر، بہرہ
لے لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔
سے۔ (پھر اور بعد کا فائدہ دیتا ہے۔ اردو، راج)
محل صفت۔ ہمیں اس شرط پر چھوڑ دوں گا کہ آج سے
طے کر لو کہ اب چوری نہیں کریں گے۔
سے۔ (پر۔ اوپر جیسے کوٹھے سے گر پڑا۔ بیڑھی
سے گرا۔ (ذواللغات)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں زیادہ تر اس محل پر کہیں گے
"کوٹھے پر سے گر پڑا" یعنی "سے سے پہلے پر کا اٹھا
کر رہے۔
سے۔ (باز، اور طرف کا فائدہ دیتا ہے اردو، راج)
ع۔ (دیکھ لو قبل سے گھٹور گھا اٹھی لاکھم

سے :- اندر اور میں (حرف جار) کا فائدہ دیتا ہے
اردو : فصیح ، رائج

محل نشہ :- الماری سے فائدہ آزادی تیسری جگہ کال لاد
سے :- تجربہ یا عملی زندگی کی جگہ جیسے دس میں سے
پانچ جن کو اردو ، فصیح ، رائج

سے :- اظہار کثرت کے محل پر - اردو - مترادف
ہے مراد داغ دل سوزاں وہ پر نور آفتاب
جس سے ڈر کر لگا گاتا جو دور سے دور آفتاب

سے :- عطلہ کی اور دوری ظاہر کرنے کے لئے - اردو
ع تبر بھی سینہ بسمل سے پر افشاں نکلا غائب
سے :- کبھی سے اور تک دو متضاد چیزوں پر آتے
شکل کا فائدہ دیتے ہیں - اردو ، رائج

محل نشہ :- عالم سے لے کر جہاں تک بادشاہ سے
کے فقیر تک سب اس کا دم بھرتے ہیں -
سے :- کبھی کبھی گوارے میں یہ لفظ محذوف
ہوتا ہے اردو - دہلی کی زبان

لائی حیات آئے ، قضاے چلی چلے
اپنی خوشی نہ آئے ، اپنی خوشی چلے

قول فیصل :- ذوق دہلی نے جس محل پر سے ، کو
مزدون کیا ہے اہل لکھنؤ ایسے محل پر سے کو ظاہر کر کے
کہتے ہیں جیسے - آدمی کسی کے بیاں آتا ہے اپنی خوشی سے
اور جاتا ہے تو دوسرے کی خوشی سے : البتہ چند
محاورات میں سے کو محذوف کر کے بھی بولتے ہیں جیسے
متھنوں چنے چوانا ، دانتوں پسینا آنا ، آنکھوں دکھا
ال ، اس کان سنا اس کان اور دنیا وغیرہ
سے :- کبھی چیز کو استعمال کرنے کے لئے بولتے
کے کو کی جگہ بولتے ہیں - اردو ، دہلی کی زبان -

سایہ کی طرح ساتھ پھریں سرد و صوبہ
تو اس قدر دل کش سے جو گلزار میں آئے

سے :- سادہ حرف تشبیہ کی صحیح طرح اور
ماند کا فائدہ دیتا ہے - اردو - رائج

ہزاروں داغ مرے آفتاب سے چکے
ذوق غلٹ روز فراق میں آیا
سے :- حالت میں کی جگہ -

جل سے کدے میں شیخ بسر کو مرصیام ذوق
مسجد میں تنگ بیٹھا کیوں آفتاب سے در لطف

قول فیصل :- اہل لکھنؤ اس معنی میں نہیں بولتے
سے :- کسی چیز یا شخص کی بزرگی یا برائی کو
کرنے کے محل پر جیسے کا فائدہ دیتا ہے اردو ، فصیح ، رائج

الفاد سر فردش کی لاش ، اقربا کی لاش
عباس سے مجاہد تیغ آزما کی لاش
قول فیصل :- اس لفظ کو ایسے محل پر استعمال کرتے
ہیں جہاں کسی شخص یا چیز کی بزرگی یا برائی کو دکھاتے
ہوئے اس شخص یا چیز کی کسی کسی کا ذکر کیا جائے جیسا
کہ سر مثنوی میں ہے -

عباس سے مجاہد تیغ آزما کی لاش
یعنی عباس جن کی شجاعت کی انتہا نہیں وہ بھی قتل
ہوئے اور ان کی لاش پڑی ہوئی ہے - میر انیس نے
اس لفظ کو مذکورہ بالا مفہوم سے ذرا سا ہٹ کے
نظم کیا ہے -

گرو گئے تھے کئی دن کہ گھر میں آبیہ نہ تھا
مگر حسین سے صابر کو منظر اب نہ تھا
مصر نہ ثانی میں کسی کی کا ذکر نہیں کیا گیا - منظر اب تھا
کا منظر ٹکڑا جاتا ہے کہ عالم منظر اب میں بھی حسین صبر
کی منزل پر اسی طرح کا مزن رہے جس طرح پہلے تھے
سے :- (افصح) - اردو ، غیر فصیح ، رائج

سفاوت یہ ادنیٰ ہی اس شد کی ہے
کہ اک دن مدشاے دیے سات

قول فیصل :- یہ لفظ مرکبات میں اعداد کے بعد آتا
ہے جیسے دسے ، تین سے ، سات سے ، جیسا کہ
شر میں ہے -

رئیسات :- (افصح اول و کسر دوم) - برائیاں
بہت سے گناہ ، ہامی ، برے افعال ، عربی ، مذکورہ
تقاسم یا فحہ طبع کی زبان -

قول فیصل :- عربی دال طبعہ کبھی کبھی گھڑیا و تقریر
استعمال کر دیتا ہے - لفظ اردو کے لئے غیر ملازم ہے
عربی میں اس کا واحد پتہ ہے -

سیاح :- (افصح و تشدید دوم) - بہت سیاحت
کرنے والا ، بہت سیر کرنے اور پھرنے والا - عربی
صفت ، مذکر ، فصیح ، رائج

محل نشہ :- ایک سیاح کا فرض ہے کہ انکشافات جہوں
سے ال وطن کو طبع کرے - (مقدور شعور شاعر عربی)
سیاح :- مسافر ، سفر کرنے والا ، راہی ، راہ
چلنے والا ، عربی ، مذکر - (خبرنگار منشی)

قول فیصل :- عام طور سے اس کا مفہوم جو سیر کرنے
ملکوں ملکوں پھرنے والا -

سیاحت :- (کسر اول و فتح چہام) - سیر ، سفر
عربی ، مؤنث ، فصیح ، رائج

قول فیصل :- یہ لفظ اپنے مترادف لفظ سیر کے ساتھ
سیر و سیاحت کی عطفی ترکیب زیادہ زبانوں پر آتا ہے -
سیاحی :- (افصح اول و تشدید دوم) - مسافر تہ
تقریر مسافر ، سیر عربی ، مؤنث ، فصیح ، رائج -

عمر گزری جو اسی دخت کی سیاحی میں
پانچویں پشت جو شبیر کی سیاحی میں
قول فیصل :- گردش کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے -

آسمان پر بد و خورشید میں پرستار
سب کو سیاحی تقدیر لے پھرتی ہے

سیادت :- دیکھو کیا حال ہے سیاروں کا
عجب انداز ہے ان کاروں کا

ندام نے آداب سیادت نہ بھلایا
پردے کے لئے گرفتاروں کو لگایا
قول فیصل :- شر میں لفظ سیادت ہے پہلا معنی
میں ہستالہ ہوا ہے۔ سیادت بمعنی سید ہونا اور سید اولاد
علی و نسل کو کہتے ہیں۔ یہ ضرور ہے کہ سیادت کے معنی
معنی دہی ہیں جو مولف نے ذکر کرنے لکھے ہیں مگر اصطلاحی معنی
اس قدر شور میں کہ معنی میں کوئی ہستالہ ہی نہیں کرتا
مولف فرنگ آصفیہ نے اس کے ایک معنی امامت بھی
لکھے ہیں جو درست نہیں۔ مولف نور اللغات نے سیادت
کے معنی سلطنت و حکومت بھی لکھے ہیں جو کھنڈوں میں لکھے
نہیں۔

سیار :- ایک جانور کا نام ہے جو مری سے بڑا
اور بھڑے سے چھوٹا ہوتا ہے۔ مثال، گیدڑ، اردو
نکر، راج۔

قول فیصل :- بند فرنگ آصفیہ دہلی میں سیار
نوٹ ہے۔

سیار :- (بفتح و تشدید دم) گردش کرنے والا
سیارہ ثابت کی ضد عربی، صفت تعلیم یافتہ طبقہ
کی زبان۔

یاں ہوا شکرداں رقص میں داں یار جہا
تارے سیار جہا وہ ہے سیار جہا
خمس کے گرد ہیں سائر سیار
گرد سیار ہیں دائر اقرار مرزا رسوا
قول فیصل :- عربی میں اس کی جہ سیارات ہے
اس کی فارسی جہ سیارگان ہے۔

پھر تہیں گردش سیارات
اس نے اس بات کا کیا اثبات

سیار :- بہت سیر کرنے والا، بہت پھرنے والا
عربی، مذکر تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان، قلیل الاستعمال
کیا کچھ کر دیتے ہیں کچھ کو سیار چین
سبزہ بیگانہ ہوں لیکن ہوں مہمان سیار
قول فیصل :- راہی کے معنی میں بھی استعمال کرتے تھے
جیسے "بعد زوال آفات چار دست ملکی، پانچ سردار
اس کے بھی ہاتھ سے تیار گشتن جاں ہوئے و ظلم ہوش
سیارنگی :- سیار کی گریہ۔ سیار کی ٹہریوں کا دکھنا
اردو، ستروک۔

سیارنگی جو ابھی باندھ دوں میں کمرے کے
نہ تیار کے برابر پڑے تلوار کا خط
سیارنگی :- مشور ہے جس شخص کے پاس سیار کی ٹہری
ہوتی ہے اس پر کوئی حربہ کارگر نہیں ہوتا ہے۔ کنا بیٹہ ایسے
شخص کو کہتے ہیں جس پر مار کا اثر نہ ہو۔

قول فیصل :- سیارنگی کوئی لفظ نہیں سیارنگی ہے
باندھنا یا بدمین اس طرح اس کے مندرجہ معنی بادی ہوائی
ہیں۔ اس کا مطلب ہے مضبوط کر دیا جائے جیسے جلیبی یہ بھی
چمڑا ہے اس کے ڈیل میں سیار سینگی ہے اگر انتقام
پر آمادہ ہو جاتا تو بڑی ہوتی۔ (اردو پنج)
(فرنگ اثر)

سیار کی لکھی :- (کنایت) الماس (ذرات اللغات)
قول فیصل :- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

سیارہ :- (بفتح اول و تشدید دم و فتح چارم) وہ
ستارہ جو اپنی حرکت سے گردش کرے۔ گردش کرنے
اور پھرنے والا ستارہ ثابت کا نقیض، عربی، مذکر
تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

شب لہری میں نے فرقت میں جو سو آسمان
اژدہا تھی کہ کشان عقب ہر اک سیارہ تھا
قول فیصل :- اس کی اردو جمع سیار اور سیارہ مستحق ہے۔

دیکھو کیا حال ہے سیاروں کا
عجب انداز ہے ان کاروں کا
لفظ اپنے تضاد و لفظ ثابت کے ساتھ زیادہ آتا ہے۔
رات بھر ہر ثابت و سیارہ گرم لاف تھا
صبح دم خورشید جب نکلا تو مطلع عاف تھا
سیاست مراد کبر اول و فتح چارم، راکٹ کی
حفاظت اور نگہبانی نظم و نسق، عربی نوشت فصیح، راج
تعلیم ہے آپ ہی مفلوم سیاست ایسی
سار عالم میں ہوا کہ ہم ریتا ایسی
قول فیصل :- فارسیوں نے مجازاً بمعنی قتل کرنا،
اذا، باندھنا بھی استعمال کیا ہے۔
سیاست :- سخت گیری، قلم سختی، عربی لفظ
نوٹ، ستروک۔

مبادا اس کے یہ میری حیانت
کرے میرے اوپر وہ کچھ سیاست
عوض اثر اس کا لگے میں حشر کے لگا
کرے گا جو سیاست حاکم ظالم رحمت پر

سیاست :- باندھ کے مارنا، ناری نوٹ ستروک
روح پہلے تو کمرے سے لے لے
پھر سیاست سے اس کو قتل کر دے (گلشن عشق)

سیاست :- تینہ جو سزا جزا دینے سے جو چشم
نما، دھکی، عربی نوٹ۔

قول فیصل :- بند فرنگ آصفیہ کرنا کے ساتھ اس
کا صرف تھا۔ سیاست کرنا، تینہی طور پر کسی کو سزا دینا
مولف مذکور ہیں نے حکومت و سلطنت بھی اس کے معنی لکھے
ہیں لیکن ان دونوں معنی میں اب اہل کھنڈ بالکل
نہیں بولتے۔

سیاست حاضرہ :- موجودہ سیاست، فارسی
ترکیب فصیح، راج۔

محفل صہ۔ صہ کی سیاست حاضرہ کی کشمکش نے سید علی نقی کو منظر نہ ہونے دیا اگرچہ وہ اس کے اہل بھی تھے۔
سیاست گر :- جو نیز اسفاک، فارسی، صفت (ذواللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔
سیاست گر :- (مدن) بیضم اول دفعہ عدم شہر کا انتظام، عربی الفاظ، فارسی، ترکیب، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔
محفل صہ۔ انسانی معیار کو دو چیزیں خصوصیت سے لہذا کرتی ہیں تدبیر منزل اور سیاست مدن۔

سیاست میں حصہ لینا :- امور مملکت میں دخل ہونا۔ اردو صہ، فصیح رائج۔
محفل صہ۔ ہونا تو یہ چاہیے جو حضرات سیاسی نشیب فراز سے بخوبی واقف ہوں وہی سیاست میں حصہ لیں۔

سیاسی :- کئی حالات سے متعلق، ملکی، نظام سے متعلق۔ عربی لفظ، صفت، صفت، فصیح، رائج۔

محفل صہ :- میں سیاسی معاملات میں نہیں لکھتا سیدھی سیدھی بات جانتا ہوں۔

سیاسی :- سیف یعنی تلوار چلانے والا۔ تلوار با تیغ زنی کا ماہر۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان دست سیاف سے کچھ ربط عجیب سیف کو ہے۔
یہ تو ہے قہرہ افضل خدا عزوجل عالمی

سیاق :- (دیکھو) حساب لکھنے کے قاعدے۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان

فاضل انھیں پر رکھتے ہیں بوسے دم شمار
سب سے الگ سیاق جو اپنے حساب کا
قول فیصل :- سیاق کے لغوی معنی ہیں ردال کرنا چلانا اور اس ڈوری کو بھی کہتے ہیں جو باز کے پاؤں میں باندھی جاتی ہے جو کہ علم حساب میں زبان و قلم

کو متعدد بار تیزی کے ساتھ حرکت ہوتی ہے یا حساب کی یادداشت باز کی ڈوری کی طرح حساب کو بھولنے سے روک دیتی ہے۔ اس لئے اصطلاح میں حساب لکھنے کے قواعد کو سیاق کہنے لگے۔

سیاق :- معنوں کا ربط، طرز کلام، عبارت کا قرینہ انداز، تحریر، عربی لفظ، مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان
کہ سیاق سے تحریر شوق طول نہ ہو
زبان، خامہ تسان اس میں قادر ہو
قول فیصل :- اس سہی میں ترکیب، اضافی کے ساتھ۔

سیاق عبارت :- زیادہ زبانوں پر ہے جیسے سیاق عبارت سے ظاہر ہے کہ تم نے یہ خط بہت جلدی میں لکھا ہے۔
فرنگ آصفیہ نے سیاق عبارت کے معنی میں سیاق کلام بھی درج کیا ہے اور ذیل کا فقرہ مثال میں پیش کیا ہے۔
سیاق کلام سے ظاہر ہے کہ آپ کا رجحان دوری طرف زیادہ ہے۔ لیکن سیاق کلام اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
سیاق :- (دیکھو) اول، ضم، چارم و سکون ششم دفعہ منقسم، صنعت لفظی کی ایک قسم جو کہ کلام میں عددوں کا ذکر کرتے ہیں یہ ذکر چاہے سلسلے اور ترتیب کے ساتھ ہو چاہے بے سلسلہ اور بے ترتیب ہو۔ عربی ترکیب، علم بدیع کی اصطلاح۔

قول فیصل :- اس صنعت کی مرتبہ اور غیر مرتبہ و مثالیں درج ذیل ہیں۔

کشتہ ہوں ایک طرف ہیں دو طرف کہ چاروں
ششدر تھے سب کہ موت سے کیونکر وہ چاروں
جز منہ سپر میں مرے دشمن تو اور بھی
لیکن بڑے غضب ہی دو تین چار ہیں

سیاق و سباق :- (سباق بروزن طباق)
معنوں کا ربط، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان
سیاق :- (دفعہ اول و تشدید دوم) سب سے والی چیز

رقیق شے۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان
پی کے دیکھو آتش سیال کبھی اسے واعظ
عم کے دفتر ہوں تو اک جام سے جل تبائیں
سیاق :- سچک دار، عربی، صفت، مترادف

محفل صہ :- ہوا بدرجہ غایت سیال اور پکے اور (خاندانہ)
سیاق لکھنے کے قابل (فرنگ آصفیہ)
قول فیصل :- علم طبیعی کی اصطلاح میں ہر اس چیز کو سیال کہتے ہیں جو اپنی شکل بدل سکے۔ جیسے پانی پارہ لکھنے کے قابل چیز کے معنی میں اس لفظ کو عمومیت حاصل نہیں ہو۔

سیال :- (دفعہ اول و تشدید دوم) سائیں کی
تغیر بالجمت، بالہم، پیا، ملک، خاندان، شہر
منہی گیتوں کی زبان

جوگن بن جادو گی میں سیاں تو رے کارن گیت
سیال :- (دیکھو) اول، ہوشیاری، چلاکی، عیاری
فطرت، اردو، مذکر، حوام کی زبان

یہ دہروں کے فن و ذریعہ اتنی عمر میں
جھنڈا لٹا دیا تو آئے کہ اس کے بیان پر

قول فیصل :- اس لفظ کا استعمال برائی کے معنی پر ہے کرنا کے ساتھ (سیان کرنا) اس کا صرف ہو جیسے تم ہم سے بھی سیاں کرتے ہو بلکہ تم نے ذرا سی چیز لایا کیا۔

سیا کرنا :- (دیکھو) چالاکی، ہوشیاری، فطرت، کالیان
بات کی تہہ کو جلد پہنچ جانے والا، اردو، مذکر، حوام کی زبان
جب بات بناتا ہوں تو لکھتا ہوں چھرا دل
ہے یا رسیا نا کوئی فقرہ نہ چلے گا

قول فیصل :- نازک سے فرق کے ساتھ اس کے ایک
معنی گھاگ اور گرگ باران دیدہ بھی ہیں
ملک دو ملک اپنے آہرے ناصح کا حال دیکھو

یہاں تو وہاں تقابلیہ سیانے نے کیا کیا سوچا
اس لفظ میں برائی کا پہلو ہے۔ مگر مصنف اس لفظ کو متعارف
نے بھلائی کے عمل پر بھی اسے استعمال کیا جو خلاف جمہور
ہونے کی وجہ سے درست نہیں۔

سیانہ رہتا ہے اکثر کلام تحسین و تہنیت
سیانا ہے عسکری نیک سریر تہنیت و تہنیت
مولف فرنگ آصفیہ نے اس کے ایک سی موم شناس
اور قیاس شناس بھی لکھے ہیں۔ لفظ موم شناس میں چونکہ
برائی کا پہلو نہیں ہے اس لئے باعتبار اردو یہ معنی درست
نہیں۔ مولف مذکور نے اس کی اس لگیاں لکھی ہے
جو سنسکرت زبان کا لفظ ہے۔

سیانا۔ سیانہ۔ سن تیز کو پہنچا ہوا۔ اردو، مذکور
عوام اور عورتوں کی زبان۔

کر دکھا تو تیرے طفلی میں جسے
اب تو وہ رہا سیانا ہو گیا
قول فیصل۔ اس کی تائید سیانی بھی مستلزم ہے۔
گہا ساس نے میں نہ رخصت کر دیں گی
ابھی میری رو کی سیانی نہیں ہے

سیانا۔ بھیل، کھوس، اردو مذکور عورتوں اور
عوام کی زبان۔

محل صرف۔ اسے وہ بڑا سیانا ہے دینے کے نام
کو اڑے کے نہیں سوتا۔

سیانا۔ عامل، بھوت پریت اتارنے والا، گنڈا
تو یہ کرنے والا۔ اردو، مذکور عوام کی زبان۔
ہزار کوئی بیانے لائے کوئی ہائے کوئی کھلائے
جسے کہ اسیب زلف کا ہے نہ فحشے کو نہ ستر کی

قول فیصل۔ زیادہ تر لایانہ کھنڈ کی زبان ہے۔

سیانا کو ا۔ دکانیہ، بڑا ہوشیار (نور الفات)
قول فیصل۔ سیانا کو اس شل سے الگ نہیں ہوا

جانا۔ سیانا کو اگو کھانا ہے۔ لہذا سیانا کو ا لکھ نہ
قائم کرنا چاہیے لفظ سولف نور الفات نے اس کے معنی
بڑا ہوشیار لکھے ہیں جو درست نہیں سیانا کو اس
شخص سے مراد جو بہت بڑا ہوشیار ہے۔

سیانا کو اگو کھانا ہے۔ زیادہ ہوشیاری سے
سے اکثر خطا ہوتی ہے مثل (نور الفات)
قول فیصل۔ اب گوہ کی جگہ گوہ درون خوا
تحریر اور تقریر اور دونوں طرح سے رائج ہو چکا کہ وہ
مفہوم بھی نہیں جو مولف نے تحریر کیا جو اس کا مفہوم
ہے جو زیادہ ہوشیار تھا جو اس سے غلطی بھی ہو جاتی جو
اس کا استعمال برائی کے عمل پر ہے۔

سیاں بھٹے کو تو ال اب رکا ہے گا۔ جان
پہچان یا دوست کے صاحب اختیار ہونے سے ڈر جانا
رہتا ہے اردو، شل، عوام کی زبان

محل حسن۔ سیارہ عیار نے غرض عہد لب ہنر کھو کر
نشتیاں شراب کی ڈالیاں بیرون کی دہان میں دیکھ کر
مہر و راز سارے کرکٹانے بھانے پر آمادہ ہوئیں کلا کا یہ
عالم جو کہ بوجہ شل سیاں بھٹے کو تو ال اب ہنر کا جو کہ
نور الفات سے پھولوں نہ ساقی تھی۔ (عسکری ہوشیار)

سیان پت۔ ہوشیاری، ہوشیاری، غفلت، اردو،
نوٹ، دہلی کی زبان۔

محل صرف۔ انگریز عداوت سے پہلے کوئی رقبے
کی پیمائش کرتا تھا اور وہ اقسام زمین دیکھتا تھا۔ چھلی جی
پر نظر کر کے بہت سیان پت کی تو سرسری طور پر صورت
حال دیکھ کر گاؤں کیجے (مثل بچہ ایک چھل بھڑادی۔
(ابن الوقت)

قول فیصل۔ اس میں برائی کا پہلو ہے۔

سیان پن۔ سیان پنا۔ چالاک، ہوشیار
غفلت، عیاری۔ اردو، مذکور عوام کی زبان۔

محل حسن۔ نفیس بہت سیان پن آتا ہے اردو
بھی بھاری گروہ سے نہیں نکلتے سیان پن کی حد کر دی
سیان کرنا۔ چالاک کرنا، غفلت سے کام لینا
اردو صرف، عوام کی زبان

یہ بے مروتی کہ گنہ کا مضائقہ
اتنا تو میری جان نہ چھوٹے سیان کر

قول فیصل۔ کجوسی کرنا بھی اس کا مفہوم ہے
وہ یہ بھی بھاری جوب سے نہیں نکلتے اتنا تو میری

سیاں کی کمانی چھپا کا نام۔ کسی کا پیسہ
غریب کر کے نام کسی اور اور کا لیا۔ اردو، شل، عورتوں
کی زبان (فرنگ اثر)

قول فیصل۔ اب قلیل استعمال ہے۔

سیانی۔ سیان کی تائید، الف، اردو، نوٹ
عوام اور عورتوں کی زبان

محل حسن۔ جب رو کی کچھ سیانی ہوئی تو شادی کی
نکرہ ہوئی۔ (نشانہ آواز)

سیاوش۔ دیکھو دل دو اور صرف بردون
مخالف نیز بضم چارم بردون خون (کیجا دس کے
بیٹے کا نام جس پر اس کی سوتیلی ماں جس کا نام سودا ہے
تھا عاشق ہو گیا تھی۔ سیاوش اسی عہد سے انگریزوں
کے مقابلہ کے بہانے دار سلطنت سے دور چلا گیا تھا
مگر اپنے اس کے خدمات کی کوئی قدر نہ کی چنانچہ
سیاوش انگریزوں سے لے گیا انگریزوں نے اس کے
ساتھ اپنی رو کی کی شادی کر دی۔ لیکن کسی بات پر
خفا ہو کر انگریزوں نے اپنے دارا دیا دیش کو بڑے
ظلم سے مراد ڈالا۔ فارسی، مذکور۔ راج

دھب سراپہ دوسے کاپے سراپا عدد
نہرو دسم ہوا آب قلب سیاوش ہو جاوے

سیاہ تاب :- وہ چیر جس کی سیاہی میں چمک
ہو فارسی، قلیل الاستعمال

عاضہ میں کھیلے دل عشاق کا شکار
زلف سیاہ تاب سے بڑھ کر رفل نہیں لطافت
سیاہ تالو :- وہ گھوڑا جس کا سمٹ کالا ہو۔
(ذواللغات)

قول فیصل - لکھنؤ میں بالعموم رائج نہیں۔
سیاہ چشم :- (کنایت) بھیروت ہونا۔ فارسی
صفت۔ (ذواللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
سیاہ خانہ یا حسینیہ :- خانہ دیراں، فارسی
نکر۔ (ذواللغات)

قول فیصل - فارسی میں خیرہ صحرانیشان عرب کو
سیاہ خانہ یا سیہ خانہ کہتے ہیں اس کنایتہ زندان کو بھی
کہتے ہیں اس وہ گھر جو برکت نہ رکھتا ہو یا خود ازبائیں
اردو میں سنی مذہب میں استعمال کرتے ہیں۔

عالم سیاہ خانہ پر کس کا کہ روز و شب
نہر وہ شور ہو کہ وہی نہیں کچھ سنائی بات
اگر میرے سیہ خانے میں آجائے
مسکرات ساری اڑ جائے ہمسای

سیاہ دانہ - سیہ دانہ :- اسپند سنہتی کا لفظ
جو نظر بد کے واسطے جلاتے ہیں فارسی، نکر، متروک
جیہ کسی کی نظر پر طی رنج پر
خال مشکیں سیاہ دانہ ہوا

سیاہ دانہ مسٹ کر سو غفلت عیالم
مقابلے میں جو آئے وہ فیل دل بادل کھڑی
خدا کی ہرے تیرے خیال پر ادبستہ
سیاہ دانہ پر دل حاجت سپند نہیں بکھر

قول فیصل - سیہ سی کو کالا دہن کہتے ہیں۔

قول فیصل - اس کا محض یہ باطن بھی رائج و
نصیح ہے۔

اس سیہ باطن کے دل میں نور ایسا نہیں ظاہر
سیاہ سخت :- بے نصیب، فارسی ترکیب، صفت
نصیح، رائج۔

قول فیصل - سیاہ سخت سے زیادہ یہ سخت متعل ہو۔
سیاہ سختی یا سیہ سختی :- بے نصیبی، بے سختی، فارسی
موت، نصیح، رائج۔

قول فیصل - سیہ سختی زیادہ استعمال کرتے ہیں۔
سیہ سختی میں کب کوئی کسی کا ساتھ دیتا ہو
کہ تاریکی میں سایہ بھی جدا رہتا ہو

سیاہ پوش - سیہ پوش :- (کنایت) ماتمی سوگوار
فارسی، صفت، نصیح، رائج۔

نہیں خضاب سے مطلب مگر یہ ہوئے سفید
سیاہ پوش ہوئے ماتم جوانی میں ذوق
قول فیصل - سیہ پوش نسبت زیادہ بولتے اور
نظم کرتے ہیں۔ ہونا کے ساتھ سیہ پوش ہونا ماتمی
لباس پہننا، اس کا صرف ہر

دو آئینے غفلت سے آغوش ہوئے ہیں
رخسار غم شہر میں سیہ پوش ہوئے ہیں
سیاہ تاب :- سفیدی سے ہوئے کوئلے جو دھواں
دور کرنے کے واسطے مکان پر پھیرے جائیں، اردو
(فرنگ آصفیہ)

قول فیصل - لکھنؤ میں متعل نہیں۔
سیاہ تاب :- صیق کے ہوئے کوئلے کو بھیو کے
خرق اور آگ کی تپش سے سیاہ بھٹی رنگ کا کرتے ہیں
اور اسی کو سیاہ تاب کہتے ہیں۔ فارسی، قلیل الاستعمال

کوسے کو قتل وہ اسے ذوق تھو کو سر سے
نگہ کی تیغ کو ہونے سیاہ تاب تو دے ذوق

خون سیادش اک ان دکھلائے گا خرابی
اس ظلم کا عوض اسے آخر سیاب ہوگا

قول فیصل - اس کا استعمال فارسی میں بھی اور اردو
میں بھی دونوں صورتوں سے ہر ملاحظہ ہو سیادش
دردزن مفاہیل کی فارسی شال۔

شاہ ترکان سخن مدحیاں می شنود
شر سے از غلطہ خون سیادش شش باد

سیادش پر دوزن خون کی فارسی شال
جو خاک یماں سخت پیوستہ شد
سیادش بجنگ اندران خستہ شد
صاحب بہار غم نے بغض داد سیادش بھی لکھا ہے
سولف سراج اللغات نے بالضم و بالغح دونوں طرح
صحیح آنا ہو لیکن اردو میں بضم و ادوی رائج ہو۔

سیاہ سیہ :- دبا گھبرا کا لا۔ فارسی، صفت
نصیح، رائج۔

دورے جو سرخ سرخ میں چشم سیاہ میں
پھرتی ہیں خوں بھری ہوئی تینیں نگاہیں
قول فیصل - مولف تحقیق اللغات نے سیاہ یعنی
غلام شہابی بھی لکھا ہے جو اردو میں رائج نہیں۔ یہ لفظ
ترکیب کے ساتھ آگے کثرت کا فائدہ بھی دیتا ہے جیسے
سیہ ست یعنی بہت ست شوم اور شمس کے معنوں کا بھی
فائدہ دیتا ہے جیسے سیاہ سخت، سیاہ کار و غیرہ

سیاہ باوہم یا سیہ باوہم :- (کنایت) محبوب
کی آنکھ سے تشبیہ دیتے ہیں۔ فارسی۔ (ذواللغات)
قول فیصل - بالعموم رائج نہیں۔

سیاہ باطن :- بے باطن، ریاکار، کینہ توڑ مکار
شافعی فارسی، صفت، نصیح، رائج۔

محل جہل - تفاراد ایک جھفا کار سیاہ باطن نے نہایت
فارسی سے پیچھے آکر ایک ٹھوس کو تاک کو مارا۔ (عبدجنتی)

سیاہ درول یا سیہ درول :- کنایت ہیرت
بیخاہنگ دل، فانی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل سیہ درول زیادہ بولتے اور کم کرتے ہیں
سیاہ دل :- عاصی گنہگار، سنگ دل، بے رحم
قالم، فارسی صفت، فصیح، رائج

سیاہ رو سیہ رو :- کالا کھڑا، ماکنا، شہ
رسوا، خوار، بے حرمت، بے عزت، بدنام، فارسی صفت
فصیح، رائج

ع شائے سے کہاں سے ہو، خم وہ سیہ رو، تفت
سیاہ روز سیہ روز :- مصیبت زدہ، فارسی
صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

سیاہ روزگار :- بخل، بے نصیب، فارسی صفت
(نور اللغات)

قول فیصل :- اہل کھڑ نہیں دیتے

سیاہ روزی :- چمتی، مصیبت زدگی، فارسی
صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

عاصی یہ کیا ہو سیاہ روزی نے
برنگ گاہ مرے گھر میں جو گنہگار

سیاہ روزی :- روانی، ذلت، شرمندگی، فارسی
صفت، تعلیم الاستمال

سیاہ زبان :- وہ شخص جس کی بدعا جلد اثر کرے
فارسی صفت، تعلیم الاستمال

سیہ زبان جو غار پیکے گانگ و شرم
دلتے بد سے کالا جو اس دل کا گھر

قول فیصل :- صاحب ترنگ آصفیہ نے لکھا کہ
وہ شخص جس کی زبان کے نیچے بہت سیاہی ہو چنانچہ
لڑکوں کا خیال ہو کہ اس کی بدعا بہت جلد اثر کرتی
ہے اس کو کل چبھا بھی کہتے ہیں۔

سیاہ سفید کرنا :- فارسی میں سیاہ سفید ہلکی

جلانی، مختار کل ہونا، جو چاہتا کرنا خواہ برا خواہ بھلا
کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

قول فیصل :- چونکہ سیاہ بھی درجے سیاہ بخت
سیاہ کار و فیر اور سفید بھی اچھا جیسے سفید رو
سفید کار و فیر آتا ہے اس وجہ سے یہ معنی لے گئے
جن لوگوں کو زبان فارسی کی واقفیت نہیں اور محاورہ
دانی کا دعویٰ کرتے ہیں ان کے نزدیک سیاہ کو
سفید، سفید کو سیاہ کرنے کا اختیار اگر یہ لفظ ہندی پرتا
تو شاید چل ہی باقی۔

سیاہ طلع :- سیہ طلع :- بد قسمت، فارسی
صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- بہت کم مستعمل ہو۔

سیاہ فام :- سیہ فام :- سیاہ رنگ، بہت
کالا۔ فارسی صفت، فصیح، رائج

سیاہ کار :- سیہ کار :- مافاسق، فاجسہ
بدکار، عاصی گنہگار، عاصی، فارسی
صفت، فصیح، رائج

ع بھاگے سیاہ کار کے شکر کے سب سوار لغت
زاہد کے دھڑکتے کودتی ہے

ایسی ہے یہ رو دسیہ کار شراب ظالم
ایسی ہے یہ رو دسیہ کار شراب ظالم

سیاہ کاری یا سیہ کاری :- شق و خور
بدکاری، ظلم، فارسی صفت، فصیح، رائج

محل صفت :- وہ بہت پڑھا لکھا انسان جو مگر
سیاہ کاری کے نیچے میں ذہن ہو گیا

کرتی جو صنایع جہادت کو یہ کار لاری
سمجھ سے میں مائل نہیں جزا ہمارے پیشانی

سیاہ کرنا :- کالا کرنا :- کاغذ پر بہت لکھنا،
تحریر کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

حال اپنے دل کا حشر میں جو عاف آئند

پھر فر دیکوں فرشتوں نے میری سیاہ کی قرآن
کرنے کو یہ منہ در حق پر خ کو اسے دل
نالی سے نہیں کوئی قسم اور زیادہ

سیاہ گوش یا سیہ گوش :- ایک مذہب کے چھوٹا بلی،
سے بڑا گلابی رنگ، بالیہ سیاہی دونوں کان سیاہ

نوکہ از نہایت تیز اور جلد چلنے والا۔ فارسی مذکر رائج
سب کہہ کے دامن میں دندے ہوئے روپوش

مقرانے لگے کان کھڑے کر کے سیہ گوش
سیاہ مست یا سیہ مست :- بدست، نشے

میں چور، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
انسان کو سیہ مست کو دیتی ہے نظم

ہشیا کو بے پرست کو دیتی ہے طباہانی
قول فیصل :- چشم محبوب کی بھی صفت ہے۔

کشتہ ہوں میں کس چشم یہ مست کا یارب
مکے ہے جو سستی مری تربت کے شجر سے

سیاہ مستی یا سیہ مستی :- مستی، بدستی، بدہوشی
پوچھتے دہرے مستی اور باب چن

سایہ تاک میں ہوتی ہو ہوا میں شراب
سیاہ ہونا :- بہت کھاجانا، کالا ہونا، اردو

صرف، فصیح، رائج
محل صفت :- جن کا نام اعمال سادہ ہو گا وہ جنت

میں جائیں گے جن کا نام اعمال سیاہ ہو گا وہ
دوزخ میں جائیں گے۔

سیاہ ہونا :- (اہل دین کی اصطلاح) وہ کچا روز
ناچہ جس میں نقدی یا اجناس ہر روز بطریق احوال

درج کر لیتے ہیں۔ یہی کھانا، روزانہ ناچہ فارسی مذکر رائج
آئینہ تاریک جو اس بزم سے ابھر

دفتر میں سیاہ نہیں فرزند نظری کا
سیاہ آمدنی :- روزانہ آمدنی جو زمینداروں کے

نے کرد اخل خزانہ کی جائے اردو نوشت قبل الاستمال
قول فیصل - رجسٹر کے اوپر پرانے لکھنے والے سیاہی
آدنی و خیر کھتے ہیں۔

سیاہی بہ ہی :- روزنامہ جس میں خرچ و آمدنی
روزمرہ درج ہو، آمدنی کا کھاتا، اردو کو بھی، اردو
نوٹ مٹا وہ رجسٹر جس میں عداوت کے حکم احکام
درج کئے جائیں۔ اردو نوٹ - (فرنگ آصفیہ)
قول فیصل - اب رائج نہیں۔

سیاہی دکھانا :- خوج کی کثرت کا ہر کرنا خوج
کی تعداد کا ہر کرنا، جائزہ دینا۔ اردو نوٹ
ہمارا دل دہرے جو کہ آنکھ اس کی نہ جھپکے گی
دکھائیں ترک چشم اس کے سیاہی خوج نہ رہے گی
محل صفا - ہزار پیک بچوں کو چاہا کہ بے کر ہلاک
کسید ان سے اشارہ کیا نور الدہر کو بڑھ کر ٹوک دے
جب وہ تیرے مقابلے میں آئے دار نہ کرنا، لگا کر
طرف نخلتان کے لاٹوں میں کندوں میں گرفتار کر دیا
کسید ان نے یہی کیا۔ سیاہی دکھا کر ہلاک نور الدہر نے
اس کا پھیرا کیا۔
قول فیصل - گندم نامی جو فروشی کے محل پر بھی کی
کے ساتھ رائج ہو۔

سیاہی کرنا :- (مندی) رجسٹر میں درج کرنا
کھاتے پر چڑھانا۔ اردو، صرف، تفصیل، الاستمال
سیاہی موجودات :- موجودہ اشیاء اور گڑ
کار رجسٹر، روزمرہ کی آمد و خرچ اور توسیل زر وغیرہ
کار رجسٹر یا موجودہ اشیاء اور گڑ وغیرہ کار و زناچہ فارسی
عربی الفاظ - مذکور - (فرنگ آصفیہ)
قول فیصل - اب لکھتے نہیں بولتے۔

سیاہی نویسی :- کھاتے میں چڑھانے والا رجسٹر
میں درج کرنے والا فارسی ترکیب کجری والوں کی اصطلاح

سیاہی ہونا :- رجسٹر میں درج ہونا۔ اردو
صرف، مٹی کی زبان۔

محل صفا - خزانہ سرکاری میں مالگاری تھار
نام سیاہی ہوتی ہے۔ (توبہ النصح)
سیاہی :- (بروزن الہی) کاک، ناری، نوٹ
فصیح، رائج۔

گوتم نے صاف کی مرے خون سے تیغ
نکن نہیں سیاہی رو کے پیر سے
سیاہی :- روشنائی جس سے لکھتے ہیں۔ اردو
نوٹ، فصیح، رائج۔

کھولا جو خط مرا تو سیاہی چپک گئی
گھبرا کے لکھ دیا انھیں حرف مال کیا
سیاہی :- تاریکی، اندھیرا، نیرنگی، تاریکی نوٹ
فصیح، رائج۔

نزل یہ آت ہے تباہی نہیں کبھی
ہے کسی شب میں یہ سیاہی نہیں کبھی
سیاہی :- کابل - اردو (نور اللغات)
قول فیصل - اب لکھتے ان معنی میں نہیں بولتے۔
سیاہی :- (مندی) حجب، نقس
اردو، نوٹ، فصیح، رائج۔

سب حجب ایک رنگ نریت سے مل گئے
ساری سیاہی دھو گئی روئے سیاہ کا
سیاہی پر چڑھنا :- زوال آمد ہونا۔
حق - لکھتے شاہی سیاہی پر چڑھی (فرنگ آصفیہ)
قول فیصل - اب اپنی لکھتے نہیں بولتے۔

سیاہی پھوٹنا :- سیاہی کا لکھتے ہوں طرف سے
اردو کو کھوٹ نکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج
علامت پھوٹ کی ہے یہ بھی قاصد
کہ پھوٹ ہے سیاہی ان کے خط کی

سیاہی چٹ :- سیاہی سوکھ، جاذب کا خد
مذکر - عوام کی زبان - (نور اللغات)
قول فیصل - لکھتے میں مستعمل نہیں۔
سیاہی چڑھنا :- تاریکی کا افق میں نمودار ہونا
اردو صرف، ہندوگ۔

یہ رات اتنی جوڑ گئی ہے سیاہی اتنی جوڑ گئی ہے
کہیں کھلا جو فرد جوڑا کسی کے گیسو سے قبر میں کا
سیاہی دوڑنا :- سیاہی پھیل جانا، سیاہی پھیل جانا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

شام فرقت کی سیاہی جو رنگ پر دوڑی
میں یہ کھبا کہ کسی کوہ سے اتر رہا تھا
قول فیصل - خون یا اردو کی وجہ سے چہرہ سیاہ
ہو جانا کے معنی میں پھل پر سیاہی دوڑنا کہتے ہیں۔
ابھی آئی ابھی چھائی شب بھراں اے چرخ
دوڑتی ہے یہ آتے منہ پر سیاہی کبھی

سیاہی دھو جانا :- سیاہی دھو جانا کہنا
بد نصیبی دھو جانا - حجب دور ہو جانا اردو صرف، رائج
داخل کیا پانی سے بھرتی کی سیاہی دھو جانا
بارش و خشک علاج شبے بچو نہیں

سیاہی ڈالنا :- (مندی) دوات میں روشنائی
ڈالنا - اردو صرف، تفصیل، الاستمال
سیاہی رواں ہونا :- روشنائی کا دوات
میں ایسا برقی ہونا کہ قلم کو لکھنے میں تکلف نہ ہو اردو
صرف، فصیح، رائج۔

طول شب نراق کا قصہ بیان نہ ہو
خدا یار کو لکھوں تو سیاہی رو جانا ہو
سیاہی فالگیر :- کنا تہ، لکھا، بیکار آدمی، وہی
لکھتے کی زبان

قول فیصل - یہ جہاں لکھا ہے مجھے اکی لکھتی ہوئی

سیاہی کا وہانا :- دکنا تیرے ہیبت ناک خواب
 دیکھ کر بیدار ہوتا اور حالت بیداری میں بھی خواب
 ہی کی ہی حرکتیں کرنا۔ اردو صرف و مترادف :-
 گنگائی آنکھ جو سودے میں توی زلفوں کے
 شب سیاہی نے کئی بار دیا آنکھ کو
 دھیان اس کا کل شگیں کا جو آیا آنکھ کو
 خواب میں آنکھ سیاہی نے دیا آنکھ کو
 سیاہی گھونا :- کانپن دور کرنا، اندھیرا دفع
 کرنا۔ اردو صرف و تخیل اہل استعمال
 رشتہ ہر کیا قطع سراسر اسے ذوق
 کھو سکے شمع کے دل کی سیاہی قراض
 سیاہی مٹانا :- داغ دھبہ دور ہونا۔ اردو صرف
 فصیح و رائج :-

گو تم نے صحت کی مرے خون سے تیغ
 ممکن نہیں سیاہی رو سے پیر سے
 سیاہی نے دیا سیاہی :- کان کالی چیزوں کو خواب
 میں دیکھ کر ڈر جانے اور ترانے کے موقع پر کہتے ہیں :-
 ایک مرض ہو کہ آدمی خواب میں باتیں کرنے لگتا ہو اور
 اٹھ کے آدمیوں سے دست درگیاں ہوتا ہو بلکہ قری
 ہاتھ میں آجائے تو اس سے مارنے کو آمادہ ہو جاتا ہے
 اردو و محاورہ مترادف :-

دھیان اس کا کل شگیں کا جو آیا آنکھ کو
 خواب میں آنکھ سیاہی نے دیا آنکھ کو
 گنگائی آنکھ جو سودے میں توی زلفوں کے
 شب سیاہی نے کئی بار دیا آنکھ کو
 سیب :- (بکسر و اسے جھول) ایک شہور پھل کا
 نام فارسی و مذکر فصیح و رائج
 سیب و دودن سے زیادہ تر و تازہ نہ رہا
 کبھی پھر نہ ترا سیب زرخندان نہ رہا

قول فیصل :- فارسی اور ہندی میں سیب بھی کہتے
 ہیں مگر اردو میں سیب ہی مستقل ہو۔
 سیب آفتابی :- داغدار سیب فارسی
 مذکر :-
 قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
 سیب ذوق :- معشوق کی ٹھڈی کی استعارہ
 کہتے ہیں۔ فارسی ترکیب مذکر فصیح و رائج
 مرتے دم سیب لکھیں سونگہ دیا یوسف نے
 یاد کیا آگیا سیب ذوق سرخ سرا
 سیب زرخندان :- خوش خا چوٹی اور خوب
 ٹھڈی معشوق کی ٹھڈی فارسی و مذکر فصیح و رائج
 مذکبی مرگ سے یوسف کو نیچا آ سیب
 پاس اس کے جو ترا سیب زرخندان
 سیب میں کھو ہر کی قلم :- اُن بل بے جڑ ہا
 (فرنگ اثر)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستقل نہیں۔
 سیب :- (بروزن پیپ) صحت سیپی و لکھنؤ
 ماہی :- ایک قسم کا دریائی کیر جس کے اندر سے
 مرق نکلتے ہیں اور جس کو جلا کر چونا بھی بناتے ہیں۔
 اردو - سونٹ - غیر فصیح و رائج

مال سے آمد ہوس مال کی بڑھ جاتی ہو
 سائی قطرہ ہوئی سیب جو دریا پایا
 سیب :- پرندوں کے ایک خاص مرغ کا نام
 جس سے وہ بٹے ہو جاتے اور مر جاتے ہیں۔ اردو
 سونٹ و رائج :-

قول فیصل :- لکنا کے ساتھ اس کا صرف ہو۔
 سیب :- ایک قسم کی تلی گھٹی کا آم۔ وہ آم کا
 پھل جو سب سے پہلے ٹپکتا ہے۔ اردو دیات کی
 سی پارہ :- قرآن شریف کا ہر ایک تیراں

حصہ فارسی و مذکر فصیح و رائج
 گرا قطرہ پینے کا جو اس روئے مخطیست
 گئے گا جس جاں کے ساتھ یہ کسی پارہ قرآن کا
 نکلی کسی پارے میں تھی پڑھتی صبق
 مثیلہ مرا فی البلاد ملے شیکلق (مشائخ و
 ع سی پارہ پڑھ چکا ہے الف لام سیم کا
 قول فیصل :- تقریر سیاہ بھی ہے۔
 سی پارہ :- بھوی مٹی میں مگر طے۔ فارسی مذکر
 قلیل اہل استعمال

حالت دل کا بیان کرنا کسی سے میں تو کیا
 عشق میں اک صحت رخسار کے سیا پارہ تھا
 یوں لائے چاند سے ہم دل کی پارہ کر کے جس
 دیکھا جہاں پڑا کوئی نہ دلا نصرت آیا ذوق

سیب کے بونا م :- وہ مٹن یا گھنڈیاں جو سیب
 کے خول سے بنائی جاتی ہیں۔ اردو مذکر و رائج :-

سیب کے موتی :- وہ موتی جو سیب کے خول
 سے بنائے جاتی ہیں۔ اردو مذکر و رائج
 سیب لکنا بکلا :- مزا جاذبیت و بلا انسان
 اردو مذکر و رائج

سیب لکنا :- (لازم) پرند کا بیماریا کے باعث
 لاغراور دبا ہو جانا۔ اردو صرف و رائج :-

سیلی پیریاکے معروف اول صدف و سیب
 گوش ماہی - اردو سونٹ غیر فصیح و رائج
 سوا سے بحر جم سے آبادی اس کے آئینوں کی
 کنی میرے کی ہو سیپی کو قطرہ در لکھنؤ کا
 اس کی جم - سیپیوں بھی مستقل ہو۔

سیپیوں میں جدا جو گوہر ہیں
 رشتہ ادبی میں سب برابر ہیں
 (ظلم ہوش ربا)

سینٹ پال :- ایک قسم کی تیلی گھلی کا آم - اردو
موت (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل :- کھنڈ میں سیپ کہتے ہیں۔

سینٹ پال :- سامنڈھ گل آنا :- (لازم) چہرے کا
بالکل دبلا اور تپلا ہو جانا - جس کی ہڈیاں نمایاں
ہو جانا - کمال لاغری کے لئے استعمال ہو - عورتوں کی زبان
فطیل الاستمال -

محل خضر :- دوسری دن کے سجاد میں سبھی سامنڈھ گل آیا۔
سینٹ پال :- (بیاض معروت) پسینہ جو گرمی کے موسم
میں انسان کی ہنسی اور کف پائے نکلتا ہے - اردو موت
عورتوں کی زبان -

سینٹ پال :- جو کچھ تو یہ خوشبو بھیلی
عطر گویا کت رنگیں نے خاک کا کھینچا بھر
سینٹ پال :- (دیکھئے معروت) شری رام چندر جی کی بیوی
کا نام - جانی سنسکرت - موت - راج

قول فیصل :- سینٹ جی مٹھائے راجہ جنگ کی مٹی
تھیں - نام کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جس وقت راجہ جنگ
جنگ کے واسطے لڑ جوت کر زمین حاف کر رہے تھے اس
وقت لڑائی کی پھال گئے تھے زمین کے اندر سے ایک مٹکا
برآمد ہوا جس سے یہ لڑائی نمودار ہوئی - لہذا اس کا نام
سینٹ رکھا گیا - (ماخوذ از فرنگ آصفیہ)
اس لئے کہ سینٹ کے لغوی معنی ہیں لڑائی کی پھال جس سے
زمین کھدائی ہو۔

سینٹ پال :- شریفیہ مٹھا گھیا گول گھیا
کوڑا کوٹھڑا ہندی اندر کی زبان
لفظ و نشان کی مرتب جو ہو کر نامعلوم
رام پور کی یہ گٹاری پھیں اور سینٹ پال

قول فیصل :- صاحب فرنگ آصفیہ نے لکھا ہے
مشہور ہو کہ جب رام چندر جی امرتسر کے علاقے سے

گزرے تو وہاں ایک تالاب پر شریفیہ کے بہت سے
درخت لگے تھے - سینٹ جی کی فرمائش پر ان کو ایک پھل
ٹوڑ کے دیا گیا - اسی دن سے شریفیہ کو سینٹ پال بھی
کہنے لگے - اس کے بعد مولف مذکور لکھتے ہیں کہ مجھے
ذاتی طور پر سفر دکن اور سیر دارنگی کے درمیان جو تھوٹ
ہوئی وہ اس طرح ہے کہ جب رام چندر جی تلنگانہ پہنچے
اور وہاں کے سرسبز جنگل میں جہاں دس ہزار تالابوں
میں سے چھ ہزار اس وقت تک بھیج دسالم موجود ہیں
اور خوش ذائقہ شریفیوں کے درخت کثرت پائے
جاتے ہیں سینٹ جی کو یہ پھل بہت پسند آئے راجہ چندر
جی نے ایک اور پھل جو اسی قسم کا مگر ذائقے میں
میں ذرا اترا ہوا ترشی مالک تھا اپنے لئے انتخاب
کیا جس کا نام رام پھل رکھا گیا ہم نے بھی اس
پھل کو کھایا اور خوب عود سے دیکھا جو شریفیہ
سے بڑا اور سرخ لبوتر ہوتا ہے وضع ہو ہو ہو
وہی ہی ہے۔

سینٹ پال :- گول کدو - ہندی اندر حضرت
اہل ہندو کی زبان -

سینٹ پال :- سینٹ کی صورت سے سج بونے
والی عورت - نیک بیوی - ایسی نیک بخت جس کے
دامن پر نماز پڑھی جاسکے - اردو - سترک -

دوسری لکھنوی نہیں سینٹ پال
جو داما گلوں وہی مقبول ہو جانے

سینٹ پال :- دیکھئے معروت دسکن سوم چمپک
اردو - موت - راج

قول فیصل :- اس کا مرث گل آنا اور نکلتا
کے ساتھ ہے اور زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں -
ایک دیوی کا نام بھی سینٹ پال جو چمپک کی مالک
نزار دی گئی ہو - ہندوؤں میں کسی بچے کے سینٹ پال

ہے تو سینٹا دیوی کا پوجا کرتے ہیں -
راجہ برائے ماؤ اس اولاد کے لئے
پوچھی کہ سینٹا پوچھیں دانہ ہو گیا جانک
مولف فرنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ قدیم فارسی میں پھل
کے الفاظ سینٹا سے مشابہ ہیں - شیرنگ - شیرنیہ
شیرنیہ

سینٹا کا کھا جا :- دکانیہ شیر خوار بچے جو
اکثر مرض چمپک سے فوت ہو جاتے ہیں ان کی زندگی
پر کم بھروسہ کیا جاتا ہے - ہندی اندر - اہل ہندو کی زبان
ہوا لڑکا کا جو کھا جا سینٹا کا
عجب احوال ہو آنا پتا کا جرات
قول فیصل :- یہ دہلی اور اطراف دہلی کی زبان
ہے کھنڈ میں راج نہیں -

سینٹا کھایا :- چمپک روہ چمپک سداغ
۲۰ بہ بیت - آبلہ روہ - ہندی صفت (فرنگ آصفیہ)
قول فیصل :- اہل کھنڈ نہیں بولتے -

سینٹا کی پھوٹی آکھ :- وہ آکھ جو چمپک
سے جاتی رہے چونکہ پھوٹی آکھ لا ملاج ہوتی ہے
اس وجہ سے اس نقصان پر الملاق کرنے لگے جس
کا پورا ہونا ممکن نہ ہو اردو موت (فرنگ آصفیہ)
قول فیصل :- اہل کھنڈ بھی کئی کے ساتھ بولتے ہیں
سینٹا منڈ داغ :- وہ شخص جس کے منہ پر
چمپک کے نشان ہوں - چمپک روہ - چمپک سداغ
اردو صفت غریب - راج

سینٹ پال :- ایک قسم کی چٹائی جو پکئی ہوتی ہو
آسام کی چٹائی -

محل صرف :- افضل آئے وہ بھی اسی پر بیٹھ گئے اور
سینٹ پال کا ایک تھکاؤٹھ اور مڑنے لگے - (آب حیات) -
قول فیصل :- سینٹ معنی ٹھنڈا ہندی ہے -

سیح سجادینا سیح سجادینا سیح سجادینا

بستر دست کرنا، بستر سجادینا، بنگ کو آراستہ کرنا،
بنگ دست کرنا اور دھرت، فسیل، استمال

سیح کی آج سیح نہیں
ایسے منانے دل کا راج ہیں (عروج الفت)

سیح کی مٹھی بھی پری :- اگر مٹھی بھی سوکن
تو وہ بھی ناگو اور ہوتی ہو - غلوت میں خفیت سی غل
اندازی بھی ناگو اور ہوتی ہو - (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل :- یہ شل نام فور سے زبانوں پر نہیں ہو

سیح گاڑی :- پانچ گاڑی نہیں کی وضع کی
گاڑی جس میں چار پیسے ہوتے ہیں اور چار آدمی
بٹھ سکتے ہیں، اور دو موٹ منروک

سیح گاڑی تھی وہ جو ہر کار
کھٹان ٹکڑے جو جس پہ شمار (ظہم الفت)

راہ میں وصل کی ٹھہری جو قسم سے گھر کی

سیح گاڑی جو شہر میں طلب ہوتی ہو سحر

قول فیصل :- بولت فرنگ آصفیہ نے لکھا ہے
کہ جو لوگ اس کا اخذ انگریزی خیال کریں تو وہ فقہ

چیز سے ماخذ کر سکتے ہیں جس کے معنی ہیں دو پیسے کی

گاڑی جس کی کوئی نامیٹھا ہو اور آدمی بیٹھ سکیں

یعنی یکہ، ٹھہری، گھر ہاری رائے میں جو تک یہ گاڑی

بنگ کی طرح لمبی فیس سے مشابہ ہوتی ہو اس وجہ

سے سیح بھی بنگ ہی سے تشبیہ دہ کر یہ لفظ

نبالیا تین اس کی ایجاد اپنی فرنگ ہی سے ہو :-

اب اس کا رواج نہیں رہ گیا ہے -

سیحنا :- (دستی) آبپاشی کرنا، آبیاری کرنا،

ہندی مصدر - (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اس محل پر بحث میں سنیچنا (نور)

(اول خذ) ہے جو راج و فیصل ہے -

سیحون :- ایک تار میں ایک دریا کا نام -

فارسی، مذکر

محل صخر - خیال کر دو ایک دریائے سیحون کا پانی

پینے والا ترک و وسرا گنگا کا پانی پینے والا راجپوت

اب سیحون کا پانی کنا رنگ کی سلطنتوں کو خاک میں

ملا تا ہے - (دربار اکبری)

سیح ہویاے سروٹ) - لوسہ کی وہ لمبی اور

گول سلاخ جس پر کباب لگاتے ہیں - فارسی

موت، فصیح، راج

بخت دل پر شہرے نکلے میں چھپرے ساتھ

ہر مگر آہ سیح ہے گویا کباب کی اتھر

سیح آہن :- لوسہ کی سیح - فارسی ترکیب

مذکر، فصیح، راج

تن رہا یوں ہی تپ فم سے اگر گرم مرا

سیح آہن کی طرح ہوں گے بن پو گرم

سیح یا ہونا :- (لازم) گھوڑے کا لٹا ہونا

(فرنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

سیح پر :- ایک پرند کا نام جس کا گوشت کھایا

جاتا ہے - اور در، مذکر، راج

مگر اسے ہی شہرہ پہ یوں جگر کے

پیسے ہوں کباب سیح پر کے شاد کنوی

سیحچہ :- چھوٹی سیح، لوسہ کی چھوٹی سلاخ

صاف کرنے کی لوسہ کی چھپر، سیح کی تصغیر بنا کر

مذکر، فصیح، راج

محل صخر - سب روئے سیحچہ لوسہ کا گرم کر

کے عمر کے جسم پر رکھ دیا - عمرو آہ کر کے رہ گیا

سیح کباب :- لوسہ کی وہ سلاخ جس میں کباب

(ظہم خیال سکندری)

لکھنے آگ پر سیکھتے ہیں - فارسی، موت، فصیح، راج

کس شہر کو بارغ میں پر قصد سے کشتی

بر شاخ گل میں رنگہ کو سیح کباب کا

سیح کے کباب :- قلم کو پس کر اس کے کباب

سیح پر بناتے ہیں - اور دو، فصیح، راج

سیح کباب :- سیح کے کباب، وہ کباب جو

سیح پر بھونے جاتے ہیں - مٹی کی زبان (فرنگ آصفیہ)

سیح :- (بالتبع دیائے مشدد کسور) پیشہ

رہنما :- سردار :- سردار قوم عربی مذکر راج

سیح :- آل رسول :- جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ

علیہا کی اولاد - عربی، مذکر، فصیح، راج

اسے تم گاروں میں ابن شہرہ خیر گہروں

فاطمہ کمالی ہوں، سید ہوں بے تقصیر ہوں

سیح :- وہ بزرگ دین یا مقبول خدا سید جو جب

نوشہ احمد دلی ہونے کے خیال سے روح پاک منظور

ہو - اور - عوام اور اہل ہندو کی زبان فرنگ آصفیہ

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

سید ابراہ :- مرغیوں وغیرہ میں امام حسین

سے مراد ہوتی ہو - فارسی ترکیب سیح، راج

یہ کہتے تھے حضرت کہ بڑا شکر کفار

پھر شام کی فوجوں میں گھرے بیابان

سید الساجدین :- حضرت علی بن حسین بن

علی بن ابی طالب کا لقب عربی، مذکر، راج

سید اللہ :- (مذکر) :- مراد حضرت امام حسین

عربی، راج

سید القوم خادیم :- قوم کا سردار قوم

کا خادم ہوتا ہے - عربی جملہ تسلیم یافتہ طبع کی زبان

سیح دانہ :- ایک قسم کی سیح جس میں ۳۳

دانے ہوتے ہیں - (نور الفت)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس کو عام طور سے کھانا
کہتے ہیں۔

سید فیصل۔ درالفتح، اقامت سادات کی عورت، اردو
برکت، فیصل، راج

یعنی اس باندی کو جو کہ مانتا ہے عہد
اپنی اپنی وہ سزا پاؤ گی سید فیصل

سید یہ حضرات اس کے فعلوں پر
اولاد رسول خود قابل احترام ہو لیکن اگر اس کے
افعال برے ہوں تو قابل لعنت ہیں۔ اردو، جہاں
اور عورتوں کی زبان۔

سید جلال کا کوٹرا۔ شیخ سردار احمد کبیر
کی طرح یہ بھی کوئی بزرگ ہوتے عورتیں جن کی نذر نیانہ
کوتی تھیں عورتوں کی زبان۔

ہسانی میرے سر کی قسم آئو ضرور
کوٹرا کروں گی تیرے کو سید جلال کا
سید زادہ۔ سید کی اولاد، فارسی ترکیب، مذکر
فیصل، راج۔

عشر میں تاسخ ہی اپنا گوں کچھ سلسلہ
میں اسیر ملے گی سید زادہ
سید کی لگا کے۔ وہ لگائے جو بیہ سالار کے نام پر
فوج کوٹے ہیں۔ اردو، مترک۔

سید کی جان لائے ہو یا شیخ کا بکرا
سید کی لائے، لکھنؤ کا کھانا اسے تم پیر نہ کہنا
کروں جو اجر سے ملے ہیں لگائے سید کی
ابھی تو جند ہوئے اب یہ رام رام کریں

سید لولاک۔ مراد ہوتی جو جناب کچھ جھٹکے اصلی اندر طبع
و آلودہ سے۔ فارسی ترکیب، راج۔

سرخو کا جانا ہر نے پر امام پاک کا
فل تھا کرتا ہے فاسد سید لولاک کا

سید نہیں چارہ۔ شریعت نہیں کہیں ہے یقین
دلانے کے نقل پر۔ اردو، جملہ غیر فیصل، راج

اس غیر تیر کچھ کو کہ جوتیاں نہ مارے
تیر نہ چورے پھر تو کوئی چارہ چورے

سید والا۔ مرثیوں وغیرہ میں، امام حسین علیہ السلام
سے مراد ہوتی ہے، فارسی، ترکیب، فیصل، راج

شکر کی سیاحی سے اچالا نظر آیا
نیز سے یہ سر سید والا نظر آیا

سید ہا۔ دبا کسر دیا ہے مرثیوں، راستی سیدھا
پن سادگی، اردو، مونت، غیر فیصل، راج

بجی عجب ادائیں اس شوخ سیم تن میں
اک تیرہ سادگی میں اک سیدہ باکپن میں

سید ہا۔ شست، نشانہ، سامنے کی طرف اردو
مونت، غیر فیصل، راج۔

محل حسنہ۔ ان کے کان میں جو جنگ پڑی تو آواز
کی سیدہ پر چل کھڑے ہوئے۔ (نشاندہ آواز)

سید ہا۔ دبا کسر دیا ہے مرثیوں، براہ راست
بخلا مستقیم، اردو، مذکر، فیصل، راج۔

وہ سیدھے گھر کو سدھا رہا اور ان کے کوچ میں ہم
پچھتر بھٹکتے ہوئے کوئے ہر گسائی میں فوج

قول فیصل۔ سنسکرت میں شدھ ہو۔
سید ہا۔ شیر دھا کا فیصل، نیچے سے اوپر تک

ایک ڈال۔ اردو، صفت، فیصل، راج
محل حسنہ۔ یہ بانس سیدھا نہیں ہے۔

سید ہا۔ بھولا، سادہ دل، صاف دل
اردو، مذکر، غیر فیصل، راج۔

بے گسبہ و پیر قد کی بھبتی
تو بھی اسے شوق ہو گئے سیدھا شوق قد میں
سید ہا۔ غریب، لیکن، حرام زادہ

شریر کا فیصل۔ اردو، فیصل، راج
محل حسنہ۔ یہ کھوڑا بہت سیدھا کچھ شرارت
نہیں کرتا۔

قول فیصل۔ اس کی تائید سیدھی ہو۔
سید ہا۔ سیدھی طرف کا پتہ۔ سیدھی طرف
کا پاؤں۔ (نور العائنات)

قول فیصل۔ تنہا نہیں رہتے، سیدھا و قد سیدھا
پاؤں کہتے ہیں۔

سید ہا۔ ٹھیک، درست، باقاعدہ اردو
حقہ۔ اب تم نے سیدھی بات کہی (نور العائنات)

قول فیصل۔ اب قیل الاستمال ہو۔
سید ہا۔ مہل، آسان، اردو، مذکر

تفسیر الاستمال۔
محل حسنہ۔ یہ تو سیدھا سوال ہے اس میں شک کیا ہو۔

سید ہا۔ موافق، ہر زبان میں الاستمال
اسے صنم محمد سے خدا سیدھا رہے

خیر اگر تو پھر گیا تو تھپسو گیا قدر گزار
سید ہا۔ مبارک، سادہ، سید، اردو

فقہ۔ سیدھے دن آتے ہیں تو سب کام ہاتھ میں
قول فیصل۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ہو۔

سید ہا۔ ٹیک، ایسا نہ اردو، عوام کی زبان
سید ہا۔ (راج فیصل) سامنے، مقابل، اردو

عوام کی زبان۔
محل حسنہ۔ سیدھے چلے جاؤ۔ ایک ٹنگے لے گا

اسی جگہ اس نے پرتھو پرتھو کے پاس ان کا گھر ہو۔
سید ہا۔ کچی خوراک، ناچختہ طعام، اردو

چیزیں جو بطور طیافت برہمن یا کسی بدھائی دینے
والے کو دیں۔ آٹا، نمک، گھی، کرہ، پان، پیسہ وغیرہ

جو حالت خوشی میں دیے جائے وہ لفظ دراصل سیدھا

تھا کہ سیدھا مسکرت میں بچنے کے معنی ہیں اور سیدھا معنی نا بچنے
قول فیصل۔ اس کا تعلق دیہات سے ہو۔

قول فیصل۔ اس کا تعلق دیہات کے باشندوں
سے ہے۔

سیدھا الٹا :- کپڑے وغیرہ کے دونوں رخ
اردو، مذکر، فصیح، رائج

یعنی وہ جامہ ہو کہ جس کا نہیں سیدھا الٹا نہ

سیدھا آنا :- (لازم) براہ راست آنا، کہیں
اور نہ جانا اور نہ ہر گز ہر نہ جانا، اردو، فصیح، رائج

محل صفت۔ میں اسٹیشن سے سیدھا آپ ہی کے گھر
آیا ہوں۔

سیدھا آنا :- (لازم) سامنا کرنا، مقابلے سے
پیش آنا، مارنے کو تیار ہو جانا، اردو، صرف، دہلی

کی زبان۔
فقہہ۔ وہ تو بات کرنے سے سیدھا آتا ہے۔

(ذرا لغات)
سیدھا بنانا دینا :- (مستدی) کبھی نکال دینا

بل نکال دینا، درست کر دینا، ٹھیک کر دینا، راہ
پر لے آنا، سیدھے راستے پر لے آنا، اردو، صرف

غیر فصیح، رائج۔

بنادیتا ہے کہ چہ نظر کا ٹیرے کو بھی سیدھا
سیدھا بنانا :- (مستدی) راست بنانا، بغیر

کبھی کے بنانا، ٹیرے کا بنانا، اردو، فصیح، رائج

ناوک مرزا خان برگشتہ سے کی تھی ہماری
کیوں نہ سن کر تیرے سیدھا بنائیں تیرے کو

قول فیصل۔ درست کرنا بھی اس کا ایک معنی ہے۔
جی میں یہ آ رہا ہے کہ دل رکھ کے سلنے

سیدھا بناؤں یا رکھی نظر کو میں
سیدھا بنانا :- تربیت کرنا، راہ پر لانا، ادب

کھانا۔ سیدھے راستے پر ڈالنا۔

(فقہہ) اس شریر لڑکے کو کسی اچھے استاد کے
سپر دکر دو۔ وہ چند روز میں سیدھا بنا دے گا۔

(ذرا لغات)
قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

سیدھا بنانا :- (مستدی) گوشائی کرنا، سرکش
کو سزا دینا، ٹھیک بنانا، درست کرنا، قرار دینی سزا

دینا، آرٹس ہاتھوں لینا، سرزنش کرنا، قلیل الاستعمال
خطائے کیا سیدھا بنایا کا کل خمداد کو

کر دیا بے کار مورتا تو ان نے مار کو
سیدھا بنانا :- (لازم) درست ہونا، کبھی ٹھیک

ٹھیک بننا، اردو، صرف، غیر فصیح، رائج
خم جب سے قدرات میں آیا سنبھل گئے

سیدھے بنے ہم ایسے کہ سب بن گئے
سیدھا بننا :- راہ پر آ جانا، ٹھیک ہو جانا

اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔
سچ کہتی ہوں اسد خاں مجھ کو مڑی سے بھاگو

سیدھے بنو گئے مجھ سے تم اپنے باپچین میں
سیدھا بن :- شرافت، اردو، مذکر، فصیح، رائج

محل صفت۔ آسماں جاہ نے کہا کیا خفا ہو گئیں بن
اگر جانتا ہے ہم نے سیدھے بن سے کہا تھا برا نہ مانا

(ضمانہ آزاد)
قول فیصل۔ اسی معنی میں سیدھا بننا بھی بولتے

ہیں۔ جسے تم نے اپنے سیدھے بنے میں مار کھائی۔
سیدھا پہنچنا :- بغیر اور ہر ادھر تکے ہوئے

پہنچنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔
محل صفت۔ قافلے کے قافلے منزل مقصد کو سیدھے

پہنچے مگر یہ گم کردہ راہ کا مرانی گشتہ وادی اور بار
(اشائے سرور)

سیدھا تیرسا :- بالکل سیدھا، اردو، صرف
غیر فصیح، رائج۔

سادگی پر دل میں آئی تھی ہو سیدھے تیرے
کچ ادا کس درجہ چوں گے باپچین کے جوڑ توڑ

سیدھا جانا :- ذرا آ جانا، بغیر کہیں رکے ہوئے
جانا، اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ جمع غمیر کے لئے سیدھے جانا اور
موت کے لئے سیدھی جانا بولتے ہیں جیسے جو ہم کہیں

وہ کریں تو ان کی ساس راہ راست پر آ جاییں اور
ابھیں اپنے سر پر بٹھائیں وہ سیدھی جا کر ساس

کے قدموں پر گر پڑیں۔ (ضمانہ آزاد)
سیدھا جنت میں جانا :- بغیر حساب

کتاب جنت میں جانا (کنایت)، یقینی بستی ہونا اور
صرف، غیر فصیح، رائج۔

یاد میں ساتی کو ترک کی موت ہم ہی کر
سیدھے جنت میں گئے خاتمہ مسلمان رہے

سیدھا جواب :- وہ جواب جو سچ پیرہ
الفاظ میں نہ ہو۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج

باتوں میں بند ہو گیا غماز پوچھ گو
یڑھے دال و دھوئے سیدھے جواب سے

سیدھا جواب دینا :- دکانیہ، انکار کرنا
اردو، صرف، دہلی کی زبان

محل صفت۔ جس گھر میں بیری ہوتی ہے پھر آیا
کرتے ہیں۔ نہیں کرنا منظور سیدھا جواب دیدیا۔

(روایا کے حادثہ)
قول فیصل۔ بکھڑے میں عاف جواب دینا کہتے ہیں۔

سیدھا جواب دینا :- ایسا جواب دینا
جس میں پچھیدگی نہ ہو۔ اردو، صرف، ذرا لغات

قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

سیدھا دینا :- (تھی) کچی خوراک دینا، اردو
صرف، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل :- جو کسی کے (تھ) کی کچی ہوئی چیز نہیں
کھاتا اس کو دیتے ہیں۔

سیدھا راستہ لینا :- کسی سمت سیدھا چلا جانا
اردو صرف، غیر فصیح، رائج

پال قدر بالابلے جو بون ارم کو
میں بڑے راستے لوں سیدھ تری لگی کا شاد

سیدھا رستہ :- آسان رستہ - وہ راستہ جس
میں پیہر نہ ہو۔ سہل راہ، اردو مذکر، فصیح، رائج

وہ لغت کو اک سیدھا راستہ ہم نے جانا تھا
گرو کیا تو اس رستہ میں صدمہ پہنچ ختم کئے داغ

سیدھا رہنا :- (سے کے ساتھ) موافق رہنا
ہر بان رہنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج

قول فیصل :- پیہر کے بھی بولتے ہیں۔
نہیں سیدھے جو رستے بن گئے جانا رستہ کا ملبان

سیدھا سا :- خیر، سبکین، مکر و فریب سے
نا آشنا۔ اردو صفت، غیر فصیح، رائج

دیا تھا جان دول سیدھا سا اس کو جان کر میں شوق
اے عزم مجھ سے خدا سیدھا ہے نقد

سیدھا سا جواب :- صاف سا جواب، جلد
کچھ میں آج ملنے والا جواب۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج

قول فیصل :- اس کا ایک مفہوم ہے سامنے کا جواب
جیسے سیدھا سا تو جواب ہی تھا کہ ہمارے پاس

دبیے نہیں میں ورنہ ہم دے دیتے :-
سیدھا سا وا۔ سیدھا سا وہاں درک

از سیدھا سا وہاں بھولا بھالا صاف اور
بے کپٹ۔ راست! طبع۔ بے فساد وہ شخص

جو سادہ مزاج اور بے فساد ہو، ہندی صفت، مذکر

چل گئی چال آپ کی ہم پر داغ
سیدھا سادھے تھے آگے دم میں (ذوالفات)

تم کہاں وضع کہاں اور نکلت گیا
سیدھا سادھا بنایا تمہیں سیدھے حق نے (فرنگی صنف)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ سیدھا سادہ بولتے ہیں۔
سیدھا سادھا ہٹنا :- (لازم) بھولا بھالا

ہٹنا۔ جان بوجھ کر اپنے کو ناواقف ظاہر کرنا، اردو
صرف، غیر فصیح، رائج

محل صنف :- کتنا بدعاش روکا ہو۔ مگر مولوی صاحب
کے سامنے کتنا سیدھا سادھا بن جاتا ہو۔

سیدھا کر دینا :- راہ راست پر لانا۔ اردو
صرف، عوام کی زبان۔

کیا ہزاروں کو سیدھا فلک کی گردش نے
مرانصیب گر راہ پر نہیں آتا جلیل

سیدھا کرنا :- راہ راست پر لانا، کچی دور
کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج

کون یوں شانے سے ہر وقت کرے گا سیدھا
خوب مل کھائے گی وہ زلفہ قدامیرے بعد

سیدھا کرنا :- دار کرنے کے لئے بندوق کو
پھتیا نا، نشانہ لگانے کے لئے تیریا بندوق ہون

کے مقابل کرنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان
آتش آہ نے بل خاک کا لے دیکھو

سیدھے کو تاج اور ہر نوک شراکوں کوئی داغ
سیدھا کرنا :- دکھائیہ، مار کوٹ کے ٹھیک کرنا

اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان
سیدھا کر دے گی آج روتے کو بے ساد

آڑا انگانے پر چڑھ کر چاکاں ہے
سیدھا کر دے گا گیسوئے خندا کی قسم

جس روز مجھ سے مل کسی اختیار نے کیا

سیدھا گھر خدا کا :- بے غیرت آدمی کی نسبت
بول کرتے ہیں یا اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو

کسی با اختیار کے پاس بار بار دوڑ دوڑ کر جائے
یا کسی کو بار بار تکلیف دے یا جو نا کامیابی حالت

میں خدا کی یاد کرے۔ اردو، شل، فصیح، رائج۔
توں سے جو پھر اکعبہ کو تاکا

شل سچ ہو کہ سیدھا گھر خدا کا
سیدھا گھر کا راستہ لینا :- فوراً چلا جانا،

اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔
کچھ جواب اس نے دیا خط کا جو الٹا سیدھا

نا نہ رہے مرے رستہ لیا گھر کا سیدھا ظفر
سیدھا مسلمان :- کنایت بھولا بھالا شخص

اردو، غیر فصیح، رائج۔
توں کے قدر راست پر غش ہے ناصح

یہ بے چارہ سیدھا مسلمان نکلا تیر
سیدھا لکھتے :- داہنا لکھتے، اردو مذکر، غیر فصیح، رائج

محل صنف :- شیخ صاحب نے اٹھے ہاتھ سے گریبان پڑا
اور سیدھے ہاتھ سے ایک طمانچہ رسید کیا۔

قول فیصل :- زیادہ تر زبانوں پر دہنا لکھتے
سیدھا بولنا :- چلا جانا، اپنا راستہ لینا،

اردو صرف، عوام کی زبان۔
محل صنف :- یوں کہتے ہیں تھے مگر جب دس

پانچ گالیاں کھالیں تو سیدھا لگے۔
سیدھا ہونا :- کچی دور ہونا، کچی نہ ہونا

راست ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔
سیدھا ہونا :- ٹھیک ہونا، درست ہونا

مرا پانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔
سرد قدوں سے اگر پالا پڑے

خوب سیدھا باغ میں شمشاد ہر

اس کی بلی صورت سیدھا ہونا ہے۔ مرنے کے لئے سیدھی ہونا کہتے ہیں۔

یہ تیرھی ٹوپی پر ہے باکڑی مٹم پیغم
تھیں سے سیدھی ہوئی ہو تھاری باکی لہجہ

سیدھا ہونا ۱۰۔ راہ پر آنا، سرکشی نکلنا،
نیک وضع اختیار کرنا۔ اردو صرف غیر فصیح رائج۔

ہو سے تم نہ سیدھے جونی میں حسائی
گر اب مر بجان ہونا پڑے گا

سیدھا ہونا ۱۱۔ دے کے ساتھ موافق
ہونا، مرحوب ہونا، دبا ہونا۔ اردو صرف
غیر فصیح، رائج۔

دل بول سے آپ بی بھرتے ہیں یہ اچھا نہیں۔
جورج کھر قنار بھی سیدھا ہو کر تو ہم سے ہے

سیدھا ہونا ۱۲۔ راضی ہونا، اردو صرف
فصیح، رائج۔

بہم ہو رہی تھی یہ نقشہ ریاٹی
خدا ہم سے سیدھا ہے نقد ریاٹی

سیدھا ہونا ۱۳۔ (دندی) نشانہ باندھنا،
سنت رکھنا، اردو صرف، حوام کی زبان

محفل ۱۰۔ ۱۔ حرم نے سیدھا باندھی ادھر ہر مل
اڑ گیا۔ جی چاہتا تھا کہ بندوق کو توڑ ڈالیں۔

سیدھا ہونا ۱۴۔ کسی طرف جانے کا متعلق
ارادہ کرنا۔ اردو صرف، حوام کی زبان۔

محفل ۱۱۔ ۱۔ زید نے کلنے کی سیدھا باندھی (نور اللغات)
سیدھے میں ۱۰۔ (رائج فعل) ساتھ، مقابل میں

خفا سقیم میں، شست میں، چرت میں، نشانے میں
ایک خط میں، اردو۔ حوام کی زبان

سیدھی ۱۰۔ سیدھا کی تائید۔ اردو صرف
موت، فصیح، رائج۔

سیدھی اکھڑ پھنی نہیں آتی۔ سادہ طریقہ
سے اکھڑ نہیں پڑھ سکتا۔ اردو صرف دہلی کی زبان

محفل ۱۱۔ پیغمبر کی امت میرا بہت سے نانا نانا ہے
جن کو سیدھی اکھڑ پھنی نہیں آتی (ایضاً)

سیدھی اٹھیاں سنانا ۱۰۔ (دندی) کھری کھری
کہنا، صاف صاف کہنا۔ اردو صرف دہلی کی زبان۔

کچی اس کی جو بپ جھانے لگا
کچے وہ سیدھی اٹھیاں سنانے لگا

سیدھی انگلیوں بھی نہیں نکلتا۔ شریف
ماہیت اور زبانی سے نہیں ملتا، سختی کے بغیر نہیں

نکلتا۔ ایسے شخص کے لئے کہتے ہیں جس سے طاقت اور
زور سے کام نہ لے اور اس کے ساتھ سختی کا بڑا ڈر

کرنا پڑے۔ اردو دخل۔
شل مشہور ہے مدت سے سچی

کبھی نکلا نہ سیدھی انگلیوں کھی (الفیصلہ نظم)
حقول فیصل ۱۰۔ سے (حرف جبار) کے اصرانے کے

ساتھ سیدھی انگلیوں سے گھی نہیں نکلتا، بھی
استعمال ہوا ہے جیسے۔ کھین کو منہ آیا، گویہ

چپکایا، کہا اسے جو ان تیری قناری آئی ہے۔ سیدھی
انگلیوں سے گھی نہیں نکلتا ہمیں کیا بھائی خندی

کرنا ہے ۱۰۔ (دہلیم ہوش رہا)
سوانہ سرایہ زبان اردو نے پوری شل یوں کھی

ہے۔ سیدھی انگلیوں گھی نہیں نکلتا جب تک ٹیرے
نہ کیجئے اب عام طور سے سیدھی انگلیوں گھی

نہیں نکلا آج بولتے ہیں۔
سیدھی آنکھ ۱۰۔ دہلی آنکھ (نور اللغات)

قبول فیصل ۱۰۔ اہل کھنڈ دہلی آنکھ کہتے ہیں۔
سیدھی آنکھ ۱۰۔ غایت کی نظر، بہرانی کی
نظر، اردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ گئے دن جو ہمیشہ مجھ سے سیدھی آنکھ تھی۔
جب نہ ت میں بد تو ہا ہوں نگاہ یار کج

سیدھی آنکھوں ۱۰۔ خوشی خوشی سلوک
سے بغیر گڑھے۔ اہل دہلی کی زبان۔

فقیر کا ۱۰۔ ان سے سیدھی آنکھوں رو پیہر
نہیں نکل سکتا۔ (نور اللغات)

سیدھی آنکھوں بات نہ کرنا۔ گرج
بات کرنا کھنڈ میں اس جگہ سیدھے کھنڈ بات

نہ کرنا ہے۔ اہل دہلی کی زبان (نور اللغات)
سیدھی آنکھوں دسنا ۱۰۔ (دندی)

جن آنکھوں لینا بھینس آنکھوں دینا دیتے
وقت نظر ملی نہ کرنا۔ ادا سے فرم کر تے

وقت تیوری پر بل نہ لانا۔ (خبرنگار معنی)
قبول فیصل ۱۰۔ سیدھی کی زبان ہے۔

سیدھی بات ۱۰۔ آسان بات، پہل بات
بغیر غصے کی بات، اردو و موت فصیح رائج

کوئی سیدھی بات جھکی نظر آتی نہیں
آپ کی پوشاک کو کپڑا بھی آڑا تھا

حقول فیصل ۱۰۔ صاف بات کے سنی ہیں
بھی اس کا استعمال ہے۔

ٹیرے نہ ہو سیدھی بات ہے یہ
میں جس سے دہوں وہ کھات ہو یہ شوق تو دل

بات سیدھی کی جو تھا خد کو رقد
ذکر اورد میں دیا شیردھا جواب خواہ ذہیر

نہ سیدھی چال چلتے ہیں نہ سیدھی بات کرتے ہیں
دکھاتے ہیں وہ کمر و دھن کو تن کر بائیں اپنا تن

سیدھی بات کو انا کھنڈا بھی اس کا ایک طرف
ہے جیسے لوگ ان کی سیدھی بات کو بھی انا کھنڈتے تھے
اور سنا دکھاتے تھے ۱۰۔ (آب حیات)

سیدھی باتوں کا الٹا جواب :- علامت

کی باتوں کا ٹیڑھا جواب :- اردو صرف فصیح ، رائج

امت نے سیدھی باتوں کے الٹے دیئے جواب

یہ غیر علم کے ذرا سے کے عکس پر شک

سیدھی چال :- نیک راہ ، نیک طریق

اردو صرف ، فصیح ، رائج

سیدھی چال چلنا :- سیدھا راستہ چلنا

سلامت رومی اختیار کرنا ، اچھا طریق اختیار کرنا

اردو صرف ، فصیح ، رائج

غیرت چاہے تو سیدھی چال چل اداں مست

گرتے ہیں نشے پر پلے ہیں اگرے خوار کج رائج

سیدھی چھری :- گوشت کاٹنے کی چھری اردو

موت ، نقابوں کی مہللاج ، بازاری زبان

سیدھی راہ :- راہ راست ، صراط مستقیم

راستہ جس میں پہنچے رخم نہ ہو - اردو موت فصیح ، رائج

نہ پتی دہندی ہے نہ اپنے بھر کے رستے

ہم کی راہ سب راہوں سے ہے سیدھی

سیدھی راہ :- نیک راہ ، اردو ، موت

(ذوالغلات)

قول فیصل :- اہل کھنڈ ان سول میں نہیں جاتے

ہلی کی زبان ہو تو ہر

سیدھی راہ لینا :- دن بیٹہ ، جلد آنے جانے کے

دائے مستقل ہے - اردو صرف ، فصیح ، رائج

سو فالت حکیم کی وہ دینا

پھر وہاں سے وہ سیدھی راہ

سیدھی زبان :- علامت گفتگو کرنے کے واسطے

مستقل ہے جیسے سیدھی زبان سے ہو دو ذوالغلات

قول فیصل :- اہل کھنڈ نہیں جاتے

سیدھی سادھی سیدھی سادھی سادھی

بجائی - صاف دل ، بے کپٹ - اردو صفت

ستم اس سر کی ہوس میں سیدھی سادھی

نہیں آتا کچھ چھل بل سے اعلان

قول فیصل :- زیادہ تر سیدھی سادھی جاتے ہیں

سیدھی سادھی :- صاف ، سلیس ، اردو

موت ، فصیح ، رائج

محفل صفا :- ان کی سیدھی سادھی زبان کو سمجھنا

کرتے ہیں

سیدھی سادھی چال :- سلامت رومی

اردو صرف ، فصیح ، رائج

سیدھی سنانا :- کھری کھری کہنا ، بڑا کہنا

بے دھڑک کہنا ، برا بھلا کہنا ، صاف گایاں دینا

اردو صرف ، مترادف

سیدھی سنانا :- سنانا بھی ناحج کو بڑا

اس نے جو اسی اسی سنانا تمام رات

قول فیصل :- اس جگہ یہ عیاں سنانا بھی شہل تھا

ادھر علامت احباب کی ہواک بوجھار

ادھر وہ چلے ہوئے سیدھیانے کچھ

سیدھی سی بات :- سولی سی بات جس میں

پہنچ نہ ہو - جلد کچھ میں آجانے والی بات - اردو

صرف ، فصیح ، رائج

قول فیصل :- پوچھنا اور دینا ذخیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہو

تم نہ پوچھو ہو تو پوچھیں ہم بھی اک سیدھی ہی

راست بازی خوب ہے یا کج ادائی خوب ہو

سیدھی سی بات بھی ہو تو آگ بانگین کے ساتھ

سیدھی سیدھی زبان :- عام فہم بول چال اردو

فصیح ، رائج

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

غیر

سیدھی سیدھی زبان ہے اس میں

سیدھی سیدھی :- ایک قسم کا سیدھی تو اور ایک

محفل صبر۔ زبانِ سال سیدھے مزاج کے آدمی کی صفت دو کڑے بات زبان پر لائی نظم ہوشربا

سیدھے سلمان۔ بھولے بھالے اور نیک سلمان کو بے حد تعظیم کہتے ہیں۔ اردو غیر فصیح رائج۔ وہ بولیں کہ حضرت کہہ کر میاں

ارے آپ سیدھے سلمان ہیں اختر شاہ ادوہ

سیدھے منہ بات نہ کرنا۔ بیری سے خیر آنا غرور کی وجہ التفات نہ کرنا گھنڈ کی وجہ سے اچھی طرح مخاطب نہ ہونا۔ اردو محاورہ عوام اور عورتوں کی زبان۔

محفل صبر۔ ارے صاحب اب تو ان کے بڑے داغ ہو گئے ہیں جب باپ کی دولت ملی ہو کسی سے سیدھے منہ بات نہیں کرتے۔

قول فیصل۔ اثباتی معنی میں سیدھے منہ بات کرنا بھی کسی کے ساتھ بول دیتے ہیں جیسے سوسن ان کی ادنیٰ کینز تھی۔ سیدھے منہ بات کر رہی آرزو رکھتی تھی۔ (ظلم ہوش ربا)

سیدھے بولینا۔ ذمہ چلے جانا بغیر کچھ کہنے سے چلے جانا۔ اردو صرف عوام کی زبان

محفل صبر۔ عجب سنگی آدمی ہیں۔ بغیر تیلے نہ ملو کہیں سیدھے بولے۔ سارا گھر کب سے پریشان ہو سیدھے ہونا۔ سدھنا۔ بہ احوال کا نیک چلن ہونا۔ اردو صرف غیر فصیح رائج

جوئے تم نہ سیدھے جوانی میں جالی مگر اب مری جان ہوا پڑ گیا

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت سیدھے ہو جانا زیادہ رائج ہے مگر وہ بھی غیر فصیح ہو جیسے سیاں پولیس کی بارہ چیز ہو کہ اچھے اچھے بدماش سیدھے ہو جائے ہیں تم کیا چیز ہو۔

سیدی۔ سید ہونا، سیادت، سرداری، فارسی صفت، متردک

کیا مورد ہر بانی اہلین اختر (شاہ ادوہ)

لی سیدی اور خانی اہلین

سیر۔ سیر اول دفعہ دوم، خصلتیں، عادتیں سیرت کی جمع، عربی۔

قول فیصل۔ تنہا سفر نہیں ترکیب کے ساتھ تعلیم یافتہ طبقہ استعمال کرتا ہے۔ جیسے نیک سیر نچتہ سیر، نیکو سیر وغیرہ۔

ج بھٹا روتا تھا حرنیک سیر اپنی جگہ رشید

سیر۔ علم تاریخ۔ گزارے ہوئے لوگوں کے حالات کا بیان۔ عربی۔

قول فیصل۔ ترکیب کے ساتھ مستعمل ہو۔ جیسے سیر تواریخ، سیر و تفاسیر وغیرہ۔

تحریر خطوط طر فین سے یہ سب امور ظاہر ہیں

ارباب سیر تواریخ کو فقط ایسے اشارات کافی ہیں:

سیر۔ (سیر) سیاحت، تفریح، نکل گشت چل قدمی، ہوا خوری، عربی لفظ نوت فصیح رائج

شراب چل کے شب ماہ میں نہیں ہم تم

چن کی سیر کبھی اے قمر نہیں ہوتی

بھوکے نہیں میں سیر گشتاں کے ہم دے

کیونکر نہ کھائے کہ ہوا ہے بہار کی غائب

قول فیصل۔ یہ لفظ عربی ہے عربی میں اس کے معنی ہیں جانا، چلنا، سفر کرنا، مولف نوائلات کی تحقیق کے مطابق فارسیوں نے دیکھنا کے معنوں میں استعمال کیا۔ اس کی اردو جمع سیریں بھی استعمال ہوئی ہے۔

سیریں کریں گے گلشنِ غنیمت کی

یہ مرثیہ نہیں ہے سندھ بشت کی نفیس

سیر۔ تاشا، نظارہ، کیفیت، عربی لفظ ہوش فصیح رائج۔

ہوئی آؤ لکھتیں بھی دکھلا دوں

سیرت خانے میں خدائی کی

سیر۔ مزے کی بات، لطف کی بات، تماشے کی بات، اردو مونث، عورتوں کی زبان

ہنس کے بولی کہ اور سینے یہ سیر

سچ تو بتلاؤ جان کی سبے خیر سزا گھڑی

سیر۔ مزہ، لطف، تاشا، اردو، مونث

تعلیل الاستعمال

دور کے واسطے زیادہ عبادت کی ہو

سیر تو جب ہو کہ جنت میں نہ جانے اپنے

سیر۔ مطالعہ، کتب بینی، اردو، مونث

فصیح رائج۔

ع کتب کی سیر جو کی ہم نے یہ ثبوت ملا (لاہم)

سیر۔ سیلا، ٹھیلہ، تاشا، اردو، مونث

دہلی کی زبان۔ (دفرنگ آصفیہ)

سیر۔ لطف، مزہ۔ جیسے ابھی وہ آجائیں تو

کیا سیر ہو۔ اردو، مونث (دفرنگ آصفیہ)

سیر۔ ہنسی، مذاق، ٹھٹھا، اردو، مونث

خفتہ۔ اس کے چھڑنے سے عجب سیر ہوئی (نوائلات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سیر۔ پھرتا، گردش کرنا، عربی لفظ، تعلیل استعمال

عروج ماہ سیر دیکھ کے شب معراج مصطفیٰ

قر بھی سیر منازل سے وہ گیا ہوگا

سیر۔ ایک سیلا جو برسات میں دہلی میں ہوتا ہو

اور جس میں کثرت سے پھول بیچنے والے جمع ہوتے

یہ دہلی کی زبان (نوائلات دفرنگ آصفیہ)

سیرۃ: بہار۔ جون (فرنگ آصفیہ)
 قول فیصل: دل کھنکھو نہیں بولتے۔
 سیرۃ: دبا کھرو یاے مجھول (آسودہ، چھپکا ہوا)
 گزشتہ کا صند، پیٹ بھرا، فارسی، سنت (دور لغات)
 قول فیصل: یہ تابع فعل ہے۔ ہونے کے ساتھ
 (سیرۃ) اس کا صرف ہے۔
 سیرۃ: ستفی، بے نیاز، مطمئن بے پرواہی اور اللہ
 قول فیصل: دل کھنکھو ان سنی میں نہیں بولتے۔
 سیرۃ: بیزار، متنفر، دل بداشتہ (دور لغات)
 قول فیصل: یہ تابع فعل ہے۔ ہونے کے ساتھ اس کا
 صرف ہے کبھی کبھی محل کے اعتبار سے، ہونا، کو حرف
 کر کے بھی استعمال کرتے ہیں۔
 ع: فاتحہ سے تین دن کے گزر گئی سے سیرۃ میں
 سیرۃ: بکثیر، جیسے سیرۃ حاصل (دور لغات)
 قول فیصل: تنہا استعمال نہیں سیرۃ حاصل ہی
 کی ترکیب کے ساتھ رائج ہے۔
 سیرۃ: سولہ چھانک کے وزن کو مجرعی حیثیت
 سے کہتے ہیں۔ اردو۔ ذکر، رائج۔
 قول فیصل: سولہ چھانک کے بانٹ کو بھی
 سیر کہتے ہیں۔
 سیرۃ: یاے حرف، پس، فارسی، مذکر
 ہے غولی، قیصری، ساری یہ کہ ہر ایک
 گزرا ہوا جد و جہد و عطر و لعل و سیر (سیرۃ ہدایت)
 قول فیصل: ضرورت تاخیر کے وجہ سے استعمال
 ہوا ہے۔ دلیہ عام طور سے رائج نہیں ہوا ہے
 فرنگ اثر نے ایک مثل بھی لکھی ہے جس میں یہ لفظ
 استعمال ہوا ہے "سیر با شیر اگرچہ گندہ است لیکن
 ایجاد بدہ است" حالانکہ یہ مثل بہ تبدیلی الفاظ
 اہل کھنکھو یوں بولتے ہیں۔ "خشکہ و گندہ ہر فردہ"

اگرچہ گندہ لیکن ایجاد بدہ:
 سیرۃ: وہ زمین جو زمیندار کی خود کاشت ہو
 اردو۔ موت، رائج۔
 سیرۃ: (یاے مجھول) تشنہ کی صند، پانی
 پیئے ہوئے جو بقدر خواہش پانی پی چکا ہو۔ فارسی
 صفت، فصیح، رائج۔
 ع: حرف تھا سیرۃ ہوا شرم سے پانی پانی رشید
 قول فیصل: یہ لفظ مرکب ہے سیر یعنی آسودہ
 اور آب یعنی پانی سے۔ تابع فعل ہے ہمیشہ کرنا
 ہونے کے ساتھ ہی استعمال میں آتا ہے تنہا بغیر کسی فعل
 کے نہیں بولا جاتا۔ آدمیوں اور جانوروں کے لئے
 اس لفظ کو عام طور سے استعمال کرتے ہیں۔
 مراد فرنگ آصفیہ نے سیرۃ کے معنی
 دیں جنہیں کہیں پانی سے بھر دیا جائے تاکہ تروتازہ
 سرسبز شاداب ملے پھر لا پھلائے گندہ و نیزہ و زرخیز
 سیرۃ حاصل، چھپکا ہوا پیٹ بھرا۔ گزرا ہوا کھنکھو کسی
 سنی میں نہیں بولتے۔
 سیرۃ کرنا: (تندی) پیاس بجھانا
 تروتازہ کرنا: پیٹ بھرا، نیت بھرا، چھپکانا
 (فرنگ آصفیہ)
 قول فیصل: سنی نہیں اس اہل کھنکھو کثرت
 بولتے ہیں جیسے "رحمد امام نے حرم کے چورے رسا
 کو سیرۃ کر دیا" سنی نہیں کسی کے ساتھ استعمال
 کرتے ہیں۔ سنی نہیں اس سیرۃ سیرۃ کرنا بولتے ہیں
 سیرۃ کرنا: پانی سے بھرنا اردو صرف
 ایک طرف کو سیرۃ کیا ہنر ہے اگر
 دوسرا طرف ہنر یہ دانتی اسے پا کر
 قول فیصل: اب ان معنوں میں عام طور پر
 زبانوں پر نہیں ہے۔

سیرۃ ہونا: (دلائم) پانی سے آسودہ ہونا
 اردو صرف، فصیح، رائج۔
 محل قصہ: دریائے فرات آنکھوں کے سامنے
 بہہ رہا ہے۔ دشمنوں کے گھوڑے گڑھے اور اونٹ
 ایک اس سے سیرۃ ہوئے ہیں مگر اس کا سدا کنبہ
 تین روز سے پیا سا ہے۔ (مقدمہ شعر و شاعری)
 قول فیصل: محنت سے سیرۃ ہونا بھی کہا ہے۔
 دل صبر کثرت سے یہ سیرۃ ہو رہا ہے
 لب اک بھی آتا نہیں ذکر آب و غذا کا
 سیرۃ: (یاے اول مجھول) شادی تروتازگی
 یعنی تری سا زرخیزی، فارسی، موت (دور لغات)
 قول فیصل: پانی کے سنی میں اہل کھنکھو کثرت بولتے ہیں۔
 سیرۃ: گھوڑے پھرنے کا عادی، سیر و تفریح
 کا شوقین، اردو، صفت، عورتوں کی زبان،
 تفسیل الاستعمال۔
 سیر میں گھومنا اختیار نہیں (فرحیشتی)
 تم پھر و بندہ سیرۃ نہیں
 سیرۃ بھرنا: پورا ایک سیرۃ اردو، فصیح، رائج
 جلد جا شہر کو اٹھائے قدم (دشت گلزار)
 لے کے گزرا وہ سیرۃ بھر دیتم
 سیرۃ: بکرا دل و یاے حرف و فتح سوم
 اداوت، جعلت، شریف، ہیئت، عربی، موت (دور لغات)
 قول فیصل: اردو میں ذاتی وصف و ذاتی لیاقت
 کے سنی میں مستعمل ہے۔
 دیوانے تیرے تھکے کو نہیں پائے لہر جہر
 صورت تری پری کی سیرۃ ہی حور کی
 سیرۃ: سیرت کے اعتبار سے۔ عربی
 تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
 قول فیصل: عربی و ان طبقہ بولتے ہیں۔

سیر تماشا :- تماشا، تفریح۔ اردو، مذکر غیر فصیح رائج۔

محمل صفت :- شراب پیوں، چین کر دوں، دنیا کا سیر تماشا دیکھوں۔ (ظہیر ہوش ربا)۔
سیر چشم :- (بے اعانت) مال و دولت کی طرف سے بے پردہ۔ آسودہ حال، دل کا غنی جس کی نظر میں مال و دولت کی کوئی وقعت نہ ہو، قانع، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

خود کو بھی آنکھ اٹھا دیکھتے نہیں کس درجہ سیر چشم میں کسے تباہ کرے
قول فیصل :- اردو میں اس کی جمع و - ن کے ساتھ سیر چشموں رائج، فصیح ہو۔

سیر چشموں کو غم تشنہ دانی کیا :- آبرو گزیر نایاب ہے پانی کیا
سیر چشم مند :- سخی، جو میلے دالا، فیاض، دل والا فارسی صفت، فصیح، رائج۔

نایا صانع عالم نے سیر چشم مجھے مری نظر میں تو قارون کا گنج مال نہیں
سیر چشمی :- آسودگی، استغناء، مال و دولت کی طرف سے بے پردہ، قناعت، فارسی صفت، موزن، فصیح، رائج۔

محمل صفت :- استغناء اور سیر چشمی جیسی ظلم سے مفلح ہوتی ہو نہ دولت سے ہوتی ہو نہ حکومت سے نہ بے منت

سیر حاصل :- زرخیز، بارور، شاداب اچھی پیداوار کی آراخی، فارسی صفت، فصیح، رائج۔
محمل صفت :- اپنی لیاقت اور خاندان کے نام سے بھاسو کا ایک پرگنہ سیر حاصل ذات اور رسالے کی تنخواہ میں لیا۔ (آب حیات)

قول فیصل :- اس کا ایک مفہوم کافی مقدار میں

کثیر جیسے انھوں نے اس معنوں پر سیر حاصل تبصر فرمایا
سیر دکھانا (یا) سیر دکھلانا :- تماشہ دکھانا اردو صفت، فصیح، رائج۔

دکھلائیں خوب نشہ مردانگی کی سیر
انگو ر زخم دل کی جو کھینچیں شراب ہم
قول فیصل :- اس کی تکبلی صورت سیر دکھلا دینا بھی رائج، فصیح ہو۔

موتن آؤ تھیں بھی دکھلا دوں
سیرت خلع میں خدائی کی :- موتن
اس کے ایک معنی نظارہ دکھانا بھی ہیں۔
عرش کی سیر ریاضت نے جسے دکھلائی
دھل مزدور ہے سلطان کے محل میں ہوا
سیر دکھانا :- (دکھانی) مزہ چکھانا۔ اردو صفت غیر فصیح، رائج۔

سیر میں آپ کو دکھا دیتا :- سب گھمنڈ آپ کا بھلا دیتا
سیر دلی :- حوصلہ مندی، بے طبعی، فاری ترکیب موزن، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محمل صفت :- باوجود اس کے عام اہل زمانہ کو بھی کہنا چاہئے کہ سیر دلی اور بے طبعی کے ساتھ عرق ریز کارواں، قدردان خدمت گزار تھا (دربار اکبری)
سیر دکھنا :- (مندی) بہار دکھنا۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

دیکھی زبیر ہو کے بھی ہم نے چین کی سیر
آنے کو تھی بہار کہ صبا آگیا
سیر دکھنا :- نقشہ دکھنا، کیفیت دکھنا، اردو صفت، فصیح، رائج۔

دل آشفگان خال گنج دہن کے
سویدا میں سیر عزم دیکھتے ہیں غائب

سیر دکھنا :- تماشہ دکھنا، منظر دکھانا سناں دکھنا، اردو صفت، فصیح، رائج۔
خزہ گل ہے کہیں نہ لبلب کہیں
سیر اس گلشن ایجاد میں کیا کیا دیکھی
سیر سپاٹا جہان :- (فتح) بے مقصد گھومنا پھرنا اردو، مذکر، عوام کی زبان

محمل صفت :- دل میں ٹھان لی چلو بھی ادھر ادھر کے تو خوب سیر سپاٹے کئے اب ذری عداوت اور کچری کی بھی دگھری سیر کر آئی۔ (دھانہ آزاد)
سیر غزل :- وہ غزل جس میں اشعار کثرت سے ہوں۔ عربی الفاظ، موزن، شراذی اصطلاح
سیر کر دکھنا :- دیکھ کے آزمائنا۔ دیکھ کے کچھ لینا، اردو صفت، متردک۔

بیاباں کو بھی نہ گام جنوں میں سیر کر دیکھا
سر شہزیدہ کو پائے غزالاں پر بھی دھر دیا
قول فیصل :- یہ دلی کی زبان ہے معلوم آتش لکھڑی نے کیوں کہا۔

سیر کرنا :- (مندی) بہار دکھنا، نظارہ کرنا اردو صفت، فصیح، رائج۔

نظارہ، گریہ خونیں سے گل بد اس تھا
نہ پوچھو سیر حین کی نفس سے کیوں کر کی اثر کھنوی
سیر کرنا :- گھوم بھر کے باغ کا نظارہ کرنا گل گشت کرنا۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

خوب کی سیر حین بھول چنے شاد رہے
باغیاں جاتے ہیں گلشن تر آباد رہے
سیر کرنا :- گھومنا پھرنا، گردش کرنا اردو صفت، متردک۔

دل پر داغ ہو چکر میں مدام
سیر کرتا ہے گشتاں سیر

سیر کرنا :- تفریح کے لئے سفر کرنا، دل کو خوش رکھنے کے لئے گھومنا پھرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سیر کرنا کی غافل زندگی گانی پھر کہاں زندگی گر کچھ رہی تو زوجانی پھر کہاں

سیر کرنا :- تماشہ دیکھنے جانا، میلے میں جانا۔

قول فیصل :- بکھڑو کہ زبان نہیں۔

سیر کرنا :- تماشہ دیکھنا، کیفیت دیکھنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا فرض ہے کہ سب کو ملے ایسا جواب آؤ نہ ہم بھی سیر کریں کوہ طور کی غالب

سیر کرنا :- مطالعہ کرنا، کسی کتاب کا پڑھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

لیتے آنا چوک سے مرزا کروں گی سیر میں جان صاحب کا چھپا ہے دوسرا دیوان اب

درہن حال کی جو سادے مرے دیوان میں سیر کر تو بھی یہ مجھ سے پریشانی کا تیر

سیر کرنا :- دیکھنا، سائنہ کرنا۔ اردو صرف، دلی کی زبان۔

کل سیر کیا ہم نے سمندر کو بھی جا کر نقاد مت مگر سچے مرزا گان کی ترکیب

قول فیصل :- بند فرنگ آصفیہ سیر کرنا کے خندہ ذیل معنی اور ہیں :- ہانڈنا، ڈونا مارا کو چھڑا کرنا۔

سیر کے واسطے سوا سیر موجود ہے :- زبردست کی سرکوبی کے لئے اس سے زبردست موجود ہے۔ اردو خن۔

قول فیصل :- صاحب فرنگ آصفیہ نے اس مثل کو یوں لکھا ہے :- سیر کو سوا سیر موجود ہے۔ صاحب

محاورات ہندوستان نے بھی اس مثل کو اسی طرح لکھا ہے جس طرح فرنگ آصفیہ میں درج ہے :- بکھڑو کے عوام کی زبان جو۔

سیر کی ہانڈی میں جہاں سوا سیر پڑا اور اپنی :- کم ظرف کو جہاں ذرا سی بھی آمدنی ہوتی اور وہ آپ سے باہر ہوا۔ کم حوصلہ یا کم ظرف کو کوئی مرتبہ ملے اور وہ بھٹ پڑا کہنے کو قدرت ہوتے ہی ہوتے پر لگتے ہیں اور آپ سے باہر ہو جانا۔

(ذرا لغات و محاورات ہندوستان)

قول فیصل :- صاحب فرنگ آصفیہ نے اس مثل کو یوں لکھا ہے :- سیر کی ہانڈی میں سوا سیر پڑا اور اپن گیا :- اپن لکھو کسی صورت سے نہیں بولتے۔

سیر گاہ :- سیر دیکھنے کی جگہ۔ برصا مقام تھانہ گاہ۔ عربی، فارسی، الفاظ موت، فصیح، رائج۔

دیکھو یہ ہے سیر گاہ اس کی اب آتی ہی ہوگی شاہزادی دھرم پور

سیر گاہ :- وہ قندیل جس میں کاغذ کے مٹھی گھڑے چلے نظر آتے ہیں۔ (ذرا لغات)

قول فیصل :- اپن لکھو نہیں بولتے۔

سیر میں پنسیری کا دھوکا :- چھوٹی رقم میں سے بڑے حصے کا جن اور مثل قریب بتروک

یہ المادھڑا سیر میں پنسیری کا دھوکا بھاتی نہیں باتیں مجھے ہرگز یہ جن کی

سیر نظر آنا :- تماشہ دکھائی دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سلسلہ دیکھنے اشکوں کا بیان آ بیٹھ

خوب آتی ہے نظر سیر بجدل میں تیر

سیر و :- (یہ مجھول) یلگ یا پار پانی کے سر ملنے اور پانی کی طرف جو گڑیاں ہوتی ہیں

ان دونوں لکڑیوں میں سے ہر ایک کو سیر دیکھتے ہیں۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل :- مولف فرنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ :- یہ لفظ سیر اور پاد یعنی پاؤں سے مرکب ہے کثرت استعمال سے دال پہلے گر گئی اور پاد حلقہ واسے بدل گیا اور سیر دیکھنے لگے یہی ہر اکثر استعمال سے سیر دیکھ گیا۔

سیر و شکار :- جا بجا پھرنا اور شکار کھیلنا۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

محل شہر :- تم تو ہر وقت سیر و شکار میں مصروف رہتے ہو گھر کے کاموں سے کوئی سرکاری نہیں

سیر و :- سیر کی جمع، کثرت کے واسطے استعمال میں ہے۔ اردو، فصیح، رائج۔

لو سیروں پلا یا غار ہائے دشت دشت کو گریوں ہی یہ دکھلا اسکے سوکھی زبان برون جلال

سیر و :- لو پڑھنا :- بہت زیادہ خوشی ہونا۔ بے انتہا سرگرم ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

دہ ساقی کیا ہی دی ہے دار و دخت فرا جس کے اک قطرے سے سیر وں جسم میں پو پو بچے

قول فیصل :- اب لو ہو کی جگہ ہو ہے۔ سیر وں ہو بڑھ جانا اس کی مثیلی صورت ہے۔

بڑھ گیا سیر وں اور ان کو جو آتے دیکھا خود نہ پہچان سکا یہ کہ مراد دل ہو دی

سیر ہونا :- (لازم) لطف حاصل ہونا، مزہ آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع بن کھن کے آئے وہ تو قیامت کی سیر ہو آنا

قول فیصل :- تماشہ ہونے کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

پھرتی ہو تم یہ تھی سیر ہے ذرا ہوش میں آؤ کچھ خیر ہے

سیر ہونا :- سیر گل فردشاں کے ہونے کو بھی کہتے ہیں جو دہلی کا ایک مشہور زیارتی میلہ ہے (فرنگ آصفیہ)

سیر ہونا :- لازم چھنا - آسودہ ہونا پٹ بھڑنا - نیت بھڑنا - اردو صرف قلیل الاستعمال -

سستی میں سیر نشہ دیدار کیوں نہ ہو فحشان لعل باہر حقیقہ بین کی ہے

سیر ہونا :- سیر از ہوا متغیر ہو جانا - دل بھر جانا - اردو صرف فصیح رائج

آخری عمر زلیت سے اٹل بھی سیر ہے بیانہ بھر چکے چھلکنے کی دیر ہے

سیر ہونا :- پٹ بھر کے کھانا - اردو صرف فصیح رائج

آتش ہمیشہ سیر ہو اخوان حسن سے نیت کو رکھے بوسہ بک چپک بھرا

قول فیصل - مولف ذرات نے اس کے ایک سنی مستحق اوردے پر دیا ہونا بھی لکھتے ہیں جو عام

طرح سے زبانوں پر نہیں ہے - سیری :- (رایے اول غبول) آسودگی بیٹ

بھڑنا - فارسی، مونث فصیح رائج - سیری :- جی بھڑنا، نیت بھڑنا، تکین ہونا

فارسی، مونث فصیح رائج - قول فیصل - اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے

وہل سے بھی تو سیری ہوتی ہے کہیں اس بات کا ٹھکانا ہے

نفی کے ساتھ سیری نہ ہونا بھی متعل فصیح رائج - کسی طرح سے مجھ کو سونے سے سیری نہیں ہوتی

(نبات انش) سیری کرنا - (مندی) بھڑنا، پکڑنا

الطین کرنا جی بھڑنا - نیت بھڑنا - پٹ بھڑنا - خوش کرنا، راضی کرنا - تسلی کرنا، تسکین کرنا، اورد

صرف - (فرنگ آصفیہ) قول فیصل - اہل لکھنؤ کی معنی میں نہیں بولتے

سیر بھی :- (رایے معدوف) زمین، زودبان - فصیح رائج -

دی صدا شوق نے مگر بڑھ کر جاؤ بھی سیرھیوں والے چڑھ کر (عروج افق)

محفل ص - اخیر طوفان میں بھڑکے کبوتر جہاں رہتے تھے وہ سیرھی سب بچھ گئی - (انشائے سرور)

سیرھی :- وسیلہ، ذریعہ جیسے آدمی سیرھی سے چڑھتا ہے یعنی وسیلے سے ترقی پاتا ہے (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل - ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے سیرھی :- درجہ، مرحلہ، مرتبہ، دگری

اردو، مونث، غیر فصیح رائج - محفل ص - اس مضمون سے ملک میں عموماً یہ خیال

پھیل جائے کہ فی الواقع ہماری شاعری اصلاح طلب ہے ہم سمجھیں گے ہم کو پوری کامیابی حاصل ہوئی ہے

کیونکہ ترقی کی پہلی سیرھی اپنے تشریل کا یقین ہے - (مقدمہ شعر و شاعری)

سیرھیان :- سیرھی کی جمع ملاپڑیاں پایہ پائینہ - (دکنیہ)

قول فیصل - معنی نبر ایک میں بولتے ہیں اور نبر میں کبھی پایہ اسے بھی متعل ہے

سیرھی سیرھی چڑھنا :- (دکنیہ) درجہ بدرجہ ترقی کرنا درجہ بدرجہ ترقی پانا (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل - اس طرح اہل لکھنؤ نہیں بولتے سیرھی کا ڈنڈا :- کڑی کی سیرھی کا ہر پایہ

جس پر پاؤں رکھ کر چڑھتے ہیں - اردو، مذکر، رائج

سیرھی لگانا :- کسی چیز پر لاکر سیرھی کھڑی کرنا اردو صرف فصیح رائج -

قول فیصل - اس کا لازم سیرھی لگانا بھی متعل و فصیح ہے -

بیعت سیرمناس سے لگ گیا بامر مراد سلسلہ پیدا ہوا رفعت کا سیرھی لگ گئی

سیر دہ :- (بالکسر دیکھو) مجھوں و سکون دوم و سوم ۱۳

شعر فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان سیر و حکم :- تیرھواں - فارسی صفت، تعلیم

یافتہ طبقہ کی زبان - سیرن :- (رایے معدوف) رت، موسم، فصل - انگریزی، مذکر، رائج

سیسا :- (بالکسر دیکھو) معدوف رفیع سوم - ایک دھات کا نام جو راگ کے قسم سے نیلا ہٹ

لئے ہوئے ہوتی ہے - بندوق کی گولیاں اسی سے بناتے ہیں - اردو، مذکر، رائج

سیسا پلانا :- (دکنیہ) کسی چیز کو مضبوط کر دینا کسی چیز کو دزنی کر دینا - اردو صرف رائج

لگے سیسا پلانے مجھ کو آنسو کہ ہو بنیاد غم حکم ابھی سے ذوق

سیسا پلائی دیوار :- (دکنیہ) بہت مضبوط دیوار، نہایت مستحکم دیوار - اردو، فصیح رائج

قول فیصل - بہت مستحکم ارادہ رکھنے والے انسان کو بھی سیسا پلائی دیوار کہتے ہیں احد یہی

معنی زیادہ رائج بھی ہیں - سیس پھول :- (دیس بر وزن میں بھی سیر)

سر کے ایک زیور کا نام - اردو، مذکر، رائج - دیتا تھا سیس پھول بھی دہ بار

گل بہتاب دیکھ کر ہو منشا (گلشن عشق)

سیتان :- ایران کے ایک صوبے کا نام جو ایران کے جنوب میں واقع ہے۔ رستم اسی جگہ کارہنہ والا تھا۔ فارسی۔

میں رستم مانی اور سیتان سخن ہے
دیتا جو زور رحمت دل کو نادری ہو

سیر :- زہ، کمان کا وہ فیتہ جس میں تیر رکھ کر پھینکتے ہیں۔ کمان کا چلار اردو، مذکر، فصیح، رائج
ع کھینچی شقی نے شانے سے سیر تار کر نقش
کس روکش کی خوش قزح ہو کمان تک
جس کی اٹھا سکا نہ کھو سیر آفتاب میر
قول فیصل :- ماش کے ایک پتے کو بھی سیر کہتے ہیں
سی سی سی چکی لینے کی تکلیف میں جو آواز سنھ
سے نکلتی ہے۔ اردو، مونث، دہلی کی زبان

لینے دے چکیاں مجھے پھر بھی
یاد دل کو وہ تیری سی سی ہے

سی سی کرنا :- جاڑے سے سو سو کرنا۔ عربوں کی تیزی یا تکلیف کے باعث سنھ سے آواز نکالنا (نور اللغات)
قول فیصل :- ہر سنی میں اہل کھنڈ سو سو کرنا بولتے ہیں
سی صد :- تین سو۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اردو میں عام طور سے رائج نہیں۔
سیف :- تلوار، عربی، مونث، فصیح، رائج
آفت کی سیف اس بت نا آشنا کی ہو
سیدھی شکر پہ آمد یک قضا کی ہو

سیف بھی منطقہ بھی جوڑا کا
نہ کے رہنروں نے تھا تاکا
سیف باندھنا :- تلوار باندھنا، اردو صرف
تقلیل الاستعمال

ادھر روئے والوں میں کیا جواں
ادھر سیف باندھے رہا جواں (شاہ اردو)
سیف توپ پڑی تھی مگر نیچہ کام کر گیا

جب کسی بڑے سے کام نہ ہو سکے اور اس سے چھوٹا
دی کام کر دے تو اس موقع پر بولتے ہیں۔ یعنی
جس پر بھر دیا تھا وہ تو کام نہ آیا مگر ایک ادنیٰ
شخص سے کام نکل گیا اردو شل۔ (نور اللغات)
قول فیصل :- صاحب فرنگ آصفیہ نے کام کی
جگہ کاٹ لکھا ہے کہ اس کی ابتدا یوں ہو کہ ایک مرتبہ
نواب سیف اللہ خاں ہاتھی پر سوار تھے بیٹا پاس
بیٹھا تھا کسی آزاد فقیر نے سوال کیا کہ ادا ہو سیف
کوئی چا دلوا۔ نواب صاحب نے سنہ پھیر لیا۔ مگر
رہ کے نے ایک اشرفی جیب سے نکال کر اس کو
دے دی اس پر فقیر نے خوش ہو کر کہا: سیف
تو پڑی تھی مگر نیچہ کاٹ کر گیا:

صاحب محاورات ہندوستان نے اس شل
کو اس طرح لکھا ہے: "سیف توپ پڑی تھی پر قبضہ
کام آ گیا: کھنڈ میں تقلیل الاستعمال ہے۔
سیف زباں :- وہ شخص جس کے کلام میں اثر
اور بات میں تاثیر ہو۔ اعلیٰ درجے کا شاعر۔ عربی
فارسی الفاظ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سن کے کتے ہیں سخن کو مر حاسد اے رند
اس لئے لگ مجھے سیف زباں کہتے ہیں
قول فیصل :- مولف نور اللغات نے لکھا ہے کہ اس
شخص کو بھی کہتے ہیں جس کی دعا اکثر قبول ہوتی ہے
لیکن اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

سیف زباں :- تیز زباں، سنہ پھٹ،
درجہ دہن۔ عربی فارسی الفاظ

دنیا سے سرے کے دھواں میں تری آنکھیں
کہہ بیٹھیں نہ کچھ سیف زباں میں تری آنکھیں
قول فیصل :- اہل کھنڈ ان معنی میں نہیں بولتے
سیف زبانی :- سیف زباں ہونا۔ فارسی، مونث

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
دریا کے غضب تیغ کے پانی نے دکھایا
خنجر کا مزہ سیف زبانی نے دکھایا
سیف کنا :- تلوار کنا۔ اردو صرف
تقلیل الاستعمال

اردو کی تیرے ضرب دودنی چلی گئی
جتنی کانی سیف یکتی چلی گئی
سیف :- جلد سازوں کا اوزار جس سے کاغذ
کاٹتے ہیں۔ فارسی، مذکر (نور اللغات)
سیفی :- (بالفتح) وہ اسم جلالی جو کسی دشمن
کے دھبے کے واسطے خاص ترکیب سے پڑھتے ہیں۔
اردو۔ مونث، عاملوں کی اصطلاح

دم فنا دیکھنے والوں کے کیا کرتا ہے
سیفی عامل کی اشارہ ہو ترے ابرو کا
قول فیصل :- مولف فرنگ آصفیہ نے لکھا ہے
کہ "یہ اسم جلالی دشمن کے دھبے کے لئے تنگی تلوار
کی پشت پر مقدار مقررہ کے موافق پڑھ پڑھ کے
بھونکتے ہیں اور اس دشمن کا ہلاک ہو جانا تصور
کرتے ہیں اور مثال میں یہ شعر پیش کیا ہے۔

اس جنبش ابرو سے چلے سیف پہ سیفی
مرزاں وہ کریں نشتر نولاد دی جاو
بند نور اللغات سیفی ایک دعا کا بھی نام ہے
جس میں نہایت جلال کا معنوں ہوتا ہے اس کا
صرف پڑھانے کا فائدہ ہے۔

سیفی پڑھیں مزار پر اس کے بجائے قل
جو بے قرار کشتہ تیغ نگاہ ہے سمہ راج
سیفی الٹ پڑنا :- سیفی کا بجائے دشمن
کے اپنی ہی تباہی و بربادی کا باعث ہونا۔ اردو
صرف عاملوں کی اصطلاح۔

خون عدو سے کھیت کھی پون سچا نہ تھا
سیفی الٹ پڑی ابھی چلہ کھنچا نہ تھا
سیفی چلنا۔ سیفی کا کارگر ہونا۔ اردو صرف

عالموں کی اصطلاح
شور تھا دیکھیے کیونکر یہ بلا لیتی ہے
اس قدر جلد تو سیفی بھی نہیں چلتی ہے

سیفی کا اثر۔ سیفی کی تاثیر۔ اردو عالموں کی اصطلاح
کپوں شمار ان کے غضب کا بھی نہ آیات میں ہے
جب رجز خواں ہوں تو سیفی کا اثر اب میں ہے

سیکھ سیکھ۔ (ریاے بھول) بیشتر فضی
کی زبان پر سیکھ نون غم کے ساتھ ہے) اگر کسی
تیش ۲۔ لٹول ۵۵ ۵۵ جل سے ۵۵ ۵۵ اور درم

کی تکبیر کرتے ہیں ترپڑا۔ ہندی موت۔ (ذوالفقار، ذریعہ صیف)
قول فیصل۔ کھنڈ میں نون غم کے ساتھ سیکھ
راج و فیصل ہے۔

سیکھ ۱۔ (ربان فتح و سکون دم و سوسم) ایک سو
اردو، مذکر، فیصل، راج
قول فیصل۔ اس کی جمع سیکھے راج و فیصل ہے

جیسے یہ ایک ہزار آسم میں اس میں چار سیکھے الگ الگ
سیکھ ۱۰۔ فی صدی۔ اردو صفت، فیصل، راج
محاصل صرف۔ کسی زمانے میں دہری آم دور و پیے

سیکھ عام طور سے بجا کرتے تھے۔
سیکھ ۱۰۔ سیکھ کی جمع کئی سو بہت سے
انہار کثرت کے محل پر۔ اردو صفت، فیصل، راج

یہ ذرے خاکہ دل کے سیکھوں عالم نبائیں گے
اسی دنیا میں دنیا گر خود ان میں داخل ہو کھنڈی
قول فیصل۔ بن فرنگ اصفیہ دہلی میں باخاند

نن غم سیکھ اور سیکھوں راج ہو۔
سیکھوں سنانا۔ کثرت سے برا بھلا کہنا لغت

لاست کرنا۔ بہت صلواتیں سنانا بہت باتیں سنانا۔
اردو صرف عورتوں کی زبان۔

بیل ہوتیرے سہائے گرج سچ گل
میں سیکھوں سنانوں چین میں ہزار کو
سیکھوں سنانا۔ (لازم) بہت باتیں سنانا

صلواتیں سنانا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان
آخر ان ہوں میں صبر و تحمل کب تک
سیکھوں سن کے بھی دو چار کہوں بیان کہوں

سیکھوں کنووں کا پانی پیار ہے۔ (تخریب کار
ہے۔
قول فیصل۔ اہل کھنڈ کہتے ہیں گھاٹ گھاٹ

کا پانی پیار ہے۔
سیکھوں گھڑ پانی پڑ جانا۔ (دکھائیے)
کمال ندامت ہونا، کمال نام و شرمندہ ہو جانا

شرم سے آب آب ہونا، نہایت بھل اور منفصل
ہو جانا، اردو صرف عورتوں کی زبان
چند اس زلف سے قطرے جو گھرے پانی کے

پڑ گئے سیکھوں سنانوں پر گھرے پانی کے جرات
قول فیصل۔ اس محل پر زیادہ تر گھڑوں پانی پڑ
بوتے ہیں۔

سیکان۔ (سیکھ میں) بیمار، خیف کا گرا ہوا
ضعیف، کمزور، لاغر، روگی، انگریزی، صفت
عورتوں کی زبان۔

محاصل صرف۔ (انگریزوں نے ایک نئی بیماری تباہی
کسی کو بھارا آیا، کسی کو جوڑی کسی کا بدن گھٹنا ہو گیا
کسی کا جی تھلایا۔ سب سیکان بن بیٹھے۔ ایک کا کھنڈ

رنگا دوسرا لٹے لٹے کرنے لگا۔ (ضمانہ آزاد)
سیکنا۔ سیکھنا۔ (ہندی) آگ پر گرم کرنا، تپانا
گرمائی پہنچانا۔ ہندی۔

(ذوالفقار، ذریعہ صیف)
سیکھ دینا۔ (ہندی) نصیحت کرنا، مہند دینا
ما صلاح دینا، مشورہ دینا، تدبیر تانا، دہلی
کی زبان۔

قول فیصل۔ کھنڈ میں سیکھنا ہی کہتے اور بوتے ہیں
سیکھ ۱۔ (ربان فتح و سکون دم و سوسم) ایک سو
کا پچھ سیکھوں سنانوں سیکھوں انگریزی صفت۔ (ذوالفقار، ذریعہ صیف)

قول فیصل۔ عام طور سے سیکھوں بکسر تین بوتے ہیں۔
سیکھا پڑھا۔ تعلیم یافتہ، ہوشیار، اردو
صفت، مذکر، متردک

آغاز خط سبز و وجہ سکوت لب
توتے ہنوز بچے میں سیکھے پڑھے نہیں کھنڈی
سیکھا سکھایا۔ (ذائقہ کار، ہوشیار، چالاک

پڑھا کھا، صفت، مذکر، قلیل الاستعمال۔
جھنجھلا کے ناحتوں سے کہا یہ شور نے
سیکھے سکھائے ہم میں سکھائے ہوم کو کیا شور

قول فیصل۔ تائیت کے لئے سیکھی سکھائی
کہتے ہیں۔
سیکھ دینا۔ (ہندی) نصیحت کرنا، مہند دینا

ما صلاح دینا، مشورہ دینا، تدبیر تانا، دہلی
کی زبان۔
سیکھ داکو دیکھے جا کو سیکھ سہائے

سیکھ نہ دیکھے بانڈرا جو گھر کا جائے (درم)
اس کا قصہ مختصر اس طرح پرچہ کو ایک مرتبہ
بارش کے سبب بندر عاجز آکر ادھر ادھر

بھاگتا پھرا اخیر کو ایک درخت پر چڑھ گیا
جہاں بیا اپنے گھونسلے میں بیٹھا ہوا سینہ کی ہوا
بوت رہا تھا اس سے اس نے بطور نصیحت کہا کہ بار

تجے خرد نے انسان کی سی صورت ہاتھ پاؤں
سیکھ داکو دیکھے جا کو سیکھ سہائے
سیکھ نہ دیکھے بانڈرا جو گھر کا جائے (درم)

اس کا قصہ مختصر اس طرح پرچہ کو ایک مرتبہ
بارش کے سبب بندر عاجز آکر ادھر ادھر
بھاگتا پھرا اخیر کو ایک درخت پر چڑھ گیا

جہاں بیا اپنے گھونسلے میں بیٹھا ہوا سینہ کی ہوا
بوت رہا تھا اس سے اس نے بطور نصیحت کہا کہ بار
تجے خرد نے انسان کی سی صورت ہاتھ پاؤں

سب کچھ دیے مگر تو نے اتنا سلیقہ بھی نہ کیا کہ آج کو بھگینے سے بچ جانا۔ بندر ایک توجہ ہوا تھا ہی اس سے اور بھی تھلایا اور اس کا گھونسلہ نوچ کر پھینک دیا اور کہا دیکھیں تو اب کیونکر بھگینے سے بچا ہے پس بے نے اس کے جواب میں یہ وہاں کہا۔ (دفرنگ آصفیہ)

بکھ لینا :- عبرت حاصل کرنا، نصیحت حاصل کرنا، نصیحت پکڑنا، صلاح و ستورہ لینا، ہندی، اہل ہندو کی زبان۔ (دفرنگ آصفیہ)

قول فیصل - بکھنوں میں بیکھ لینا کسی علم و فن کے حاصل کر لینے کو کہتے ہیں جیسے انگریزوں نے اپنے دور میں انتہائی کوشش کی کہ اردو زبان پوری طرح سیکھ لیں مگر کامیاب نہیں ہو سکے۔

بکھ ماننا :- (دستوری) نصیحت پر مائل، کہا ماننا، صلاح یا ستورے پر عامل ہونا۔ جو نہ مانگے بڑے کی سیکھ وہ مانگے درد بھیک۔ دہلی کی زبان (دفرنگ آصفیہ)

سیکھنا :- علم حاصل کرنا، سہرا حاصل کرنا، کوئی فن حاصل کرنا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صفت - ہم نے ان کی صحبت میں رہے بہت کچھ سیکھ لیا دل بھی تیرے ہی ڈھنگ سیکھے ہیں۔

آن میں کچھ ہے - آن میں کچھ ہے۔

سیکھنا :- تجربہ حاصل کرنا، عبرت حاصل کرنا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صفت - کیا مزے سے مشتوق پری بکیر... کے پاس بیٹھے غٹ غٹ اڑا رہے تھے۔ گٹھری و گٹھری گھوم گئی نہ۔ ہات ترے کی! اب کہو اتنا دھبوجی نہ اڑے گی۔ ہماری خاطر سے ایک جام تو لو۔ کہو تو امی کے ہاتھ بھیجوں؟ ہات ترے کی! شل مشور ہو کہ انسان کچھ کھو کے سیکھتا ہو مگر تم کھو کے بھی نہ سیکھے یا دہری؟ پل پر ہم نے تعجب اڑا دیا تھا۔ (دستاں آزاد)

سیکھنا :- (بے سہارے) مردوں، ایک قسم کا رشتی کپڑا جس میں باریک بکیریں ہوتی ہیں۔ (دفرنگ آتش)

قول فیصل - رشتی کی قید نہیں اس قسم کا سوتی کپڑا بھی بنتا تھا۔

سیل :- (بفتح اول) پانی کی رود، طغیانی، سیلاب، طوفان۔ بھیا، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

کہتے تو کہتا میں ابھیں حاتم یہ کیا کہوں۔

اک سیل بہہ گئی عرق انفصال کی دہوی

قول فیصل - پہلے نہ کر بھی استعمال کرتے تھے مگر اب عام طور سے مونث ہی ہو۔

نے دل رہا بجا ہے نہ صبر و حواس و ہوش

آیا جو سیل عشق سب اسباب بن گیا ہیر

سیل :- (دبر وزن کیل) رطوبت، تری، نمی، اردو، مونث، عوام کی زبان، قلیل استعمال

محل صفت - تم نے نامے پر مکان تو بنوایا مگر سیل سے بچانے کا کوئی انتظام نہیں کیا یا درکھو مکان میں ہر وقت سیل رہے گی۔

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر سلین دیا ہے (سروں) ہے۔

سیل :- شرم، حیا، مردت، حجاب، لحاظ۔

(لور الفات)

قول فیصل - مولف دفرنگ آصفیہ نے مندرجہ ذیل معنی لکھے ہیں ۱۔ عادت، بان، نحو، خصلت، سیرت، خلق ۲۔ اہلیت، سجاو، آدمیت ۳۔ مزاج، طینت، سرشت ۴۔ صلاح، نیکی، پارسائی، پاکدامنی، بھلائی، علم، مردت، نرم دلی، استقلال اور اس کی تشریح یوں کی ہو۔ اس لفظ کے مادے میں جب نمی کے معنی لینے ہیں تو وہاں شیل سے ماخوذ کرتے ہیں اور جب خلق و غیرہ سے مراد رکھتے ہیں تو اس کے شیل سے ماخوذ کرتے ہیں مگر درحقیقت دونوں قریب قریب ایک ہی

معلوم ہوتے ہیں کیونکہ خشک فاری میں بھی اچھے اور عمدہ کے معنی میں آیا ہے اور ٹھنڈا ہندی میں بھی خوش اور کھنکھ کے معنی میں آیا ہے جیسے اس کی مال کا دل ٹھنڈا ہو۔ دائرہ علم بالاصواب

مگر لکھنؤ کی عورتیں صرف نمی اور مردت کے معنی میں بولتی ہیں۔ مردت کے معنی میں آنکھوں کی قید کے ساتھ سلی سنی میں استعمال کرتی ہیں۔ یعنی آنکھوں میں سیل نہ ہونا۔

سیل گر یہ سے مرے خشک کوئی جھیل نہیں شاد

مگر آنکھوں میں کسی بت کی ڈر سیل نہیں لکھنؤ

سیل :- ٹھنڈا، سردی، خشکی، چانچہ سیلا، یعنی ٹھنڈا اور سیکھ معنی ٹھنڈک اسی سے نکلا ہے۔ (دفرنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ ان معنی نہیں بولتے۔

سیل :- (دبر وزن تیل) یہ لفظ انگریزی شیل سے مشتق ہے چونکہ اردو دالوں نے مندرجہ ذیل معنوں میں اس انگریزی لفظ سے یہ لفظ بنا لیا اس لئے اس لئے ہم نے یہ لفظ اردو و تلفظ اس میں داخل کر دیا، ایک قسم کا آہنی گولا جس کے اندر بارود یا چھوٹے چھوٹے ہتھیار، بارود، کھسکے توپ کے ذریعے سے چلاتے ہیں جس وقت یہ گولہ سرخ ہو جاتا ہو تو دفعۃً اندر کی بارود میں آگ لگ کر پھٹ جاتا ہو۔ ہم کے گولے کو بھی سیل کا گولہ کہتے ہیں۔

قول فیصل - موجودہ دور میں مارچ کے مخصوص وضع کے بنے ہوئے سارے کو سیل کہتے ہیں جس سے مارچ میں روشنی پیدا ہوتی ہو۔ یہ نہ کر ہو۔ ڈالنا اور ڈالنا کے ساتھ اس کا صرف یہ جیسے اپنی مارچ میں دوسرے سیل ڈالو۔ یہ سیل بے کار ہو گئے۔

سیل :- اطفال کے مونچھوں کے بال میس

بچوں کی مچھلیں۔ سبزہ، موٹ، دوزخات، دفرنگ آصفی
قول فیصل۔ لکھنؤ میں تنہا سیلاب نہیں بولتے۔ سیلاب
کے کوڑے کہتے ہیں۔

سیلاب۔ (بکرا دل یاے معدن) تر، گیل، بھیگا
ہوا۔ غم۔ اردو۔ صفت مذکر۔ عوام اور عورتوں
کی زبان۔

محل صر۔ سیلاب کا غر پر جب کھوگے دوشنائی
مردہ پھیلے گی۔

سیلاب۔ اناج جو کھیت کٹنے کے بعد رہ جاتا ہے۔
(دوزخات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سیلاب۔ (ایسے بھول) ایک قسم کی ریشمی پگڑی۔ اردو
نذر، متردک

وہاں سب کی پگڑی اچھلتی رہی
سروں پر نہ بانکوں کے سیلاب سے

قول فیصل۔ باندھنا کے ساتھ اس کا صرف تھا۔

فتح خان نام ہے اس کا وہ ہے دکھنی سواروں میں
اسی پر ہیں مرقی اسے بوا باندھے جو سیلاب ہے
(جان صاحب)

سیلاب۔ ایک قسم کا ابلے ہوئے دھان کا چاول
اردو، نذر، راج۔

محل صر۔ ابرہہ کا کچھڑی زیادہ تر سیلابیوں
کی ابھی معلوم ہوتی ہے۔

سیلاب۔ (دبفتح) پانی کی رو۔ طغیانی پانی کا
چڑھاؤ، پہا۔ فارسی، نذر، راج۔

یہ ہے اشکوں کا ٹھک پر موجزن سیلاب تھا
وہاں سب کی جگہ شب حلقہ گرداب تھا

قول فیصل۔ موجزن ہونا اور رواں ہونا وغیرہ کے ساتھ
اس کا صرف ہے۔

عاجزوں پر ہے سوا تیز تری برق غضب
دادی پست میں سیلاب رواں اور ہوا

سیلاب۔ (دریا، تالہ، ندی، اردو، نذر، دفرنگ آصفی)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

سیلاب بہنا۔ سیلاب جاری ہونا۔ اردو صرف فصیح راج
اگر سیلاب اشکوں کا ہے گاہوں ہی آجست

بے گامورت گرداب ہر حلقہ سلاسل کا
سیلابی۔ (ہاتھ منہ دھونے کا طشت، گن،

موٹ، متردک۔
ماہ کاں تیرے منہ دھونے کی ہو سیلابی

آفتاب اسے ماہ تاباں آفتاب ہو گیا
محل صر۔ سیلاب کی شکل دیکھتے ہی سیلابی آفتاب
بے کر دڑی آئی۔ (سردش سخن)

قول فیصل۔ بقول مولف دفرنگ آصفی یہ لفظ
ترکی میں چلی رہا ہے فارسی) تھا جسے عوام نے چلی کر لیا

اور اہل تکلف نے اس کو سیلابی ٹھہرایا۔ اب
اہل لکھنؤ اسے بھی بولتے ہیں۔

سیلابی۔ (تری، لٹی، رطوبت، سیلاب، فارسی، موٹ
دہلی کی زبان)

سیلابی۔ (وہ زمین جو دریا کی طغیانی سے میرا
ہوتی ہے۔ (دوزخات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
سیلابی۔ طغیانی، طوفان (دوزخات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ سیلاب کہتے ہیں۔ سیلابی
نہیں بولتے۔

سیلاب۔ (آنسوؤں کی روانی، فارسی
ترکیب، موٹ، فصیح، راج۔

قول فیصل۔ نذر بھی بولتے تھے گرا ب عام طور
سے موٹ ہے۔

گر یہی جوشش گریہ ہے تو بے شک تسلیم
سیلاب اشک آج ہے گام سے سر پر ہو کر

سیلاب۔ (پانی یا خون یا رطوبت کا جاری ہونا
عربی، نذر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان)

محل صر۔ جن عورتوں کو سیلاب الرحم کی شکایت
ہو جاتی ہے وہ زرد اور لاغر ہو جاتی ہیں۔

سیلابی۔ (سیر کا شوقین، مارا مارا پھرنے والا
وہ شخص جو ایک جگہ نہ ٹکے اور سیر تماشے میں

معدن رہے۔ اردو صفت، عوام اور
عورتوں کی زبان۔

محل صر۔ ساذائے کیا مجال ایسے سیلابی اور
کسی خاص مقام پر بستر جھائیں۔ (فسانہ آزاد)

سیلابی فقیر۔ (درویش، جہاں گرد، مرد سیاح
اردو، نذر، دہلی کی زبان۔

کل سیلاب سا جوشاں جو ادھر آیا تیر
سب بولے کہ یہ فقیر سیلابی ہے

سیلاب جانا۔ (سیلاب بکرا دل دیاے معدن) غم
ہو جانا کسی چیز کا خیف سامع ہو جانا، سین سے

کمی شے کا متاثر ہو جانا۔ اردو صرف فصیح راج
محل صر۔ تم نے شکر کے بورے ایسے مقام پر رکھ

دیے کہ سب سیلابی گئے اور شکر چنے لگی۔
سیلاب دوڑنا۔ (دبفتح اول دیاے بھول، پانی کی

رو کا کسی طرف تیزی سے ہانا۔ اردو صرف فصیح استعمال
جو جب کا بچہ سے خیف کو ہو سچا

سیلاب کا کوڑا۔ (سیلاب بکرا دل دیاے بھول۔
کوڑا۔ بولن غنہ) جب بچوں کی سیں بھگنے لگی ہیں

تو عورتیں اس خوشی میں ہوتیاں دودھ شکر ڈال کر
پکاتی اور کوڑے میں رکھ کر شیریاں کی بنیاد دواتی

اور سب کو کھلاتی ہیں۔ مذکر عورتوں کی زبان۔

سیل کے کوڑے اسی کے آج ہیں کیا رہے کوڑا
ہے چوٹا سا جو رہ کا تیری گو دی کا پلا

(نور اللغات)

قول فیصل۔ بکھنوں کی عورتیں سیل کے کوڑوں پر جاب

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نذر دلاتی ہیں اور بچے

کی مونچھوں میں مندل لگاتی ہیں اور چاندی کی مونچھیں

ڈوروں میں بانہ کے سون کے اوپر چپکا دیتی ہیں۔ اب

یہ رسم بہت کم ہو گئی ہے۔ مولف فرنگ آثر نے لکھا ہے کہ

سیل کا کوڑا انہیں۔ سیل کے کوڑے۔ کہتے ہیں۔ مولف

مذکور کا یہ قول درست نہیں، عورتیں سیل کا کوڑا ابھی بولی

ہیں جیسے تھیں شک نہیں کہ آج کے کوڑے کی مونچھیں خدا

رکھے نکل آئیں اور تم نے ابھی تک سیل کا کوڑا ابھی نہیں کیا

سیل گھری۔ دبا کسر یاے (بول) ننگ جراث

عاجب فرنگ آصفیہ نے رائے ہندی سے سیل

کھڑی لکھا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بکھنوں میں ننگ جراث ہی کہتے ہیں۔

سیل گرم۔ کچھ ٹھنڈا کچھ گرم۔ شیر گرم۔ نیم گرم

گلتا۔ اردو اصفیہ (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل بکھنوں نیم گرم یا گلتا کہتے ہیں۔

سیلین۔ ہنسی تری۔ اردو۔ مونٹ، غیر فصیح، رائج

محل صفت۔ تم نے جس طاق میں کتا میں رکھی ہیں اس

میں بڑی سیلین ہے۔ دیکھ لینا دیکھ لگ جائے گی۔

سیلنا۔ (لازم) تم ہونا، گیلیا ہونا، اردو مصدر

غیر فصیح، رائج۔

سیلخ۔ دبا کسر یاے اول مجبول، اہل میں لٹکانی لکھنوں

کو بیہا کر کے اور باہم لاکر تھمار کی طرح گردن پر مارنا

بازا ضرب دست گردن پر ہویا کسی اور جھڑپ پر۔

فارسی، مونٹ۔

قول فیصل۔ اہل بکھنوں صرف تانچہ یا تھپڑ کے معنی میں

بولتے ہیں۔

ج لٹکے موج کم از سیلی استاد نہیں غائب

سیلی۔ ملا۔ جال، جالی۔ ہندی، مونٹ، فرنگ آصفیہ

قول فیصل۔ اہل بکھنوں ان معنی میں نہیں بولتے۔

سیلی۔ دبا کسر یاے اول مجبول، وہ بالوں کی

ڈوری یا سیاہ ریشم خواہ ناگوں کی لڑی جو اکثر ہنڈ

فقیر گے میں ڈالتے ہیں اور حسین بھی آرائش کے

واسطے ہاتھوں میں پھرتے اور گے میں ڈالتے ہیں۔

سازد برگ بے لوائی حسرت داغ دہ میں

ہم فقیروں کے لئے سیلی ہے دھاگا آہ کا بھر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب سیلیاں صرف ہاتھوں ہی کے

لئے بولتے ہیں۔

کرتی ہیں اندھیر ہاتھوں کی یہ کالی سیلیاں

فاق عام ہوئی ہے سو گواہی آپ کی

سیلی۔ بمانن کے پیٹ، اور سینے کے بالوں کی

سیدھی نیکر جو طول میں ہوتی ہے اور دونوں متردک

موج جنر ہے کہ سیلی سے شکم پر پار کے

تاف ہو یا چٹنہ کا تو پیرا ہن میں ہے

سیلی جڑنا۔ تھپڑ مارنا اردو صرف قلیل الاستعمال

ہانے میں جب آنکھ اس سے لڑی ہے

حبابوں پر موجوں نے سیلی جڑی ہے

ریشم۔ دبا کسر یاے مجبول، ایک قسم کی ترکاری

جس کی پھلیاں یا اس کے بیج پکا کر کھاتے ہیں اردو

مونٹ، رائج۔

محل صرف۔ سیم کے بیج ہیں بہت کھاتے ہیں۔

ریشم۔ دبا کسر یاے صرف، چاندی، فارسی

مونٹ، فصیح، رائج۔

ہ میری آنکھ کاتن نظارے میں کوئی

سیم حال تیری اس سے کھری ہوئی ہے

قول فیصل۔ اب زرد سونا کے ساتھ ملا کے سیم

کہتے ہیں۔

ج اے ہوش تجھ کو سیم زرد کی ہر دم تلاش مولف

سیم۔ دولت، روپیہ، پیسہ، فارسی، مونٹ

(فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ دون کے معنی میں اہل بکھنوں زرد سیم

یا سیم زرد بولتے ہیں۔

سیم۔ دیا کے صرف، پیشانی، عربی، مونٹ

تیلیم یا فہ طبع کی زبان۔

ان کے سپائے پر انوار پر سجدوں کے نشاں۔

آئینے میں مرد خورشید کے ہر عکس زحل عکس

کہا امام نے واجب ہے صبر لا کھنا

یہ زخم کا ہے اثر و صبر رونق سب

نار ہو گئی مہراب تنخ میں بھی دا

مقام سجدہ سبحان ربی الاعلا عشق لکھو

سیماب۔ ریشم۔ آب، پارہ، فارسی، مذکر

فصیح، رائج۔

رات ایسا انتظار یاد میں بے تاب تھا

بستر گل پر نہ تھا میں آگ پر سیاب تھا

سیماب۔ دکانیہ، بقیار، مضطرب، فارسی

مذکر، فصیح، رائج۔

دل تیاہ کو ہم سینے میں ٹھہرا نہ سکے

شعلہ خد دیکھتے ہی تجھ کو وہ سیاب بنا

سیماب آگ پر ہونا۔ دکانیہ، سیاب کی

طرح بقیار ہونا، بے تاب ہونا، اردو صرف

فصیح، رائج۔

رات ایسا انتظار یاد میں تیاہ تھا

بسترگی پر نہ تھا میں آگ پر سیلاب تھا
قول فیصل۔ چونکہ سیلاب آگ پر نہیں ٹھہرتا اور
جلد ٹپ گئے اڑ جاتا ہے اس لیے بطور تشبیہ بولے گئے۔
سیلاب خو۔ شوح، چنچل، فارسی ترکیب،
فیصل الاستعمال۔

کہا شہ نے کہ جتنے ماہ روہیں
 کہ دل لینے میں وہ سیلابِ خوہیں
 سیلابِ طبع و بہمنِ طبیعت، فارسی ترکیبِ صفت
 تبسم یافتہ طبع کی زبان

مہر ملت، حد پیکر، مشترک اور، مد حبیب
سیم بر، سیاب طبع و سیم ساق و سیم تن
سیماب قائم ہو نا۔ پارے کا آگ پر ٹھہرنا،
اردو صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

سیما ہر طرح سے ہوتا قائم آگ یہ
 دل عشق کی جہن سے نہ ٹھہر کسی طرح
 سیما کی خاصیت رکھنا: ایک جگہ قمر
 نہ پکڑنا: اردو مرثیہ، فصیح، راج

قول فیصل۔ عام بول چال میں پارے کی خواہش رکھنا ہے۔
 بیمار مارنا :- پارے کو گشتہ کوٹا، اردو صفت
 گمیا گروں کی اصلاح۔

سیماب مرنا :- (لازم) پارے کا کشتہ ہونا
اور دھرت، کیمیا گردوں کی اصطلاح

ذکر دنیا نفس مرده کو ہوا آب حیات
مرکے سے بیابان پھر زندہ دوبار ہو گیا

سحاب وارہ۔ سحاب کے مانند مثل سحاب
بے تاب و سبقرار فارسی صفت (فرنگ مصفیہ)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں جو تعلیم
یافتہ طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے۔

سیمانی :- کبوتر کے ایک رنگ کا نام جو کاسنی
 یا سرسئی رنگ سے ملتا ہوا ہوتا ہے اردو لفظ راج
 ہیں یہ تینیا کے معنوں کو کسی رنگ کا ہو
 نامے کے بندھتے ہی سیمان کبوتر ہو جائے
 قول فیصل :- اس کو سیا بیا بھی کہتے ہیں ۔

سیکھ اندام : گورا چا حسین خوبصورت (کناٹہ)
معتزق ، فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔
یا الہی پر ہم عیش و نشاط
ساتھ زر کے کوئی سیکھ اندام بھیج

قول فیصل - انھیں سنی میں سیم جن سیم برسم تن
اور سیم ساق بھی تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان ہے
ہر طاقت، جو پیکر، مشتری، زو، مہ جیہ
سیم بر، سیاب طبع و سیم ساق و سیم تن

اس سیم کو کھتی گت تاب و تعب اتنی
وہ پانہ فی میر شب کی چوڑا تو چلی جاتا ہے
فول فیصل - سیم تن سیم برنبتہ زیادہ راج ہے۔
سیم مرغ - راجہ اول دپائے معروفت و ضمیر

ایک بھاری جسم اور بڑے قد کا جائیداد ساز بن کر نکلا
 ڈرتے ہیں ترے ناوک مٹاؤں سے یہ طائر
 سیرغ تمک قاف سے باہر نہیں آتا
 فیصل - مولف نور اللغات نے کہا ہے کہ اگر

نام حب میں بقول بعض تیس پرندوں کا رنگ ابرو
بقول بعض تیس پرندوں کے برابر قدرتا ہے: مولف

سے لے سکتے ہیں کہ جو رنگ دنیا کے تمام طائر و وحش کے

بدن پر ہوتے ہیں وہ تمام رنگ سیرنگ کے پردوں میں
تے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ فریضہ پرندہ ہی اس کا
نوجود نہیں۔ صاحب کشف و برہان نے عنقا کے
فی میں لکھا ہے۔ مریف برہان نے یہ بھی لکھا ہے کہ

عفتا کو کہتے ہیں اور اس نے زال پر دستم کو پالا تھا
اور بیٹے کہتے ہیں کہ سیرغ ایک حکیم تھا جس سے زال
نے تعلیم پائی تھی۔
جس کے بیٹے - وہ دستم جو سیم کی بھائی سے نکلتے ہیں -
ارور - راج -

محلہ میں تھے۔ میں سیم کے بیچ بڑے خوش ذائقہ پکے
 ہیں۔
 سیم :- سینیبل : ہندی اندک (فرنگی صفیہ)
 حوالہ سینیبل :- اہل کشتہ سینیبل ہی کہتے ہیں۔

سینکھٹ :۔ (یا اے مردوں و بانگسریم) سرینٹ
انگریزی، موت، رانجہ۔
قول فیصل :۔ انگریزی سے نادائق حضرات سرینٹ
کہتے ہیں جسے اردو سمجھا جائے۔

سیمی - سیم سے منسوب، سیمیں، چاندی یا نقرہ کا
 فادری تصنیف (فرنگ آصفیہ)
 قول فیصل قلیل الاستعمال ہے۔ ہمیں زیادہ پڑھتے ہیں۔
 سہرا - دھات کے برتنوں کا مجموعہ، علم طالع حد، کر، نئے

یہ دنیا ہے کہ ہر دوسرے کو ہم اس قسم میں سے دیکھتے
ہے روح کو ایک جسم سے دوسرے جسم میں منتقل کر سکتے
ہیں اور اشیاء و موصوم جن کا حقیقت میں وجود نہ ہو
لوگوں کو دکھا سکتے ہیں۔ عربی موت ہمیں لافظہ طبعی کا لفظ
وہ بھی غلط ہے کہ اس کا سہارا لیں۔

فاب

جیسے - سیمیا کی قوت و طاقت پیدا کرنے کے لئے

سیمیں بدن یا سیمیں تن :- چاندی کا سا جسم رکھنے والا مستحق کے صفات میں مشتمل ہونا ہی سہی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

قول فیصل :- انہیں سنی میں سیمیں رنج سیمیں خدام سیمیں عارض اور سیمیں ساق بھی کمی کے ساتھ رائج ہے جیسے اور باب نشاۃ سابقان سیمیں ساق مطربان خوش آواز و با مذاق حاضر تھے ۔ (ظلم ہوش ربا) سیمیں آواز :- درود زن تن تھیں کرا پر وہ جس پر جنگل ہار و غیرہ کے نقشے بنے ہوتے ہیں ۔ انگریزی مذکر قلیل استعمال ۔

سیمیں :- منظر تماشا ، انگریزی ، مذکر ، رائج چارہ گر سے کوئی پوچھے اس کی تینابی کاسین جس کے دل میں درد و سو سو مرتبہ تقیم کراٹھا محشر قول فیصل فصیحی لکھنؤ نے نظار اس لفظ کے استعمال سے اقباط کی ہے ۔

سیمیں :- ایک حسرت کا نام عربی ، مذکر و سیمیں کی صورت دکھاتا تو منہ کے دانت اپنے ذرا یاسین کیا پڑھو اور ہا قاتل مری ایلیں یہی ذوق سیمیں :- (بالفتح) چلانا ، دنیا ، مارنا ، دھندلنا ، آنکھ مارنا ، بھونکنا ، اشارہ کرنا ، غمزہ کرنا اردو ، ہونٹ دلی کی زبان ۔

محل صر :- بیشک مجرم دنیا میں ایلیں والوں کے ساتھ ہنسی کیا کرتے تھے اور جب ان کے پاس سے گزرتے سیمیں چلاتے ۔ (ترجمہ القرآن) سینا :- (بالفتح) دبا کسر حمزہ در آخر دینیز غیر غمزہ شام کے ملک میں ایک پہاڑ ہے جس کو طور سینا اور طور سینین بھی کہتے ہیں ۔ اس پہاڑ پر حضرت موسیٰ نے دیدار پروردگار کی خواہش کی تھی جس کے جواب میں ایک بجلی چکی تھی اور حضرت موسیٰ

بے ہوش ہو گئے تھے اور انہیں خدا سے ہم کلامی کا شرف بھی حاصل ہوا اور جس احکام شرعی یہودیوں کی ہدایت کے واسطے عربی مذکر فصیح ، رائج ۔

سینا :- (بالفتح) کلیم اللہ و منبر بے نشیں راجر سینا :- (دبا کسر دیاے معرفت) دخت کرنا ، رفا کرنا ، سوئی کے ذریعے سلائی کرنا ۔ اردو مصدر فصیح ، رائج ۔

زخم میرے دل سوزاں کے سیمے جاتے ہیں جلتے جاتے ہیں وہ مانگے جو دیے جاتے ہیں لکھنؤ سینا :- (دبا کسر دیاے مجہول) پرندوں کا بچہ کلانے کے لئے اندوں پر بیٹھا اردو مصدر ، رائج سینا :- پالنا ، پرورش کرنا ، جیسے انھوں نے بیماری کو سے رکھا ہے ۔ علاج ہو تو آرام بھی نظر آئے ۔ (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ اس جگہ پال رکھا ہے بولتے ہیں ۔

سینا :- (دیاے مجہول) فوج شکر ، مہندی ، خوش رائج ۔

قول فیصل :- کچھ عرصے سے مسلم سینا اور شیو سینا زبانوں پر کثرت ہے ۔

سینا پرونا :- سلائی کا کام ، سینے سلمانے کا مشغلہ ، اردو ، مذکر ، حورتوں کی زبان ۔

محل صر :- تزک جسمی اور عقلی بند اور اخلاق کا شی و غیرہ کتب و تصنیف مطالعہ میں رہتی ہیں اور ان کو دل لگا کر پڑھتی ہیں ۔ سینے پر ورنے میں یہ دونوں سہنیں برقی ہیں ۔ (فسانہ آزاد) سینا پلٹ جانا :- (بالفتح اول) حالت بدل جانا ، انقلاب ہو جانا ۔ (فرنگ اثر)

قول فیصل :- اب قریب بتزدک ہو ۔

سینفیل :- ایک بڑے کانٹے دار درخت کا نام جس سے ایک قسم کی نرم روئی نکلتی ہے اور دند کرنا کج سینت :- بے وجہ ، ناحق ، یوں ہی اردو مذکر اسے رشک چن سینت اسے میں نہ کہوں گا چر برگ کر ، تر تیرے کف پا کر ہنایا رنگ سینقا لیس :- (بالفتح) سکون ، دم و دم خون غنہ ۴۷ - مولعہ چالیں اور سات کا مجھو حدو اردو - رائج ۔

سینت رکھنا :- (بالفتح) دیاے مجہول سکون دوم و سوم و چہام خون غنہ) حفاظت سے رکھنا اٹھا رکھا ۔ اردو صرن ، غیر فصیح ، رائج ۔

دل کا قصہ مرے پہ طو ہو گا شاد لکھنؤ سینت رکھا ہے ہم نے محبت پر سینت کے رکھنا :- بڑی حفاظت سے رکھنا اردو ، غیر فصیح ، رائج ۔

قول فیصل :- تکرار کے ساتھ سینت سینت کے رکھنا بھی استعمال کرتے ہیں جیسے لوگ اس کی تصویر بنات ، شوق سے خریدتے تھے احمد اس کی نشانیاں اور یادگار میں سینت سینت کو رکھتے تھے ۔

(مقبرہ مشر دشاہری) سینت منیت :- دگر اول و پر دیاے مجہول و خون غنہ) مفت اردو دھوام اور حورتوں کی زبان قلیل استعمال ۔

محل صر :- روئی نہ کپڑا سینت منیت کا لکھنا سینتا :- (بالفتح) سکون ، دم و دم خون غنہ سکون چہام) حفاظت سے رکھنا ۔ استعمال میں نہ لانا ، اردو ، مصدر ، غیر فصیح ، رائج ۔

سینقا :- کسی کے پاس رکھا ۔ جمع کرنا (فرنگ آصفیہ) قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

سینری سنا۔۔۔ نغنا۔ منظر۔ ہمار۔ انگریزی راج
سین سینری۔۔۔ منظر۔ پر ہمار ساں۔ اردو
سوت، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ تم بھی نیچے۔ مال گئے۔ دہاں کی سین
سینری دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

قول فیصل۔ تھپڑ وغیرہ کے پر دونوں دیکھا ہوا
کو بھی عورتیں اور عوام سین سینری کہتے ہیں اور
سینری کو سین عورتیں اور عوام سینری بھی کہتے ہیں
سینکٹ۔۔۔ (دیکھو اول یا اے مجھوں دنون غنہ)
گڑی، تپش، اردو، ہونٹ، قلیل الاستمال۔

سینے میں سے کہ اک سینک سی رہی ہو
تلب دیکھ نہ ہو دیں دونوں کہا بکینگر
سینکٹ۔۔۔ دیاے مجھوں نطول تکمید وہ وہ
جس کو گرم کر کے درد اور درد کو سینکے ہیں تاکہ آرام
ہو۔ اردو، اطباء کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ اس کا صرف ہینا نا کے ساتھ سینک
ہینا نا اور کرنا کے ساتھ سینک کرنا ہو۔ جیسے ہم نے
بہت سینک کی مگر درد میں افاقہ نہیں ہوا۔

سینکٹ۔۔۔ (دیکھو اول، دیاے معروف دنون غنہ)
تلی، جھاڑ کی تلی، اردو، ہونٹ، فصیح، راج۔

اے ہوا تو تو کھیلی کھائی تھی
میرے تو سینک بھی نہیں تھی گئی (دھنت گلزار)
قول فیصل۔ اس کی جمع سینکیں ہیں راج فصیح ہو۔

قوم کی قوم آتی ہے بے کس نظر
جاتی ہیں جھاڑ کی سی سینکیں بکھر
سینکٹ۔۔۔ تنور کا گڑ۔ (دور اللغات)

قول فیصل۔ تنور سے روٹی نکالنے کے لئے دولہے
کی سلاخیں ہوتی ہیں جن میں سے ایک کو کھرچی اور
دوسری کو کاشا کہتے ہیں۔ کھرچی سے روٹی چھڑاتے ہیں

ادو کانتے میں پھنکے تنور سے نکالتے ہیں ان دونوں
سلاخیوں کو مجموعی طور سے جوڑی کہتے ہیں یہ نام پرول
کی اصطلاح ہو۔ سینک ان معنی میں لکھنؤ کی زبان نہیں۔
سینکٹ۔۔۔ دخل، دانت کرینے کی سلاخی،
دنت کھدنی (دور اللغات)
قول فیصل۔ سینک سے دانت کھداتے ہیں مگر دخل
کے معنی میں ہوتے نہیں۔

سینکٹ۔۔۔ ناک کان چھید کر سینک رکھتے ہیں
ہا کہ سوراخ بند نہ ہونے پائے اردو ہونٹ قلیل الاستمال۔

سینک تیری ناک کی عطار نے پانی مگر
عطر حسن چھوٹا عطر کی جو پواندوں
قول فیصل۔ اب اس معنی میں زیادہ تر تنکا
ہوتے ہیں۔

شوخی چاہ کی، مقتضاسن کا
ناک میں نیم کا فقط تنکا (دشوی)

سینکوں سے کان کا درد بھی جھاڑتے ہیں
بہا اشت گوش میں اسے گل ہی ٹھل اشک

سینکیں ہوں جھاڑنے کے لئے تیرے کان کی
سینکٹ۔۔۔ وہ تنکا جس کے سرے پر روٹی

لپیٹ کر عطر میں ڈبو لیتے ہیں۔ اردو ہونٹ فصیح راج
جو کوئی سو گئے وہ سمجھے عطر کی یہ سینک ہو۔

کوئی تنکا پھرے گروہ سن برکان میں
سینک پھینکا۔۔۔ سینکے سے گری کا اثر کرنا

اردو صرف فصیح، راج۔
محل صرف۔ سردی کا درد ہے جو سینک پیچے
گی وہ وہ، درد گئے گا۔

سینکے پھرنا۔۔۔ رفع تخلف کے واسطے
مددگار یا معاون ڈھونڈتے پھرنا۔

(فقہہ) ہمارا کوئی وار حل گیا تو پھر سینکے پھرے
(دور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

سینکٹ۔۔۔ سیکڑہ۔ اردو۔ دہلی کی زبان
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بے لون غنہ سیکڑا لکھتے

اور بولتے ہیں۔
سینک سانک۔۔۔ سینک کے اردو
متردک۔

غرض ان پر بانا ت پرز کے ٹانگ
شابی سے تقارون کو سینک ساک میر حسن

قول فیصل۔ اب کے کے اٹھانے کے
ساتھ (سینک سانک کے) بولتے ہیں۔

سینک کر بچانا۔۔۔ توقف سے کام کرنا،
اردو صرف، متردک۔

بوی چپ ریسے منہ کی کھائیے گا۔
اک ذرا سینک کر بچائیے گا مشوق

سینک کھڑی رہنا۔۔۔ (دکنا میتہ)
دھاک بھی رہنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان

تھا وہ بھی زمانہ اسے قاتل جب سینک کھڑی رہتی تھی میر
اب کان کھڑے ہو جاتے ہیں جب تیرا کسی نے نام لیا

(لا اعلیٰ)
سینک کھڑی ہونا۔۔۔ (دیاے معروف)

گاڑھی بنگ کی تعریف میں کہتے ہیں۔ اردو
شل، بنگ پینے والوں کی اصطلاح۔

ساقی کی عطا میں کوئی کیا شاخ نکالے۔
گاڑھی یہ چینی بنگ کہ سینک میں کھڑی میر

سینکٹ۔۔۔ دیاے مجھوں دنون غنہ غام
روٹی کو ہلکی آٹھ پر سچتہ کرنا اردو مصدر فصیح راج

سینکٹ۔۔۔ نطول کرنا۔ گرم پانی سے تر تر ہے
دنیا۔ (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طبع سے اس مقام پر دھارنا

بولتے ہیں۔ البتہ بوتلی میں گرم پانی بھر کے یا روتی وغیرہ کو گرم کر کے اس کو مقام درد پر رکھتے ہیں تاکہ آرام ہو۔

آتش لگی سے جو اس کو سینگ سے اے باغیاں دور ہو جائیں ابھی سب درد ہلے عذیب سینگنا پڑا روتی پکانا۔

دھتور (دھتوریاں) ہماری بھی سینگ دیا کرو (دور لگات) قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس جگہ پکانا ہی بولتے ہیں سینگنا پڑا بھوننا، بریاں کرنا، جیسے کہ باب سینگ (دفرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ سینگنا پڑا چاہہ جونی کرنا۔ حمایتی تلاش کرنا۔ (دفرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ سینگیا پہلوان :- اس شخص کو کہتے ہیں جو دہلا تپلا ہو اور پہلوانی کا دعویٰ کرے۔ اردو، ہندو، عوام کی زبان۔

محلی حشر۔ سور سے منہ اندھیرے میاں خوجی اٹھے لہو منہ دھویا جڑی کے کئی ہاتھ دے کوئی تین چار۔ جی اور نہیں تو کیا۔ سینگیا پہلوان ہیں کہ باتیں۔ (خسانہ آزاد)

سینگٹ :- دبا کمر یا بے سروت سکون دوم دوم خندہ چارم، چوپایوں کے سر کی شاخ اردو، ہندو، راجہ لپٹے جو بہم تو پھرنے چھوٹے بارہ سنگوں کے سینگ ٹوٹے

سینگٹ ہفت ناسل۔ اردو، ہندو، راجہ زبان قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بھالنا کہتے ہیں۔

سینگٹ :- دبا کمر یا بے سروت سکون دوم دوم سوم و چارم (خندہ) اردو، ہندو، راجہ کا سینگ

بارود دال۔ وہ سینگ رکھی، جس میں سپاہی اردو رکھتے ہیں اردو، ہندو، راجہ، قریب بہ مترادف۔

سینگٹے ساز سب صبح کار۔ برق، چھقان، قہر توڑے دار۔ سینگٹا :- سینگ کا بنا ہوا باجا جو سند سے بگی کی طرح بجاتا ہو۔ اردو، ہندو، قریب بہ مترادف۔

سینگٹا :- بول کی پھلی۔ ہندی، ہونٹ (دور لگات) قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بول کی پھلی کہتے ہیں۔

سینگ سمانا۔ گزر رکھنا۔ موقع پانا، حفاظت کی جگہ تلاش کرنا۔ اردو، مثل عوام اور عورتوں کی زبان پھر بار آئی ہے بے ہوش میں تیرے دیش

اب جہر سینگ سائے کا چلے جائیں گے سینگ گٹا کے پھروں میں ملنا :- بڑی عمر کے آدمی کا اپنے کو بچہ سمجھتے ہوئے چھوٹوں کی صحبت میں شریک ہونا۔ اردو، مثل عوام اور عورتوں کی زبان

قول فیصل۔ صاحب محاورات ہندوستان نے اس کو اس طرح لکھا ہو۔ سینگ گٹا کر پھروں میں ملا صاحب تنجیہ احوال و امثال نے اس مثل کو اس طرح لکھا ہو۔ سینگ گٹا کر پھروں میں مل گئے :-

لٹا کی جگہ خالی ہونا بھی بولتے ہیں۔ سینگ مارنا :- کسی جانور کا سینگ سے مارنا سینگ چھونا، اردو، صرف، راجہ۔

سینگ ٹکنا :- کسی جانور کے جو ان پرانے کے بعد سینگ نمایاں ہونا۔ اردو، صرف، راجہ۔

سینگ ٹکنا :- کنا پٹا پگل بولنا۔ (دفرنگ آصفیہ) قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سینگٹوئی :- سینگ کی تصغیر، چھڑا سا سینگ نھا سینگ جیسے اس بی کی کیا چھوٹی چھوٹی ٹنگٹیاں ہیں۔ ہندو، ہندو، راجہ کا بنا ہوا جس سے ہکشر

پا بار کھیل کرتے ہیں سٹ۔ پھلی کا خول جو بیلوں کے سینگوں پر خوبصورتی کے واسطے چڑھاتے ہیں۔ سینگوں کا نفاذ داس کا محمول، حیوانات کا محمول۔ ہندی، ہونٹ

دفرنگ آصفیہ قول فیصل۔ معنی ہندو، میں بہت کمی کے ساتھ اتھال ہوتا ہے۔ دس کا لفظ سنگوٹی کو اردو، سم لکھا بھی ہے ہوگا

سینگٹا :- وہ سوراج کیا ہو سینگ جسے منہ سے پھینک کر بدن کا گوشت ابھارتے ہیں یا گرمی چوستے ہیں، شاخ، حجام، شیشہ، حجام اردو، ہونٹ راجہ

قول فیصل۔ سینگ ٹکانے والی عورتیں اس طرح آواز لگاتی ہیں :- درد کو بانی کو سینگ کا ٹھہیں اس کی حج سینگیاں اور اپنے محل پر سینگیاں ہو۔

سینگ ٹکنا :- ایک قسم کی پھلی جس کے ٹنک ہوتے ہیں۔ اردو، ہونٹ، راجہ۔

سینگیاں توڑنا :- ستوا توڑ سے لینا، بتیاں توڑنا، بازاری زبان۔ (دفرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ سینگیاں توڑنا (یا) سینگیاں پھینچنا

دیا، سینگیاں لگانا، بنائیں لگانا (دفرنگ آصفیہ) قول فیصل۔ اہل لکھنؤ سینگیاں لگانے ہیں۔

سینگ ٹکانے والی :- کنجڑ قوم کی وہ عورت جو سینگیاں لگانے کا پیشہ کرتی ہے۔ اردو، ہونٹ، راجہ۔

قول فیصل۔ مولف دفرنگ آصفیہ نے لکھا ہو کہ جب بھری سینگ کہیں گے تو کچھنوں سے مراد ہوگی اور خالی سینگ کہیں گے تو صرف سینگ لکھنے سے مراد ہوگی؟

مگر اہل لکھنؤ اسے پھینکا لگانا کہتے ہیں۔ سینگٹا :- چھاتی، صدر، کورٹی سے لے کے گردن

سینگ کا حصہ، ہندو، ہندو، راجہ، شیش، راجہ۔ آتی ہے صدر کے درد چھین کر

سینہ چینی ہے بانسلی کا
قول فصیل۔ اہل فارس نے عورت کے پستان کے
 سنی میں بھی استعمال کیا ہے انھیں کی تعلیم میں اردو و اسے
 بھی ان سنی میں استعمال کرتے ہیں۔
سینہ بند۔ دکناتیہ (جوانات کا اگلا دھڑ جس میں
 دست ہوتے ہیں۔ فارسی لفظ، مذکر، فصیح، رائج
سینہ ابھار کے چلنا۔ سینہ تان کر چلنا، اکرم
 کے چلنا، اترا کے چلنا، تن کے چلنا۔ اردو صرف فصیح رائج
 جو چلے تو سینہ ابھار کر جوائے تو ٹھوکر پڑا کر
 نے آپ ہی تو جوان ہیں کوئی کیا جابجی نہیں دوزخانات
 چلے ذرا چین میں نہ سینہ ابھار کے
 باد صبا لگائے گی چوری انار کی ٹاہم
سینہ ابھارتا۔ چھاتیوں کا ابھار کر مردوں کو
 دکھانا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔
مشاق بکھاری ملتے ہیں ہاتھ کیا کیا
 تن تن کے جب وہ اپنا سینہ ابھارتے ہیں آتش
سینہ افکار۔ رنجیدہ دکناتیہ، عاشق، فارسی
 صفت۔
 بولا دل سے وہ سینہ افکار
 انشاء اللہ اسے دل زار و اختر شاہ راج
سینہ بریاں بد رنجیدہ، غم گین، فارسی ترکیب
 قلیل الاستعمال۔
 برہنہ سر جو کہ با چشم گریاں
 دعا کرتی لہتی یوں وہ سینہ بریاں (دکناتیہ اردو)
سینہ بند۔ انگیا، فارسی، مذکر۔ رائج۔
 کچھ بھی لگا دیا یے پستان کے عشق میں
 جھم خیزتے ہیں ترے سینہ بند سے شیر
سینہ بند۔ گھوڑے کی پیٹی جو گھوڑے کی پیٹی جاتی ہے۔
قول فصیل۔ بالعموم رائج نہیں۔

سینہ بند۔ وہ کپڑا جو بچوں کی رال ٹپنے کے سبب
 کپڑے بچانے کے لئے سینہ تک باندھ دیتے ہیں دکناتیہ
قول فصیل۔ اہل کنڑا سے رال بند لگتے ہیں۔
سینہ بند۔ ایک سریانی پیش نامہ جس میں چھاتی گرم ہوتی تو ناک کا
قول فصیل۔ بالعموم رائج نہیں۔
سینہ بند۔ کفن کے نیچے کا وہ کپڑا جو عورت کے سینے پر بچھا
 جاتا ہے۔ اردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔
سینہ بند۔ سینے سے سینہ ملا ہوا، ناک کا ترکیب فصیح رائج
 وہ نہیں پیش نظر میں دیدہ بنیا جٹ
 وہ نہیں سینہ پر سینہ جو مرا سینہ جٹ
سینہ پر سینہ۔ سلسلے دار سینوں میں، وہ بات
 جو خاندان میں کسی بزرگ کی تباہی ہوئی برابر چلی آئے
 وہ بات جو سلسلہ بدل ایک دوسری طرف منتقل ہوتی
 آئے۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔
محل صفا۔ حمد قدیم میں وہاں تحریر نہ تھی۔ جو کچھ
 تھا زبان بہ زبان، سینہ بہ سینہ بزرگوں اور کن سال
 لوگوں میں چلا آتا تھا۔ (دور بار گبری)
سینہ کھینا۔ دل پر صدمہ عظیم گزرتا۔ اردو
 صرف قریب بہ متروک
 مری سینہ زنی کا شور سن کر
 بچھے جاتے ہیں مہادیوں کے سینے (دکناتیہ)
سینہ نکات جادہ ہر جادہ کچھ کر سینہ جو کھینا جو
 رنہ کرتا ہوں لوک خار سے صحر کے (دکناتیہ)
قول فصیل۔ اس کی کبھی صورت سینہ بھٹ جاتا
 بھی کی کے ساتھ رائج ہے۔ جیسے اکثر اوقات اس
 جوش دل سے پڑھتے تھے کہ سلوم ہوتا تھا کہ سینہ
 بھٹ جائے گا۔ (دو زبان ذوق۔ مرجہ آزاد)
سینہ پٹیا۔ اہم کرنا، چھاتی پٹیا، اردو صرف
 غیر فصیح، رائج۔

محل صفا۔ جیسے ہی رگ کے مرنے کی خبر اس نے
 سنی فوراً سر و سینہ پٹنے لگی۔
سینہ چلنا۔ دل پر صدمہ ہونا۔ اردو صرف
 قریب بہ متروک۔
 یہ آب گریہ جو یا سوز دل سے تیل کی بوندیں
 چلے آتھوں پر سینہ تو چار آنسو ٹپکتے ہیں
قول فصیل۔ اب سینہ چلنے کے سنی ہیں صدمے کی خرابی
 سے سینے میں سوزش ہونا۔
سینہ چاک۔ غم گین دکناتیہ، عاشق، فارسی
 قلیل الاستعمال۔
 گندم جو سینہ چاک سراق بہشت میں
 آدم کو کیا نہ ہوتی محبت وطن کے ساتھ (ذوق)
 کس کے ماتم میں ہوئے ہیں گل ہزار و سینہ چاک
 بلبس کرتی ہیں کس کشتہ پر شیوں اسے صبا مصحفی
سینہ چاک ہونا۔ صدمے کے مارے چھاتی
 کا پھٹنا جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال
 ملا کیا حضرت آدم کو چھلخت سے آنے کا
 نہ کیوں اس غم سے سینہ چاک ہو گندم کے لہجہ
سینہ خراش۔ سینے میں زخم ڈالنے والا
 فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
 پھر آیا نظر ہلال ماتم
 سے سینہ خراش ناخن غم (آگاہ)
سینہ خراشی۔ سینے میں زخم ڈالنا۔ فارسی
 صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
 کی ناخن غم نے یہ مری سینہ خراشی
 جو خط ہودہ جو اسے ملو ماہ عرق کا
سینہ دریدہ۔ وہ شخص جس کا سینہ بھرج
 ہو (بجائز)، عاشق زار۔ فارسی ترکیب، تعلیم
 یافتہ طبقے کی زبان۔

دھلائے گلستاں سے فلک چاک سینہ رات
اس ماہ دش کے سینہ دریدوں میں لگ گیا
سینہ ریش :- (یائے دوم بھول) وہ شخص جس کا
سینہ زخمی ہو۔ فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
مثل احوال سینہ ریشاں
سبب آشفہ مو پریشاں
قول فیصل :- اب اس جگہ دل ریش زیادہ مستعمل ہو۔
سینہ ریش :- سینے پر زخم ڈالنے والا۔ فارسی تعلیم
یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ سینہ ریش روایت ہے اہل زبوں کی
زبان پر لائے طاقت نہیں یہ انسان کی ادج
سینہ زنی :- وہ شخص جو غم یا اقم میں سینہ زنی
کرے۔ فارسی صفت۔ (نوراللمعات)

قول فیصل :- دل لکھتے نہیں بولتے۔
سینہ زنی :- چھاتی پٹیا، اقم کرنا۔ فارسی موش
فصیح، راج۔

چشم کہتی جو تری جنبش مژگان سے کہ دیکھ
سیر پہ پیار کے سینہ زنی خوب نہیں
سینہ زور :- قوی، توانا، فارسی (فرنگ آصفیہ)
قول فیصل :- اہل لکھتے نہیں بولتے۔

سینہ زور :- سرکش، سرزور، خود سر، فارسی
صفت، قلیل الاستعمال

محل حس :- جب ارکان سلطنت ایسے گردن کش
اور سینہ زور ہوں تو ان سے سلطنت کا کام کیوں کر
چلا سکتا ہے۔ (دربار اکبری)

سینہ زوری :- زبردستی، سختی، سرکشی، فارسی
موش، فصیح، راج

نہیں چلتی زمیں کی سینہ زوری
زمیں اک روز وہ جائے کی کوری

سینہ زوری کرنا :- (سندی) سر زوری کرنا،
زبردستی کرنا، سرکشی کرنا۔ اردو صرف فصیح، راج۔
سینہ سپر :- محافظ بن کے، آگے آگے، فارسی،
فصیح، راج۔

کرے گا تو جہاں تیغ آزمائی
تو دال سینہ سپر ہم بھی چلیں گے جرات

سینہ سپر :- سر کے میں ڈٹا رہنے والا، صفت
جنگ میں سینہ سامنے کر دینے والا وہ بہادر جو نہ پرکھا
اور نہ پھری پر مارے۔ فارسی صفت (فرنگ آصفیہ)
سینہ سپر رہنا :- (لازم) موقع خوف و خطر
یا ہلاکت یا جنگ وغیرہ میں منہ سامنے رکھنا، مقابل
رہنا، ڈٹے رہنا۔ سامنے رہنا، جسے رہنا۔ اردو
صرف، فصیح، راج۔

دیکھیں گے تری برش شیر نظر ہم
جون آئینہ رستہ میں سدا سینہ سپر ہم

قول فیصل :- لکھتے میں خطرے کے محل پر کسی کے سامنے
رہ کے اس کی محافظت کرنا کے معنی میں بھی بولتے ہیں
اس میں جنگ کی قید نہیں ہر کسی قسم کا خطرہ ہو۔

سینہ سپر کرنا :- سینہ ان جنگ سے نہ ہٹنا۔ قدم
جائے رکھنا، ثابت قدم ہونا۔ صف جنگ میں ڈٹ
کے کھڑا ہونا۔ بخوف و خطر ہو کر مقابلے میں آنا،
نشانہ آفت و بلا ہونا، مقابل ہونا، منہ پر کھانا،
سامنے ہونا، اپنے تئیں ہلاکت میں ڈالنے سے نہ رکتا
اردو صرف، دہلی کی زبان (فرنگ آصفیہ)
قول فیصل :- لکھتے میں سینہ سپر کرنا کے معنی میں سینہ
سے سپر کا کام لینا، سینے پر دار رکھنا۔

ہم وہ نہیں کہ جان کا خوف و خطر کریں
کھینچیں جو آپ تیغ تو سینہ سپر کریں
اند ایک معنوم ہے کسی کی محافظت کرنا۔ جلیے

شیرنگ نے کہا کوئی صبار تھا۔ شاہ زاد سے پر خج
کھینچ کر چلا میں نے سینہ سپر کر دیا۔ دلہنم ہوش رہا
سینہ سپر ہونا :- (لازم) آفت اور بلاؤں کا
نشانہ بننا۔ مقام خوف و خطر میں مردانہ وار کھڑا
ہونا، صف جنگ میں ڈٹنا، مقابل ہونا، سامنے
ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

خندنگ مژگان سے ذوق اس کے دل اپنا سینہ سپر ہو جے
شال آئینہ سخت جانی سے سینہ دیوار آہنی ہے
قول فیصل :- لکھتے میں سینہ سپر ہونا کا ایک معنوم
ہے کسی کو بچانے کے لئے اپنے آپ کو آفت اور بلاؤں کا
نشانہ بنانا۔

سینہ سیاہ :- بد باطن، سیاہ دل، تیرہ دل
کپٹی، سیاہ باطن، اردو صفت دہلی کی زبان۔

محل صرف :- اب کیلئے ہر ذات شرائے مگر سوچے
کہ یہ اس وقت آوارہ دسر گردان پھر رہے ہیں ان
کا کام تمام کر دینا چاہیے دو تین سینہ سیاہ بھینچ کر
جہاں یا میں فیصلہ کر دیں۔ (دربار اکبری)

سینہ سیاہی :- بد باطنی، عناد۔ اردو موش
دہلی کی زبان۔

محل حس :- ان علمائے زر پرست کی سینہ سیاہی
اور بد نفسی نے کس قدر جلد اٹھیں اور ان کے ہاتھوں
اسلام کو ذلیل و خوار کیا۔ (دربار اکبری)
سینہ شوق رہنا :- روحی صدمہ رہنا۔ اردو
صرف، قلیل الاستعمال

باغ جنت سے اسی کی تو بدولت نکلے
کیوں نہ شوق سینہ گندم عم آدم میں ہے
سینہ شوق ہونا :- روحی صدمہ ہونا، انتہا
صدمہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

محل صرف :- چوتھا ہیبتہ خواہ کا ہوا صبر و صول

نہیں ہوا اگر نہ مرزا کو بیگ کا حال سن کے سینہ شق
ہوا۔ اللہ عالم جیسا قلع ہوا۔ (انشائے سرور)
قول فیصل۔ اب زیادہ تر کلبا ٹھینا بولتے ہیں۔
سینہ شگافی۔ سینہ مجروح ہونا، ناری ترکیب
مرث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، تسلیم الاستمال
گوری ہے شق سینہ شگافی میں اسے قلم
عاشق کی عمر نالہ کر دوں ترکاف سے
سینہ صاف۔ صاف دل، جس کا سینہ صاف ہو
جو منافق نہ ہو، ناری، صفت، تسلیم الاستمال
سینہ صافوں کو زمانے کے بول چال سے شکست
ہے صفائی سے سزاوار شکن کا کاغذ ذوق
سینہ صافی۔ دل کی صفائی، دل کا کدورت سے
پاک و صاف ہونا، ناری ترکیب، تسلیم الاستمال
دور کردل کی کدورت محو ہو دیکار کا
آئینے کو سینہ صافی نے دکھایا روئے دوست
سینہ صافی سے تری ہو دے صفا ہی عام
دل کا فریب بھی ہو خالی سوید اگر ہر ذوق
سینہ صاف ذوق۔ بہرے ہوئے سینے والا چوڑا
چلے سینے والا۔ اردو صفت، (فرنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں ستنہ نہیں۔
سینہ فگار۔ رنجیدہ، غم گین، ناری، صفت
نصیح، راج۔
آج تک سوکے جو میں سینہ فگار ٹھنتی ہوں۔
بھائی اکبر تحقیق بھولے سے پکارا طتی پو تشق
سینہ فگار ہونا۔ بہت صدمہ ہونا، اردو صفت
نصیح، راج۔
کیا ہے میں نے اس انداز سے گریاں پاک
کہ سینہ دشمن ہے درد کا فگار ہوا
سینہ فگاری۔ رنجیدہ ہونا، غمگین ہونا، ناری

مرث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
ہماری سینہ فگاری کوئی تو دیکھے گا
نہ دیکھے اب تو نہ دیکھے کبھی تو دیکھے گا
سینہ کاوی۔ سینہ خراشی، ناری، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
تھیں تو دیکھ لیں چاہیں جو نام عالم میں
کہ سینہ کاوی میں یاں نامور کو دیکھے ہیں
سینہ کاوی۔ سخت کوشش، ناری، ناری، ناری
غم جدائی میں تیر عالم ہوں میں کیا تجھ پہ کیا نبی ہے
مگر گدازی ہو، سینہ کاوی ہو دھڑکتی رہ جان کئی کو
قول فیصل۔ کرنا، ہونے کے ساتھ اس کا صرف ہو۔
سینہ کاوی یاں کرے کوئی نہ جب تک اسے ظفر
نامور ہوں جوں نگیں ایسا تو ہو سکتا نہیں
سینہ کباب۔ دل کباب، انتہائی رنجیدہ کمال غم
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، تسلیم الاستمال، (فرنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں دل کباب کہتے ہیں۔
سینہ کوئی۔ سینہ زنی، ماتم، ناری
مرث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
گر غلب فوج و نشان کرتا تو ملتے اشک آہ
ہاتھ آتی سینہ کوئی گرمی لوبت مانگتا ناسخ
سینہ کوٹنا۔ چھاتی پلٹنا، ماتم کرنا، اردو صفت
تسلیم الاستمال
غم سے ہر ایک حزیں کوٹ کے سینہ دوڑی
لڑتے پکڑے ہوئے بالو کا سکینہ دوڑی
سینہ کھلا ہونا۔ غامی طرف ہونا، دل دالا ہونا
دل صاف ہونا، اردو صفت، دہلی کی زبان
محل صفا۔ شرافت صفات میں اہل زمانہ میں سے
نہایت ممتاز تھے۔ نقیب سے پاک تھے، سینہ کھلا
ہوا تھا۔ (دربار اکبری)
سینہ کھول دینا۔ دکنا، سینے کے حجابات

کو دور کر دینا، اردو صفت، دہلی کی زبان
سینہ کھول کر تلوار کے پاس جانا۔ دکنا، ناری
کمال دلیر ہونا۔ اردو صفت، دہلی کی زبان۔
بہر گیا مہتر سے اردو کی طرف سے ان کا۔
سینے کو کھول کے جاتے تھے جو تلوار کے پاس
سینہ لبریز ہونا۔ دل میں کسی جذبے کا جوش
ہونا۔ اردو صفت، نصیح، راج۔
قول فیصل۔ جس جذبے کے لئے کہتے ہیں اس کے
نام کے آگے سے، حرف جار کا اضافہ کرتے ہیں
اور اس طرح کہتے ہیں سینہ (شک) بخت سے
لبریز ہے۔
بخت سے لبریز سینہ ہو آج
لفس گرد راہ مدینہ ہو آج (نصیح خدائی)
سینہ۔ (دہر دیا کے صدف) بولے تاجے
پتیل یا مین وغیرہ کا بنا ہوا ایک وضع کا برتن،
اردو صفت، نصیح، راج۔
محل صفا۔ اتنے میں میر گوری صاحب آئے
سینی میں ایک شخص گوریوں لئے ساتھ اپنے
ہاتھ سے سب کو غلوریوں دیں۔ (آب حیات)
سینے پر پتھر رکھنا۔ چھاتی پر پتھر رکھنا۔ صبر
کرنا۔ اردو صفت، تسلیم الاستمال۔
سینے پہ اپنے تو بھی رکھ اے نصیر پتھر
کیوں شگدل کے غم میں کرتا آہ بیٹھا
سینے پر چڑھنا۔ تنق وغیرہ کے ارادے
سے کسی کے سینے پر سوار ہونا۔ اردو صفت
نصیح، راج۔
دل نے کب دیکھا نہ تو کو جو ابرو کا سر
لے کے شمشیر ہے سینے پر سے آن چڑھا
(ذوق دہلوی)

سینے پر سانپ لٹنا۔ کسی کی خوش حالی یا خوشی و بچہ کے خاندان کے دل کو بہت تکلیف پہنچانا
اردو صرف، فصیح، رائج۔
بزم عشرت میں جو ہم کی منے مارا بارے شور
سانپ لٹا سینہ اختیار پر اس مارے
قول فصیح۔ بہت تکلیف گزرا کے سنی میں بھی
مستعمل ہے۔

خیال زلف میں سینے پر سانپ لٹتے ہیں
دہان مار کا چھالا جو آبلہ دل کا بحر
سینے پر دل دھرنا۔ بقیاری اور اضطراب
صنعت کرنا۔ اردو صرف، تہذیبی الاستعمال
تربت میں بقیاری دل کی بھری ہوئی ہو۔
سینے پر سل ہمارے جب تو دھری ہوئی ہو۔ بکری
سینے پر سوار مونا۔ پیچھے لگا ہونا، پیچھا چھینا
اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صحر۔ جب دیکھو سینے پر سوار میں کسی وقت تو
جان چھوڑ دیا کرد۔
قول فصیح۔ سینے پر سوار رہنا بھی اپنے دل پر
بولتے ہیں۔

سینے پر صندل کے پھائے رکھنا۔
اختلاج قلب کا علاج، اردو صرف، تہذیبی
استعمال

بھاڑ ڈالو ڈپے لسل کے
رکھو سینے پر پھائے صندل کے
سینے پر ہاتھ دھرنا، سینے پر ہاتھ رکھنا۔
دل کو تسلی دینا، اضطراب خاطر کو دور کرنا کسی صدمے
پر دل کو تقاضا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
ہاتھ سینے پر میں دھر دھر کے بہت بیٹھ گیا
دھراہ میں تیری کیا دل نے یہ ہر کام متعلق

پلے وہ سینے پر سیسہ رکھ کے باہر
کینے اب تو اضطراب دل گیا
سینے پر۔ ہزار علی۔ وہ جو عمر یا تنخواہ یا
عہدے یا تجربے میں کسی سے بڑا ہو۔ انگریزی
صفت، رائج۔

محل صحر۔ آپ کے بڑے صاحبزادے بولوی
سید محمد تقی صاحب ڈپٹی کلکٹر ہیں دوسرے
بولوی سید علی تقی صاحب بی اسے کیل انکوریٹ
اور مدرسہ علوم مسلمانان علی گڑھ میں قانون
کے سینئر پروفیسر ہیں۔ اردو صرف، سہول
سینے سے لگنا۔ چھاتی سے لگانا، پیار کرنا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

شب حیراں میں جو کچھ اس سے ہوئی ہیں باتیں
تیری نصیر کہ سینے سے نکالوں تو کہوں
(دعا دہوی)

آجائے اگر ہاتھ تو کیا چین سے رہے
سینے سے لگائے تری نصیر ہمیشہ
سینے سے لگنا۔ لگے سے لگنا، چھاتی سے
لپٹنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا ترنا پنا ترے بسل کا بھلا لگتا ہے
جب اچھلتے ترے سینے سے لگتا ہے
سینے کا ابھارنا۔ چھاتیوں کا ابھراننا
مذکر، عوام کی زبان

ہاتھ لٹا ہوں جو میں دیکھ کے سینے کا ابھار
کہتے ہیں توڑے بن کو یہ وہ نارنج نہیں
سینے کا بخار لگنا۔ حوض کر کے یا کہہ بن کے
یا اور دھوکے پوشیدہ رنج دور ہونا، دل کا دوش
خود ہونا، اردو صرف، تہذیبی الاستعمال
گرفتار اچھی نہیں تو چپ بھی رہنا ہے برا

کچھ تو سینے کا بخار اسے دل کچھونٹتا کرے
سینے میں آگ لگنا۔ سینے میں جلن ہونا
کمال مدد ہونا۔ اردو صرف، تہذیبی
استعمال

سینے میں نئی آگ پڑے دل میں بھڑکے
آگ لگے مگر غصے سے ہم کچھ نہیں بڑے
سینے میں پھر کھانا۔ (کنایت) خار کھانا، شک
کرنا۔ اردو صرف، سہول

سین گرم رہ من جا میں ہمارے اس شاد
آتش رشک سے سینے میں جو رکھاتے ہیں
سینے میں نیچے لگے ہونا۔ (کنایت) کمال
بے چین ہونا، شایت اضطراب ہونا۔ اردو صرف
تہذیبی الاستعمال

دل دھڑکے دھڑکے سے فاک تکیں ہو شاد
لگے ہیں سینے میں سینے ہو نہیں آتی کھوئی
قول فصیح۔ اب اس دل پر دل میں نیچے لگے
ہونا زیادہ مستعمل ہو۔

سینے میں دم اٹکنا۔ نزع کا نام ہونا
اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

سینے میں دم چلنا۔ سانس چلنا، اردو
صرف، تہذیبی الاستعمال

کو صیاد سے گرنج کرنا، تو جلدی کر
ابھی کچھ دم مرے سینے میں زیر دم چلنا
سینے میں دم رکنا۔ سینے میں سانس رکنا
سینے میں روح کا شجر جانا۔ اردو صرف
فصیح، رائج۔

سینے میں دم گھبرانانا۔ جینے سے بیزاری
ہونا، اردو صرف، تہذیبی الاستعمال
گھبرانانا جو یاد آ یا ترا ہو کے ہم آغوش

گھبرانے لگا سینے میں دم اور زیادہ ذوق
سینے میں دم گھٹنا :- سانس لینے میں دشواری
ہوتا۔ اردو صرف غصہ، رنج

دم گھٹنا ہے سینے میں دم شدت گزرتی
بارالہ کی علامت ہے جو چاہے ہو
سینے میں سانس آنا :- دم سینے میں آگنا
اردو صرف غصہ، رنج

کیا آئے تم جو آئے گھڑی دو گھڑی کے بعد
سینے میں جو سانس آئی دو گھڑی کے بعد
سینے میں سانس سمانا :- سکون ہونا، اپنا
موقوف ہونا۔ اردو صرف تھیل الاستمال
کروٹو رفتہ رفتہ اسے شرف منزل بخت کی
سامنے سانس لینے میں ذرا جان آئے دم گھٹنا
(آغا جو شرف)

سینے میں سانس ہونا :- بقید حیات ہونا،
زندگی باقی ہونا، اردو صرف تھیل الاستمال
دم عشق چمن کا لطافت بھروں گا میں
جب تک تہ فلک مرے سینے میں سانس ہو
(لطافت فرزند امانت)

سینے میں مکی مارنا :- دکائی (ایسی بات
کہنا جس سے اچانک صدمہ پہنچے۔ اردو صرف
دہلی کی زبان۔

آج شکر وہ سدھارا یہ کہا کیوں آکر
تو نے مکی سی یہ کیوں سینے میں ماری اتنا
قول فیصل :- کھنکھو کی عورتیں دل پر گھونسا مارنا
بولتی ہیں۔

سیو :- دہریہ (دیو) سیب، فارسی، مذکر
دہلی کی زبان
سیو :- ایک قسم کا کچوان جو میٹھا اور ٹیکن بھی ہوتا

ہے۔ اردو۔ مذکر۔ راج
قول فیصل :- بے بیعت جمع ہوتے ہیں۔ جیسے گڑ
کے سیو۔

سیو :- راجہ اول دیائے بھول، خدمت، ہند
موت، راج۔

اس دین کی کرتے سیو اہم ہیں
اس شخص کے نام سیو اہم ہیں
سیو کرنا :- خدمت کرنا، پرستش کرنا، پوجا
کرنا، لڑائی کرنا، ملازمت کرنا، انتظار
کرنا، منتظر رہنا جیسے۔ بھلی سیو کرانی۔ گھٹنا
بھرسے سیو کر رہے ہیں :-

(دفرنگ آصفیہ)
قول فیصل :- جان تک اردو کا تعلق ہے اہل لکھنؤ
نہیں بولتے۔ عوام اور دیہاتی زیادہ تر نگہداشت
کے معنی میں بولتے ہیں فصحا لکھنؤ اس کا استعمال
نہیں کرتے یہ لفظ اردو نہیں تھا ہندو کی
سیو :- (دہریہ دیوتی) ایک قسم کا سفید
گلاب سرین، نسترین۔ اردو، موت، راج۔
مارا پڑا ہوں دیکھ کے ایک سیو سیو سارا نگ
لازم جو بدین کو ہے نستر کی شاخ
آتش بھڑکی

قول فیصل :- اہل اکثر نسخوں میں گل سیو
کھتے ہیں۔

سیو :- سی کا وہ طرف جو بظاہر پک گیا ہو
لیکن اندر سے کچا رہ گیا ہو۔ اردو۔ عوام اور
عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- امام الدین تم جس قدر طباق
کسر کے میاں سے لائے قریب قریب سیو
اٹھائے ان گھڑے ٹھیک لائے۔

قول فیصل :- یہ زبان صرف بول چال تک محدود
ہے۔ موت کے لئے سیو زبانوں پر ہے۔

سیو :- وہ شخص جس کا ظاہر اچھا اور
باطن خراب ہو۔ اردو۔ دہلی کی زبان۔
(دفرنگ آصفیہ)

قول فیصل :- یہ زبان دہلی سے مخصوص ہے
اہل لکھنؤ بلکہ عوام کبھی کبھی بے فیض انسان
کے لئے بولتے تھے۔ اب وہ بھی نہیں بولتے
سیو :- نوکر، چاکر، غلام۔ ہندی، مذکر
(دفرنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں
بولتے۔

سیو :- پجاری، پوجا پاٹ کرنے والا
بھگت، عابد (دفرنگ آصفیہ)
قول فیصل :- اہل لکھنؤ ان معنی میں
نہیں بولتے۔

سیو :- سر پہ چلیا۔ سپرد۔

(دفرنگ آصفیہ)
قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سیو :- راجہ اول دیائے معرفت
نخ سوم، دخت، مانکا، سلائی، اردو
موت، غصہ، رنج۔

کیوں نہ لپٹا ہوں میں سینے سے تجھے
تیری محرم کی یہ سیون دیکھ کر
قول فیصل :- اب اہل لکھنؤ اس محل پر زیادہ
تر سیون کے بجائے سلائی بولتے ہیں زیادہ

تریوں بولتے ہیں۔ - تمھارے کرتے کی تین
چار جگہ سے سیون کھل گئی ہے سلائی
سیون :- عضو تناسل کے نیچے کے حصے میں

جو گوشت کا جوڑ ہے اس کو بھی سیون کہتے ہیں۔
آئین یا ان کے بچے کی مٹی ہونی چاہیے۔ اردو ہونٹ
راج۔

محل صدف۔ تم مخلوق ہو جب تک بچی نہیں
چڑھائی جائے گی ٹھیک نہیں ہو گے لیکن خیال
رکھا کہ بچی سیون چھوڑ کے چڑھانا ورنہ رہی
سہی قوت بھی ختم ہو جائے گی۔

حق فیصل۔ اطباء کی خاص اصطلاح ہے۔

سیون۔ کھوپری کا جوڑ۔ اردو، دہلی کی
زبان۔

سیون بھانا۔ ابھری ہوئی سیون کو
دبا دینا۔

دفعہ (دوری استری سے خلیں شادے گا
اور سیون بھادے گا۔

(ذواللغات)

حق فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

سیونگ بنک۔ دیکھو اول و سکون دم
محول دیکھو سکون چہا دم و بچم، وہ کوٹھی یا بنک
جس میں بخت کا روپیہ امانتہ خواہ سود پر جمع کرتے
ہیں۔ انگریزی، مذکور۔ (ذواللغات)

حق فیصل۔ عام طور سے سیونگ بنک ایسے
بنک کو کہتے ہیں جس میں جمع کیا ہوا روپیہ مدت
کی قید سے نہیں جمع ہوتا بلکہ روزگارا جاسکتا ہے
یہ مستقل طور سے کوئی خاص بنک نہیں بلکہ بنک
کی ایک شاخ ہوتی ہے۔

سیہ۔ کالا۔ مخفف سیاہ کا۔ فارسی، صفت
نصیح، راج۔

جوش سودا سے سیہ تھا کیا ہی ناسخ کا لہو
ہے سیہ تاب اس بت سفاک کی تلوار پر

حق فیصل۔ شرکے دہلی نے دیکھ اور درہ
کے ساتھ اس کو قافیہ کیا ہے۔

وہ رشک حور شب کو کہیں جا کے رہ گیا
کوئی فرشتہ کان میں میرے یہ کہہ گیا
سائے میں جس کے داغ پڑے ہیں زین پر
یہ کون آج گھر سے ترے رو سیہ گیا
(داغ دہلی)

لکھنؤ میں اس صورت سے اس کا استعمال
نہیں ملتا۔

سیہ باطن۔ دل کا خراب، سیاہ باطن کا
مخفف۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
سج اس سیہ باطن کے دل میں نور پائی نہیں ملے
سیہ بخت۔ بد قسمت، بد نصیب۔ سیاہ بخت
کا مخفف۔ فارسی، ترکیب، صفت، نصیح
راج۔

گو سیہ بخت ہو پر یار لہجہ لیتا ہے
شکل سائے کے مجھے ساتھ لگا لیتا ہے
سیہ بختی۔ بد نصیبی، بد قسمتی، مقدر کی حسد بانی
فارسی ترکیب۔ موٹ، فصیح، راج۔

سیہ بختی میں کب کوئی کسی کا ساتھ دیتا ہو
کہ تار کی میں سا پہ بھی عبد اللہ رہتا ہو
سیہ پوش۔ وہ شخص جو کسی کے سوگ میں کپڑے
کپڑے پہنے ہوئے ہو۔ فارسی ترکیب، صفت
فصیح راج۔

محل صرف۔ مومن پاک شل کعبہ سیہ پوش۔
(ذات آزاد)

حق فیصل۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف

تبع کھتی ہے تو اس میں دھواں اٹھا ہو

شعلہ شوق سیہ پوش ہوا میرے بعد
سیہ تاب۔ (سیاہ تاب کا مخفف) وہ سیاہ
بنفشی رنگ کی صیقل جو میو کے عرق اور آگ کی
تپش کے ذریعے سے دوسے پر کی جاتی ہے۔ فارسی
صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جوش سودا سے سیہ تھا کیا ہی ناسخ کا لہو
ہے سیہ تاب اس بت سفاک کی تلوار پر
حق فیصل۔ شرکے دہلی نے اس لفظ کو تلوار کی
صفت قرار دے کے تیغ سیہ تاب کی ترکیب
سے بھی استعمال کیا ہے۔

جو مرے واقف جو ہر میں وہ رکھتے ہیں عزیز
تیرہ بختی میں بھی جوں تیغ سیہ تاب کھتے
اس سیاہ چہرے نے بھی کہتے ہیں جس کا سیاہی میں چمک ہو۔
انجھیا دل اس زلف سیہ تاب میں آؤ
سورج کو شب تار میں غم تم نے کیا ہے

وہ جن کا آدردہ ابرو سیہ تاب
کہ دل ہو جائے جس کو دیکھ بے تاب
پہننے ہوئے جائے سیہ تاب

پھر تاقادہ جیسے شب میں رہتا۔ (ذواللغات)
مولف فرنگ آصفیہ نے ذیل کے معنی بھی لکھے ہیں
جو لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

سفیدی سے ہوئے کوٹے جو دھواں دودھ کرنے
کے واسطے مکان پر پھیرے جاتے۔ اردو
(فرنگ آصفیہ)

سیہ دل۔ بد باطن، خراب دل کا رنگ
دل۔ ظالم، فارسی، صفت، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔

موزی، سیاہ بخت، سیہ دل، سیاہ فام
کھاتا تھا لاکھ بل جو کوئی لے علی کا نام

قول فیصل۔ سیاہ دل کا مخف ہے۔ عام طور سے سیاہ دل زیادہ زبانوں پر ہے۔
سیہ رو۔۔۔ کاٹے منہ کا، جس کا چہرہ سیاہ ہو۔
برعل۔ فارسی ترکیب، تسلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اس ماہ دش کو خیر بہ دوسے کام کیا۔
ہے فیض اپنے اختر نخت نژاد کا شیفہ
قول فیصل۔ سیاہ رو کا مخف ہے۔ جو عام طور سے زبانوں پر ہے اور کثرت سے استعمال ہے۔
سیہ خام۔۔۔ کاٹے رنگ کا۔ فارسی، صفت فصیح، راسخ۔

میرے اقم میں وہ کپڑے نہ بیفام کریں
خود بھی رسوا نہ ہوں مجھ کو کبھی بہ نام آتش
قول فیصل۔ سیاہ فام کا مخف ہے۔ اس کا لفظ آدمی اور جانور پر زیادہ ہوتا ہے جیسے سیاہ فام آدمی۔ سیاہ فام بی وغیرہ
سیہ قلب۔۔۔ بد باطن، بے رحم، ظالم، شقی برعل۔ فارسی ترکیب، صفت، تسلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سرنگ پر غرور، تیلے شخص دشوم
نکرے جس کے لگے متقل کے مزاج میں
قول فیصل۔ سیاہ قلب کا مخف ہے۔ عام طور سے زبانوں پر سیاہ قلب ہی ہے۔

سیہ کار۔۔۔ عینہ عمار، جرائم پیشہ، بدکار فارسی ترکیب، صفت، فصیح، راسخ۔
بے سیاہی نہ چلا کام تمام کا اے ذوق
رو سیاہی سرد ماں بچہ سیاہی روں کا ذوق
قول فیصل۔ سیاہ کار کا مخف ہے۔ عام طور سے زبانوں پر سیاہ کار ہی ہے۔

سیہ کاری۔۔۔ بدکاری، بد عملی، فساد سی ترکیب، صفت، فصیح، راسخ۔

سیہ کاری قبول لم یزل ہو (شام غریبان)
لباس کچھ طومار امل ہو
قول فیصل۔ سیاہ کاری کا مخف ہے۔ عام طور سے زبانوں پر سیاہ کاری ہی ہے۔

سیہ کاسہ۔۔۔ دکان تیر، بخیل، مساک فارسی ترکیب، تسلیم الاستمال
جام خوں بن نہیں سکتا ہی صبح کو آب
جب سے اس چرخ سیہ کا کہ نہاں ہو قیر
قول فیصل۔ قدیم زمانے ہی میں استعمال ہوتا تھا اب کوئی نہیں بولتا۔

سیہ کردہ۔۔۔ دیران مکان، غریب خانہ، انکار کے محل پر اپنے مکان کے لئے۔ فارسی ترکیب، تسلیم الاستمال
میرے سیہ کدے میں نہ پایا کبھی فروغ
خفت کی رات آگے ہوئے شعل چراغ
قول فیصل۔ اب اس سکاٹ سے زیادہ تر غریب خانہ ہی بولتے ہیں۔

سیہ مست۔۔۔ بہت مست، بالکل مدہوش، نشے میں چور، فارسی ترکیب، فصیح، راسخ۔
محل صرف۔ کرنی برانڈی کے نشے میں چور
سیہ مست و مخمور تھا۔ (دخانہ آزاد)

قول فیصل۔ آنکھ کی تعریف میں بھی کہتے ہیں
کشتہ ہوں میں کس چشم سیہ مست کا یارب
مستی ہے ٹیکتی مری تربت کے شجر سے ذوق
خمار حسن سے آنکھیں سیہ مست
نگہ کرتی تھی آہو کی طرح جت (دنیائے اردو)
اٹھی کی بھی صفت ہے۔

ہزاروں اشتہر دہلی سیہ مست
کہ ہر دیکھنے والی اس فیصل سے دست (دنیائے اردو)
یہ لفظ سیاہ مست کا مخف ہے۔

سیہ مستی۔۔۔ مدہوشی، فارسی، صفت، فصیح، راسخ۔

بزم میں ہر دم گریں کیونکر نہ ہم اخیار پر
یہ سیہ مستی نگاہ زنگن مخمور سے دخت
قول فیصل۔ سیاہ مستی کا مخف ہے جو عام طور سے زبانوں پر ہے اور فصیح ہے۔

سیہ (یا سیہی)۔۔۔ ساہی، غار پشت، اردو بوٹ، دہلی کی زبان
جس کے سبب رانی ہو وہ آدمی نہیں
کاٹا ہے گھر میں سیہ کا یا گل کبیر کا ذوق

قول فیصل۔ سولف فرنگ، صفیہ لکھا ہے
ایک دشتی جالود کا نام ہے جس کے تمام جسم پر بڑے بڑے سیاہ دھبے گڑے دار کانٹے ہوتے ہیں اس کا منہ سوراخ کے منہ سے بہت مشابہ ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اس کو بعض نے حرام اور بعض نے مکروہ لکھا ہے۔ جس وقت اسے خوف ہوتا ہے تو یہ اپنے پر پھیلا لیتی ہے یا ابھینے کے ذریعے سے حلہ کرتی ہے۔ ہندوستانیوں کا خیال ہے کہ اس کا کاٹا گھر میں رکھنے سے رانی ہوتی ہے۔ یہ تقریباً بڑے کچھوے کے برابر ہوتی ہے۔

اس کا حمل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آدھی ٹانگوں کے درمیان آکر اپنے کانٹے کھڑے کر لیتی ہے اور اس کے کانٹوں سے آدمی زخمی ہو جاتا ہے چلنے میں اس کے کانٹوں سے چپن چپن کی آواز آتی ہے۔

اہل کھنڑ ساہی کم اور سیاہی زیادہ تربلے ہیں۔

۲۔ وہ ہر جو کسی دریا سے نکالی جائے ۵۔ وہ ہر جو کسی چنے سے نکالی جائے ۶۔ رودبار، تالہ، دھارا سوتا۔ فارسی (فرنگستان صفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کی کے ساتھ بولتے ہیں۔
شاخ ۱۔ پارہ، ٹکڑا۔ جیسے شاخ شاخ ہو گیا یعنی پارہ پارہ ہو گیا۔ فارسی (فرنگستان صفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے
شاخ ۲۔ قاش، پھانک جیسے طیبی کی شاخ سہال کی شاخ۔ فارسی۔ تونٹ
 (فرنگستان صفیہ دوز اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ طیبی کی شاخ بولتے اور نہ سہال کی شاخ کہتے ہیں بلکہ خود ایک مستقل کچان ہے جو سب سے ملکی شکر ڈال کے سہال کی طرح تلے ہیں۔ عام طور سے شاخیں کہتے ہیں۔
شاخ ۳۔ حصہ، جزو، اردو، تونٹ، فصیح رائج۔
محل قصہ۔ سنا ہے کہ سرکار کہنی کی ایک شاخ نکاس میں بھی قائم ہونے والی ہو۔
شاخ ۴۔ عیب، نقص، اردو، قلیل الاستعمال
 گل پر کہ ٹر نہیں یا بد مزگی ہو
 ہر شے میں غرض ایک اک شاخ لگی ہو
شاخ ۵۔ گمان کی لکڑی، اردو، تونٹ۔
 دنی کی گمان دہراؤنگی کی شاخ (دور اللغات)
قول فیصل۔ چوبیز کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہو
 شاخ سے نیزے کی زدوں کے میوے توڑے قلم ہادی
 مولف فرنگستان صفیہ نے اہل لکھنؤ کی سے کہوئے
 تک یا چھ سے پاؤں تک کے حصے معنی میں بھی لکھا ہے۔ لیکن کسی معنی میں بھی اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

شاخ ۶۔ کسی چیز کی نسبت جو کسی کی طرف کی جائے۔ نسبت، تعلق۔ اردو، متروک
 نظارہ تیرے بوٹے سے قد کا لگائے گا
 کس کس نہ ہوشیار کو دیوانہ پن کی شاخ آتش
شاخ ۷۔ دم چھلہ، اردو، قلیل الاستعمال
 شوق کا خون شب دعوہ ہوا جاتا ہو
 تم نے ہندی کی بری شاخ لگا رکھی ہو
شاخ ۸۔ اونکھی بات، خاص بات
 ہنر، خوبی، طرہ، عمدگی، بھلائی
 کون سی خوبی نہیں تیرے قد آزاد میں
 شاخ جو کیا سرو میں طرہ ہو کیا شتاو میں (دور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے
شاخ ۹۔ نسل، اولاد۔ اردو
 فقرہ ۱۰۔ مخدوم صاحب کی شاخ قصبہ بھر میں پھیل ہوئی ہے۔ (دور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
شاخ ۱۱۔ ایک قسم کا بارود رکھنے کا ظرف جس کو کمر میں باندھتے ہیں۔ اردو، تونٹ (دور اللغات)
قول فیصل۔ کیسے زر کے معنی میں بھی استعمال کیا ہے۔
 منظور گرخزانے میں ہو کچھ کو شاخ زر
 طیار ہو وہیں زر خورے کرن کی شاخ ذوق
شاخ ۱۲۔ وہ امر جو باعث فخر و مباہات ہے۔
 چار دن میں رنگ مثل ہو ہوا ہو جائے گا
 کون سی وہ شاخ ہے جس پر چین کو ناز ہو (سرائے زبان اردو)
قول فیصل۔ اب ان معنوں میں متروک ہو۔

شاخ اکھاڑنا۔ سینگ اکھاڑنا۔ اردو
 صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 اچھی کو تیرے چائے کڑی تو دشت میں
 خرطوم سے اکھاڑے ہو وہ کرگرن کی شاخ
شاخ ۱۳۔ آہو، ہرن کا سینگ، فارسی
 تونٹ، فصیح، رائج
 چشم کو ابرد، تو ابرد کو کہوں آہو کی شاخ
 بلکہ یہ ہے سر کا آہو تو وہ جادو کی شاخ
شاخ ۱۴۔ آہو، دکنیہ، اونکھی بات، اردو
 قلیل الاستعمال
 کوئی شاخ آہوؤں کی جلوہ گری میں تو نہیں
 کوئی سرخاب کا پر کبک درمی میں تو نہیں (محسن کا کوڑی)
شاخ پر شاخ نکالنا۔ سید عیب جوئی کرنا
 دعویٰ کرے حسن کا تو ہر شاخ
 ابرد میں نکالے شاخ پر شاخ شوق تہذیبی
 (دور اللغات)
قول فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر شاخ میں شاخ نکالنا ہے۔
شاخ توڑنا۔ ہٹنی کا درخت سے جدا کرنا، ہٹنی کا بیج سے دو کرنا، اردو، صرف، فصیح، رائج
 کی سیر جذب اللغات گل چہی نے گل چین میں
 توڑا تھا شاخ گل کو نکلی صدائے بلبلی
شاخ توڑنا۔ ہٹنی کا درخت سے جدا کرنا
 ہونا یا بیج سے دو ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج
 تاثیر تر از در ضعیفوں کو دے اگر
 ڈٹے نہ پیل تن سے بھی ناز کبدن کی شاخ ذوق
شاخچہ بندی۔ ۱۔ دخت میں قلم لگانا،

فارسی، تونٹ، متروک
اس گل کو لگی ہو شاخ گل کب
یہ شاخچہ بند کی جن ہے
قول فیصل۔ اب اس گل پر قلم لگانا اور قلم باندھنا
زبانوں پر ہے۔
شاخ دار :- شئی والا، فارسی، صفت،
قبیل، استعمال

بھولے دم دیکھ کر تری آنکھیں
آج آہو ہیں شاخدار درخت
قول فیصل۔ سینگ رکھنے والے کو بھی کہتے ہیں
شاخ کے شرے دونوں سنی پیدا ہو رہے ہیں۔
خاص کے معنی میں سیم و لقرہ کے ساتھ بھی مستعمل
تھا مگر اب نہیں بولتے۔
شاخ در شاخ :- سلسلہ در سلسلہ، دور تک
بہت فاصلے تک، سلسل، فارسی صفت، تعلیم یافتہ
ہلقے کی زبان۔

یا خدا ز پر سک سے ترا قبضہ پھیلے
شاخ در شاخ رہے تیرا گل تا بہ حل
شاخ دریا :- دریا کا وہ حصہ جو اپنی دھار
سے جدا ہو کر دوسری طرف بہتا چلا جائے وہ چھوٹا
دریا جو کسی بڑے دریا سے نکلا ہو۔ فارسی الفاظ تونٹ
علم جغرافیہ کی اصطلاح۔

شاخ زعفران :- اٹکھی، عجیب، غریب
عمدہ، نایاب، فارسی ترکیب تونٹ، فصیح، رائج
فناں و دمن کے مری بہتے بہتے لوٹ گئے
گل کے منہ سے بنی شاخ زعفران فریاد
قول فیصل۔ اسی معنی میں بھی استعمال کیا ہے۔
ناز جن دی ہے بلبل کو گوزال ہو
ہی جو زرد بھی ہے وہ شاخ زعفران

مولف نور اللغات نے لکھا ہے کہ یہ محاورہ فارسی
دانا ہند کا ہے
بہ پیش جلوہ او نیست سرخ و زرد ز
ہاں آندو
شاخ زعفران :- مغرور، خودنا، خود میں
فارسی، صفت، تہی کی زبان

محل صرف۔ اس تیلی باپ پھان، بیٹا شاخ
زعفران۔
شاخ زعفران سمجھنا :- غرور کی راہ سے
اپنے کو بڑا گردانا۔ اردو، صرف، دہلی کی زبان
بھلا رہے یہ دماغ سمجھا ہے
آپ کو شاخ زعفران تو نے
قول فیصل۔ انھیں معنی میں شاخ زعفران
گنا بھی دہلی کی زبان ہے۔

گئے ہے آپ کو کیا شاخ زعفران دیکھو
شکوہ اور ہی لائی ہے اب کے بار بخت
شاخدار :- وہ جگہ جہاں شاخوں والے درخت
بکثرت ہوں۔ فارسی، تونٹ، قبیل، استعمال
ہر طرف کشتوں کی کثرت نیزہ داروں کا ہجوم
یہ گستاخ، وہ نیتاں یہ جن، وہ شاخدار
(نظم طباطبائی)

قول فیصل۔ مولف لغات کشوری نے اس
کے معنی "بہت سی ڈالیاں" بھی لکھے ہیں، اردو
میں شاخدار معنی شاخ بطور واحد زیادہ مستعمل
ہے۔

لائی ہے کیا چین میں ہر اک شاخ بھول
دکھلا رہے ہیں باغ جہاں کی بہار بھول
مجازی معنی میں استعمال کرتے ہیں جیسے "بی بیبل
شاخدار غنائی" ایک روش پر دریا یا نہ چپک

دری تھی۔
(خسانہ آزاد)
شاخسانہ :- تہمت، تکرار، جھگڑا، فساد
کی بات، فارسی، مذکور، فصیح، رائج
شاخسانہ کون سا میں نے نکالا تھا جو آج
رات بھر زنگوں کو ٹھہرتی تھی واپس آیا کیا
(در شک)

قول فیصل۔ صاحب فرنگ آصفیہ نے
لکھا ہے کہ یہ لفظ اگرچہ فارسی میں شاخسانہ
ہے مگر شاخسانہ بھی بہت فارسی لغات میں پایا
جاتا ہے لیکن اس کی اصل سب کے نزدیک اتفاقاً
شاخسانہ ہی ہے۔ جس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ
جس طرح ہمارے ہندوستان میں مندرجہ
اور اگھوری فقیروں کا گروہ ہے جس کا قاعدہ
ہے کہ ہاتھوں میں ڈنڈے کے بجائے سینگ
اور مینڈھے کے شانے کی ہڈی لے کر مکروہ آذان
کے ساتھ بجاتے ہوئے دکانوں اور گھروں پر
مانگنے جا کھڑے ہوتے ہیں۔ اگر صاحب خانہ یا
مالک دکان نے سیدھی طرح پیسہ دے دیا تو خیر
ورنہ وہیں پا کھنڈ پھیلانے اور اپنا سر جرنے
اور چھری لے کر اپنے اعضا کاٹنے اور خون بہانے
لگتے ہیں جس کی وجہ سے وہ لوگ تنگ آ کر
انھیں کچھ نہ کچھ دے کر ٹال دیتے ہیں۔

پس اس وجہ سے فارسی میں دھمکی اور
خون کے معنی ہو گئے۔ اگر کوئی شخص کسی کا مطلب
بر نہ لائے اور وہ اسے مرنے مارنے کی دھمکی
دے تو کہتے ہیں کہ تم ہم سے شاخسانہ کرتے
ہو یعنی مندرجہ پر ان کے ڈراتے ہو پس اردو
والوں نے اس سے تہمت، رخنہ، فتنہ اور
موجب خلل بات کا مفہوم دے کے ان معنوں

شاخ لنگا: ملے کوئی مزید بات ہونا عیب ہونا
مردود صرف قلیل الاستعمال

گل ہو کر شرب نہیں یا بد مزگی ہے
ہر شے میں فرض ایک ایک شاخ لگی ہے

شاخ لنگا: ملے کوئی تکلف یا عذگی کی بات
کسی چیز میں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال

سردی کے آگے وہ دکھلائی تو کہاں
خوش حسی کی شاخ لگی ہو رہی ہے آتش

شاخ لنگا: دن لگنا۔ اترانا، نازاں ہونا
اردو صرف قلیل کی زبان

شاخ نبات کوئی قلیاں نہ منہ لگائے
ایسی معاشرت لگی اس ذہن کی شذخ ذوق

شاخ مرجان: ملے کے درخت کی پتی شاخ
فارسی تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان

مندی ایتھوں میں ملی تم نے جو اسے دریائے حسن
انگلیاں رنگ حلا سے شاخ مرجان ہو گئیں آتش

شاخ مرجانا: شاخ میں شادابی باقی نہ رہنا
اردو صرف، فصیح، رائج

قیامت میں اسے یاس چھونکے ترے
ہری شاخ امید مرجع لگئی

شاخ نبات: مہری کے کوزے کی دیکری
جو کوزہ بنانے کے واسطے اس کے آنچرے میں

لگا دیتے ہیں فارسی، موزن، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان
ہم کو شاخ نبات نے بھی

نچھو سا شہر میں دہن نہ دیکھا
شاخ مکالنا: مکہ چینی کرتا موزن گیری

کرنا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال
جب نکالے ہے، وہ پیروں کی کرامات پر شاخ

پھر بھلا کیوں۔ کھلے مری ہر بات میں شاخ
اردو، موزن، فصیح، رائج

قول فیصل: عیب نکالنا، نقص ظاہر کرنا
کے معنوں میں بھی ہے

چمن میں شاخ کس نے بے ثباتی کی نکالی ہو
کو گل کو خار دے پھولی ہوئی ہر ایک ڈالی ہو

شاخ نکالنا: حاجت نکالنا، ٹکرا کر ہونا
بوجہ ہونا

مل جل کے سواتھ ہو گیا پاس مرے
سوچنے لگی اب ایسی بھی سوغات میں شاخ

قول فیصل: شے سے صرف نکتہ چینی کے معنی میں بھی
شاخ مکنا: ملے جھگڑا، ٹکرا ہونا، فتنہ برپا

ہونا، اردو صرف، موزن
کھینچی رہتی ہے اس پر دے غم سے

کوئی کیا شاخ نکلی ہے چمن سے
شاخ ہری رہنا: شاخ نازہ رہنا، اردو

صرف، فصیح، رائج
چلی سمیت غیب سے اک ہو اک چمن سرد کا جل گیا

گر ایک شاخ ہنال غم جسے دل کہیں وہ ہری ہی
دسراج اورنگ آبادی

شاخ ہونا: کرئی نئی یا انوکھی بات ہونا
غری کی بات ہونا

چار دن میں رنگ مثل ہو ہوا ہو جائے گا
کون سی وہ شاخ ہے جس پر ہو کو ناز ہے

لا اعلیٰ
دہلی کا ایک قدیم نعت

قول فیصل: ان سوزوں میں کوئی نہیں لیتا
شاخیں: دیانے بھول، ایک بکوان

جو مسکد میں ہلکی شکر ڈال کے تیار کیا جاتا ہو
اردو، موزن، فصیح، رائج

اردو، موزن، فصیح، رائج

محل صفت: افشاری میں شاخیں بھی رکھو
کھلے اور پھلکیاں بھی ہونا چاہئے، امر و دسک

کجا لوبھی بڑا لوبہ
شاخیں نکالنا: عیب نکالنا، نقص ظاہر

کرنا، اردو صرف قلیل الاستعمال
بیکروں شاخیں ب نکالیں گے

آپے میرے دل میں ڈالیں گے دگن عینی
شاخیں نکالنا: ملے جت کرنا، ٹکرا کرنا

اردو صرف، قریب بہ مترادف
میں نہ بولی نکالیں شاخیں لاکھ جان بوج

قول فیصل: شاخیں نکالنا بھی زبانوں پر ہے
شاد: خوش و خرم، فارسی، صفت

فصیح، رائج
تذکرے سے مرے دل شاد کرے گا

جب نہ ہوں گا تو خجہ باد کرے گی دنیا
شاد: ملے خان بہادر میں ملی ہو گا نقص

محمد عباس میرزا ساکن کردہ ایک پورا آبار کے
بے عظیم آباد چمن کے رہنے والے ۱۸۵۳ء

میں بقیام عظیم آباد پیدا ہوئے۔ میر محمد کھنوی
حاجی محمد رضا شیرازی آپ کے استاد تھے اور

سید شاہ الفت حسین تریاد عظیم آبادی سے تلمذ
حاصل تھا۔ مشرقی علوم و فنون میں پوری دستگاہ

رکھتے تھے۔ تیس برس تک آریزی مجسٹریٹ رہے
اور خان بہادر ہوئے۔ علوم جدید میں فلسفہ

طبیعیات اور انبیات و لغت کے اہم سے اہم
مسائل بھی بلا تکلف سلیس اور با محاورہ شہم

فرماتے تھے۔ مرثیہ گوئی میں بھی واقعات اور
اصیلت و حقیقت کے قیام رکھنے پر بھی کام میں

درد و اثر ہے جو مرثیے کی علت غائی ہے۔

۱۹۲۴ء کو عظیم آباد میں انتقال ہوا غم شاد
ادہ تاریخ ہے۔

مشاد :- میر محمد جان کا تخلص میر کلہ مرثیہ
لکھنوی خزانہ میر کے شاگرد کلام میں نبوت زیادہ اور سلف کم
ہے۔ جلال کے سمیع تھے اپنے کو پیر و میر کہلاتے تھے۔ جمال ادا
ان میں ادبی چیمبر چھاڑ بھی ہوتی تھی۔ ان کے تین طبو علم
دیوان نظریہ گزشتہ میں جن کے تاریخی نام علی الترتیب جرج
سخن بے مثل دس سخن بے مثال (۲) سخن لا مثال
۱۲۹۲ء ۱۲۹۳ء ۱۳۰۲ء
مشاد اب :- تردانہ سرسبز ہرا بھر فارسی
صفت فصیح راج

مرغان نفس کو چوں نے اسے شاد یہ کہلا بھیجا ہے
آتا ہے جو تم کو آباد ایسے میں بھی شاد اب ہیں ہم
دشاد عظیم آبادی

کس قدر سبز تر ہے کشت خیال
گریہ انتظار سے مشاد اب سرت مولیٰ
قول فیصل :- صاحب ذوالفطنانے شاد اب یعنی
سیراب بھی لکھا ہے جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
شاد ابی :- سرسبز تر و تازگی فارسی مرثیہ
فصیح راج

مجھے شاد ابی معنی جن سے خوں آتا ہے
یہی انداز تھے جب کئی تھی زندگی اپنی تعمیر لاشری
خوشادہ دل کہ شاد ابی تھی دل میں جب برکین کی
کسیا کرتا تھا وہ بھی سیر میرے ساتھ گلشن کی
(جویش شیخ آبادی)

شاد ابی و لطافت ہرگز جوفی آس میں
ترجہ منوں پر گرچہ سب نے زہر کھایا
شاد و ادا :- دہر و دن ناداں خوش حال
خوش و سرور فارسی صفت فصیح راج
یہ کہی کہ ہم کو وہ غناک ہوئے شاد و ادا (عارف)

مشاد و ادا :- پیشی ٹھاکر شاد لکھنوی کا تخلص ہے
خاندانی سلسلہ جلالہ منوال صاحب لکھنوی سے تھاجوہا کے طبقے
میں نمایاں حجت رکھتے تھے اس خاندان میں ایک لال چیتھے
جولہ بسات علی خاں کے محرم تھے۔

ٹھاکر پر مشاد صاحب بہت پرگو شاعر تھے ان
کا کلام مرغوب خاص و عام تھا۔

مشاد و ادا :- جناب مرزا حسین علی خاں صاحب
دہلوی خلیفہ امروہا بزمین العابدین خاں صاحب خلیفہ صاحب
قاسم خاں سہراب جنگ کا تخلص۔ نواب قاسم خاں
سہراب جنگ کا نام کی ایک گلی کو چہ قاسم جان کے نام سے
دہلی میں اب تک جو۔

قول فیصل :- مرزا حسین بگڑی کا تخلص بھی شاد تھا تفصیل میں لکھی
تھے۔

مشاد و ادا :- خوش و سرور
بہت زیادہ خوش فارسی صفت فصیح راج
تحمل صبر :- سب حاضرین جلسہ شاد و ادا و فرعا
مگر حضرت کا زاد آرزو دیکریاں۔ (ضمانہ آزاد)
مشاد و ادا :- دکنہ تحسین داخرین خوش و
شاد و ادا :- فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اسے شاد و ادا :- اسے شرف القدس حواس
تاتال کے نہ کو جو مہیا رو برو سے تیغ شرف
مشاد و ادا :- پیشی ٹھاکر شاد لکھنوی سے تھاجوہا کے طبقے
میں نمایاں حجت رکھتے تھے اس خاندان میں ایک لال چیتھے
جولہ بسات علی خاں کے محرم تھے۔

مشاد و ادا :- دکنہ تحسین داخرین خوش و
شاد و ادا :- فارسی تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔
تحمل صبر :- اب سینے کہ وہاں خیر نہ خرگاہ کوئی
عالی شان محل میں میں ٹھکری ہیں۔ رات کا وہ چٹاؤں
ایاز و مہی تو کہاں رہیں۔
علیہ و پاشا :- یاں تو بڑی وقت ہوگی سو میں کے کہاں

آزاد پاشا :- شاد و ادا :- پیشی ٹھاکر شاد لکھنوی سے تھاجوہا کے طبقے
میں نمایاں حجت رکھتے تھے اس خاندان میں ایک لال چیتھے
جولہ بسات علی خاں کے محرم تھے۔

مشاد و ادا :- خوش و سرور ہرا بھر فارسی
صفت فصیح راج

مشاد و ادا :- خوش و سرور ہرا بھر فارسی
صفت فصیح راج

مشاد و ادا :- خوش و سرور ہرا بھر فارسی
صفت فصیح راج

مشاد و ادا :- خوش و سرور ہرا بھر فارسی
صفت فصیح راج

مشاد و ادا :- خوش و سرور ہرا بھر فارسی
صفت فصیح راج

مشاد و ادا :- خوش و سرور ہرا بھر فارسی
صفت فصیح راج

مشاد و ادا :- خوش و سرور ہرا بھر فارسی
صفت فصیح راج

مشاد و ادا :- خوش و سرور ہرا بھر فارسی
صفت فصیح راج

مشاد و ادا :- خوش و سرور ہرا بھر فارسی
صفت فصیح راج

مشاد و ادا :- خوش و سرور ہرا بھر فارسی
صفت فصیح راج

مشاد و ادا :- خوش و سرور ہرا بھر فارسی
صفت فصیح راج

مشاد و ادا :- خوش و سرور ہرا بھر فارسی
صفت فصیح راج

مشاد و ادا :- خوش و سرور ہرا بھر فارسی
صفت فصیح راج

مشاد و ادا :- خوش و سرور ہرا بھر فارسی
صفت فصیح راج

مندانے کی ضرورت نہیں اور ترکیب صفت کی صفت کے ساتھ ناجائز۔ اہل زبان نے صرف غیر وزنہ کی ترکیب صحیح قرار دی ہے۔ خواجہ نظامی کے مندرجہ ذیل غریب جو شاد منہ واقع ہوا ہے جائز ہے اس کو سازندہ پڑھتے ہیں۔

بھل چیں خرم و شاد منہ

بہتاں شدم زیر سر و بلند

شاد منہ کوئی بھی نہیں بولتا۔

شادیانی :- خوشی، خرمی، فارسی، موزن، فصیح راج۔

خوشابخت و درخیں آگے ہم کو

پوچھے کوئی شادیانی ہماری جلال

شادیوں شاد :- (اداو مجبول) بہت خوش اور صفت (فرنگ آصفیہ)

قول فصیل :- اب اس جگہ عورتیں شاد شادی بولتی ہیں جیسے "بڑی باجی نے جب سے سو رہے کافہ کاغذ وصول کیا ہے شاد شاد ہیں" اور شدم شدا بھی بولتی ہیں۔

شاد ہونا :- خوش ہونا، مسرور ہونا، اردو صرف فصیح، راج۔

وہ دشمنی سے دیکھتے ہیں، دیکھتے تو ہیں

میں شاد ہوں کہ ہوں تو کسی کی نگاہ میں ایسر شادی :- (علم کی ضد) خوشی، ابتلا، سرت فارسی، موزن، فصیح، راج۔

وہ من پکنا ہے بودیدہ ترے

اس آج سفر کو کی شادی مرے گھر میں نہیں

شادی :- جن، عید، ہوا، فارسی موزن (نور اللغات)

قول فصیل :- اہل کھنڈ ان معنوں میں نہیں بولتے شادی :- (تقریب عقد نکاح، بیاہ رسم کھنڈائی، اردو، موزن، فصیح، راج سرسبز ہے خلق میں نو بادہ شبنم شادی میں باغیں مجھے یہ بھی نہیں یاد شادی :- بچہ پیدا ہونے کی خوشی، اردو عورتوں کی زبان۔

(نور اللغات) دفرنگ آصفیہ

قول فصیل :- کھنڈ کی عورتیں نہیں بولتیں۔ شادی :- بچہ پوزندہ، بندر، فارسی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

شادیاں گنا :- بیاہ وغیرہ کی بہت سی تقریبیں کرنا۔ اردو صرف (دفرنگ آصفیہ) قول فصیل :- یہ کھنڈ کی زبان نہیں۔

شادیانہ :- خوشی کا باجا، نوبت شادی میں بجاتی جاتی ہے۔ فارسی لفظ مذکر، فصیح، راج۔ کچھ کو دم لینے کی بھی فرست نہ دنیا میں لی روزمولد شادیانہ کورج کا نقارہ تھا راج

شادیانہ :- خوشی کے گیت، اردو، مذکر عورتوں کی زبان

قول فصیل :- جمع کے ساتھ شادیانے گانا زبانوں پر زیادہ ہے۔

شادیانہ :- مبارکباد، مژدہ، فارسی، مذکر دہلی کی زبان

شادیانہ جو دیا نالہ و شبیوں نے دیا جب ملاقات کو شادی کی شاد آیا (دفرنگ آصفیہ)

شادیانہ بچانا :- خوشی کی نوبت بچانا فتح کا نقارہ بچانا۔ اردو، صرف، فصیح، راج۔

محل صرف :- یاران سر پہ بیٹھے رنگ رلیاں مناتے ہیں گل رخاں پری چہرہ شادیانے بجاتے ہیں۔ (شاد آزاد)

قول فصیل :- اس کا معنی ہی شادیانہ بچانا بھی راج فصیح ہے۔

شادیانہ سرسبز ہے گل پھر بچو ! :- شب قرقت ابھی اسے رنگ گزرا بادہ رنگ

شادیانہ بچنا :- خوشی کی نوبت بچنا۔ اردو صرف فصیح، راج۔

نعلے چکے کو لگ سجنے لگے چار سو شادی بچنے لگے قلع

شادیانہ دینا :- مژدہ، شانا، مبارک باد دینا اردو صرف، دہلی کی زبان۔

شادیانہ جو دیا نالہ و شبیوں نے دیا جب ملاقات کو شادی کی شاد آیا (دفرنگ آصفیہ) شادی (زمانہ آبادی :- بیاہ کرنے سے گھر آباد ہو جاتا ہے۔ شادی گھر کی آبادی کا سبب ہوتی ہے۔ اردو مقولہ، فصیح، راج۔

شادی خانہ بربادی :- وہ شادی جس کے نتائج اچھے نہ ہوں۔ اردو مقولہ، فصیح، راج۔

شادی رچانا :- کسی خوشی کی تقریب کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

نک سے دیتا ہے اٹھ شادی رچا د آج سے خلع میں شادی (سراج المضاہین)

شادی رچانا :- بیاہ کی تقریب کرنا اردو صرف، غیر فصیح، راج۔

قول فصیل :- اس کا لازم شادی رچا بھی بولتے ہیں۔

اسی کی دھوم یہ ساری مچی ہے۔ (قدر بگڑی)
مہر ذی قدرہ میں شادی رچی ہے
شادی کا قبول :- (دوا و قبول) جب اہل
عورتوں کی ایک رسم جس میں شب زفاف کی صبح کو
سٹھوڑے کے ساتھ پان کے مرکب عرق کا شیشہ
دلہن کے پیئے کے واسطے آتا ہے۔ اب اس کا رواج
بہت کم ہے۔ اردو نامذکر

شفق نہیں ہے یہ افلاک نے تری شبے صل
بھرا ہے شادی کا قبول آجگینوں میں (مصحف)
(نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ کی عورتیں اس رسم سے
ناواقف ہیں۔

شادی کا دن :- بیاہ کا روز بہت خوشی
کا روز، اردو، نصیح، رائج

روز مرگ عاشق ناشاد ہو شادی کا دن
ہو بجائے شور ماتم غل مبارک باد کا فوق

شادی کرنا :- بیاہ کرنا، نکاح کرنا، تقریب
نکاح کرنا، بیاہنا۔ اردو صرف، نصیح، رائج

دیکھتے تھے جو ارادہ شاہ زادی
انہیں دھوموں سے کر دیا، بڑی شادی (قدشاہ رومی)

شادی کرنا :- گھوڑے یا مکان کا فروخت
کر ڈالنا۔ اردو، لکھنؤ کی زبان نے گھر میں

سکونت اختیار کرنے سے پیشتر عریزوں کو اس گھر
میں کھانا کھلانا اس رسم کو نئے مکان کی شادی

کہتے ہیں۔ اردو صرف، دہلی کی زبان (نور اللغات)
قول فیصل :- مولف فرنگ اترنے مولف

نور اللغات پر اعتراض کرتے ہوئے شادی کرنا غیر
کے ذیل میں لکھا ہے: فیلن نیز پلیس سے ثابت

ہے کہ جو محاورہ لکھنؤ کے سرکھوپا گیا ہے وہ بھی

قدر سے ترمیم کے ساتھ دہلی کا ہے۔ پلیس نے لکھا
ہے۔ شادی کرنا گھوڑا وغیرہ فروخت کر ڈالنا
فیلن نے وغیرہ کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ خالی
گھوڑا بیچنا لکھا ہے۔ مجھے فرنگ آصفیہ کا
اندر راج معلوم کرنے کا اشتیاق ہوا اور کامیاب
ہوا۔ شادی کرنا مانے گھر میں جا کر رہنے سے
پہلے اس گھر میں مستحقوں اور غریبوں کو، خواہ
رشتے داروں کو کھانا کھلانا نئے مکان کی شادی
سے ہی غرض ہوا کرتی ہے۔ شادی کرنا مانے

گھوڑا بیچنا، گھوڑے کو فروخت کرنا کیونکہ بیچنے
کا لفظ اس کی نسبت اچھا نہیں جانتے (فرنگ آصفیہ)
شاید ان اندراجات سے بخوبی ثابت ہو گیا ہو کہ جو
محاورہ لکھنؤ سے منسوب کیا جا آہو وہ بھی دہلی
کا ہے۔ صاحب نور اللغات نے گھوڑے کے
ساتھ مکان کو خواہ مخواہ وابستہ کر دیا ہے لکھنؤ
میں گھوڑے بیچ کر سونا، بطور محاورہ فروخت
اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ نئے تعمیر کردہ مکان میں
منتقل ہونے پر دعوت کی جاتی ہے اسے دعوت
دلیمہ کہتے ہیں باقی جو کچھ "نور اللغات" میں اس
صحن میں لکھنؤ کے متعلق لکھا ہے محض قیاس
آرائی ہے؟

مولف مہر سبذ اللغات، صاحب فرنگ اثر
کی تائید کرتا ہے۔

شادی مبارک :- شادی راس آئے
اردو، دعائیہ فقرہ، نصیح، رائج

قول فیصل :- یہ شادی مبارک ہو کا مختلف
ہے جو مبارکباد کے محل پر کہتے ہیں۔

شادی چننا :- شادی رچنا، شادی
ہونا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

قنان ہی دے رہی ہے شادیانے
بچی ہے دل میں شادی کس کے تم کی (دفع
شادی مرگ :- (بے اضافت) وہ
شخص جو افراط خوشی سے مر جائے۔ فارسی صفت
نصیح، رائج۔

ہو گیا سن کر نوید وصل شادی مرگ میں
لب تلک یہ زمرہ آیا کہ شیون ہو گیا (مومن)

میرے مرتے ہی زمانہ درہم و برہم ہوا
یہ خوشی بھلی کہ شادی مرگ اک عالم ہوا (امیر)

شادی مرگ :- وہ موت جو افراط
خوشی سے ہو۔ خوشی کی موت۔ فارسی، نصیح، رائج

ہو گئی اس کی یاں تو شادی مرگ :-
دیکھتے ہی رنج اس کا وہ بے برگ (قلین)

قول فیصل :- اضافت کے ساتھ یہ تشدید
یا بے شد بھی استعمال ہوا ہے۔

دم میں شادی مرگ ہو جانا بہت
تیرے خط کے جواب میں دیکھا

بہتخفیف تشدید بھی استعمال ہوا ہے۔

جان عاشق تیار دوست ہوئی
شادی مرگ کا بہانہ ہوا حسرت موانی

شادی مرگ ہونا :- افراط خوشی سے
مر جانا۔ اردو صرف، نصیح، رائج

ایسی ادا سے بوسہ دلب کا کہ شادی مرگ میں
جو رد ستم کا میری جان لطف دکر مے کام لو

(مومن)
تیرے پیار کو گراپنے بیٹے کی تمنا ہو

فلک پر سن کے سنتے شادی مرگ عجبی محو فوق
شادی منانا :- شادی کی خوشی منانا
شادی کے رسوم ادا کرنا۔ اردو صرف، مترک

مشاطہ :- شمع ، چالاک ، مہیاک ، جس کی
چالاک کو کچھ سے لوگ قاصر ہوں ، عربی صفت
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

لا زیب اس سپاہ کی کثرت کا ہو یہ حال
پائے نہ جس کی مار کو کہیں مشاطہ خیال
تقول فیضی - اس کا ادہ شطرنج جس کے معنی ہیں
دور کرنا، اردو میں جیلہ باز کے معنی میں لپی متعل ہے
اور ایسے چور کو بھی شاطر کہتے ہیں جو چوری میں بڑا شاق
ہو۔ جیسے تم نے اگر اپنے راکے کی نگرانی نہ کی تو ایسا
شاطر چور بن جائے گا کہ دنیا میں جواب نہ ہو گا۔ شاطر کے
ایک معنی شطرنج باز بھی ہیں جواب راجح نہیں جیسے
دلی کا شعر کے نام ایک درسا اکبر کا، دفتر ابو الفضل میں
ہے اسے تم پڑھو گے تو کہو گے فی الحقیقت اکبر بادشاہ
سلطنت کی شطرنج کا پورا شاطر تھا۔ (دور اکبری)
شاطر ۔۔۔ وہ شخص جو کسی پر بار نہ ہو۔ فقیر میں
یا ر شاطر ہوں نہ باو شاطر (از الفطرت)

اقول فیضی۔ اس مثنوی میں اہل کھنڈ مندرجہ بالا فقر لکھا ہیں
 بولتے ہیں اور کسی محل پر راسخ نہیں۔
 شاعر۔ دیکھو سو، شہر گنہ والا عرفیہ کہہ کر فصیح و راسخ
 ترے ابرو سے چومتے کا عالم میں فسانہ عجیب۔
 کسی استاد شاعر کی یہ بیت عاشقانہ ہو پیش

قول فصیح - اس کی عربی جمع شعراء اور شاعران
ہے جو مذکور ہے اور اردو میں برابر استعمال ہوتی ہے
جیسے شاعران شیریں بیاں، اس کی اردو جمع باعتبار
عمل وادوں کے ساتھ شاعروں بھی کثرت
رائج ہے۔

ع خام دلنے ہو کے خرمندہ یا عینیں بھاڑیں
(خراب)

میں بھی رائج و فصیح ہو۔ شاعرہ کی جامع سربہ قاعے
سے شاعرات بھی اردو میں متسل ہو۔

مولف تشریح الافشاء نے لفظ شاعر کی تشریح یوں
کی ہے "شاعر بھی شعر گو اسم فاعل نہیں ہو اس لئے کہ
شعر بمعنی کلام موزوں مصدر نہیں ہے جس سے اسم فاعل
اشتقاق ہو بلکہ معنی صاحب شعر ہو اور فاعل کا وزن جیسا
اسم فاعل کے لئے آتا ہو صاحب اخذ کے لئے بھی آتا
ہے مثل ابرہہ تجودہ الا ولا بن دودہ والا بمعنی
صاحب قمرہ صاحب لبن اسی سبب سے شعراء اس کی
جمع خلاف قیاس کہی جاتی ہے کہ وزن و اسم فاعل کی جمع
کاتب اور یہ اسم فاعل نہیں۔"

شاعرانہ : شاعری میں ڈوبا ہوا شعریت
لئے ہے فارسی، صفت، فصیح، راج

عل صغرت - ذاتی تجربہ جو کچھ ہم نے ایک
ماہرانہ مشنریوں کہا ہے۔ (امراء و جوان ادا)

استعار کے معنی میں بھی ہے۔

شاگردانہ :- اردو میں جو استاد شاگرد کے بطریق

انعام دے۔ فارسی (نور اللغات)

قول فیصل :- اردو میں اس کے معنی ہیں شاگرد

کی طرح سے۔

۱۰ بولایں ہوں شاگردانہ سائل

ہیں عاشق مکار با محب ادب (سراج المصابین)

ایک معنی ہیں شاگردی کا۔ جیسے اصلاح بندہ چکی

تھی مگر آداب شاگردانہ کی آمد و رفت جاری تھی۔

د آداب حیات

شاگرد پیشہ :- راہب و دستان کے اہل دفتر کی

اصطلاح میں عدا کو کہتے ہیں۔ اردو، تذکرہ، متروک

(از بہار عجبسم)

شاگرد پیشہ :- اہل کار و جلودار، ادنی ملازمت

کے رہنے کا وہ مکان جو کسی محل، کوٹھی یا بنگلے وغیرہ کے

معلق قریب ہی بنے ہوں (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

شاگرد پیشہ :- نوکر چاکر خدمت گزار، ادب

کا کام کاج کرنے والا، ادنی درجے کا ملازم، خانگی یا

ذاتی ملازم جیسے سامیں خانان وغیرہ۔ اردو، تذکرہ

متروک۔

اپنے ہمراہ کے ساز سفر

مع شاگرد پیشہ و شکر تلقن

قول فیصل :- حیدر آباد میں پیشی کے ملازم اور

خدمت گزار کو شاگرد پیشہ کہتے ہیں۔

شاگرد درشید :- کسی کے سب شاگردوں میں

سب سے ممتاز شاگرد، لائق اہل منظور و نظر شاگرد

فارسی ترکیب، فصیح، راج

محل قدر و راسخ اب کی دفعہ جو اسے تو ایسے گھر میں بیٹھے

کہ مر کر بھی نہ مٹے، گھر میں دفن ہے۔ میراد سالی رنگ

ان کے شاگرد پیچھے نہ تارک بھی۔ دلا شعر گوئی بھی لکھوئے

(آب حیات)

شاگرد رفتہ رفتہ بات ادبی رسد :- شاگرد

رفتہ رفتہ استاد ہو جاتا ہے۔ (فرنگ امثال)

قول فیصل :- تعلیم یافتہ طبقہ کی کے ساتھ بولتا ہو۔

شاگرد کرنا :- (مندی) کسی کو حلقہ ملازمہ میں

داخل کرنا، شاگردی میں لینا۔ اردو، صرف، فصیح

راج۔

محل صرف :- شہزادگان تیز پریش کو ان کا شاگرد

کیا کہ یونانی کتابوں کے ترجمہ کا نشان فراہم اور ہر رنگ

کی باتوں سے آگاہی حاصل ہو۔ (دربار اکبری)

شاگرد ہونا :- شاگردی اختیار کرنا، تلامذہ کے

ذمرے میں داخل ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، راج

محل صرف :- اصل غزل میں نے اسی شاعر سے پرستی تھی اور

جناب شیخ ابراہیم ذوق کا ماکر شاگرد ہوا۔ (انتخاب یادگار)

شاگردی :- استاد کی کاغذ، تلمذ، فارسی، تونٹ

فصیح، راج

محل صرف :- یوں تو شیخ صاحب دانش کا ایک زمانہ

سقط ہوا اور سب نے ان کی شاگردی کو فخر سمجھا

مگر جب شاگرد بڑے بڑے دیوانوں کے ماکہ ہوئے۔

(آب حیات)

شاگردی اختیار کرنا :- شرف تلمذ حاصل کرنا

کسی کا شاگرد ہونا اور صرف، فصیح، راج

محل صرف :- شوقِ محرم قیام غازی ہو کے زمانے میں جو کچھ

کہتے تھے اس پر اعلانِ محبت، محض شاعر سے ہی تھے لیکن

کچھ روز بعد کھنڈ کے زمانے میں وہ بھی شاگردی اختیار کی۔

(دلا شعر گوئی، تذکرہ، متروک)

شال :- شال ووز، شال ووز، شال ووز، شال ووز

دیتی ہیں زیب آپ کو سب رنگیں مگر

سرخ و سفید رنگ پکھلی ہوشال سرخ

قول فیصل :- مجازی معنی میں بھی استعمال کیا ہے

جیسے، ضحائے خطہ پاک ایران تک کہتے ہیں کہ کہا

انہیں کہا فردوسی، کہا کرمند مرصع کہا شال طوسی۔

(ضاد آزاد)

بقول مولف نور اللغات شال ووز میں معنی یکم

تھا۔ پھر اس چادر کے معنی میں ہو گیا جو کشمیر میں بنے

کے بالوں سے بنائی جاتی ہو۔ اب عام طور سے سوئی

کپڑے کے چھوٹے چادر سے کو جس میں ترخ اور عاشقہ

بنا ہوتا ہے، شال کہنے لگے ہیں جس کو زیادہ زور تھی

اور تھی ہیں۔

شال اور ہٹا :- شالی ووز، یا چادر

اور ہٹا، اردو، صرف، فصیح، راج

شوقِ سرخ کی شال اور ڈھ گیا پر فلک

دے گئی ہے گل بتاں کو قبا سا نگراہ

شال باف :- شال بننے والا، فارسی

تذکرہ، متروک

محل صرف :- کشمیر جنتِ نظیر کے شال بافوں کا

بارت سب کی گردن پر تھا۔ (ضاد آزاد)

شال باف :- ایک قسم کا سرخ کپڑا،

فارسی، تذکرہ، فصیح، راج

شال بانی :- شال بننے کا پیشہ۔ فارسی

تونٹ، متروک۔

شال ووز :- شال پر سبیل بٹے بنانے والا۔

شال پر کام بنانے والا، فارسی، جمعیت

(نور اللغات)

قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر

ہیں۔

شال میں ٹاٹ کا پیوند کسی بڑے طبقہ والی

شے کے ساتھ بہت درجے والی شے کا جمع ہونا۔ اردو
شل، رانج

کس کمر ہوگی بھلائی بات پسند
شال میں دیریں ٹاٹ کا پیوند آرزو کھنڈی

شالی ما۔ شال کی طرف منسوب۔ شال کا
فارسی، صفت، فصیح، رانج

محفل صرف۔ شالی ردال کی حفاظت کرتے رہو
وہ بڑے کمر الگ جگہ کا۔

شالی ما۔ (سنسکرت میں شال - دھان)
دھان، سفید، چاول، ہندی، تذکر

قول فیصل۔ مولف فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ تھان
نیک سیر مطالعہ ہے سنسکرت میں شال یا سال سا لکھو

کی کڑی یاد دہشت کو کہتے ہیں۔ خالی بجائے خود سنسکرت
کا لفظ ہے یعنی ایسا دھان جو گہرے پانی میں اگتا ہے

دیکھیے پٹیش، فلن میں خود شالی کو سنسکرت کا لفظ
قرار دیا ہے۔ کشمیر میں دھان کو شالی کہتے ہیں۔

صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ ان معنی
میں یہ لفظ ترکی، فارسی، سنسکرت تینوں زبانوں میں

اسی طرح مستعمل ہے۔
مولف پرسنہ لغت اعراف کرتا ہے کہ اہل

لکھنؤ شالی نہیں بولتے۔
شام۔ کسی دھات یا باقی دھات کا بنا ہوا خول

جو کڑی یا چھڑی وغیرہ پر خوبصورتی کے لئے اوپر یا نیچے
لگاتے ہیں۔ اردو، تونٹ، فصیح، رانج

دست گیری کر رہی ہے تیرہ بجتی آج کل
چھڑی خود بخود پیری چھڑی کی شام گلیو ہو گئی

نوک مزہ ہے اٹک صباحت نظام کو
سونا سوئے ہے آجوس کے چاندی کی شام کو۔

مرزا کا کہنا صبح کنور تھو کو ہے یقین
کڑی لکڑی کی ان کی ادھی چڑھتے شام ہم

شام ش۔ کوشن جی کا لقب ہندی، تذکر
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے دھیان کے وزن پر
شیام تلفظ کرتے ہیں۔

شام ش۔ مغرب کا وقت، سورج ڈوبنے کا
وقت فارسی، تونٹ، فصیح، رانج

ہم تھے تو مری شام میں تھا صبح کا عالم
تم جب سے گئے شام تھلکتی ہے سحر میں

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع شامیں بھی مستعمل
فصیح ہے۔

کی عزت کہ باہوں عجب رنج و بلا میں
گردوں نے دکھائیں نئی صبحیں نئی شامیں (عشق)

شام ش۔ عربیہ کے شال اور مصر کے مشرق
میں ایک ملک کا نام جس میں حلب اور دمشق مشہور

شہر ہیں۔ عربی، تذکر، فصیح، رانج
جہ شام کے بازار میں درخت آئے دبیر

قول فیصل۔ صاحب التشریح الانشاء نے لکھا ہے
کہ اس کی جڑ شیمہ ہے کہ شامہ جانب است چپ

کہتے ہیں اور یہ ملک کہے سے جانب چپ ہے۔
مولف فرہنگ صغیہ لکھتے ہیں: اس ملک کو سام

بن نوح نے آباد کیا تھا۔ اہل عرب اس کو سام بھی
کہتے ہیں مگر سریانی زبان میں شین معجز ہے۔ یہ ملک

دریائے فرات اور بحیرہ شام کے مابین واقع ہوا ہے
اس کا دار الخلافہ شہر دمشق ہے جو ایشیائی روم کا ایک

شہر ہے۔ اس ملک کے جنوب میں حبشہ اور بیت المقدس
ہے۔ یہ ملک نہایت قدیم مقام شاہان سلف اور

قدما سے ضعیفی کا ہوا ہے اور سیر یا بھی اسی کو کہتے ہیں۔

شام۔ ایک کالے رنگ کی خوش بھان چڑیا جو اپنی
دم کو ہر وقت حرکت دیا کرتی ہے۔ اردو، تونٹ

رانج۔
ماٹ آادہ پرواز جو شاکی طرح

پر لگائے ہوئے منہ کان منہ سے کاجل
شام اید۔ وہ شام جس کی کبھی صبح نہ ہو۔ فارسی

تونٹ، تھیل الاستمال
نگیو کا شل اور نہ رنج کا بدل

وہ شام اید ہے۔ فصیح، ازل
شاہک۔ رنگبار، محرم، عورتوں کا سینہ بندہ

فارسی، تونٹ، مشرک
قطع کر ڈالے چھری سے کڑے سے بند بندہ

بند چھوڑوں میں جو اس مفاک کی شاہک کا
شام اووہ۔ شام کے وقت کھنڈے بازار

کی چل پہ اور روشنی۔ فارسی ترکیب، فصیح، رانج
دیکھیں کیا اسے برہنہ ہم صبح بازار شام اووہ

روئے تال سی صبح نہیں گیسو تال سی شام نہیں
قول فیصل۔ شاہی دور میں کھنڈ کی شامیں اپنی چل

پہل اور رونق کے لئے مشہور تھیں اب وہ بات نہیں
رہ گئی ہے۔

شام آنا۔ منہ کا وقت آنا، اول حصہ شب
کا آنا۔ اردو صرف، فصیح، رانج

خط کا آغاز ہوا اس رخ نورانی پر
جل بسی صبح وطن شام غریباں آئی آتش

شام پر پی۔ داغش چیرنی کو بگاڑ لیا ہے، اس
شرط پر مقدمہ لینا کہ جس میں ڈگری کا کچھ حصہ گیل

بھی ہے۔ (عظم لغت)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

شام بھولنا۔ منہ کے وقت شفق کا نمودار

۱۔ شام کے وقت مغرب سے سرخی کا نمودار ہونا،
اردو صرف، متردک

چوٹی میں وہ پیٹے ہیں پھولوں کے ہار کو
پھولی سے شام کہہ دینے سے ہار کو

شامین :- دیئے معدن، ایک قسم کی شراب
جو سفید رنگ کی ہوتی ہے۔ انگریزی ٹوٹ، راج

قول فیصل :- جسے بردن نازین اور قدرے
بردن رنج بھن کہا ہے۔

بردن رنج بھن :- سرخیز کی آگنی ساقی حوت رکھ
اس صبح کی ہمارے نکوستان سے

بردن رنج بھن :- کہیں کہیں میں کہیں پھولوں کی
دورہ شامین ہے کہیں باوقار

شامت :- سومت، نصیب، برائی، آفت،
عربی، ٹوٹ، فصیح، راج

ترے فریب میں کیوں آگیا میری شامت
دیا تھا حق نے دل نا امید دار مجھے (عادت)

قول فیصل :- اس کی اردو جمع شامیتیں مستعمل
ہو جو زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں۔

شامت اعمال :- نصیبی، کبھتی، عربی الفاظ
فارسی ترکیب، فصیح، راج

محل صحت :- سیر ہلکے ہیں اس وقت انیم کی ڈیما
تھی، پھینک کے ڈیما اور سے کے کنارہ جو پیچھے چھپتا

تو دو کوں نکل گیا، شامت، اعمال ایک مقام پر ڈراما
پانی پڑا تھا۔ روج فنا ہو گئی۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل :- سے حرف جار کے اضافے کے ساتھ
شامت اعمال سے بھی بولتے تھے۔ جواب قلیل الاستعمال

ہے جیسے :- ایک دن شامت اعمال سے ایک نواب صاحب
ذی قدرت کے یہاں چوری کا شوق چرایا۔

(فسانہ آزاد)

شامت آنا :- برا وقت آنا، کبھتی یا نصیبی
آنا، اردو صرف، فصیح، راج

میرے طلب ہو ہے خدا خیر می کرے
آئے گی شامت آج کسی بیگناہ کی (امیر)

قول فیصل :- بصورت جمع شامیتیں آنا بھی نظم
ہو ہے۔

جمع شامیتیں تو نہیں آتی ہیں تمہاروں کی (تشنہ)
اب زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں۔

شامت لکھنا :- کیے کی سزا پانا، اردو صرف
دہلی کی زبان

محل صحت :- مگر مبتلا کو تو اپنے اعمال کی شامت
لکھنا ہوتی ہے (محضات)

شامت زدہ :- بر نصیب، نصیب کا مار، فارسی
ترکیب، صفت قلیل الاستعمال

ایک شامت زدہ رہ گیا دھڑا نکلا
گر چہ قہر میں ہر جا طرز کے قدغن (شامی لہجہ)

قول فیصل :- کھنڈ کی عورتیں زیادہ تر شامت
کا مار کہتی ہیں۔

شامت سوار ہونا :- شامت آنا۔ برے دن
آنا، اردو صرف، عورت دہلی کی زبان

محل صحت :- سن تو مردہ تجھ پر کیا شامت سوار ہو
جو آئے دن غامد سے لڑا کرتی ہو۔ (فرنگی صغیر)

قول فیصل :- انہیں معذوں میں مولف فرہنگ
آصفیہ نے شامت سر کھینا بھی لکھا ہے۔ وہ بھی

دہلی سے مخصوص ہے۔

شامت کا گھیرنا :- شامت آنا۔ اردو صرف
عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال۔

شامت کا مارا :- بر نصیب، آفتوں میں
گھرا ہوا۔ اردو صفت، مذکر عورتوں کی زبان

ساتھ اس شامت کے مارے کے سر ہلانا مارا
اسے ظفر دل تو اسیر زلف و کاکل ہو گیا ظفر

اتارا تو نے سرزن سے جو اس آفت کے مارے کا
تو بھولوں گانہ میں احساں ترے تنکا اتارے کا

(ذوق)

قول فیصل :- تائیت کے لئے شامت کی ماری
کہتے ہیں۔

شامت کہہ کے نہیں آتی :- نصیب یا
آفت کا ایک نازل ہو جاتی ہے۔ اردو محول کلا

کتنی باتیں ٹوڑی آتی ہیں
شامتیں کہہ کے ٹوڑی آتی ہیں

شامت کے دن :- نصیب و کبھتی کا زمانہ
برے دن۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

الہی خیر میرے آنکھوں کے آگے تمام گسیرو
میری شامت کے دن میری بری بات کے آگے

شامت کی مار :- قمت کی خرابی۔ بر نصیب
کبھتی، اردو صرف، عورتوں کی زبان

اسی کھر کی سے آگے اس کی رومی تھی (الف بید)
وہ دن شامت کی مار میں کھر تھی (نظم)

شامت میں پھینا :- آفت میں پھینا نصیب
میں گرفتار ہونا، اردو صرف، قلیل الاستعمال

سوداے سرفراز تباں اس کو ہوا ہے
شامت میں یہ دل مفت پھینا دیکھے کہا ہو

شامت ہونا :- قمت کی خرابی ہونا کبھتی
ہونا، اردو صرف، دہلی کی زبان۔

سجھوں سے ملتا ہے وہ شوخ فوج سے ہے بیزار
یہ اور کچھ نہیں طالع کی سر سے شامت ہے (جواہر)

شامتی :- بر نصیب، کبھتی کا مارا، اردو
صفت عورتوں کی زبان (ذوق)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

شام جوانی :- دکانیہ آخری جوانی

یہ دن گزر کے امیری ہونے پھرے

نہ پھرے شام جوانی نہ صبح پیری ہے

دور اللغات

قول فیصل :- صاحب فرنگ اثر نے لکھا کہ

شام جوانی، جوانی ہونے کا آخری جوانی، اسی طرح

صبح پیری، پیری ہونے کا انتہائی پیری، اگر شام جوانی

آخری یا ختم جوانی ہے تو اس کا آغاز کیا ہے صبح ؟

یہ پیری کی ملکیت ہے۔ وہ اصل دونوں میں حفاظت

تشیبی ہے۔ شام جوانی میں جوانی جو شام کے

صبح پیری یعنی پیری جو شام کے ہونے کے

جوانی کی شام یا پیری کی صبح : مولف صاحب فرنگ

اثر کی تائید کرتا ہے۔

شام خری :- ایک چڑیا کا نام۔ اردو

قلیل الاستعمال

ہوم چنڈ اور بزرگ ابا بیل اور چکوری شام چری

کھنجن جھپاں، لوسے، کلنگ اور غوغائی کا ہوم پری

د نظیر اکبر آبادی

شام دیکھنا نہ دیکھنا : وقت بے

وقت کا لحاظ نہ کرنا کی جگہ۔

شام بچنے سے ہو پھین گھر گھر راسخ

شام دیکھو نہ دیکھو دیکھو

دور اللغات

قول فیصل : کنویر جیرو عام طور سے زبانوں

پر نہیں ہے

شام سے لمبی تاشا :- پورا دن میں بتی پڑنے

ہی نہ جاتا۔ اردو محاورہ، عوام کی

زبان

محفل صرف : تمھاری میند بھی کس قیامت کی ہے

شام سے لمبی تان دیتے ہو تو صبح ۸ بجے تک کی

خبر لیتے ہو۔

شام صبح کرنا :- جیالہ حوالہ کرنا۔ اردو صرف

قلیل الاستعمال۔

بل : نہار وصل دکھانا ہو تو دکھائے

کیسی یہ آسمان نے دکھائی ہو شام صبح دیکھو

شام غنیمت :- مسافرت کی شام، فارسی

ترکیب، صبح، راج

روح نے لطف بیاباں میں چین کا پایا

شام غربت میں مزہ صبح وطن کا پایا (مشتق)

قول فیصل :- صاحب نور اللغات نے معنی

کھے ہیں : مسافری شام چغلی میں بہت ایدا

وہ ہوتی ہے جس پر صاحب فرنگ اثر نے

مندرجہ ذیل اعتراض کیا ہے۔

”غربت کے معنی اگر مفلس لیجئے تو مسافر کس

لفظ کے معنی ہوئے، غیر منقسم ادسا کیا، شام

غربت کے معنی مسافرت میں شام ہونے کے

سوا کچھ نہیں۔ مولف فرنگ اثر کا یہ اعتراض

صحیح ہے۔

شام غریباں :- مسافروں کی وہ شام

جو عالم مسافرت میں ہو مصیبت زدوں کی وہ

رات جو عالم مسافرت میں ہو۔ فارسی، مؤنث

فصح، راج

خط کا آغاز ہوا اس رخ نورانی پر

چل ہی صبح وطن شام غریباں آئی (آتش)

قول فیصل :- صاحب نور اللغات نے شام

غریباں اور شام غریب بھی انھیں معنوں میں لکھا

ہے اور شام غریبی کا شعر بھی پیش کیا ہے۔

دیکھ اے شام غریبی وہ مسافروں میں

جس کو گھر یاد نہ ہو جس کو وطن یاد نہ ہو

دونوں صورتوں میں سے لکھنؤ میں کمی صورت

سے راج نہیں۔

شام غریباں :- شہادت امام حسین

علیہ السلام کے بعد کی پہلی رات عاشور کا دن

گزرنے کے بعد کی رات، گیا رھو میں حرم کی

رات، فارسی ترکیب، شیعوں کی اصطلاح

قول فیصل :- چونکہ امیران کر بلا شہادت

امام حسین کے بعد رات مصیبت کی پہلی رات تھی

اس لئے ہر سال عاشور حرم کا دن گزرنے کے بعد

آتی ہے اس کو یادگار کے طور پر شام غریباں کہنے لگے

اس کی یادگار میں کچھ عرصے سے اس شب میں امام

بارہ خضران آب علیہ الرحمہ میں غیر معمولی طریقے سے

جلس کی بنا ہوتی ہے جس میں نہ فرش ہوتا ہے نہ روشنی

اور یہ مجلس ریڑیوں سے نشتر کی جاتی ہے۔ اب

قریب قریب ہر شہر میں جلس شام غریباں ہونے

لگی ہے۔

شام ظلم : مصیبت کی رات، فراق کی رات

شب بھر : فارسی ترکیب، صبح، راج

ع فراق ایسی کہاں ہو شام ظلم رب کے مقدر میں

(فراق کو دیکھو دہی)

شام کا بھولا صبح کو آئے :- دیکھو صبح

کا بھولا شام کو آئے

رخ پر آباد کل کر زلف سے :-

صبح کو آیا ہے بھولا شام کا راسخ عظیم آبادی

(دور اللغات)

قول فیصل : لکھنؤ میں ”صبح کا بھولا شام

کو آئے تو اسے بھولا نہیں کہتے بولتے ہیں۔

شام کا صبح کرنا :- رات کا شام شہر گئے اوری کرنا اور دوسرے دہلی کی زبان ۔

کام کا دستجاتی باک تہائی نہ پوچھ صبح کرنا شام کا لانا ہے جوئے شیر کا (غالب)

شام کلیان :- (بلا اضافت) ایک راگ کا نام جو شام کو گایا جاتا ہے اور مذکورہ وسیع دانیوں کی اصطلاح ۔

شام کو شام اور سحر کو سحر نہ گنا :- اس قدر مصروف اور ساعی رہنا کہ رات کو رات اور دن کو دن نہ گنا ، کام میں دن رات مصروف رہنا اور دوسرے دہلی کی زبان ۔

شام کو تمام سحر کو نہ سحر گنتی ہوں بکاڑے ہوئے طائر کے میں پر گنتی ہوں صفدر

قول فیصل :- اہل لکھنؤ دن کو دن نہ رات کو رات گنا بولتے ہیں ۔

شام کی پوچھنا سحر کی کہنا :- بے تکا جواب دینا ، سوال کچھ جواب کچھ ۔ اور دوسرے متروک

سحر توں کے برعکس ہر بات سحر کی وہ شام کی پوچھیں تو یہ کہتا ہے سحر کی

شام کے مردے کو کب تک روئے :- اس شخص یا اس چیز کو کہتے ہیں جس کا علم و اندوہ ہمیشہ رہتا ہو ۔ اور دخل قلیل الاستعمال

جان لفظوں میں کہاں تک کھوئے شام کے مردے کو کب تک روئے شاد بکھوئی

قول فیصل :- صاحب محاورات ہندوستان نے لکھا ہے ۔ شام کے مردے کو کہاں تک روئے

شام گاہ :- شام کا وقت ، فارسی ، توفیق دہلی (لغت)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں ۔

شام گھات :- جس طرف حرکت مارے اسی طرف مقابل بھی دار کرے تو اس کو شام گھات کہتے ہیں اور نوشتہ پٹے بلذوں کی اصطلاح (دور لغت)

شامل :- (کچھ سحر) ملا ہوا ، پھیلا ہوا ، گھیرے ہوئے شریک جنم شو ، مشترک ، عربی صفت ، صبح ، راج

محل دشت :- مشاعرہ میرے مکان سے بہت قریب تھا میرا بھی شامل ہونے لگا (اور دوسرے ملے)

شامل :- اکٹھا ، ایک جگہ ، جڑواں جیساں سا ساتھ ، حصہ دار (فاعل معنی مفعول ہوا اس کے معنی فراگیر نہ ہیں) عربی صفت (دفرنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔ شامل :- ۵ ہمارا ، ساتھ ، باہم ۔ عسری صفت ، متروک

جسم میں نفس یعنی روح کے شامل آیا گھر تک ساتھ ہمارے سگ منزل آیا (ایسرا)

قول فیصل :- ہمارے صوبے میں اب بھی ان معنوں میں راج کچھ جیسے دوجہانوں اپنے شامل لیتے آئے گا

شاملات :- شامل کی جمع ۔ یہ جس اہل فتر ہندوستانی کی بنائی ہو ۔ سا ساجھا حصہ داری وہ ملکیت ، شراکت یا جائیداد جو بہت سے لوگوں میں مشترک ہو شراکت ۔ اور (دفرنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اس کا استعمال دیہات میں زیادہ ہو ۔ جیسے :- یہ جائیداد شاملات میں ہے

شامل آنا :- ساتھ آنا ، اور دوسرے دہلی کی زبان

خواب میں بھی کبھی تہا نہیں دیکھا تھو کو دل میں بھی آئے تو اختیار کے شامل کے (درا)

شامل حال :- شریک حال ، ہمارا اور کرنے لگے

شامل حال :- شریک حال ، ہمارا اور کرنے لگے

شامل حال :- شریک حال ، ہمارا اور کرنے لگے

شرکات میں شریک ، فارسی ترکیب فصیح ، راج محل صرف ۔ خدا کا فضل شامل حال ہے ۔

شامل حال :- باہم مل کر ، ہمراہ ، شامل ہو کر ۔ عوام اور عورتوں کی زبان ۔ (دفرنگ آصفیہ)

قول فیصل :- یہ دہلی کی زبان ہے ۔ شامل حال :- ساچھے میں ، شراکت میں عورتوں کی زبان (دور لغت)

قول فیصل :- لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتی ۔ شامل حال :- ہونا ، لازم ، شریک ہونا ملا ۔ اور دوسرے ، صبح ، راج

محل صرف :- اگر خدا کا فضل شامل حال ہوا تو میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤں گا ۔

شامل کرنا (متحدی) مل ملا ، شریک کرنا ملحق کرنا ، شامل کرنا ، پیوند کرنا ، لگانا ، وصل کرنا ۔ (دفرنگ آصفیہ)

قول فیصل :- معنی ہر ایک میں لکھنؤ میں راج و فصیح ہو جیسے ۔ میلاد میں ہمارے بھی

برہمچے شامل کرلو ۔ معنی ہر ۳ میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

شامل مل :- مل میں داخل کیا ہوا مقدم کے کاغذات کے ساتھ نہتی کیا ہوا اور دوسرے (دفرنگ آصفیہ)

قول فیصل :- کچری والوں کی اصطلاح ہے ۔ شامل ہونا :- ملنا ، شریک ہونا ، ملحق ہونا اور دوسرے ، صبح ، راج

محل صرف :- شہر بھر کے پاش ، ادبائش لکے ، کچے ، ہنس ، گڑے ، ہاروی مگر دی میں

شامل ہوئے ، بڑے بڑے جہاں جھک کر سلام کرنے لگے ۔ (رفاء آزاد)

شامل حال :- شریک حال ، ہمارا اور کرنے لگے

شامل حال :- شریک حال ، ہمارا اور کرنے لگے

شامل ہونا: دل ہونا، اردو صفت، فصیح، رائج،
جہاں جو لطف و شگفتگی دہاں نیت ہی شامل ہی
دخانہ آزاد

شامل ہونا: دل ہونا، اردو صفت، فصیح، رائج،
قول فصیح۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

شامل ہونا: دل ہونا، اردو صفت، فصیح، رائج،
قول فصیح۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

شامل ہونا: دل ہونا، اردو صفت، فصیح، رائج،
اب دل نالوں پر اس زلف میں جا چکا

آج یہ بیمار دیکھیں کس طرح سے شام لے تیر
شام نہ دیکھنا: شام تک نہ نہ رہنا، اردو

صفت، فصیح، رائج
غل تھا کہ آرزو ہو شہادت کے تاج کی

زہرا کا حیا نہ شام نہ دیکھنا: آج کی
شام دیکھا: ہر وقت شام، فصیح، رائج،

کٹ جائے گی عمر چند روزہ
شکر میں شام دیکھا: کیا ہیں (صبا)

شاموزہ: ایک کپڑے کا نام جس کو عورتیں
زیادہ استعمال کرتی ہیں۔ اردو، رائج

شام و سحر: دو دنوں وقت، ہر وقت، صبح و
ساعت، فصیح، رائج، فارسی ترکیب فصیح، رائج

شام سحر: دو دنوں وقت، ہر وقت، صبح و سحر، عربی
الفاظ فارسی ترکیب، فصیح، رائج

یاد رکھا ہے عدم میں کوئی ساغر کش اسے
بھلیاں شیشہ سے شام و سحر لیتا ہے

مصحفی سے نہ رک لے غیرت ماہ و خورشید
کہ ملا میں دہری شام و سحر لیتا ہے

شام و سحر کرنا: (کنایت) جلد حوالہ کرنا، مالنا
اردو صفت (نور اللغات)
قول فصیح۔ اہل کھنڈ صبح و شام کرنا بولتے ہیں

شامل ہونا: دل ہونا، اردو صفت، فصیح، رائج،
چاند سورج کی طرح پھرتے ہیں تو گھر گھر میں

ہم سے ملنے کے لئے شام و سحر ہوتی ہے
شامل ہونا: دل ہونا، اردو صفت، فصیح، رائج،

دو دنوں وقت ملتے۔ اردو، صفت، فصیح، رائج،
محفل صفت۔ ہم نے کہا تھا کہ دن رات سے آہنا

گر تم وہی شامل شام آئے۔
شامہ: رات، شام، فصیح، رائج،

نام جس سے سونگتے ہیں، سونگتے کی قوت، اچھی
اور بری ہونے کے معنی کرنے کی قوت اس کا ممکن

دافع ہے اور ناک اس کا آلہ ہے، فصیح، رائج،
شامہ پر ہو گراں ان کا ضرور

ان سے ہوتا ہے ہیں ہر کشتور (نور اللغات)
قول فصیح۔ عام بول چال میں قوت شامہ

زبانوں پر ہے۔
شام سحر: جدائی کی شام، عربی فارسی

الفاظ فارسی ترکیب، فصیح، رائج
ہو شام سحر، گوش بر آواز ہوں فراق فراق

لڑاں ہیں کچھ سکوت فضا میں کام سے گور گور
شام ہونا: آفتاب غروب ہونا، رات کا

ابتدائی حصہ آنا۔ اردو صفت، فصیح، رائج
صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے

عمر یوں ہی تمام ہوتی ہے
قول فصیح۔ اس کی تکمیل صورت شام ہونا

بھی رائج و فصیح
غضب ہو جب توئے دل کا یہ انجام ہو جانا شری

کہ منزل دور ہو اور راستے میں شام ہو جانا بھلائی
شام ہونے آئی: شام ہونے کا وقت قریب

آیا۔ اردو صفت، قریب بہ نزدیک

چونکہ فانی شام ہونے آئی شاد
نوجوانی جا چکی دن و فصل گیا شاد

شامی ملک شام کا باشندہ، عربی صفت، رائج
شیر کے ہم پایہ سلا می نہیں کوئی

پر قدر تناسل کے شامی ہونے کی (اردو صفت، رائج)
شامی: ملک شام سے منسوب، عربی صفت

فصیح، رائج
محفل صفت۔ پرانے زمانے میں شامی کپڑا بہت

آہستہ تھا۔
شامیانہ: رنگ و روپ کے ساتھ ساتھ، ترکی

بند کر، فصیح، رائج
مر گیا ہوں الفت قامت میں کچھ کچھ کر

شامیانہ ہر سے مرقد یہ تہ آہ کا
قول فصیح۔ تانا و تادا کا نا وغیرہ کے ساتھ

اس کا صفت ہے۔ صاحب فرنگ آصفیہ نے اس
لفظ کو اردو لکھا ہے اور لکھا ہے کہ یہ لفظ اہل ہند کا گھڑت ہے

اساتذہ فارس کے کلام میں نہیں پایا جاتا۔
حازم گل گشت وہ کوش ہو کیا جو آسماں

بافشا ہو شامیانہ ابر کا گل نہ اور پر
شامی کباب: نیچے کے ساتھ چنے کی دال

ابال کے پیتے اور اس کی مکیاں بناتے ہیں اور محکم
بھر کے بند کرتے اور ماہی توڑے میں تل لیتے ہیں

معالجے میں ادک، تلی بری پیاز، پودینہ نمک
مرچ وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ فارسی، اردو، رائج

رائج۔
سوز خیال گیسوے پر بچ رہا تاب ہے

پلو میں دل نہیں ہو یہ شامی کباب
قول فصیح۔ مولف نے لفظ نے اس کی

یہ ترکیب بھی ہو: گوشت میں معالجہ ابال کر پیسے

کے بعد نکیاں سی ہانکے اور ڈور سے باندھ کر تلے جاتے ہیں ملک شام کی طرف اسی کارواج جو مگر کھنڈوں میں ایسے کبابوں کو پسند ہے یا گوشت کے کباب کہتے ہیں۔
شان ۱۔ شکر، عظمت، وجہ بہ، مرتبہ، جلال، عربی، تونٹ، فصیح، راج

آج کس شان سے خدام ادب آتے ہیں تھیں گے کوی
شان ۲۔ حق، نسبت، عربی، تونٹ
دیکھیں پورے کو بٹھا کر تیرے پاس
سورہ یوسف ہے کس کی شان میں (راج)

شان ۳۔ وقت، حال، موقع جیسے شان
زول۔ عربی لفظ، فصیح، راج
ہر ایک مصرعہ سوزوں کو آیت مقبول
کہ درج آں تہ ہے جس کی شان زول (راج)

شان ۴۔ عزت، شرف، توقیر، حرمت
منزلت، رفعت۔ عربی لفظ، تونٹ، فصیح، راج
حکمت ۵۔ اگر آپ ہمارے ریاں چلے آتے تو
کیا آپ کی شان میں بٹالگ جاتا۔

شان ۶۔ قدرت، طاقت، تونٹ، فصیح
راج

بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہو تیری کسب ریا کی (فائدہ آزاد)
شان ۷۔ آن، انداز، طرز، وضع، طور
طریق، اردو، تونٹ، فصیح، راج

آج روز اس بت کوئی شان سے ہم دیکھتے ہیں
(فرنگ آصفیہ)
شان ۸۔ ہیئت، صورت، شکل، ڈھنگ
اردو، تونٹ، فصیح، راج

میں نے بلاتیں میں شب فرقت کی یاد باد
پائی ہے شان کچھ تری زلف دلائی کی امیر

اک نئی شان ہے دیکھو جس کو
کھینچتا ہو یہ اسے وہ اس کو (مزار سوا)
شان ۹۔ شہد کی کھپوں کا چھتہ افادہ، تعلیم
طریق کی زبان

شاہ سائے میں جس کے تھا بیٹھا
شان زبور اس شجر پر تھا (قرآن مجید)
شان ۱۰۔ رعب و دبدبہ نمایاں ہونا،
اردو، صرف، دہلی کی زبان۔

کس کی مھل میں یہ ہوئی عزت
کیا برستی ہے شان دشمن پر (راج)
شان ۱۱۔ بڑھانا، دستوری، عزت افزائی
کرنا، وقعت بڑھانا، اردو، صرف، فصیح، راج
مکمل تھا۔ خدا بندے کی جو شان بڑھا تا جلے بندے
کا فرض ہو کہ اس کے آگے سر جھکاتا جائے۔

شان ۱۲۔ بڑھانا، عزت بڑھانا، وقت بڑھانا
اردو، صرف، فصیح، راج
ڈھلی سانچے میں ڈھل کر ان کی جوانی
بڑھی اور بھی تھی جو شان اول اول (راج)

شان ۱۳۔ بے نیازی، بے رحمی کی ادا، فارسی
ترکیب، تونٹ، فصیح، راج
انہیں ملی نہ کبھی التفات کی فرصت
وفا کا خون ہوا شان بے نیازی سے عزت

قول فصیح۔ جب خدا کے لئے اس ترکیب کو
استعمال کریں گے تو معنی ہوں گے محتاج نہ ہونے
کی صفت

شان ۱۴۔ پانا، انداز پانا، اردو، صرف،
فصیح، راج
میں نے بلاتیں میں شب فرقت میں یاد باد
پائی جو شان کچھ تری زلف دلائی کی امیر

شان ۱۵۔ رتبہ، گھٹنا، عزت میں فرق
آنا۔ اردو، صرف، فصیح، راج

ریا حق دیا گیا گورائیں ہو شان جہانے دے
گورائی کے لئے وہ لے کے جام جم طہا ہے
(ریاض خیر آبادی)

شان ۱۶۔ چوٹا، سوسروں کی وضع طرح
اختیار کرنے والا۔ تونٹ کے لئے شان چوٹی
اردو، صفت، تذکر (زر اللغات)

قول فصیح۔ مولف فرنگ آصفیہ نے اس کے
معنی لکھے ہیں۔ دامن چوٹا، شکبہ، منسرد
لیکن اصل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

شان ۱۷۔ خدا کی عجیب قدرت، فارسی
ترکیب، تونٹ، فصیح، راج

حسن ایسا کبھی دیکھا نہ سنا
سر بسر شان خداستل علی (مزار سوا)

شان ۱۸۔ خط، تحریر کا انداز۔ فارسی، تونٹ
فصیح، راج

مہم کا مت قدرت کو تکلف سے نہیں
خط تقدیر میں شان خطا گزرا (مزار سوا)

شان ۱۹۔ با عظمت، بڑی مرتبہ
عالی شان، اردو، صفت، تفصیل الاستعمال
شاندار بڑا، خوشنما، بھرپور، جگمگلا
نہیتی۔ جیسے شاندار لباس، اردو، صفت
فصیح، راج

شاندار ۲۰۔ بہت بڑا مکان، عظیم
جیسے شاندار مکان۔ اردو، صفت، فصیح، راج
شاندار ۲۱۔ دھیم دھام کا جیسے شاندار
جلوس، شاندار برات، اردو، صفت، فصیح
راج

وہ شاندار موت وہ بنیاد انقلاب
بیت کا وہ سوال وہ زندان کنج اب نجم آفندی
شاندار ہے۔ وجہ ذی وجاہت۔ اردو صفت
نصیح، راج
نعل کھنا۔ وہ بہت شاندار آدمی جو جس نعل میں
نعل جاتا ہو وہ نعل بن جاتا ہو۔
شان دکھانا۔ شان دکھلانا۔ عظمت
نعل ظاہر کرنا۔ اردو صفت، نصیح، راج
دکھائی شان ظاہر پیدا کرنے
یوسف عزیز خواب کی تعبیر سے ہوا
شان دکھانا۔ انداز دکھانا۔ اردو صفت
نصیح، راج
اللہ کی قدرت نظر آجاتی ہے ٹھیکو
جب شان خود آرائی کی دکھائی دے تو (شرقت)
شان دکھانا۔ توت دکھانا (فرحت و مسرت)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
شان رہنا۔ دھاک رہنا۔ بات رہنا، وقار رہنا
اردو صفت، نصیح، راج
شان آگے جاگے سرکش کی کب رہے
میدان ہو تو رات ترکیا، لہب، رہے (دور لغت)
سنا آرو تم۔ سو حواں، فارسی صفت تعلیم یافتہ
طبیعی کی زبان
شان سے آنا۔ جاہ و چشم سے آنا، اردو صفت
نصیح، راج
بنا سنبھال کر مرے پوش اور چلے
آنا ہے کوئی ست قیامت کی شان سے
شان شوکت۔ جب داب، جاہ و مال
نعمت، شکوہ، احتشام، عربی الفاظ، توت نصیح، راج
یہ ساری کی شان شوکت، کہ ساتھ لے چن کو پیدل
(نظم لایا)

قول فیصل۔ داد عطفہ کے ساتھ شان و شوکت
بھی نصیح و راج ہے۔
شان شوکت سے رہنا۔ کروفر سے رہنا۔
اردو صفت، نصیح، راج
نعل کھنا۔ دوران ملازمت میں ہم جہاں بھی رہے شان و
شوکت سے رہے ترک ملازمت کے بعد بھی چین سے رہے رہی ہو۔
شان عبودیت۔ بندگی کی شان جو مالک نے
جاہ کیا، اس پر اعتراض نہیں اس پر ناراضی ہی نہیں
عربی الفاظ، فارسی ترکیب، توت تعلیم یافتہ طبیعت کی زبان
نہجہ خود عبودیت کو ناز ہے
سربر شان عبودیت حبش لایم
شان کا مارا جانا۔ عزت یا عظمت میں فرق آنا
جیسے، اس کام میں کیا شان اری جاتی ہو۔ اردو
صفت، دہلی کی زبان (فرنگ آصفیہ)
شان کی لینا۔ غرور کرنا، شیخی بگھارنا، اردو
صفت، عوام کی زبان
نعل کھنا۔ مقامی حقیقت سے جو واقف نہ ہو اس
سے شانہ کی لیا کر۔
شان گمان (تصح سان گمان ہو) پرچی نکھی
عورتوں کی زبانوں پر شان نہیں ہوتی ہے دہلی کی زبان۔
نعل کھنا۔ کہیں شان نہ گمان، اچھے خاصے چلتے
پہرے ہو ایک طبیعت نے اس کی پہلی ہی گلی میں
حواں شہ متا ہو گئے، (توت لغت)
قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں سان گمان کی بونتی ہیں
شان گھٹانا۔ عزت کم کرنا، اردو صفت، نصیح، راج
نعل کھنا۔ کس کے گھٹا دی کس کے چرے کی شان
کسیں کم ہو گئیں صفت ادھورا ہو گیا جاہ
شان گھٹانا۔ عزت یا عظمت میں فرق آنا
حزمت میں کمی ہونا۔ اردو صفت، نصیح، راج

کروے نہ ہوتا اگر انگیس سے دی
فرماؤ شان کیا البشیر کی گھٹ گئی (دوبارہ)
شان گھٹانا۔ (طنز) دن لگا، عزت بڑھنا
نفل ہونا، اتزانے کا موجب ہونا، عورتوں کی زبان
دہلی کا صفت۔
مہنو نہ تم قمر سے حال پر میں ہوں وہ بسیل
کہ جس کی ذلت دغوا رہی سے تم کو شان لگی
شان گھٹانا۔ غرور پیدا ہونا، اردو صفت
دہلی کی زبان۔
کچھ امتیاز دلا جس کو کھانا عظمیٰ میں
نعم ہوا کہ جوانی میں اس کو شان لگی نصیح
شان ماری جانا۔ عزت یا عظمت میں
فرق آنا۔ اردو محاورہ، عوام کی زبان۔
طبیعی الاستمال
نعل کھنا۔ آپ تھوڑی دیر کے لئے بیاں چلے
آنے میں کیوں تامل کرتے ہیں، کیا فوج سے ملنے میں
آپ کی شان ماری جائے گی۔ (دور لغت)
شان میں بڑا لگنا۔ عزت میں فرق آنا،
حزمت کم ہونا، شان گھٹانا، اردو محاورہ عوام
کی زبان
شان میں جفتے آنا۔ (کنایت) کسی کسی
پیر سے ننگ دغا رہنا، عزت یا حرمت میں
فرق آنا، ننگ دغا کا موجب ہونا، اردو
محاورہ متروک
مرچکا ہوں کیوں کہتے ہو جٹ میرے لئے
آئیے اب تو اگر جفتے نہ آئیں شان میں رہتے
قول فیصل۔ انجین معنی میں پڑنا کے ساتھ
شان میں جفتے پڑنا بھی متعل تھا۔
یان نک آتے ہوئے ہو جائے گا اک آن میں کیا

جیسے پڑ جائیں گے کچھ آپ کی ایشان میں کیا غیر
شان نزول۔ کسی آیت قرآنی کے اترنے کا
 محل و موقع۔ عربی تو نہ، فصیح، راجح
 ہر ایک مصرع و موزون کو آیت مقبول
 کہ درج آل محمد ہے جس کی شان نزول (ادرج)
قول فصیح۔ آیات قرآنی کے علاوہ قعے
 افسانے وغیرہ کے لئے بھی بول دیتے ہیں۔ جیسے
 - ناظرین شان نزول اس قصے کی یہ ہے۔
 (امراؤ جان ادا)
شان نکلتا۔ آن بان ظاہر ہونا، ادا نکلتا
 انداز ظاہر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راجح
 نکلتی ہو اس میں ہی شان اک دفاکی
 پوہنی تم دعا پر دعا دیتے جاؤ (جلیس)
قول فصیح۔ سامنے آنے کے معنی میں بھی استعمال
 کیا ہے۔
 شان و شوکت میں شان کو کہتے ہیں تاہن کنگی
 لگا رکھا ہے سینے سے قناع ذوق عصیان کو اسنو گرد و
شان و شوکت۔ علم و اوق، رعب و اب
 کو ذوق و ہجوم و ہمام، جاہ و جلال، فارسی عربی
 الفاظ، فارسی ترکیب، ثنوت، فصیح، راجح
 شان و شوکت کب ہو رہے والی آبر
 ہے بہار بارغ و دولت حیات و دن (آبر)
شان و شوکت سے لہنا۔ کروں سے رہنا،
 اٹھا ہاتھ سے رہنا، جاہ و جلال اور جاہ و حشم
 کے ساتھ رہنا۔ اردو صرف، فصیح، راجح
 محل صحت۔ قصے میں ان سے زیادہ دولت مند کوئی نہیں بڑی
 شان و شوکت سے رہتے ہیں۔
شانہ۔ کنگی، فارسی، نہ کر، فصیح، راجح
 خدا جانے یہ آرائش کرے گی قتل کس کس کو

طلب ہوتا ہے شانہ آئینے کو یاد کرتے ہیں (دعا)
شانہ۔ کاغذ، کاغذ، کاغذ، فارسی، مذکر
 فصیح، راجح
 حملہ یوسف ہے فیض عکس رخ سے آئینہ
 زلف سے شانہ تھا ارشاد کھٹاک ہو (بیر)
شانہ۔ کرتے، انگریز کے دھڑکے کا وہ حصہ
 جو شانے پر رہتا ہے۔ اردو، مذکر، فصیح، راجح
 انگریز ایاں بولیں سر اس تنگ پوش نے
 چلی نکل نکل گئی شانہ مسک گیا (نند)
شانہ اتر جانا۔ شانے کی ڈی یا اپنی جگہ سے
 ہٹ جانا، اردو صرف، فصیح، راجح
 حد سے زیادہ لطف نزاکت گزر گیا
 کنگی (بھائی بلاتے ہیں شانہ اتر گیا (حاشق)
شانہ اکھاڑنا۔ شانے کی ڈی کا جوڑے
 آگ کرنا، اردو، صرف، فصیح، راجح
قول فصیح۔ اس کا لازم شانہ اکھاڑنا بھی راجح
 فصیح ہو۔ جیسے تم بہت بری طرح کشتی رشتے ہو اس
 طرح اندری چڑھائی کہ غریب کا شانہ اکھاڑ گیا؟
شانہ میں۔ (ایران میں بکری کے شانے پر
 تویر لگ کر خال نکالتے ہیں) خال نکالنے والا فارسی
 صفت، مترادف
 ابھارے کس کی زلف پریشاں میں دل مرا معنی
 اے شانہ میں کچھ کے ذرا شانہ دیکھنا
قول فصیح۔ اس طرح خال دیکھنے کو شانہ بینی
 کہتے تھے جیسے "ایک ہزارہ بھی اس سواری میں
 ساتھ تھا معلوم ہو اگر شانہ بینی کے فن میں ماہر
 ہو؟ (دربار اکبری)
شانہ پھر کرنا۔ کاغذ سے کاغذ نکالنا، دوست
 کی ملاقات کا شگون کھانا، اردو صرف، فصیح، استعمال

یہ کس رقبہ نے زلفوں میں اس کی کنگی کی
 کہ آج رات سے شانہ مرا پھر کتا ہے شانہ کنگی
شانہ جھول پڑنا۔ شانہ اتر جانا، شانہ
 جھوٹا ہو جانا، اردو صرف، غیر فصیح، راجح
 بال بیک ہو جو یارب کوئی اس کا کل کا
 شانہ مشاطہ کا زلفوں کی طرح جھول پڑ کنگی
شانہ رہ جانا۔ شانہ ٹھک کے نکل جانا
 اردو صرف، فصیح، راجح
 شب کو چسپ گھر میں وہ جانا رہ گیا
 زلفوں میں ایسا شانہ کیا شانہ رہ گیا (ظہیر)
شانہ سر۔ ہر دو چشمہ پر نہ ہے، فارسی، مذکر
 تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 کیا مجھوں مجھے آشفگی زلف نے کس کی
 کہہ رہے سر پر شاہ سر نے آشیانہ لہا (ذوق)
شانہ کرنا۔ کنگی کرنا، اردو صرف، فصیح، راجح
 کیا زلفوں میں اس کی کس نے شانہ
 کہ جو جس دم کا دل سیر ادا (ذوق)
شانہ لگانا۔ لگانا، شانہ مار کے اشارہ
 کرنا، اردو صرف، فصیح، استعمال
 ابر نے شانہ لگایا ہسر کو
 ہسر سے اتار تاج خد (قد بکراوی)
شانہ لگانا۔ کاغذ لگانا، اردو صرف، فصیح، راجح
 محل صحت۔ انرا بیابانے ہو گھر گھر کے دیکھا یا تو تے شرار
 سر جھکا یا خراں خراں کر تخت یا قوی پر طوبہ خراں خراں
 بگاہ محبت دیکھا یا بیک خضر نے شانہ لگا کر کہا ہے سمجھاہ ذرا
 ہوش میں آئیے (مستم ہوش ربا)
شانہ لگانا۔ (بکراوی) گھر میں رکھ کر رکھنے کے بعد اس کا شانہ
 ہو کر تعلیم پڑھتے ہیں۔ اردو صرف، فصیح، راجح
 ذرا ہٹ جائی سب بخیر اس وقت نہائی

مری تربت میں وہ شانہ ہانے کو اتارتے ہیں۔ (شید)
شانے بھاری ہونا۔ آسیب زدہ ہونے کی
علامت۔ عورتوں کی زبان (فرنگی صفیہ)
قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ رائج ہے۔
شانے دکھنا۔ شانوں میں درد ہونا، اردو
صرف، فصیح، رائج

کچھ گراں ہو جاتا ہے بار نشاط
آج دکتے ہیں جن کے شانے (فراق گورکھپوری)
شاہیر۔ شاندار، وجہ۔ اردو، عوام کی
زبان

محمل صر۔ خان بہادر صدر الاسلام صاحب
ہیں، پی بہت ہی شایر آدمی تھے خصوصاً جبہ
دردی میں ہوتے تھے۔

شانے سے شانہ چھلنا۔ جو م خلایق کے
باعث کاغذ سے کاغذ ہار گزانا (کنایت) بڑا ہجوم
ہونا، جمع ہونا، کھوسے سے کھوا چھلنا، اردو صرف
فصیح، رائج

بیان شانے سے شانہ چھل، ہر کو بادہ خوار کا نظم
کہیں مردم رہ جاؤں نہ میں اس بھیڑ میں دب کر جاؤں
محمل صر۔ راہ میں وہ بھیڑ وہ ریل پیل کہ بیاد
باشہ شانے سے شانہ چھلنا تھا۔ (دخانہ آزاد)

شاہ۔ بادشاہ، سلطان، فارسی، مذکر
فصیح، رائج

تخت کا قہر ہوا صدر نشین شایستہ
دارے بل کی صورت میں الفطیل علم (امیر)
قول فیصل۔ اس کی اردو جمع شاہوں اور فارسی
جمع شاہان ہے جیسے شاہان جہاں، شاہان
اردو۔

یوں تو شاہان جہاں پہ پڑا وقت مگر

ختم ہے آخرت۔ بے کس پہ جہانے عزت
(آخر آخری ایوارڈ ادھ)

محمل صر۔ یہ آج اردو کی جو قدر و قیمت ہے یہ
محض شالان ادھ کے طفیل میں ہے۔ اگر یہ اپنے
فیاض ہاتھوں کو ادھر سے کھینچ لیتے تو نہ میر تقی میر
یاں آتے نہ سوز کا مزار بیاں ہوتا نہ آتش ناسخ
دانت، ہنر، سرود، تھر، شوق، امیر، نعت، دیر
تھر، صبا، رند و غیرہ و غیرہ عہد شاہی کے اتنے
بالکمال شاعر اس سرزمین پر گزرتے تو ہم ہر ہندو

شاہ۔ شفیق و کاتب فارسی، مذکر، فصیح، رائج
غرض شاہ تھے وہاں جو اک مرد پیر
بہت نکال اندر روشن ضمیر شوق

شاہ۔ بادشاہ، دولہا (دور اللغات)
قول فیصل۔ اہل کھنڈو نوا کہتے ہیں۔
شاہ۔ بادشاہ، مذکر (دور اللغات)
قول فیصل۔ اہل کھنڈو نہیں بولتے۔

شاہ۔ ہر بزرگ اور عظیم چیز، بڑا، عظیم
جیسے شاہراہ، شاہ رگ ویرہ۔ (دور اللغات)
قول فیصل۔ ترکیب ہی کے ساتھ بولتے ہیں ہر ہندو
شاہ۔ بادشاہ، سردار سے متاثر ہو، جیسے شاہ
شہر۔ (دور اللغات)

قول فیصل۔ ترکیب کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے بولتے
شاہ۔ تاش اور گنجے کا میر (دور اللغات)
قول فیصل۔ تاش میں بادشاہ اور گنجے میں شاہ
کہتے ہیں۔

شاہاں چہ عجب گزرا زندگدارا۔ غریبوں پر
کرم کرنا امیروں سے بعید نہیں۔ فارسی مثل تعلیم یافتہ
طبع کی زبان

محمل صر۔ ایک شخص نے میاں آزاد کے تریب
آکے کہا حضور غریب الوطن ہوں..... میں دن سے
اگر ایک دانہ بھی کھایا ہوتا تو سو روکا گوشت بال پکتے
سب بھیڑیوں مر رہے ہیں، اگر ہو سکے تو ایک آدھ
سیر آٹے کی فٹ کر کر دیتے تو اب ہوگا.....
شالان چہ عجب گزرا زندگدارا۔ (دخانہ آزاد)
شاہاں کم التفات بجال گدا گند۔ بادشاہ
غیروں کے حال پر توجہ نہیں کرتے یعنی امیروں کو
غریبوں کی حالت کی خبر نہیں ہوتی۔ فارسی مثل تعلیم
یافتہ طبقے کی زبان۔

محمل صر۔ آپ اس قدر قریب ہیں مگر خدا آپ کے توفیق
ہی نہیں دیتا کہ کبھی غریب خانے تک تشریف لایے
آج جو شاہاں کم التفات بجال گدا گند۔ (دخانہ آزاد)
شاہانہ۔ بادشاہی، بادشاہوں کے موافق
بادشاہوں کے اندر نفیس، عمدہ جیسے شاہانہ
پوشاک، فارسی صفت، فصیح، رائج

ع مری صورت نظیر تزا در بار شاہانہ (صفی)
شاہانہ۔ شادی کا جوڑا، وہ جوڑا جو دلہا
کو پہنایا جائے۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج
قول فیصل۔ عوام اور عورتیں شہانہ کہتی ہیں
شاہانہ۔ شام کا گیت، شام کا وقت
فارسی صفت

محمل صر۔ دردازے کے پاس سے دور بگین
مزاج بہن طبع نوجوان کان دھر کے چپے چپے
سن رہے تھے اور ادھر شاہانے کی دھن میں
نہیں اور شاہزادی گارہے تھے۔ (دخانہ آزاد)
شاہانہ۔ چوڑیوں کا جوڑا، اردو عورتوں
کی زبان۔

بنا پیا کیسا شاہانہ دہن کو چاہیے

سچا جوڑا جوڑیوں کا لادہ اسے منہا سرخ جاتے ہیں
شاہانہ جوڑا - دولہا کا سرخ جوڑا اور سرخ پوتاک
اردو - تذکرہ فصیح، راج

قول فیصل - عورتیں اور عوام شہانہ جوڑا بھی
کہتی ہیں۔

شاہانہ مزاج - نازک مزاج، وہ مزاج
جس میں شاہی کی خوب ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح
راج۔

اس کے در پر جا کے ہوتا ہے کہ اکو بھی یہ ناز
لوگ کہتے ہیں مزاج اس شخص کا شاہانہ ہو

شاہانہ وقت - شام کا وقت، اردو عورتوں
کی زبان، دہلی کا صرف

بھل صر - ساجق کا نشان شاہانہ وقت پر چڑھتا
ہے اور برات کا راج کو (نور اللغات)

شاہ باز - شاہین، بڑا باز جس سے بادشاہ
شکار کرتے تھے۔ فارسی تذکرہ فیصل الاستمال

فورا حجب میں یوں شہ مرداں پہنچ گئے
دیکھا ہوشا بہاڑ کو جیسے شکار میں نظم

قول فیصل - اب زیادہ تر شہاڑ بولتے ہیں جو
اس کا مخفف ہو۔

شاہ بالادہ شہ بالادہ - برات میں کسی کس
قریبی رشتہ دار کو عمدہ لباس پہنا کر دولہا کے پیچھے

بٹھاتے اور اس کو شہر بالا کہتے ہیں۔ فارسی تذکرہ
قول فیصل - مولف نور اللغات نے اس لفظ کی

تشریح یوں کی ہے۔ شاہ = داماد - بالادہ = قدر
لکھنؤ میں عام طور سے شہ بالادہ اضافت کہتے ہیں

مہاجر فرنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ اس کے معنی
ہندوؤں کے ہیں اور مظلماۃ وہ شخص جو قدر بالادہ

سن و سال میں دولہا کا ہمراہ اور قریبی رشتہ دار

ہو جسے شہ لادہ آراستہ کر کے دولہا کے پیچھے بٹھاتے
اور مظلماۃ عروس سے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں
ظنہ شدہ کو شاہ بالا نہیں کہتے۔ ترکی میں ساقیوں
کہتے ہیں۔

شاہ برہمنہ - عورتوں کا ایک فرضی جن ہندوؤں
کی زبان، تذکرہ دہلی کا صرف

کہیں طبق کوئی پریوں ہی کے اٹھاتی ہے
کہے ہیں شاہ برہمنہ سے کوئی دل کا غم

شاہ بطحا - چاہے وہ کائنات علم سے مراد
ہے۔ فارسی ترکیب، فصیح، راج

جو پاپا شناس اہل جہاں کو شاہ بطحانے
تو میں آئینہ زانو سے پیدا کی تناسلی (الفاظ)

شاہ بلوط - ایک قسم کا بلوط جو بہت شیریں ہوتا
ہے۔ ستیا پاری، فارسی تذکرہ، راج

ہو گا جب اس واسطے تیرا گھر
شاہ بلوط آئے گا یہ لفظ

قول فیصل - صاحب فرنگ آصفیہ نے لکھا ہے
کہ یہ نہایت شیریں اور نافع ہے۔ زہر و خفاں (لغات)

اور شاہ کو مفید ہے۔ مزا بہا درجہ اول میں بارود
اور درجہ دوم میں یاہیں ہو۔

شاہ بیت - قصیدہ یا غزل کا بہترین شعر
فارسی ترتیب (نور اللغات)

قول فیصل - لکھنؤ میں غزل کے بہترین شعر کو
بیت اغزل یا غزل اور قصیدے کے بہترین

شعر کو بیت اقصیہ یا غزل قصیدہ کہتے ہیں۔
شاہ پر - پرند کے بازو کا سب سے بڑا پر، خدائی

تذکرہ (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ شہ پر ہی بولتے ہیں۔
شاہ پسند - ایک قسم کی دال، فارسی، طیل الاستمال

ع یہ شاہ پسند دال ہے بحث و جدال و ناب
قول فیصل - ایک دست آرد دال کا بھی نام ہے۔

شاہترہ - (ترہ لغت اول و دوم - ساگ)
ایک قسم کا ساگ، یہ نہایت سبز اور تلخ ہوتا ہے

دوال کے کام آتا ہے اور مضعی خون خیال کیا جاتا
ہے۔ غارخت کے واسطے بہت مفید، مزاج

دوسرے درجے میں حار۔ فارسی تذکرہ، راج۔
قول فیصل - اسی کو شہترہ بھی کہتے ہیں، الہا

نسخوں میں برگ شہترہ کی ترکیب سے کہتے ہیں۔
شاہ جن - جنوں کا بادشاہ، فارسی، فصیح

راج۔

شاہ جی - درویشوں کا لقب، شاہ صاحب
اردو، تذکرہ، راج۔

سال پٹے کے نم پھیری کو کہتے ہیں ریاض
سے کہے کچھ وقت ہیں ان شاہ جی کے واسطے نور باران

قول فیصل - زیادہ تر بیک مانگنے والے فقرا
کو کہتے ہیں۔

ایک بوسہ ہم نے مانگا راہ مولادہ جی
پورے منہ سے یہ نہ نکالے جاؤ شاہ جی

شاہ چھرا - ایک شہر فقیر کا نام۔
زیر کے نازاٹھائیں ہم اتنے کرتے ہیں

پائے تباں میں شاہ چھرا میں چھتر نہیں
قول فیصل - لکھنؤ کی ایک ٹہلی بھی اسی نام سے

شاہ چھرا کی ٹہلی مشہور ہے۔
شاہ حجاز (حجازی)، رسول خدا مسلم سے مراد

ہے۔ فارسی، تذکرہ، فصیح، راج۔
ع کیا اسے رنگت حاجی الفت شاہ جو دلی (رنگت)

شاہ خانم - (خمران) بڑے گھر کی عورت،
شکر عورت، عورتوں کی زبان، تونٹ

شاہ خاور

فقید کا۔ شاہ خاتم نامہ لکھنؤ لکھتی ہیں شہر کے چرخ
گل کر دیا یعنی ایسی نازک مزاج اور شکریہ میں
کہ اپنی راحت کے لئے دوسروں کو بے وجہ تکلیف
دینے پر مہربان نہیں کرتی۔ (ذکر القاتل)
قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں کہتی ہیں شہر کے
دیے گل کر دیری بنو کی آنکھیں لکھتی ہیں۔
یعنی شاہ خاتم کی جگہ میری بنو زبان پر ہے۔
شاہ خاور (کتابت) و قاسم، فارسی
مذکر، نسخہ و راج

شاہ نیراسان :- امام رضا علیہ السلام
سے مراد چوتھی ہے۔ نواسی، مذکر
جسے اُسے مجلس آریان میں بھی دایاں
اسے اک بندی کا خاص ہو شاہ نیراسان
شاہد ہے :- شہادت دینے والا گواہ چوتھی
نفس، راج

باپ کو آوارگی اولاد کی گرفت تھقل
 زخم گل شاہ پر دھیر نکمت برباد کا
 شاہد مٹ۔ صاحب جن، خوبصورت، محبوب
 محنت، فارسی، تارک، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 اپنا شاہد حسب نیوں سے بڑا لاہور فقیر
 کس پہ دل آیا ہے، دل آنے پر ہم کو از پر فقیر
 شاہ دانہ، جنگ کا تخم، فارسی، تذکرہ
 (ذیل لغت)

شاہربازمزد۔ مردوں سے محبت کرنے
والا، حسین، خلیفہ دہر، رطاکوں کی محبت میں
رہنے والا، فارسی، مذکر (فرنگ صفیہ)
قول امیصل۔ اہل لکھنؤ ان حضوں میں نہیں
ہوتے۔

نشاہ باز و حسین عورتوں سے زیادہ

محبت رکھنے والا دامن پرست، حسنیوں سے
 محبت رکھنے والا، نارسا، مذکور تعلیم یافتہ طبقہ
 کی زبان، تھیل الاستقلال۔

امداد الشرفاء تمام جدا
اسے دینا دے رہے تھارے باز

مشاهد با نادر: بسیار از وی مشتوق و طوائف
فارسه می نذر، قبیل او استولی.

جس آنکھ کو جو رخصت دیوار کی تلاش
پھر کیوں کر سے وہ شاہد باز کی تلاش
قرآن فیہی - اسی کو شاہد باز ہی کہتے ہیں ۔

شاید حال : گو اہ حال ، واقعہ کا سقم و دیر
گو اہ ، خاموشی ، نہ کہ تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان

ذہن انسانی کی جو جو کیفیت
شمار حال ہے اس کی صورت (مزارعہ)

شاہ درہ یامہشدر دہ - وہ آبادی خوشاہی
 ہیردکوں یا محل خواہ قلعے کے نیچے واقع ہو۔
 عورتوں کی زبان تانکر (نور اللغات)
 قول فصیل - اہل کھنوں میں بولتے۔

شاہ دریا۔ ایک فریضی جن کا نام جہانلو
 یوں کا لالہ لکھانی اور کند شاہ سے چھوٹا
 آگیا جو۔ عورتوں کی زبان، مذکر، قلیل الاستعمال
 بجا طیفان ہے صحرانہ قریب
 ہوئے دنیا، ملک شاہ دریا

شاه عادل: به سزا گزاد و نارسای و مذکور

شاید عجب :- (کنایتہ) خدا کے تعالیٰ، خاموشی

مکر قلبی الاستغفار
میں ہوں مشغوع اس سانحہ کا یہ عجیب

شاید در میان کوراست

کہ کہتے ہیں جسے بشارتِ غیب (آریزائے اودن)
حقاً کہ وہ جسمِ سرسبز آیا (وہ حسن)
ہے بشارتِ غیب کا سراپا
شاد ہو گئی برعزیز اس کی - خدایا تو اہم یافتہ
طبع کی زبان

یہاں پر شاہر گل سے قبل
یہاں کے سبیل کے مہارمن (طلمس پوش مہار)

فارسی، ہندوستانی، و دیگر اقسام مختلفہ کی زبان

جہاں تاجاں ازا بدتا ازل
گشت مقرر شد بدست مقرر

شاہد مقصود :- مقصود کا مشاہد یعنی محبوب
سے استعارہ کرتے ہیں۔ نارسا، تعلیم یافتہ

طبقہ کی زبان
چیرہ خاور مقبرہ دکھاتا ہے

شاہد: نسکوحامی دے واپار حوروت حری

قول الحنفیہ - اور وہیں خاتمہ ہوئے نامہ

شادی :- بیشتر گواہی کے ساتھ قتل کی

نہار، شہادت، گواہی، سہی، مویش
فیضہ - گواہی شہادت کے جھگڑے میں کون

وَلِإِسْرَٰءِيلَ إِسْحَاقَ وَيُحْصَىٰ لَهُ نَسْلٌ مِّنْ قَبْلِ ذَٰلِكَ
وَلِیٰسَٰءَیٰلَہٗمُ اِنِّیْ اَمْرٌ بِکُمْ لَیْسَ بِمَعْلُوْمٍ لَّکُمْ

شہرے درمیان کی رانست

ایک مشتق اور کافروں میں ایک قرآن و جب
ی قابل قدر جز نامزدوں کے (تھوگٹائی)

تو مندرجہ بالا شعر پڑھتے ہیں۔ فارسی تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔
(فرنگی مثال)

شاہ راہ :- بڑا راستہ۔ شارع عام، فارسی
سوت، فصیح، رائج

عدم کو جاتے ہیں ہستی سے قافلہ کیا گیا
یہ شاہ راہ شب و روز رستی ہو جاری (امیر)

شاہ رگ :- رگ جہاں۔ فارسی، سوت
قلیل الاستعمال

قتل پر میرے جو قاتل تیغ اٹھا کر رہ گیا
شاہ رگ کے پاس چم قابیہ آکر رہ گیا (امیر)

قول فیصل :- عام بول چال میں شہ رگ زبانوں
پر ہو اور ہی فصیح بھی ہو۔

شاہ زادگی :- شہزادے کی خود سالی کا
زمانہ، فارسی، سوت، فصیح، رائج

شاہ زادگی :- امیری، میرزائی، فارسی
سوت (فرنگی آصفیہ)

قول فیصل :- اہل کھنڈ نہیں بولتے
شاہ زادہ یا شہ زادہ :- ملک زادہ، بادشاہ

زادہ، بادشاہ کا لڑکا، فارسی، تذکر، فصیح، رائج
شاہ زادے پر خدائے سب جو انان وطن (فرات)

ایسا کچھ جھک جھکے سب اکبری شان نے
قول فیصل :- عورتیں پیار سے اپنے بیٹے کو بھی

کہتی ہیں۔
شاہ زادگی یا شہ زادگی :- بادشاہ کی بیٹی،

بادشاہ زادگی، ملک زادگی :- بادشاہ کی بیوی،
بگم، ملک، سلطان، رانی یا شاہی خاندان کی عورت

اردو، سوت (فرنگی آصفیہ)
قول فیصل :- بادشاہ کی بیٹی کو زیادہ اور ہر مہنی میں

نسبتہ کم بولتے ہیں۔ یہ لفظ اردو ہے۔
ہیں دلوں جہاں کی شاہ زادگی

شاہ زماں :- زمانے کا بادشاہ، مرثیہ گوہوں
کی مہملاح میں زیادہ تر امام حسین علیہ السلام سے مراد

ہوئی جو قیسہ طبرہ میں شہر رسول سے بھی مراد لیتے ہیں۔
جب دیکھ کر بارغ جہاں آگے بڑھے شاہ زماں

جبریل بھی تھے ہم عیاں تا آسمان ہفتیں
قول فیصل :- انہیں معنی میں شاہ زمیں بھی بولتے ہیں۔

شاہ زمیں مونسو کیا کر گئے
ظلم سے شکر خدا کر گئے (عالم)

شاہ زماں :- جناب شہزادہ زوجہ امام حسین
کا لقب آپ یزدجرد سلطان غم کی بی بی نصیر فارسی لڑائی

آادہ نبرد تھی دونوں طرف کی فوج
زمنے میں بے قرار تھا شاہ زماں کا روج

شاہ سوار، گھوڑے سوار کے فن میں ہر فارسی قلیل الاستعمال
خط پہ خط کیجیے گا اسے شاہ سوار

گھوڑے کا خد کے بھی دوڑائیے گا خواجہ نور
قول فیصل :- اس کا مخفف شہزادہ زیادہ زبانوں پر ہو۔

شاہ صاحب :- اچھے درجے کے درویشوں
لقب، اردو، ذہلی کی زبان

محل صفت :- جب کوئی قابل یادگار واقعہ شہرت
پاتا تو اس پر بھی شاہ صاحب کچھ نہ کچھ ضرور کہا کرتے

تھے۔
قول فیصل :- در در جھیک مانگے واسے فقیر

کو بھی کہتے ہیں اور کھنڈ میں بھی زیادہ رائج۔
ہے۔ تیرے شہ صاحب بھی کہا ہو،

ہو امیں تیر جو اس بت سے مائل ہوئے لگا
لگا کھنے طرافت سے کوشہ صاحب خدا دے (میر)

شاہ صفاء ایک فقیر کا نام ہے۔
میرا گھر فقر و خرابی نے کیا ایسا صاف

کہ نہ ہوگی یہ صفا شاہ صفا کے گھر میں (رشکات)
شاہ عباس کا علم ٹوٹے (بد دعا) حضرت

عباس کے علم کی مار پڑے۔ تباہ ہو، برباد ہو، اردو
حد توں کی زبان، متروک

جھوٹے کی جان بتم ٹوٹے
شاہ عباس کا علم ٹوٹے (شوق)

قول فیصل :- حضرت عباس حضرت علی کے بیٹے
اور حضرت امام حسین کے قتل المظن بھائی تھے۔

کر بلا میں امام حسین کی فوج کے علمبردار تھے، اب
عورتیں، حضرت عباس کا علم ٹوٹے، کہتی ہیں۔

شاہ کار :- چوٹی کا کلام، بایہ ناز، منتخب
فارسی، صفت، فصیح، رائج

شعر جس کے شاہکار نکلتے، ناز و نیاز
جس کے آیات سخن میں دلگداز و دل نواز

شاہ کی دوئی :- کسی کام میں خواہ مخواہ
دخیل ہو جانے والے کو طنزاً کہتے ہیں، اردو، عوام

کی زبان
محل صفت :- میں جو کچھ کر رہا ہوں وہ کرنے دیجیے

آپ کیوں دخل دے رہے ہیں کیا شاہ کی دوئی
کر دیجیے گا۔

شاہ گام :- گھوڑے کا ایک خاص قدم
تیز قدم، ایک قسم کی گھوڑے کی چال، فارسی، تذکر

گاہ سرپٹ، گہ اڑان اور گاہ میٹھا پوسیدہ
گاہ دھکی ایسیب اور گاہ جائے شاہ گام

دشخ ابراہیم ذوق دہلوی)
قول فیصل :- شاہ گام اب زبانوں پر بالکل نہیں آتا

البتہ اس کا مخفف شہ گام استعمال ہو
شاہ لاف :- کنایہ ہے حضرت علی علیہ السلام سے

فارسی، ترکیب، فصیح، رائج
سے سر اس کا لے کے جو تھے اور اشتیقا

پچھے چلے فرادیوں کے شاہ لاف (ادب)

قول فیصل - لافٹے سے حضرت علی کی تلوار
ذوالفقار پر رکھے ہوئے ان فقرہ کی طرف اشارہ
مقصود ہے لافٹے الاعلیٰ لاسیف لاذوالفقار
ترجمہ :- علیؑ کے سوا کوئی جو انہیں ذوالفقار کے
سوا کوئی تلوار نہیں۔

شاہ لولاک :- کنایہ ہے حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔ فارسی ترکیب فصیح، راجح
عزیز کا مذہب ہے اپنے شاہ لولاک
انہیں لے کے آکا شاہ پاک (سراج المصابین)

شاہ مرداں :- حضرت علی کا لقب۔ فارسی
ترکیب۔ مذکر فصیح، راجح

شاہ مرداں شیر بزاں قوت پروردگار
لاختی الاعلیٰ لاسیف لاذوالفقار
شاہ مرداں :- دلی کے قریب ایک مقام کا نام
جہاں قریب دفن ہوتے ہیں۔ اسے علیؑ بھی کہتے
ہیں۔ یہاں کی گاہیں بڑی میٹھی ہوتی ہیں۔ اس وجہ
سے ترکیبی فروش ان کو شاہ مرداں کی لالڑیاں،
کہہ کے فروخت کرتے ہیں۔ (فرنگ آصفیہ)

شاہ مرداں کی لالڑیاں :- گاہیں
دلی کی زبان (ذواللغات)

شاہ مشرق :- (کنایت) آفتاب، فارسی، مذکر
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ (ذواللغات)

قول فیصل - طلسم ہوش و باخشاہ آواز اور زبان کھنڈا و دست کی
شکری کتاب میں کچھ خطبات بھی نقل کیے گئے ہیں مگر اس کی مثال نہیں ملے گی
شاہ مغرب :- (کنایت) ہلال اول ماہ،
فارسی۔ (ذواللغات)

قول فیصل - باعموم راجح نہیں۔

شاہ نامہ :- وہ تاریخ جس میں بادشاہوں
کا ذکر لکھا جائے۔ تاریخ سلاطین، سیر سلاطین

فارسی، مذکر (ذواللغات)

قول فیصل - عام طور سے فردوسی کی تصنیف
کردہ شاہان فارس کی منظوم تاریخ کو کہتے ہیں جو
چار جلدوں میں ہے اور جس میں ساٹھ ہزار شعر ہیں
یہ منظوم تاریخ محمود غزنوی کے حکم سے سنہ ۶۰۰
میں لکھی گئی اور من و مہر کا ذکر شاہ نامے میں ہے
اور کنویں میں قید کیا گیا تھا (فقہ نظم طباطبائی)
شاہ نامے :- بڑا بگل، نرم، سونا
یا شہنائی، نفیری، فارسی، مذکر (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
شاہنشاہ :- (فتح اول و دوم) دہلی شاہ
شاہان کا مخفف، بڑا بادشاہ جس کے ماتحت اور
کئی بادشاہوں، بادشاہوں کا بادشاہ۔ فارسی
مذکر، فصیح، راجح

بلندی آسمان کی قدر شاہنشاہ لکھتا ہے
جو کرہ ہو وہ برج ہر ہر یا ماہ کال ہے
شہید شاگردنا سخ

قول فیصل - اس کو شاہنشاہ بھی کہتے ہیں۔
نیکو شاداں ہر ہر گل اردو کہ شاہنشاہ کی بھلی ہو
برنگ غنچہ ہائے گل شکفتہ غنچہ دل ہو
شاہنشاہ و شہنشاہ بھی استعمال ہو۔

جام جہاں نامہ شہنشاہ کا ضمیر
سوگند اور گواہ کی حاجت نہیں تھی (غالب)
نہ بن پڑتی تھی کوئی بات ہرگز
شہنشاہ ہو گیا آئینہ کو عاجز

(سراج المصابین)

شاہنشاہی :- سلطنت، حکومت، بادشاہی
فارسی، مؤنث، فصیح، راجح
محل صاف :- یہ بات کئی دفعہ حضرت پیر دہلوی

مرشد حقیقت تدبیر ظل الہی شاہنشاہی کی خدمت
اشرف اقدس ہمایوں میں عرض کی۔ (دربار اکبری)
قول فیصل - اسی کو شاہنشاہی، شہنشاہی
اور شہنشاہی بھی کہتے ہیں جیسے - پھر بھی کہاں اکبری
اقبال اور شہنشاہی سامان، کہاں ایک جہنگر
کا صوبہ :- (دربار اکبری)

کوئین کی بھین کے لئے شہنشاہی
بے دست حق پرست میں زودید لکھی (ادب)

شاہ نشین یا شہ نشین :- بادشاہ کے بیٹے
کی جگہ۔ فارسی، مؤنث (ذواللغات)

قول فیصل - اب ان معنوں میں کمی کے ساتھ
شہ نشین زبانوں پر زیادہ ہو۔

شاہ نشین یا شہ نشین :- وہ برآمدہ جو آگے
نکلا ہوا ہو جس پر اکثر بادشاہ مجھ کر دوگوں کو دشمن
دیا کرتے تھے۔

بیٹے ہو جس پر وہ شہ ہو یہ دعا کہ یارب
تا خانہ جہاں ہو وہ شہ نشین نہ پڑے جرات
(فرنگ آصفیہ)

قول فیصل - اب متروک ہو۔

شاہ نشین یا شہ نشین :- (کنایت) بساط
گراں بایہ - (ذواللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

شاہ نشین یا شہ نشین :- (کنایت) دالان کے اندر
کا اسی دالان جس کے چھوٹے چھوٹے دروازے
ہیں۔ اکثر عطا وغیرہ کے موقع پر پردہ کر کے
وہاں عورتوں کو بٹھا دیا کرتے ہیں۔

اگر چہ چھوٹے کے بیٹھا تھا وہ پردہ میں نشین (ضمیر)
نکاہ عاشقان در پردہ لیکن شہ نشین میں بھی
(فرنگ آصفیہ)

قول فیصل - اس کو زیادہ تر شہ فتن کہتے ہیں
شاہ ہوا کی شہوار - بادشاہوں کے ان ہتھیار
عدہ نہیں چیز بیش قیمت جیسے جواہرات و اسباب
خانہ وغیرہ۔ فارسی صفت (نور اللغات)
قول فیصل - ترکیب - اترتہ بر وقت موتی کے لئے
در شاہ ہوا - گوہر شاہ ہوا کہتے ہیں۔

ج آئی جویتی در شہ ہوا ہوئے ہم (دشت)
شاہ والا - مراد امام حسین علیہ السلام فارسی
ترکیب فصیح و راجح

یہ نکر ہو گو بہت میں نے والا
بچیں جسے رجھت ہا میں شاہ والا

شاہ ولایت - حضرت علی علیہ السلام سے
مراد ہے۔ فارسی ترکیب فصیح و راجح
ہو آئادہ اب وہ قتل پر شاہ ولایت کے
کبھی تلوار توں عیظ میں برچی بھی تانی (نظم)
شاہی - بادشاہی، شاہانہ فارسی صفت
فصیح و راجح

قول فیصل - کھنڈ میں زیادہ تر شاہی سے لڑ
انگریزوں سے قبل کے شاہان اودھ کا دور حکومت
ہے جسے ہم بھیب میں جو روپے سیر کیوں کھا
رہے ہیں ہمارے دادا بیان کرتے تھے کہ شاہی میں
روپے کا میں سیر اور بھیب سیر پختہ کیوں ملتا تھا۔
شاہی - بادشاہت، حکومت۔ فارسی
سنت فصیح و راجح

ج تھی قدرت مہر و سیان کی شاہی (دشت)
شاہی کرنا - (مندی) بادشاہت کرنا
حکومت کرنا۔ اردو صرف فصیح و راجح
محل صرف - وہاں ہم لوگ شاہی کرتے ہیں
جس لگی کوچے میں نکل گئے سب ڈوٹے ہیں۔ (دعا آزاد)

شاہین - سفید رنگ کے شکاری پرند کا نام
فارسی، مذکر فصیح و راجح

مرغ دل مار پر چشم سیاہ یا رستے
چہد مرزاں اسے شاہین کا چنگ ہو گیا (دشت)
شاہین - ترانہ کی سیدی لکڑی جس میں دونوں
پے لگتے ہیں ترکیب تخیل الاستہلال

وہ رد غلامن تھے ہم اعمال جو تو نے
اڑتا ہوا شاہین ترانہ نظر آیا (عبار)

قول فیصل - عام بول چال میں ڈنڈی کہتے ہیں
شاہدار اور جیہ آدمی کو بھی شاہین کہتے ہیں جو
حور تول کی زبان ہو۔

شاہین چور - چور کے فن میں طاقتور شاہ چور، اودھ ستر دک
محل صفت - شاہین چور معلوم ہوتے ہیں حضرت (دعا آزاد)
شاہین مرزاں - بادشاہوں کا سامراج
رکھنے والا۔ اردو، حور تول کی زبان

شاہ کبہ - ربا نفع و کسر ہمزہ فتح چہا ہم
آئینش، آلودگی، غیر خالص، اچھی چیز میں بری
چیز کی آمیزش، شک و شبہ، مرنی، مذکر فصیح و راجح
تم سے بے جا ہو گئے اپنی تباہی کا گلہ
اس میں کچھ شاہ کبہ کوئی تقدیر بھی تھا (غائب)

شاہ کبہ ہمزہ، ناقص، شکاک، ظاہر مرنی، صفت
فقہ - یہ راز شائع ہو گیا (نور اللغات)
قول فیصل - کھنڈ میں متعل نہیں۔

شائع - مشہور، عام، پھیلا ہوا، اعلان کیا ہوا
شہرت دیا ہوا، مشہور کیا ہوا، عربی صفت فصیح و راجح
قول فیصل - عام طور سے چھپکے شہر جوئے والے کتاب یا خبر وغیرہ
لے لے کر یہاں جیسے زمرہ شہرہ میں نور اللغات کا جلا صفت شائع ہوا
شائع کرنا، مندی، شہرت دینا، پھیلانا، پھیلنا
کرنا، اردو صرف فصیح و راجح

محل صفت - اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ میری آوارگی کا
انسان حجاب کر شائع کیا جائے گا تو شاید میں اس
کے بیان کرنے پر راضی نہ ہوتی۔ (جنون اشتیاق)
قول فیصل - اس کا لازم شائع ہونا بھی ہے
جیسے کتاب شائع ہونے کے بعد ایک میں بھی
روانہ کیجے گا۔

شائق - شاق، آرزو مند، طلب کار چاہنے
والا، فارسی صفت فصیح و راجح

لیٹے ہیں رنج میں دل و جان بول کے
شائق فہرست نام اکل رسول کے (دشت)
قول فیصل - یہ لفظ عربی جو عربی میں اس کے معنی
ہیں - شوق میں لاسنے والا اور اپنا مزاجیہ تباہنے والا
فارسیوں نے بمعنی شائق استعمال کیا جو۔

میلح درگاہ را نامہ شائق خدمت
گواہے حضرت اور اشارہ عاشق نرمان (آقا آئی)
معنی عاشق و دل دادہ بھی متعل ہو جیسے چٹوڑوں
سے تار گئے کہ یہ طوائف کچھ پڑھنے کو شائق ہے۔
(دعا آزاد)

شائقین - بخوبی رکھنے والے، شائق کی جمع
عربی لفظ، معنا فارسی، فصیح و راجح

محل صفت - سرشام سے آٹھ بجے تک شائقین
آتے ہیں، سیر کرتے ہیں، دل بہلاتے ہیں (دعا آزاد)
شامین شامیں - ہوا چلنے کی متواز آواز
اردو، ستر دک

بہر ہی تھی جو تیز تر کچھو
ہر طرف شامیں شامیں کی تھی (آدج)

شایان - مختار، شایان، زیا قابل، لائق
مزا داد، مناسب، موزوں، فارسی، صفت فصیح
راجح

محل صبر۔ کل آپ راستے میں سگریٹ پیتے ہوئے چلے
جہاں سے تھے یہ آپ کے شایان شان نہیں تھا مجھے سخت
افسوس ہوا۔

شایان۔ ۱۔ دوا۔ جان، ممکن، درجہ، فارسی
صفت

قول فیصل۔ ان میں (اے) کھنڈ نہیں ہوتے۔

شاید۔ ۱۔ اس جگہ ہوتے ہیں جہاں یہ کہنا ہو کہ عشرت
ایا ہو گا کسی بات کے ہونے نہ ہونے میں شک ظاہر
کرنے کے لئے مگر غالباً ظن غالب، ممکن کی جگہ۔ فارسی
فصح۔ راجع

بیچھے بیچھے آجے گناہوں کا خیال
آج شاید تری رحمت نے مجھ یاد کیا۔ اہل

شاید و باید۔ ۱۔ باید و شاید، جیسا چاہیے، بخوبی
ہر طرح سے، جیسا شایان اور زیبا تھا۔ (فرنگی) حلیہ
قول فیصل۔ اہل کھنڈ، آفاقی کے معنوں میں ہوتے

شایستگی۔ ۱۔ لیاقت، بہت سی بات، اہل
خوش خلقی، اخلاق، انسانیت، قابلیت، فارسی، آموخت
فصح، راجع

متکلمتے جب ہم ان آفات میں مبتلا ہوتے ہیں
حد کی تھی خاستگی، عادت میں (صحیفہ)

شایستگی۔ ۱۔ بکسر سوم، ہر ذن آہستہ، آہستہ و انداز
زیادہ جوڑوں، شایان، خاص، فارسی، صفت،
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بہت دشوار ہو شایستگی وہ طلب زونا
نظر کو صدمہ رکھنا شوق دل کا بار بار ہونا (نثر آزاد)

شایستگی۔ ۱۔ اہل، مقبول، تعلیم یافتہ، متین، ہند
مرد و بوجہ یافتہ، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی
زبان۔

محل صبر۔ شایستگی اور تربیت یافتہ آدمیوں کا پابند
موسم بد موسم ہونا البتہ مقام استعجاب ہے، زمانہ آزاد
شایستگی۔ ۱۔ باطلقہ، ہند، مذکور، فصیح، راجع

کچھ کر کچھ شایستگی گفتار
نظر آجائے جب قیصر کا دربار (سراج المفاہین)

شایستگی۔ ۱۔ تربیت یافتہ، سیدھا جو شرارت
نہ کرے۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، لسان
محل صبر۔ گھوڑا ایسا شایستگی کہ دودھ پتیا بچے
تک سوار ہو جاوے۔ (زمانہ آزاد)

شایگان۔ ۱۔ اہل میں شایگان، گان، شہین کا
وہ چیز جو بادشاہوں کے لائق ہو، فارسی، صفت
(ذوالفقار)

قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں ہوتے

شایگان۔ ۱۔ دو کام چاہو شاہ کے حکم سے
بغیر اجازت کریں۔ بیکار (ذوالفقار)

قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں ہوتے

شایگان۔ ۱۔ اگر ارقانیہ ایلا، فارسی علم عربی
کی اصطلاح

شایگان کتا علی ہے دیکھئے اہل نظر و مودب
قول فیصل، لفظ ایلا میں اس کی تفصیل درج کر دی
گئی ہے اس کی دو قسمیں ہیں، علی، رنخی، علی وہ کہ جس

میں تکرار تکرار یا علی و علی ہو جیسے در دست
عاجت مند، غلطی وہ کہ جس میں تکرار تکرار یا علی و علی
نہ ہو جیسے دانہ بنیا۔

شباب۔ ۱۔ بکسر، بکسر، عربی، مونت (ذوالفقار)
قول فیصل۔ شب یا فانی کی ترکیب ہوتے ہیں

شباب۔ ۱۔ رات، فارسی، مونت، فصیح
راجع

بلکہ اس سبب روز کو بزم ہیں

شب عیش اسے سبب ہو چکی (مونت)
قول فیصل۔ مولف ذوالفقار نے کتا بک کہ انصاف
اس لفظ کے بعد کہ، حذف کرتے ہیں مگر انصاف کے
لکھنؤ کو، کے ساتھ ہی ہوتے ہیں۔

ع۔ شب کو اسے کاتل میں جانا کتا بک کہ انصاف
شباب (شباب کی جمع، عربی، تفصیل، الاستعمال
اسے امام دو جہاں پر شباب خیاں

عالم علم اہل کتا بک کہ انصاف (راج)
شباب۔ ۱۔ رات، فارسی، جوانی، جس برس کی بھر
سے چالیس برس کی عمر تک کا زمانہ۔ عربی، مذکر، فصیح
راج

نہ جانے بقی کی چٹک تھی یا شر کی لپک
تو راج آجکے چپکے کر کھلی شبانے تھا (انصاف)

شبابت۔ ۱۔ عروج کا زمانہ، ترقی کا زمانہ، عربی
مذکر، فصیح، راجع

محل صبر۔ ۱۔ عمر میں جاؤے کا شباب ہوتا ہو۔

شبابت۔ ۱۔ ایک پردہ موسیقی کا نام (ذوالفقار)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر شباب ہو۔

شباب (ال) جنت۔ ۱۔ جنت والوں کی جوانی
مرا حسین بن علی السلام، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان

دشمن و دشمن شباب (ال) جنت کے ہیں ہم
جو کبھی بونٹا کہ مینر اپنی کبھی بونٹا کہ سرخ (انصاف)

شباب آنا۔ ۱۔ جوانی آنا، اردو صرف فصیح، راجع
شباب آتے ہی سر پر سر توڑنے آگیا تو راج

ذہن قدروں کے نیچے سے دل مضمر نے مگر انظم جالبانی
شباب پر ہونا، عروج پر ہونا، جوانی پر ہونا
اردو، صرف، فصیح، راجع

محل صبر۔ ۱۔ جوانی کا طبقہ، راجع، اہل شباب پر ہے۔

شب بھٹ پڑنا۔ جوانی بھٹ پڑنا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال

بھٹ پڑا میں گریباں کی طرح تم پر شب کچھ کے کچھ ہو گئے جو بن کے ابھرنے سے راج کچھ کے کچھ ہو گئے جو بن کے ابھرنے سے راج

شب بھٹ پڑنا۔ جوانی کا خود کرنا۔ اردو صرف فصیح راج۔
ہیں آپ یوسف کنعاں جو شرع عالم میں عروس دیں جو زینا بھڑا ہے اس کا شب شب بھٹ پڑنا۔ جوانی گزرنے اور دھڑکنے راج غفلت میں عمر گزری آئی تھی نہ ہوش گزرا شب بھٹ پڑنا۔ جوانی ختم ہونا۔ اردو صرف فصیح راج۔

شب بھٹ پڑنا۔ جوانی ختم ہونا۔ اردو صرف فصیح راج۔
شب بھٹ پڑنا۔ جوانی ختم ہونا۔ اردو صرف فصیح راج۔

شب بھٹ پڑنا۔ جوانی ختم ہونا۔ اردو صرف فصیح راج۔
شب بھٹ پڑنا۔ جوانی ختم ہونا۔ اردو صرف فصیح راج۔

شب بھٹ پڑنا۔ جوانی ختم ہونا۔ اردو صرف فصیح راج۔
شب بھٹ پڑنا۔ جوانی ختم ہونا۔ اردو صرف فصیح راج۔

شب بھٹ پڑنا۔ جوانی ختم ہونا۔ اردو صرف فصیح راج۔
شب بھٹ پڑنا۔ جوانی ختم ہونا۔ اردو صرف فصیح راج۔

شب افروز۔ رگبزو۔ ذکر (دور اللغات) قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

شب افروز۔ رات کو جگمگانا۔ شب کو روشن کرنا فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
شب افروز۔ صبح کو اکب تابندگی کو شب تاب کہاں تک ظہر ہوئی

شب افروز۔ صبح کو اکب تابندگی کو شب تاب کہاں تک ظہر ہوئی
شب افروز۔ صبح کو اکب تابندگی کو شب تاب کہاں تک ظہر ہوئی

شب افروز۔ صبح کو اکب تابندگی کو شب تاب کہاں تک ظہر ہوئی
شب افروز۔ صبح کو اکب تابندگی کو شب تاب کہاں تک ظہر ہوئی

شب افروز۔ صبح کو اکب تابندگی کو شب تاب کہاں تک ظہر ہوئی
شب افروز۔ صبح کو اکب تابندگی کو شب تاب کہاں تک ظہر ہوئی

شب افروز۔ صبح کو اکب تابندگی کو شب تاب کہاں تک ظہر ہوئی
شب افروز۔ صبح کو اکب تابندگی کو شب تاب کہاں تک ظہر ہوئی

شب افروز۔ صبح کو اکب تابندگی کو شب تاب کہاں تک ظہر ہوئی
شب افروز۔ صبح کو اکب تابندگی کو شب تاب کہاں تک ظہر ہوئی

شب افروز۔ صبح کو اکب تابندگی کو شب تاب کہاں تک ظہر ہوئی
شب افروز۔ صبح کو اکب تابندگی کو شب تاب کہاں تک ظہر ہوئی

شب افروز۔ صبح کو اکب تابندگی کو شب تاب کہاں تک ظہر ہوئی
شب افروز۔ صبح کو اکب تابندگی کو شب تاب کہاں تک ظہر ہوئی

شب افروز۔ صبح کو اکب تابندگی کو شب تاب کہاں تک ظہر ہوئی
شب افروز۔ صبح کو اکب تابندگی کو شب تاب کہاں تک ظہر ہوئی

شب افروز۔ صبح کو اکب تابندگی کو شب تاب کہاں تک ظہر ہوئی
شب افروز۔ صبح کو اکب تابندگی کو شب تاب کہاں تک ظہر ہوئی

شب افروز۔ صبح کو اکب تابندگی کو شب تاب کہاں تک ظہر ہوئی
شب افروز۔ صبح کو اکب تابندگی کو شب تاب کہاں تک ظہر ہوئی

شب افروز۔ صبح کو اکب تابندگی کو شب تاب کہاں تک ظہر ہوئی
شب افروز۔ صبح کو اکب تابندگی کو شب تاب کہاں تک ظہر ہوئی

شب افروز۔ صبح کو اکب تابندگی کو شب تاب کہاں تک ظہر ہوئی
شب افروز۔ صبح کو اکب تابندگی کو شب تاب کہاں تک ظہر ہوئی

بھر ٹھہرا، رات گزارنا، رات بھر سونا۔ اردو
صرت، نصیح، راج
شب بابت آج تو مرے گھر ہو کہ صبح تک
سویا نہیں ہوں کل سر بستر تمام رات (دند)
شب بابت ہونا شب کو ہم صحبت ہم بستر
ہونے کے لئے کسی کسی یا کسی کے یہاں ٹھہرنا۔

(دفرنگ آصفیہ)

قول فصیح۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

شب بابت ہونا۔ شب گزارنا، رات کا قیام

فارسی، تونٹ

شب بابت ہونا۔ رات کا قیام، منزل گزارنا

فردکشی، تونٹ۔ (دفرنگ آصفیہ)

قول فصیح۔ لکھنؤ میں بالعموم راج نہیں۔

شب بابت ہونا۔ کسی امر کے صبح کو کرنے کا قصد

ہوتا ہے تو یہ کلمہ بطور دعا بولتے ہیں۔ یعنی رات

خیرے گزارے۔ فارسی، نصیح، راج

خوش ہوا سے پہلے مبارک ہو یہ مزدہ شب بخت

صبح کو دکھلانے صیاد آشیانے جائے گا

(شرق)

شب بابت ہونا، رات گزارنا، رات بھر سونا۔ اردو

رات، مسلمانوں کے عقائد کے مطابق خدا کے حکم

سے اس شب عمر کا حساب اور تقسیم رزق کا کام

ہوتا ہے۔ ہندوستان میں اس شب کے آتش بازی

چھوڑتے اور روٹی عموماً پر بزرگوں کا فاسخہ

کر کے تقسیم کرتے ہیں۔ یہ خوشی کا بتوار ہو اس

وجہ سے رات کی خوشی کو شب بابت اور دن

کی خوشی کو صبح تعبیر کیا کرتے ہیں۔ فارسی

تونٹ، نصیح، راج

کیوں ہیں اتنا اپنے پھل پھری کی طرح

خوشی کو شب بابت اور دن کی خوشی کو صبح سے
تعبیر کرتے ہیں اور آتش بازی چھوڑتے ہیں جیسے
ان کے ہاں دن عید اور رات شب بابت
ہے۔ یعنی رات دن خوشی حاصل ہو۔

شب بابت ہونا۔ رات گزارنا، رات تمام

ہونا، اردو صرت، نصیح، راج

کسی طرح شب بابت بستر نہیں ہوتی۔

کچھ اس کو گردش ایام سے بھی کام نہیں (دفرنگ)

شب بابت ہونا۔ رات بھر سونا، رات بھر

اردو صرت، نصیح، راج

شب بابت ہونا۔ رات بھر سونا، رات بھر

جو سا فراس سراسر آج آ یا کل گیا

(شاد لکھنوی)

قول فصیح۔ عام طور سے رات بے کی

راہ بولتے ہیں۔

شب بابت ہونا۔ رات بھر سونا، رات بھر

کو جان کا خطرہ ہونا۔ اردو صرت، نصیح، راج

راحت جاں کہتے ہیں عشاق زلف یاد کو۔

یہ وہ شب ہے جو نہیں بھاری کسی بیار کو (دفرنگ)

قول فصیح۔ اس جگہ رات بھاری ہونا

زیادہ زبان پر ہے۔

شب بابت ہونا۔ رات بھر تمام رات، اردو

نصیح، راج

فنائے خواب میں تاروں سے کھیلنے والے۔

بھاری آنکھ بھی شب بھر تارہ بار رہی (آخر شیرانی)

شب بابت ہونا۔ رات کو جاگ کے عبادت

کرنے والا، تہجد گزار، رات کو اٹھنے والا

شب خیر عابد، رات بھر جاگنے والا۔ فارسی

صفت قلیل الاستعمال

نو جوانی کھوکے یوں پیری غفلت بڑھ گئی۔
صبح کو آتی ہے جیسے نیند شب بیدار کو بھٹتی۔
شب بیداری :- بے اضافت (شب بخیر)
رات جگا، بیداری، بے خوابی، فارسی، تونٹ
(نورالغزالی)

قول فصیح - رات جگا اور بے خوابی وغیرہ
کے معنی میں شب بیداری اہل کھنڈ نہیں بولتے
شب بیداری :- رات بھر جاگ کے عبادت
کرنا، فارسی، تونٹ، فصیح، رائج

جملہ صفت - شب بیداری کو - صبح شام دوپہر
آدھی رات خدا کی طرف متوجہ ہو۔ (دربار اکبری)
قول فصیح - شیعوں کی اصطلاح میں رات
بھر جاگ کے ماتم کرنے کو بھی شب بیداری کہتے
ہیں۔ زیادہ تر اس رات کو یہ عمل کرتے ہیں جس
کی صبح کو تیرہ یا اٹھتارہ من منوں میں اردو کو
شب تاب :- بے اضافت، رات کو
چمکنے والا۔ فارسی، صفت، رائج

قول فصیح - ترکیب کے ساتھ اس کا
استعمال ہے جیسے زلف شبرنگ میں چھپکے
کی جھلک جیسے اندھیری رات میں کرکٹ
شب تاب (جگنو) کی جھلک۔ (فائدہ آزاد)
شب تار یا شب تار یک :- اندھیری
رات، فارسی، تونٹ، فصیح، رائج

آتی ہے بوسے دماغ شب تار تھر تھریں
سینہ بھی چاک ہو نہ گیا ہر قبائے ساتھ
شب تار یک تھی اور راہ رگیتان و کوہ تار
ظفر تھی ہم رکاب اور چند اصحاب کو محضر
(نظم طباطبائی)

شب تار یک ہم سورج دگر داب خنجر حاصل
کجا دانش حال ما بکساران ساختہا

اندھیری رات، طوفان کا خوف اور ایسا خطرناک
بھڑکنا حالوں پر رہنے والے جو بے فکری سے
زندگی گزارنے میں ہمارا حال کیا جانے۔ یعنی
عیش و عشرت میں بسر کرنے والے مصیبت و دول
کا حال نہیں جانتے۔ فارسی مقولہ تسلیم یا فتنہ
طنیقہ کی زبان۔ (دفرنگ، مثال)

شب تار یک گن گن کے کاٹنا :- نہایت کرب
اور بڑی بے چینی کے ساتھ رات گزارنا، جاگ کے رات بسر
کرنا، اردو صفت، فصیح، رائج

سران فرج میں ہر ایک کو اس کی تنہائی
علم کے شوق میں کافی وہ شب تار یک گن گن کر نظم طباطبائی
شب تنہائی :- جدائی کی رات، فارسی
تونٹ، فصیح، رائج

ناقصی قبر پر عسرت کے لئے لکھو اودو
طول کھینچا ہے یہاں تک شب تنہائی (نظم طباطبائی)
شب جھیلنا :- رات کی سافٹ طو کرنا، رات کو
گزارنا، رات بسر کرنا، رات کی سختیوں کو برداشت کرنے
بوسے رات گزارنا۔ اردو صفت، قلیل الاستعمال

آفتاب آیا جل میں کاٹ کر یک سالہ راہ
ماہ نو چمکا آفتاب میں جھیل کر شہائے تار نظم طباطبائی
شب چراغ :- بے اضافت، ایک قسم
کے عمل کا نام جو رات کو چراغ کے مانند چمکاتا ہے
فارسی، مذکور صفت، رائج

ہر سوز و غمت ابلغم
قول فصیح - زیادہ تر ترکیب کے ساتھ اصل
شب چراغ یا گن گن شب چراغ بولتے ہیں
آئی ہو ایہ کس لب بلیں کی اسے امیر

ہیں شب چراغ کے چہر چراغ میں (امیر)
صاحب فرنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ اس کا فائدہ
یوں مشہور ہے کہ دریائے گائے جو دیگر حیوانات کے
مانند ہوتی ہے اور دریا کے اندر رہتی ہے جب رات
کے وقت چرنے لگتی ہے تو اس جو اہر کو منہ سے
نکال کر زمین پر رکھ دیتی ہے اور اس کی روشنی
میں چرتی پھرتی ہے۔ جاں چر چکی اس گوہر
بے بہا کو منہ میں رکھا اور غوطہ لگا گئی شکاری
اس کی گھات میں رہ کر اس محل کو اڑالانے
میں۔ یہ بات بھی ایسی ہی ہے جیسے سانپ کے
من کی نسبت زبان زود خلافت ہی ورنہ حقیقت
میں وہ خود ایک کافی جوہر محل کی متم سے ہو۔
شب چراغ :- جگنو۔ فارسی، مذکور
(دفرنگ، آصفیہ)

قول فصیح - اسے کرکٹ شب چراغ کہتے ہیں
جو عام بول چال میں نہیں ہے۔

شب چراغ :- کرکٹ شب چراغ بھی گوہر شب چراغ ہی (دفرنگ)
شب خوانی :- رات کو من کو سونے کے کمرے
پر شاخ شبنم، فارسی، تونٹ، قریب بہ منزوک
اور دھکڑ سوتی ہوں شبنم کا دو شاخ باغ میں
مجد کو شب خوانی ہی اسے گل چمن مرغوبے (جان بگ)

قول فصیح - اب اس کو شب خوانی کا لباس
کہتے ہیں وہ بھی کسی کے ساتھ رائج ہے۔ شب
خوانی کے بڑی مٹھی رات کا سونا۔

شب خوانی :- وہ داستان یا کہانی جو رات
کو داستان گو پڑھا کرتے تھے۔ صفت، منزوک
نیند آئی جاتی ہے آنکھیں ہوئی جاتی ہیں بند
ہو گئی لیسین شب خوانی کہانی وقت نزع
(شرقت)

شب خون : رات کا حملہ، چھاپہ۔ رات کے وقت بے خبری میں دشمن پر حملہ کرنا، فارسی تذکر فصیح، راج

بھٹارے پھر میں ہم پر عجب راتیں گزرتی ہیں
شوق جیشام کی پھولی ہوا ساں شجون کا (بھٹارے)
لی ہے ہاتھ میں مہندی لگا کر سر نہ ہٹکھوں میں
ارادہ آج کس کے کشور دل پر ہے شب خون کا (بھٹارے)
شب خون : خون قتل، خون ریزی، فارسی تذکر۔

جان و دل پر لشکر آرا می تھی جوش پاس کی
صفت اس بوسے میں شب خون تما ہو گیا (بھٹارے)
قول فیصل : اس شعر میں شب یعنی رات کو شاعر کا مطلب ہے کہ رات کو خون تما ہو گیا، مولف فرنگ آصفیہ اس کے معنی نکلتا ہے۔

شب خون لانا : چھاپا مارنا، اردو صرف، قلیل الاستعمال

کس پر شب خون ملائے گا کھتا نہیں کچھ اسے ہیر
آج کل کیوں قرمزی وہ شوخ رنگ آتا ہو گدا ہیر
شب خون مارنا : چھاپہ مارنا، بے خبری میں دشمن پر دھاوا کرنا۔ اردو صرف غیر فصیح، راج محل حب۔ اس نکت کے بعد دشمنوں نے ارادہ کیا تھا کہ کچھ رات کو خندق کے پار اتر کر خدا پر شب خون ماریں۔ (نظم طہا جہاں)

قول فیصل : اس کی ایک تکمیل صورت شب خون مار بیٹھا بھی استعمال ہوئی ہے

پان دمی کے پسے بہوں لب لے یاد پر
بوسہ نہ مار بیٹھے وہ شب خون سنگار پر (بھٹارے)
شب خونی : وہ قرآنی جو رات کے وقت خون ریزی کے ساتھ کی جائے، فارسی، تونٹ، دفرنگ، معنی

شب خیر : رات کو اچھے ڈالا، بیدار۔ فارسی صفت قلیل الاستعمال۔

شب خیر : آہ کی صفت میں مستعمل ہے، یعنی وہ آہ جو رات کو کی جائے۔ فارسی بصفت قلیل الاستعمال

و مل قمرت میں نہ تھا باب از تنگ جاگر
آہ شب خیر تجھے اور بھی رسوا کرتی (سرقد)

شب خیزی : شب بیداری۔ فارسی، تونٹ، قلیل الاستعمال

شب خیریا : تسبیح جو رات کو لڑے (ذکر اللغات)
قول فیصل : اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

شب دراز : لمبی رات، فارسی، تونٹ، فصیح راج

انہ پڑے نفل کہیں آپ کے خواب ناز میں
میں نہیں چاہتا کہ اپنی شب دراز میں (تومن)

شب درمیان ہونا : بیچ میں ایک رات کا وقفہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج

سحر کو ہم میں اور وہ جان ہاں ہو
دھال یار میں شب دریاں ہو (دورن)

شب دیکھو : اندھیری رات، فارسی، تونٹ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

اودی اودی یہ گھٹائیں میں کہ لیل امیل
بن گئی یا شب دیکھو سمٹ کر بادل (نظم طہا جہاں)

شب دیز : روزن پورے کا رنگ کا گھوڑا
مشکی گھوڑا۔ فارسی، تذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

کوڑے نالوں کے لگا آہوں قدم اٹھائیں
کیا ہی شب دیز شب فرقت بھی اڑیں ہو گیا (راج)

قول فیصل : صاحب تشریح الانشا نے لکھا ہے کہ دیز یعنی رنگ چونکہ خسرو پر دیز کے گھوڑے کا رنگ سیاہ تھا اس لئے اس کا نام شب دیز رکھا گیا

کہتے ہیں کہ دنیا کے تمام گھوڑوں سے چار باشت اور پچا
تھا، لگلوں یعنی سرخ رنگ شیریں مشو قد فریاد کا
گھوڑا اور مشدیز ایک ہی گھوڑے سے پیدا ہوئے
تھے۔

شب دیگ : ایک قسم کا کھانا جس میں شہم انڈے، کباب وغیرہ خاص ترکیب سے رات بھر لگی آسج پر پکاتے ہیں۔ اردو تونٹ فصیح، راج محل صرف۔ نازی الدین حیدر نے طرح طرح کے پانڈ اور بہت سے کھانے ایجاد کئے، مثلاً شب دیگ، نان آفتاب اور بڑی ردی جس کا وزن دو من ہوتا تھا اور یوے اور قد سے تیار کی جاتی تھی (تعلیم منہ و سبب مندان اودھ)

قول فیصل : عام بول چال میں شب دیغ ہے۔
شبر : (دفع اول و تندیہ دم مفتوح) نام حسن علیہ السلام کا اسم مبارک، یہی نام جناب ہارون کے بیٹے کا تھا۔ عربی زبان میں اس کا ترجمہ حسن ہے۔

تھے علی اکبر مثلاً بہ شبر و شبیر سے
اس طرح تصور ہوا کہ کھنچ گئی تصویر سے شہم بوندی
شبرنگ : شکی رنگ کا گھوڑا، کالا گھوڑا
فارسی، تذکر، فصیح، راج

شب رنگ کی ترے کوئی کیا کیا بنا کرے
جس کا چراغ خانہ زیب آتا بدلو ہو (سودا)
قول فیصل : سیادش کے کالے رنگ کے گھوڑے کا نام تھا۔ مجازاً ہر کالے گھوڑے کو کہتے تھے۔ اپنے لغوی معنی میں بھی استعمال ہوا ہے لغوی معنی میں کالے رنگ کا۔

ایسی شب رنگ جو اسے آئینہ تنال ہو لطف
مجد گنہ گار کا کیا نامہ اعمال ہے لطف (بھٹارے)

شب کرو :- رات کا چلنے والا (کتابت) سا چور
را کو قال (ذوالفغات)

قول فیصل :- اب نہیں بولتے۔

شب زفاف :- تخت کی رات ۔ دولہا دھن کی اول رات ۔ فارسی ، مونث ، فصیح ، راج

باچی بیاں میں کیا کروں حال شب زفاف ۔
سولن روح وہاں ہے خیال شب زفاف (شیر)

شب زندہ دار :- رات بھر جاگنے والا فارسی
صفت فصیح ، راج

مر گیا جو کون سا شب نے ندہ دار و صبح خیز
کیوں گریباں بھارتی ہو اے سحر کیا ہو گیا (شریف)

قول فیصل :- زیادہ تر عابد شب زندہ دار ، یا
زادہ شب زندہ دار ملکے بولتے ہیں ۔

وہ رنگ زادہ شب زندہ دار کیا جانے (فراق)
جو اہل سے کہہ پھیلے پر کو دیکھتے ہیں (دور کپوری)

ساک شب زندہ دار بھی استعمال کیا جو نسبتہ
بہت کم راج ہو ۔

رات بھر فو خدا تھا راہ فرما اس طرح
جس طرح ایک قریب ساک شب زندہ دار فہم جاہان

شبستان :- خلوت خانہ محرم سرا ، بادشاہوں
کے سونے کی جگہ ۔ فارسی مذکر ، تعلیم یافتہ طبقے کی

غصے کے گھر میں جو کو شمع شب فروز ہو تم
تر سے روشن ہے تھیں دیکھو شبستان کس کا (ذائقہ)

قول فیصل :- مولف ذوالفغات نے لکھا ہے کہ مسجد
کی وہ جگہ بھی شبستان ہو جہاں رات کو عبادت

کرتے ہیں گراں معزوں میں اہل کھنڈ نہیں بولتے ۔
شب سرفاب :- (مجازاً) جدائی کی سا فارسی ترکیب ، مونث

تقلیل الاستعمال
آئی غزاں ہزار کا دل آب ہو گیا
روز وصال گل شب سرفاب ہو گیا بحر

قول فیصل :- سرفاب پر ندرات بھرا ہوا وہ سے جد رہتا ہو اسی
رعایت ہے شب سرفاب یعنی جدائی کی رات کہنے لگے ۔

شب شہادت :- عاشور محرم کی رات جس کی
صبح کو جنگ کر بلا ہوئی اور امام حسین علیہ السلام

مع اعوان و انصار در شہادت پر فائز ہوئے
فارسی ترکیب ، فصیح ، راج

شب شہادت شبیر جب تمام ہوئی (خلیق)
شب ظلمات :- غلطات کی رات جو بہت

ناگہانی ہو جائز بہت تاریک رات ، فارسی ، مونث ، فصیح ، راج
رات بڑھ جائے جو یاد زلف میں نالوں ہوں میں

بوسہ ظلمات پیدا ناں شب گجر سے طابع دلیہ
شب عاشور دیا ، شب عاشور : بیسویں محرم کی رات ،

فارسی ، ترکیب ، مونث ، فصیح ، راج
کر بلا میں شب عاشور کھلے سر آئی

مشعل داغ غم شاہ جلا کر آئی (مورث)
شب عروسی :- شادی کی پہلی رات ،

تخت کی رات ، فارسی ، مونث ، فصیح ، راج
دور و زب سے یہ لطف عیش و نشاط دنیا

بوئے شب عروسی کہاں ہے پیرن میں (دائش)
شب غم :- شب فرقت ، فارسی ، مونث

فصیح ، راج
آدھی سے زیادہ شب غم کا رٹ چکا ہوں

اب بھی اگر آجاء تو یہ رات بڑی ہے (کاتب لکھنوی)
شب فراق :- جدائی کی رات ۔ فارسی

مونث ، فصیح ، راج
شب فراق کو میں جانوں یا خدا جانے

جو تم کچھ نہیں سکتے اسے تباؤں کیا (نائب لکھنوی)
شب فرقت :- جدائی کی رات ۔ فارسی

مونث ، فصیح ، راج
تو نہت ، فصیح ، راج

شب فرقت تر پنا داغ کا دیکھا نہیں جاتا
گزر جاتی ہے ساری رات سارے گھر کو سمجھاتے (داغ)

شب قدر :- باعقاد ال شیعہ انیسویں ،
اکیسویں ، تیسویں رمضان کی رات ، جس

میں رات بھر عبادت ہوتی ہے ۔ خاص طور سے
تیسویں رات بڑی با عظمت رات ہے ۔ یہی وہ

رات ہے جس میں قرآن مجید نازل ہوا ۔
فارسی ترکیب ، مونث ، فصیح ، راج ۔

سارک شب قدر سے بھی وہ شب تھی ۔
سحر تک مد و شتری کا قراں تھا (دائش)

قول فیصل :- اہل سنت کے عقائد کے
مطابق ستائیسویں ماہ رمضان کی رات شب

قدر ہے اس رات کے متعلق اہل سنت کا عقیدہ
یہ ہے صاحب فرہنگ صغیہ تحریر کرتے ہیں

کہ اس رات کو آسمان کی کھر کی کھلتی ہے اور خدا سے
فتائی اپنے بندوں کی عبادت دیکھنے اور آسمان

پر تشریف لاتے ہیں ۔
شب کا : (تصح اول دوم و سوم مشد) تنگات

جو کپے زیادہ اور غیرہ میں ہو ۔ اردو ، مذکر
متروک ۔

حلقوں میں تاروں کی طرح جلوہ گری ہو ۔
جو اس کا شب کا ہے وہ اک چشم بری ہو (دائش)

قول فیصل :- اس کی جگہ شبے بھی متنس تھی ۔
ایسا پٹا ہو دل کہ شبے میں جا بجا

کچھ اس میں حال بھی ہوا ہے کیا (شریف)
شب کاٹنا :- رات گزانا ، اردو صرف

فصیح ، راج
شب کاٹنے میں ہم تعلق و نظر اب میں

سوئے ہیں آپ میں سے گویا تمام رات (دند)

شب گزنا۔ رات گزنا۔ اردو صرف فصیح رائج

کیا نیکی کئی کیونکر ہے بت شب تنہائی
اگر غنی کا ہے گہ نعرہ یارب بقا (آتش)

شب کو۔ رات کو۔ وقت شب۔ اردو صرف
فصیح رائج

جاگداسے ملک حشر کے سونے والو
شب کو دربان دربار ملدیتے ہیں (درشید)

شب کو رہ۔ وہ شخص جس کو رات کو نہ دکھائی دے
رتو ندی والا بلکہ گورے کا ایک عجیب فارسی صفت فصیح رائج

نہ حشری نہ کری نہ شب کو روہ (دیر حشر)
نہ وہ کہنے لگ اور نہ نہ زور وہ

شب کو ری۔ رتو ندی۔ اندھا پن۔ رات کو
نہ دکھائی دینے کا مرض۔ فارسی، موت فصیح رائج

شبکہ۔ شبکت بفتح اول دوم و سوم۔ جہاں
سیاہ کا جنکات۔ بفتح اول دوم جمع۔ اردو میں

بالفتح مستعمل ہے) سوراخ دار لوہے یا حبت وغیرہ
کے تاروں کا جال۔ لوہے کا جال، کبوتروں کے کپڑے

کا جال جو کڑی میں بندھا ہوا افشکل مثلث ہوتا ہے۔
غلط العام حبیبکا ہو گیا عربی، مذکر، ذرنگ آصفیا

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اسے چھپکا کہتے ہیں۔
شب کی شب۔ رات کی رات۔ صرف ایک رات

اردو صرف قلیل الاستعمال
روپوشی جیب کا کشتہ ہوں چاہیے (آتش)

مردہ بھی ہے چراغ مرثیہ کی شب ہے (آتش)
قول فیصل۔ رہنے کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

آج انکار نہ فرمائیے آپ
شب کی شب گھر مرے رہ جائے آپ (دند)

شب کی نیت بھیر۔ خیال یہ ہو کہ رات کا ارادہ
پورا نہیں ہوتا اس لئے جب کوئی ارادہ رات کو کرتے

ہیں تو یہ فقرہ زبان پر لاتے ہیں۔ اردو صرف
قلیل الاستعمال

سے فرماتی تھی وہ عربہ جو
شب کی نیت بھیر صبح تو ہو (ظن)

قول فیصل۔ اب اس محل پر زیادہ تر رات کی
نیت حرام، زبانوں پر ہے۔

شب کی نیت حرام۔ خیال یہ ہو کہ رات کا
ارادہ پورا نہیں ہوتا اس لئے جب کوئی ارادہ رات

کو کرتے ہیں تو یہ فقرہ زبان پر لاتے ہیں۔ اردو صرف
فصیح رائج

صبح ہونے تو دو چلے جانا
شب کی نیت حرام ہوتی ہے (دفع)

قول فیصل۔ عام بول چال میں شب کی جگہ
رات، زبانوں پر ہے۔

شب گرد۔ رات کا پھرنے والا، کو تو ال، شخہ
فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بعد مردن بھی تصور ہو کسی شب گرد کا
حشر پر پا جو عدم میں نالہ شبگیر (دناخ)

شب گشت۔ رات کو گشت لگانے والا۔ اردو
(نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔
شب گوں۔ (بروزن انوں) کالا۔ سیاہ

فارسی صفت فصیح رائج۔
سبیل شب گوں کی جاد بھی شب تا وفاق (دناخ)

ہو گیا میں دل کے پھینٹنے کی گرفت و فراق
قول فیصل۔ زلف، کاکل، گیسو وغیرہ کے ساتھ

بطور صفت زیادہ آتا ہے۔ دناخ کے شعر میں سبیل شب گوں
سے محبوب کی زلف مراد ہو اردو یہ ترکیب عام نہیں ہے۔

یہ لفظ خال (یعنی تل) کے ساتھ بھی بطور صفت آتا ہے۔

شب آنکھوں میں خواب یا خیال زلف شب گوں
رہے بیدار ساری رات ہم اک حب فیوں (دند)

شب گیر۔ اس سفر کو کہتے ہیں کہ کچھ گھڑی
رات بے چل دیں فارسی صفت

رسول پاک کو جو قصد شبگیر
شب معراج کی جاگی ہو تقدیر (معراج المہامین)

قول فیصل۔ زیادہ تر نالہ شب گیر کی ترکیب سے
مستعمل ہو آہ شب گیر بھی کہا ہے۔

ہیں تاب و توان آہ شب گیر
دعا کے کردہ کی ہو جائے تاثیر (دومن)

شب ماہ۔ چاندنی رات۔ فارسی، موت
فصیح رائج

کیا بخت نے تاریکی فرقت میں پھنسا یا
دیکھی نہیں آنکھوں نے شب ماہ مہینوں (آئیر)

قول فیصل۔ اسی معنی میں شب ماہ تاب و
شب مہتاب بھی مستعمل فصیح ہے۔

یاد ہو کہ جہیں کو بھول گئے
وہ شب ماہتاب کی باتیں (ذوق)

لے گئی جب سوئے دریا شب مہتاب مجھے
دور سے آنکھیں دکھانے لگے گرد آب مجھے (دھنی)

شب معراج۔ تائیسویں شب کی رات جس
میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج جہاں ہوئی تھی بنا یہی

ترکیب، موت، فصیح رائج۔
شب معراج کے دو لفظ تری صورت کے نادر فصیح

مشین۔ (بفتح اول و سکون دوم) گد بڑا اور خوب
صورت لڑکا۔ عربی۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ دونوں مشین جو ہیں تیرے پاس
خداوند زادہ ہیں تیرے حواسے (معراج المہامین)

شب شینی۔ رات میں کہیں بٹھینا۔ رات میں کسی

مقام پر نظر رکھا جیہنا۔ فارسی ترکیب، دہلی کی زبان
ہو جو منت سے تو کیا وہ شبنم کی بانگ کی
کاٹ اپنی رات کو غار و خس گفن جیہنا (تیسرا)
شبنم :- (فتح اول و سوم) ادس، فارسی،
توٹ، فصیح، راج۔

کیا بانگ میں دیکھتی ہے شبنم
جو گل کی سہمی پر رو رہی ہے (دیسر)
قول فیصل :- یہ لفظ مرکب ہے۔ شب یعنی رات،
اور ہم یعنی تری سے۔

شبنم :- ایک قسم کا سفید اور نہایت باریک کپڑا
اور دو متر درگ

نندی سائیں بھتیں جو طلس پر نظر پاتی تھی
ادس پر جاتی تھی شبنم جو نظر آتی تھی (امانت)
شبنم کا رونا :- (کنایت) شبنم گرا۔ اور دھرن
فصیح، راج۔

جن میں روتی ہے شبنم تو چول بنتے ہیں
بچے تو یہ بھی مری چشم تر نہیں آتا (طہیل)
شبنمی :- وہ کپڑا جو ادس سے بچنے کے واسطے
مہری یا لنگ پران دیتے ہیں۔ اردو، توٹ
فصیح، راج۔

قول فیصل :- ایک قسم کی مہری کو بھی کہتے ہیں۔
شبنو :- (فتح اول و ثانیہ) دم و داو صرف
ایک قسم کا سفید پھول جو رات کے وقت خوشبو دیتا
ہے۔ فارسی، توٹ، راج۔

ہیں عجب لطف پر سنگو نہ گل
کہیں شبنو کھلی، کہیں سنبلی (نساء آزاد)
قول فیصل :- اس کے دھت کو بھی شبنو کہتے ہیں۔
فلک نے کئے جمع شبنو کے پھول (خس)
شبنیہ کسی بزم مہر و کے پھول (شاه ادھر)

پھول کے سنی میں زیادہ تر گل شبنو کہتے ہیں۔
بارہ دیکھا ہو ناخ پر نہیں رہتا ہو یاد
شاخ شبنو سبز ہوتی ہو گل شبنو سفید (ناخ)
شب و روڑ :- رات دن اشتباہ روز و رات
مذکر فصیح، راج۔

راہ میں تیری شب درو زبیر کرتا ہوں
دہی میں لاو رہی سنگ نشان ہو کہ جو تھا
شب وصال یا شب وصل :- معشوق سے
ملنے کی رات، ملاقات کی رات، فارسی ترکیب
توٹ، فصیح، راج۔

شب وصال جو گل کر دو ان چراغوں کو
خوشی کی بزم میں کیا کام چلتے والوں کا (دراغ)
شب وصل تھی چاندنی کا سماں تھا
فل میں صدم تھا جدا ہوسر باقی (دراغ)

شب وصال یا شب وصل :- سہاگ
رات، شب زفاف، فارسی ترکیب، توٹ
(فرنگی کھنڈ)

قول فیصل :- اہل کھنڈ ان معنی میں نہیں بولتے
حضرات اہل سنت کی اصطلاح میں وہ رات بھی
شب وصال ہے جس میں کسی کامل فقیہ کا انتقال ہو
شب وعدہ :- وہ رات جس میں معشوق
نے آنے کا وعدہ کیا ہو۔ فارسی ترکیب فصیح راج۔

یہ حال تھا شب وعدہ کہ تا بہ راہ گزر
ہزار بار گیا اور ہزار بار آیا (دراغ)
ششہ :- (بالکمر، مثل، مانند، عسری
مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان)

ع اے جاندار کرم شیوہ بے شبہ عدیل (غالب)
شب ہجر :- جدائی کی رات، فارسی، توٹ
فصیح، راج۔

اے شب ہجر وامت کہہ کہہ کہہ کو
بات کچھ صبح کی بھی آتی ہے (دیسر)
قول فیصل :- شب ہجر، بھی
اسی کو کہتے ہیں۔

تو کہاں جائے گی کچھ اپنا ٹھکانا کرے
ہم تو کل خواب عدم میں شب ہجر کی (دوٹن)
شب ہجرت :- وہ رات جس میں پیغمبر

اسلام نے مکہ سے مدینے کی طرف ہجرت
فرمائی۔ لہذا مطابقت مستندہ میں
حکم رسول کے مطابق مسلمان پوشیدہ طور سے
مدینے کی طرف ہانے لگے اور وہاں پہنچ کر

انہوں نے اپنی منزل حاصل کر لی تشریف کو جب
یہ معلوم ہوا کہ مدینے میں اسلام زور پکڑ رہا
ہے تو ان کے دل میں وہاں میں جس ہو کہ یہ سوچنے
لگے کہ اب کیا کیا جائے۔ کسی نے کہا خود کو یہیں

قتل کر دیا جائے تاکہ ان کا دین ختم ہو جائے کسی
نے کہا جلا وطن کر دیا جائے۔ ابو جہل نے رائے
دی کہ مختلف قبائل کے لوگ جمع ہو کر یکے وقت
ان پر حملہ کر کے انہیں قتل کر دیں۔ تمام قبیلوں

سے ایک ایک دلیہ اور خباک آزا جو ان چاہ گیا
قبیلہ ہشام سے ابو جہل، قبیلہ مدی سے طلحہ بن
عدنا تمیم بن امیہ سے حکم ابن اعصام
رمضان کا باپ، قبیلہ ہاشم سے ابولہب، قبیلہ تمیم

سے نضر ابن حارث اور امیہ بن خلف ان سب
نے مل کر آنحضرت کے مکان کا محاصرہ کر دیا محاصرہ
سے قبل شام کو آنحضرت نے حضرت علی کو اپنے
پاس بلایا اور فرمایا کہ شریکین تک آج میرے

قتل پر آمادہ ہیں تھوڑی دیر میں وہ مکان کا
محاصرہ کر لیں گے ہم مدینے کو ہجرت کرتے ہیں

بہانہ است غروب آفتاب و اہر شام
صرتج باتو بگویم کہ نیت شک و شبہ (دور حاجی)
شبہ بردن کند جیسا کہ ذیل کے شعر میں استعمال ہوا
غلط ہے۔

ایک ہولاکھوں میں تم بے شبہ و شک
دوسرا تم ساتھیں ملت انہیں (شہرہ)
شبہ اٹھانا: شبہ دور کرنا، شک رفع
کرنا۔ اردو صرف تفسیل الاستعمال۔

ظہور کیجئے اب اسے امام مہتری دیں
بٹھا کے اپنی حکومت اٹھائیے شبہ (در شک)
شبہ پڑنا: شک ہونا۔ اردو صرف
تفسیل الاستعمال۔

پڑا کچھ شبہ یا بگڑا کوئی طور
کیا کہ قتل نامہوں نے فی الفور (مخرج المفاہیم)
شبہ پیدا ہونا: شک کرنا۔ اردو صرف
فصح، راج۔

محل صرنا۔ ان حالات کا انکشاف بیک کی اطلاع
کے لئے اشد ضروری ہو تاکہ ان کو کتاب ہند کی وقعت
کوئی شبہ پیدا نہ ہو۔ (دور بار اکبری)
شبہ دور کرنا: شک مٹانا۔ اردو صرف
فصح، راج۔

شبہ و النہ: شک پیدا کرنا، دوسرے
پیدا کرنا۔ اردو صرف تفسیل الاستعمال
محل صرنا۔ لوگوں نے چاہا تو لادنگ دل سے
پچھیں کہ یہ حرکت کس کے اشارے سے کی ہو۔ اکبر
نے کہا نہ پچھو۔ غلام روم سیاہ خدا جانے کیا ہے اس
کن کن جاں نثاروں کی طرف سے شبہ ڈال دے
(دور بار اکبری)

شبہ کرنا (دستی) بدگمانی کرنا، شک کرنا

اقبال رکھنا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔
محل صرنا۔ عالم معلوم کہ کے شاعر شبہ کرتا ہو کہ وہ غور سے
دیکھ کر تو بتا رہی نظر آتے ہیں۔ (شرح قصائد نظم)
شبہ کرنا: شک ہونا۔ اردو صرف
فصح، راج۔

دیکھ کر حوالہ کو گزرا شبہ دربان یار
بانہ جنت پر ہوا ہم کو گمان کو سے دست (اتجہ)
شبہ مٹانا: (دستی) شک رفع کرنا
بدگمانی دور کرنا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔
قول فیصل۔ انہیں معنی میں شبہ نکالنا بھی
راج ہے جیسے آپ اپنے دل سے ہر طرح کا
شبہ نکال ڈالیے۔

شبہ ہونا: ملازم، اخیال ہونا، گمان
گزرنا، شک ہونا، دھوکا ہونا، اردو صرف
فصح، راج۔

خوش ایسا ہوں کرتے ہیں اگر اعدا بھی ظلم
شبہ ہوتا ہے مجھے محبوب کی بیداد کا (راج)
شبہ پیر: جناب ہارون کے دور سے
بیٹے اور رسول مقبول صلعم کے دور سے
کاسریانی نام۔ عربی میں اس کا ترجمہ حیثین ہے
جو حسی کی تصغیر ہے۔

شب پلدا: اندھیری رات، پورے پہنے
کی اندھیری خوش رات، اندھیری رات بھگوان
کے۔ فارسی موت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
آفتاب آیا نظر سرد در گریبان افق
ہو گئی غائب شب پلدا ہوئی صبح آشکار (نظم طہا جانی)
شبیں: ۱۹، ۲۰، ۲۱ رمضان کی راتیں
اردو۔ موزن، فصیح، راج۔

محل صرنا۔ اسے چھو بھی لو اور سونو خدا کی قسم

دیتے ہیں آج شبیں ہیں آپ کو کانے کی سوجھی
ہے۔ (فائدہ آزاد)

قول فیصل۔ ۲۱ رمضان شمس کو ابن تیم نے حضرت
علی کو دوران نماز میں زخمی کیا۔ ۲۱ رمضان کو
آپ نے رحلت کی۔ اسی کو باعتبار محل، شبوں
بھی کہتے ہیں جیسے مٹیابرج میں شبوں میں تین
نہلیں خام سلطان خانہ میں ہوتی تھیں خود
بادشاہ راہ پو شاگ میں ہوتے اور مجلسوں میں
شرکت فرماتے تھے۔ (قدیم مہر و مہر مند ان ادب)
شبہ بردن کیمنہ، حافظ کا رمضان کی کسی
ایک رات میں پورا قرآن شریف تراویح میں
ختم کرنا۔ فارسی۔ مذکور۔ حضرات اہل سنت
کی اصطلاح۔

شبہ: وہ چیز جو روز و رات کو کسی
کو دی جائے۔ فارسی۔ تفسیل الاستعمال

روح رسائی فقر ان کلینہ ہو
روزینہ ہے کسی کا مقرر شبہ ہو (راج)
شبہ: رات کا شب سے منسوب
فارسی، صفت تفسیل الاستعمال

میرا ماہ شبہ چھوٹا ہے
صبح ہوتے فلک نے ڈھلے (دلق)

شبہ: باسی۔ رات گزرا ہوا، رات
کا بچا ہوا۔ فارسی۔ صفت، فصیح، راج۔
قول فیصل۔ نان شہرہ کی ترکیب زیادہ
مستعمل ہے جیسے جن کو چوڑی پر نکلتے دیکھا انقلاب
زمانہ سے ایک وقت میں انہیں کو نان شبہ کا
تحتاج پایا۔ فاعبر و یا ادلی کا لہکار
شبہ: اردو۔ موزن، فصیح، مائذ۔ مثال۔ نظیر۔
عربی موزن تفسیل الاستعمال۔

محفل حسن - ایک ذات ہے بدل ہو کہ نصیر و شبیبہ
نہیں کہتی - کرد و خا میں یگانہ اور بے بدل زمانہ ہو -
(آب ریات)
شبیبہ بے بدل - ہم شکل ، مشابہ ، عربی صفت فصیح
راج -

ج - یا شاہ دین شبیبہ ہمچو کور و کیے (نغین)
شبیبہ - تصویر - وہ تصویر جو کسی خاص شخص کی
صورت اور شکل کے مطابق بنائی جائے - عربی
مورث قلیل الاستعمال

دکھلا نہ جو کو یوسف یعقوب کی شبیبہ
طالب ہوں دے مجھے مطلب کی شبیبہ (انشاء)
شبیبہ - شبابیت ، اردو قلیل الاستعمال
چاند سورج کو تھماری شکل سے نسبت ہو گیا
شبیبہ اسے غنیمت شمار ، قدر مانتی نہیں (زہد)
شبیبہ بنانا - تصویر بنانا - اردو صرف
میں الاستعمال -

جو شبیبہ نہ زبور کا ہیں ہی بہ لا (قادر مکنوی)
تو زنگوں نے بنائی شبیبہ بے سر کی
شبیبہ معین - وہ شخص جس کے مقابل کے
اردو اصلاح تو برابر ہوں لیکن چاروں ضلع برابر
نہ ہوں اور نہ چاروں زاد بے ہی قلم ہوں عربی
توت علم اقلیدس کی اصطلاح (فرنگ آصفیہ)
شبیبہ کشی - تصویر کشی ، تصویر بنانا ، فارسی
ترکیب ، مورث قلیل الاستعمال

محفل حسن - فہم محمد خاں اتاد زمانہ تھے شبیبہ کشی
میں اتنے کمال تھے کہ نقل کو اصل کر دکھاتے تھے یا سخن
نویسی میں یہ طوطی کہتے تھے -

شبیبہ کھینچنا - تصویر بنانی بنانا - اردو صرف ،
(قدیم ہندو ہنرمندان اردو)

قلیل الاستعمال -

توتی جن کی کھینچ نہیں دیتی شبیبہ اس کی
ادھر ہزار و عا جرنہ ادھر مجبور مانی ہے (آتش)
قول فیصل - اس کا شادی شبیبہ کھینچنا بھی کسی کے
ساتھ رائج ہے -

عبرت کے واسطے یہ قدرت نے غافلوا
کھینچی شبیبہ ، انہر شاہی جواب میں (ناسخ)
شبیبہ - دبا لفظ جہت دینے کرنے والا ، جلد - شباب
فارسی صفت ، فصیح ، رائج

محفل حسن - کسی کو خبر نہ ہوئی وہ شب سے نکل گیا -
(نور الفتنہ)

شبیبہ - تہی مارنے کی آواز - اردو ، مورث ، متروک
ج - شب سے جو چڑی سر پہ تو ق سے نکل آئی (انہی)
شبیبہ - تیز چلنے کی آواز - اردو (فرنگ آصفیہ)
قول فیصل - لکھنؤ میں متعل نہیں ہے -

شبیبہ - چس - اردو ، مذکر - عوام کی زبان
قلیل الاستعمال

قول فیصل - اس کا صرف رٹا کے ساتھ ہو جیسے
اس طہاچی بچے کی خوش قسمتی کو تو دیکھو کہاں جا کے
شبیبہ لڑا یا ہے - (دخانہ آزاد)

ہندی میں شبیبہ یعنی نشانہ اور فارسی میں شبیبہ ہر پنی
آواز تیز -

شبیبہ شبیبہ - دیکھو شبیبہ ، پیکان تیر کی
پہم آواز - فارسی ، مورث (نور الفتنہ)
قول فیصل - اب متعل نہیں -

شبیبہ شبیبہ - جلد بیک کوئی کام کرنا ، جھپٹ جھپٹ
اردو ، عورتوں کی زبان

محفل حسن - تصویر سے برتن میں تم ان کو شبیبہ
لایج یوں جب تک صاف ہیں یوں -

شبیبہ

شبیبہ شبیبہ - بے درپے ، برابر متواتر پہم آواز - اردو (فرنگ آصفیہ)
قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے
شبیبہ شبیبہ - چہر چہر چاہنے کی آواز - اردو
(نور الفتنہ ، فرنگ آصفیہ)
قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

شبیبہ شبیبہ - پانی کے چھپکے یا پانی میں گھسنے کی
آواز - اردو (نور الفتنہ ، فرنگ آصفیہ)
قول فیصل - لکھنؤ میں اس جگہ جھپٹ جھپٹ نہ بولوں

شبیبہ شبیبہ - بے درپے تہی یا بیدار یا تلواریں
کی آواز - کسی ٹپکے اور چپکے پریم مارنے کی آواز
اردو قلیل الاستعمال

دو لکھ سیف تیز شبیبہ شبیبہ اگر علی
آہنا حشران میں منور اور کر چسبی (ادب)

قول فیصل - چادر چھری تلواریں اور خنجر کے لئے
اس کا استعمال ہو - جیسے - "روسیوں نے بھی
تلواریں اور رقصین سے شبیبہ چلنے لگی (زمانہ آزاد)
شبیبہ - دبا لفظ ، تشدید دم ، خنجر ، سر ملانی زبان
کا لفظ یعنی حسین ، خوبصورت -

قول فیصل - جناب ہارون کے بڑے بیٹے اور
جناب رسول خدا العلم کے بڑے واسے امام حسن
کا نام ہے عربی میں اس کا ترجمہ حسن ہو -

شبیبہ شبیبہ - دبا لفظ ، تشدید دم ، خنجر ، سر ملانی زبان
فارسی - مذکر ، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان
جتنے ہی آج کل محفل آسمانے اس کا خط

عاشق پر شبیبہ ہے مگر آفتاب کا "ہیرا"
شبیبہ شبیبہ - سورج کھلی کامر لہن جو سورج
کی روشنی نہیں دیکھ سکتا - فارسی صفت ، تعلیم
یافتہ طبقہ کی زبان -

ع شہزہ خچوں کو سورج کا اجالا نہ ہو۔ (اور)

شب شب - فارسی میں شب شب، پشاپ، شپ شپ ہے، جلد جلد چھپا چھپ، فارسی صفت۔ (نور الفتن)

قول فیصل - اب ان معنی میں کی کے ساتھ شاپ شپ بولتی ہیں۔

شب شب - تیر ملانے کی متواتر آواز، فارسی صفت۔ (فرنگ صنفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے

شب شب - متواتر طور پر چلانے کی آواز، اردو صفت، تسلیل الاستعمال

پہل مٹ بھی پرے بجلی دل بادلوں کو لے کر۔

دھڑکی دیا تیری تلواروں کی شب شب نے (انشاء)

شنگے مارنا - تیزی سے راستے کو مارنا۔ اردو صفت عورتوں کی زبان۔

بھل صبر - کلمہ ٹور یہ گنج کی رک رک پر یہ کہاں شنگے مارنے ہوئے چلے جا رہے تھے۔

قول فیصل - لے لے شنگے ڈالنے کو بھی شنگے مارنا بولتی ہیں، اسی کو ڈنگے مارنا بھی کہتی ہیں۔

شپ شپ - شہزادہ کا صغیر، نیک، خوب صورت حسین - جناب ہارون کے دوست، ریشے اور جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست، نواسے امام حسین کا نام یہ لفظ حسین کا ترجمہ ہے اور سریانی زبان کا لفظ ہے۔

شپیر کا جو لہو بنا ہے یہ شفق

ادنیٰ ہے دلیل رتبہ اسے کی (انیس)

شتا - دبا کسر، جاڑا، سردی کا موسم، سرا، جو ہندوستان میں وسط زمیں سے وسط فروری تک رہتا ہے۔ عربی - مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

گردل خاک کی جان فروبتہ کھنچ کے سہ

ما بین کوہ قاف و یان شتا گرا

قول فیصل - صفت و شتا کی ترکیب زیادہ زبانیوں کے شتا - پاشا، قہر، پتھر، دھول، ہندی مذکر عوام و بازار کی زبان دہلی کا مرث (فرنگ صنفیہ)

شتاب - دبا کسر، جلد، جھٹ، پٹ، فوراً فی الفور، بلا توقف، فارسی، فصیح، رائج

ساقی جو کچھ کو عین غایت سے جام دے

لے اور ملا کے آنکھوں سے پی جا اسے شتاب (ذوق)

شتا - وہ کاغذ میں کو بارہ میں تر کر کے شنگ کرتے اور نفیثہ بارہ کی جگہ استعمال کرتے ہیں بعض کرتے تو شتا ہے سے بھی بدلے زیادہ وہ شتاب آگ لگانے میں دیر اس کے نہ ہونے صلی (ذوق)

شہل - پس وہ تعریف و خدایات ان بزرگواروں کی بارہ پر شتاب اور سونے پر سہاگا کا کام کر گئی اور کچھ شوق شہر سخن پیدا ہو گیا۔ (تذکرہ انتخاب یادگار)

قول فیصل - کتابوں میں اس کا املا شتابہ ملتا ہے۔

شتا - دبا کسر، تیزی کرتا ہوا۔ جلد باز، دور کرنے والا، فارسی، صفت، تسلیل الاستعمال

اور گل لئے آفتاب تا باں (مکر اسیم)

نہ کام سحر ہوا شتا باں

شتاب کار - تعلیم کار، جلد باز، فارسی صفت (نور الفتن)

قول فیصل - عام طور سے زبانیوں پر نہیں ہے۔

شتاب کار - پھر تیار، جیت، تروتربا، فارسی (فرنگ صنفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

شتائی - دبا کسر، تیزی، جلدی، فارسی، تروت

تسلیل الاستعمال

دنیا ہے تیر عادت گاہ مستبری

یاں سے تو اپنا پلک شتا بی نکال چلی (تبر)

قول فیصل - یہ شتاب کا مزید علیہ ہے۔

(حرف جاری) کے اعلائے کے ساتھ بھی استعمال ہوتا ہے کام کئے عتیق میں بہت پر مسیر (تبر)

ہم ہی فارغ ہوئے شتا بی سے

اضطراب اور گھبراہٹ کے معنوں میں بھی پرانی عورتیں بولتی ہیں

شتا - دبا کسر، دل و فتح چارم، ٹخنہ، ٹھہری جو پیر اور پندلی کے جوڑ پر ہوتی ہے۔ فارسی، تروت

قول فیصل - یہ لفظ اردو کے لئے بالکل غیرانوس ہے چنانچہ صاحب فرنگ اڑنے لگا ہے۔ وہاں پان اردو کی پڑیاں پسلیاں ایسے پھر الفاظ سے کہیں تو رہیں؟

شتا - بد معن عورت۔ اردو، تروت، شنگ

جو د گھر میں رکھے ہو اک شتا

کہیں چنگ کرے کہیں دہ لکھا (تبر)

بڑی شتا ہیں بی ڈریے ان مردوں کے دیے ہیں

جلی میں گھوڑے مردوں کو میل ہے نہ بارت کا

قول فیصل - جان صاحب شتا بھی کہا ہے۔

اکہ ہی شتا ہے، جی بھل باجی کی بھ

سوئے سوئے کیا لکے ہیں بچے طوفان د (مال شتا)

عربی میں اس کی اصل (مطلح) ہو جس کے معنی ہیں بے حیاء بے غصیت۔

مشر - اونٹ، فارسی، تذکرہ

ہر سفر کو بکساری سفر میں چاہئے

کیوں مشر بن جا ہے غم غمہ و خراگاہ کا (تبر)

قول فیصل - فارسی میں غمین ہر۔

دین از لقمہ لبک سادہ

ناگ فادہ بآتش چر مشر (توقی سکیم)

اردو میں بفتح دوم شتر زبانوں پر
حاکم کا حکم یہ ہے کہ پانی بشر نہیں
گھوڑے میں سوار نہیں اور شتر نہیں (دانیق)
شتران را بہ غمزہ می گیرند۔ اونٹوں کو بیگار
میں پکڑ لیتے ہیں۔ یعنی میرے آدمیوں سے لوگ مفت کام
لیتے ہیں۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ (فرنگی مثال)
شتران۔۔۔ اونٹ لگانے والا۔ اونٹ والا
فارسی۔ تذکر
حاصل شد۔ اب تجویز یہ ہوتی ہے کہ ایک ساندنی سوار جاکر سچھا
بجھا کرے اسے گزشتہ زبان پھر شتران کو لاکھ صحبت دیتا ہو تو کیا افسانہ (آزاد)
قول فیصل۔ شتران کی جگہ پر شتران بھی نظر
استعمال ہوا ہے۔
کوئی بولا کہ عابد کو حرم کا پیشوا کرلو
جو اس بیمار میں طاقت ہو شتران کرکچو یہ طبعہ میکن
شتر بے مہار۔۔۔ بے یکل کا اونٹ، آزاد اور
قابو سے باہر ہوتا ہے۔ (کنایت) ناشائستہ، آزاد، نڈر
فارسی صفت۔
نچلا بھی تو وہ نلک پر ہمار روز
غمزے کی ہے نہ وہ شتر بے مہار روز (صفا)
آتا تھا کدے پہ گیا کعبہ کی طرف
پہل سوچا بھی شتر بے مہار ہے (صفا)
قول فیصل شتر بے مہار زیادہ تر آدمی کے لئے
متعلق ہے۔
بے زب چہرہ و عطر کی ریش و عطر کی
مہار ہے شتر بے مہار کے قابل (شاد بکھنوی)
شتر پا۔۔۔ سورج کھنک کا بھول رگل آفتاب،
فارسی، تذکر
قول فیصل۔ اردو زبان سے اس لفظ کا کوئی نہیں

شتر خانہ۔۔۔ وہ مکان جہاں اونٹ رہتے
ہیں۔ فارسی، تذکر، قلیل الاستعمال
محل صفت۔ زبان اس قدر کی جاتی ہے کہ شاید
سلطانی شتر خانے کی رائیڈیاں بھی نہ چلتی ہوں گی۔
(ضمانہ آزاد)
شتر سوار۔۔۔ ساندنی سوار کا قصہ، وہ ساندنی
سوار جو چھیاں بنیا تا ہے۔ فارسی، تذکر، قلیل الاستعمال
محل صفت۔ حضور میں عرض ہوئی کہ خیر اچھے اور جماعت
کثیران کے ہمراہی شتر سوار تھے (درد باد اکبری)
قول فیصل۔ شتر سوار کی جگہ نظر شتر سوار
بھی استعمال ہو۔
ع۔ ہے روایت شتر سوار کسی کا تھا اصل (دیگر)
اسی کو شتر سوار بھی کہتے تھے۔
کوئی بولا جودھر لوہیں پڑی ہیں ان کے پیادوں کی
سواری سے چلواد دھرو کو ان شتر سواروں کی تھیں
شتر سرخ۔۔۔ سرخ رنگ کا اونٹ جو کیا ب
ہوتا ہے۔ فارسی ترکیب، سرخ، راج
پینے ہوئے زورہ شتر سرخ پر سوار
لگا کوہ پر شرار دھواں تھا شرار میں (نظم طابھائی)
شتر صالح بہ از مردم طالح۔ نیک
اونٹ بہ کردار آدمی سے اچھا ہے۔ فارسی، مثل،
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ (فرنگی مثال)
شتر غمزہ۔۔۔ (کنایت) فریب و بدی، کرا فریب
چالاک، دغا، فطرت، شرارت، فارسی، تذکر
متردک۔
شتر غمزے کے چرخ غیدہ پشت نے کیا کیا
شتر آرا مرے نالوں نے اس کی آنکھیں پو (ظفر)
شتر غمزہ۔۔۔ (کنایت) ہار جیا، ناموزوں شتر۔ فارسی
تذکر، فصیح، راج

عزیز ذائقہ ایسے کے بکھو گے شتر غمزے
اگر مجھوں کو مل جائے گی ثابت سارابی کی (ذوق)
شتر غمزہ کرنا۔۔۔ بے جانہ کرنا، اردو متر
فصیح، راج
محل صفت۔ اللہ انہ کو سوں تک جلوں پر ۴۵
انہی دتیلے، ایک دنتے، دست، دم کئے، کوئی رنج
کو سوند سے اچھا لگتا ہے۔۔۔۔۔ اونٹ بھلاتے ہیں
شتر غمزے کرتے جاتے ہیں۔ (ضمانہ آزاد)
قول فیصل۔ یعنی فریب کرنا بھی استعمال ہوا
ہے جواب متردک ہے۔
کر شتر غمزہ اور اس سے لپٹ
دے اگر ننگا کر ادیا جھٹ پٹ (مشت گلزار)
شتر غمزے اٹھانا۔۔۔ ناز بجا برداشت کرنا
اردو صرف، فصیح، راج
اٹھائے ہیں مجھوں نے لیلیٰ کی خاطر (اجیر)
شتر غمزہ سارباں کیسے کیسے
شتر غمزے دکھانا۔۔۔ ناز بجا دکھانا
اردو صرف، فصیح، راج
محل صفت۔ اب سینے کے جنگلی اونٹ پاؤں کی نسبت
زیادہ غاکی رنگ کا ہوتا ہے لیکن ناک کے پاس
زرد اور زرد۔ پھر حلیم الطبع، سلیم المزاج اتنے
بڑے کہ جب چاہئے جنگل سے پکڑ لائے۔ ہاں
ذرا شتر غمزے تو دکھائیں گے کہ چھپ سے دم
میں آجائیں گے۔ (ضمانہ آزاد)
شتر کینہ۔۔۔ منافق، کینہ پرور۔ وہ شخص
جو ہمیشہ دل میں کینہ رکھے۔ فارسی، تذکر، تعلیم
یافتہ طبقے کی زبان۔
قول فیصل۔ اونٹ عداوت کا بدلہ دے کہ پتہ پڑتا
ہے کہہ اجازت افسردہ جہ بالا محنوں میں پورے لے گئے۔

شتر گاو بڑا۔ ایک چوپائے کا نام جس کی گردن اونٹ سے اور کھر بیل سے مشابہ ہوتی ہے۔
نرناضہ۔ فارسی، مذکر

قول فیصل۔ یہ جانور معصوم کے فراح میں اکثر پایا جاتا ہے۔ چونکہ رنگ بلیک سے ملتا ہوتا ہے اس لئے اس کو شتر گاو ونگ بھی کہتے ہیں۔ لوگوں کا بیان ہے کہ عجیب الخلقت جانور اتھ جتنی اور پیازی بیل کے ساتھ جفتی ہونے سے پیدا ہوتا ہے اس کا قد سر کی چوٹی سے لے کر کھروں تک ۱۰ گز ناچنے میں آیا ہے۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں دے۔

شتر گربہ دشر۔ اونٹ + گربہ = بی، دو ناموافق چیزیں جن میں سے ایک جلد اور دوسری پست ہو۔ اصطلاح شتر میں ایک ہی چیز کو تعلیم و تحقیر دونوں کے ساتھ ذکر کرنا شتر گربہ جو فارسی مذکر۔ علم عربی، کی اصطلاح۔

محمل حشر۔ اذا حشر الافراد کی ملک سے ایسے زیادہ قدر کی اس حشر انسانی مصنف کو رسالہ اصلاح کی تعلیم پر آمادہ کیا جس میں آتش و نار کے زمانے سے قبل الفاظ شتر نے ترک کیے ہیں۔ ان کے بیان پر اس کے علاوہ عمدہ عمدہ نام نہ ملے گئے ہیں۔ جیسے تعلیم شتر گربہ، پہلے دم، املا و غیرہ۔ (رسالہ اردو جملی بابۃ ماہ اکتوبر ۱۹۱۵ء)

قول فیصل۔ خوب شاعری میں سے شتر گربہ بھی ایک عیب ہے۔ اس کو شتر گربہ اس لیے کہتے ہیں کہ اونٹ اور بیل میں جو مناسبت ہے وہی شتر گربہ جس و مفرد کثرت تعلیم و تحقیر میں بھی ہے جیسے عربی کلمہ تعلیم ہنر کہ شتر ہیں اور مفرد کلمہ تحقیر ہنر کہ گربہ۔ ایک جملے میں ان دونوں کا اجتماع محض نادرست ہے جیسے ہم کہتا ہوں۔ میں کہتا ہوں یا ہم کہتے ہیں کی جگہ تم فرماتے ہو۔ آپ فرماتے ہیں کی جگہ تم فرماتے ہو یا چھوٹے کے لئے ہے۔ اور

فرمانا کمال تعلیم پر دلالت کرتا ہے۔ اگر مختلف جہوں میں ہو اور وہ جملے ایک شرم میں ہوں تو جائز ہے لیکن اس قسم سے بھی احتیاط کرنا چاہیے مثال کے طور پر

آیو دامن اٹھائے مدفن عشاق پر
اللہ نے ہائے نہ کوئی نیرے دہاں کی عمر (ذریعہ)

نظم میں شتر گربہ زیادہ دیکھا جاتا ہے۔
شتر مرغ :- ایک پرند کا نام جو بعض اعضاء میں اونٹ سے مشابہ ہوتا ہے اور اس کے پر بھی ہوتے ہیں۔ جنوبی امریکا میں پایا جاتا ہے۔ فارسی، مذکر، رائج

قول فیصل۔ یہ جانور صحرائے عرب و افریقہ میں بھی پایا جاتا ہے۔ اس کا قد سو اتین گز کا ہوتا ہے۔ گھوڑے سے تیز دوڑتا ہے۔ اس کی خوراک غلہ یا نباتات ہے کنگر پتھر بھی کھنکھاتا ہے قد میں دیو سے کم نہیں ہوتا۔ اس کے پر چوتے ہیں مگر اونٹ نہیں سکتا۔ یہ تیس اندوں سے کم نہیں ہوتا

شتر نال :- ایک قسم کی چھوٹی توپ جو اونٹ کی پیٹھ پر لدتی اور اس پر چلائی جاتی ہے زبور ایسی توپیں بادشاہ کی سواری میں اکثر ہوا کرتی تھیں اور وہ تمام راستے چھوٹی جاتی تھیں فارسی، مؤنث
شتری :- اونٹ کے رنگ کا، گدڑی بادامی جیسے شتری بانات۔ فارسی صفت (ذریعہ لغت)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بلتا۔
شتری :- اونٹ کے بالوں کا جیسے شتری جفتہ۔ (ذریعہ لغت)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔
شتری :- نقارہ جو اونٹ کی پیٹھ پر رکھا

جاتا ہے۔ تذکرہ (ذریعہ لغت)
قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
شتم :- گالی، گالی دینا، مغربی، مذکر۔

(ذریعہ لغت)
قول فیصل۔ اردو میں سب شتم کی ترکیب سے رائج ہے تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔
شجاع :- دلیر، بہادر، جری، عسکری صفت، فصیح، رائج

محمل حشر :- جو رحمدل نہیں وہ شجاع نہیں (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ صحیح تینوں حرکتوں سے ہے مگر بعض لکھنؤ بفتح اول بولتے ہیں اور عجم لفظ اول۔ اس کی عربی جمع شجاعان جو اردو میں بھی رائج ہے جیسے شجاعان عرب، شجاعان زمانہ

شجاع شتر خدا ہیں
شجاعان عرب کی پیشانی ہیں (سراج المصابین)
شجاعت :- دل، دلچاسم، بہادری، دلیری عربی، مؤنث، فصیح، رائج

دم جو ٹوٹے ہوئے تو شجاعت نہیں جاتی
مرنے پر بھی چھری بننا شجاعت نہیں جاتی (دائیں)
شجاعت گھر کی کینز ہے :- بہادری اور جرات میراث میں ہے، غانداف بہادر ہے اردو صرف، فصیح، رائج

لکھی شجاعت تو ترے گھر کی کینز (نظم جلالہائی)
بذل تو تر اخستانہ زاد کیا (نظم جلالہائی)
قول فیصل۔ ہضم ایل بولنا درست نہیں
شتر :- (ذریعہ لغت) درخت جس میں تنہا عربی، مذکر، فصیح، رائج

سفر شتر مسافر کو از بہتر ہے

ہزار ہا شجر سایہ دار راہ میں ہے (آتش)
قول فیصل - شجر بنی گینے میں جو درخت کا عکس ہوتا ہے وہ بھی شجر ہے۔

وہ شجر ترے گینے میں
سیکڑوں میں پہاڑی درخت (خواب ویر)
شجر پیدا ہونا - درخت اگانا، ارد و صرف
نسیج، راج

دفن میں کشتہ تھاوی سردہری کے جہاں
میشتر ہوتا ہے پیدا دل شجر کا ذر کا (ذوق)
شجر دار - وہ گینہ جس میں پیر سے ہے ہوتے
ہوں۔ سنگ شجر - فارسی - سنگ (زنگ آصفیہ)
قول فیصل - اہل کھنڈا یہ گینے کو شجر دار نہیں شجر کہتے ہیں۔

شجرہ زقوم - شجر کا درخت - فارسی ترکیب
تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان

کوئی نہر نوش نہ رہا نہیں بچا ذوق درخت
شجر زقوم دوزخ میں بھی خشک وود ہوتا (ذوق)
شجر طور (یا) شجر کلیم - وادی امین میں کوہ
تور سے پاس ایک درخت ہے جس پر حضرت موسیٰ کو کلی
دکھائی دی تھی اسکا کوئل طور بھی کہتے ہیں، فارسی تذکرہ
راج

شجرہ - فصیحین درخت، پودا، عربی، تذکرہ
(زنگ آصفیہ)

قول فیصل - اردو میں ان معنوں میں متل نہیں
شجرہ - شجرہ کا نام، شجرہ کا نام، شجرہ کا نام
اعلیٰ کی کل اور درخت اور درخت ہو - فارسی، تذکرہ
نسیج، راج

شجرہ پیر معانی میں نکل آئیں شاخیں
حزمت دفتر میں تر آنا ہے غلغلہ

قول فیصل - عربی میں لغت اول دوم سوم
ہے۔ فارسیوں نے ہکون دوم استعمال کیا
شجرہ - وہ کاغذ جس میں شاخ اپنے
پیروں کا نام اور سلسلہ لکھ کر مرید کو دیتے ہیں - فارسی
اہل تصوف کی اصطلاح

گر سلسلہ ہے گیسوے مشکین مصطفیٰ
بے سایہ سرد - شجرہ ہوا میرے پیر کا (تاشیح)

شجرہ - رباعی کے بارہ بارہ اوزان میں
علمہ علمہ محول کو ایک کی پنج اور مغول کو
دوسرے کی جو قائم کر کے باقی فردع کو شاخوں
کی مثل لکھ کر درخت کی شکل بناتے ہیں اور اس کو
شجرہ کہتے ہیں - فارسی اصطلاح عروض

شجرہ قلیبہ - نسل رسول، اولاد علی وفاطہ
فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان

شجرہ قلعہ - پیروں کا شجرہ اور ٹوپی جو
تبر خا مریدوں کو دی جاتی ہے - اردو، تذکرہ
(زور لغت)

قول فیصل - قلعہ کا معنی ٹوپی کا شجرہ ہوا ہے
گھر کا اسباب - انگرہ کھنڈا، پوریا، بڑھانے کے معنی
میں بھی اہل دہلی کی زبان ہو - اہل کھنڈا کسی معنی
میں نہیں بولتے۔

شجرہ قلعہ اٹھانا - بستر باندہ کر چنے کا
نیار لکھنا، پوریا بڑھانا، بھانڈا - اردو صرف

شجرہ طحوشہ - لغت کیا جو شجرہ، بر سے برا
شجرہ عربی الفاظ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان

سرود اس نوجوان کا بس ہے غج آواز کو
شجرہ - شجرہ کا نام، شجرہ کا نام
شجرہ بنی گینہ یا ننگ - سنگ شجرہ، گینہ

جس کے پتھر پر قدرتی طور سے کسی درخت یا کسی اور
قدرتی شکل کا عکس اتر آیا ہو ٹوپی فارسی، الفاظ
تذکرہ، نسیج، راج

نگ جابوں کے ہوتے جس علم سے شجرہ
ہے پھر مرے کی ہوا رنگ نیم سحری خوب
قول فیصل - شجرہ کا گینہ نفسی بھی ہوتا ہے۔

شجرہ - درخت اول ویاے معروف، بہادر، دیر
عربی - تذکرہ تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان

قول فیصل - سولت ناموں الاغلاطے نکھا ہو کہ
بعض لوگوں کو اس کے عربی ہونے میں تاخیر عالا کہ
صالح وغیرہ میں برابر پایا جاتا ہے بغیر درخت متل ہو۔

شجرہ - نظام دکن ذاب محبوب علی شاہ
امداد شاہ کے سچا ماسٹر اسے ذاب نظم جاہ مبارک کا شعر

شجرہ - (بودون جسم) چربی - عربی تونٹ تعلیم
یافتہ طبقہ کی زبان

قول فیصل - ترکیب کے ساتھ زیادہ بولتے ہیں جیسے
شجرہ خنریر (سود کی چربی)

شجرہ - مٹا پھر بھی، چنانچہ شجرہ بولے آدمی
کو اسی وجہ سے کہتے ہیں مٹا مٹا مٹا، کسی پھل
کا ایک پتھر - عربی، تونٹ (زنگ آصفیہ)

قول فیصل - کسی معنی میں اہل کھنڈا نہیں بولتے۔
شجرہ - حافظ شہر، کوڑاں، عربی، تذکرہ تعلیم یافتہ
طبقہ کی زبان

مہر رخشاں کا نام خسرہ دوز
افا اباں کا ہم شجرہ شام (غالب)

قول فیصل - جو کیدار کے معنی میں ہی استعمال ہوا
ہے۔

درد از سے چو دیو دیں کا تھا پیرا
بھو کے خبر دو شجرہ شجرہ (تذکرہ تعلیم)

یہ لفظ عربی میں بالکسر ہو مگر اردو میں بالفتح ہے ،
 رشتہ (زبانوں پر ہے جیسے 'اثر' شمع مر وک نام'
 مولف عجائب لغت کے لکھنے کے مطابق کج کل
 ایران میں شخصہ کو محاسب کہتے ہیں ۔
 شخصہ :۔ مضاف جو کیفیت کی فعل کی حفاظت
 کرتا ہے ۔ اردو (ذو لغت)
 قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔
 شیخ (بروزن کریم) ہوتا ، جس کے جسم میں چربی
 زیادہ ہو ۔ عربی ۔ صفت
 قول فیصل ۔ تنہا نہیں بولتے ۔ بحیم شمیم کے
 کہتے ہیں ۔
 شخصہ :۔ (اللح) آدمی کا جسم کا بعد مردم ، وجود
 انسان ، بدن ۔ عربی ۔ مذکر (فرنگ آصفیہ)
 قول فیصل ۔ نئی معنی میں نہیں بولتے ۔ آدمی
 بشر کے معنی میں متعل ہو ۔
 دوست دشمن میں بہرہ در تجھ سے
 کون سا شخص مستفید نہیں (دند)
 شخصہ :۔ (ایک کے ساتھ) فرد ۔ یکتا کے معنوں
 میں ۔ عربی لفظ قلیل الاستعمال
 کیوں داغ کا نام آتے ہی نفرت ہوتا ہے کہ
 اگر شخص جو وہ نام اسے سمجھے ہوئے کیا ہے (داغ)
 شخصہ :۔ وہ شخص جو وہ فیصلہ کرے
 حکم ۔ فارسی ترکیب ۔ صفت ، فصیح ، راجح
 شخصہ :۔ (جہنی آدمی) غیر متعلق آدمی ، فارسی
 ترکیب ، مذکر ، فصیح ، راجح
 محل صر ۔ شخصہ :۔ کلمات حیات میں شریک کرنے
 کا نتیجہ کہ ٹھہری ہوئی شادی اجڑ گئی
 شخصہ :۔ (ایک آدمی) تنہا آدمی ، ایک
 آدمی ، فارسی ترکیب ، مذکر ، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان

محل صر ۔ شخصہ :۔ واحد کی گواہی شرعاً قابل قبول
 نہیں ۔
 شخصہ :۔ وہ شخص جس کا کوئی ساتھی
 یا مددگار نہ ہو ۔ بلا معاون ۔ فارسی ترکیب ، مذکر
 اصطلاح قانون ۔ (فرنگ آصفیہ)
 قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔
 شخصہ :۔ شخص واحد سے منسوب ایک
 آدمی سے متعلق فارسی صفت فصیح ، راجح
 رازداری سے خدا کے لئے باز آئی آپ
 پٹ پٹ ہوئے گا کوئی راز جو شخصی ہوگا (ظہیر)
 شخصہ :۔ ذات ، ہستی ۔ عربی ، مؤنث
 فصیح ، راجح
 ہم کو معلوم ہے تری حالت
 کام آئے گی یہ نہ شخصیت (ادج)
 قول فیصل ۔ شخصیت ، یا ، بھی متعلق ہوندا
 شخصہ :۔ انسانیت ، آدمیت ،
 بشریت ، عربی ، مؤنث (فرنگ آصفیہ)
 قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔
 شخصہ :۔ (شخصی) غرور ، شان ، اردو
 مؤنث ، عوام کی زبان
 محل صر ۔ ان کی ساری شخصیت نکل گئی ۔
 (ذو لغت)
 شخصہ :۔ عرت ، ہمت ، وقعت
 شان ، وقار ، اردو ، مؤنث
 محل صر ۔ ایسا نہ ہو کہ ساری شخصیت نکل جائے
 (فرنگ آصفیہ)
 قول فیصل ۔ یہاں بھی شخصیت کے معنی
 وہی غرور اور شیخی کے ہیں ۔
 شخصہ :۔ شرافت ، اصالت ،

عالمینائی ، خوبی ، بھلائی ، اردو ، مؤنث (فرنگ آصفیہ)
 قول فیصل ۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔
 شخصیت بگھارنا :۔ (شخصی) اذنا ، ڈینگ
 کی لینا ، اترانا ، تھلنی کرنا (ذو لغت)
 قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔
 شخصیت جانا :۔ اترانا ، شخی بگھارنا ،
 ڈینگ مارنا ، اردو صرف ، غورقوں کی زبان ۔
 محل صر ۔ خواہی خواہی شخصیت جتانے سے
 آدمی ذلیل ہوتا ہے ۔ (خانہ آزاد)
 شخصہ :۔ جمہوری حکومت کا
 نقیض ۔ وہ حکومت جس میں بادشاہ کو ہر امر کا
 کلی اختیار ہو ، عربی الفاظ ، مؤنث ، فصیح ، راجح
 محل صر ۔ ابھی تک دنیا یہ نہ ملے کہ کسی شخص
 حکومت برتر ہے یا جمہوری ۔
 شخصہ :۔ معاملات ۔ نجی امور ۔ کسی
 ایک ذات سے تعلق رکھنے والے معاملات ،
 عربی الفاظ ، مذکر ، فصیح ، راجح
 لیکن یہ امر اسے دل ہی دل میں دوشیر
 شخصہ :۔ معاملات کی حد تک ہے امر خیر (جوش)
 شد :۔ گیا گزرا ہوا ۔ کسی کام کی ابتدا
 آغاز ، بیشتر جنگ کی ابتدا کے لئے مستعمل
 ہے ۔ فارسی ، مؤنث ، قریب بہ مترادف
 محل صر ۔ شیر ہستی کی لڑائی ۔ مرغ کی پالی
 اور یہ بھی نہ بھی تو کنگڑے ہی کی شد ہی ۔
 (ذو لغت)
 قول فیصل ۔ اس کا مفہوم جتنا اور طو پانا
 بھی ہے ۔
 شد (مرکبات میں) سختی ، مضبوطی ، تہادری
 عربی (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل - تنہا نہیں بولتے شد و مد کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

شدا - عربی میں شد - حملہ کرنا کسی پر شدت ایک حملہ فارسی میں شدہ - علم - نشان - علم وہ - حیدر ابو شہدائے کربلا کی یادگار میں محرم میں نکالا کرتے یا تہزیروں کے ساتھ رکھتے ہیں - جاندی کا بیجہ ایک لکڑی پر لگاتے اور لال سبز کپڑے بانہتے اور اس کو شد کہتے ہیں - اٹھنا بھگنا کے ساتھ - فارسی - تذکرہ - دہلی کی زبان -

(فرنگ آصفیہ و نور لغت)

محمل صر - ساتویں محرم کو شد سے نکلتے۔ (نور لغت)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے - البتہ بعض دیہاتوں میں اب بھی شدہ کہتے ہیں - ان پر حد دیاتی سرد بولتے ہیں -

شدا - درخت اول و تشدید (قوم عاد کے ایک بڑے بادشاہ کا نام جس نے خدائی کا دعویٰ کیا اور بہشت کے نمونے پر ایک باغ بنوایا تھا جو باغ ارم کے نام سے مشہور ہے) باغ جو میں سیل کی وسعت میں نہایت عمدہ اور عالی شان عمارات اور انواع و اقسام کے درختوں سے آراستہ کیا گیا تھا - جب باغ متباد ہو گیا - شداد دیکھنے کو گیا جیسے ہی دروازے پر قدم رکھا اس کی روح پر داز کر گئی - عربی - تذکرہ راج

اکثر ہے دست کاری مردم خدا پسند شداد سے ارم جو یہ کعبہ خلیل سے (دشک) قول فیصل - صاحب فرنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ ایک مشہور کافر بادشاہ مصر و روم کا نام

جو قوم نبی سے تھا - اپنے بجائی شریک کے بدعت نشین ہوا - صفاک تازی اس کا بھانجا تھا خدائی کا دعویٰ کر کے بہشت کے بجائے باغ ارم اس نے بنوایا تھا اور اس میں جوردوں کے بجائے حسین عورتیں اور غلاموں کے عوض حسین مرد چھوڑے تھے - جس وقت باغ تیار ہو گیا اور یہ اس کے ملاحظہ کرنے کو گیا تو خدا کے حکم سے گھوڑے کی رہا میں سے پیرز اتارنے پایا تھا کہ روح قبض ہو گئی اور سارا دعویٰ رکھا رہا - اس باغ کے تین طبقے تھے اور ہر ایک طبقہ نئے انداز سے آراستہ تھا ملک مصر میں اسی کے دم سے ترقی ہوئی -

شدا - امد و فتح اول و کسر سوم (تکلیفیں) سختیاں - عربی - تذکرہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ادب گماں شدا - امد و دنیا یہ صبر کہ خطرت کو ترے ساتھ کوئی دشمنی نہیں (اسی لفظ)

قول فیصل - یہ شدیدہ کی جمع ہے - شدیدہ اردو میں رائج نہیں -

شدا - امد - در بضم اول - سیل جوں - رسم دراد فارسی - موت - شروک -

بہم شد امد و گفت و شنید سے باز آئے ہم ایسے دوستوں کی باز دید باز آئے (ادج)

شدا - امد سے - قدات سے - ابتدا سے اول سے - اپنی رسم و رواج کے موافق - اردو - تابع فعل -

قول فیصل - اب لکھنؤ میں رائج نہیں -

شدا - امد - کسی کام کی تھوڑی سی واقفیت یا بہارت ہونا - تھوڑا سا دمک - یونہی سی خلعت قدرے قلیل واقفیت - فارسی - موت

(فرنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ تھوڑی سی واقفیت کے معنوں میں بولتے ہیں -

شدا - امد - پڑھنے لکھنے کا تھوڑا سا سواد حرف شناسی - فارسی - موت - عورتوں کی زبان محمل صر - وہ فقط شد کا علم رکھتے تھے مگر اپنے تئیں ہندوستان کا صاحب کہتے تھے -

(آب حیات)

شدا - امد - جاننا - قدرے قلیل واقفیت رکھنا - اردو صرف عورتوں کی زبان -

محمل صر - طرز تعلیم مولانا - محض نادانقت پڑھے لکھے بھی داہی ہی داہی تھے - کچھ شد بد جانتے تھے -

شدا - امد - (فنا ازاد) کم موادی ہونا - اردو صرف عورتوں کی زبان

ان کو اردو میں ہے شد بد ہو گئی اب پڑھائیں گے انھیں ہم فارسی

شدت - تکلیف - عربی - موت - طبع الاستعمال اگر آکر پڑے تجھ پر مصیبت

اٹھا نصبر کی بنی شدا (زمیناے امد)

شدت - سختی - جبر و قہر - زور و آوری عربی - موت قلیل الاستعمال -

قول فیصل - اہل لکھنؤ اب بھی اب تشدد زیادہ بولتے ہیں زمیناکی یہ سب ہے گی شرارت

کو اس پر اس طرح سے کہ شدت (زمیناے امد)

شدت - امد - زیادتی - زور - جوش و خروش - فارسی - موت - فصیح - رائج

تیرے لفظوں کو ہوا زنگ خا بار اس قدر ناز کی سے درد کی شانے میں شدت ہو گئی شدت سے را - زور سے سختی سے - اردو

صرف، نصیح، راجع
ع بابا میں شدت سے سنا کر آئے نہ کہ بکر و عشق
ع بڑھ گیا صنف کر شدت سے سنا کر آئے (کشتی)
شدت سے: زیادتی سے، کثرت سے، اثرات
کے ساتھ، اردو صرف، نصیح، راجع
محفل صفا: آج بڑی شدت سے بارش ہوئی
جل تھل بھر گئے۔
شدت کا: زور کا، بہت سا، سخت، اردو
نصیح، راجع
محفل صفا: ایسی شدت کا سنا کر آیا کہ غریب کی
سرسای کیفیت ہو گئی۔
قول فصیل: ممانیت کے لئے شدت کی
کہتے ہیں۔ جسے شدت کی بارش
شدت کرنا: زیادتی اختیار کرنا، بڑھانا،
اردو صرف، متروک۔
تپ عشق صنم نے شدت کی
سوز غم نے تباہ حالت کی (خاندان آزاد)
قول فصیل: اب شدت اختیار کرنا بولتے
ہیں۔
شدت کرنا: غم کرنا، زبردستی کرنا، کسی
بات میں سختی کرنا۔ اردو صرف
نہ راجع سے غالب کیا ہوا اگر اس شدت کی
ہمارا بھی تو آخر زور چلتا ہے گریب، پر
(غالب)
قول فصیل: اب اس جگہ تشدد پڑتے ہیں۔
شدت ہونا: زیادتی ہونا، کثرت ہونا، اردو
صرف، نصیح، راجع۔
کچھ دل ہی کچھ گیا ہے مراد نہ آج کل (حیرت)
کیفیت بہار کی شدت جن میں ہے سونہری

قول فصیل: بخار میں غم اور غصے وغیرہ کے لئے اس کا
استعمال زیادہ ہوتا ہے۔
یہ تپ غم کی ہے شدت اس سے تپ سنا کر
پریم راحت بھی دیتی ہے اس کے دن بھر کا (خوشی)
شدنی: بڑھنے (دل فتح دوم) ہونے والی بات، فارسی
موت، نصیح، راجع۔
کرتے ہیں عبت یا ملامت مجھے ناصح
بجور سے یہ خاک کا پتلا شدنی سے (دانش)
شدنی: اتفاق آفت، ناگہانی مصیبت فارسی موت، نصیح، راجع
خزاوے کی آٹھو لے بھی آنسو بکے جاری
عباس کی، ان کے بلایں یہ بیکاری
کیا کچھ شدنی ہے سرے عباس پر داری
قول فصیل: ہر ایک کے ساتھ اس کا صرت ہے۔
غیر محفوظ ہے ہر آفت سے
شدنی بھی تو عمر بھر نہ ہوئی (دانش)
قول فصیل: عورتیں بکون دم شدنی ہوتی ہیں۔
شدنی امر: ہونے والی بات، اتفاقیہ بات،
عربی فارسی الفاظ، نصیح، راجع
شدنی امر یہ دم دگماں کیا معنی
موت کے نام سے آٹھو لے کیا معنی (عباس)
محفل صفا: ایک دن شدنی امر گھر کی لڑکی سے
اور مجھ سے جو تکرار ہوئی وہ تنگ کر چکی تھی گرچہ وقت
آتا کہ گئی کہ بوی تم نے میاں کا نام نہ پوچھا۔ (خاندان آزاد)
شدنی شدت کرچہ خواہد شد: جو ہونے والا
تھا وہ ہو گیا اب اور کیا ہوگا۔ فارسی مثل تعلیم یافتہ
طبع کی زبان۔
شدت و عدا: شان و شوکت، ترک و احتشام
دھوم دھام، فارسی، تذکرہ، نصیح، راجع۔
محفل صفا: بڑی شدت سے برات چلی

قول فصیل: عربی میں شدہ، مضبوط کرنا، مد کشش
فارسیوں نے مندرجہ بالا معنی میں استعمال کیا۔
شد و عدا: آواز کا بلند کرنا اور کھینچنا، آواز کا
زور۔ فارسی، تذکرہ، علم موسیقی کی اصطلاح۔
یہ صحن موت اور یہ قرأت: شد و عدا
حقا کہ اس فصیح الغصہ ہے، کھینچ کا بند (دانش)
شد و عدا: جوش و خروش، زور، اردو، تذکرہ
نصیح، راجع
لطیف سخن بھی پیری میں اتنا نہیں سیر
اب شعر ہم پر ہے ہی تو وہ شد و عدا نہیں (تذکرہ)
قول فصیل: ایک مہمزم ہے: سختی، شدت، کثرت
تقریب جو، اور پھر اس شد و عدا کے ساتھ
سیری زبان نے مجھے جھوٹا بنا دیا (دانش)
شد و عدا سے: ترک و احتشام کے ساتھ، دھوم
دھام کے ساتھ، شان و شوکت سے، اردو صرف، نصیح، راجع
لیا جو دشت جنوں شد و عدا سے بھڑنے
مدانے دھوم اڑائی ہے چاروں کیا (تذکرہ)
محفل صفا: آپ نے بڑی شد و عدا سے شہر پوری کی تمام
ابا بیان الفاظ آپ کے ساتھ ہیں۔ (علم ہوش ربا)
قول فصیل: جنہیں جنہیں میں شد و عدا کے ساتھ بھی راک ہے
شد و عدا سے: زور سے، عبارت میں زور
پیدا کر کے، جاندار آواز سے، اردو، صرف
نصیح، راجع
سخن کرنے میں تعلق گونی ہی نہیں کرتا
پڑے ہیں شعر کوئی ہم سود بھی شد و عدا (تذکرہ)
قول فصیل: اس محل پر شد و عدا کے ساتھ بھی پڑتے
ہیں۔
تقریب حمد اور پھر اس شد و عدا کے ساتھ
سیری زبان نے مجھے جھوٹا بنا دیا (دانش)

شد و شد سے: یعنی کے ساتھ بڑی شدت سے
اردو صرف فصیح رائج

محل صر: انھوں نے بڑے شد و شد سے خط لکھا کہ میں
علائق ضابطہ کم کیوں سمجھی۔ (فنا نہ آزاد)

قول فیصل: اس محل پر شد و شد کے ساتھ بھی زبانوں
پر ہے۔

شدہ: علم، دھاد، پوش، عربی تذکرہ (فرنگی صغیر)
قول فیصل: اردو کے لئے غیر مانوس ہے۔

شدہ: علم، نشان، فارسی، تذکرہ، چونکہ پوش
کے وقت فوج کا بھٹا آگے رہتا ہے اس لئے یہ سنی متعل
ہوئے (فرنگی صغیر)

قول فیصل: اردو کے لئے غیر مانوس ہے۔

شدہ: دو علم جو تعریفوں کے ساتھ ہوتے ہیں
اردو تذکرہ (فرنگی صغیر)

قول فیصل: اہل کھنڈ نہیں بولتے البتہ دیباچوں میں
اس کی بگڑی ہوئی صورت 'سردا' رائج ہے مولف
فرنگی صغیر نے لکھا ہے کہ ساتویں محرم کو پچھے وغیرہ
کی شکل کے بنے ہوئے رنگ برنگ کے کپڑوں سے آراستہ
کسی جگہ زیارت کے واسطے رکھتے ہیں چنانچہ شدہ سے
لکھا اس سے مراد ہے۔ اس کا اطلاق سے بالکل غلط
ہے:

شدہ شدہ: رفتہ رفتہ آہستہ آہستہ
فارسی الفاظ فصیح رائج

محل صر: شدہ شدہ میاں سے بھی گوئیوں
نے باتوں باتوں میں کہنا شروع کیا۔ (فنا نہ آزاد)

قول فیصل: خبر کے ساتھ اس کا صرف زیادہ ہو
جیسے شدہ شدہ یہ خبر بادشاہ کی پہنچی:

شد ہو جانا: مقابلے کی شرط قرار پا جانا، بد
جانا۔ اردو صرف کنگوے بازوں کی اصطلاح۔

محل صر: بڑے ذواب صاحب سے چار انوار میں شد
ہو گئی ہیں کنگوے لڑے گا: تمہارا جی چاہے تم بھی چلو۔

شدہ: آریہ مذہب کو قبول کرنے والا ہندی
اہل ہندو کی زبان۔

قول فیصل: اہل ہندو کے دو فرقے ہیں۔ ایک کو
سناٹن دھرم اور دوسرے کو آریہ سماج کہتے ہیں۔

سناٹن دھرم واسے کسی غیر مذہب واسے کو اپنے مذہب
میں نہیں داخل کرتے مگر آریہ سماج واسے کسی غیر مذہب

واسے کو ہندو بنا لیتے ہیں۔ ہندو بناتے وقت اپنے میاں
کی رسم کے موافق کچھ کلمات پڑھاتے ہیں۔ ہندو مذہب

میں داخل کرنے کو شدہ ہی کرنا اور داخل ہونے کو شدھی
ہونا کہتے ہیں۔

یہ لفظ دراصل شدہ ہے مگر اس کا تلفظ اس طرح
کرتے ہیں کہ آخر میں یاے معروف کی بجائی سی جھانک

معلوم ہوتی ہے اس لفظ کے معنی مسمی ہیں پاکیزہ صبح
شدہ: (بروزن جدید) سخت متکلم، متواثر

شکل: دشار عربی صفت (فرنگی صغیر)

قول فیصل: معنی نبر میں اہل کھنڈ بولتے ہیں اور
کسی معنی میں رائج نہیں۔ جہاں کسی چیز کی زیادتی کا ظہار

مقصود ہوتا ہے وہاں صرف کرتے ہیں جیسے کل رات
کو اتنی شدید بارش ہوئی کہ پختہ مکالوں کی چھتیں ٹپکنے

لگیں: مختلف صورتوں سے اس کا صرف ہے جیسے
شدید جنگ، شدید نقصان، شدید مخالفت، ضرب

شدید وغیرہ۔

شدید: سید سجاد حسین خلیف الرشیدیہ محمد جعفر
صاحب کا تخلص۔ آپ رشید لکھنؤی کے ذواسے ہیں

خوش گو اور شائق رشید گو ہیں اور بہت اچھے مرثیہ
خوان بھی ہیں۔ آپ بہت ہی خلیق و شکر المزاج اور باوجود

ہستی اور کھنڈ کی پرانی تہذیب کا نمونہ ہیں صاحب تلامذہ

بھی ہیں شدہ: میر تقی میر سالی کی عمر دو۔
شدید لغت: جس کا کام سخت ہو۔ سختی کرنے والا

عربی صفت (ذکر لغت)
قول فیصل: اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

شر: (بالفتح و تشدید دم) بدی، شرارت
برائی، جھگڑا، فساد، خرابی، عربی۔ تذکرہ فصیح رائج

عینوں سے اشارے مرے آگے سر مٹھل
بیر آپ کہیں گے کہ مجھے شر نہیں آتا (تیسرا)

قول فیصل: دہلی میں ٹوٹ ہے۔

نہ تھا ان میں حاکم لڑائی کا دھیاں
فقط باتوں باتوں میں شر ہو گئی (معاذ)

شراب: (بالکسر) خریدنا، خریداری، بول لینا
عربی، توڑت تعلیم یافتہ طیفی کی زبان۔

بولانے سکرا کے کہا کیا مضائقہ
ہوتی ہے یوں ہی صبح و شرا کیا مضائقہ (تیسرا)

قول فیصل: عربی میں اس کے معنی چچا اور دل
لینا دونوں ہیں مگر اردو میں صرف مول لینے کو شراب

کہتے ہیں اور صبح بمعنی چچا کے ساتھ لاکے بولتے ہیں بیا
کہ مثال سے واضح ہے عربی میں اس کا رسم الخط شرابی بھی ہے۔

شراب: (بروزن کباب) عرق پانی شربت
ہر رقیق چیز جو پی جائے۔ عربی، ہونٹ۔ (ذکر لغت)

قول فیصل: اردو میں عام طور سے اس معنی میں نہیں بولتے۔

شراب: نشہ پیدا کرنے والا ارتق۔ نشہ
بادہ۔ عربی لفظ معنی فارسی۔ توڑت فصیح رائج

اسے محنت نہ بھینک اسے محنت نہ بھینک
مکالم شراب ہے اسے مکالم شراب ہے (جگڑا)

قول فیصل: مولف تشریح الانشا نے لکھا ہے کہ
بعض محرم و جزا اور القانوں وغیرہ کتب عربی میں

میں بھی استعمال کیا ہے لیکن لذتِ عربی میں ان معنی کا وجود نہیں۔ فارسی دالوں کے یہاں خاص معنی خمر اور موٹے فرنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ خسرو بادشاہ کے عہد میں جو خاندان کیانی سے تھا شراب کا رواج ہوا اس کا قاعدہ تھا کہ وہ انکو کا عرق پی کر چھوٹا پیا ہوا ایک برتن میں جمع کر دیتا تھا جو خیرات کر شراب بن جاتا تھا۔ ایک دن کسی باندی سے خفا ہو کر اسے پلا دیا وہ نشے میں آجھنے لگی اور بعض کے خیال میں خود باندی نے تنگ آ کر بخیال خود کشی پیا تھا جس سے بچنے کے لئے اس کے خوشی ہو گئی تھی پس بادشاہ نے یہ حال دیکھ کر شراب بنوانی شروع کر دی۔

شراب - بہ شربت و دوا جیسے شراب بنفشہ، شراب نیلوفر یعنی شربت بنفشہ، شربت نیلوفر عربی، موٹے، اٹھارہ کی اصطلاح (فرنگ آصفیہ) قول فیصل - ان لکھنؤ اب ان معنوں میں نہیں ہے۔

شراب رعوانی - اسے احر، شراب سرخ، فارسی ترکیب، موٹے، نصیح، راج۔ مزہ بہ تلخ، فرقت میں ہمیشہ زندگانی کا چورانہ گورہ سایہ شراب ادعوانی کا شراب اڑانا، شراب پینا، اردو صرف غیر نصیح راج محل شہ - شاہ جی اس وقت وہ آتش شراب اڑا رہے تھے۔ (دخانہ آزاد)

شراب اڑانا، شراب کا خوب پیا جانا، اردو صرف غیر نصیح، راج۔

یہ برہمن نہیں ساقی شراب اڑتی ہو تھامی دوت عمر شراب اڑتی ہو نظر شراب اٹھانا، شراب اٹھائی جانا، اردو صرف غیر نصیح، راج۔

جمع تھے مت چل رہی تھی شراب تھم جاتا تھا ساغریں میں انڈی دی تھی شراب تھم جاتا تھا

شراب انگور - انگور کی شراب جو انگوروں کو شراب کے بنائی جاتی ہے۔ فارسی ترکیب، موٹے، نصیح، راج۔

کچھ زہریلی شراب انگور کیا چیز حرام ہو گئی ہے (دریافت خیر آبادی) **شراب پرنگالی** - ایک پرنگال کی بنی ہوئی شراب جو بہت عمدہ ہوتی ہے۔ فارسی ترکیب، موٹے، نصیح، راج۔

فینس ساقی سے یہ اپنا طرف عالی ہو گیا آساں جام شراب پرنگالی ہو گیا (تیسر) **قول فیصل** - اسی کو شراب پرنگال بھی کہتے ہیں گرا دی قیمت جام شراب پرنگال اس بنے جد اکی ساغرافلاس سے درد ملال اسے (تیسر)

شراب پلانا - (مندی) پینے کے لئے شراب دینا۔ اردو صرف، نصیح، راج۔ ہے رات چوڑیوں مجھے ساقی پلا شراب روشن ہو آفتاب شب، مانتاب میں (تاسخ) **قول فیصل** - اس کا سندی السندی شراب پلانا بھی راج و نصیح ہے۔

بہ رنگال میں جب تک شراب پلوائی بلا کی طرح سے سر پر مے سحاب دیا (معا) **شراب پینا** - اسے نوشی کرنا، شراب نوش کرنا۔ اردو صرف، نصیح، راج۔

غالب چھٹی شراب پر اب بھی کبھی کبھی پیا ہوں روز ابرو شب مانتاب میں (غالب) **شراب چلانا** - شراب کا دودھ چلانا، شراب کا پیالہ ایک کے پاس سے دوسرے کے پاس اور دوسرے کے پاس سے تیسرے کے پاس جانا۔ اردو صرف، تفسیل الاستعمال

شراب چلانا، شراب کا دودھ چلانا، شراب کا پیالہ ایک کے پاس سے دوسرے کے پاس اور دوسرے کے پاس سے تیسرے کے پاس جانا۔ اردو صرف، تفسیل الاستعمال

شراب چلانا، شراب کا دودھ چلانا، شراب کا پیالہ ایک کے پاس سے دوسرے کے پاس اور دوسرے کے پاس سے تیسرے کے پاس جانا۔ اردو صرف، تفسیل الاستعمال

شراب چلانا، شراب کا دودھ چلانا، شراب کا پیالہ ایک کے پاس سے دوسرے کے پاس اور دوسرے کے پاس سے تیسرے کے پاس جانا۔ اردو صرف، تفسیل الاستعمال

صباح عید ہوئی ساقی شراب چلے نہ پیش کر کہیں ساغر سے آفتاب چلے **شراب چھینا (چھوٹا)** - شراب پینے کی عادت کا ترک ہونا۔ اردو صرف، نصیح، راج۔

غالب چھٹی شراب پر اب بھی کبھی کبھی پیا ہوں روز ابرو شب مانتاب میں (غالب) **شراب چھوڑنا** - شراب کی عادت ترک کرنا۔ اردو صرف، نصیح، راج۔

محل حضر - تم سے کسی دفعہ کہ چکا ہوں کہ شراب چھوڑ دو ورنہ زندگی بیکار ہو جائے گی۔ **شراب خانا** - شراب بچنے کی جگہ، شراب بننے کی جگہ سے خانا۔ سنے کردہ خواہات بھی بھاری فارسی، مذکر، نصیح، راج۔

محل حضر - اس محبت اور حلیت پر غور کیا مارا شراب بنانے پر شیطان کی ہمت کا قول لا قوتہ یار و خلاق بیکھو۔ (دخانہ آزاد) **شراب خوار** - شرابی، خوار بادہ نوش فارسی مذکر، نصیح، راج۔ شراب خوارہ شیریں، بن ہو اور فریاد آجے، شراب کا عودن جیسے شیر جو شراب شراب خوار ہمیشہ خوار، شراب کی لذت میں مبتلا ہو اردو شل - (دور لغات)

قول فیصل - اس نے یوں کہا ہے - غضب ہو نہ درد دل کھل گیا موت منہ سے شراب خوار کو کرتی ہے خوار ہو شراب شراب خوری - شراب نوشی، بادہ کشی سے خوری سے نوشی - فارسی، موٹے، نصیح، راج۔

محل حضر - خبردار شراب نہ پیا ورنہ دھوپ کان کھٹکے گی کھارن دھوپ جڑے گی آہو خاک میل جانیگی، شراب خوری ستم ڈھالے گی۔ (دخانہ آزاد) **شراب و آتش** - دوسرے کثید کی ہوئی شراب تیز شراب خند شراب فارسی موٹے، تفسیل و تفسیل کی زبان۔

شراب و آتش، دوسرے کثید کی ہوئی شراب تیز شراب خند شراب فارسی موٹے، تفسیل و تفسیل کی زبان۔

شراب و آتش، دوسرے کثید کی ہوئی شراب تیز شراب خند شراب فارسی موٹے، تفسیل و تفسیل کی زبان۔

شراب و آتش، دوسرے کثید کی ہوئی شراب تیز شراب خند شراب فارسی موٹے، تفسیل و تفسیل کی زبان۔

چلتی ہے کفر و دین کی شراب تو آتش
کیا جانے کون سا نیک نام ہو گیا (خواجہ نصیر)
شراب معلنا :- شراب پی جانا۔ اردو صفت
غیر فصیح، رائج

بات کب منتخب کی چلتی ہے (گلشن عشق)
اب تو گھر گھر شراب ڈھلتی ہے
شراب سرخ :- انگور کی شراب، فارسی
ترکیب، فصیح، رائج

شراب سرخ کے ساغر بول اور زاپہ بول
وہ لال لال شیلی جو آنکھ لیاں دیکھیں (صبا)
شراب شیرازہ :- ایک شتم کی انگوری شراب
جو شیرازہ میں بنتی اور ایران کی اعلیٰ شرابوں
میں ہوتی ہے۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان
محفل صفا - چٹا - کہیے کہیے جام بھی دیکھا ہو -
آزاد - اسے حضرت یہ نہ پوچھے صبح ازرق
ہو اور جام مردق ہو، شراب شیرازہ ہو تو عمر
دراز ہو - (فسانہ آزاد)

شراب طور :- رطوبت، بفتح اول و خم دوم
دسکون سوم معدون) وہ پاک صاف شراب جو بہت
میں ملے گی، فارسی ترکیب، نون، فصیح، رائج
اچھی کمی، ملے گی شراب طور کل (حفظ)
ترسہ جناب شیخ کہاں تم کہاں شراب جو چوڑی
قول فیصل :- اسی کو شراب طور بھی کہتے
ہیں جو قلیل الاستعمال ہے۔

ساتا ہے واعظ مجھے کیا حدیث (شاد بکھوی)
شراب طور کہاں ہے حرام
شراب کا بھبکا :- دہر دوہلے بوجہ
وہ آلہ جس سے شراب کھینچی جاتی ہے - اردو
غیر فصیح، رائج

رو رو کے آہیں کھینچی ہیں اک برت کے لئے (جانباب)
بھتیں دیکھ آکھیں بن گئیں بھبکا شراب کا
قول فیصل - اس کے ایک معنی ہیں شراب
کی تیز بو۔

شراب کا بھبکا آنا :- شراب کے طہر
سے یا شراب خانے کے قریب سے ہو کر گزرنے پر
یا شرابی کے منہ سے شراب کی تیز بو آنا۔ اردو
صفت، فصیح، رائج

محفل صفا - مجھے باطل نہیں معلوم تھا کہ وہ شراب
پیتے ہیں۔ ایک دن میں ان سے باتیں کرنے لگا تو
ان کے منہ سے شراب کا بھبکا آیا۔ میری طبیعت
مالش کرنے لگی۔

شراب کا پھنڈا لگنا :- شراب پینے میں
اچھو ہو جانا، کانٹا لگنا۔ اردو صفت، قلیل الاستعمال
مسانی سوت پر پڑے خاق مراد بل
لگے اس کے حلق میں پھنڈا شراب (جانباب)
قول فیصل - زیادہ تر کانٹا لگتا بولتے ہیں۔

شراب کشی :- سے خواری، فارسی
نون، قلیل الاستعمال

برن شراب کشی سے خم شراب بنا
ہے اپنی روح برن میں برنگ بھرے شراب
شراب کشید کرنا :- شراب کھینچنا، شراب
بڑانا۔ اردو صفت، فصیح، رائج

شراب کھینچنا - بھبکے کے ذریعے شراب
کا کشید کرنا۔ شراب بننا، اردو صفت، فصیح، رائج
اسے رشاک کہتے کیا گل فردوس کی شراب
رضوان کا مزاج ہے خستہ کار کا مزاج (رشاک)
قول فیصل - اس کا لازم شراب کھینچنا بھی
فصیح و رائج ہے۔

شراب کی بوتل :- وہ بوتل جس میں
شراب رکھی جاتی ہو۔ اردو، مونث، فصیح
رائج۔

محفل صفا - کچا بھنگ، ٹھٹھے سب ہاشمل
ہے۔ تانیں اڑ رہی ہیں۔ شراب کی بوتلیں چنی
ہوئی ہیں۔ (فسانہ آزاد)

شراب مقطر :- چپکائی ہوئی شراب جو تیز ہوتی
ہے، روح شراب، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ
طبقہ کی زبان۔

شراب ناب :- خالص شراب، فارسی
ترکیب، مونث، فصیح، رائج

محفل صفا - ذرا دور تو چلے دیکھیے یہ کہہ کر حضرت
نے گردن شیشہ پیانہ پر بھکائی اور شراب ناب
اور مصفا اڑائی - (فسانہ آزاد)

شراب نوش :- شراب پینے والا، فارسی
ترکیب، قلیل الاستعمال

قول فیصل - سے نوشی کے معنی ہیں کمی کے ساتھ
شراب نوشی بھی رائج ہے۔ جیسے "النداد شراب
نوشی کے لئے اخبارات میں برابر مضامین نکلتے
ہیں مگر ان پر غلط آراء نہیں ہوتا۔

شراب پور :- (بفتح اول و او مجہول) تیز تر
بہت بھبکا ہوا۔ اردو صفت۔ عورتوں کی زبان
خم سے برسات میں اس درجہ ہوا جوش شراب
ہو گئی بادہ گل گوں سے شراب پور گھٹا
(ناسخ)

قول فیصل - دہلی میں اس جگہ مشہور ہے
آج تیری گلی سے ظالم میر
لو ہو میں خود پور جاتا ہے (میر)
سودا نے مشہور بھی نظم کیا ہے۔

رات دن رنگ میں پھرتا ہوا شراب دینے
عرش تک بیاہ کا پچھا ہے ترے شہرے (سودا)
شراب وصل :- دھن کا شراب سے استعارہ
کرتے ہیں ۔ ملاقات ۔ فارسی ترکیب ، موت
فصیح ، راج ۔

بادہ جل اسی کو وہ پلاستے ہیں جلیل
انہم رنگ جسے پہلے بنایا ہے (جلیل)
شراب و کباب :- شراب اور گوشت
جو بد شراب نوشی کھاتے ہیں ۔ فارسی فصیح ، راج
واعظا ! پھوڑ ذکر نعمت خلد
کہ شراب و کباب کی باتیں (ذوق)
شرابی :- شراب خواہ ۔ سے خواہ ، بادہ کش
سرمت ۔ متوالا ۔ فارسی صفت ، ذکر ، فصیح ، راج

دل پر خوں کی اک گلابی سے
غریب رہے شرابی سے (تیر)
قول فیصل ۔ فارسی میں ساتی کو بھی شرابی
کہتے ہیں ۔
شرابیں لٹھانا :- خوب شراب پینا
اردو صرف ، غیر فصیح ، راج
محل صرف ۔ میرزا اسی جگہ پر تھا جہاں
نیرا چوڑا ہے اور جہاں تو ناپاک رہتا ہے اور
شرابیں لٹھاتا ہے ۔ (ضمانہ آزاد)
شرابا :- زنا تھا ۔ ہوا کا سناٹا زور
سے منہ پر سے کی آواز ۔ اردو ، مذکر

شرابے منہ کے ہیں بادل گرج رہے ہیں
نقارے سے ناک پر کچھ آج بچ رہے ہیں (انتا)
قول فیصل ۔ ان کھنڈوں میں اب نہیں
بولتے ۔
شرابا :- خون یا پانی کی دھار ، زور سے

نکلنا ۔
قول فیصل ۔ کھنڈ کی عورتیں خون کے شرابے
اور اپنے کے شرابے بولتی ہیں صیغہ جمع شرابے
زیادہ متعل بھی ہے ۔ بلند ہونا اور جاری ہونا کے
ساتھ اس کا صرف ہے (بلند ہونا) سات سو
شرابے خون کے ایک مرتبہ بلند ہوتے ہیں ۔
(طسم ہوش رہا) (دہنا) اس نے آؤ دیکھنا
تاؤ جھپٹ کر اس زور سے اپنے دشمن پر
لہو رسید کیا کہ سر پھٹ گیا اور خون کے شرابے
بہنے لگے ۔ (ضمانہ آزاد)
آنسو کے واسطے بھی استعمال ہوا ہے جواب
متروک ہے ۔

سلطان جہاں پہ غم تھا طاری
شرابے تھے آنسو دل کے جاری (عاشق)
شرابا (دستہ) جھگڑا فساد برپا کرنا
فساد کی ابتدا کرنا ، فتنہ برپا کرنا ۔ اردو صرف
قلیل الاستعمال
محل صرف ۔ تم جب تک میاں رہتے ہو روز ایک نیا
شرابے ہو ۔
قول فیصل ۔ کمی کے ساتھ شرابے بھی راج
ہے ۔

یہ دل عربہ جو ہے مرے پلو میں اگر
وہ دل کی شب بھی اٹھے گا کوئی شرابے آپ (جہاں)
شراب :- (بافتح) آگ کی چمکاری ، بارہ
آتش ۔ عربی ، مذکر ، تعلیم یافتہ صیغہ کی زبان ۔
ہر رنگ میں شرابے تیرے ظہور کا
موسیٰ نہیں جو سیر کردوں کوہ طور کا (سودا)
قول فیصل ۔ عربی میں یہ لفظ شرابہ یعنی آگ
کی چمکاری کی جمع ہے ۔ فارسیوں نے تاسے مدد کر

ہ سے بدل کے لہو ریزہ استعمال کیا ۔
تا شرابے بدل سوختہ انجمنہ ام (ضمانہ)
استخوان بندی افلاک زہم رنجہ ام
عاج تا موس نے باکھر لکھا ہے اور صاحب منتخب
نے بافتح اردو میں بافتح ہی زبانوں پر ہے ۔
شرارت :- بدی ۔ اذیارساں شیطنت
بد ذاتی ، برائی ، خرابی ، بد نیتی ، عربی مصدر
موت ، فصیح ، راج ۔

محل صرف ۔ بہت شرارت کرتے ہو اٹھا کے
پتھوں کا دم نکل جائے گا ۔
شرارت :- شوخی ۔ طعانی ، برائی ، طعنی
چھل پن ، فارسی ، موت ، فصیح ، راج

بہن کے ایک جانے سے وہ کہوں اور اس پر
شوخی نہیں رہی کہ شرارت نہیں رہی (جلیل)
شرارت :- دنگا ، سرکشی ، شور غل ، غوغا
شوش ۔ اردو
قول فیصل ۔ ان سوں میں ، ان کھنڈوں میں
شرارت :- چمکاری ، شرابہ ، آگ کا
پتھکا ۔

چونکہ لفظ شرارت معنی شرابہ آئی ہے اس لئے
اس کے متعلیٰ کے معنی بھی نکلتے ہیں جیسا کہ تنویر کے
اس شعر سے ثابت ہے جو شاعر نے اسی خاص وقت
سے بانرھا ہے ۔

کون موسیٰ تھا کہاں خود ، کسے غشی آیا
ایک یہ بھی تھی عری جان شرارت تیری (تنویر)
(فرنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ ان معنی میں اب اردو میں نکل
مستعمل نہیں ۔
شرارت کرنا :- شوخی کرنا ۔ اردو صرف ، راج

عشوں کو چین ہی نہیں آتے کیے بغیر۔
قم اور ان جاگ شرارت کیے بغیر جوش مع ابوری
شرارت کرنا۔ بدی کرنا، برائی کرنا، دغا کرنا
اردو صرف، قلیل، استعمال۔

شرارت کرنا۔ خاد کرنا، شوش برپا کرنا
اردو صرف، قلیل، استعمال۔

شرارت کی نظر۔ شوخی کی نگاہ (کنایت)
عشوق کی نگاہ۔ اردو صرف، فصیح، رائج

شرارتی۔ شریر، اردو صرف، عورتوں کی
زبان۔

محل صر۔ کجبت، بڑا شرارتی اور کاہل تر اس کے ساتھ
نہ کھیل کر دوسرے
شرارت چکنا۔ چکاری چکنا، اردو صرف، قلیل
یافتہ طبع کی زبان

شرارتی۔ چکاری، چکاری، چکاری اور
اردو صرف، فصیح، رائج

شرارتی۔ چکاری، چکاری، چکاری اور
عربی مذکر، فصیح، رائج

شرارتی۔ چکاری، چکاری، چکاری اور
عیاں ہوشان سے کہو نہ کہو طہر کا عالم
بہنگ صاعقہ سے ہر شرارتی تیغ قاتل کا
قول فصیل۔ عربی میں تاسے مدور کے ساتھ
شرارتی ہے۔ حالت وقف ہم عربی ترکیب کے ساتھ
شرارتی ہو جاتا ہے۔

اڑنا، اڑنا اور دیکھنا، بھانا، چکنا وغیرہ کے ساتھ
اس کا صرف ہے۔

وہ برق طور تجلی آرا یکھم نے جس سے دم نہ مارا
بھانا ہوا تھا کوئی شرارتی حضور کے سنگ آستان کا
قد بر بگاری

مرے طالع میں کیا ہے کام گردوں کے تارے کا
چک جاتا ہے کافی آتش دل کے شرارتی کا ذوق
شرارتی خیر۔ شرارتی پیدا کرنے والا ناری
صفت، قلیل یافتہ طبع کی زبان

شرارتی خیر۔ شرارتی پیدا کرنے والا ناری
سپاہ شام تھی چاروں طرف جو شقہ کتا
شرارتی جانا۔ جگر دامت جانا۔ اردو صرف
قلیل، استعمال

شرارتی۔ شرارتی پیدا کرنے والا ناری
رکاب نے مرنے سے باقی زلیت عالم سے نجات
رہ گیا افسانہ قصہ مٹ گیا شرارتی اور گیا
قول فصیل۔ اب زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں۔

شرافت۔ نہایت، اصالت، بزرگی، آدمیت
انسانیت، عربی مصدر، تونٹ، فصیح، رائج

شرافتی۔ چکاری، چکاری، چکاری اور
تاروں کا خزانہ ہو تو عورت نہیں ملتی
دولت سے کہنے کو شرافت نہیں ملتی
ع شریف کچھیں اگر کسی سے تو پھر شرافت کہاں رہے گی
شاہ عظیم آبادی

شرافتی۔ چکاری، چکاری، چکاری اور
میں یہ کلمہ ماتحت آفتروں کے واسطے بطور القاب
پر داؤں میں کھا جاتا ہے۔ (ذکر لغت)
قول فصیل۔ اس متل نہیں۔
شرافت سے۔ انسانیت کے ساتھ آدمیت
کے ساتھ۔ اردو، صرف، فصیح، رائج

محل صر۔ وہ چاہتے تو جیل بھی اس کے تھے مگر بڑی شرافت

سے کام لیا کہ چھوڑ دیا۔

قول فصیل۔ شرارت سے پیش آنا، شرافت سے
کام لیا وغیرہ اس کے صفت میں۔

شرارت۔ بدی کرنا، برائی کرنا، دغا کرنا
فارسی، تونٹ۔

شرارتی۔ شرارتی پیدا کرنے والا ناری
دو تیز بہ تہنہ نہ گنی راسے شرافت
من باتو شرارتی گنم اسے دست بنا جاو
قول فصیل۔ عربی میں اس کی اصل شرکت ہو۔

شرارتی۔ شرارتی پیدا کرنے والا ناری
ناریوں نے اسی سے شرارت بنالیا اور جی وہی رہے
دیے۔ مولف قلموں الا غلطی نے لکھا ہوگا کہ اس لفظ
کے استعمال سے صفحے اردو احتراز کرتے ہیں۔ صحیح
شرکت ہے اس سے شرارت بنالیا۔ شرکت عربی تونٹ
ساحبا۔ شرکت جدید عربی میں کہنی کو کہتے ہیں اور

شرارتی۔ شرارتی پیدا کرنے والا ناری
جدید فارسی میں شرکت و شرارت کہنی کے معنوں میں
استعمال کرتے ہیں۔ بطور ترکیب فارسی شرکت مختلفہ
شرکت مادی فارسی اردو میں اصطلاحاً مستقل

شرارتی۔ شرارتی پیدا کرنے والا ناری
ہے۔ مولف فرنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ یہ لفظ غلط
شہور ہو گیا صحیح شرکت ہو لیکن چونکہ شرکت سے بولا جاتا
ہے اور قانون تک آ گیا ہے اس وجہ سے اردو قرا
دیا۔ کیونکہ حقیقت میں شرکت ہی کہ بگاڑا گیا ہے شرکت
اردو نے شرکت ہی باندھا ہے۔ چنانچہ میر حسن کا مصرع

شرارتی۔ شرارتی پیدا کرنے والا ناری
یہ شرکت تو بندے کو بھاتی نہیں
یہ عوام کی زبان ہے فقہا اس سے احتراز کرتے

شرارتی۔ شرارتی پیدا کرنے والا ناری
ہیں
شرکت۔ دشمنی، عداوت، بددشمنی
جو باہم ہم سروں یا رشتہ داروں میں ہو۔ اردو
تونٹ، عداوت، دہلی کی زبان۔

شرکت (فرنگی لکھتے)

شراکت کرنا۔ (سعدی) ساجا کرنا، ساجا

مانا، شریک ہونا، شریک کرنا۔ اردو صرف عوام

کی زبان۔

شراکت مختلفہ۔ وہ شرکت جس میں شریکوں

کی رقموں یا مدت شرکت میں اختلاف ہو، غیر مساوی

شرکت۔ فارسی ترکیب، موث (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ بالعموم مستعمل نہیں۔

شراکت مساوی۔ برابر کی حصہ داری

برابر کا ساجا۔ فارسی ترکیب، موث

(فرنگ آصفیہ و عظم الفتن)

قول فیصل۔ بالعموم رائج نہیں۔

شراکت نامہ۔ شرکت نامہ، وہ تقاضی

جس میں ساجے کی کیفیت درج ہوتی ہو۔ و قیصر

شرکت، فارسی ترکیب، تذکرہ، عودوں کی زبان

(نور لغت)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

شراکتیگر۔ شریک، شریک ہونے والا

فصح، راج

کچھ اس آب شراکتیگر کو میں آج بشر

کہہ رہا ہوں جو سرافق شریک خناس

شراکتیگری۔ منہ پر دازی، شرارت

منہ پر دازی، فارسی، موث، فصح، راج

محل صفا۔ میرے ہم وطن! دیکھو اپنی شرارتوں

سے اس جنت نشان ملک کو جنہم نہ بناؤ وہ کھجور

شراکت۔ شریعت یعنی شرط کی جمع شرطیں

قیدیں، عربی لفظ، تذکرہ، فصح، راج

محل صفا۔ جن شرائط پر آپ صلح کرنا چاہتے ہیں

وہ مجھے منظور نہیں۔

قول فیصل۔ دہلی میں موث ہو۔ عام طور سے

اس لفظ کو شرط کی جمع سمجھا جاتا ہے حالانکہ یہ شرطیہ

کی جمع ہے جس کے معنی ہیں شرط اور پچھے ہوئے کان

والا اونٹ۔

شراکت منظرہ۔ ظاہر کرنے والی شرطیں

عاف شرطیں، موث (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہو۔

شرایع۔ شریعت کی جمع، عربی، لکھنؤ

میں تذکرہ، دہلی میں موث (نور لغت)

قول فیصل۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہو

عربی کی ایک شیعہ وینیات کی کتاب کا نام شرایع

الاسلام ہے۔ اسے بطور اختصار شرایع بھی

کہہ دیتے ہیں۔

شرایع۔ (فتح اول۔ شریان بکسر کی جمع

تمام جسم میں خون پہنچانے والی رگیں۔ وہ رگیں جن سے

اچھل کے خون نکلتا ہے، عربی، تذکرہ، اہل باکی اصطلاح

محل صفا۔ طائر روح تار نفس سے رشتہ برپا ہو کر

پھر وک رہا ہے۔ اس کے پھر کے کا اثر جنہم کی شرارتیں

ہے۔ (نظم۔ شرح قضا)

شراب۔ (بالقلم، پنا، عربی مصدر، تذکرہ

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

شراب سے جام گل سے یاد آیا

ہوئی تو بہ شکن بہار چین (صبا)

قول فیصل۔ اردو میں ترکیب ہی کے ساتھ

اس کا استعمال ہو۔ جیسے اکی دشر، شراب خمر

وغیرہ۔

شراب الیہود۔ (کنایت) پوشیدہ طور

سے شراب پینا۔ عربی تفسیل الاستعمال

تو بہ کا در کھلا ہے نہ کر چھپ کے کوکشی

اسے شیخ یہ طریقہ شراب الیہود ہے (دراغ)

قول فیصل۔ اس کے لغوی معنی ہیں یہود کا شراب

پینا۔ چونکہ مسلمانوں کے خون سے یہودی چھپ کے

شراب پیتے تھے اس وجہ سے پوشیدہ شراب چھپ کے

معنی میں مستعمل ہو۔

شریت۔ شکر، مصری، یا قند میں پکا ہوا

عرق جیسے شراب غلاب، شریت انار۔ عربی، تذکرہ

فصح، راج

بوسہ لب کا مزہ لے کے پایا ہے میں نے۔

حلق سے میرے ہو جب شریت غلاب اترا (آتش)

قول فیصل۔ اس کے لغوی معنی ہیں ایک بار پینا

وہ مقدار جو ایک دفعہ پی جائے لیکن اردو میں

ان معنی میں مستعمل نہیں

شریت۔ وہ پانی جس میں شکر یا قند گھلا

ہوا ہو۔ عربی لفظ، تذکرہ، فصح، راج

محل صفا۔ مرزا سودا کی زبان کا حال نظم میں

تو بہ کو معلوم ہے کہ کبھی دودھ ہے کبھی شریت

مگر شریت بڑی سنگ ہوئی جو فقط مصری کی ڈلیاں

چاہا پڑتی ہیں۔ (آب حیات)

چھکا ہوں نشہ میں بہت سا قیا

مجھے بدے اب سے کے شریت پلا (میر حسن)

قول فیصل۔ اس قسم کے شریت میں جس چیز کا

عرق خالص کر دیتے ہیں اس کے نام سے بولتے ہیں

جیسے لیو کا شریت، نالے سے پکا شریت اور تخم بالنگے

ڈال دیتے ہیں تو تخم بالنگے کا شریت کہتے ہیں۔

شریت انار۔ انار کا شریت جو انار کے

عرق سے بناتے ہیں فارسی ترکیب، راج

قول فیصل۔ یہ شریت زیادہ تر نرس و دوح

کے وقت حلق میں ٹپکا یا جاتا ہے۔

شریت انارین :- انارین اور شریت

ماشریت :- مذکر فارسی ترکیب ۔ اہبا کی اصطلاح قول فیصل ۔ انار فارسی ہے اس کا تثنیہ نقاعہ

عربی غلط ہو کر اہبا بنوں میں ہی تحریر کرتے ہیں ۔

شریت بنانا :- قند یا شکر پانی میں گھونٹ

یا گھول کے قوام کر لینا ۔ اردو صرف نصیح ، راج

رفتہ رفتہ براہ پر دھنک کر لانا ہے ضرور

لے چلوں شریت بنا کر نذر کو انگور کا (تیسر)

شریت پلانا :- قند یا شکر پانی میں گھول

کے پلانا ۔ اردو صرف نصیح ، راج

شریت پلانا :- مسلمانوں کی ایک رسم

جو نکاح کے بعد شریت پلا کر ادا کی جاتی ہے اور اس

کے ضمن کچھ نقدی دھن ۔ الوں کے واسطے ڈالنی

پڑتی ہے ۔ نہ نئی کی رسم ادا کرنا ۔ (فرنگی صفیہ)

قول فیصل ۔ بکھنوں میں اس رسم کو شریت پلائی

کرتے ہیں ۔

شریت پلانا :- حجام کا دل سے پیشہ

برائیوں کو شریت پلانا بعض شہروں میں بند نکاح

کے پلایا جاتا ہے ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ کہنوں میں یہ رسم شریت پلائی کے

نام سے موسوم ہے ۔

شریت پلانا :- بات بھڑاتا ہر گائی کرنا بہت

کرنا ۔ اہل ہند کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل ۔ وہی کے ایک قدیم لغت نے یہ معنی

بھی لکھے ہیں ۔ تنی میں کانٹھ دینا ۔ بکھنوں میں راج

نصیح ، راج

محل صر ۔ اس کے بعد محسوس سے تھالی جوڑ آیا ۔

شریت آیا ، شریت پلائی کی کہیں اشرفیاں دیں ۔

(نشانہ آزاد)

شریت چٹانا :- صول سے بنایا ہوا

شریت جو گاڑھا ہوتا ہے مرین کو دینا ۔ اردو

صرف ، نصیح ، راج

ہوں خاک چاٹ کے کہتا بھی شفا ہوتا

جو شریت لبے گوں ذرا چھاتے ہو

شریت دیدار :- دیدار کا شریت سے

استعارہ کرتے ہیں ، فارسی ترکیب مذکر نصیح

راج

کوثر کو بھی دیکھوں نہ کبھی آنکھ اٹھا کر

میری جو ترے شریت دیدار ہو گیا

دل اٹھاتا ہے مزے دیدار کا آج

نشہ ہے اس کو سے شریت دیدار کا آج

شریت دینا :- ایک قسم کا مہر شریت

جو دو آدمیوں کے درمیان ہوتا ہے

یہ زور سے تنفر ہے کہ ہوتا ہوں جو بیار

جاتا ہے اہل شریت دینا رگلے میں

شریت عناب :- خاص طریقہ ہے خواب

کا بنایا ہوا شریت ، فارسی ، ترکیب ، مذکر ، نصیح

راج

مرین عشق کو تم پوچھ کر جیہوں سے

برام شریت عناب کیا پلاتے ہو

شریت کا گھونٹ :- نہایت خوش گوار

اردو ۔ گھونٹ ، نصیح ، راج

محل صر ۔ پے چیدہ سے پے چیدہ ہون کو

اس صفائی سے ادا کر جاتے تھے گویا ایک

شریت کا گھونٹ تھا کہ کاؤں کے رستے پلا دیا ۔

(آب حیات)

شریت کے پیالے پر نکاح پڑھا دینا

یہ شریت کے پیالے پر نکاح کر دینا

غریبوں کی طرح صرف شریت پلاسے نکاح کر دینا

اردو صرف ، وہی کی زبان ۔

محل صر ۔ محمد کا ل کی ماں نے کہا ۔ آخر

تھاری مرضی کیا ہے ، شریت کے پیالے پر

نکاح پڑھا دوں

شریت کے سے گھونٹ :- نہایت خوش گوار

مزے دار ، بہت مزے کا ۔ اردو ، مذکر ، نصیح

راج

محل صر ۔ محبوب کی باتوں کی تلخی شریت

کے سے گھونٹ کا مزہ دیتی ہو ۔

قول فیصل ۔ اسے کو صدف کر کے صرف

شریت کے گھونٹ بھی کہتے ہیں ۔

شریت کے سے گھونٹ پینا ۔

کسی کر دی چیز کو مزے سے کر پنا (کنایت)

کسی تلخ بات کو خوشی سے برداشت کرنا ۔

محل صر ۔ میں نے تم کو پہلے لکھا تھا کہ منگنی

چھوٹ جانا کوئی بیجا بات نہیں ۔ تم نے اس کا

جواب نہیں دیا اور شریت کے سے گھونٹ

پی کر رہ گئیں ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ سوئے فرنگ آصفیہ شریت

کے سے گھونٹ سمجھ کر پینا لکھا ہے ۔ اہل بکھنوں

دونوں صورتوں سے بولتے ہیں۔ صاحب نور اللغات کی تحریر کردہ مثال سے اس محاورے کا مفہوم نکلتا ہے۔ خاموش ہو کے بیٹھ رہنا حالانکہ مفہوم وہی ہو جو محاورے کے ضمن میں لکھا گیا ہے۔

شربت کے گھونٹ کی طرح اتار گیا
فہمے کو پی کر رہ گیا۔ (معارف ہندوستان)

قول فیصل۔ اہل گھنوں اتار گیا، کی جگہ پی گیا کہتے ہیں

شربت کھولنا۔ پانی میں شکر وغیرہ ملا کے شربت بنانا۔ اردو صرف، فصیح، راج

محل صرف۔ نو کرنے شربت نیلوفر کوڑے میں گھول کر تیار کیا اور کہا کہ ذرا اوپر تشریف لے چلے (آب حیات)

شربت مرگ۔ (کنیثہ) موت۔ فارسی ترکیب فیصل الاستعمال

شربت مرگ سے محرم نہ رہنا کبھی خضر ایک ناکام اسے آب بقائے رکھا

قول فیصل۔ پینا پلا نا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف یوں گھل گئے پانی میں تباہ جیسے

اور شربت مرگ پی گئے سب بیمار طلبہ بایں شربت وصال :- وصال کا شربت سے

استعارہ کرتے ہیں۔ فارسی ترکیب، فصیح، راج قول فیصل۔ اسی کو شربت وصال کہتے ہیں۔

شربت وصال نہ پینے دوتہ سم کھانے دو کیا قیامت ہوتے جیسے دو نہ مر جانے دو (آب حیات)

شربتی ما :- زرد آلو۔ فارسی (نور اللغات) قول فیصل۔ اہل گھنوں نہیں بولتے۔

شربتی ما :- ایک قسم کا لہکا زرد کسی قدر سرخی لئے ہوئے رنگ، بارنگھار اور شہتہ ملا کر بنایا ہوا رنگ شربت کے رنگ سے مشابہ۔ اردو، صفت، فصیح، راج قول فیصل۔ زیادہ تر شربتی رنگ کہتے ہیں۔

شربتی ما :- عقیق جس کا رنگ شربت سے مشابہ ہو تلسہ اردو، تذکرہ، فصیح، راج قول فیصل۔ اسے زیادہ تر شربتی عقیق کہتے ہیں۔

شربتی ما :- ایک قسم کا بیٹھا نیبو جسے بیٹھا بھی کہتے ہیں اور بنجار میں اکثر چوسا کرتے ہیں، اردو

توت - (فرنگ آصفیہ) قول فیصل۔ اہل گھنوں نہیں بولتے۔

شربتی ما :- ایک قسم کا نہایت باریک اور نفیس کپڑا جسے شہنم، تن زیب، آب رواں وغیرہ کہہ سکتے ہیں

اردو، توت، فصیح، راج محل صفا۔ دوست بزرگوار زیبا اندام، نازک فرام کپیل لیٹ کا دھانی رنگا ہوا کرتے اس پر روپیے گرو

والی ہیں شربتی کا تین کمر توئی کا انگر کھا (فانہ آزاد) قول فیصل۔ اب اس کپڑے کا رواج ختم ہو گیا ہے

شربتی ما :- ایک قسم کا بڑا میٹھا فالسہ بدلی میں شکاری فانسے کہتے ہیں۔ تذکرہ اہل گھنوں کی زبان

یہ آب آب خال رنج یار سے ہوئے شکاری جو تھے وہ شربتی اب فالسے ہوئے

(نور اللغات) قول فیصل۔ مولف نور اللغات کے ان معنوں پر اعتراض کرتے ہوئے صاحب فرنگ اترنے لکھا

ہے :- پہلا سوال یہ کہ شکر کے شربت میں فالسے کی دونوں قسمیں شکاری اور شربتی موجود ہیں، ایسی صورت میں ایک

لکھنوی اور ایک دہلوی کیونکر ہو گیا۔ بھرت ہوتی ہو کہ گھنوں سے اس قدر قریب ہونے کے باوجود حضرت

مولف لکھنوی کی زبان سے بڑی حد تک نا اہل تھے۔ شرقتی فالسہ قد میں بڑا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے

کہ شرقتی قد میں چھوٹا اور شکاری بڑا ہوتا ہے۔ شرقتی سیاسی مالک اور ذائقے میں ترش ہوتا ہے اسکی آپ

شورہ بنا کرتے ہیں۔ شکاری میں ترشی بالکل نہیں ہوتی اس لئے یوں ہی یا صفتی بنا کر کھاتے ہیں۔ اب تک شرقتی فالسہ بڑا تھا۔ شکاری تک پہنچتے پہنچتے وہ بڑا ہو گیا عبارت یہ ہو :- ایک قسم کا فالسہ جو نہایت شیریں اور بڑا ہوتا ہے۔ یہ عجیب بخت نگاری ہو کہیں کچھ کہیں کچھ؟ مولف ہند ب لکھتے صاحب فرنگ اثر کی تاہم کرتا ہے اور خالی شرقتی نہیں بلکہ شرقتی فالسہ کہتے ہیں۔

شربتی ما :- ایک قسم کا کبوتر۔ (نور اللغات) قول فیصل۔ اہل گھنوں بالکل نہیں بولتے۔

شربتی ما :- رس کا بھرا ہوا۔ رسیلا۔ رس دار۔ اردو، صفت قول فیصل۔ اہل گھنوں نہیں بولتے۔

شربتی انار :- ایک قسم کا بہت سرخ انار فتنہ عاری انار۔ اردو، تذکرہ، فصیح، راج

شربتی آنکھیں :- رسیلی آنکھیں، دھبھری آنکھیں۔ اردو، فصیح، راج

محل صفا۔ مولوی صاحب کی قطع سے شرقتی آنکھیں، گول گول دیوے، پھوٹے گول بھورے بھورے بال۔ (فانہ آزاد)

شرٹ بھانا :- جھکڑا بڑھانا۔ اردو صرف، فصیح، راج

محل صفا۔ اس بات کو ہمیں ختم کرو شرٹ بھانے کے کیا فائدہ۔

قول فیصل۔ اس کا لازم شرٹ بھانا بھی بولتے ہیں۔

مخ سنبھالو یہ گالیاں کیا خوب - خیر بڑھ چاہے شرٹ بھانے کا عظیم آبادی

ہم - اشقوں میں اور کچھ ہوا ہوا۔

اسے ترک شریعت سے گیسو بڑھے نہیں تھا
شیراز و معتمد فقہ پر داؤد ہر بات میں شریعت
پیدا کرنے والا۔ فارسی ترکیب صفت فصیح راج
محل نش۔ آپ جنہیں لانے کو کہتے ہیں وہ انتہائی
شر پسند انسان ہیں میں ان سے بات کرنا پسند نہیں کرتا
قول فیصل۔ معتمد پر داؤد کے معنی میں شیراز
بھی راج و فصیح ہے۔

شیراز۔۔ دپانی کی وہ مقدار جو سیرابی کے
لئے کافی ہو ایک قسم کی چھوٹی مشک عربی و مذکور
ہر ایک شے میں رکھے ہوئے تھے نام بنام
کچا لیں، چچا لگیں، شیراز بہو سیرابی نام
قول فیصل۔ عام طور سے سیرابی نامگرا سیرابی سے
ہوئے مٹی کے قشر کو شیراز کہتے ہیں۔ عراق میں اس
کا استعمال بکثرت ہو۔ عربی میں پانی کی اس سمت اور کو
بھی شیراز کہتے ہیں جو سیرابی کے لئے کافی ہو اور چلو ہر پانی
کو بھی کہتے ہیں اور وہیں ان سخی میں راج نہیں۔

شیراز۔۔ ابالفتح، بیان، اٹھارہ، کھول
کر کہنا۔ عربی، مونت، فصیح، راج
کل ان کے آگے شرح تمنا کی آرزو پیش
اتنی بڑھی کہ نطق کو بے کار کر دیا شیخ راجی
شرح راج۔ تفسیر، تشریح، اجمال کی تفسیر
عربی، مونت۔

اسے رشک اہل علم کو لفظ کتاب پر
اہل نظر کو ذرہ جو شرح آفتاب کی رشک
قول فیصل۔ اس کتاب کو بھی شرح کہتے ہیں جو کسی
متن کی تفسیر ہو۔

لب جان بخش کے قیبر وہ خط
شرح ہے متن زندگانی کی آفتاب
شرح راج۔ حاشیہ، جاش، طرکا

عربی مونت۔
قول فیصل۔ عام طور سے اسے حاشیہ ہی
کہتے ہیں۔

شرح راج۔۔ زرخ، بھاد، قیمت، مول
مونت، فصیح، راج

قول فیصل۔ عام طور سے زبافوں پر اضافت
کے ساتھ ہے۔ جیسے شرح سود۔

شرح راج۔۔ لگان، پڑتا، وہ زرخ یا
خراج جو بیگہ یا بیہل لگایا جائے۔ اردو
مونت۔

قول فیصل۔ اسے عام طور سے شرح
لگان کہتے ہیں۔

شرح بندری۔۔ زرخا، زرخ کی بہت
بیزان زرخ کا نقشہ۔ اردو۔ مونت، مافور لغات

قول فیصل۔ عام طور سے زبافوں پر نہیں ہو۔
شرح تخریر کرنا۔ اجمال کی تفسیر لکھنا۔ اردو
صرف، فصیح، راج۔

دوق پر سینے کے کھینچا ہوا نارنگ سے
کرے گا شرح درج عشق کچھ تحریر دل میرا
قول فیصل۔ شرح رقم کرنا بھی انہیں معنوں میں
متعلق ہے۔

گر شرح جنوں کیجے رقم اور زیادہ
ہو چاک ابھی جیب قلم اور زیادہ
شرح چرٹھانا۔ شرح لکھنا۔ کسی کتاب پر
نوٹ لکھنا۔

قول فیصل۔ ان لکھنوں میں بولتے۔
شرح خوراک گواہان۔ گواہوں کی خوراک
کا معمول۔ اردو مونت۔

قول فیصل۔ بکھنوں میں اب اس کو خوراک کہتے ہیں
(زرخنگ آصفیہ)

شرح ذیل، نیچے لکھی ہوئی تفسیر۔

قول فیصل۔ بکھنوں میں عام طور سے تفسیر ذیل کہتے
ہیں۔

شرح سود۔۔ مقرر شدہ سود، سود کا مول
عربی، الفاظ، فارسی، ترکیب، اردو صرف، مونت
فصیح، راج۔

شرح کرنا۔۔ (مندی) تفسیر بیان کرنا، منقل
بیان کرنا کسی امر کو کمال وضاحت اور صراحت
کے ساتھ لکھنا یا کہنا تفسیر بیان کرنا، تفسیر
کرنا، اردو صرف، فصیح، راج۔

کیا کروں شرح خستہ جانی کی
میں نے مہر کے زندگانی کی

شرح کرنا۔۔ زرخ مقرر کرنا (دور لغات)
قول فیصل۔ لکھنوں میں شرح مقرر کرنا کہتے ہیں۔

شرح کرنا۔۔ کسی کتاب کے متن کی تفسیر
یا تشریح لکھنا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

شرح کہنا۔۔ (دستوی) لکھنا، تفسیر لکھنا
اردو صرف، دلی کی زبان (زرخنگ آصفیہ)

شرح لگان۔۔ لگان کا زرخ، خراج کا زرخ
اردو۔ مونت، غیر فصیح، راج۔

شرح راج۔۔ بوزن ضرر، آگ کا پتنگا، پارہ آتش
آگ کی چمکاری۔ عربی۔ مذکور، فصیح، راج۔

چچا یا شرر سینہ سنگ میں
بھرا سوز آفتاب دل تنگ میں (صبح خندان)

شرح راج۔۔ بکھنوں کے مشورہ اول نویس عبد اللہ کا تخلص
شیراز میں بکھنوں پیدا ہوئے ۹ سال کی عمر میں
اپنے نانا کے ہمراہ جو میا برج کلکتہ میں جلاوطن بادشاہ
کے ساتھ تھے کلکتہ گئے۔ ۱۸۵۷ء میں پھر بکھنوں میں آئے

عالی اور محمد حسین آزاد کے ہم عصر تھے۔ دہلی کے شاعر میں
دفات ہوئی جو ای ٹوے میں عکسوں کے نیچے کے متعلقات
دفع ہوئے۔
شرار اڑنا :- چنگاری اڑنا، اردو صرف فصیح
راج۔

دشت و حشت میں شرار اڑتے تھے جب
برق ابھی تھی مری زنجیر سے
شرار افشاں :- چنگاریاں اڑانے والا،
فارسی ترکیب فصیح، راج۔

آہ رونے میں شرار افشاں ہو یوں فرقت کی شب
جس طرح اڑتے ہیں مگنوں میں تیرہات میں جلائی
شرار فگن :- چنگاریاں اڑانے والا، فارسی
صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

شرار فگن ہوئی فوج شایلیں
فلک پر اڑنے کے پہنچے شعلہ کہیں (معالج الغنائین)
شرار بار :- چنگاریاں ہر آنے والا، فارسی
صفت فصیح، راج۔

دریا میں دکھاتے ہیں اسے پیر افغان
رونے میں جو ہم کھینچتے ہیں آہ شرار باد خیر
قول فیصل :- ہونے کے ساتھ اس کا صرف ہو۔

برسات کے دن آئے تو مگنوں کی طرح
دو جا میں تو نالہ شرار باد ہو گیا خواجہ دیر
تلوار کی صفت بھی ہے جیسے تیغ شرار باد، شیر شرار باد
و غیرہ۔

شرار پیدا ہونا :- چنگاریاں نکلنا، فارسی
فصیح، راج۔

کیا جو آتش غم نے مرا یہ شگ ہو
کوشل رنگ و گون میں ہو شرار باد
شرار حستہ :- اڑتی ہوئی چنگاری، فارسی بقول
تعلیم

یافتہ طبقے کی زبان
شرار حستہ ہیں بتیابی سند عمر سے
اسے نواب کو ہم سوختہ قن کیا، کہیں
شرار چھڑنا :- چنگاریاں نکلنا، اردو صرف و عوام
کی زبان۔

سیکھ رونے کے اثر سے ہو گئے تھر بھی آب
جھپٹے ہیں جہاں شرار پانی کے قطرے نکلے
شرار چھٹنا :- چنگاری پکنا، اردو صرف فصیح
راج۔

چاہے عالم میں فرخ اپنا تو ہو گھسے جہا
دیکھ چکے ہیں شرار جوتے ہی تھپکے جہا
شرار ریز :- دیئے مچول، چنگاریاں اڑانے
والا، وہ چیز جس سے چنگاریاں اڑ رہی ہوں فارسی
ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صفا :- کنارے پر اس میا بان شرار ریز اور
وادی دشت خیر کے ایک تالاب آگ سے بھر نظر پڑا
دھسم ہوش رہا
قول فیصل :- ہونے کے ساتھ اس کا صرف ہو۔

نندو قات برنگ کوہ الوند
شرار ریز آئیں گے شعلہ کہیں (معالج الغنائین)
شرار فشاں :- چنگاریاں اڑانے والا، فارسی
صفت فصیح، راج۔

انکار سے تھے حباب تو پانی شرار فشاں
نہ سے کل پڑی تھی ہر اک بوج کی زبان انہیں
شرار فزع ہونا :- فتنہ فرو ہونا، فساد مٹنا،
اردو صرف فصیح، راج۔

قول فیصل :- زیادہ تر رفع شرار ہونا زبانوں پر ہو
خیر اب بھی رفع شرار چھوٹا ہو (گلزار نسیم)
سر آنکھوں سے جل کے جہد سا ہو

شرار کا ہنسا :- شرار کے چلنے سے کنا یہ ہے
اردو صرف فصیح راج۔

فنا کی راہ میں پھر جون کے بیٹھے ہیں
انہیں کو دیکھ کے سنتے شرار کو دیکھتے ہیں
شرار نکلنا :- چنگاری نکلنا، اردو صرف فصیح راج

آہ کے ساتھ چنگا شرار آتش دل
چرخ پر جہاں کے دھو شیدہ با تابی
شرار زہ :- ہیبت انگیز، غصے میں بھرا ہوا، فارسی
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل :- شیر کی صفت میں ترکیب کے ساتھ شرار زہ
نظم کرتے ہیں۔

نظر آئے جو دونوں شیر شرار زہ
چڑھا دربار یوں کو ڈر سے لرزہ (معالج الغنائین)
شرار بار :- (بافصح) عہد بیان، قول و قرار
عربی، مونث فصیح، راج۔

غش ان پر روح دقت تھا ہو تو جابینے
شرط دنا جو ہو وہ ادا ہو تو جابینے
شرط دنا :- قید، پابندی، عربی، مونث فصیح
راج۔

آب خیر ملا نہ سکندر کو اسے آئیر
ہر سبب میں ہے شرار مفرد لگی ہوئی
شرط ملا :- بازی دادوں، عربی، مونث فصیح
راج۔

شرط بھی اور پھر تھامی حشرط
جیت لی تم نے میں نے لمبی حشرط
قول فیصل :- بارنا، جینا کے ساتھ اس کا
صرف ہے۔

شرط ملا :- قاعدہ، دستور، طریقہ، فارسی
مونث فصیح، راج۔

محل صفا - شرط انصاف یہ ہے کہ آپ کسی کی طرف سے
نہ کریں۔ (نور الفتح)
شرط ۲ - لازم - انحصار - ضرر - عربی - موٹ
فصیح - راجح۔
محسن عیش کے نظر سے کو
شرط ۳ - ضرر دینا یا ہرجا یا ضرر دینا یا ہرجا
کیا یہ ضروری نہیں ہے کہ محل پر اردو فصیح - راجح
ہے شرط کہ اس تیز زبانی کی ضرورت
دورخ کی زبان سے زبانوں کو جلا دوں
شرط ۴ - بیخ و بن وغیرہ میں کسی چیز لازم
کرنا یا اپنے ذمے لازم کرنا عربی موٹ فصیح - راجح
شرط ادا ہونا - اس کام کا ہونا جس کا ہونا
لازمی قرار پا گیا ہو - اردو صرف تفہیل الاستعمال
غش ان پر روح وقت تھا ہو تو جانیے
شرط دنا چہ مجھ ادا ہو تو جانیے شرف
شرط باغدھ کے سونا - شرط ہر کے
سونا - جو شخص بہت سوتا ہے اس کی نبت کہتے
ہیں کہ شرط ہر کے سوا ہے۔
نصیب سونے قریب ارکوی جوتا ہے
کہ شرط باغدھ کے مرد سے وہ تو تار
مردوں کو بے غرور اگر اپنی نیک کا
سویں تو شرط ہر کے ہمارے نصیب سے (نور الفتح)
قول فیصل - پوری شل جو مردوں کی شرط باغدھ کے یا ہر کے سونا جیسا
کہ موٹ فرنگ اثر نے کہا ہو کہ جو شالیں پیش کی گئیں
انہیں سے داغ ہو کہ پورا کا وہ مردوں سے شرط باغدھ
کے یا ہر کے سونا کہ غالی شرط باغدھ کے یا ہر کے سونا
شرط باغدھ ہونا - شرط بستی کا ترجمہ - عہد
کرنا - عہد پر لہذا دنا - ذمہ لینا - اردو صرف - دہلی

کی زبان۔
تو چلا جو ناصح نادان پیام وصل
میں شرط باغدھ ہوں جو بے آبرو نہ ہو
قول فیصل - اہل بکھڑا اس محل پر شرط ہونا
ہوتے ہیں۔
خو تھاری نہ جائے گی بدلی
اس میں جو چاہو ہم سے بدو شرط
شرط باغدھ ہونا - بازی لگانا - واروں ہونا
اردو صرف تفہیل الاستعمال
دیکھیں تو پہلے کون سے اس کی راہ ہیں
بیٹے ہیں شرط باغدھ کے ہر شل پاسے ہم
قول فیصل - زیادہ تر شرط بدنا کہتے ہیں۔
شرط بجا لانا - شرط پوری کرنا - اردو صرف
فصیح - راجح۔
جان بھی تو نہ بجا شرط رفاقت لائی
یاد اس قاست رفاقت کی قیامت لائی
شرط بدنا - بازی بدنا - باغدھ پر لہذا مارنا
اردو صرف - فصیح - راجح
شرط بد کر غول صحرا کے پھر ہوں رت بھر نظم
آج لیا ہے ابو سفیان سے اونٹوں کی نظار
شرط بدنا - عہد کرنا - اردو صرف
فصیح - راجح۔
ہری کس روز اس گل رونے شرط دوستی مجھ سے
ہنوز بکھوں میں دشمن کی میں کاٹا سا کھٹکا
شرط پوری کرنا - عہد پورا کرنا - اردو
صرف - فصیح - راجح۔
محلی صفا - نا صاحب نے خواجہ کی شکیں باغدھیں
ارادہ ہو کہ قتل کریں - صاحبقران زماں اپنے رفیق
کو تماش کرتے ہوئے آئے اس مصیبت میں ان کو دیکھ

شرط پوری کی دھم بوش رہا بلکہ ششہ (۱۲۱)
قول فیصل - اس کا لازم شرط پوری ہونا بھی راجح فصیح
کام عشاق کا نام ہوا
خوب پوری ہوئی تھاری شرط
شرط کھڑنا - عہد چھوڑ دینا ہونا
ہونا - اردو صرف دہلی کی زبان۔
آج صہری مری تھاری شرط
وصل کی شرط بھی ہے پیاری شرط
دہلی مجھے دل پر ہے زبان پر جو تھیں ناز
یہ شرط کھڑنا ہے کہ جو تھیں کو سنا ہو
شرط جتینا - جری ہوئی بازی جتینا - اردو
صرف - فصیح - راجح۔
شکل صرف - صاحبقران زماں اپنے رفیق کو تماش
کرتے ہوئے آئے اس مصیبت میں ان کو دیکھ کہ شرط
پوری کی کٹوریاں اڑا میں شرط جیتی - ہمارے
قبلہ و عقبہ کا عہد ہوا - دھم بوش رہا بلکہ (۱۲۲)
شرط کرنا - بازی لگانا - عہد کرنا - باغدھ پر لہذا
مارنا - ذمہ لینا - اردو صرف - فصیح - راجح
محل صرف - حکیم صاحب شرط کر کے دن اور
ساعت مقرر کر کے مرین کو اچھا کیا کرتے تھے۔
(قدیم سہرہ منبر مندان اردو)
شرط لگانا - عہد لگانا - پابندی عائد کرنا
اردو صرف - فصیح - راجح
محل صفا - ماکھ کی رسم میں چاندی کے نوٹے کی
شرط آپ نے غلط لگائی ہے کہ وہ کی داس غریب میں
شرط لگانا - بازی لگانا - باغدھ پر لہذا
مارنا - شرط ہونا - عہد چھوڑ دینا - اردو صرف
دہلی کی زبان
آپ کے سر کی قسم مرتے ہیں ابرو پر ہم

شرط لگاؤ منہ ڈالے جو تلو اور خط قدر بلکائی
شرط لگی ہونا، سیدگی ہونا، اردو صرف
فصح، راج

کب ہرن میں لگی ہے شرط استفادہ کی
کب کہیں سرے سے آنکھیں رہا درزا کی
شرط ہونا: بازی بڑا، عہد ہونا، اردو صرف
فصح، راج

مختصر میں توبہ تیر کے میں جیت بادوں کا
زادہ سے مجھ سے شرط ہوئی کہ تیر کی
شرط ہے: واجب ہے، لازم ہے، اردو
صرف، فصح، راج

محل صرف: لیجے آج، ہم کے ہم میں اتنے کام
کے، قدر دانی شرط ہو، (دفاع آزاد)

شرط سلیقہ ہو ہر اک امر میں
عجب بھی کرنے کو نہر چاہیے
شرطی: اقرار کر کے، مشروط، کسی شرط پر
اردو صفت، مترادف

محل صرف: یہ سودا شرطی دیا ہے ناپند ہو تو بھی
دینا، (دورالغفات)

قول فیصل: اہل لکھنؤ اس معنی میں اصانت کے
ساتھ بولتے ہیں، جیسے نکاح شرطی
شرطی: ضرور، بیشک، بلاشبہ، ضد کے
موقع پر عورتیں بولتی ہیں اردو، تابع فعل عورتوں
کی زبان دہلی کا صرف

بلاظہار جان سے دھو بندی لگی شرطی
ہونی جو ہو دے سو ہو بندی لگی شرطی
قول فیصل: نون فرنگ اٹھنے کھا ہو۔
لکھنؤ میں عورتیں یہ مفہوم تندی ہو جانے سے ادا کرتی
ہیں۔ دیر سے نسخہ لکھتی ہیں رنگین کا شراب طرح

درج ہے۔

ہونی جو ہو دے سو ہو بندی لگی شرطی
دھل کی اس سے زبان اب تو میں ہادی انا و بوی
(فرنگ اثر)

شرطیں لگانا: قید میں لگانا، پابندیاں
عائد کرنا، اردو صرف، فصح، راج

شرطیں جو بندی میں لگانا ہوا
اسے دعا عظم ناز نہ لکھی جو ا ہوا شاد

شرطیہ: (شرطیہ) بافتہ دگر سوم و کون
یا کے معنوں میں (فتوح) وہ جلد جس میں ایک
کام کے ہونے پر دوسرا حکم لگایا جائے۔ وہ جلد جو
شرط و جزا سے مل کے پورا ہو۔ عسری، صفت
امداد، ملاح، منطق

شرطیہ: منسوب بہ شرط، اردو سے شرط
مترادف، شک، بلاشبہ

دختر (دختر) وہ آج شرطیہ جانیں گے ہونوالغفات
قول فیصل: عام لیل چال میں بلا تشدید
مستعمل ہے جو اردو ہے

شرطیہ ہے: بشرطیکہ، اس شرط پر
اس اقرار پر، اردو صرف، فصح، راج

روک سکتی نہیں تھوڑے سے مجھے کوئی صلیب
شرطیہ ہے کہ وہ پانزیب کی جھنگار نہ ہو ابراہیم آبادی

شرطیہ ہے: لازم ہے، اردو
صرف، فصح، راج

شرع: (بافتہ) راہ راست، وہ راہ
راست جو خدا نے بندوں کے واسطے پیدا کی اور
جس کا حکم فرمایا آئین مذہب، اسلامی قوانین

عربی، صرف، فصح، راج
بیان کرتے ہیں مستی میں راز کادہ پرست

شراب شرع میں اس واسطے حلال نہیں، اسیر

شرعاً: اردو سے شرع، قانون اسلام
کے موافق، عربی، تابع فعل، فصح، راج
محل صرف: رالیوں کے ساتھ شادی کرنے کو آپ
شرعاً جائز سمجھتے ہیں، (دفاع آزاد)

قول فیصل: مختلف ترکیبوں کے ساتھ راج ہے
مثلاً شرعاً جائز ہونا، شرعاً حرام ہونا، شرعاً مکروہ
ہونا، شرعاً مباح ہونا، وغیرہ

شرعاً جائز ہونا: شرع اسلام کی رو
سے مباح ہونا، مذہبی قاعدے کے موافق درست
ہونا، اردو صرف، فصح، راج

محل صرف: ہر وہ پند جو کھانے میں چبہ نہیں شریک کرتا
جیسے مرغ، قیترب، شیر، عینہ، اس کا کھانا شرعاً جائز ہو۔

قول فیصل: انھیں معنی میں شرعاً حلال ہونا بھی
ہوتے ہیں

شرعاً و عرفاً: قاعدے قانون اور رواج
کی رو سے، عربی الفاظ، قیلم یافتہ طبقے کی زبان
ہمالگی کے شرعاً و عرفاً حقوق ہیں

اس پر یہ طرہ ہے کہ قیدی ہے مع خول
شرعاً پر چلنا: دین اسلام، اور اس کے
قانون پر عمل ہونا، ملت اسلامیہ کے قوانین

کی پابندی کرنا، اردو صرف، فصح، راج
جو شرع مصطفیٰ پر چلا لیا گیا بہت

ہو تاغنی ہے جلد گدا شاہ راہ کا طاعت
شرعاً پر عمل کرنا: شریعت کے مطابق کام

کرنا، اردو صرف، فصح، راج
ظاہر شرع پر واجب جو عمل

تا کہ باطن میں نہ کچھ آئے فعل مرزا رسوا
شرعاً ترقی: قانون شریعت، اردو

عورتوں کی زبان۔

محلِ صرفت۔ وہ خود تو بہ شرع تہ کے پابند ہیں مگر ان کے صاحبزادے بالکل انگریز ہیں کھڑے کھڑے پیشاب کرتے ہیں۔

قولِ فیصل۔ اس جگہ عورتوں کی زبانوں پر شرع لفتح اول و دوم اور تہ لغیم اول ہو۔ شرع اور تہ یہ دونوں غلطیوں سے مراد ہیں۔ تہ کے مراد ہی سنی ترکی میں وہی ہیں جو شرع کے عربی میں ہیں۔ ترکی میں تہ کا اطلاق وہی شرع تہ کے پابند۔ احکام شریعت پر چلنے والا اور صرفت۔ عورتوں کی زبان۔

شرع تہ کی باتیں۔ دین ایمان کی باتیں کرنا مسائل شرعیہ پر گفتگو کرنا اور صرف عورتوں کی زبان شرع محمدی: قانون محمدی، دین اسلام کا طریقہ، اسلامی قانون، اسلامی ترکیب، نوٹ، فیصل، راج شرع محمدی تہ۔ وہ ہر جگہ کج کے وقت شرع محمدی کے موافق مقرر کیا جائے۔ جس کا اقل درجہ ہر مرد اور زیادہ سے زیادہ ہے۔ عربی الفاظ، تذکرہ دفرنگ، تصنیف۔

قولِ فیصل۔ کھنوں میں عام عورت اسے ہر شرعی اور شیعہ کی محفوس اصطلاح میں ہر غلطی کہتے ہیں جو پانچ سو دو سو تیس اور انگریزوں کے زمانے میں ایک سو سات روپے کے برابر ہوتے تھے۔

شرع محمدی نکاح پڑھانا: قانون اسلام کے موافق نکاح کو دنیا میں کسی قسم کی دھوم دھام اور باجا بانہ ہو۔ (نورِ ہفت)

قولِ فیصل۔ کھنوں میں شرعی عقد یا عقد شرعی کہتے ہیں۔

شرع میں شرم کیا۔ جو بات مذہباً جائز ہو اس کے کرنے میں شرم سے کیا فائدہ۔ عاقل کی بات

معاف بات میں شرم نہ کرنا پائے۔ صاف کہہ دیتے ہیں۔

معاف کہیں اور صرفت۔ عورتوں اور عوام کی زبان۔

قولِ فیصل۔ اس فقرے میں شرع اور شرم دونوں لغتیں لفتح اول و دوم ہی زبانوں پر ہیں۔

شرعی اس۔ شرع کے مطابق، قانون اسلام کے موافق جیسے شرعی لباس، عربی صفت، فصیح، راج۔

شرعی اس۔ شرع پر چلنے والا۔ پیر و اسلام، عربی صفت۔

قولِ فیصل۔ ان معنوں میں کھنوں کا لیم یافتہ طبقہ شرع برتتا ہے۔

شرعی احکام۔ شریعت کے احکام، قوانین اسلامی، عربی الفاظ، فصیح، راج۔

محلِ صرفت۔ تم عجیب عقیدے کے انسان ہو شرعی احکام جاری قابلِ عمل ہیں عقل قبول کرے یا نہ قبول کرے۔

شرعی پیچامہ۔ سنوں سے ادب پچامہ اور تذکرہ، راج۔

شرعی دھڑکا۔ ڈھونگ، ڈھکوسلا اور دھڑکا، قریب بہ مترادف۔

شرعی ڈارھی۔ شرع کے موافق ڈارھی اور دھڑکا، نوٹ، راج۔

قولِ فیصل۔ عام طور سے ایک مشت دو انگلی بھی ڈارھی کو شرعی ڈارھی کہتے ہیں۔ اور وہ ڈارھی بھی شرعی ڈارھی ہے جو پائیس قدم کے فاصلے سے دکھائی دے۔ مولف فرنگ آصفیہ کے نزدیک شرعی ڈارھی کی زبان ایک بات کے قریب ہوتی ہو۔

شرعی قسم۔ وہ قسم جو قانون اسلام کے موافق کھائی جائے، عربی، الفاظ، نوٹ، فصیح، راج۔

شرعی قسم۔ کسی تیار سے کا اپنے اصلی برج میں آنا جیسے آفتاب کا شرف برج حمل میں ہے۔ قمر کا برج ثور میں عطارد کا برج سنبلہ میں زہرہ کا برج میزان میں مریخ کا برج میزان میں مشتری کا سران میں زحل کا

شرعی قسم۔ کسی تیار سے کا اپنے اصلی برج میں آنا جیسے آفتاب کا شرف برج حمل میں ہے۔ قمر کا برج ثور میں عطارد کا برج سنبلہ میں زہرہ کا برج میزان میں مریخ کا برج میزان میں مشتری کا سران میں زحل کا

قولِ فیصل۔ اسے زیادہ تر قسم شرعی کہتے ہیں۔

شرعی قلمنیان۔ (کنایتاً و نظرائے) محل پر جانے والا، عوام کی زبان۔ (نورِ ہفت)

قولِ فیصل۔ صاحب فرنگ آصفیہ نے انجین معنی میں شرعی کمن بھی لکھا ہے۔ اہل کھنوں کسی صورت سے نہیں بولتے۔

شرع غائبہ (باغی) وہ گھوڑا جو سرتاپا بادی رنگ کا ہو۔ جس گھوڑے کی ایل اور دم مال بہ زردی ہو تو اسے بھی شرع غائبہ کہتے ہیں۔ اردو۔ تذکرہ ساوڑیوں کی اصطلاح۔

قولِ فیصل۔ صاحب فرنگ آصفیہ نے بجائے الف اسے ہوز، شرع، لکھا ہے۔ عام رسم الخط شرعی ہے۔

شرع غائبہ۔ کستری ہندوؤں کی ایک قوم اور دھڑکا، راج۔

شرع۔ (بغیتیں) بزرگی میں کسی چیز پر فوق لے جانا۔ بزرگی۔ عربی۔ تذکرہ، فصیح، راج۔

بیت الشرف میں لے گئے ان کو شہ نجف اپنا پسر کیا انھیں شرف شرف لکھتی

شرع۔ بزرگی۔ بزرگی۔ عربی۔ ذوقیت، عربی، تذکرہ، فصیح، راج۔

محلِ صرفت۔ ہمارے پیغمبر ختمی مرتبت کو دیگر انبیاء پر شرف خاص حاصل تھا۔

شرع۔ عمدگی، خوبی۔ بھلائی، عربی، تذکرہ، فصیح، راج۔

شرع۔ کسی تیار سے کا اپنے اصلی برج میں آنا جیسے آفتاب کا شرف برج حمل میں ہے۔ قمر کا

برج ثور میں عطارد کا برج سنبلہ میں زہرہ کا برج میزان میں مریخ کا برج میزان میں مشتری کا سران میں زحل کا

برج میزان میں مشتری کا سران میں زحل کا

برج میزان میں مشتری کا سران میں زحل کا

میزان میں۔ فارسی، مذکر فصیح، راجح
 راقی نے منہ لگایا نہ حساب شراب کو۔
 اس چاند میں شرف نہ ہوا آفتاب کو
 قول فیصل۔ راقی فرنگ آصفیہ نے ان سنی میں
 بکون رائے مہلہ شرف نکھاسے نیز وہ نگھتے ہیں۔
 کسی یارے کا اپنے اصلی گھر یا مقام معنی برج میں
 آنے کا افتخار شرف کہلاتا ہے۔ جیسے شرف آفتاب
 برج حمل کے امیریں درجے یعنی بلن میں آنے سے ہر
 اور شرف ماہ برج ثور کے درجہ سوم معنی منزل ثور میں
 آنے سے خیال کیا جاتا ہے۔ مولف نے ذکر کرنے ان معنی
 میں بھی عربی ہی نگھاسے اردو میں عام طور سے لفظ تین
 ہی زبانوں پر ہے۔

شرف، عزت، افتخار۔ جیسے شرف خدمت
 شرف ملازمت، شرف تلمذ وغیرہ عربی، مذکر فصیح، راجح
 شرف۔ جلال الدین یادت حسن خاندان
 آغا جو کھڑی کا تخلص۔ واجد علی شاہ کے سدھی اور
 شاہی خاندان کے تھے۔ غدر کے وقت ملایا برج چلے گئے
 اور وہیں واجد علی شاہ کے ساتھ رہتے تھے۔ ان کی ایک
 منظم شکوی انسانہ کھڑا تاریخی اعتبار سے بڑی اہم
 ہے اس شکوی میں انتر زاع سلطنت اور بعد کے بعد کا
 حال نظم کیا گیا ہے۔

شرف۔ (بالفتح وکون دم) ہندی، بدھ
 ہندو مقام پنج۔ بزرگی سے علو سب و بزرگی جو خاندان
 یا آباد اجداد کے سبب ہو۔ خرافت، نجات۔ عربی مذکر
 فرنگ آصفیہ

قول فیصل۔ لفتح اول و دوم ہی زبانوں پر ہے سنی
 نبرامیں بالکل نہیں ہوتے۔

شرف۔ مبارک، نیک، مسودہ جو کہ بعض کا
 قول کہ کب کوئی سیارہ اپنے گھر میں آتا ہو تو اس وقت

جو کام کیا جائے وہ مبارک اور نیک ہوتا ہے اس کے
 یہ معنی مراد لئے گئے، (فرنگ آصفیہ)
 قول فیصل۔ عام طور سے شرف پنج اول و دوم کہتے ہیں
 شرفا۔ دفعہ اول دفعہ دوم، شریف کی جمع عربی
 مذکر فصیح، راجح۔

جھل جھل۔ خواہ۔ یہ دیکھئے و اثر ہے یہ کہ جتنے
 حضرات نظر آتے ہیں سب شرفا کے عاجز اس میں دنیا داری
 شرف اندوز ہونا۔ شرف حاصل کرنا، شرفیاب
 ہونا۔ اردو صرف تہلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہو سے شرف اندوز ترے طاعت
 ہر سال محل میں مہر عام ہنس روز
 شرف آفتاب۔ آفتاب کا برج حمل میں
 آنا۔ فارسی ترکیب، فصیح، راجح۔

نور و روزا ہے شرف آفتاب کا
 بہ لاسے رنگ جام میں کے شراب کا
 قول فیصل۔ شرف آفتاب میں نگینے بھی کھوے
 مانتے ہیں جن میں ایک خاص اثر ہوتا ہے۔

کس کس کے دل میں نقش ہو اور کیا رکاز
 کیا کیا نگینے کست شرف آفتاب میں
 شرف بخشنا۔ عزت عطا کرنا، اردو صرف
 فصیح، راجح۔

دل میرا خزانہ ہے حیدر کے فضاں کا
 کیا خوب شرفی نبشاک کوہ کوہ کوہ کوہ
 شرف بخشنا۔ ترجیح دینا، ذوقیت عطا
 کرنا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

شرف اترنے بخشا ہے آدم پر محمد کو
 فضیلت ہے مقدم سے زیادہ ہاں و خیر کا
 شرف پانا۔ عزت پانا، رقبہ پانا۔ اردو
 صرف، فصیح، راجح۔

شرفیاب۔ بزرگی پانے والا، شرف
 حاصل کرنے والا۔ عزت پانے والا، فارسی صفت
 فصیح، راجح۔

گرنگی میں تمامت ہوگی شرف پانا
 پانے سیر کیا اپنے استخوان سے ہمیں

شرف حاصل کرنا۔ بزرگی حاصل کرنا، اردو
 حاصل کرنا، عزت حاصل کرنا۔ اردو صرف، فصیح، راجح
 ڈھنڈھتی ہیں انھیں اس بھوک کا نقش قدم
 پاتھ ہے دل کسے مل شرف پانے کا
 شرف دینا۔ عزت دینا، بزرگی دینا۔ اردو
 صرف، فصیح، راجح۔

ابریاں کو شرف اسے بت دیا اللہ نے
 آبرو پانے جو کانون میں ترے گھر پر ہے
 شرف لے جانا۔ سبقت لے جانا۔ ذوقیت
 لے جانا۔ بڑھ جانا۔ آگے نکل جانا۔ اردو صرف
 فصیح، راجح۔

محل پر شرف مرا گل خوش رنگ لے گیا
 قبا کا بند مرتبہ ششاد سے ہوا
 شرف ہونا۔ ترجیح ہونا۔ بزرگی حاصل
 ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

جواں پر آدمی کو شرف نطق سے ہوا
 شکر خدا کرے جو زبان بشر کھلے
 شرف ہونا۔ کسی یارے کا اپنے اصلی
 گھر میں داخل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

راقی نے منہ لگایا نہ حساب شراب کو
 اس چاند میں شرف نہ ہوا آفتاب کو
 قول فیصل۔ صاحب فرنگ آصفیہ نے ان سنی
 میں بکون رائے مہلہ نگھاسے لیکن مثال میں حلق کا
 شرف دیا ہے اس میں تحقیق ہی نظم ہوا جو ادبی کج ہے

شرفیاب۔ بزرگی پانے والا، شرف
 حاصل کرنے والا۔ عزت پانے والا، فارسی صفت
 فصیح، راجح۔

محل شر۔ اور تہذیبی لغت آستان سے شرقیاب ہر الفاظ و بیانی
شرقیائی۔ شرق حاصل ہونا عزت و بزرگی حاصل
ہونا، فارسی ترکیب، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
محل شر۔ مدت سے شرقیائی کی عزت تھی آج پوری ہو گئی
شرقی۔ د۔ (بالفتح) آفتاب نکلنے کی جگہ
شرق، یورپ، مغربی، مذکور تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
یہ خاکسترم سہ پہر ہر فلک
برآمد ہوا شرق سے یک یک ظہم ہوش رہا
شرق سے غریب تماشا۔ شرق سے
غریب رنگ۔ پورے یکھیم تک اور مشرق فصیح راج
ہے شرق سے غریب رنگ پریشاں
نور عینیں سپر کنگساں
قول فیصل۔ اسی کو شرق سے تا غریب بھی نظم کرتے ہیں
شرقی۔ د۔ (بالفتح) منسوب بہ شرق، شرق
سے نسبت رکھنے والا پوربی، یورپ کا، عربی صفت
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
جن پورا باب علم و فضل کے دار سرور
تجربہ میں تھے تان ان شرقی کے عمارات و قلعو
نہر ہے جو سرخ کہہ رہی ہو یہ دنیا نظم
از بس کہ طلوع بحر شرق سے کیا لہا لہائی
شرقی زبان۔ د۔ وہ زبان جو یورپ کے شرق
میں بولی جاتی ہے جیسے ایشیائی زبان شل عربی چینی
فارسی سنسکرت وغیرہ۔ اردو۔ مونث (فرنگ صغیر)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہو۔
شرقی علوم۔ وہ علوم جو ایشیا میں رائج
ہیں۔ عربی، الفاظ، مذکر۔ (ذرا لغت)
قول فیصل۔ زیادہ تر شرقی علوم کہتے ہیں۔
شرک۔ د۔ (بالکسر) خدا کی ذات و صفات
میں کسی دوسرے کو شرک کرنا عربی مذکور فصیح راج

شرک باقی نہ وہم و گماں میں
وہ بد لاکیا آکے بند و ستاں میں
شرک۔ د۔ (بالفتح) اول و فتح دوم۔ شرکاؤں شرک
کی جمع عربی، تذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
محل شر۔ میاں آزاد نے کہا کہ حضرت ہم غریب
آوی ہیں شرکا و جلسہ کی مختصر کیفیت سے آگاہ کیجئے
(دشاد آزاد)
شرکت۔ د۔ (بالکسر) اول و فتح سوم، شال
ہونا، شمولیت، عربی، مونث، فصیح، راج
صد آخری ہے قاتل و گنیم مزاج کو
شرک خنایہ دنگ میمن دفا کی ہے جلیل
شرکت۔ د۔ سا جھا۔ ہم رہی، عربی مونث
فصیح، راج
شرکت ہونا۔ شمولیت ہونا۔ اردو و شر
فصیح، راج
شرک جس سے ملزنگہ یار کے ساتھ رائج
اور رکھا اسے دیکھا جسے ملک پیار کے ساتھ عظیم آبادی
شرکت جلی۔ د۔ شرک کا ہر و مرتج، جیسے
بت پرستی۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
شرک خفی۔ د۔ پوشیدہ شرک، عربی الفاظ
فارسی ترکیب، مذکور تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
شرک کرنا۔ د۔ دقتی، شر اٹھانا، جھگڑا کرنا
فتنہ برپا کرنا، فساد کرنا، اردو و شر، فصیح، راج
آئے گا تو دو گروہ کر دوں گی
دوڑ میں بہت سا شر کر دوں گی (دگر ادبیم)
شرک نہ اٹل ہونا۔ شرک ٹٹنا۔ اردو
شر، فصیح، راج
شرک زائل ہو گیا تو جید پھیلی خلق میں نظم
ہو گیا باطل نہاں اور حجت حق آشکارا لہا لہائی

شرکی باتیں۔ د۔ فساد کی باتیں، اردو
شر، فصیح، راج
زہرنگی ہیں شب و صبح میں شرکی باتیں
کچھ نہیں خیر ہے کچھ اور بکھیرا لاسے
شرم۔ د۔ (بالفتح) جیا، غیرت، حجاب
فارسی، مونث، فصیح، راج
شرم حسن ایسی حویں ہاتھ لگاؤں جو کبھی
دامن اس گل کا سمٹ جائے بجا لو بوکر ایسر
شرم۔ د۔ (بالفتح) اندامت، انفعال، فارسی و شر
فصیح، راج
مرگے پر نہیں تکلیف اجا منظور
شرم سے لاش گڑھی جاتی ہو فن کیا
شرم۔ د۔ عزت، عزت، اردو، مذکر
فصیح، راج
محل شر۔ میری ڈاڑھی کی شرم بھارے
لم لہ ہے۔ (ذرا لغت)
شرم۔ د۔ (بالفتح) ناسل، عضو مخصوص، شرک گاہ
فارسی، مونث (فرنگ صغیر)
قول فیصل۔ عام طور سے شرک گاہ کہتے ہیں۔
شرم۔ د۔ خیال، لحاظ، پاس، اردو،
مونث، فصیح، راج
قاتل نہ تجھ سے موڑیو منہ وقت ذبح تو
کچھ شرم کیجیو مرے گردن جھکا کی جرات
شرم اٹھا دینا۔ بے جیا بن جانا۔ اردو
شر، فصیح، راج
قول فیصل۔ عورتیں شرم و بختیں بڑتی ہیں۔
شرم اٹھنا۔ د۔ شرم ختم ہونا۔ اردو و شر
فصیح، راج
عشق نے پیاک آخسہ کر دیا

اب وہ شرم آہ دزارا لگئی دماغ
شرما جانا۔ میا آجانا۔ اردو صرف فصیح راج
بھولنے والے کو شاید یاد دہانہ آگیا
تجھ کو دکھا مسکرایا خود بخود شرما گیا
شرما حضورؐ: سامنے کا لٹا ہوا صورتوں
کی زبان۔

محل صفت۔ میں کبھی تھکا کر دے وہاں نہ کرتی خالو
جان آگے ان کی شرما حضورؐ میں نے وہاں کر دیے۔
شرما شرمی۔ شرما شرما کے دباؤ میں
مروت کے باعث آواز دے شرم۔ اردو راج
فصل، عورتوں کی زبان۔

محل صفت۔ شادی میں شریک ہونے کو جی نہیں
پا رہا تھا گر بڑی ہوگی شرما شرمی جانا پڑا۔
شرما شرمی۔ شرما شرما، شرما شرما، اردو ہوش
جائے عاشق دوستوں میں گرامری
وصل کی رات نہیں خوب یہ شرما شرمی (نور ہشت)
قول فیصل۔ اس معنی میں وہ لکھنؤ نہیں رہتے۔
شرما مانا۔ حیا کرنا، بھاننا، چھپنا، ایک
طرح کی ادائے محنتانہ محبوبانہ، اردو، مصدر
فصیح، راج۔

ع بات پر سے کی ہو کہہ دوں گا تو شرما لے گا دانا
شرما مانا۔ (لازم) شرمندہ ہونا، نام
ہونا، منفعل ہونا۔ اردو صرف فصیح، راج۔
محل صرف۔ صاحب ایک چھپے ہوئے گھر گئے
وہ کب چھپنے لگے جب محل سے نکالے گئے تب تو
چھپنے نہیں اب بھلا کیا شرما میں گئے (فسانہ آزاد)
شرما مانا۔ (مندی) شرمندہ کرنا۔ ذیل
کرنا۔ اردو صرف فصیح، راج
خدا شرما لے ہاتھوں کو کر رکھتے ہیں کتا کشی

کبھی میرے گریباں کو کبھی جاناں کے دامن کو غائب
قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم ہے نیچا دکھانا
جیسے "دو کوس تک دونوں سواری چپ چاپ
کھڑے کر رکھتے تھے جاتے تھے اور گلوں شیر
طبیعت ہوا کو شرماتے تھے۔ (فسانہ آزاد)
شرما ویا شرما لو: حیا دار۔ شرم کرنے والا
شرمندہ، منفعل، اردو صفت، دہلی کی زبان۔
محل صفت۔ لکھا ہوا کہ وہ بڑے ہی شرما لو تھے۔
در دیا کے حادثات

ایسی شرما دے یہ بچپن کی
کہ نہیں آتی بات کرنی بھی (عروج الفت)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں تذکیر کے لئے شرما
اور تانیٹ کے لئے شریلی کہتے ہیں
شرما بی بی کھیا نوپے۔ دیکھو کھیا بی بی
(نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں کھیا بی بی
کھیا کھوئے یا نوچے۔
شرما کے نہ شرمانے دے۔ بڑا اٹھٹ
اور بے غنیت ہے۔ اردو، عورتوں کی زبان
مستزوک۔

محل صفت۔ چلو بس رہنے دو بی بی دی بی۔
اور پرے باتیں بناتی ہیں شرما کے نہ شرمانے دے۔
(فسانہ آزاد)
شرم آلودہ۔ شریگیں۔ نازی صفت
فصیح، راج۔

تجلی جب وہ نگاہ شرم آلودہ اور
ہزاروں بکلیاں ڈوٹیں دلوں پر
شرم آلودہ۔ غیرت آنا، حیا آنا۔ اردو
صرف، فصیح، راج

آئی سیری چھوڑ عشق نوجواں
اے عشق تجھ کو شرم آتی نہیں
شرم بھون کھانا بے غیرت ہو جانا
بے حیائی کی باتیں کرنا۔ اردو صرف، عورتوں
کی زبان، قریب بہ مستزوک۔

محل صفت۔ جب شرم ہی نگوڑی بھون کھائی
تو پھر کیا۔ برے مرد دے بنتے ہیں۔ (فسانہ آزاد)
شرم بھی نہیں آتی۔ دوست کے نہ آنے
کی شکایت یا غلات بیانی کے جواب میں ایسے محل
پر کہتے ہیں جہاں یہ کہنا ہوتا ہے۔ وہاں میں تو کھو
کچھ تو شرماؤ۔ قابل تو ہو، اردو فقرہ فصیح راج
قول فیصل۔ بھی کے بجائے تو بھی استعمال کرتے
ہیں یعنی شرم تو نہیں آتی۔ اسی محل پر شرم تو نہ
آئی ہوگی بھی کہتے ہیں بغیر بھی، اردو تو، کے
بھی بولتے ہیں۔ یعنی شرم نہیں آتی۔

آئی سیری چھوڑ عشق نوجواں
اے عشق تجھ کو شرم آتی نہیں
شرم ٹوٹنا۔ شرما ٹوٹنا، شرما ٹوٹنا
جانا رہنا۔ اردو صرف، تلبیل، استعمال

ادھر شرم ادھر تو بہ ٹوٹی ابتر
شکست آج بدوٹوں طرف آگئی
شرم چہ کتنی ست کہ پیش مرداں
بیاید۔ بے غیرت کے اس فعل پر کہتے ہیں کہ
جو بے حیائی سے ہو۔ اردو مثل، نازی صفت
تیسرے یافتہ لفظ کی زبان۔

محل صرف۔ صاحب ایک چھپے ہوئے گھر گئے
وہ کب چھپنے لگے جب محل سے نکالے گئے تب تو چھپنے نہیں
اب بھلا کیا شرما میں گئے۔ شرم چہ کتنی ست
کہ پیش مرداں بیاید۔ (فسانہ آزاد)

شرم حضور شرم حضور کی۔ سامنے کا کھانا
آنکھ کی شرم، منہ دیکھنے کی مروت، نادبی، موت،
دہلی کی زبان۔

بچنے کا جائیں شرم حضور میں لاکھ حرم
وہاں میں کیا کریں جو خدا و بود نہ ہو

محل صرف۔ لیکن کبھی تو لوگوں کی شرم حضور یاد رکھا
یا اتباع رسم کی جسے مصروف عبادت ہوا بھی تو کس
مرح کہ دل کہیں تھا اور تو کہیں۔ (توبہ الصوح)
قول فیصل۔ بگنوں میں شرم حضور کہتے ہیں۔

شرم رکھنا۔ آبرو رکھنا۔ عزت بچانا، راج
رکھنا، بات سنی رکھنا، اردو صرف، فصیح، راج

تجہ کو دیار غیر میں مارا وطن سے دور
دکھائی مرے خدا نے مری بکسی کی شرم غائب

شرم رکھنا۔ بھلا رکھنا۔ پاس رکھنا، اردو صرف،
دہلی کی زبان۔

محل صرف۔ شیخ رحمہ اللہ جہانی کے سب سے اخیر عمر
میں روزہ نہ رکھتے تھے۔ مگر اس پر کسی کے سامنے کھاتے
پیتے نہ تھے۔۔۔ ایک دفعہ میں نے پوچھا۔ کہا میں خدا

کے گنہگار ہوں وہ عالم زبان و آشکارا ہو۔ اس کی تو شرم
نہیں ہو سکتی بھلا غیب سے کی تو شرم رہے۔ (آب حیات)

شرم رکھنا۔ عزت و آبرو میں فرق نہ آنا، بات
رہ بانا، عزت قائم رکھنا، آبرو رکھنا، ہجر قائم رکھنا

اردو صرف، فصیح، راج
قول فیصل۔ اس کی کبھی صورت شرم نہ جانا بھی راج
فصیح ہے۔

حسن اور اس پر حسن ظن وہ گئی بواہی کی شرم
اپنے اعتماد سے غیب کو آراستے کیوں غالب

شرم سارہ سارہ شرم بھلا، فارسی، صفت
وہ صفا بندش میں جس سے آب گوہر شرم سار

شوخیان معنوں کا وہ جن سے نخل چشم غزال کالی
شرم سار کرنا۔ شرمندہ کرنا، چل کرنا، اردو
صرف، فصیح، راج

ذکر ہر دو فنا تو ہم کرتے
پھر تھیں شرم سار کوں کرے

شرم سار ہونا۔ شرمندہ ہونا، نام نہنا۔
اردو صرف، فصیح، راج

کیا کیجے کہ طاقت نظارہ ہی نہیں
تجھے وہ بے حجاب میں ہم شرم سار ہیں

شرم ساری۔ شرمندگی، خجالت، انفعال،
فارسی، موت، فصیح، راج۔

حشر دے عرق میں ڈوبے ہیں
گرم بازار شرم ساری ہے

شرم سے۔ ہمارے باعث۔ اردو صرف، فصیح، راج
شرم سے آنکھ ملاتے نہیں دیکھا ان کو

پار ہوتی ہیں کیجے سے نگاہیں کبہ نکر
شرم سے پانی پانی ہونا۔ شرمندگی سے پسینے

پسینے ہوتا۔ نہایت شرمندہ ہونا، اردو صرف، فصیح، راج
ہم تو اس شرم ربانی سے ہیں پانی پانی

دیدہ پاک قفس سے چھٹے آنسو ہو کر خواہ مخواہ
پانی پانی شرم سے کیوں کہ نہ ہو شہر آئیر

خون میرا دیکھ کر غش آگیا صبا و کو آئیر
شرم سے ڈوب مرنا۔ غیرت کے مارے پانی

میں ڈوب کے جان دیتا۔ اردو صرف، فصیح، راج
روئے صاف اپنا دکھا دیتا اگر لے سفا

ڈوب مرنا شرم سے چاہ ذوق میں آئینہ
شرم سے زمین میں گر جانا۔ بہت شرمندہ

ہونا، اردو صرف، فصیح، راج
ہوا ہمیں وہ مرے صیت سحر کو سن کر
زمین میں شرم سے اب گر گیا ہر خاقا قی سودا

شرم سے عرق اچھانا۔ بہت شرانا۔ اردو
صرف، فصیح، راج

کیا کہوں ساق بلوریں کی صفائی اس کی
صمیم گرد کیجے اسے شرم سے آجائے عرق ذوق

شرم سے گھٹنا۔ بہت شرمندہ ہونا، اردو
صرف، فصیح، راج

سخت جانی کے سبب شرم سے میں گھٹا ہوں
ہاتھ دکھ جائیں گے تالوں کو اذیت ہوگی صبا

شرم سے کتنے ہیں خوش قد جاناں دیکھ کر
شل چوب خشک اتارے کے تلے شمشاد ہیں صبا

شرم سے گھڑی ہو جانا۔ گناہ ہے کمال
شرمندگی سے اردو صرف، متر و ک

دیکھ ستوں کو ترے تر دامن
شرم سے ہوئی گھڑی توبہ مہر

شرم سے گرد جانا۔ نہایت شرمندہ ہونا،
ایسا شرمندہ ہونا کہ زمین میں دفن ہونے اور منہ

چھانے کو جی چاہے۔ اردو صرف، فصیح، راج
وہ گل بدن اگر کے چلا ہے جو باغ میں

گرد گرد گئے ہیں شرم سے سر و چین تمام لطافت
قول فیصل۔ صاحب فرنگ اثر رکھتے ہیں مثل اس

طرح ہے۔ شرم سے زمین میں گر جانا، متر و ک
نظر شاید فائدہ آزادی اس عبارت پر نہیں پڑی وہ نہ

ایسا نہ کہتے۔ نواب اس وقت شرم کے مارے گئے
جاتے تھے۔ عمر بھر میں آج ہی تان کو خیال آیا کہ ایسے

معا جوں سے نفرت کرنا لازم ہے؟ اہل کھنڈ و نوں و نوں
سے ہوتے ہیں۔

شرم سے منہ نہ دکھانا۔ بارے غیرت
کے روپوش ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج

منہ آپ کو دکھا نہیں سکتا ہے شرم سے

اس لئے ہی بیٹھ ادر آفتاب کی آس
شرم شرم میں کام ہوا جانا۔ (راج)
کھاذا اور مدت میں کام تمام ہوئے جانا۔ (فرنگ صغیر)
قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
شرم کرنا۔ رستہ کی کھاذا کرنا، پاس کرنا،
اردو صرف، فصیح، راج۔

قالت نہ کچھ سے مڑا دیکھ وقت ذبح تو
کچھ شرم کچھ مروت گردن جھکائے کی جرات
شرم کھانا۔ شرمندہ ہونا۔ اردو صرف، ترک
یہ آس گفتگو سے شرم کھا کر
ہوا غرق عرق گردن جھکا کر (مصرع الفہم)
شرم کی بات ہے :- غیرت کا مقام ہے
اردو صرف، فصیح، راج۔

شرم کی بہت بھوک کی مرے :- جس
دلہن کو کھانے میں شرم ہوا کرتی ہے وہ ہمیشہ بھوک
مرا کرتی ہے :- جسے بڑھی ہوئی شرم نقصان کا باعث
ہوتی ہے۔ یہ غیرت مند ہمیشہ نقصان اٹھاتا ہے
مروت والا سدا مروت میں رہتا ہے (فرنگ صغیر)
قول فیصل۔ لکھنوی عام طور سے زبانوں پر یہ
ہے۔

شرم کی لینا۔ شرم کرنا۔ اردو صرف، ترک
شرم کی مٹ سے وہ خورشید تقابلاً
آئینہ دیکھ کے چہرہ کو چھپاتا ہے
شرم کے مارے :- غیرت کے سبب، اردو
صرف، فصیح۔

چھپی ہے کان کے پردے میں شرم کے مارے :-
جبے اڑکھیا آئی ہے تازاں سسریاد خواجہ
قول فیصل۔ اسی کو مارے شرم کے بھی بولتے ہیں۔
کبھی دیکھی ہے شاید آبداری ترے دہان کی

کر مارے شرم کے پانی سے جو آب گہری تلی آس
شرم کے مارے گڑھا لایا گڑھے جانا بہت
شرمندہ ہونا، کمال منقل ہونا اردو محاورہ، فصیح، راج
قول فیصل۔ شرم کے مارے کی جگہ، مارے شرم کے
بھی ہے جیسے - نواب اس وقت مارے شرم کے گڑھے
عباتے تھے عمر بھر میں آج ہی تو ان کو خیال آیا کہ ایسے
معاہدوں سے نفرت کرنا لازم ہو (نشانہ آزاد)
شرم گاہ :- وہ مقام جس کا چھپانا اور پردہ
میں کھانا واجب، اندام نہانی، فحاشی، شو، فصیح، راج
قول فیصل۔ اس کا رسم الخط شرم گاہ ہے۔

شرم گاہ، شرمندہ، فحاشی، صفت، فصیح، راج
شرک ہوئے سب منقل، کافر پشیمان و خلی
سخت سے جو گرا کا دھبی دل میں ہیں اپنے شر میں
قول فیصل۔ جو تانے ساتھ اس کا صرف جو۔
شرم گاہ، شرم سے بچی نظر، فارسی الفاظ
فصیح، راج۔

اس شرم گاہ نے بھی کچھ کہا تو ہے
بہنے کا اسے سرور بھی آسرا تو ہے
شرم ناک :- اس فعل کی نیت کہتے ہیں بہت
زیادہ قابل شرم جو۔ فارسی، فصیح، راج

محل حبشہ۔ اس کی شرم ناک حرکت سے خاندان کی آبروریزی
قول فیصل۔ شرم ناک یعنی خلی جس سے گران سنی
میں اردو میں متعل نہیں۔

شرمندگی :- (باصح) کسر سوم و سکون چارم
تخم شرمندہ ہونا، مذات، غیرت، فارسی، مروت، فصیح، راج
منقلوں کے بند سے جوتی جو بہت شرمندگی
زود یہ اسے سنبھالے دجا آؤ تو نہیں

شرمندگی آتا زمانہ غبات مثلاً، اردو صرف، بلی کی زبان
محل حبشہ۔ انہوں نے شرمندگی اتارنے کو اپنے

ہم پیشوں سے کہا کہ جیسا میں عطایٰ مرشد خان ہوں
وہیے اناڑی روئے والے۔ (ایمان)
شرمندگی اٹھانا۔ شرمندہ ہونا، صفت
اٹھانا۔ رسوا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج
محل صرف۔ تم بے بلائے نہ دعوت میں جاتے
نہ شرمندگی اٹھانا پڑتی۔

شرمندگی سے پانی ہونا بہت شرمندہ
ہونا۔ اردو صرف، تلمیل، الاستمال
کرم میں اس کا نہیں ہے ثانی نظم جہاں
جو ابر شرمندگی سے پانی
شرمندگی کھینچنا۔ صفت اٹھانا، اردو
صفت، ترک۔

نہ شرمندگی پیش احباب کلینج
تے فرت لایا کہ وہ ناب کلینج
شرمندگی ہونا بہت صفت ہونا۔ اردو صرف
فصیح، راج۔

منقلوں کے بند سے جوتی ہے بہت شرمندگی
زود یہ اسے سنبھالے دجا آؤ تو نہیں
شرمندہ :- (باصح) اول و سوم و سکون
نادوم۔ فارسی، صفت، فصیح، راج

سرد آزاد سے ہیں شرمندہ
سردگوں ہیں جو بار بار دھخت
ایسا نہ ہوت۔ بندہ کہ کل کو انسان

کوتا ہی رہے امانت و استغفار و عبادت
قول فیصل۔ بقول صاحب فرنگ اس صغیر یہ لفظ
مربک از شرم - آگندہ بولت مذکور ہی نے کھا ہو یہ لفظ
شرمیدن کا اسم فاعل جو۔ شرم اسم جامد جو فارسی
میں کبھی کبھی اسم جامد سے بھی اشتقاق کرتے ہیں بعض
محققین جو اشتقاق کے قائل نہیں کہتے ہیں کہ شرمندہ

فتح سیم کو یعنی صاحب شرم، پہل شرم مند تھامیم
اول مذکور کے لئے تشبیہ آخر میں اچانہ کر دی۔
شرمندہ: ممنون، احسانند، نادی، بیج راج
محل صفت۔ آج تک تھارے ایک پیسے کا میں
شرمندہ نہیں۔

قول فیصل۔ اس سنی میں اس کا استغالی زیادہ
تر نفی کے ساتھ ہے جیسا کہ ادب کی مثال سے ظاہر ہو۔
شرمندہ احسان بہ احسان کا شرمندہ
احسان مند۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، راج

ہے یہ یکیں تر شرمندہ احسان بخدا
بس یہی بھائی بھی کرتے ہیں جو کچھ تو کیا اینٹ
شرمندہ رکھتا۔ شرمسار رکھنا، منفعل رکھنا
محبوب رکھنا۔ اردو صرف، فصیح، راج

شرمندہ رکھتے ہیں مجھے باد بہار سے
میں اسے بے شراستہ دل بے ہوا گل
شرمندہ صورت۔ وہ شخص جس کے چہرے
اور ہمت ادا ہری سے چاہا خواہ شرمندگی چمکے۔

اردو مذکورہ کی زبان۔ دفرنگ صغیر
شرمندہ کرنا۔ جھپانا، خیف کرنا۔ اردو
مرت، فصیح، راج

محل صفت۔ میں آپ کی دعوت کا کوئی حق من
انتظام نہ کر سکا آپ اتنی تعریف کر کے کیوں شرمندہ
کرتے ہیں۔

شرمندہ کرنا۔ ذلیل کرنا، رسوا کرنا۔ اردو
مرت۔ دفرنگ صغیر
قول فیصل۔ ان کھنڈوں میں میں نہیں بولتے۔
شرمندہ کرنا۔ ممنون احسان کرنا۔ اردو
مرت، فصیح، راج

کھانا جو تقدیر میں ہو گا وہی اسے دل

شرمندہ نہ کرنا تو مجھے دست دعا کا شرت
قول فیصل۔ زیادہ تر نفی کے ساتھ اس کا شرم ہو
شرمندہ ہونا۔ لازم، نہیں ہونا، منفعل ہونا
نادم ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج

کوئی شرمندہ ہو کر بندہ باب قفس
سانے تھا آئیناں پر دازکی طاق قفسی
شرمندہ ہونا۔ ممنون ہونا، احسان مند
ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج

دہر میں نقش و فاء جو تسلی نہ ہوا
یہ ہے وہ لفظ جو شرمندہ سنی نہ ہو
شرم و حجاب۔ مترادف، جیا۔ فارسی
فصیح، راج

جام نے لب سے تو اٹھا اپنے
چھوٹ شرم و حجاب کی بانیں
شرم و حجاب جانا۔ غیرت جاتی رہنا۔ اردو
مرت، فصیح، راج

عشق میں کیوں ہے مجھے ننگے عار
آٹھ لگی شرم و حجاب کیا باعث خواہ دوزیر
شرم ہاتھ ہے۔ آبرو عزت اس کے اختیار
میں ہے۔

صفت سے ملنے نہیں دست دعا
اب ہماری شرم اس کے ہاتھ ہے
قول فیصل۔ شرم سے ظاہر ہے پورا محاذ ہے شرم
اس کے ہاتھ ہے۔ تنہا شرم ہاتھ ہے پہل فقرہ ہے
داغ ہی کا ایک شرمندہ اس سے یہ بات پلا
واضح ہے۔

داغ ہے روض قیامت مری شرم اس کے ہاتھ ہے
یہ لگانوں سے جو محبوب ہوا خوب ہوا
شرم ہونا۔ کھانا ہونا، پاس ہونا۔ اردو

شرم ہونا۔ کھانا ہونا، پاس ہونا۔ اردو

صرف، دہی کی زبان
محل صفت۔ میں خدا کے گنہگار ہیں وہ عالم نہان
شکار ہے اس کی تو شرم نہیں ہو سکتی بھلا بندے کی
تو شرم رہے۔ (آب حیات)

شرم میل۔ دبا لفظ و کسر سوم سکون پکا مرتد
شرم کرنے والا، عیادار۔ اردو صفت۔ مذکر
محل صفت۔ وہ لہا کوئی شرمیلا ہو تو چھڑیں وہ تو خدا
شمیر ہوندا ہیں۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ آئینے شرمیلا مزاج بھی کہا ہے۔
ہے مے قاتل کا شرمیلا مزاج
پھیر کر سٹھ خلق پر خیر پھیر
تائیت کے لئے شرمیلی کہتے ہیں۔

جیسے شرمیلی وہیں گردن جھکائے شرم سے
وہ ادا ہے خون میں ڈوبی ہوئی تلوار کی
شرم کھانا۔ خدا کی بات بھانا۔ اردو صرف
فصیح، راج

اے حضرت بد دل خیر گزری گی شبہ مل
ان یار سے تم نے جو کوئی شرم نہ بھالا
شرم و حجاب بالعم، شرمیلا۔ اردو تذکر عوام
اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ خاص طبقہ شرم و اور محتاط حضرات
شرم بالبولتے ہیں۔
شرم و اچھلکا۔ شرمیلا اور چھلکا جو بیماریوں کی
خدا ہے۔ اردو۔ عورتوں اور عوام کی زبان۔

شرم و اچھلکا۔ در طعام تلاش یاغیہ بچوڑو
خوشامدی جو کھانے کی لالچ میں دوست بنے سناہن اوت
زبان ساز کا اردو، مذکر، دہی کی زبان دفرنگ صغیر
شرم و حجاب۔ (بہنم ادلی، دوم سکون سوم مرتد)
شرم کی جمع۔ فتنے، فسادات، شورشیں، غری۔ مذکر

شرم کی جمع۔ فتنے، فسادات، شورشیں، غری۔ مذکر

تقليل الاستعمال

مشروط :- (علم اول) جمع شرط کی ۔ ہر پہان
اقرار ۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان طویل الاستعمال
شروع :- بعضیتین و د ا د س و ن کسی کام
میں پڑنا کسی حیوان کا پانی میں اڑنا ۔ عربی تذکر
(فرنگ آصفیہ)
قول فیصل :- اردو زبان کا ان سنی سے کوئی تعلق نہیں
شروع :- آغاز، ابتداء، الثانی، عربی
تذکرہ فصیح راجح

شروع عشق ہے اور ابتداء آہ ہوتی ہے
 مبارک فضل دل کی آج بسم اللہ ہوتی ہے
 شروع دعا ہے اجتہاد آغاز اردو اور
 غیر فیض و راجح

جیا کی پیار سے شروعات ہو سائن دہوی
 شروع سے :- ابتدا سے . اول سے . اردو
 تابع فعل . نفع . راجح .

شروع سے آخر تک ۱۔ ابتدا سے انتہا تک
 ایک۔ اول سے آخر تک۔ اردو: تابع فعل فیصلہ راجع
 شروع شروع میں ۲۔ ابتداء، اول اول
 عربی الفاظ، غیر فیصلہ راجع۔

جملہ فصل : شروع شروع میں تو کار گیری بڑی
تیزی سے کام کیا مگر بعد کو وہ تیزی انہیں رہی ۔
شروع کر مارا ۔ آغاز کرنا ۔ ابتدا کرنا ۔ اور
صرف ، فصیح ، واضح

محفل حضرت۔ اہل حقوبہ۔ میان آزادانہ نہایت خوش
خود متوجہ اور فاضل و پختہ کے ساتھ اشار اور
آیات پر مباحثہ شروع کریں اور محبوب ہی نے دستانہ آزادانہ
شروع کرنا۔ بنیاد ڈالنا۔ نیور کھانا۔ بنا
ڈالنا۔ پل کرنا۔ اور صرف بقیہ راجہ۔

محفل صبر۔ روائی آپ نے شرع کی میں تو کچھ بدلا
بھی نہیں تھا۔

شروع ہونا :- (لازم) آغاز ہونا ۔ ابتدا ہونا
اردو صرف، نفع، رائج

محفل صبر - جہاں پریل کا درخت ہے وہیں سے
ہمارے گلوں کی حد شروع ہو جاتی ہے۔

شتر و فساد۔ جھگڑا۔ فساد۔ نازی۔ نیکو فسخ راج
شرف چٹ :- وہ خوشامی جو کھانے کی پانچ
یہ دوست بنے۔ اردو صرف۔ دہلی کی زبان۔

محفل صبرا - دونوں طرف کے روٹی ٹوڑا دے کر
چٹ ملاؤں نے دو طرفہ دھڑے بانڈھے ہوئے تھے۔
(دربار اکبری)

شهر ہونا۔ فساد ہونا، جھگڑا، جھگڑا ہونا،
اردو صرف، فصیح، راج۔

ہونا، اردو صرف، فصیح، راج
ظاہر ہے بدشاہ کے کوئی بی نہیں
جاری ہے تاہم شریعت رسول کی

شریعت سہلہ :- اسلامی شریعت جو آسان ہے، نازک
ترکیب، موث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
محل ص :- جتنے احکام خدا نے بھیجے ہیں ممکن محل میں آج
تو اس کی شریعت کو شریعت سہلہ کہتے ہیں۔

شریف :- مرد بزرگ، نجیب، مہل، بڑے رتبے
کا، عالی خانہ، ادب، گھرانے کا، عربی، صفت
فصیح، راج۔

گلوں نے فاروں کے چھینے پر سو خوشی کے دم مارا
شریف انھیں اگر کسی سے تو پھر شرافت کہاں رہے گی
(شاد غلیم آبادی)

قول فیصل :- اس کی جمع اشرف اور شرفادوں
سئل ہے۔

شریف :- بھلا آدمی، قاصد کا آدمی، ہند
شائستہ، بہتیب یافتہ، عربی، صفت، فصیح، راج
شریف :- سید، آل رسول، عربی، صفت

قول فیصل :- لکن میں شریف یوں کے کوئی نفس سے
نہیں مراد لینا۔

شریف :- پاک، مقدس، تعلیم کا کلمہ ہے۔ جیسے
مزاج شریف، قرآن شریف وغیرہ عربی، فصیح، راج
شریف :- کے کے حاکم کا لقب جو سید ہوتا ہے عربی

ذکر (ذواللفظ)
قول فیصل :- تنہا شریف نہیں، شریف کہہ سکتے ہیں
شریف کہہ رہا ہے تمام عمر اسے شیخ

یہ حیراب جو کہ اسے شرافت کا
شریف :- (انگریزی شے، رن کا بگڑا ہوا)

نوح کا افسر، انگریزی، تذکر (ذواللفظ)
قول فیصل :- صاحب فرنگ صفیہ نے اس کے
معنی، ناظر عدالت لکھے ہیں مگر اب عام طور سے زبانوں

پر نہیں ہے
شریف النفس :- نیک نفس، نیک دل، پاک
طینت، عربی ترکیب، صفت، فصیح، راج
شریفانہ :- شریف کی طرح، شرافت
کے عنوان سے، فارسی، فصیح، راج۔

ان کی تفسیر یعنی شریفانہ
یوں ہی سارنگ تھا ظریفانہ (ذواللفظ)

شریف بننا :- اپنے کو شریف ظاہر کرنا
مگر ایسا نہ ہونا یا افعال و کردار شرافت کے منافی
ہوں۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

محل ص :- بہت شریف بنتے ہیں اور لڑکیاں
بے پردہ سر رکوں پر گھومتی ہیں۔

شریف زادہ :- اشرف کا بیٹا، خاندانی
اچھے خاندان کا فارسی ترکیب، فصیح، راج۔

محل ص :- بزرگوار (نے کہا) ذات شریف
سبحان الشرا خوب پہچانا۔ اسے قبلہ یہ سب
شریف زادے ہیں۔ (ذواللفظ آزاد)

قول فیصل :- اس کی تائید شریف زادی
بھی راج و فصیح ہے جو اردو۔

شریف قوم :- قوم کا سردار، سردار قوم
عربی الفاظ فارسی ترکیب، تذکر (ذواللفظ صفیہ)
قول فیصل :- قلیل الاستعمال ہے۔

شریف گردی :- شرنا کی ناتقدی اور
کس میری اور ان کا مارا مارا پھرنا۔ اردو، موث
فصیح، راج۔

شریف :- ایک شہر میں ہے۔ اردو، تذکر، فصیح، راج۔

شرگش حن کردار میں
شریف شرافت کے باندار میں
قول فیصل :- صاحب فرنگ صفیہ کہتے ہیں

کہ یہ لفظ ہندی شری پھل سے بگڑا ہوا معلوم
ہوتا ہے کیونکہ سنسکرت میں شری پھل کے معنی
مقدس اور پاکیزہ اور عمدہ پھل کے ہیں چنانچہ
وہ لوگ ناریل اور پیل کے پھلوں کو شری پھل کہتے
اور دیوتاؤں وغیرہ پر چڑھاتے ہیں۔

شریک :- (فتح ادل دیائے مودت)
رفیق، شرکت رکھنے والا، شامل، ملا ہوا، ملحق
عربی، صفت، فصیح، راج۔

جب دل چلے تو کیوں نہ جگر پہ بھلا شریک
ہماری کو نہا جو دھوس کا سدا شریک نصیر
قول فیصل :- مجلس میلاد یا جلسہ وغیرہ میں شامل

ہونے والے کو بھی شریک کہتے ہیں جیسے "ذرا دیر
کے لئے مجلس میں شریک ہو جائیے۔ ذکر صاحب
آگے صرف سامعین کا انتظام ہے۔

شریک :- مددگار، معاون، عربی، تذکر
فصیح، راج۔

محل ص :- وہ ہر حال میں میرے شریک ہے یہی
شریک :- حصہ دار، ساتھی، عربی، تذکر
فصیح، راج۔

محل ص :- اس محال میں زید بھی پانچ آنے
کا شریک ہے۔ (ذواللفظ)
شریک :- رفیق، دوست، ساتھ رہنے والا

ہمراہی، اردو، تذکر، دہلی کی زبان۔
دل میں رکھوں نہ کیوں ترے ابرو کا میں خیال
آتا ہے کام وقت پر اسے دلر با شریک نصیر

شریک :- مانند، ثنائی، نظیر عربی، فصیح، راج۔

محکم صفت - خدا ایک ہی اس کا کوئی شریک نہیں
شریکیت :- رشتہ دار، کفو ہم قدم
حریف، ہم پیشہ، ہمسر، برابر کا۔ اردو دہلی کی زبان
جن لاشائی کا تیرے دوسرا ہوگا شریک
دیکھ پاؤں سے گاہیں گزیرے منہ کو آئینہ سودا
شریکتہ الحسین :- جناب زینب بنت
علی سے مراد ہوتی ہے جو اپنے بھائی امام حسین علیہ السلام
کی ہر حال میں شریک رہیں۔ عربی ترکیب، راج
شریکتہ الرسول :- جناب فاطمہ زہرا
صلوات اللہ علیہا سے مراد ہے عربی ترکیب، موت راج
شریک برہم :- جرم میں شریک -
عربی الفاظ فارسی ترکیب، فصیح، راج

شریک حال :- دکھ درد میں ساتھ دینے
والا عربی الفاظ فارسی ترکیب صفت، فصیح، راج
رہے غار حرا میں سر پہ زانو ایک مدت تک نظم
پند طبع تھی عزت، شریک حال تنہائی
قول فیصل :- اس کا صفت، رہنا اور ہونا کے
ساتھ ہے۔ جیسے ساتھ پڑھے، ساتھ پڑھے ہر
سر کے میں شریک حال رہے :- (آب حیات)
فارسی میرے نصیبوں کا بیابان میں نہیں رہتا
کیا شریک حال ہو دیں گے کفن میں آئے
شریک دار :- ساتھی دار، اردو صفت
عوام کی زبان -

شریک دروہ :- دکھ درد کا ساتھی -
فارسی ترکیب صفت، فصیح، راج
شریک درد نہیں کوئی بڑھ کے آنکھوں
کہ ایک روتی ہے جب دوسری بھی روتی ہے
شریک رایہ :- رائے سے اتفاق کرنے
والا فارسی صفت، تیسل الاستعمال

شریک پنج و راحت :- دکھ سکھ کا ساتھی
فارسی الفاظ فارسی ترکیب، فصیح، راج
شریک رہنا :- (لازم) شامل رہنا، اکٹھا رہنا
سے ملے رہنا، ساتھ رہنا، اردو صفت، فصیح، راج
محکم صفت :- وہ بچا راتھارے ہر کام میں شریک
رہتا ہے اور تم نے اسے اپنی شادی میں پوچھا بھی نہیں
شریک غالب :- روایت حصہ دار جن
میں ایک حصہ دار کا حصہ زیادہ ہو۔ فارسی ترکیب
تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان -

ہر انداز میں کسی پر ہے
کہ جو شریک ہو میرا شریک غائب
شریک کرنا :- شامل کرنا، ملانا، اردو
صفت، فصیح، راج

کہ جہد گزشتہ کو شریک غم مروند
فاکتر ماضی سے کچھ اٹھتا ہوں بھی فراق گور کھدی
شریک کرنا :- ساتھی کرنا، حصہ دار بنانا
اردو صفت، فصیح، راج

محکم صفت - تجارت میں ان کو بھی شریک کر لو بھی
اس میں تحقیق سچ رہے نہیں ہو وہ اس معاملے میں مت
تجربہ کار ہیں -

شریک کرنا :- ملحق کرنا، شامل کرنا، اردو
صفت، فصیح، راج

شریک مصیبت :- ہونا مصیبت میں ساتھ
رہنا، اردو صفت، فصیح، راج

چرا کر نظر ہو شریک رخصت ہوا
غش آگے شریک مصیبت ہوا (بھج خدا)
شریک ہونا :- ساتھ دینا، اردو صفت
فصیح، راج

جس کو غمیں دیکھتے ہیں اس کے ہوتے ہیں شریک

نالہ ہم کرتے ہیں من کرنا زنجیر کو ناسخ
شریک ہونا :- شامل ہونا، ملنا،
اردو صفت، فصیح، راج
محکم صفت - پرس عظیم الشان بہادر نے ایک
شادی کے موقع پر سو بھی ملاپ کی دعوت کی تھی جس
میں وہ جلد ہی شاہ شریک تھے اس دعوت میں
دستر خوان پر نہیں اور بیٹھے کل شتر تم کے چاروں
تھے - (قدیم ہندو ہنرمندان اردو)

و تبسم بھی شریک گم ناز ہوا
آج کچھ اور بڑھادی گئی قیمت میری قانی
شریک ہونا :- معاون و مددگار ہونا، اردو
صفت، فصیح، راج

جب کہ حضرات بھی ہوں ان کے شریک
ایک ہی ساتھ ہوں حس و محشریک مرزا
شریک ہونا :- ساتھی ہونا، حصہ دار بننا
اردو صفت، فصیح، راج

محکم صفت - میں تجارت شروع کر رہا ہوں آپ
بھی شریک ہو جائیے -

شریکان :- دولت مند، اقبال مند، صاحب
دولت، خوب صورت، وشنو کا لقب (ہندی اصطلاح)
قول فیصل :- اب عالی جناب کی جگہ بولنے لگے ہیں
آخر میں دبی، کا احاطہ بھی کر کے انھیں معنوں میں
بولتے ہیں یہ اہل ہندو کی زبان ہے -

شریکتی :- شادی شدہ یا تجرہ عورت، ہندی
اہل ہندو حضرات کی زبان -

شراب شریک :- کوڑا و فیروزہ مارنے کی
آواز - اردو عوام کی زبان تیسل الاستعمال
محکم صفت - ایک دگی بلانے دھڑکی پر، شراب
شراب ملاک جانے شروع کیے اتفاق سے خود ہی

پر بھی ایک چاک بڑ گیا۔ (فنا نہ آزاد)

شش پاپ۔ دیکھو شش پاپ ہندی مذکر، عوام

کی زبان (فرنگ آصفیہ)

شست بے (بفتح) ڈی یا بول کا چھلا جو

تیر انداز اپنے انگوٹھے میں رکھتے ہیں۔ زہ گیر فارسی

توت، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

کہا ہے خوب کسی نے یہ شعر رجبہ

گیا زبان سے نکل اس کی جیسے تیر شست

قول فیصل۔ اس کے لغوی معنی ہیں، انگوٹھا، انگشت

ابہام چونکہ زہ گمان یعنی چیلہ انگوٹھے سے پکڑتے ہیں

اس وجہ سے زہ گیر کے معنی میں ہو گیا۔ اردو میں بالکسر

زبانوں پر ہے۔

شست۔ مضراب جس سے ساز بجاتے ہیں

فارسی، توت، ساز نوازوں کی اصطلاح۔

شست۔ ہفت، خانہ، بیدہ، فارسی، توت

فصیح، راج۔

قول فیصل۔ اردو میں بالکسر زبانوں پر ہے۔

شست۔ بھلی پکڑنے کی کاناہیت ڈوری

فارسی، توت، فصیح، راج

یا فلک نے شست ڈالی سوئے ماہی زین

یا زین نے ماہ پر پھینکی کندامتاں

قول فیصل۔ اردو میں زبانوں پر بالکسر ہے۔

شست۔ ساڑھ، فارسی، صفت (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب اسے قصت تحریر کرتے ہیں۔

شست۔ پیائش کا وہ آلہ جو شکل دور میں

ہوتا ہے اور اس سے بگ کی بیدہ رکھتے ہیں۔

فرنگ آصفیہ

قول فیصل۔ اہل کھڑ بالکسر بولتے ہیں۔

شست بانڈھنا۔ بیدہ بانڈھنا، نشانہ

درست کرنا۔ تاک لگانا، نشانہ بانڈھنا۔ اردو

صرف، فصیح، راج

دل کو اپنے ہدف تیر بلا پاتا ہوں مصحفی

اس کا انداز نے کیا شست ادھر بانڈھنی

شست پیری۔ شستہ، سطح، اردو، توت

(فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ کھڑ میں شست نہیں۔

شست رو۔ (بالکسر و داؤ معروف) روتی

صورت، خمیں صورت، محرم کی پیدائش، اردو

بیگمات قلعہ کی زبان، دہلی کا شست

محمل صر۔ یہ سنو گی تو سسرال واسے کہیں گے

کہ کیا شست رو غرم کی پیدائش ہے۔

رنگھڑ سہیلی۔ از فرنگ آصفیہ

شست رو۔ (بالکسر و داؤ معروف) ایک قسم

کا کپڑا جو کتنی اُل کا سنی رنگ کا ہوتا ہے یہ اب نسل

قریب قریب ختم ہو گئی۔ اردو مذکر، راج

شستگی۔ (بالکسر اول دفع سوم) الفاظ کی

سلامت، فارسی، توت، فصیح، راج

محمل صر۔ میرانیس کے کلام کی شستگی ان کی

شست کا باعث ہو۔

شست لگانا۔ بکسر اول، بیدہ بانڈھنا،

نشانہ درست کرنا، نشانہ تاکنا، اردو صرف، فصیح، راج

جبال موجود کے چوں پار جو دریا میں نہاے

نچلیاں شست لگائے گئیں کا شٹا کو بکھر

شست و شو۔ (بالکسر اول و داؤ دم حرفی

کپڑے یا لٹھ منہ وغیرہ دھونا، دھوکے صاف کرنا

فارسی، توت، فصیح، راج

خادم بھی تھے علاوہ مشغول شست و شو

سار بہادر دن نے کیا نرسے و شو عشق

قول فیصل۔ اب اس کا استعمال زیادہ ترک ہے

دھونے کے لئے ہے۔

شست و شو سے گوہر اہلار ذیل

جامہ اصلی میں دھبہ رہ گیا عشق

اس کا ایک مفہوم غسل کرنا اور دھونا بھی ہے۔

تن کو کیا دھوتا ہے دل کو پاک کر

اسے جس یہ شست و شو اچھی نہیں

مذکر بھی استعمال کیا ہے مگر اعلیٰ طور سے توت

ہی ہے۔

روئے خود میں سے خبار بھر زائل ہو چکا

آب آئینہ سے کیوں کر شست و شو ہو پایا بھر

اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ ہے۔

شست و شو اشکوں سے کر لو گھر اے حشر دید

گرد و ان بگم ہو نہ خراب اے عارف خواجہ زید

شستہ۔ (بالکسر) پاک و صاف، سلیس

فارسی، صفت، فصیح، راج

محمل صر۔ سلوم ہوتا ہے کہ ان کے ہونٹوں میں

شستہ اور برجستہ لفظوں کے خزانے بھرے ہیں۔

(آب حیات)

قول فیصل۔ طنزاً بیہودہ گفتگو کے لئے بھی

کہتے ہیں جیسے۔ یہ ریش سفید ہمیشہ پانزدہ گشت

اور یہ شستہ تقریر۔ (فنا نہ آزاد)

پیش کش کا اسم مفعول ہے، اس لفظ کے لغوی معنی

ہیں۔ دھویا ہوا، فالس، ماسجا ہوا، صقل کیا ہوا

مختلف ترکیبوں کے ساتھ اس کا صرف ہو جیسے شستہ

تقریر، شستہ زبان، شستہ کلام، شستہ گفتگو

وغیرہ شستہ کا صرف ہونا کے ساتھ ہے جیسے

اس میں شک نہیں کہ امر او جان کی تقریر شستہ

تھی۔ (امراؤ جان آدا)

شستہ و رفتہ۔ یعنی ہوی، پاک صاف تقریر یا گفتگو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
قول فیصل۔ صاف کیا ہوا کے معنی میں بھی استعمال
ہو جاتا ہے۔

عمر نے دیکھا کہ صحن مکان شستہ و رفتہ ہے اس نے
ایوان میں جو کاتھنوں کا بچھا ہے۔ (ظلم ہوش ربا)
شش۔ (بالغیہ) پھیلا ہوا۔ فارسی مذکر
جمع ہے سرگیا ہے شش اس کا
حال اس کے جگر کا بھی ہے (قرآن احقرین)
قول فیصل۔ عام بول چال میں نہیں ہے۔
شش۔ (بالفتح) ۶۔ چھ۔ سے فارسی صفت
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ششما کے روزے۔ چھ روزے جو
رمضان کے دس روزے متواتر چھ دن تک رکھے
جاتے ہیں۔ اردو حضرت اہلسنت کی اصطلاح
قول فیصل۔ سولہ فرنگ آصفیہ نے ششما
کے روزے لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اس کے بارے میں
مشہور ہے کہ ان چھ روزوں کا ثواب اکیسال کے
روزوں کے برابر ہے۔

شش پہل شش پہلو۔ شش گوشہ ہندس
چھ کونے کا فارسی صفت۔ (ذواللغات)
قول فیصل۔ اردو میں اس کا استعمال کم ہے۔

شش جہت۔۔ دہت، کسر اول و فتح دوم
پورب، پچھم، اتر، دکھن۔ (دکنایش) تمام
عالم، اطراف عالم۔ فارسی، سونت، فصیح، رائج
غیر کردہ ہے۔ شش جہت دیکھی
کسی پہلو یاں فراغ کہاں
قول فیصل۔ اسی کو شش جہت بھی کہتے ہیں
آتی تھی حربا کی مدد شش جہات سے

پیارا پٹ رہا تھا بہادر خرات سے نجم آندی
شش دانگ (داناگ ایک دینار کے برابر
ہوتا ہے) تمام اور کل چیز، کل دیوار، فارسی
صفت۔ (ذواللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرنگ آصفیہ لکھتے ہیں
شش دانگ کا پورا ایک دینار ہوتا ہے چنانچہ
ہمارے ہندوستان میں بھی بس بسوے سے
کامل اور پورا مراد ہوتا ہے کیونکہ بسوے
کا پورا ایک بیگہ ہوتا ہے جب شش دانگ عالم
کہیں گے تو اس سے تمام دنیا مراد ہوگی۔
(فرنگ آصفیہ) ان معنی میں اہل کھڑو زبانیہ
ترجما دانگ عالم کہتے ہیں۔

شش در۔ دنیا کی چھ طرفیں، شش جہت
۶۔ چھ دروازہ کا مکان۔ فارسی، مذکر، ہندو
جسم سے حیات نے پیدا کی نکل جانے کی راہ۔
اب تو شش در کے سرائے سے دروازے باہر
شش در۔ وہ جگہ جہاں سے رہائی شکل ہو
تختہ نزدیکی بازی میں چھ گھر ہوتے ہیں جس وقت
زود تھے کے آخری گھر میں جا کر بند ہو جاتی ہے
اس وقت کھیلنے والا عاجز اور پریشان ہو جاتا
ہے۔ فارسی، مذکر، چھ کھیلنے والوں کی اصطلاح
بازی دہرنے وہ بند کیا گھر میں کھیلے
جس طرح نزدیک بھی ہو کے شش در کا

شش در۔ (مجازاً) حیران، پریشان، متحیر
فارسی، صفت، فصیح، رائج
کہیں ہو گا غز کہیں تلم اد کہیں دعائے آپ چپ جرات
کسی کا خط اس کو ایسا آیا کہ جس کے شش جواب میں
(جرات)

شش در رہ جانا۔ حیران و متحیر رہ جانا،

اردو عشر۔ فصیح، رائج
صحن کے دریا کا تھا خود گرجہ خود گرجا آفتاب۔
رہ گیا پر شکل تیزی دیکھ شش در آفتاب جگر
قول فیصل۔ ساء کے اٹھانے کے ساتھ بھی
استعمال کرتے ہیں۔

شش در سا رہ گیا ہوں دریا دیکھ کر
دیوار بن گیا ہوں میں دیوار دیکھ کر
شش در ہونا۔ حیران، پریشان ہونا، حیرت
میں رہنا۔ اردو صفت، فصیح، رائج
دیکھ اس رخ کی طرف میں ہی نہیں شش در
حال آئینے سے پوچھے کوئی حیرانی کا جرات
قول فیصل۔ شش در حیران یا حیران و شش در
ہونا کی ترکیب بھی استعمال کرتے ہیں۔

تہنائی پہ اپنی ہوں نہ شش در حیران
آنے کا جو ہے نام تو رونا نہیں آتا جرات
اس کی تکمیلی صورت شش در ہو جانا بھی بکثرت
استعمال ہے۔

بترے چہرے سے جو اٹھ جائے سرزم نقاب۔
کولی بچو، کولی حیران، کولی شش در ہوا
تختہ نزد عشق دل کھیلنا جو حسن یار سے
اڑ گئے ایسے مڑھکے کہ شش در ہو گیا

شش زنگا۔ (بکسر اول و فتح سوم) ایک
شتم کا علو اجواندہ اور شکر سے بناتے ہیں (اردو)
مذکر اہل کھڑو کی زبان۔ (ذواللغات)
قول فیصل۔ سولہ فرنگ اثر نے لکھا ہے
اس کو علو اکہنا غلط ہے یہ بجائے خود کھانے کی
ایک قسم ہے۔ تو ام میں ابلے ہوئے انڈوں کی
زردیاں، تلی ہوئی پیاز اور چینی ہوئی بالائی پڑی
ہوتی ہے: (فرنگ اثر)

شش و پنج :- جو تار بازوں کا پانا فارسی مذکر، جو ایوں کی اصطلاح۔

قول فیصل :- مولف نور اللغات نے اس کے ایک معنی لکھے ہیں "ہر دو چیز جو معنی لغت میں ہو" لیکن اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

شش و پنج :- ادھیر بن، تردد، تذبذب، فکر، اندیشہ، فارسی مذکر، فصیح، راج۔

گھر کے لایا، جو اس کا شش و پنج بھی ہو، شاہ جو گھر کے ہیں غیظ بھی ہو، شش و پنج بھی ہو، رشید

شش و پنج رہنا :- اندیشہ رہنا، تردد رہنا، اردو صرف، فصیح، راج۔

رہتا ہے ہی دل میں شش و پنج یا رہے آئینہ کیوں دو چار کیا ہم نے کہا کیا نصیر

شش و پنج کرنا :- اندیشہ کرنا، تمن کرنا، تردد کرنا، اردو صرف، فصیح، راج۔

حسن حقوق کو عاشق کے لئے اودھ دودھ، پھر شش و پنج اس میں ہے دل آپ کے کیا کیا شش

شش و پنج میں پڑا ہونا، نہایت تردد اور وقف کر ہونا، ادھیر بن میں ہونا، اردو صرف، فصیح، راج۔

جمل صر :- گھر سے خط آیا ہے کہ پیہچو اور بچاں ابھی تک تنخواہ نہیں ملی نہ کچھ روز تک ملنے کی امید ہے۔ شش و پنج میں پڑا ہوں جواب کیا

کہوں :-

شش و پنج میں رہنا :- ہر وقت نگر مند رہنا، تردد میں رہنا، الجھن اور پریشانی میں مبتلا رہنا، اردو صرف، فصیح، راج۔

جمل صر :- والدہ عاجز کے نام برابر خط بھیجا ہوں ادھر ایک عرصے سے کوئی جواب نہیں آیا ہے۔

منہ سے شش کہتے ہوئے بچے کو پیشاب کرنا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

جمل صر :- شش کرنے سے بچہ پیشاب کرنے لگتا ہے۔

قول فیصل :- یہ لفظ بکسر اول ہی متعل ہے۔ اگر بالفہ زیادہ ہو کبھی کبھی شش کا دہر دو

شش کی عورتیں سسکارنا دہر دو میں ملتا ہے، دیتی ہیں۔

شش و پنج :- (بفتح اول و ضم دوم) چھ حصہ چھ درجہ، چھ چیز، چھ تار، فارسی

قیمت یافتہ طبقے کی زبان (نور لغت) قول فیصل :- جس کے لئے زیادہ تر حصہ

شش و پنج کے لئے درجہ شش و پنج اور حاجت شش بھی کہتے ہیں، چیز کے لئے چیز شش یا شش

شش و پنج کے لئے سناٹا لکھا ہوا دیکھا، لیکن اگر بولا جائے تو غلط نہ ہوگا، تار و پنج کے لئے بھی

زیادہ تر اضافت ہی کے ساتھ یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے شش ماہ رمضان، شش ماہ محرم وغیرہ

شش ماہ :- (بفتح) چھ مہینے کا کچھ فارسی ترکیب، راج۔

قول فیصل :- مریوں اور لہجوں وغیرہ میں شاب علی آخر سے مراد ہوتی ہے جو کر بلا میں اپنے

باب کے لفظوں پر تیر حروف کا نشان ہے۔

ع ششماہ :- زبان ابھی زیادہ شیر خواہ ویر ششماہی امتحان :- طلبہ کا وہ امتحان

جو چھ مہینے ہوتا ہے۔ فارسی عربی الفاظ مذکر، راج۔

جمل صر :- ششماہی امتحان سر پر ہو اور تم نگوئے باز ہی میں پڑے ہو۔

اور دوسری ترکیب یہ ہے کہ کوئی کو کدو کش پر نہیں کر کے ملتے ہیں اس کے بعد اندھے معضی

اس میں ڈال دیتے ہیں پھر شکر کا قوام کر کے اس میں ڈالتے ہیں اور چوٹے پر رکھ دیتے ہیں جب

وہ تیار ہو کر آجاتا تو نورعفران اور کیوڑہ وغیرہ حسب ضرورت ڈال کے استعمال میں لاتے ہیں۔

شش روز :- ایام ستہ، دنیا کی پیدائش کے چہر دن۔ فارسی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

وہ روز طلوع صبح بنیش صبح شش روز آفرینش

شش کا داؤل :- چوسر کا ایک داؤل اردو۔ چوسر کہیلے داؤل کی اصطلاح۔

جمل صر :- چوسر کی طرف جھک پڑے تو تار کا کر دیا بازی پر بازی :- اور پنج اور شش کے داؤل

لگا رہے ہیں۔ (خانہ آزاد) قول فیصل :- اسی کو شش کی بازی بھی کہتے

ہیں جیسے :- "ہذا کی مار ایسے پاسے پر جب دیکھو بدی کر جاتا ہے پہلے سہ کی بازی گئی اب شش

کی بارے :- (خانہ آزاد) ششکار :- منہ سے شش کی آواز نکال کر

کرتے کو شکار پر دوڑانے کا فعل۔ اردو۔ مونث عوام کی زبان۔

قول فیصل :- یوسف فرنگ آصفیہ نے شکاری بھی انھیں معنوں میں لکھا ہے جو اہل لکھنؤ نہیں

پڑتے، ششکار کا ایک مفہوم جو دودھ دیکھنا ہے "جیسے" بہت اگرتے ہوئے آئے تھے ایک

ہی ششکار میں بھاگ کھڑے ہوئے :-

ششکار :- بالفہم، بچے کو پیشاب کراتے ہوئے منہ سے سیٹی کی خواتن سی آواز نکالتا

ہر وقت اس شش و پنج میں رہتا ہوں کہ نہ جانے کس حال میں ہے۔
شش و پنج میں ہونا۔ نہ کر اور اندیشے میں ہونا
 تذبذب میں ہونا اور دھرت فصیح راج
محل صحت۔ نگلوں کو ایسا اندیشہ کامل اور دل میں
 غل پیدا ہوا کہ اس نے کس طرح نہیں کیا واقعی دلیلیں
 ان عیاروں کی قوی تھیں یہ اس شش و پنج میں
 اور اثر ہے۔
شش و پنج ہونا۔ تذبذب دھرتی ہونا
 اور دھرت فصیح راج
 شش و پنج جو غلاب نراسر خجہ اس
 نفع کو اٹھنے میں جو زور دیا گیا شش و پنج وقت
قول فیصل۔ نفی کے ساتھ شش و پنج نہ ہونا بھی
 بولتے ہیں۔
 دل سے آتی جو محبت کے جوے میں یہ صمد
 جان پر کیلئے والوں کو شش و پنج نہیں آتش
شخصیت۔ راج الفتح ساتھ ۶۰۰۔
 فارسی صفت تبلیسم یافتہ طبع کی زبان۔
قول فیصل۔ فارسی میں اس کی اصل مشیت
 تھی مگر رفع القباس کے حصے سے لکھنے لگے۔
شخط۔ راج الفتح دریا نالہ رود کنارہ
 عربی تذکر فیصل الاستعال
 گراں شہید ترے کس خط زمین کے تلے
 جب ان کے خون کا بتا ہو خط زمین کے متعلق
قول فیصل۔ تارخین نے شخط کو مونث لکھ دیا
 خط خوات اور خطا عربی ترکیبوں سے زبان پر جو۔
شطاح۔ راج الفتح و تشدید دوم نہایت شورش
 کمال ہے حیا حرافہ عربی حشرات و ہئی کی زبان۔
 کہا میں نے کہ ملتی جا ادھر بھی

و اس شطاح نے ہوں کی زبان کی
 (فرنگ ۲ صفحہ)
شخطیات۔ راج الفتح و کسر و مکون چارم شدہ شخط
 کے خلاف کلمات زبان پر لانا اعلیٰ الہی کا ہے اختیار
 کی حالت میں کوئی خلاف شریع کلمہ زبان پر لانا جیسے
 مشور کا انا الحق کہنا عربی مذکر (ذوالصفات)
 قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔
شطر۔ راج الفتح اول دوم ایک شہور امیرانہ
 کھیل کا نام جو ۶۴ ہروں سے کھیلا جاتا ہے شہروری
 کہ اس سے ذہن و حافظہ کو ترقی ہوتی ہے عربی مرث
 فصیح راج
 جہاں کو وضع جہاں با کمال رکھتی ہے
 نئی طرح کی یہ شطر شطاح چال کھتی ہے
قول فیصل۔ اکثر لغات میں بالکسر لکھا ہے وجہ یہ
 ہے کہ فعل کے وزن پر کلام عربی میں کوئی لفظ بالفح
 نہیں آتا۔ مولف بہار عجم نے لکھا یہ لفظ سترنگ
 یعنی سردم گیارہ کا معبر ہے جو کہ یہ لکھا ہے اور اس
 کی جڑ آدمی کی صورت سے شاہ ہوتی ہے اور اس کھیل
 کے آخر ہر ستر انسان کے نام پر ہیں اس کے مجازاً
 سترنگ کہنے لگے بعض کے نزدیک یہ لفظ سکرک
 چترانگ و چتر چار۔ رنگ و جسم بدن یعنی
 چار کن کا سر ہے شاہ و فرزند کے علاوہ اس
 بازی میں بھی چار کن۔ میل و گھوڑا رخ پیادہ
 ہیں لہذا یہ نام رکھا گیا۔ بعض کے نزدیک یہ لفظ فارسی
 شدہ رنج در سچ گیا کا معبر ہے کیونکہ فکر اور
 رنج میں اس کھیل سے طبیعت پہنچتی ہے اس لئے یہ
 نام ہوا۔ بعض اس کو فارسی صدر رنگ کا سر
 خیال کرتے ہیں در رنگ یعنی حیلہ۔ اس کھیل میں
 سکرکوں جیسے کرنا ہوتے ہیں بعض کے نزدیک

یہ لفظ شش رنگ کا سر ہے شش رنگ سے مراد
 چھ ہسٹریں۔ رخ۔ اس۔ پل۔ پیادہ۔ فرزند
 اور شاہ اس صورت میں شش کا فتح بمقابلہ کسر
 اولی ہے۔
 بعضوں نے اس کی اصل ہندی شست رنگ
 لکھی ہے یعنی بہت سے رنگ والا سنسکرت میں شست
 یعنی صفا آیا ہے۔ بقول مولف فرنگ آصفیہ اس
 کے موجود کی نسبت یہ روایت ہے کہ حکیم داہر کے بیٹے
 صمد نے جو شیر وال کا ہم عہد تھا اسے ایسا د
 کیا اور اس کے بیٹے بھلا ج یا لیلہ جانے اسے رواج
 دیا۔ اظہار کا باعث یہ قرار دیتے ہیں کہ ہندوستان
 کا کوئی بادشاہ تھا جسے ہمیشہ لڑائی بھڑائی اور
 شکر کشی کا شوق رہتا تھا۔ اتفاقاً وہ کسی ایسے
 رجن میں مبتلا ہوا کہ گھوڑے پر سوار ہونے کے قابل
 نہ رہا اسی حالت میں ایک دن اپنے وزیروں کو جمع
 کر کے کہا کہ تم سب مل کر کوئی ایسی تدبیر چلاؤ جس سے
 میں گھوڑے پر سوار ہوں کہ میدان جنگ اور شکر کشی
 کے واسطے نہ جانا پڑے بلکہ اپنے غریب بیٹھے بیٹھے لڑائی
 کی تمام کیفیت دیکھ لیا کریں اس وقت حکیم بھلا ج
 نے بادشاہ کو شطر رنج کی تعلیم دی بادشاہ اس کھیل
 سے بہت خوش ہوا اور حکیم مذکور کو بہت کچھ انعام
 دیا اور یہ کھیل تمام ہند میں پھیل گیا۔ مرنج جنگ
 پر اب بھی جنگی افسران شطرنج کے نقشے اپنے سامنے
 موجود رکھتے ہیں جن سے دشمن کی چال اور اپنی چال
 کا مقابلہ کرتے رہتے ہیں اور اس کے موافق دھوکا
 وغیرہ کا حکم دیتے ہیں۔ ملک ایران میں اس کھیل سے
 کوئی واقف نہ تھا۔ دہلی تک اس کے پہنچنے کی خبر
 یہ ہوئی کہ جب نو شیر وال تخت سلطنت پر بیٹھا اور
 اس کے حکما کے فضل و دانش کا شہرہ تمام آفاق

میں پھیلا تو اس زمانے کے ہندوستان کے راجہ نے اتھانا
 مع دیگر تنہا لکھ کے ساتھ وہاں شطر سنج بھیجی اور لکھا کہ یہ
 ہمارے ملک کے داناؤں کی ایجاد ہے آپ بھی اس کی
 داد دیں۔ چونکہ نو شیران اور اس کے ذریعہ اس کھیل
 سے ناواقف تھے اس سبب بہت حیران ہوئے کوئی
 اس شخص کو مل نہ کر سکا تو دیر پر زخمیر جو اس زمانے
 میں فہر میں بڑھا ہوا تھا بلا کر قاعدہ ہند کے ساتھ
 شطر سنج کھیلنے کا حکم دیا۔ قاعدہ نے باطریقہ کھیلنا
 شروع کیا۔ پہلی بازی قائم یعنی برابر اٹھی دوسری
 بازی پر بزرگ چھپرے مات دی اور اس کے جواب میں
 گھر جا کر تختہ نزد ایجاد کر کے لایا۔ دائرہ علم بالعباب
 صاحب نفاست اللغات اس کے باب میں یوں تحریر
 فرماتے ہیں کہ قاضی ابن خلیکان نے اپنی کتاب دغیات
 ادھیان میں لکھتے ہیں کہ شطر سنج کا داغ صمد بن دہر
 ہندی نے جس نے اس کھیل کو شاہ شیران کے نام پر اختراع
 کیا اور اس کے اختراع کا سبب یہ ہوا کہ نو شیران باگہ
 جو سلطان غم کا بیلا بادشاہ ہے جس نے تختہ نزد ایجاد کیا
 چنانچہ اسے نو شیر بھی کہتے ہیں اس ایجاد سے عجیب ہند کے
 بادشاہ پر فخر کرنے لگے۔ جب یہ خبر بادشاہ ہند کو پہنچی تو
 اس نے صمد کو حکم دیا چنانچہ اس نے شطر سنج ایجاد کی
 اور اس زمانے کے ملکوں نے اسے تختہ نزد پر فوق دیا
 ہماری رائے میں یہ بات زیادہ فرین قیاس ہے اور
 اس کے ہندی ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ موجد کے نام
 پر سب کا اتفاق ہے مگر بحث ایجاد میں البتہ اختلاف ہے۔
 مرزا شمس الدین علی بیگ صاحب رضوان مولف رسالہ
 بلا فرنگ اس باب میں یوں تحریر فرماتے ہیں کہ
 یہ ہندوستان کا کھیل اور حیرانگاہیں کھیل ہے اس
 کا سبب شطر سنج ہوا چونکہ جنگ کے چار حصہ ہیں۔ سپ
 رنے، پیادہ مشہور ہیں ہندوستان نام لکھا گیا ہے اور

جس طرح ایک ایک آدمی اپنے لشکر کے نکل کے حریف
 کے مقابل آیا کرتا تھا وہی طریق اس کے ہروں کی چال
 کا ہے اس کا وضع ان کے نزدیک بھی حکیم دہر اور
 رواج دینے والا تھا ہوا ہے۔ اس کا اختراع
 راجہ پور کے عہد کے قریب ہوا ہے جن لوگوں نے بھلاچ کو
 اس کا وضع قرار دیا ہے وہ غلطی پر ہیں۔ بھلاچ خلفائے
 عباسیہ کے زمانے میں ایک حکیم ہوا جو جے بہت عرصہ نہیں
 گزرا اور فردوسی نے بھی اس امر میں ایک حکایت لکھی
 ہے جو نو شیر وال اور بزرگ چھپرے تعلق ہے۔ موجد کا نام جو
 صمد ہند سے لکھا ہے یہ سین ہند سے ہوا کیونکہ ہندی میں
 سہ سے صمد کا حرف ہی زیادہ ہے چونکہ دوسری
 زبان والوں کی کتاب سے اس کی تحقیق ملی ہے اس حیرت
 انگیز کے موافق لوگوں نے کھانا شروع کر دیا۔
 ایجاد شطر سنج کی نسبت فورس شیکر صاحب بھی
 جنہوں نے شطر سنج کی تاریخ لکھی یہ یقین دلاتے ہیں
 کہ شطر سنج جس پر دنیا کے تمام دانا حیران ہیں کہ کس
 طرح موجد نے اس ایک طرح جیت کپڑے پر دانائی
 کو ختم کر دیا ہے پہلے ہند میں ایجاد ہوئی بسکرت میں
 اس کا نام جاترا ناگ ہے۔ عربی میں شطر سنج کھانا
 پھر شطر سنج کے نام سے مشہور ہوئی۔
 ڈاکٹر ونڈر لنڈی صاحب بھی تائید کرتے ہیں کہ
 ایسے عقلی کام سوائے ہند کے اور کہیں ایجاد نہیں
 ہوئے۔
 شطر سنج باز:- شاطر، شطر سنج کا کھلاڑی، فارسی
 عربی الفاظ، مذکر۔
 قول فصیل:- استقامت، سکار اور جلیہ ساز کے
 معنی میں بھی استعمال ہوا ہے۔
 جیسے:- تم دیکھو گے کہ نقش الٹا پڑا۔ آئینہ سیاہ ہو گئے
 اور محبت کے ابو سفید ہو گئے۔ وہ شطر سنج باز کا لفظ ہے

دغا کی چالیں چلتے تھے۔ (دربار اکبری)
 شطر سنج بازی:- شطر سنج کھیل، شطر سنج کھیلنا،
 فارسی، مؤنث، فصحی، راج
 شطر سنج پارو:- شطر سنج کھیلنے والا، فارسی، صفت
 (نور اللغات)
 قول فصیل:- لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔
 شطر سنج کا نقشہ:- شطر سنج کے تختے پر جو خانے
 بنے ہوئے ہیں ان کو مجموعی طور سے کہتے ہیں۔ اور دو
 شطر سنج بازوں کی اصطلاح۔
 محل صفت:- اس طرح بڑے سے بڑا شطر سنج
 کے نقشے میں خوب طبیعت پڑا ہے مگر ایک سیدھا
 سا قدر بیان کر دو تو سمجھ نہیں سکتا۔ (دو کیا عادتہ)
 شطر سنج کی سی چالیں چلنا:- سکاری کی باتیں
 کرنا اور صرف، غیر فصیح، راج
 محل صفت:- دنیا کے ساتھ آپ اس طرح کی باتیں
 کیجئے مگر میرے ساتھ یہ شطر سنج کی سی چالیں نہ چلئے
 در نہ اچھا نہ ہوگا۔
 شطر سنج باز:- شطر سنج باز، فارسی، صفت،
 (نور اللغات)
 قول فصیل:- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
 شطر سنج باز:- نقلت رنگ کے صوت کی درمی،
 ایک قسم کا دہیز سوئی فرشتہ، اور مؤنث فصیح، راج
 قول فصیل:- غالباً یہ لفظ ہندی شت رنگ بہت
 سے رنگ والا ہے ہندوستان میں بنایا گیا ہے۔
 شطر سنجی:- (دیکھ شطر سنجی) نقلت قسم کے اناج
 کی روٹی، فارسی، مؤنث، دہلی کی زبان (نور اللغات)
 شطر سنجی باف:- ہندی بننے والا، شطر سنجی بنانے
 والا، فارسی، صفت، مذکر (نور اللغات)
 قول فصیل:- بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

نقطہ خرات :- دریاے خرات و ساحل خرات عربی الفاظ و فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان رشواب و بد بکسر شعب کی جن درہ کا کوہ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

بڑا غائب نہایت خودی تھا
 شباب کوہ میں گوشہ نشین تھا (سراج المفاہین)
 شغابی :- (بالضم) دھوپ نہ نکلی ہو مگر اس کی خفیف تیزی محسوس ہو۔ اردو نوشتہ۔ عورتوں کی زبان قول فیصل :- آنکھوں کے لئے اس کا استعمال زیادہ ہو جب آنکھوں کی روشنی بہت کم ہو جاتی ہو تو عورتیں کہتی ہیں :- ہلکی سی شغابی باقی رہ گئی ہے :-
 شعار :- (دبکسر) طور طریقہ پال چلن عادات عربی مذکر فصیح رائج۔

مکتہ شائق یار ہے اپنا
 شاعری تو شعار ہے اپنا
 انسان وہ ہو ظاہر و باطن ہو ایک سا نظم
 بیجا ہے امتیاز شعار و دثار میں جادہا کی
 قول فیصل :- اس کے بنوی مہنی ہیں بدن سے لگا ہوا کپڑا جو اور کپڑوں کے نیچے پہنتے ہیں اور وہ اشارے کا لفظ جس سے ٹکلی سپاہی اپنی فوج کے آدمی کو سوال کر کے پچان لیتے ہیں فارسی داسے لباس و دستور عادت طرز و روش کے معانی میں استعمال کرتے ہیں شعار کرنا :- عادت میں داخل کرنا۔ اردو صرف فصیح رائج۔

ہر لہو جس نے حسن پرستی شعار کی
 اب آبرو کے سینوہ اہل نظر گئی غائب
 شعار :- (بالضم) سورج کی روشنی مکران۔ عربی نوشتہ فصیح رائج
 شعار مہر آئی جب گریباں مسیح نے کھولا

کھلے تارے شب بگورنے جبے لف بکھرائی نظم جالبہا کی
 قول فیصل :- ہر روشن چیز کے عکس کے سنی میں بھی مستعلی ہے۔

اصل سے گو کہ یہ نکلی ہے شخار
 ساتھ اس اہل کے بوزخ شخار مرزا رسوا
 تابش رخ کے سنی میں بھی مستعلی ہو۔

شب مہتاب شب وصل میں درکار نہ تھی
 دھوپ نکلی تھی شخار رخ دلا نہ تھی
 شخار کی اردو جمع و شخا ہیں اور اپنے محل پر شخاوں بستر و نعل ہے۔
 تیری نورانی شخا میں کس جگہ پہنچی نہیں
 آسمان آفتاب مسلم ہے تیری زمیں صفتی
 تاریخ نے مذکور بھی استعمال کیا ہے جو عام طور پر رائج نہیں ہے۔

ہجر میں ہر شخار شمس مجھے
 ہو گیا ہے خدگ سونے کا
 شخار پھیلنا :- کون منتشر ہونا۔ اردو صرف فصیح رائج۔

چکا خدا کا نور عجب کے دیار میں نظم جالبہا کی
 پھیلی شخار ہند میں چین و تار میں
 شخار :- (بالفتح) اولی و کسر چارم تقراباںیاں
 عبادتیں حج کی تقراباںیاں اور عبادات شیعہ کی حج عربی و مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 محل حب :- شخار حج بجا لانے کے بعد ہم لوگ زیارت قبر رسول کے لئے دینے پہنچے۔

قول فیصل :- اس کے ایک معنی میں وہ چیزیں جن پر نشان ہوں۔ ملا متین نشانیاں بھی اس کے معنی ہیں جیسے شخار اندر یعنی اس کی نشانیاں شعب :- (بالفتح) شکاف درز، غار عربی

مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 قول فیصل :- اردو میں شعب ابوطالب کی ترکیب سے بولتے ہیں عربی میں بڑے قبیلے اور لوگوں کی جماعت کو بھی کہتے ہیں جس کا اردو سے کوئی تعلق نہیں ہو یہ لفظ بالکسر بھی ہے جس کے معنی ہیں بہار کا درہ شعب ابوطالب :- خاندان انتم کا موردی درہ جو جناب ابوطالب کے نام سے موسوم ہوا۔ فارسی ترکیب عربی الفاظ رائج۔

یہ باعث تھا کہ جفا حرا سے نور حق پھیلا
 رہی شعب ابی طالب میں برسوں دقت افزائی جالبہا کی
 قول فیصل :- کفار قریش نے جب جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آنحضرت کے ساتھ مسلمانوں کا مکمل بائیکاٹ کر دیا تو حرم مسیت میں جناب ابوطالب آنحضرت کو چالیس مسلمانوں سمیت اپنے اسی موردی شعب میں لے گئے اور تین سال تک آپ کو وہیں محفوظ رکھا۔ تین سال کے بعد شمس میں پانچ قریشیوں کو ترس آیا اور انھوں نے آنحضرت کی مدد کر کے انھیں آزاد کرایا اور یہ لوگ کہہ رہے تھے شعب کے تین سال بہت مصیبت میں گزرے۔ شعبان :- (بالفتح) مسلمانوں کا آٹھواں قمری مہینہ جو رجب کے بعد اور ماہ رمضان سے پہلے آتا ہو۔
 قول فیصل :- اس ماہ کی چودھویں کو شب برات ہوتی جو اور پندرھویں تاریخ روز ولادت باسعادت امام مہدی آخر الزماں علیہ السلام جو جواہر النبی کے بارہویں امام ہیں اور پردہ غیبت میں موجود ہوں اور اللغات کہتے ہیں مسلمانوں کا عہدہ ہو کہ اس مہینے میں جلا اور متعلقہ مخلوقات منسوب اور پاکیزہ ہوتے ہیں۔ اس لئے شعبان نام ہوا اور صاحب خرمگ آصفیہ کہتے ہیں کہ چونکہ اس مہینے میں خیرات

ش

شعر بنانا

کثرت سے کی جاتی ہے اور بندوں کا رزق تقسیم ہوتا ہے اور تمام تقدیری امور اس عالم علیحدہ علیحدہ کئے جاتے ہیں لہذا یہ نام رکھا گیا کیونکہ اس کا مادہ شعب یعنی علیحدہ کرنا ہے: تعلیم یافتہ طبقہ اس کو شعبان اعظم کہتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ اس مہینے کو رسول نے اپنی طرف منسوب کیا ہے۔

شعبانی :- وہ علو اور شہرات میں بناتے
اور تقسیم کرتے ہیں۔ موش (ذوالنقات)
پھول قبیلہ - اہل کھنور نہیں پڑتے۔

شعبہ ۵۔ بدھ دھرم اول و فتح سیم و چارم، وہ
بانی جو سحر و جادو یا مکر و فن سے جو، نظر بندی
دھوکا، فریب، قاری، مذکر، فصیح، راسخ۔

تو اسے لائے مرے گھر نہیں باور آتا
یہ نیا شعبہ اسے چرخ کہن کس بجو
قول فیصل - عربی میں ذال سجدہ سے شعبہ
بنا لفتح تھا - فارسی والوں نے بجائے ذال سجدہ
ذال مہملہ سے یزدن بت کیدہ کر لیا -

شعبده باز: ده بازی اگر چوب انگیز کرت دکاهانه
مداری، جادوگر و سحر ساز، بازی گر، فارسی اندک فصیح، و رایج
بی عشق نزد نواز بھی ای عشق شعبده باز بھی هر دو

حقول فیصل۔ مجازاً جیلہ ساز اور مکار کو بھی کہتے ہیں۔
شعبہ بازی۔ نفر بندی، چالاکي، مکاری۔

دعا بازی، کٹر سازی، داری موت، بیج اور ج
حل جاتا۔ ترمینا ابرا کا دیکھ کر سڑا پر پتیاں بجا پر دم کے غفلت کھن
ہیں پڑے ہیں نیا شہید بازی کا غور کرنا دے کھرے جو کر دیکھنے لگا۔
شہیدہ دکھانا۔۔۔ دھبے کے دنا، تاشے اگھانا

دل ادھر کھویا ادھر پید اکیا
قول فیصلہ بشبہہ دیکھنا بھی بولتے ہیں۔

یہ دیکھ کے شہزادہ پری نے
از علی کے پائے سمجھ کر بیٹھے

شعبہ کرنا۔۔ انہوں نے جیل سے بے جیل بات کرنا
کر دیکھا، کرتب کرنا، اور دھڑلہ، قریب بہ متر وک
بھڑکے بہ بھڑکے جیل کی تہذیب دیکھے

لیا شعبہ کے کمرے فلک پیسہ دینے
شعبہ ۵ کمرے۔ بازیگر، وہ بازیگر جو توجہ انگیز اور
جستجو افزا کرتے دکھائے۔ مادی، سہ ماہی، فوری
مذکورہ فیصلہ، راجہ

تیری زلفوں پہ ملائیں جو باغِ دال ہیں
فتنے قربان ہیں اسے شجرہ گرا آئینوں پر
قول فصیل - مجاز اُجلیہ ساز، رسکار اور دھوکے باز

کہ بھی کہتے ہیں ۔
شعبہ دوم : باضم و فتح سوم ، کرا ، حصہ عربی تذکرہ
بہت شعبہ کوہ مشہور تھا

زبانوں پہ لوگوں کی مذکور تھا میر
قول افیتکل۔ ان معنی ہیں عام طور سے زبانوں پر
نہیں ہے۔
شعاع

تفصیل کی زبان -
تفصیل: شلخ ہشتی - عربی - اسم و مذکر -
(اور الفات - فرخنگ آصفیہ)

فوق المیزان - اردو میں ان معنی میں رائج نہیں
تعبیر :- درجہ - جیسے شعبہ و دنیاویات - عربی و انگریزی
صعہ و رائج

سویں کیلئے۔ سنبھل جانی لڑوہ دزمہ لکھو بجی جیسی
نقبہ مراد

شعبہ ۱۔ وہ ہر جو کسی نہر سے نہ لگائی جائے۔
عرفی قبیل الاستعمال۔

اس سے نکلے ہیں ہزاروں شیعہ
جو کہ ہیں سارے بدن میں پھیلے
شعبہ :- رائی و رنگ کی آج عربی و ہندو

شعبہ مدد میں چیکھڑیاں جیسے پھول میں
میل چمک رہا ہے ریاض رسول میں
شعر: رہا ہو ہنر و ہنرمند وازار کسہرا کہ حیر

کی واقفیت (مفسد کی معنی) سخن موزوں باتافیه جو
بالمقصد کہا جائے۔ بعض کے نزدیک قافیہ کی شرط نہیں
نظم، بیت، عربی، ہندو، فصیح، راسخ

جہاں کچھ درد کا ذکر ہو گا
ہمارا شعر بھی مشہور ہو گا
قتول فیجیکل، بند غرہنگ آصفیہ، عربی اور فارسی

اول شعر ہے والا بہ ترتیب میرا بن خطمان
ادھر ہرام گور ہے۔
شعرا: شاعر کی جمع، عربی، مذکر، فصح، راسخ
دوسرے سے شعر اور شاعر

نظم (لازم) شعر کا نازل ہونا، شعر تصنیف
ہونا، اور دو حرف، متر وک

عج اس بحر میں ہم سے بھی کوئی شہر تراویں۔
 شعر بکریا، شعر میں خرابی یہ اپنا اور صبر قلیل الاستعمال
 عمل صبر۔ زیادہ تہ تیغ کرنے سے شعر بکریا ہے۔

شعر نہانا، شعر کہنا، حیرتوں کی زبان مہر کا صفت
ول صفت، مستحق ہوں کہ کلام کوشتہ زلف کا دراز شاعر ہوں

(وقتہ النسخہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کیا مد کیا عورتیں سب شعر کہنا
بولتے ہیں۔ لکھنؤ میں شعر بنانا کا مہنوم جو شعر کی اصلاح کرنا
شعر پڑھنا۔ شعر کو زبان پر جاری کرنا، شعر سنانا۔
اردو، صرف فصیح، راج۔

محل صفت۔ شعر خوانی ہونے لگی ایک شعر پڑھتا ہو باقی
داد دیتے ہیں۔ (فنانہ آزاد)

شعر تزیں پر لطف اور بارزہ شعر۔ فارسی، تذکر
قلیل الاستمال

شعر تزیں جو مراک گل تر ہے ناسخ
ہیں قرطاس یہ دامن ہو کسی گلچیں کا
شعر چوئی کا بد منتخب شعر، عمدہ شعر، اردو غیر فصیح راج
چوئی کے شعر ہوں تو خوش آئیں بھیں آئیں
کتنی طبیعت آپ کی دقت پسند ہے
شعر چھپاٹنا: سست و شام طعنه کرنا، اردو صرف
فصیح، راج۔

رہنے دو تم ابھی دیوان کو چھانٹنا ابھر
آپ چھٹ جائیں گے جو شعر میں چھپے دا
شعر خشاک: وہ شعر جس میں لفظ اور معنا کوئی
خوب نہ ہو۔ فارسی، تذکر (نور اللغات)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں با مہوم راج نہیں۔

شعر خوانی: شعر پڑھنا۔ فارسی، نوٹ فصیح راج
بجز خاتون علی شاہ کون جانے ذوق
تری زبان کا مزہ تیری شعر خوانی میں ذوق

قول فیصل۔ ہونے کے ساتھ اس کا صرف جو۔ جیسے
شعر خوانی ہونے لگی، ایک شعر پڑھتا باقی داد دیتے ہیں
اے سہمان اندوہ میر صاحب یہ آپ ہی کا حقہ تھا
(فنانہ آزاد)

شعر ڈھلنا: شعر موزوں ہونا، شعر کا مینا منگی
کے ساتھ موزوں ہونا۔ اردو، قلیل الاستمال۔

شعر ڈھلنے ہیں ہری فکر سے آج اے آتش بہ آتش
مر کے گل گور کے سائے میں میں ڈھل جائیگا
قول فیصل۔ اس کی ہمکنی صورت شعر ڈھل جانا
بھی ہے۔

اے داغ شعر ڈھل گئے نعت شریف میں
سے فکر قافیہ نہ زود رد لطف کا
شعر موزوں کرنا کے معنی میں شعر ڈھالنا بھی کہی کے
ساتھ راج ہو۔ اچھا اور منتخب شعر ڈھلا ہوا شعر
کہلاتا ہے۔

شعر سنانا: شعر پڑھنا، اردو، صرف فصیح، راج
محل صفت۔ صاف تو کچھ بھی نہ ہو گا اردن میں
کچھ شرناؤں گا۔ (امراؤ جان ادا)

قول فیصل۔ اس کا لازم شعر سنانا بھی راج و
فصیح ہے۔

شعر کر مدعی رنے لگے گنہ گار
اب سخن میں میر سے معنی کا اثر ہو گا
شعر فہمی: شعر گھنا، فارسی، نوٹ فصیح، راج
محل صفت۔ منشی صاحب کا مذاق شعر فہمی اعلیٰ
درجے کا تھا۔ (امراؤ جان ادا)

شعر فہمیدار: ہر از گفتن بود: شعر گھنا شعر کہنے
سے بہتر ہے۔ فارسی مقولہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
شعر فہمی عالم بالا معلوم شد: سخن فہمی
کا حال معلوم ہو گیا۔ فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
قول فیصل۔ یہ فیضی کا مقولہ ہے۔ سعدی کا ایک
بڑا مقبول شعر ہے۔

برگ درختان سبز در نظر ہو شیار
ہر درختے دفتریت محنت کردگار سعدی
فیضی کو اس شعر پر رشک تھا اور اس فکر میں تھا
کہ اس سے بڑھا چڑھا شعر کہے آخر اس نے یہ

شعر کہا۔
برہن ہو کہی نسیم گوش
فراہ فیض اور درجوش
یہ شعر کہہ کر بہت خوش ہوا۔ صحن میں ٹہل رہا تھا
اور سے گزری چلی اس نے جو بیٹ کی تو فیضی کے
منہ پر پڑی۔ اس پر فیضی بولا۔ شعر فہمی عالم بالا
معلوم شد۔

شعر کاٹنا: شعر کو نظری کر دینا۔ غلط شعر پر آڑا
نشان کھینچ دینا۔ اردو صرف فصیح، راج۔

کاٹنا شعر کسی کا تو بڑی شکل ہے
اغذ سمنوں نہ کریں صرخ شناد ہم
شعر کہنا: شعر تصنیف کرنا، شعر موزوں کرنا
اردو صرف فصیح، راج۔

شعر کہتا ہوں کسی کے اردو خم دار پر
قط نہیں میرے قلم پر بار ہو تو اور
شعر کی گڑھی: شعر کی تاثیر، اردو، نوٹ فصیح راج

محل صفت۔ شعر کی گڑھی سننے والوں کے دلوں
میں اثر برقی کی طرح دوڑی۔ (آب حیات)
شعر گفتن بہ زور گفتن بود: لیک فہمیدار
ہر از گفتن بود: شعر کہنا موقی بید ہونے سے

اچھا ہو کر گھنا شعر کہنے سے اچھا ہو۔ فارسی مقولہ
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ دفتر ملک اشال
شعر گفتن چہ ضرور: جب اصول و قواعد
کی پابندی نہ کی جائے تو کہتے ہیں۔ دفتر ملک اشال
قول فیصل۔ یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہو۔
شعر گو: شعر کہنے والا، شاعر، فارسی، صفت
فصیح، راج۔

شعر گوئی: شاعری، فارسی، نوٹ
فصیح، راج۔

شعر گوئی کی لڑکپن سے ہے دھن
ہے اسی سن میں مجھے ذوق سخن
شعر لڑنا۔ کسی شاعر کے شعر کا مضمون دوسرے
شاعر کے مضمون کے مطابق ہونا شعر میں توارد ہونا،
اردو صنف، فصیح، راج۔

کسی سے لڑے شعر کیوں کر سحر
بیاں اور جو یہ زبان اور ہے
شعر لکھنا اور۔ شعر کا کسی جگہ لکھ دینا، شعر تحریر کرنا
اردو صنف، فصیح، راج۔

فون دل سے بات آئے ہیں مجھے مضمون ایسر
شعر لکھوں گا اگر جو زبان مل جائے گا
قول فیصل۔ آج کل شعر لکھنا شعر کہنے کے معنی میں
بولنے لگے ہیں جو جدید زبان پر اردو باقیا لکھنا وغیرہ۔

شعر مراد میر کا کہ بڑا۔ میرا شعر دوسرے میں
کون سے گیا۔ اس جے سے یہ مراد ہوتی ہے کہ اہل مدرسہ یعنی
لاؤگ شاعرانہ طبیعت نہیں رکھتے ہیں لے شعر کا مطلب
صحیح نہیں سمجھتے اور کبھی شعر کو برا سمجھتے ہیں اور کبھی شاعر
کو فارسی مثل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ (فرنگ نالی)
شعر موزوں کرنا، کسی وزن کے مطابق شعر کہنا
اردو صنف، فصیح، راج۔

غرض میرے دل میں یہ آبا خیال
کہ کچھ شعر موزوں کروں حسب حال
شعر موزوں ہونا۔ شعر کا کسی وزن کے مطابق
ہونا، اردو صنف، فصیح، راج۔

وہ حسرت زدہ ہوں کہ ہنگام نظم
جو موزوں ہوا شعر سکتا رہا
شعری گویم بہ از قند و نبات، سن، اندام

فاعلاتن قفا علالت۔ عروص سے عدم تقیبت
کے باوجود صنف موزوں کے فیض سے کلام لطیف و شیریں

ہوتا ہے۔ (فرنگ نالی)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

شعر نکالنا۔ (مستند) شعر کہنا۔ اردو صنف

شعر توڑتے نکالے کہ بہائے دریا

اسے ظفر طبع رد ان نے تری طوقاں لگا (نور اللغات)

قول فیصل۔ شعر کا ناکام مضمون کہ کسی زمین میں، اچھے

شعر کہنا جیسا کہ اچھے شعر میں شعر توڑنے کے لکڑے سے

ظاہر ہے۔

شعر نکالنا (لغز)، شعر کہنا، اردو صنف، فصیح، راج۔

محل فن۔ ترکیب بند کا قاعدہ مقرر ہے کہ ہر بند میں شاعر

سادہ ہوتے ہیں۔ اس میں قیادت تھی کہ اگر کسی زمین میں

عدد زمین سے زیادہ اچھے شعر نکلیں تو چھوڑ دینا پڑتے تھے۔

(مطلوبات نظم)

نکالنا شعر کا فیض یا مدح بہت

مضمون نو کا بحر طلب گا رو گیا

شعر نوائی۔ شعر پڑھنا، شعر لایا، فارسی

ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

المجاز نوائی مطلب سے جن میں

ہر فارکے ہے نوک زبان شروانی

شعر و سخن۔ شاعر کی کا مذاق، فارسی، تذکرہ

جہاں غزل اک اور بھی کہتا تعلق میں

کہنے کو ہو کہ ہند سے شعر و سخن گیا (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب تنہا شعر و سخن کہہ کے مذاق شعر و سخن

مراد نہیں لیتے بلکہ مذاق شعر و سخن کہتے ہیں شعر و سخن کا

مفہوم شاعری جو جیسے۔ اکثر شعر و سخن کا چرچا کرتا

ہے۔ (امراؤ جان ادا)

شعر ہونا۔ شعر موزوں ہونا۔ اردو صنف، فصیح، راج۔

بندہ گیا اس پر کہ جب کہ مضمون کمر

ہو گئی مضمون میں وقت شعر پر اچھا ہوا

شعری شعر سے منسوب، عربی، صنف فصیح راج

محل فن۔ ان میں شعری صلاحیت بہت ہو۔

شعری اور۔ شاعر، کب اکبر، ایک بڑے اور روشن

ستارے کا نام۔ فارسی، تذکرہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

شعری قفا کلب آستاں اور سر مرز پر فشاں

دو فلک اک آب پیش اور سبیل اگر خوشہ میں کھنوی

قول فیصل۔ عربی میں شعری بزدن پیشہ جو

شعری بہت۔ کیفیت شعری، شاعرانہ خوبی، اردو صنف

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

تیری کیا ترعین ہواے شاعر شیریں بیاں

شرین کی روح ہو تو اسے انیس نکتہ دیا

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف جو جیسے ان

کے حکام میں جڑی شریعت ہوتی ہو۔

شعشعہ۔ بفتح اول و دوم و چارم، چمک، آفتاب

کی روشن، عربی، تذکرہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل فن۔ جیسے ہی قصر رات میں داخل ہوئی خوشہ نور

جال سے تمام قصر رات روشن و نور ہو گیا۔ (لغز و شروانی)

قول فیصل۔ صاحب فرنگت صنفیہ کہتے ہیں کہ زمین

صاحب اور ہمارے سے نئے محاورہ وال ہم عصر تھے اس اعتبار

اور اس کے معانی و محاورے میں غلطی کی جو یہ ہم نہیں کہتے

کہ بفتح شین کو لغز شین کیوں لکھا اس لئے کہ یہ کوئی بڑی

نفس نہیں ہو لیکن لغز نے جو اس کے معنی اشغلا

یعنی شین کا شوشہ وغیرہ دیتے ہیں یہ کہاں سے

آئے اور شعشعہ اٹھانا اس کا کے ساتھ کہاں کہاں ہو کہ بڑی

یہاں شوشہ بفتح شین شراب کو پانی میں ملا کر اس کی تیزی

کم کرنے کے معنی میں آیا تو یہ معنی کہاں سے آئے۔

شعشعہ اٹھانا یا چھوڑنا۔ غلط خبر شہور کرنا،

اشغلا چھوڑنا، نئی بات کھڑی کرنا۔ اردو صنف، فصیح، راج۔

قول فیصل۔ لکھوں میں اس پر شوشہ چھوڑنا کہتے ہیں۔

شعشعہ مکان :- شاخسانہ مکان کہ چھٹی کرنا اور صرف ۔
 قول فیصل :- ہن کھنڈوں بگ شہر مکان کہتے ہیں ۔
 شعشعہ :- رانہم ، پک ، روشنی ، خورشید ، تابش ،
 خوشنودی جیسے شعلہ نور ، عربی ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔
 شعشعہ :- آگ کی دو آہ ، عربی ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔
 رنگ شمع جلایا یہ سوزا الفت نے
 کہ شعلہ آگ کا سحر سے بند ہوا
 شعشعہ :- آگ ، آتش ، غصہ ، غضب ، مرکب میں ،
 اردو ، مذکر
 قول فیصل :- ان معنی میں وہ کھنڈ نہیں بولتے ۔
 شعشعہ اٹھنا :- آگ بھڑکنا ، آگ لگنا ، (فردیگ صغیہ)
 قول فیصل :- ان کھنڈ نہیں بولتے ۔
 شعشعہ اٹھنا :- غصہ آنا ، من ہوتا ، جیسے اس کی ہوتا
 سے شعلہ اٹھتے ہیں ۔ (فردیگ صغیہ)
 قول فیصل :- ان کھنڈ نہیں بولتے ۔
 شعشعہ اٹھنا :- شعلہ بلند ہونا ، لڑا اٹھنا ، آگ لگنا ،
 اردو ، صرف ، رائج ۔
 بس کہ دل بھلا تھا دیر خاک میری تیرے
 شب کو شعلہ بیشتر دن کو دھواں اکثر اٹھنا
 شعشعہ افشاں :- شعلہ برسانے والا ۔ فارسی ، صفت
 تعلیم یافتہ خبیث کی زبان ۔
 آگے تو کچھ اس سے آہیں گرم اور شعلہ افشاں تیں
 اب تو ہوئے ہیں تیرا کھیری خاکستر کی بل کریم تیرے
 قول فیصل :- انہیں معنی میں شعلہ افشاں ہیں اور فصیح ہے
 شعشعہ آواز :- کنایتہ آواز باریک پر سوز و دلوں
 پر اثر کرے ۔ فارسی ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔
 جلا یا طرد کو جس نے دی گری بجلی
 کہہ دے شعلہ آواز گفتگو آیا خواجہ ذریعہ

معتب شعلہ آواز سے ڈر جاؤں گا
 گرچہ ٹوٹا دل آتش نفس جہنم شراب
 بارہ بجلی گراہی شعلہ آواز سے
 من ترانی کی صد اسکیے توئی تو تریر خواجہ ذریعہ
 شعشعہ آہ :- آہ کی گری ، آہ ، فارسی ، مذکر ، فصیح ، رائج
 شعلہ آہ کو بجلی کی طرح چمکاؤں
 پر ہی ڈر کر کہہ دیکھ کے ڈر جائیں
 شعشعہ بار :- مشتعل ، شعلہ دینے والا فارسی ، فصیح ، رائج
 نعل نہ جائے دم منہ شراب سینے سے
 رنگ شعلہ کہیں آہ شعلہ بار میں دل
 قول فیصل :- ہونے کے ساتھ اس کا صرف ہے
 تھوڑا تو ان کی ہے ہر اک آہ شعلہ بار
 خم گشتہ یہ گمان ہے تیر شعلہ بک
 شعشعہ باری :- شعلہ برسانا ، فارسی ، مؤنث ، فصیح ، رائج
 صفت آلا ہو گئے مل کردہ ناری
 ہوئی چاروں طرف سے شعلہ باری (معراج المفادین)
 شعشعہ بھانا :- بوجھانا ، آگ بھانا ، اردو
 صرف ، قلیل الاستعمال ۔
 کب حرارہ دل بیا کب رونے سے مٹا
 شعلہ برقی کبھی مٹے بھایا نہ گیا
 شعشعہ بھجھو کا :- نہایت سین ، گورا چھا ، مثل
 شمع روشن ، مد ، عقباک ، خشم گین ، خشمناک ، اردو
 صفت قلیل الاستعمال
 یہ سنتے ہی شعلہ بھجھو کا ہوئی
 لگی کہنے جو بک باکسیا ہوئی میر حسن
 قول فیصل :- معنی نمبر ۲ میں حور میں آگ بگولہ ہوئی
 شعشعہ بھڑک اٹھنا :- شعلے کا تیز ہونا ، اردو
 صرف ، فصیح ، رائج
 بھڑک اٹھیں گے شعلے ایک دن دنیا کی فضا میں

کہاں تک جذب ہوں گی بجلیاں صبر آزادی میں عرب
 شعشعہ بھڑکنا :- شعلے کا تیز ہونا ، اردو ، صرف
 فصیح ، رائج ۔
 روکنا چاہا تو شعلے کی طرح سے بھڑکا رشید
 قول فیصل :- اس کی بجلی صورت شعلہ بھڑک جانا بھی
 بجلی جو برقی سیکہ سے پرچھو کو شک ہوا
 شعلہ ہوائے آتش تر کا بھڑک گیا
 اردو ، صرف ، قلیل استعمال
 بھڑک اٹھیں گے شعلے ایک دن دنیا کی فضا میں
 کہاں تک جذب ہوں گی بجلیاں صبر آزادی میں عرب
 شعشعہ تاک :- انگریزی شراب ، فارسی ، مذکر
 (نور اللغات)
 قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔
 شعشعہ مجاہد :- کناجی ، شراب ، فارسی ، مذکر
 (نور اللغات)
 قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔
 شعشعہ جوالہ :- دباغت ، گرد گرد پیرنے والا شعلہ
 جلتی ہوئی پٹھو کا شعلہ ، فارسی ، مذکر ، فصیح ، رائج
 گرداب پر تھا شعلہ جوالہ لگا لگاں
 انکار سے تھے حباب تو پانی شرفشاں
 شعشعہ جھلانا :- ہوا سے لگا سترک ہونا ، اردو
 صفت قلیل الاستعمال ۔
 تھا قدر غنا بھی پر اب ہوس کے بوجھ سے
 جھلانا سا بوجھ شعلہ اک نفس کے بوجھ سے
 شعشعہ چمکانا :- توکانا ، اردو ، صرف قلیل الاستعمال
 شعلہ آہ کو بجلی کی طرح چمکاؤں
 پر ہی ڈر کر کہہ دیکھ کے ڈر جائیں
 قول فیصل :- اس کا لازم "شعلہ چمکانا" ہے
 بولتے ہیں ۔

شعلہ نشانی۔ نو دینا شعلہ چھوڑنا، فارسی ہونٹ
نصیح، راج۔

کہوں کیا آگ کی شعلہ نشانی
ہوئی کشتی آہی و خسانی (معراج الغفرین)
شعلہ ننگن۔ دودھ دالا، فارسی ترکیب، راج
نہ کیے وصف اس شعلہ ننگن کا

خطبہ پینسٹر سخن کا (معراج الغفرین)
شعلہ لپکنا۔ شعلہ کا چلنا، اردو صرف، نصیح، راج

شب کو لٹ جائے گا محفل سے جو وہ آتش مزاج
آگ آگے آگے شعلہ لپکتا جائے گا طافت

شعلہ مارنا۔ آگ لگانا، اردو صرف، سترک
شعلہ شہوت کا ان پہ جو مارے

کیوں نہ برس لگ سے آگاہ (ہفت گلزار)
شعلہ مزاج۔ گرم مزاج، تیز مزاج، فارسی

قابل الاستعمال
محفل شعلہ۔ وہ آتش خوش شعلہ مزاج ہوا سے

روتے ہیں۔ جاتے ہی قلعے میں گھس پڑیں گے۔ (ہفت گلزار)
شعلہ مزاجی۔ گرم مزاجی، تیز مزاجی، فارسی

ترکیب ہونٹ، نصیح، راج۔
محفل شعلہ۔ ادل شعلہ خود پر دانہ ہوئی، آنکھوں میں

چربی چھائی شعلہ مزاجی دکھائی، جب عاشق جل کر
خاک ہوا، گرمی شعلہ پر دانہ نے اس کو بھی جلایا جل جل

کر شعلہ بھی سر محفل سے ہو گئی، دھسم ہوش را بیدار شعلہ
شعلہ نار۔ آگ کی نو، فارسی ترکیب تعلیم، نصیح

کی زبان۔
رات کو جائز ہوا دن کو بنا ہر میں

رنگ بدلا کیا وہ شعلہ نار طاف (خواجہ ذریعہ)
شعلہ در ہونا۔ آگ کا بھڑکنا، اردو صرف، نصیح، راج۔

یہ ہو گا گرم بازار چہستم
کہ ہو گی شعلہ در نار چہستم (معراج الغفرین)

شعلہ ہو جانا۔ شعلہ کی طرح دکنے لگانا، اردو
صرف، نصیح، راج۔

گرمیاں کہیں اس قدر ہر عضو شعلہ ہو گیا
شب کو روشن اس کے بازو کا جوا ہو گیا (خواجہ ذریعہ)

شعلہ یا قوت۔ (باغاف)، وہ چمک جو قوت
سے پیدا ہوتی ہو۔ فارسی، تذکرہ تعلیم، باغاف، طبع کی زبان

تھی سرخ خون سے جو وہ محکم جاں تان
ہو نا اتفاق شعلہ یا قوت کا تان (راج)

شعلہ کی طرح بھڑکنا۔ بہت تیزی کے ساتھ
ادھر سے ادھر جانا، اردو صرف، نصیح، راج۔

وہ کھلی کی طرح کوندی یہ شعلہ کی طرح بھڑکنا
دم بیکار اس نے خون اس آگ برائی طاف

قول فیصل۔ سے حمرن جبار کے اٹھنے کے ساتھ شعلہ کی
طرح سے بھڑکنا بھی ہے۔

ج رد کنا چاہا تو شعلہ کی طرح سے بھڑکا
شعور۔ (باغاف)، عقل، دانائی، سلیقہ، دانش، قضیت

کچھ، تیز، بچان، عربی، مذکر، نصیح، راج۔
بھار لہو کس کو میں اور ترک الفت

جل بیٹھ جا کے ناصح دیکھا شعور تیرا
قول فیصل۔ آنا، ہونا، غیرہ کے ساتھ اس کا حرف ہی

سو شرا یک جلیے میں کہتے تھے ہم امیر
جب تک نہ شعر کہے میں ہم کو شعور تھا

شعور۔ شیخ عبدالودود کھنوی شاگرد معتمدی
مباح و پوان شاعر۔

شعور آنا۔ سلیقہ آنا، تیز آنا، اردو صرف
نصیح، راج۔
مری گردن پر تم آہستہ آہستہ چھری پھیرو

نئے قاتل ہو آئے گا شعور آہستہ آہستہ راج
شعور کمر لانا۔ (شعور رفتن کا ترجمہ) ہوش بھگانا

ہوشیار ہونا، تیز بیکھنا۔ اردو صرف (نور اللغات)
قول فیصل۔ اب سترک ہو۔

شعور دار۔ تیز دار، ہنرمند، اردو صرف
(نور اللغات)

قول فیصل۔ بکھنوں میں، باشعور، کہتے ہیں۔
شعور ہونا۔ تیز ہونا، بچان ہونا، اردو صرف

نصیح، راج۔
شاعہ پر جو گراں ان کا مرد

ان سے ہوتا ہو ہیں بوجہ شعور
شعور۔ (باغاف)، (معراج اول دفعہ دوم) ایک شہرہ پیچیدہ

نام جو دینے میں ہوئے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے مصحف سے ہجرت کر کے، انیس کے بیان پناہ دی تھی

انیس نے اپنی بیٹی جاب صفورا کا عقد ان کے ساتھ
کر دیا تھا، عربی، مذکر، راج۔

شعور۔ جو ایک شہرہ غلام عربی، مذکر، تعلیم یافتہ
طبع کی زبان۔

نکل کے رنگ گر ہو مشوارہ نظم نشان
تو ہر ضیف ہوا سے ہو وہ بزرگ شاعر

شغال۔ (دفعہ اول) گیارہ، فارسی، مذکر، نصیح، راج
جنوں نے دشت دکھایا ہے ہولناک ایسا

کوشل شیر نظر آتے ہیں شغال بچے
میرا جاتا ہے اسی جانب خیال

کیونکہ ہوتا ہے بڑا دانا شغال شرت
قول فیصل۔ بالکمر درست نہیں بسکرت

میں سفیر گان اور انگریزی میں جیکال آیا ہے۔
شغالی۔ ایک قسم کا انگوڑ جس کو گیدڑ بہت کھاتے

ہیں۔ فارسی، مذکر۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانون پر نہیں ہوتا۔

شغلے رامیسریت انگور۔ گیدڑ کو انگور سے نہیں کھاتے۔

شغلے رامیسریت انگور۔ غاری، شل، تھیم یا فہم جیسے کھانے کا نام۔

شغلے رامیسریت انگور۔ (بفتح اول و دوم) شور، غل، عربی

مذکر، فصیح، راج۔

محل صفت۔ شور و شغب سے کیا فائدہ آہستہ آہستہ

ہوتا ہے۔

قول فیصل۔ عربی میں بفتح و بفتح اول و دوم دونوں

طرح سے ہوا وقتہ و خدا دینی ہیں۔ اردو میں شور کے

ساتھ ملا کے بطور مترادف شور و شغب کہتے ہیں۔

شغلے رامیسریت انگور۔ (بفتح اول و دوم) کمال محبت ہے بہ انتہا

رہبت، کمال دیکھی، عربی، مذکر، فصیح، راج۔

کچھ تسلی نہ ہوگی جیسے

جس کو مر جائے شغل ہوگا

شغل سے واں ہر اک دل کا تھایہ دگ

کوشل غصہ بقی تن پر قربانک

شغل۔ (بفتح اول و دوم) نیز بضم نیز یعنی کام میں

مشغول رکھنا، کام میں مشغول رکھنا، کام، مشغلہ، عربی

مذکر، فصیح، راج۔

آل جہتی موبہم معلوم

عزیز اس شغل لا حاصل کیا جو

حکم و مہم کا کچھ کو جو نہ تھا دنیا میں

مشغل جس دم اسے دیکھو دم چہ رہا

قول فیصل۔ صاحب ناموس الاغلاط۔ اس لفظ کے ذیل

میں کہتے ہیں۔ (دعوت فراغ) مصروفیت، کام، کارج

و خدا عربی، نادری، اردو میں۔ بازی، کھیل، تماشہ

دنگ، سیر و تفریح۔ اور جلد یہ فارسی میں اداوارہ، دفتر

آمن۔ یہ بضم، بفتح، بضمتین و بضمتین پانوں

طرح آیا ہے۔ بضم فصیح، جمع، شغل و شغل ہے

اشغال راج ہے۔ (تاماوس الاغلاط)

شغل۔ خدا کا دیوان۔

فقیر، شاہ صاحب دن بھر ذکر و شغل میں رہتے

ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل کھنویں کہتے۔

شغل۔ کھیل کود۔ بازی تا شاہ دل لگی، دل بہلا دے

تفریح، طبع، اردو، مذکر

قول فیصل۔ ان معنی میں خصوصیت کے ساتھ اہل کھنویں

کہتے ہیں۔

شغل بے کاری۔ بیکاری کا مشغلہ، وہ کام جو

وقت گزاری کے لئے کیا جائے، فارسی ترکیب کر فصیح، راج۔

یہ بھی گویا تھا شغل بے کاری

اس پر منظور ان کی دل داری

شغل رکھنا۔ مشغلہ رکھنا، اردو صفت، فصیح، راج۔

محل صفت۔ یکم آغا جان عیش طہات کا شغل رکھتے تھے

مگر خوش کام اور شیریں سخن، شوق طبع شاعر تھے۔

(کتاب حیات)

شغل رہنا۔ کام رکھنا، مشغلہ رہنا، اردو صفت

فصیح، راج۔

جو پوچھا میں نے مجھوں سے کہو کیا شغل رہتا ہے۔

کہا میں ہوں بھیتیں اسے مرشد کامل دھا دیتا قہر

شغل کرنا۔ اپنے تئیں کسی کام میں مشغول کرنا

(نور اللغات)

قول فیصل۔ قبل الاستعمال ہو جیسے "دن بھر آپ

خان بیٹھے ہیں کوئی ایسا شغل کیجئے کہ دلی بہلا دے۔"

شغل کرنا۔ (دکانیہ) کھانے پینے حقہ اور شراب

وغیرہ نوش کرنے کے معنی میں استعمال ہوا اردو صفت

فصیح، راج۔

قول فیصل۔ حقہ کے لئے زیادہ زبانون پر ہوتا۔

معنی میں شغل فرمانا بھی ہو جو نسبت زیادہ بولتے ہیں

جیسے "اغاہ حقہ سے شغل فرما رہے ہیں آپ اور

ہم سے کہہ رہے تھے کہ تبا کو ختم ہو گیا۔"

شغل میں مصروف ہونا۔ کام میں لگا ہونا۔

اردو صفت، فصیح، راج۔

محل صفت۔ اتنا دکا وہ عالم اب تک آنکھوں

کے سامنے ہے۔ خاموش اپنے شغل میں مصروف

ہیں۔ (کتاب حیات)

شغل واجب ہونا۔ کوئی کام اپنے اوپر لازم

ہونا۔ اردو صفت، فصیح، راج۔

محل صفت۔ اسی دن سے نیکی علوم اور سیر کتب کا

شغل واجب ہوا۔ (کتاب حیات)

شغل ہونا۔ مشغلہ ہونا، کام ہونا، کسی کام میں

انہماک ہونا۔

دوستی بھٹی نظر آتی نہیں محبوب سے

نازیاں دیکھنا نہیں ان شغل ہے بیدار آتش

قول فیصل۔ شراب وغیرہ کے لئے دس کا استعمال

ہوتا ہے۔ جیسے "ایک طرف یاران سرور مل جائے اور ازار ہے

میں دوسری طرف شہر چرس کے دم لگا رہے ہیں

کھا کھا، بھنگ، ٹھکرے، سب کا شغل ہے (رسانہ آزاد)

شغل۔ (بفتح اول و دوم) صفت، تندرستی، عسری

موت، فصیح، راج۔

اثر آتش سودا سے دو جلتی ہے

تیرے بیمار کی صورت سے شفا ملتی ہے

شفا پانا۔ بیماری سے صحت حاصل کرنا، اردو

صفت، فصیح، راج۔

کیوں نہ دنیا کو ہو خوشی غائب

شاہ دیندار نے شفا پائی

شفاف خانہ :- اسچال، فارسی، مذکر، فصیح، رائج
محل صرف :- جب خزانے دستگاہ برطانیہ اور
فرصت نے تنگی کی تو روانہ کی نظر سے ایک شفاف خانہ
نہا دیا۔
شفادینا :- بیماری کو دور کرنا صحت دینا، اچھ
کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- آپ پریشان نہ ہوں دعا کرتے رہے
خدا شفا دے گا۔

شفاعت :- شفیع اول و چہارم، سفارش
گناہوں کی معافی کی سفارش، عربی، صرف، فصیح، رائج
اسیر گنہ گار پر رحم کرنا
کہ یہ چاہتا ہے شفاعت تمہاری
قول فیصل :- عربی، اس کے معنی میں خواہش کرنا
فارسی لے ذیل کے معنی میں استعمال کیا۔

سفارش، گنہ گار کی بخشش چاہنا۔ مولف
قاموس الاطلاق نے لکھا کہ شفاعت فارسی اردو میں
جو بولا جاتا ہے درست نہیں۔

شفاعت گریہ :- سفارش کرنے والا۔ فارسی، صرف
دور افتاد۔

قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں۔

شفق :- (بافتح و تشدید و م) صاف، شیشے کی
طرح اجلا اور صاف، عربی، صفت، فصیح، رائج۔

فقط تج میں خاصہ نے جب ترکیب پای جو
بدن شفات شانے گول، قمر زوں مکر تہی

محل صرف :- ایک دل چپ و پرفضا، فرخ بخش و دلکش
ہیکہ خس پوش جو۔ پشیمان صاف روشن شفات

شفق :- صاف معنوں، صاف شہر و غیرہ عربی
صفت، فصیح، رائج

برسی حق زبان اردو و صاف

کس قدر با محاورہ شفق مرزا روتا
شبابش بہت جلد کہا اور بہت صاف
معنوں بھی پر دم میں بندش بھی جو شفا
شفافی :- شفات ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج
محل صرف :- اردو میں مرم کے جمع پتھر کے میں خاں
صاحب نے شفافی میں آئینہ دیکھ رکھے ہیں۔

شفافہ الطبع ویران وزیر از مرزا حبیب علی بیگ مراد
شفاف ہونا بصحت ہونا، تندرستی ہونا، بیماری سے
نجات ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج

سیما کو دیکھا، دوا ہو گئی
اشاعتوں سے مجھ کو شفا ہو گئی

شفاف عیسیٰ گروں نشیں سے
ہماری بندگی پہنچے یہیں سے

شفق الو :- (بافتح، ایک قسم کا بڑا آلودہ، فارسی
مذکر، فصیح، رائج۔

عجب امر وہ شفا لود با دام
کہ پاوے انتہا جس سے کہ آرام

ہیں کیا ہی بوسہ لب شیریں دہاں لذیذ
شفق الو ایسے باغ جاں میں کہاں لذیذ

قول فیصل :- شراب مستحق سے تشبیہ دیتے ہیں،
فل کے انداز پر وال ٹپکے گی مری

باغ عالم میں مجھے شفا لود لکھائے گا
شفق الو :- کہ تر کا ایک رنگ۔ مذکر، دور افتاد

قول فیصل :- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
شفق :- (بافتح اول و سوم) بیوہ، ۱۲۰ لالین، ہرکار

عورت، اردو، صفت، مرثیہ، عورتوں کی زبان
محل صرف :- بوی شفق :- خام پارہ ٹکے کی اوقات

اس کائنات پر پھولی ہوئی جو۔
قول فیصل :- اس کی جمع شفلیں بھی رائج ہو۔

جس کا تجھ سا ہر دور خوش محبوب
اس کو ایسی ہوش شفتیں قرب
اس کی اصل شفقہ معنی کینہ نامہ ہوا، کچھ غم و غیرہ
خیال میں آتی ہو۔ چنانچہ ترک جہا نگیری میں شفا شفقہ
وجود ہے جو کہ لام بندی میں نسبت کی علامت ہے
پس بیگمات قلم نے یہ لفظ ہندی الفاظ مرید مرید
وغیرہ کی طرح شفق بنایا۔

شفقہ :- (بافتح) سوت جو کاتے کے تنکے پر جو
دکانیہ، بے حقیقت۔ غالباً شفق اسی سے بنایا گیا

فارسی :-
قول فیصل :- اردو میں نقل نہیں۔

شفقہ :- (بافتح و تشدید و م) سوت جو کاتے کے تنکے پر جو
گھریلا زمین کی مہا لگی سے جال ہوتا ہے، عربی، مذکر

قول فیصل :- مولف قاموس الاطلاق نے لکھا ہے۔
حق مقدم ہے گھریلا زمین کی مہا لگی کا وہ حق جس سے

ایک یا کئی اشخاص جائداد و فروخت شدنی یا فروخت
شدہ کو وہی روپیہ دیکھ کر سبکیں شفقہ و شفا

کرنے والا شفقہ، شفا جیہ، شفقہ باکرم غلط ہو۔
لیکن اردو میں باکرمی زبانوں پر جو شفقہ کے شفا

لفظ کرتے ہیں جیسے میرے مکان کے سامنے کی جو
زمین جو وہ کسی دوست کے ہاتھ نہیں بک سکتی مجھے

حق شفقہ مائل ہو۔
شفق :- (بافتح و تشدید و م) سوت جو کاتے کے تنکے پر جو

یہ صبح کو اور غروب آفتاب کے بعد شام کو نمودار ہوتی
ہے۔ عربی، مرثیہ، فصیح، رائج۔

بھولا شفق سے چرخ چہ جب لالہ زار صبح
محل زار شب خزاں ہو آئی بہار صبح

ادھر شفق میں ہو شام اور ادھر ہیں دیکھو
ابھی سے دم دم اٹھ کر دیکھتے ہیں

شفیع :- (بر وزن رفیع) گناہوں کی شفاعت کرنے والا، گناہگار کی شفاعت چاہنے والا، عربی صفت، مذکر، فصح، راجح۔

محل صحت :- (دہ بچہ) آخر چھ مہینے کا ہو کر گیا۔ خیر خدا سے لے، جس کا ثواب ذخیرہ رکھے اور اسے قیامت کے دن یشرفیج کرے۔ (دہ بار اکبری) شفیعیہ :- (بر وزن کریم) ایک خط کا نام، خط شفیعیہ :- عربی، مذکر، خوش نویسی کی اصطلاح شفیعیہ الاقلام :- امت کی شفاعت کرنے والا، پیغمبر اسلام کا لقب ہے۔ عربی، مذکر، راجح۔

شفیع المذنبین :- گنہگاروں کی شفاعت کرنے والا۔ مراد رسالت مآب ﷺ سے عربی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

گنہگار کہ کھڑے ہوں گے گنہگاروں سے خیریں۔ نشان یہ ہے شفیع المذنبین کی آمد کا جلال شفیعیہ جاریا :- وہ شفیع کا حق رکھنے والا۔ جو بڑے ہیں دوسری ملکیت رکھتا ہو یا کسی ترکیب مذکور ملکیت شفیع خلیوا :- وہ شفیع کا حق رکھنے والا جو بھلا اور دین کی ملکیت میں ترکیب ہو یا کسی ترکیب مذکور راجح شفیع محشر :- محشر میں شفاعت کرنے والا کہنا ہے آ محشر سے فارسی ترکیب، راجح۔

بن ختم ارسل محمد، بنی آل رسول و محمد حبیب فرماؤں، سرمد شفیع محشر کفیل ایان نظم طباطبائی

شفیق :- شفقت کرنے والا، نہربان، ہم صدم غم خواہ، کرم فرما، عربی صفت، فصح، راجح یہی مراد رفیق ہے یہی مراد شفیق ہوں کس سے دان کے جاننے والے کے ہوا، ذوق قول فیصل :- اس کا استعمال بزرگوں کے لئے

زیادہ ہو۔ خاص طور سے ماں باپ کے لئے اور استاد کے لئے۔

شفیق باپ :- اس کو جدا نہ کرنا تو اسے ہماری طرح بے نوا نہ کرنا تو عزیز مکنوی اس کی جمع شفیعان بھی اصناف کے ساتھ راجح ہو یوں نفس میں کوئی ہم تکم ہو پچھتا گل برگ جیسے غربت میں شفیقان وطن کا کاغذ شفیق :- سید احمد حسین عرف بنفقہ صاحب مکنوی کا تخلص :- پیارے صاحب رشید کے شاگرد صاحب دیوان، غزل گو شاعر، پڑھے لکھے ایک حرف نہیں شفیق حال :- شفیق، نہربان، مالی پر نہربان فارسی ترکیب، فصح، راجح۔

شراب ابر میں کیوں کر میں نہ اسے ساقی آتش ترے کرم نے ہے ہم کو شفیق حال دیا شق :- دہ بچہ شق و تشدید دوم، شگاف دراز چسپہ نا، بچا ہوا، شگاف پڑا ہوا۔ عربی صفت، فصح، راجح۔

شق :- بکرا دل و تشدید دوم۔ کسی چیز کا آدھا، کسی چیز کا ٹکڑا، کسی چیز کا کٹا رہا، شق نصف حصہ، پایہ آدھا، ٹکڑا، حصہ، عربی مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صحت :- آپ نے صرف ایک شق پر بحث کی دوسری شق چھوڑ دی۔

شق :- حرف، مواب، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صحت :- مکان کی ایک شق غیر محفوظ ہو (نور اللغات)

شق :- شق، ملحدہ سے نئی بات اور دہ بچہ شق شقاق :- ہلکا روشنی کرنا، مخالفت کرنا، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اٹھ گیا در سہ ویر سے یہ شق و شقاق

شق :- زید سے عمر کے دل میں نہیں باقی و لفاق

شق القمر :- چاند کا شق ہو جانا۔ رسالت آب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ عربی، مذکر، فصح، راجح کیا بچا کر جان بھاگے دشمن اس کے ہاتھ سے رکھتی ہوں طاقت جہاں شق القمر کی لگیا

معجزہ شق القمر کا یہ مدینہ سے عیاں :- عزیز مکنوی مدینہ شق ہو کر لیا کہ وہیں کو آغوش میں

شقادت :- (بر وزن اول و چارم)۔ بد اعجابی بد بختی، قسی، اعتسالی، عربی، مؤنث، فصح، راجح ہم اپنی شقادت سے پستی میں ہیں کہ بدست اسی خاتمہ مستی میں ہیں

شقاق :- (بر وزن اول و کسر سہرہ) گل ۵ لہ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

اد گیا رنگ شقاق ترے آگے جدم شقاق :- گئے کہ بواہر سے کہار سفید قول فیصل :- یہ لفظ مفرد اور جمع دونوں طرح متعل ہے۔

نہ تھا آتش کہ سے ہیں نور رخسار شقاقی میں کھلا تھا یا بمن زار (مروج المعانی)

شق لکانا :- شق لگانا، جگر لکانا، اور صرف فصح، راجح۔

محل صحت :- شادی کے سبب عادت طریا لگے تھے خالہ ال نے ایک نیا شق لگا دی جس سے شادی اجڑ گئی۔

شق نکالنا :- دستوری جگر لکانا۔ نئی بات نکالنا۔ اور صرف، فصح، راجح

محل صحت :- سب معاملات طے پائے تو انھوں نے یہ شق نکالی کہ مکان سے متصل جو آراخی ہے وہ بھی خریدنا ہوگی۔

شکار انگلی :- شکار کرنا کسی جانور کو بندھن
وغیرہ کا نشانہ بنانا، فارسی، ہونٹ، فصیح، راج۔
ایسا کسی کو ذوق شکار انگلی ہو کہ تعشق
شکار آجائے۔ شکار پھینا، شکار ہاتھ لگنا۔
لگا جو تیر ترا سیدہ شکار میں
میں خوش ہوا کہ دم میں شکار آیا دشت فصیح
قول فصیل :- شاعر نے دم میں شکار آیا کہا
جو تیرا بغیر دم و شکار آنا کوئی محاورہ
نہیں ہے۔

شکار بند :- شکار کو تسمہ جو گھوڑے کی دم
کے قریب چار جاے کے پچھے شکار لگانے یا کوئی
دوسرا ضروری سامان باندھنے کے واسطے لگا ہوتا
ہے۔ فارسی، مذکورہ فصیح، راج۔

بویہ شکار :- بویہ شکار ہوا خون صید انگلی سے
نہرے خون سے تر اس کا شکار بند ہوا گویا کھنڈی

شکار پر جانا :- جانور کو صید کرنے کے ارادے
سے اس مقام پر جانا جہاں شکار لگا آتا ہو اردو
صرف، فصیح، راج۔

محل صفا :- بھائی صاحب شکار دیکھے ہیں ان
سے ملتا ہوا تو ایک مہینے کے بعد آئے گا۔

شکار پھینا :- کسی شخص کا کسی کے قریب سے
آجانا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

محل صفا :- تم نے فواب صاحب کو اپنا ہم خیال
بنالیا ہے۔ خوب فائدہ اٹھاؤ اچھا شکار پھینا ہے۔
قول فصیل :- اس کا استعداد شکار بھانسنابھی
راج ہے۔

شکار بے کاراں :- جو بے پرواہ ہو وہ جنگوں
میں لڑ کر نہیں کھاتا اور مارا پھرے۔ اردو مقولہ
(معاذات اللہ و شتان)

قول فصیل :- یہ مقولہ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔
شکار کرنا :- بطور شکار کسی جانور کو پکڑنا۔ اردو
صرف، فصیح، راج۔

تو اپنے ہاتھ کی ٹھیلی نہ لے کر آگیا
شکار شب کو نہ کر نہ ہمارا کھپسی کا ناخ

شکار کرنا :- کسی جانور کو تیر یا بندھن وغیرہ کا نشانہ
بنانا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

پھینکتی جو باہم گردوں پر کندہ اپنی کرن
کرتا ہوا تیر شکاری سر ہار کو شکار نظم ہلالی

محل صفا :- ایک شخص نے آکر بیان کیا کہ میاں سے
آدھ کوں کے فاصلے پر جنگ ہو اس میں پہلے دند جانور
کثرت سے مرنے لگے مگر فوج نے شکار کو کے جنگ کو فانی کر دیا
(فسانہ آزاد)

شکار کرنا :- دکانیہ، قابو میں لانا، پھینکے میں
پھینانا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

آنکھ ہے ترک زلف ہے صیاد
دیکھیں دل کا شکار کون کرے داغ

شکار کرنا :- دکانیہ، اپنا فریفتہ کرنا، فصیح کرنا،
خلوب کرنا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

شکار سے نہیں کم کچھ ان تیروں کی آنکھیں
یہ لوگ جس کو چاہیں دم میں شکار کر لیں مصحفی

قول فصیل :- اس کا ایک مضمون ہے کسی کو اپنے دام
قریب میں بھانسنایا تا بامال کرنا۔

تیروں کے کوپے سے ہم دل نکال دھوکے چلے
شکار کرنے کو آئے شکار دھوکے چلے داغ

شکار کو جانا :- لازم، صید کرنے کے ارادے سے
جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، راج۔

قول فصیل :- ایسے تیر پر شکار کے لئے جانا نسبت زیادہ
جو اگر اہل کمزور زیادہ تر شکار پر جانا ہوتے ہیں اسی فصیح کجی

شکار کھیلنا :- صید انگلی کرنا، جانوروں کو مارنا
جانوروں کو پکڑنا، اردو، صرف، فصیح، راج۔

لوٹیں گے فصل گل کی لب جو بہار دھند
کھیلے گے ساقیا بڑے کا شکار دھند صبا

چاندنی طرفہ دکھاتی ہے بہار آج کی رات
کھیلے خوب بڑے کا شکار آج کی رات انیس

شکار کی سنی :- ایک چھوٹی سی ٹی جس پر گھاس
بچھا کر میاں اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ اردو صرف، راج۔

بچی بنگاہ ان کی ہو صیاد کی کھیں
ٹی شکار کی جو محاب جاتا نہیں آتش

شکار کے وقت کھیتا ہر گھاسی اس کام کے وقت
عید بہانہ کرنے والے یا عین موقع پر مل جانے والے کی

نسبت ہوتے ہیں۔ اردو مثل عوام اور خود توں
کی زبان۔

محل صفا :- وہ پہلی اس نخل کے سائے میں پھری۔
شکار رخسار نے کہا اسی جانور پر اشتیاق کر دیں ہاں

غدار نے کہا اسی مستانی یہ نخل ٹھیک ہو کہ شکار کے
وقت کھیتا ہر گھاسی۔ (ظلم ہوش ربا)

شکار لگاؤ :- شکار کھیلنے کا مقام۔ رونا۔ فارسی
ہونٹ، فصیح، راج۔

لکھو کہ ان کو اذیت پہ جلدی سے غور ہو
یہ اس شکار گاہ سے پھر پھر کی راہ اکبر آبادی

شکار گاہ :- کاغذ کی قندیل جس میں کاغذ کے گھوڑے
وغیرہ ملتے پھرتے نظر آتے ہیں۔ (نور اللغات)

قتول فصیل :- اس معنی میں اہل کمزور نہیں ہوتے
شکار مارنا۔ (مندی) دھوکا دے گا دھوکہ دہل

کر لیا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔
محل صفا :- انھیں نے اچھا شکار مارا ہے۔ اردو صرف، ذاب
صاحب کے ساتھ ناشتہ بھی کرتے ہیں اٹھ کھانا بھی کھاتے ہیں

شکار ہاتھ آنا یا شکار ہاتھ لگنا :- شکار کا

جانور ہاتھ آنا اور دھارہ (دور اللغات)

قول فیصل :- شکار ہاتھ لگنا غنیمت اور

شکار ہاتھ آنا فصیح ہے جیسے تین دن تک جنگلوں میں

مارے مارے پھرتے رہیں وہاں سے تیسرے دن ایک

شکار ہاتھ آیا تو کچھ آنسو بچھے :-

شکار ہاتھ آنا یا شکار ہاتھ لگنا :- حسب

مراد کوئی شخص ہاتھ آنا مفت کوئی چیز دستیاب ہونا

اور دھارہ :- راج

(آنا) برہمن نہ پوچھنے کے مرے دل کو زلفا :-

خوش قسمتیوں کو آتے ہیں ایسے شکار ہاتھ

(لگنا) میرے دل کا قرار ہاتھ لگا

تم کو اچھا شکار ہاتھ لگا

قول فیصل :- ان معنی میں بھی شکار ہاتھ لگنا غیر

فصیح اور شکار ہاتھ آنا فصیح ہے :-

شکار ہاتھ سے جانا کسی پندیر یا نفع بخش چیز کا

تجربے میں آنے والا ہونا :- اور دھارہ غیر فصیح راج

وہ یاد اب ہاتھ سے میرے گیا ہے

شکار اب ہاتھ سے میرے گیا ہے (زیمیا کے ارد)

شکار ہونا :- کسی جانور کا مارا جانا یا شکار میں

پکڑا جانا :- اور دھارہ فصیح راج

ناوک عشق دل کے پار ہوا

طار ہوش تک شکار ہوا

شکار ہونا :- جال میں پھنسا تا بو میں آنا

اور دھارہ فصیح راج

اس کی سحر گہ سے روح الامیں

ہو کے آخر شکار کے لگے گا

قول فیصل :- عاشق ہونے کے معنی ہیں بھی کہتے

ہیں :-

اذل سے تیر نفیر کا شکار ہونے کو

تراپ رہا جو یہ دل مرنا چاہے جان باز

شکاری :- دبا کھر شکار کرنے والا (دھارہ)

فارسی ، مذکر ، فصیح ، راج

تو غم گین کیسے کرنے کی التجا

کہ چھوٹے شکاری مجھے کر رہا

شکاری :- شکار سے نسبت رکھنے والا

شکار کا کام دینے والا :- اور دھارہ صفت

(دور اللغات)

قول فیصل :- شکاری لوگ عموماً اس چاقو

یا چھری کو شکاری کہتے ہیں جس سے شکار کو

ذبح کرتے ہیں کیوں کہ دوران شکار میں چاقو

یا چھری کا نام لینا ان کے نزدیک بدشگون

ہے یہاں کہ ذیل کے شعر سے ظاہر ہے :-

کرتے نہیں زبان کو خبر دل کے راز سے

لیتے نہیں میں نام چھری کا شکار میں

شکاری :- وہ جانور جو شکار ہوا ہو

(دور اللغات)

قول فیصل :- اس معنی میں اس لکھنؤ میں لیتے

شکاری جانور :- شکار کرنے والا جانور

اور دھارہ مذکر فصیح راج

محل صفت :- شکاری لوگ شکاری جانور کو

ہمیشہ شکار کے وقت بھوکا ہی رکھتے ہیں :-

شکاری شکار کریں حق ساتھ پھریں

شکاری اپنا فائدہ بناتے ہیں حق اپنا دنت

بریکار ضائع کرتے ہیں :- دھارہ صفت

قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہی

شکاری گنا :- شکار کرنے والا گنا :- اور دھارہ

فصیح راج

قول فیصل :- اکثر بیشتر یہ کام تازی کتوں سے لیا جاتا ہے زبان

شکاری میں آدھا دھارہ کر داکر مجرم پر شکاری کہتے ہیں وہ بجا

تھے دہکتے اس مجرم کو بوج ڈالتے چنانچہ اب بھی کہا فی قصوں

میں اس کا ذکر آتا ہے :-

شکایت :- بد بکر دل فتح چارم ، بگڑا شکوہ ، عربی ، ہونٹ

فصیح ، راج

دیکھ لی خوب محبت ان کی

اب بیکار شکایت ان کی

قول فیصل :- کسی بڑے سے کسی کی برائی بیان کرنا بھی شکایت

ہو جیسے تم نے مجھے کہا تو تاحاکم سے ناخون شکایت کی دور اللغات

شکایت :- دکھ ، مرض ، تکلیف ، اور دھارہ ، ہونٹ ، فصیح ، راج

محل صفت :- تو بھر بھجیں کا ستیا اس کیا اگر سو ستم کی شکایت

بدستور حافظے کا یہ حال کہ اپنے باپ کا نام بھی یاد نہیں دنا آزاد

قول فیصل :- اس کی عربی جمع شکایات ہے :-

ستم شادستا ، لیکن اس قدر نہ سستا

کہ شکر شکل شکایات اختیار کرے

اور وہ اس کی جمع دن اور دن کے ساتھ ہے :-

دن جمع شکایتوں کا نتیجہ ملال ہوتا ہے :- قرۃ الیونی

مین :- آپ کو مجھ سے جو جو شکایتیں ہیں میں غمزدہ کر دوں گا

شکایت بے جا :- نامناسب شکوہ :- بجا کلمہ

فارسی ترکیب ، ہونٹ ، فصیح ، راج

شکایت بے جا ہے :- گلہ جا بے نہیں ہے

شکوہ نامناسب ہے اور دھارہ ، فصیح ، راج

بے جا سو دلا اس کے نہ آنے کی شکایت ذوق

شکایت رفع کرنا :- شکوہ مدد کرنا ، اور دھارہ فعل استعمال

قول فیصل :- اگر لازم شکایت رفع ہونا درمض جاتا رہنا

زبانوں پر زیادہ ہو اور شکوہ در در کرنا شکوہ دہر ہونا کے

معنوں میں شکایت مدد کرنا اور شکایت مدد ہونا بھی استعمال

اور درمض جانا درمض کے معنوں میں بھی استعمال ہے :-

شکایت رفع کرنا۔۔۔ اس بات کو سنانا جس کا
لکھ ہو۔ شکایت اور جھگڑے کی تلافی کرنا۔ اردو صرف
فصیح، رائج۔

محل صر۔ میں نے چھت کے پرنا لوں کے رنج بدل
کے آپ کی شکایت رفع کر دی اب آپ کو کچھ سے
کوئی شکوہ نہ ہونا چاہیے۔

قول فیصل۔ مولف فرنگ آصفیہ نے مراد برلا نام
کام بنانا بھی اس کے معنی لکھے ہیں جو مندرجہ بالا معنوں
سے قریب قریب ملتے ہوئے ہیں۔

شکایت کا لفظ زبان تک لانا۔ بالکل شکایت
نہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صر۔ اتفاق وقت سے مطلب برآیا تو شاہ صاحب
کی چاندی پر در نہ مجال کس کی کہ شکایت کا لفظ زبان
تک لائے۔ چہرہ پر کہیں زبان نہ سر جھکے۔ دفنا کر انہ
شکایت کرنا۔۔۔ گلو کرنا، شکوہ کرنا۔ بدی بیان کرنا
اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

کاٹ دی کہہ کے یہ ظالم نے زبان شکوہ
شکر کرتے نہیں کرتے ہر شکایت میری جلیل
قول فیصل۔ صاحب فرنگ آصفیہ نے فریاد
کرنا بھی معنی لکھے ہیں لیکن یہ معنی اس وقت پیدا ہوتا
جب کسی حاکم سے شکایت کی جائے۔

شکایت مند۔ شکایت کرنے والا، شاہی حضرت
(رد المقات)

قول فیصل۔ اہل کھنوی کے ساتھ لکھنؤ بولتے
ہیں۔ شکایت مند بالکل زبانوں پر نہیں آتا۔

شکایت میرے سر آنکھوں پر شکایت سر
آنکھوں پر۔۔۔ یہ جملہ ان بولتے ہیں جہاں کوئی کسی
بات کا شکوہ کرے اور اس کا کچھ جواب نہ دیں
بلکہ تسلیم کریں۔ اردو جملہ فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس جملے سے پہلے کوئی اسم یا ضمیر نہ
ہیں جیسے آپ کی شکایت میرے سر آنکھوں پر، ان
کی شکایت میرے سر آنکھوں پر۔

شکایت نہ ہونا۔۔۔ گلو نہ ہونا، شکوہ نہ ہونا۔ اردو
صرف، فصیح، رائج۔

نہج کو شکایت ستم ناروا نہیں
دل کی سزا ہی جو تھاری خطا نہیں

شکایت ہونا۔۔۔ گلو ہونا، شکوہ ہونا۔ اردو صرف
فصیح، رائج۔

برگیاں آپ میں کیوں آپ کا شکوہ ہے کہے۔
جو شکایت ہو نہیں گروں ایام سے ہے حسرت مولف

شکایت ہونا۔۔۔ برائی بیان کی جانا۔ اردو۔ صرف
فصیح، رائج۔

محل صر۔ میں سن رہا ہوں۔ میری شکایت ہر روز
ہے والدہ سے۔

شکایت ہونا۔۔۔ کسی مرض کا لاحق ہونا۔ اردو
صرف، فصیح، رائج۔

محل صر۔ کئی دن سے بخار میں مبتلا تھے اب دو
روز سے نزلے کھانسی کی شکایت ہو گئی ہے

شک آنا۔۔۔ شبہ پڑنا، احتمال ہونا، اردو صرف
فصیح، رائج۔

چہر بھی چکے شمشیر گھکے پر کہیں آتش
جلاد کو شک آتا ہے تقصیر میں میری آتش

نہ کہ وہ بات جس سے شک تری تقریریں تھے
نہ کہ وہ کام جس سے فرق تھے تقریریں آگے

قول فیصل۔ عورتیں و سوسہ آتاکے محل میں بھی
ہوتی ہیں جیسے ان مرحوم کی ٹوپی میں یقیں نہیں پہننے

دہن کی گھکے شک آتا ہے۔
شک بھرا۔۔۔ وہ شخص جو ذرا ذرا سی بات پر

برگیاں جو، اردو تفسیل الاستغفال

صحبت برادر ہونے کی صورت نہیں کوئی
میں برگیاں ہوں اور مر یا یا رشک بھرا

شک پڑنا لازم، شبہ پیدا ہونا، گمان ہونا
برگیاں ہونا۔ اردو صرف، تفسیل الاستغفال

ہوئی محبت مجھے غنچے کے ٹپکے کی صدا
شک پڑا تھا دہن یا میں گویا لگا آتش

پڑتا ہے دل میں شک مری چھاتی دھڑکتی ہو
رہ رہ کے غم کی ہوک جگر میں بھر پکتی ہے

شک پیدا ہونا۔۔۔ یقین ہونے میں پس و پیش
ہونا۔ شبہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صر۔ آپ کے بیان میں اختلاف ہو مجھے شک
پیدا ہو گیا ہے کہ یقین کر دوں یا نہ کر دوں۔

شک جھلنا۔۔۔ شبہ ہونا۔ شبہ دور ہونا، اردو
صرف، فصیح، رائج۔

تم پر خار ہوں گے نہ کرتے تھے عرض حال
اب تو تمھیں یقین ہوا اب تو شک گریا

قول فیصل۔ اسی محل پر شک جاتا رہنا
بھی بولتے ہیں۔

شک آنا۔۔۔ (مستوری) شبہ پیدا کرنا، تذبذب
میں ڈالنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ دل میں شک ڈالنا زیادہ بولتے ہیں
مشرکہ، دہنم، نیت حاصل ہونے کے بعد منہ کا

مانا، حصول نیت سے پہلے منہ کی تعریف کرنا، شکر
ادا کرنا، عربی مذکر، فصیح، رائج۔

ہے لاکھ لاکھ شکر خدائے جلیل کا
جس نے دشمن سے بھرا منہ جلیل کا

کون کچھ یہ مستحائرا
شکر سے بڑھ کے جو شکوایرا

قول فیصل۔ اس سنی میں اس کا استعمال زیادہ تر
سنم حقیقی یعنی خدا کے لئے ہو۔ کسی کے ساتھ آدمی کے
لئے بھی کہہ دیتے ہیں جیسا کہ انگریزوں کے احسانوں
کا ذکر کرتے ہوئے شاعر کہتا ہے۔

ایسے من کا شکر ہے واجب نظم طباطبائی
کے احسان جس نے بہت کچھ طباطبائی
شکر ہے۔ خدا کا شکر ہے کی جگہ عربی میں استعمال
شکر پر ہے ہی میں اس بت کو جانے رکھا۔
دورہ بیان گیا ہی تھا خدا نے رکھا ذوق
قول فیصل۔ اس کو اضافہ کے ساتھ زیادہ بولتے ہیں
جیسے شکر حق، شکر خدا وغیرہ
شکر۔ (بروزن اگر) کھانڈ چینی، فارسی، مونث
نصیح، رواج۔

ع لذت فکر کا پھر نہ سخن در کہیں پسند و جید
قول فیصل۔ بروزن رہبر بھی ہو وہ بھی فارسی ہو اور
نصیح، رواج ہو۔

کیا الباب ہو تیرے تنگ دہن میں شکر
دھیو مجھ کو بھی اسے طفل حسین تھوڑی سی
جہان خوان کرم سے اسے بستر کج
آگیا ہر بھی حصے میں تو شکر کج

شکر ادا کرنا۔۔ احسان ماننا، شکر ادا کرنا،
کسی کے اچھے سلوک کی تعریف کرنا، اور صرف نصیح، رواج
شکر دم تیغ سے ماسجا
قضا نے کیا شکر فرصت ادا (جمع خزان)

قول فیصل۔ انہیں معنوں میں شکر بجالانا اور
شکر کرنا بھی مستعمل نصیح ہے۔

کجا کے زخم تیغ قاتق جو بجالائے نہ شکر
کوی بھی اس سے زیادہ کافر نعمت نہیں ذوق
کرنا، کیا غضب ہو شکر محسن کا بستر کرتے نہیں

تو زبان برگ سے ہر گل ثنا خوان بہار
شکر ادا ہونا۔۔ شکر یہ ادا ہونا۔ اور صرف
طبیل الاستمال

دہن زخم ہے زبان رزم
شکر قاتق کا کچھ ادا نہ ہوا
ادب پر شکر ترے فیض عام کا کس سے
بر ایک ذرے کو خود شیر لازوال دیا
قول فیصل۔ اب زیادہ تر غیر خدا کے لئے شکر یہ
ادا ہونا بولتے ہیں۔

شکر اللہ۔۔ خدا کا شکر ہے۔ عربی فقرہ تعلیم یافتہ
طبیل کی زبان۔

عشکرانہ پڑا۔۔ ایاقت کے سنی و تیار کی محسن
کے احسان کا ذکر کرنا، شکر یہ۔ فارسی، مذکر، نصیح، رواج
ع شکرانہ ادا کیا خدا کا اختر شاہ اور

زنجانی سنی جس دم۔۔ آواز
ہوئی شکرانہ یعنی کی وہ مسانہ در لہجائے اردو

قول فیصل۔ صاحب فرنگ آصفیہ نے ان معنی میں
اردو لکھا ہے۔

شکرانہ۔۔ وہ رقم جو کامیابی کے بعد ملے وہ مختار
دیکھ یا پیر و کار کو دی جائے۔ اردو۔ (ذرا لغات)
قول فیصل۔ اسے اب شکرانہ نذرانہ کہتے ہیں۔
شکرانہ۔۔ (بالفتح) وہ خشک جس میں شکر اور گھی
ڈال کر کھاتے ہیں اردو نذر، رواج۔

و خضر زرسے ہمارا بانڈہ دے گرتو کج
خوب کھلو ایسا گئے اسے قاتق شکرانہ ہم سودا

مولی صاحب۔۔ ہمیں گاودی، نئی کتاب شروع کی
چراغی نثار شکرانہ پھر ہم یہ بالائے طاق دھانڈا آواز
قول فیصل۔ صاحب فرنگ آصفیہ نے بجاے
ہے ہونڈ انکے شکرانہ لکھا ہے۔

شکرانہ ادا کرنا۔۔ شکر گزاری کرنا۔ اردو
صرف نصیح، رواج۔

شکرانہ کرنا۔۔ شکر کرنا۔ اردو صرف نصیح، رواج
شکرانہ ساقی ازل کرتا ہے آتش
بریں سے شوق سے پیلا ہواں کا آتش
شکر آئینہ۔۔ وہ چیز جس میں شکر کی ہوئی ہو۔
فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبیل کی زبان

شکر آئینہ بادام شکر و نذران
سبب بروزن نذران نذران حق
شکر آمیز۔۔ شکر ملا ہوا۔ جس میں شکر ملا ہو
ہوئی ہو۔ فارسی نصیح، رواج۔

تخل خدا۔۔ ریلے نیاں، شعلی انکھ دیاں۔ گوری
گوری بھیاں جس وقت یاد آتی ہیں کیلے پرمان
لٹنے لگتا ہے وہ خدا شکر آمیز وہ زلف غنبرین
وہ خالی شکیں وہ لعل تاریں۔ (فسانہ آواز)

شکر بار۔۔ شریب کلام۔ فارسی صفت نصیح، رواج
میں چھری سے اس نے بنایا گرتلم خواجہ دیر
فارسی رقم جو شکر بالہ ہو گیا

قول فیصل۔ محبوب کے ہونٹ کی تعریف میں بھی
کہتے ہیں۔

وہ رنگیں لب جو تھا اس کا شکر بالہ
گیا ہو کربابی رنگ ایک بار
بروزن مفلوات بھی نظم کرتے ہیں۔

دائے نعت تلخ کای ہو نصیب
ہم کو اس کے سن شکر بارے ذوق

شکر بجا آر کہ مہان تو بہ روزی خودی
خود و الزخوان تو۔۔ مہان کا نصیب ہم کرنا
چاہیے۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبیل کی زبان۔
قول فیصل۔ یہ شعر زیادہ تر دسترخوان پر لکھا ہوتا ہے

شکر بجالانا۔ احسان ماننا۔ اردو۔ صرف
فصح، رائج۔

محل صحت۔ مومنو متوب ہو جاؤ اور شکر خدا بجالاؤ۔
(مولود صیدی)

شکر پارہ :- ایک قسم کی شکر چڑھی ہوئی مٹھائی
جو بیکل مرچ ہوئی ہو۔ اردو۔ مذکر، فصیح، رائج

شکر پارے، مٹھوسے، بکچے پر باد
شکر کا جس سے پہلے خانہ آباد (اولیائے اردو)

وہ بت شیریں ادا کرتا رہے کج کو سنگسار
یہ شکر پارے برستے ہیں جنوں پتھر نہیں ناسخ

قول فیصل۔ محبوب کے ہونٹوں سے بھی تشبیہ دیتے ہیں
بوسے لینے میں مٹھائی کا مزہ ملتا ہے

لب شیریں ہیں تھامے کہ شکر پارے ہیں
بطحہ استعارہ بھی لب معشوق کو کہتے ہیں۔

دہ کیا یاد کے ہونٹوں کی میر تحریریں کروں
جان پابری نہیں جن سے وہ شکر پارے ہیں بھر

شکر تری :- سفید شکر۔ فارسی، سنوٹ، دہلی کی زبان
نہ گام بوسہ گرم جو دہ اک ذری ہو

شکر تھے لب پہلے سے شکر تری ہو
شکر حق :- خدا کا شکر۔ فارسی، فصیح، رائج۔

واجب ہوتا نام رعایا پر شکر حق
سے زیادہ تر دل درو آتش دیا نظم ہا طباہی

قول فیصل۔ خدا کا شکر جو کی جگہیں بولتے ہیں اور
انہیں دونوں معنوں میں شکر خدا بھی رائج ہو۔ شکر خالق

شکر کر و گار، شکر رب وغیرہ بھی بغیر درت استعمال
ہوتا ہے۔

شکر خا :- شیریں سخن، طوطی کی صفت میں مستعمل
ہے۔ فارسی، صفت، قلیل الاستعمال۔
روح بھی یاد کرے گی میری شیریں سخن

تیر پر آئے گی طوطی شکر خا ہو کر
شکر خا صم :- کچی شکر۔ کھانڈ، فارسی ترکیب سنوٹ
فصح، رائج۔

وہ پختہ کار اسے بت شیریں ادا ہو تو
سمری بنے جوئے شکر خا م لٹھ میں

شکر خا :- خدا کا شکر ہے۔ فارسی ترکیب فصیح رائج
وہ دشمنی سے دیکھتے ہیں، دیکھتے تو ہیں

شکر خدا کہ ہوں تو کسی کی نگاہ میں
شکر خدا کرنا :- خدا کے احسان کا ذکر اور اس

کی تعریف کرنا۔ اردو، صرف فصیح، رائج
کس سداں کو بڑا قتل کیا

کہتے ہو شکر خدا کیا باعث
شکر خدا یا شکر خا :- مسکرانا، ہنسنا،

فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال
قول فیصل۔ کرنا اور ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہو

کرے ہے صبح شکر خذہ اس مرنے کے ساتھ
کہ جس طرح ہم آہستہ ہوں شکر و شیر ذوق

سیر رکھتا ہو وہ گل ہنس ہنس کر
رزق جو شہد شکر خذہ اپنا

اس کے ایک معنی میں مسکرانا ہوا، نہتا ہوا۔
اٹھا جب خواب خوش سے وہ شکر خذہ

کہا یقیوب نے اسے میر کے فرزند نے زینا لعل
اس کا صرف بھی ہونے کے ساتھ تھا۔

اداسے جب وہ ہوتی تھی شکر خذہ
جد انتب قند ہوتا بندے سبند

شکر خواب :- سیٹی خند، فارسی۔ مذکر، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان

کہہ بھی نہیں ہو فقط شکر خواب
یعنی سو ہو م نقش بر آب
کھول اچھی طرح آنکھ ذرا رنگ چین دیکھ

اسے زکس مخور شکر خواب کہاں تک جیل
قول فیصل۔ شکر خواب میں ہونا اور شکر خواب ہونا

اس کے صفت ہیں۔
عسفی نفروں سے مجھے دیکھ کے گریخت آنکھیں

زیب دیتا ہے کہوں بار شکر خواب میں ہو خواہ ذریعہ
تھا اس کی چشم میں اس دم شکر خواب

کیا خذہ وہیں گل نے در خواب ڈھنگے اردو
انہیں معنوں میں شکر خا بھی ہو جو سنوٹ اور پتھر

قلیل الاستعمال ہو۔
تھی شکر خوابی سی مجھے اس دم

آنکھ بھی لگ۔ جلی تھی کچھ کم کم (دعویٰ الفت)
سوائے ہو تو ادھر سیٹی نظر سے دیکھو

بوز بادام سی آنکھیں میں شکر خوابی سے قدر بکرا
شکر خوار :- شیریں سخن، طوطی کی صفت، فارسی صفت

قلیل الاستعمال
جانا خط پشت لب شیریں کو ترسے دیکھ

کیاں گئی طوطی شکر خوار کے سر پہ نصیر
شکر خورا :- ایک سیاہ چھوٹے سے پرندے کا

نام جو شیرینی نہایت شوق سے کھاتا ہو۔ اردو
مذکر، فصیح، رائج۔

مجھ کو پہنچی اس شکر لب کی خبر
حق شکر خورے کو دیتا ہے شکر (ذوالفطن)

قول فیصل۔ انہیں معنی میں شکر خوار بھی آیا
ہے جو اب نہیں بولتے۔

خدا نے دیے رنق کو بال پر
شکر خوار کو ہاتھ آئی شکر

مجھ کو پہنچی اس شکر لب کی خبر
حق شکر خورے کو دیتا ہے شکر (ذوالفطن)

شکر خورے کو خدا شکر دیتا ہے۔ جو چیز جس کی غذا ہوتی ہے خدا اس کو دہی دیتا ہے اردو مثل، راج

شکر خورے کو شکر ملتی ہی ہے۔ جو جنت کا ہوتا ہے اس کے لئے ویسا ہی سامان تیار ہوتا ہے اردو مثل، گنجینہ اقوال و امثال قول فیصل۔ یہ صورت قلیل الاستعمال ہے مولف خزینۃ الامثال نے اس مثل کو یوں بھی لکھا ہے شکر خورے کو شکر ملتی ہی ہے۔ مگر اہل لکھنؤ اس صورت سے بالکل نہیں بولتے۔ دہی کی زبان ہے۔

شکر خورے کو ملتی ہی ہے شکر یہ مثل بھی اردو میں ہے اور اصل اس کا ماحول جس کی رو سے شکر خورے کو شکر ملتی ہی ہے کوئی کا اچھا پھل اور بے کو برائی کی سزا ملتی ہے اردو مثل، عوام کی زبان۔

مثل حسن۔ جو جیسا ہوتا ہے اس کو ویسا ہی ملتا ہے۔ شکر خورے کو شکر اور موزی کو مکر (ضمانہ آزاد) قول فیصل۔ اس مثل میں شکر بزراد کو تحفید و شکر اور بالتشہید (شکر نامہ دونوں صورتوں سے بولتے ہیں مگر شکر بزراد بالتشہید ہی زبانوں کی شکر دانی ہے۔ شکر رکھنے کا چھوٹا خاص وضع کا بنا ہوا ظرف جس میں چائے وغیرہ کے لئے شکر رکھی جاتی ہے۔ اردو، ٹونٹ، راج۔

مثل حسن۔ عبد اللہ شکر کا چولہا اور پانی کی اچلی پانی سے بھری ہوئی ٹیل پر رکھ دیتا ہے چائے دانی اس کے پہلو میں بگ پاتی ہے کہ بکرم وضع پشی فی محلہ ہی اس کا محل ہونا چاہیے مگر فہم اور شکر دانی کے لئے اس کا تیسرے ضروری نہ ہوا کہ وضع اشہانی غیر محلہ میں ڈال دیا جاتا۔ (ابو کلام آزاد) (منازل اطر)

شکر دہاں: یعنی زبان والا، شیریں سخن، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال نازین، ناز آفریں، نازک بدن، نازک کمر، غنچہ لب، رنگیں ادا، شکر دہاں، شکر سخن، شکر شکر دیے مرے تو زہر کیوں دیکھے۔ کام سہولت سے نکلے تو سختی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اردو مثل، (فرنگ اثر)

قول فیصل۔ شکر کے بجائے لستہ غلط زیادہ بولتے ہیں۔ ج

گڑے جو مرے تو زہر کیوں دو (گلزار نسیم) مولف مخزنۃ الامثال نے لفظ کیوں کی جگہ کا ہے کو لکھا ہے شکر دے مرے تو گڑہ کا ہے کو دیکھئے، مگر اہل لکھنؤ اس صورت سے بالکل نہیں بولتے۔

شکر رنجی:۔ رفیع ادل و دوم و چہام (خیزن) سی رنجش جو کبھی اتفاق سے دوستوں میں ہو جاتی ہے۔ اردو، ٹونٹ، فصیح، راج

مثل حسن:۔ میاں پیری کی شکر رنجی میں ہم قاضی بنتے ہیں۔ باپ بیٹے کا جھگڑا ہم فیصل کرتے ہیں۔ (ضمانہ آزاد)

قول فیصل۔ نہ ہانا اور ہونا کے ساتھ اس کا صفت ہے۔

ب شیریں کو کہتا ہے نہیں کم نقل محفل ہے (دہنا) انھیں باتوں پر رہتی ہو مردی سے شکر رنجی (دہنا) پوچھتے کیا بول شیریں سے بوسے کا نرا (دہنا) اور کیا پایا شکر رنجی زیادہ ہوئی (ایسر)

یہ لفظ اہل ہند کا خود ساختہ ہے۔ فارسی میں ان معنی میں شکر آب ہے خواجہ وزیر نے ایک جگہ باضافت شکر رنجی جاناں نظم کیا ہے جو اصولاً صحیح نہیں ہے چوتھا بول ب شیریں وہ خطا ہوتا ہے

کیا شکر رنجی جاناں میں مزا ہوتا ہے وزیر شکر رنجی:۔ دیا کے محبوب، فصیح و شیریں کلام فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان کیا کیا مرے محبوب کی باتوں میں مزہ ہو دانت اس کے ناک پاش میں اب اس کے شکر رنجی قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ اس کا صفت ہے۔

ترے ہی عشق میں سرخ سحر خیز (دہنا) ہوا گل:۔ بگ حضرت سے شکر رنجی

شکر تان:۔ وہ جگہ جہاں شکر کثرت سے پائی جائے۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

تیرے مداحوں میں جسے نام میرا دے ہو شکر تان تو بنا میں لوطی ہندوستان قدر

شکر سخن:۔ شیریں سخن۔ فارسی قرین تر وک نازین، ناز آفریں، نازک بدن، نازک کمر، غنچہ لب، رنگیں ادا، شکر دہاں، شکر سخن، لیلر شکر سفید:۔ سفید شکر۔ فارسی، ٹونٹ، فصیح، راج

شکر سے منہ بھرنا:۔ کسی خوش خبری کے شکر بے میں ٹھانی کھلانا۔ شیرینی کھلانا، منہ میٹھا کرنا، اردو، صفت، قلیل الاستعمال۔

لب شیریں کا بوسہ دے کے اے یار مرا منہ بھر دیا تم نے شکر سے صبا اگر آمد کسی محبوب کے خط کی سنائے گا (ایسر) بھروں کا لوطی دینا کا منہ ساقی میں شکر (ایسر)

قول فیصل۔ اب اس جگہ ٹھانی سے منہ بھرنا بولتے ہیں۔

شکر شکن:۔ شیریں سخن۔ فارسی، صفت (فرنگ اثر)

قول فیصل۔ اب ستم نہیں۔

شکر گوہر جانا۔ نیکی اور بری کی یادگار
باقی رہ جانا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

شکر گوہر جانا۔ تو رہ جائے گا اسے نسخ بھی
مدست دشمن کا وجود اک ان عدم ہو جاگا
شکر شیر مونا۔ کنایہ کمال اخلاط سے۔

قول فیصل۔ شیر و شکر ہونا عام زبان ہے۔
شکر صد شکر۔ شکر کی تاکید کے لئے۔ فارسی تعلیم
یافتہ طبیعت کی زبان۔

آج پھر حشر کیا اس نے دکھا کر قامت
شکر صد شکر غم وعدہ فسر و اندام
شکر فروش۔ کنایت شیریں سخن۔ فارسی
صفت، قریب بہ متروک۔

شکر فروش ہے ہر طوطی شکر گفتار
نبات مصر کا پھل نہیں نہ اس کے شکر
شکر بے کرنا۔ فیض کا ازالہ کرنا، شکر
دور کرنا۔ اردو صرف، نسخ، رائج۔

محل صرف۔ جناب مولانا ایک خاص مسئلہ
در پیش ہے۔ تین دن سے شش پنج میں ہوں کہ
کچھ میں نہیں آتا۔ تجھے میراث کے لئے میں ایک شکر
ہو اس کو رفع کرنا چاہتا ہوں۔

قول فیصل۔ امین میں شکر وعدہ کرنا بھی دلتے ہیں
وہ بھی نسخ و رائج ہے جسے میں آپ کا شکر ادا ہوں، ہر وقت سے
سیرول میں جو شکر تھا وہ آپ کے وعدہ کو پاؤں ہونے کا لازم
رنگ دفع ہونا، شکر و ہر نما بھی رائج و نسخ ہے۔

شکر قد۔ ایک قسم کی شہی جڑ جو بولی کے مانند
زمین کے اندر پیدا ہوتی ہے۔ اس کو ابال کرنا یا بویں
بھون کر کھاتے ہیں۔ اردو، سنوت۔ رائج۔

محل صرف۔ ملواری بھی میں سوراخ ہے گونا گونا بانی برتن

دھو دھو۔ بڑا زہ بند۔ بکھر دین کی دکان پر اردو نہ
شکر قد۔
دخانہ آزاد)

قول فیصل۔ کند اصل میں ہندی یعنی جڑ جو اردو
میں قد ہو گیا۔ دہلی میں بکر منسل ہے۔

شکر کر۔ (کر و)۔ خدا کا احسان ماننا۔ اردو
نقرہ، نسخ، رائج۔

تیرے پرزے نہ کیے خط کی طرح اسے قاعد
شکر کر پھر دیا اس نے نوشتہ کے کر ذوق
شکر کر کے۔ صبر کر کے، بغیر گلہ، شکوے، طر کے
اردو صرف، نسخ، رائج۔

جوتی بھی لے تو شکر کر کے کھائیں
گرم سے کوئی کہ قسم کھا لیجے
شکر کرنا۔ (متدی) احسان ماننا، خدا کا شکر
ادا کرنا۔ اردو صرف، نسخ، رائج۔

شاد رہتے ہیں صوبت میں بھی
شکر کرتے ہیں محبت میں بھی
شکر کرنا۔ راضی بہ رضا ہونا۔ اردو، صرف
نسخ، رائج۔

محل صرف۔ خدا کے خاص بندے ہر حال میں اس کا
شکر کرتے ہیں۔
شکر کی جگہ ہے۔ شکر کا موقع ہے۔ شکر کا محل ہے
اردو، صرف، نسخ، رائج۔

قسمت بری بھی طبیعت بری نہیں
ہے شکر کی جگہ کہ شکایت نہیں کھے
ہو شکر کی جگہ کہ خدا آپ معافی
محشر میں ہو گواہ مر عشق پاک کا

قول فیصل۔ اسی محل پر شکر کا مقام اور شکر کی جا ہے
بھی رائج ہے۔

شکر گزار۔ شکر۔ مہزون، شکر ادا کرنے والا

عربی۔ فارسی الفاظ، صفت، نسخ، رائج۔
خلوص دل سے ہم ان کے سچ شکر گزار
میتھ خانہ ہوا جن کی ذات سے تیار بکھوئی
شکر گزار۔ احسان مندی، شکر ادا کرنا
عربی فارسی الفاظ، سنوت، نسخ، رائج۔

محل صرف۔ کبھی کبھی غریب خانے پر بھی قدم ر سجد
فرایے اور میں شکر گزار کی کا موقع غایت فریاد
شکر گفتار۔ شیریں گفتار۔ فارسی، صفت
تعلیم یافتہ طبیعت کی زبان۔

شکر فروش ہے ہر طوطی شکر گفتار
نبات مصر کا پھل نہیں اس کے شکر
شکر لب۔ شیریں بیان، کنایت (مستحق
فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبیعت کی زبان۔

سبھوں کے آگے کھلاک فضل پری رو
شکر ب، ہر وقت قامت، یا سن بو (مراج المفاہین)
محل صرف۔ میان آزاد فرخ بہاد کی جدائی نے خاتون
شکر لب سیم ضعیف ثریا بیگم کو آٹھ آٹھ آنسو رلا یا۔

دخانہ آزاد)
قول فیصل۔ اس کی فارسی جمع شکر لبوں ہے جو
کی کے ساتھ اردو میں مستعمل ہے جیسے۔ تم کو شکر بہان
عنبریں چہرہ ہم کو سفر اور جنگ کا بسیرا مبارک خدا حافظ
دخانہ آزاد)

شکر لبی۔ شیریں بیانی۔ فارسی، سنوت
تعلیم یافتہ طبیعت کی زبان۔
جہذاق شکر کو دے پری میں مکھاؤں تیری شکر لبی
قلم نگینوں میں جو پری ابھی رنگ شاخ نبات پر

(ذوق دہلی)
شکر کم۔ ایک قسم کی چار پیوں کی گاڑی،
جس میں زیادہ تردد گھوڑے جوتے جاتے تھے

بیچنے کے لئے دونوں طرف بیٹھیں ہوتی تھیں۔ مرنے جانے کے لئے دونوں طرف سر پٹ اور پٹھنے اترنے کے پادشاہان ہوتے تھے اور چھت ہوتی تھی تو ایک شکر کی گنجی محل صرا۔ کوئی تیز تیز قدم اٹھاتا ہے شکر میں یہ آئی وہ زن سے نکل گئی بھوپوں بھوپوں سا نرادر اور ادھر کتر آگئے۔
قول فیصل۔ اب اس کا رواج بالکل ختم ہو گیا ہے صرف لفظ رہ گئی ہے جو پرانی کتابوں تک محدود ہے۔ اب سے تقریباً ستر سال پہلے اس کا رواج تھا۔ اس کے بعد گجٹی کا رواج ہوا وہ بھی اب سے تقریباً بیس سال پہلے ختم ہو گیا۔

شکر مقال۔ شیریں زبان۔ فارسی جنت

تفصیل الاستعمال
شکر نعمت۔ بہر بانی اور عنایت کا شکر فارسی، مذکر، فصیح، راجح۔

کیا اللہ نے جب تجھ ساہلی نعمت خلق کیوئے واجبہ خلایق کو ہوش کرکے شکر نعمت شکر نعمت تائے توجہ دیا کہ نعمت تائے تو خدا کی نعمتوں کا قبضہ بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے (فرنگ اثر)

قول فیصل۔ صاحب فرنگ اشال نے اس کا دوسرا مصرع بھی لکھا ہے۔

عذر تفسیر ان لہجہ انکہ تفسیرات ما یعنی اپنی خطاؤں کا انا عذر کرتا ہوں جتنی بڑی خطا میں ہیں۔ یہ تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان ہے۔
شکر و شکر وہ رہ جانا۔۔۔ نیک رہ جانا ہے نہ بران کا ذکر رہ جاتا ہے۔ اردو صرف قلیل الاستعمال

شکر و شکر ہے سورہ جاکا اے نسخہ ہی

دوست دشمن کا وجود ان عدم ہو جاتا۔
شکر۔۔۔ بکسر اول فتح سیم، باز کی ختم کا ایک شکاری پرندہ اردو۔ مذکر۔ راجح

ہو گئے چڑیوں کے دل غم سے دوغیم بادشہ شاہین۔ شکر بھی بیتم وہ شکرے کہ حیران ہوں ظہریں برا جھپیں آسمان و زمین صبا

قول فیصل۔ فارسی میں شکرہ بکسر اول فتح سوم ہے اردو میں اس کا املا (شکر) آخر میں الف ہے۔

شکرہ پالنا۔ خرچ سرفیا۔ بھر و سا کرنا پرکھ بھر دے پر کوئی کام کرنا۔ بار اپنے سرفیا۔ دیکھو پرکے ہاتھ پر شکرہ پالنا۔ (طور الفات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے عوام اور بازاری لوگ پرکے خایے پر شکرہ پالنا بولتے ہیں۔

شکر ہے۔۔۔ خدا کا شکر ہے۔ کوئی مزاج پوچھتا ہے تو اس کے جواب میں یہ کہہ کہتے ہیں۔ اردو کلمہ فصیح، راجح۔

شکر ہے داغ کامیاب ہے احق تعالیٰ بھلا کرے سب کا
قول فیصل۔ خدا کا شکر ہے۔ پروردگار کا شکر ہے وغیرہ صورتوں سے بھی بولتے ہیں۔

آئے ہیدے کے غیر کو وہ لپچھے مزاج کیونکر کہوں کہ شکر ہے پروردگار کا لکھنؤی **شکر کی**۔۔۔ زیادہ شیریں اور بھورے رنگ کا نالہ۔ فارسی۔ مونث۔

قول فیصل۔ اس لکھنؤی لکھنؤ دوم بولتے ہیں

شکر کی گفتار۔ شیریں زبان، فارسی قلیل الاستعمال ع قلم جو یا کوئی طوطی شکر کی گفتار قند

قول فیصل۔ اٹھیں مٹی میں شکر میں یہ بھی متسل ہو۔
 دودھ کو وہ شکر میں بکس طرح گارے نہ دتہ
 ماہ تیر سال تیر دسویں تیر دسواں تیر

شکر۔۔۔ دیا شکر ایک کیمیاوی سیدہ پانی میں کم گھٹنے والا ۵۵ گنا شکر سے میٹھا عام طور پر شکر اے سرفیوں کو بجائے شکر کے دیا جانے والا۔ خدایت نہ رکھنے والا، کاہن ہا اٹھوین گندھک، آکھن اور ناٹھوین عناصر سے بنا ہوا روے دار مرکب ہے اس کی زیادتی مضر ہو۔ اردو مونث، راجح

قول فیصل۔ انگریزی میں سکھریں، کہتے ہیں۔

شکر یہ۔۔۔ (لضم اول و سکون دوم و کسر سوم و یائے شد و مفتوح) تعریف کے ساتھ کسی کے احسان کا اظہار، غری، مذکر، فصیح، راجح

رہنا ہمیشہ تر زبان شکر یہ اللہانی میں کام و زبان و چشم و دل جب تھا کام و لکھنؤی

قول فیصل۔ بنیر تشدید زبانوں پر زیادہ ہے ادا کرنا اور ادا ہونا کے ساتھ صرف کرتے ہیں۔

شکر یہ اپنے قاتل کا کچھ ادا کر ہی ہم گرتیر کی زبان جو ہر زخم کے دہن میں

زبان قاصر ہے اس کا شکر یہ کیونکر ادا ہوگا عنایت کا توجہ کی نظر کا ہوسر بانی کا

بعض شرا نے شکر یہ یعنی خدا کا شکر بھی استعمال کیا ہے چنانچہ میرا فیس نے بھی کرنا کے ساتھ شکر یہ کرنا کہا ہے۔ موجودہ دور میں ان معنوں میں نہ

شکر یہ بولتے ہیں نہ شکر یہ کرنا۔

فرات سے ہر بار کہو مرضی باری گہ شکر یہ کہتے تھے کبھی گریہ و زاری انہیں

شکر۔۔۔ رشکین کا حاصل مصدر ڈٹ بھوٹ، خشکی۔ فارسی، مونث فصیح راجح

حلی کے زیر پاہتی نزدیاں دوش پیہری کی

شکست بت سے آتی تھی مدد اگر کی تارخ
شکست - نیت نہ بود کرنا، فارسی، مونث
فصح، راج

کچھ اور انکسارت اپنے غرض نہیں
شکست - شکست تھارت عزور کی
شکست - نیت کی مدد، ہار، ہزیمت، پیائی
فارسی، مونث، فصح، راج

تیری ہزار بتری، تیری ہزار بصلحت
میری ہر اک شکست میں میری ہر اک نصرت
نے اس دھپ کے غول نہ صف و در کی تھی
اس کی غفلت سپاہ عسکری تھی
شکست - کی، نقصان، فارسی، مونث

قول فیصل - عام طور سے ان معنی میں راج نہیں
شکست اٹھانا، - ہزیمت اٹھانا، ہار جانا
اردو صرف، قلیل الاستعمال

محل حسرت - از ریاب کو کھاتے ہوئے راستہ نہ ملے
جولنے آئے گا شکست فاش اٹھائے گا اراجائے گا
دھم ہوش رہا
شکست آنا، - ہزیمت ہونا، زوال آنا، اردو
صرف قلیل الاستعمال

مجھ کی مدد میں ہوئی ہر طرف بند
آئی شکست فوج مملکت شام میں
شکست آنا، - ڈھکا، شکست کی ہونا، اردو صرف
قلیل الاستعمال

ادھر شرم ادھر توبہ ٹوٹی امیر
شکست آج دونوں طرف آگئی
شکست بند - ایک قسم کا چھٹا جوڑ ٹھٹھا ہے
اردو بند ہونا، - اردو، لڑکر، متردک

رنگ حنا سے پس گئیں شاید کہ انھیاں
چھٹے شکست بند کے ہیں پور پور پر
شکست پانا، - ٹوٹ جانا، چور چور ہونا
ریزہ ریزہ ہونا، ٹکڑے ہونا، اردو صرف فصح، راج
پائی شکست دل نے بزرگ شکست رنگ
بالائے نگ شیشہ مرا بے نقاب گرا
شکست پانا، - زک اٹھانا، زیر ہونا، ہار جانا
پسپا ہونا، اردو صرف، فصح، راج

نشان اداس منوں خاک تھی بھر ہوں پر
شکست پائے کپڑے جس طرح کوی شکر حق
شکست توبہ - توبہ توڑنا، کسی چیز توبہ
کر کے اس پر باقی نہ رہنا فارسی، مونث، تعلیم یافتہ
طبع کی زبان

زاہد توبہ کر دے آہ فضل بار
آدمی ہر شکست توبہ تا ب چاہیے
قول فیصل - اس کے ایک معنی ہیں توبہ کی شکست
توبہ کا ٹوٹنا

چلے ہیں دیر کو مدت میں خانقاہ سے ہم
شکست توبہ لئے ارغماں، رنماں کے لئے
کرنا کے ساتھ اس کا صرف ہے

بار جام بکف جھوٹی ہوئی آئی
شکست توبہ نہ کرتے تو اور کیا کرتے شاہجہان پوری
شکست خاطر - دل ٹوٹنا، فارسی ترکیب
صفت، فصح، راج

شکست خاطر مایوس ہوں میں
مراد طالع منحوس ہوں میں
شکست خوردہ - ہار ہوا، شکست کھائی
ہوا، ہزیمت اٹھائے ہوئے، فارسی، ترکیب
فصح، راج

محل حسرت - جیتنے والے اگر شکست خوردہ شکست
پھر دست کیا - بارگاہ میں اگر بھی دھم ہوش رہا
شکست دل - دلی رنج، فارسی ترکیب
مونث، فصح، راج

پوچھتے کیا شکست دل کو صورت دیکھ لو
نہ ہو چیں برجیں تماشہ حال ہو
شکست دینا، - زک پہنچانا، نقصان پہنچانا
اردو صرف، فصح، راج

شکست دیکھتے دیتا ہے آساں کس کو
عدد فراق ہار رہی ہم عدد دے فراق
سرکشی آخر فرمایا کو دیتی ہے شکست
ٹوٹنا، ٹوٹنا، ہار جانا، شکست
شکست دینا، - شکست کرنا، توڑنا، اردو
صرف قلیل الاستعمال

بیان کیا کر دے میں تیری زشت گوئی کا
یہ دل وہ ہے کہ جے دیوے ایک شکست سودا
شکست دینا، - ہزیمت دینا، ہار دینا
پا کرنا، اردو صرف، فصح، راج

محل حسرت - دشمن کی فوج نے بھی زبردست
شکست دی کہ پھر مقابلے کی ہمت نہ ہوئی
شکست رساں - شکست دینے والا فارسی
ترکیب، تعلیم یافتہ طبع کی زبان

دل سوز، شعلہ، شہر انداز ہواں گداز
شکر کش و شکست رسان و غفر نو اذ انیس
شکست رنگ - رنگا، رنگ اٹھانا
رنگ لٹ جانا، فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبع
کی زبان

دو زبان سے مدائے شکست رنگ سے کر
وہ ہے کہ اب تو بھی بے زبان فرما دینا

شکت رنجیت :- ٹوٹ پھوٹ نقصان

برجہ - اردو، مونث، راج

جھل جھل - روپیہ جس قدر ملا اس سے مکانات اور دکانات کی شکست رنجیت کی درستی کرا کے گرایہ دادوں کو بنا دیا۔ (کھلاٹ)

قول فیصل :- کلمہ کا تعلیم یافتہ طبقہ و ادعا طبقہ درمیان میں لاکے شکست و رنجیت زیادہ بولتا ہے۔ شکست و رنجیت میں ہیں بے یکس کھاں کیا گیا۔

بغیر روح میں تن کی خسر ایساں کیا کیا بھر **شکت فیشہ :-** دکنیت (وہ آواز جو شیشہ ٹوٹنے سے ہوتی ہے۔ فارسی مونث (نور اللغات)

قول فیصل :- اس کے معنی ہیں شیشہ ٹوٹنا نہ کہ شیشہ ٹوٹنے کی آواز۔

شکت فاحش :- شرناک شکت بے غیرتی کی شکست، بڑی شکست۔ فارسی تری

الفاظ، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان محل جس - (دربار نے) ابراہیم عادل شاہ سے بگاڑ کر لیا۔ فوج کشی کی، اس سے شکست فاحش

کھائی۔ (دربار اکبری) **شکت فاش :-** ایسی شکست جس میں کسی کو کلام نہ ہو۔ بھاری شکست، کھلی ہوئی شکست۔

فارسی، مونث، فصیح، راج۔ **قول فیصل :-** پانا، دینا، کھانا اور ہونا وغیرہ کے ساتھ اس کا صفت نہ ہو۔

شہباز کاسن کے مارا جانا اختر (پانا) اور اس کا شکست فاش پانا شاہ اودھ

مہم عشق میں ہم نے شکست فاش پائی ہے کر باندھی ہے فوج عہد نے ہر دل کی غارت پر

(صبا)

کھائی جو تیرے سبز خط سے شکست فاش طوطے تمام ارکے گئے سبز دار کو اسیر

شکت قیمت :- دکانیت (پہلے نرخ سے قیمت کا کم ہونا۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نہ خود فرشتی گئی عین دل کی طبیعت سے کہ مشتری کو عداوی شکست قیمت سے **شکت کھانا پٹ :-** مٹ جانا، ختم ہو جانا۔

اردو صرف، فصیح، راج۔ **قول فیصل :-** عجب نہ تھا کہ غم دل شکست کھا جاتا۔

سزا شکر تر سے لطف میں کمی آئی طیانی **شکت کھانا پٹ :-** مٹ جانا، شکستہ ہونا،

اردو صرف، فصیح، راج۔ **قول فیصل :-** شراب خانہ ہے یہ تو ذرا طعم خانہ نہیں جو ٹوٹے

کہ توبہ کرنی گئی ہے توبہ ابھی میاں سے شکست کھا کر دنداب ہذا اھاں (دنداب)

قول فیصل :- اس کے ایک معنی ہیں صدمہ اٹھانا، چرٹ کھانا۔

شکتوں پر شکیتیں چوٹ پر کھائی ہو چوٹ اس نے کھوٹا ہے ہمارا دل تری طفلی کے عالم کا

(دنداب) **شکت کھانا پٹ :-** مار جانا، پسا ہونا ہزیمت اٹھانا۔ اردو صرف، فصیح، راج

نہ جائے امن مرے دل کو مجھے شکر غم **شکت کھائے گی جو فوج قلعہ بند ہوئی**

شکت کی آواز :- ٹوٹنے وقت جو آواز نکلتی ہے۔ اردو، فصیح، راج

چہ نون اپنی شکست دل کی آواز (شاہ غریب) **شکتگی :-** ٹوٹ پھوٹ۔ خستگی۔ فارسی

مونث، فصیح، راج۔

دیدنی ہے شکستگی دل کی کیا غارت غزل نے ڈھائی ہو

قول فیصل :- اس کے ایک معنی ہیں بہت زیادہ صدمہ، نہایت اضمحلال۔

الشر سے شام غم مرے دل کی شکستگی سیاب تاروں کا ٹوٹنا بھی مجھے ناگوار تھا اکبر آبادی

شکتگی :- ٹوٹنے کے قابل۔ فارسی ہزیمت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

لگانہ اس بت کو ہے میں تو دل پہ جو طعش شکست فاش کہ کیا ہی کوئی خوش شاہیں صدمہ ہو آخر شکستگی جو

(ذوق) **شکت و رنجیت :-** ٹوٹ پھوٹ، فارسی

مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان **شکتہ :-** ٹوٹنا ہوا، ٹکڑے ٹکڑے،

فارسی، صفت، فصیح، راج۔ **قول فیصل :-** کبھی جو باپ کا آغوش یاد آتا ہو

شکتہ شیشہ دل اور ٹوٹ جاتا ہو **شکتہ مٹ :-** ناکام، بایوس۔ فارسی

فصیح، راج۔ **قول فیصل :-** ہر اک شکستہ تنہا پسر کرتے ہیں

روہ کیا کریں جو مسلسل فریاد کرتے ہیں **شکتہ مٹ :-** گرا ہوا، ہنرمندانہ، فصیح، راج

جھل جھل - مکان جا بجلے شکستہ ہو کر بولنے کی نوبت نہیں آتی۔

قول فیصل :- بولف نور اللغات نے اس کے ایک معنی خراب اور بے رونق بھی لکھے ہیں۔

شکتہ مٹ :- وہ خط جو گھسیٹ کر لکھا جائے اور اس میں کسی قاعدے کی پابندی نہ ہو۔ اردو مذکر، قلیل الاستعمال۔

کیوں میں نے خطا لکھا اسے خط شکتہ سے
مارا جو خط کو پھینک سزا مر پر ہاتھ شاہ نصیر
قول فیصل۔ اب اس سنی میں زیادہ تر شکتہ
یا خط شکتہ بولتے ہیں۔

شکتہ بال :- بے قوت۔ بے کس۔ فارسی
صفت قلیل الاستعمال

ہے مجھ شکتہ بال کو پر داز کی ہوس
مر جاؤں میں صبا تو اڑا اڑا غبار کو خواجہ وزیر
دو نیم اس نے کیا تو شکتہ بال اس نے
سر اس نے قطع کیا جسم پائمال اس نے

شکتہ بازو :- بے قوت۔ بے کس۔ فارسی
صفت قلیل الاستعمال

قول فیصل۔ پر ٹوٹے ہوئے طائر کو نسبتہ زیادہ
کہتے ہیں۔

شکتہ پا :- چلنے سے معذور۔ بے بس۔ فارسی
صفت قلیل یافتہ طبقے کی زبان۔

سلطان جہاں جو جو گدا ہے
تیر ہر اک شکتہ پا ہے خواجہ وزیر

شکتہ پائی :- چلنے سے معذوری۔ بے بسی
فارسی۔ موت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ایسی تقریب اس گلی میں ہے
میتیں ہیں شکتہ پائی کی حیر

شکتہ پر :- پر ٹوٹے ہوئے۔ فارسی صفت
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

جبل ہوں سخن بارغ سے دور اور شکتہ پر
بود اند ہوں چراغ سے دور اور شکتہ پر

شکتہ حال :- خستہ حال۔ پریشان حال
آفت زدہ، مصیبت زدہ، راج، بے چارہ،

فارسی عربی الفاظ، صفت فصیح، راج

پوچھتے کیا ہو شکتہ دلی کو صورت دیکھو
نار ہے چہیں برجیں تمام شکتہ حال جو ذوق

شکتہ حالی :- پر آگندگی، تباہی، مصیبت
آفت، خستہ حالی، پریشانی، محتاجی، فارسی

ترکیب، موت، فصیح، راج
فقیرست ہیں خوش میں شکتہ حالی میں

غرض نہیں کسی منہم کی عز و شان سے ہیں
شکتہ خاطر :- ٹوٹے ہوئے دل کا، غلین

رنجیدہ دل، فارسی، ترکیب، فصیح، راج
ہم سے شکتہ خاطر دل کا ٹکڑے دل ہوا

توڑے جو عشق دلبر پیاں شکن میں گل لطافت
شکتہ خاطری :- رنجیدہ دلی، افسردہ

دلی، فارسی، ترکیب، موت، فصیح، راج
جو غلاف اسید کے ہو تو شکتہ خاطری جو

کئی ٹکڑے دل کے ہوتے جو تم ایک آتشہ رشید
شکتہ خط :- ایک قسم کا خط جو تعلق کے

بر غلاف گھسیٹ کے لکھا جاتا ہے۔ عربی فارسی
الفاظ، مذکر۔ دفرنگ آصفیہ

قول فیصل۔ لکھو میں اسے شکتہ یا خط شکتہ
کہتے ہیں۔

شکتہ دل :- ٹوٹے ہوئے دل کا، غلین
رنجیدہ دل، فارسی ترکیب، صفت، فصیح، راج

ہے آن شہید کہ تشنہ لب و شکتہ دل
مرا جو دخت بامیں ہیں اب تلک آسمان حیر

قول فیصل۔ ہوتا کے ساتھ اس کا صرف ہو
مرے پاؤں کے چلے ہوتے ہیں کیا کیا شکتہ دل

جو کوئی ٹوٹ جاتا ہے لکھ کر خار دامن سے ذوق
شکتہ دلی، غم گینی، رنجیدگی، فارسی

رنت، فصیح، راج

شکتہ نویس :- خط شکتہ لکھنے والا
گھسیٹ لکھنے والا، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

حوت آگیا شکتہ نویس دل کے کھنے میں
ٹوٹے قلم ہزاروں شکتہ نویس کے حیر

شک کرنا، شبہ کرنا، گمان کرنا اور دھڑلہ دینا
حکایت میں نے جو کچھ کہا اسے آپ یقین فرمائیں اس

میں شک کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔
شک کرنا، شبہ پیدا ہونا، بے گمان ہونا،

اور صرف، غیر فصیح، راج
محفل صحت۔ میں نے ان کی کوئی مخالفت نہیں کی مگر ان

کو یہ شک گزرا کہ مخالفین میں میں بھی ہوں۔
شکل :- (الف) صورت، چہرہ، عربی، موت، فصیح، راج

نظر آتی ہے ہمیں جیسی شکل
کیا ضرورت ہے کہ ہو اسی شکل مرزا سید

شکل :- مانند، مشابہ، مثل، فارسی، فصیح، راج
مکملی باندھے ہوئے ماہ میں یہ ڈٹا ہوں

شکل غریب :- پڑ جائیں تم میں سوران جرات
شکل :- وضع، تراش، تراش، رنگ، ڈھنگ

انداز، فارسی، فصیح، راج
اس شکل سے نکلے وہ بک رو

خانوں سے جس طرح کہ پڑ تو محسن
شکل :- ڈھب، طور، طریق، طرح، فارسی

قلیل الاستعمال
ہو انظروں سے وہ غائب تو ہم کھول کر دیکھیں

کسی شکل اب نظر آتا نہیں اس کا نظیر آتا
(جرات)

نکلے تالوں کی ہوس دل سے ہر کس شکل
تیرے سو فاروں میں گو صورت منقارہ ہو

قول فیصل۔ اب اس کے اضافے سے کمی

شکل سے کس شکل سے دھیرہ بولتے ہیں۔
شکل ۱۰۔ نوعیت، قسم، جنس، فصل، بھانت، عربی
صفت، فصیح، رائج۔

محل صفت۔ اب تو معاملے کی شکل ہی ادا ہو گئی۔
قول فیصل۔ اس محل پر نسبتہ صورت زیادہ بولتے ہیں
شکل ۱۱۔ نقشہ، ڈھانچا، ڈول، انداز، اردو، ہونٹ
فیصل۔ آپ نے مکان کی شکل بہت ٹھیک بنائی۔

قول فیصل۔ اس معنی میں اب عام طور سے نقشہ بولتے ہیں
شکل ۱۲۔ میل، صورت، صورتی، بت، اردو، ہونٹ
(دور لغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔
شکل ۱۳۔ تمیز، ہونٹ

فقہہ۔ روزگار کی کوئی شکل نہیں نکلی۔ (دور لغات)
قول فیصل۔ اب اس جگہ صورت یا میل زیادہ

زبانوں پر ہے۔
شکل ۱۴۔ حالت، کیفیت، انارسی، فصیح، رائج

حسب سے ترے دیکھنے والے کی یہ شکل
ہیں شخص نے دیوار کو دیکھا اسے دیکھا

شکل ۱۵۔ بناوٹ، ساخت، اردو، قلیل الاستعمال
نہیں ہرست تصویریں چتر کی (دیکھئے اردو)

عجب کچھ شکل تھی رنگیں وہ گھر کی (دیکھئے اردو)
قول فیصل۔ اس جگہ اب صورت یا طرح زیادہ

زبانوں پر ہے۔
شکل ۱۶۔ جو ایک حد یا کئی حدود سے محدود ہو

اردو، ہونٹ، اصطلاح، تقلید
شکل ۱۷۔ وہ نقش جو رمالوں کے قشر پر ہوتے ہیں

اردو، ہونٹ، رمالوں کی اصطلاح
مطلب دیدار کی خاطر جو پھیلواؤں سے

سندھ چھپاؤں میں سندھ کیسے قریرہ رمال سے آتش
شکل ۱۸۔ شاہت

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
شکل ۱۹۔ بھیس، روپ، اردو، ہونٹ، فصیح، رائج

شکل ۲۰۔ اول۔ اقلیدس کی پہلی شکل جو قیچہ نکالنے میں
زیادہ عورت کی محتاج نہیں عربی اصطلاح علم اقلیدس

ندد صفت اکبر کرے، تندی
کبھی نہ منتج ہو شکل اول نظم طلبا لہائی

شکل ۲۱۔ بدلتا۔ صورت تبدیل کرنا، دھن، بدلتا
اردو، صورت، فصیح، رائج۔

محل صفت۔ وہ بڑا ہر دو پیاسے اسی شکل بدل
کے ساتھ آیا کہ میں پہچان نہ سکا۔

شکل ۲۲۔ الہامی، التماثل۔ اقلیدس کی پہلی شکل
جو قیچہ نکالنے میں زیادہ عورت کی محتاج نہیں عربی

اصطلاح علم اقلیدس۔
شکل ۲۳۔ بگاڑنا۔ (تندی) صورت بگاڑنا، چہرے

کو بد روپ کرنا، بری تصویر بنانا، دکنایت، مارپیٹ
کہ بد صورت کر دینا۔ (دور لغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں زیادہ تر صورت بگاڑ
دینا یا چہرہ بگاڑ دینا زبانوں پر ہے۔

شکل ۲۴۔ بنا نا۔ خاکہ کھینچنا، نقشہ بنانا، اردو
صورت، تقلید، الاستعمال

محل صفت۔ ایک کاغذ پر مکان کی شکل بناؤ۔
شکل ۲۵۔ بنانا، بنانا، کسی صورت کا اختیار کرنا،

روپ دھارنا، اردو، صورت، قلیل الاستعمال
شکل ۲۶۔ وضع بنانا، انداز بنانا، اردو

صرف، فصیح، رائج۔
پر کو یہ خبر جا کر سنائی
زینچنے = شکل اپنی بنائی (دیکھئے اردو)

بگڑ گیا ہوا معلوم کچھ سے یا ترزا
زمانہ کی شکل بنائے جو سوگوار آئی

شکل ۲۷۔ بنانا۔ ڈول، ڈانا، خاکہ، ڈانا، ڈفرنگ، صنیم
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے

شکل ۲۸۔ بگاڑنا، بگاڑنا، بگاڑنا، اردو
صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صفت۔ دہا داکیا شکل بنائی ہے جا کے نہ چھو
شکل ۲۹۔ صورت اختیار کرنا، اردو، صورت

جیسا محل ہو عشق پر کڑوا ہے وہی شکل
نرمی ہے برگ گل میں غلش و گل غار میں

شکل ۳۰۔ پہچاننا۔ صورت پہچاننا، اردو، صورت
فصیح، رائج۔

ان کو یہ غصہ کہ میں ان کی گلی میں کیوں گیا
مجھ کو یہ حیرت کہ کیوں نہ پہچانی مری کسی آدمی

ان سے حیرانی پریشانی مری
شکل ۳۱۔ پہچاننا، اردو، صورت

شکل ۳۲۔ سید کرنا۔ صورت بنانا، اردو، صورت
قلیل الاستعمال

شریر آنکھ ننگہ بیقرار چوٹن شوخ
تم اپنی شکل تو پیدا کر دھیا کے لئے

شکل ۳۳۔ تو دیکھو۔ (ظننا) قابلیت تو دیکھو،
لیاقت تو دیکھو، سمجھ تو دیکھو، یہ سمجھ اور سورت کی

دال، حوصلہ دیکھو، بہت دیکھو، اردو، فقہہ
عورتوں کی زبان۔

شکل ۳۴۔ تو دیکھو، تصویر کا تصویر یا
آپ ہی تصویر اس کو دیکھ کر ہو جائیگا (دور لغات)

قول فیصل۔ اب اپنی کے اخلاف کے ساتھ
زبانوں پر ہے۔ جیسے۔ تم اتنے بڑے دوت منار کی
رہ کی سے شادی کا ارادہ رکھتے ہو اپنی شکل تو دیکھو

شکل ٹھہرانا :- صورت قائم کرنا۔ اردو صرف متروک۔

ایک نے صورت نہ پکڑی پیش یار
دل میں شکیں سیکرہوں ٹھہریاں
شکل جھٹنا :- صورت قائم ہونا۔ اردو صرف قریب بہ متروک۔

نہجے پر نہجے شکل جو ہونہن نشین
نہٹے پر نہٹے بال پڑے دل میں اگر
شکل چڑیلوں کی مزاج (یا دماغ)
بریلوں کا :- بہ صورتی پر غرور کرنے والے کی نسبت کہتے ہیں۔ اردو مثل، غور توں کی زبان۔
قول فیصل :- مزاج یا دماغ کی جگہ "ناز" بھی بولتے تھے جیسے :- "انہیں جیسا ہے کہ ہم سے بڑھ کر کوئی حسین ہی نہیں ہو۔" شکل چڑیلوں کی ناز پر یوں کا :- (فنا لذت)

"ہنیا تم نے ایک بات کہی اور ایک ہم نے ابھی سے اترا دی جاتی ہیں مارے غم کے شکل چڑیلوں کی ناز پر یوں کا۔ دکا منی از مشاہدہ شکل حماری :- اقلیدس کے پہلے مقامے کی بیویوں شکل :- اس شکل کا نام جاری اس خیال سے رکھا گیا کہ جو ایسی آسان شکل بھی نہ سمجھے وہ نہایت احمق ہے۔ فارسی ہونٹ اصطلاح علم اقلیدس **شکل دیکھا کرے :-** حیران ہو جائے۔ دیکھتا کا دیکھتا رہ جائے۔ اردو فقرہ فصیح، رائج

ہو دم قفل وہ تصویر کا عالم ہم پر
شکل دیکھا کرے جلا دھاری یارب
شکل دیکھنا :- صورت دیکھنا، منظر دیکھنا
اردو صرف، فصیح، رائج۔
بے کلی سے ہے شاہر یا تفاوت سچ بتا

شکل گرد کچی ہوا سے ہم کبھی آرام کی
قول فیصل :- اس کی منفی صورت بھی رائج و فصیح ہے۔

نہ دیکھے کبھی شکل آسودگی
رہے خاک پا مال افسردگی
اس کا متدی شکل نہ دکھانا یعنی منہ نہ دکھانا بھی رائج و فصیح ہے۔

یا خدا پھر نہ دکھانا وہ شکل
سائے میرے نہ لانا وہ شکل
شکل زہر معلوم ہونا :- صورت سے نفرت ہونا۔ اردو صرف۔ حود توں کی زبا قلیل الاستعمال
عمل صر :- مجھ کو اب ان کی شکل زہر معلوم ہوتی ہے۔ (توبۃ النصوح)

شکل زریا :- اچھی صورت، فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

اگر دکھیں تری یہ شکل زریا
خزشتے ہوں شال نقش دیا
شکل سے پرستنا :- صورت سے ظاہر ہونا
اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

جو تمھارے لئے ترستی ہے
بے کسی شکل سے پرستی ہے (فنا لذت)
شکل سے بیزار ہونا :- کمال تنفر ہونا۔ صورت دیکھنے کو جی نہ چاہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج
اب یہ صورت ہے محبت میں تمھاری اے جان
اپنے بیگانے مری شکل سے بیزار میں بخلق
اچھا اثر کیا مری الفت نے یار پر
لیتے ہی دل کے شکل سے بیزار ہو گیا (فوز غلات)
قول فیصل :- اس جگہ صورت سے بیزار ہونا نسبتاً زیادہ ہے۔

شکل سے غیاں ہونا :- صورت سے ظاہر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

شکل سے ہی عیاں پریشانی
چشم حیراں ہے چشم قربانی
شکل سے گزرنے :- طریقے سے بسر ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

زندگی اپنی جب اس شکل سے لڑی غائب
ہم بھی کیا یاد کریں گے کہ خدا رکھتے تھے نائب
قول فیصل :- کسی شخص کے ساتھ اس کا استعمال ہوتا ہے جیسے اس شکل، اسی شکل، کس شکل وغیرہ
شکل سے نفرت ہونا :- کسی چیز سے نہایت نفرت ہونا، صورت سے بیزاری ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شکل صر :- اکثر لڑکوں سے پوچھا کہ کبھی دیکھا ہو
میرے کیوں چھوڑ دیتے تو جواب یہی پایا کہ اقلیدس کی شکل سے نفرت ہے۔ (فنا آزاد)

شکل عروسی :- پہلے مقامے کی بیویوں شکل اس کی ظاہری شکل جملہ عروس کے مشابہ ہے
فارسی ہونٹ، اصطلاح علم اقلیدس

شکل کچھ کی کچھ ہونا :- صورت بدل جانا، اردو صرف، فصیح، رائج

یار جو ناز کرے سبرہ خطا پر کم ہے
کچھ کی کچھ ہو گئی اس تینہ رخسار کی شکل
شکل کھڑی ہونا :- صورت سائے آ جانا، اردو صرف، قلیل الاستعمال
آنکھوں کے آگے آگے کھڑی ہو گئی وہ شکل
دم بھر جہاں پلک سے پلک آشنا ہوئی

شکل مامونی :- اقلیدس کے پہلے مقامے کی پانچویں شکل۔ یہ شکل بائیں ہونٹ اور شید کو امتداد

پند تھی کہ وہ اپنی ہر پوشاک پر اس کو بنواتا تھا
فارسی، مونث، صفت، اظہار، (نور اللغات)
شکل نکالنا :- (دستوری) موقع نکالنا، کوئی
تدبیر پیدا کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج
دان زخم سے تلوار چوی
شکل پوشہ ابرو نکالی
شکل نکالنا :- صورت کا خوش ناکرنا، جو بن
نکالنا، جیسے اب تو اس نے بھی شکل نکالی کہ جس
سے پیار آنے لگا۔ (فرنگ آصفیہ)
قول فیصل :- اس جگہ صورت نکالنا نسبت زیادہ
شکل نکالنا :- موقع آتا، تدبیر ہو جانا
اردو صرف، فصیح، رائج
محفل ص :- کوئی ایسی شکل نکالے کہ باجماع ہو جائے
شکل نکالنا :- صورت خوش نامعلوم ہونا، جو بنانا
اردو صرف
قول فیصل :- اس جگہ نسبت صورت مکمل آنا زیادہ
شکل و شائبہ :- صورت، چہرہ، ہر، فارسی
مونث، فصیح، رائج
محفل ص :- آپ کے چھوٹے بھائی کی شکل و شائبہ
غلام احمد بہت ملتی ہے
شکل و شائبہ :- صورت، شکل، خوبصورت چہرہ
خوبصورتی، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج
یوسف نے دیکھ کر تری تصویر یہ کہا
کہیں ہونا ایسی شکل و شائبہ کی آند
شکم :- (بکرا دل فتح دم)، پیٹ، بطن،
فارسی، مذکر، فصیح، رائج
یاد ہیں صلب شکم کی پللی دونوں نرلی
یاں کہاں دقت کہ تو کرتا جو دقت کی طلب
شکم ابھر جانا :- پیٹ پھول جانا، اردو صرف

قلیل الاستعمال
جو پیٹ کے ٹکے ہیں پیچ بات کب ان سے
روکیں تو ابھر جائے شکم اور زیادہ
قول فیصل :- زیادہ تر پیٹ ابھرنا زبانوں پر
شکم بندہ :- پیٹ کا بندہ، پیٹو، کھانا
حرلیں، فارسی ترکیب، صفت، قریب بہ مترادف
محفل ص :- بڑے میں ہر قسم کے آدمی ہوتے
ہیں بعض بعض شکم بندہ گر سندھ چپوں نے چڑیوں
کو بھون بھون کھایا۔
شکم بندہ :- خوش خوراک، تن تازہ کرنا والا
(فرنگ آصفیہ)
قول فیصل :- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
شکم بھرنا :- پیٹ بھرنا، بھری ہونا، اردو صرف
فصیح، رائج
کت جاتے تھے تھے دیکھ کے اہل ستم اس کا
خوں پیتی تھی بھرتا تھا خالی شکم اس کا انیس
شکم پر پتھر باندھنا :- ناقوں میں زندگی
گزارنا، بھوک کو تکین دینے کے لئے پیٹ پر پتھر
باندھنا، اردو صرف، فصیح، رائج
محفل ص :- ہمارے رسول پر ایسا بھی وقت آیا کہ
بھوک میں شکم مبارک پر پتھر باندھ لیتے تھے۔
قول فیصل :- اس کا لازم شکم پر پتھر بندھنا
بھی رائج و فصیح ہے۔
پتھر بندھا ہوا تھا شکم پر دم جھاڑ
لیکن گڑے تھے قدم کو جھار میں نہم جھار
شکم پرست :- حرمیں، کھانا، پیٹو، فارسی
صفت، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان، قلیل الاستعمال
محفل ص :- انسان کے لئے خدا کی طرف سے ایک
عذاب یہ بھی ہے کہ وہ شکم پرست ہو۔

قول فیصل :- بسیار خوری کے معنی میں شکم پرستی
بھی تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان ہے۔
شکم پر کباب :- ٹکیا کے بھرے ہوئے کباب
ایسے کباب میں جن میں ہر اسی طرح دھنیا اور ک
وغیرہ کتر کے ہوتے ہیں اور وہ کڑا طبل الاستعمال
شکم پرور :- پیٹو، کھانا، حرمیں، فارسی
صفت، فصیح، رائج
قول فیصل :- بسیار خوری کے معنی میں شکم پرستی
بھی رائج و فصیح اور منبت ہے
شکم پھولنا :- پیٹ پھولنا، اردو صرف، فصیح، رائج
کہا کہ دم سے نکال دیتی پیر فلک
کہ قحطیات سے داسے کام ہے پھول شکم
شکم پر جو دیا ہے بھول پیٹ بھرا، آسودہ
فارسی، فصیح، رائج
شکم پر نیم :- فاقہ مستی
شکم پر سستین تناب رستی (مزارع اصفابین)
شکم پر سو کر کے کھانا :- (دستوری) پیٹ بھر کے کھانا
اردو صرف، فصیح، رائج
محفل ص :- زیادہ اصرار نہ کیجئے ہیں سوئیاں نہیں
کھا سکوں گا اس لئے کہ جو شکم پر سو کر کے کھا چکا ہو
شکم کی :- بالور کے پیٹ کا پوست جس سے پوستین
بناتے ہیں یا پر خور بڑے پیٹ کا مٹا، اور زاد پیدا کشتی
جیسے شکمی اندھا، فارسی، صفت (نور اللغات)
قول فیصل :- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
شکم کی :- اندرونی، جیسے شکمی ترکیب (نور اللغات)
قول فیصل :- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
شکم کی :- وہ کسان جو پرائی زمین بونے جوتے میں
تو ترکیب ہو کر اس کا نام چواری کے کاغذات یا
مندوبت میں مدح نہ ہو، اجارہ دار، اردو مذکر، اہل ترکیب

قول فیصل۔ اسی کو کسی کا شکر بھی کہتے ہیں جو وہ دور میں گرایہ دار کے گرایہ دار کو بھی شکر بھی کہتے ہیں یعنی دوکان یا مکان کے مالک نے جس کو گرایہ دار بنایا ہو اس نے اپنے کو اس کے مکان یا دوکان میں کسی دوسرے کو اپنی طرف سے گرایہ پر دے دیا تو یہ دوسرا گرایہ نام شکر بھی گرایہ دار ہوا۔

شکن۔ (فتح اول، تشدید دوم مفتوح) وہ صورت جس کے مزاج میں بظنی اور بیگمانی ہو دوسروں کی طرف سے کسی پر بھروسہ نہ کرتی ہو۔ (اردو موش عورتوں کی زبان۔)

محل ص۔ میں لاکھ ایمان داری سے کام کرتی ہوں مگر وہ مجھ پر بھروسہ نہیں کرتی بڑی شکن ہیں۔

قول فیصل۔ اس صورت کو بھی کہتے ہیں جسے ہمارے کی طرف سے اطمینان نہ رہتا ہو۔

شکن۔ (بکسر اول، فتح دوم، بل، فارسی موش، نصیح، راج)۔

محل ص۔ اس چاندی میں کی شکن یا دکان پر تیش قول فیصل۔ دہلی میں نہ کر بھی ہے۔

دکھانا آسمان سے جو روئے زمین کی سر اسے رشک اور تیری جیسے کا شکن تھے (دق)

شکن۔ (بج، فتح، فارسی، موش، نصیح، راج) لائی ہے یہ اڑا کے شکن زلف یار کی

تیری چڑھی ہوئی ہر شب انتظار کی

قول فیصل۔ دلی میں نہ کر بھی ہے

اچھی بھی اسیری تھوے شکستہ پر کی

اچھا شکن بڑھایا گیسو سے پر شکن میں

شکن۔ (پرس، فارسی، موش، نصیح، راج) تری فصل میں خوبان جہاں ماکھار گرتے ہیں۔

شکن۔ (مرکبات میں) توڑنے والا فارسی نصیح، راج۔

محل ص۔ اے طوطی شکر شکن و شاعر شیرین سخن لا اہل

قول فیصل۔ شکستن کا امر و اکثر اہم فاعل ترکیبی کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے بت شکن

ہمت شکن، دل شکن وغیرہ

شکن۔ (آلودہ دیا) شکن آلودہ شکنیں

کہنے والا، فارسی تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان تھیں

محل ص۔ عاشق کے محبوب کا غیظ و غضب اور شکن آلودہ

شکن آلودہ ہیں (بکسر اول، دے، دیکھی گئی ہے)

شکن۔ (آنا، موش، نصیح، راج)۔

محل ص۔ ساتھ ہی اس کے جہانگیر کو پہنچی جو خبر

آئی عینا میں (بکسر اول، عدالت پر شکن) شکی

شکن۔ (آنا، موش، نصیح، راج)۔

محل ص۔ کپڑے وغیرہ پر چس پڑنا، (اردو صرت، نصیح، راج)۔

محل ص۔ مکنہ و صاحب اتنے نفاست پسند

انسان تھے کہ اپنے انگر کے کے دامن میں شکن آنا

پسند نہیں کرتے تھے۔

شکن۔ (پڑنا، موش، نصیح، راج)۔

محل ص۔ اگر عریضی عیار میں کا ذکر ہوتا روز حشر

و خیر تمام نہ ہو۔ ایسا کامل و اکمل جہاں دیدہ و گرم

سرد عالم چٹنیدہ اگر کسی کی چٹانی پر شکن پڑے

سفر جا کر اس سے حزن پیدا ہوں مطلب دلی سے

آگاہی ہو جائے۔

شکن۔ (پڑنا، بکسر اول، چس پڑنا، (اردو صرت، نصیح، راج)۔

محل ص۔ تم نے ایسا بے سلیقے پن سے نہ کیا کہ اگر

میں جا بجا شکنیں پڑ گئیں۔

شکنجہ۔ (بج، موش، فارسی، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان

شکنجہ سیر نیم نانہ سچی ہو شکنجہ استین سنگ سچی (لہجہ افغان)

شکنجہ۔ (بکسر اول، فتح دوم، سکون سوم و فتح چارم) مجرموں کو سخت سزا دینے کا آلہ جس میں

ان کی انگلیں کس دی جاتی ہیں۔ فارسی، مذکر

قریب بہ نزدیک

سزا دے اے جنوں کی ہوا حالت حقل کی میں نے

مشانہ پائے سیرے لے چاک گریبان کا شیر

قول فیصل۔ صاحب شریح (آنا، موش، نصیح، راج) میں

گندہ گار کے لے ایک خاص قسم کا خداسہ کہ اس کی

پوٹیاں ایک صورت خاص سے تراش کر زخموں میں

نک بھرتے ہیں۔ (کردن و کشیدن کے ساتھ استعمال ہے)

اب ان مموں کے اعتبار سے زبانوں پر پڑتی

شکنجہ۔ (جلد سازوں کے ایک بیج دار اوزار کا

نام جس میں کتابیں دبا کر کاٹتے ہیں یا پشتہ کس پر تپا

کرتے ہیں۔ اس میں چوڑیاں سی بنی ہوتی ہیں اس کے

ذریعے سے بیج کسا جاتا ہے۔ (اردو مذکورہ خروں کی اصطلاح

کریں گے صحیح معنی فہم اجزاء پر تپاں کو

شکنجہ میں بہت کھینچیں گے صحتان اپنے دیوان

شکنجہ۔ (دکانیہ، مذکورہ مذکورہ۔ ایذا، اردو

مذکر، نصیح، راج)۔

شکنجہ۔ (دلی، رباعی کی کل ۵ کلمہ پہلے کا

آلہ۔ اردو)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

شکنجہ آبی۔ ایک قسم کے روئی دبانے کے بیج

کا نام جو بانی کی دیکھ ذریعے سے نہایت کم حجم کر دیتا

ہے اس کا موجد ایک شخص برمانا نامے یورپین تھا

چنانچہ اس کا نام ہی شکنچہ برمانا، مشہور تھا کہ مذکر۔

(فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور پر زبانوں پر نہیں ہے۔
 شکوہ کرنا :- دکھ دینا، تکلیف دینا، تنگ کرنا، اردو
 صرف، فصیح، راج۔
 حیل صفت۔ مرنانا ایک ایک پتے کو پریشان کرنا
 بال گزری اور گزرا کر، ٹیکس، جب الادا ہو تو جہادری
 کا مقدمہ الگ چل رہا ہے۔ شکوہ میں نہیں گئے میں خدا کا
 قول فیصل۔ انہیں معنی میں شکوہ میں آجانا، بھی
 زبانوں پر ہے۔ مصائب میں گرفتار کرنا کے معنی میں
 شکوہ میں پھینا، اذیت پہنانا، بھی دیتے ہیں۔
 شکوہ میں رکھنا :- عذاب میں رکھنا، اذیت
 دینا۔ اردو۔ صرف، فصیح، راج۔
 دل تیار کو عاشق کے رکھتے ہیں شکوہ میں
 شکوہ میں کسنا دیا، کس دینا :- بہت اذیت
 دینا، سخت سزا دینا، اردو صرف، فصیح، راج۔
 شکوہ میں فلک کس دیا جو غم نصیبوں کو
 پر کیا کر کہ اب دم توڑنا بھی سخت مشکل ہے، اہم
 شکوہ میں کھینچنا :- دردناک سزا دینا، سخت
 عذاب میں مبتلا کرنا، کمال اذیت دینا۔ اردو صرف
 فصیح، راج۔
 نام جس نے عشق کا روئے کتابی کے لیا
 اس کو زلفوں کے شکنجے میں کھینچوانے لگا
 شکوہ میں کھینچنا :- ہر طرف سے جکڑ دینا، سخت
 سزا دینا، نہایت تنگ کرنا، اذیت پہنچانا، اردو
 صرف، فصیح، راج۔
 پہل آیا نہلات آیا بچانے

شکوہ میں انہیں کھینچنا قضا نے (مروج المفاہین)
 قول فیصل۔ جلد ساز، ایک بیج دار آسے میں
 کتاب کو دبا کے کاٹتے یا پتلا کرتے ہیں۔ یہ بھی شکوہ
 میں کھینچنا ہے۔
 کریں کے جمع معنی فہم اجزاء پریشان کرنا
 شکوہ میں بہت کھینچیں گے صحافی اپنے پوائنٹ
 شکن در شکن :- بہت بیج دار بیج در بیج
 زلف اور گیسو کی صفت مستقل ہے فارسی، صفت
 فصیح، راج۔
 وہ دل کہ لانا سکھاتا چاہیں ہیں کی تاب
 زیر شکنہ زلف شکن در شکن میں جو دقت
 شکن دینا :- بن دینا، شکن ڈالنا۔ اردو
 صرف، تفسیل الاستغالی۔
 یہ پڑ گئیں تن لاغریں دھجیاں ہیں پیر
 کہ اتنے زلف میں بھی وہ شکن نہیں دے
 شکن ڈالنا :- (معدی) نشان ڈالنا، کاغذ
 موڑ کر نشان کرنا، تھک کرنا (فرنگ مصفیہ)
 قول فیصل۔ اہل کھنڈ کپڑے کے لئے بوستے
 ہیں جیسے تم نے استری کیا ہو اگر تہ پیٹی میں رکھ
 کے شکنیں ڈال دیں :-
 شک کا لانا :- شبہ دور کرنا، اردو صرف، فصیح، راج۔
 حیل صفت۔ بھتیس خیال ہو کہ میں نے شکایت کی
 یہ واقعے کے خلاف ہو یہ شک اپنے دل سے نکال
 ڈالو۔
 قول فیصل۔ اس کا صرف دل ہی کے ساتھ
 ہے۔ اس کا لازم شک دل سے نکلا بھی راج و فصیح
 ہے جیسے جب انہوں نے قرآن کی قسم کھائی
 تو میرے دل سے شک نکلا :-
 شک نہیں :- شبہ نہیں، یقیناً، اردو فقرہ

فصیح، راج۔
 حیل صفت۔ اس میں شک نہیں کہ منشی صاحب
 نے آج کے جلسے کے لئے صلیبی سے انتظام کیا تھا
 (رام اور جوان ادا)
 قول فیصل۔ شک نہیں اس سے پہلے اس میں
 کا اضافہ کر کے کہتے ہیں (اس میں شک نہیں) ادا
 کبھی اس میں کوئی شک نہیں ہوتے ہیں۔
 شکوہ :- (فصح اول و دوم معرفت) بڑا قدر
 شناس، بہت شکر کرنے والا، عربی، صفت، تعلیم
 یافتہ طبقے کی زبان۔
 شکر خدا کہ عشق تباں میں شکوہ رہوں
 راحت ملی جو رنج مجھے پار سے ملا
 قول فیصل۔ بغیر شین شکوہ رکھنا صحیح نہیں۔
 شکوہ :- خدا کا نام، عربی، اندک، راج۔
 شک :- (بغیر اول و دوم معرفت) شک کی جمع
 عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
 دھو گئے لوح مبارک سے سب اہام و شکوک
 شکوے صفو عالم سے سب ادیان و مل
 قول فیصل۔ شکوک پیدا ہونا (یا) پیدا کرنا،
 شکوک دور کرنا (یا) ہونا، شکوک رفع کرنا (یا)
 ہونا اور شکوک ہونا وغیرہ اس کے صرف ہیں
 جیسے میں نے اسے شروع سے دیکھا شروع
 کیا ہے کہیں کہیں مجھے شکوک پیدا ہوتے ہیں
 (رسالہ اردو کے علی بابہ ماہ جولائی دسمبر ۱۹۱۲ء)
 امتحان قریب ہے۔ اگر کتاب کا مطالعہ کر لیا ہو تو
 تجھے شکوک کم ہوں ان کو رفع کر لیجئے تو بہتر ہے۔
 وہ کتابیں تھیں یک قلم متردک
 اصل مطلب یہ ہے کہ شکوک
 شکوہوں کے دفتر کھلنا کھل جانا :-

کافیہ بہت شکوہ کرنا۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔
 لکھا، وہ سب بالیں میں اور شکوہ کے ہیں نہ تر کھے۔ مرز
 کھل کے بس شکوہ کے خیر ترار۔
 ایک مرانا سر جو راہ پر۔
 شکوہ :- دیکھرا دل، سکون دم، رنج چارم،
 گدہ شکایت، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔
 چاک جگر، دل کا جب شکوہ بجا ہوتا
 ریسف کا زلیخانے دامن تو سیا ہوتا
 قول فصیل :- عربی میں شکوئی بروزن دعویٰ یعنی
 شکوہ کرنا۔ فارسیوں نے شکوہ دیکھرا دل و سکون دم
 کر لیا۔ اور معنی گدہ شکایت، استعلا کرنے لگے۔ کرنا
 اور ہونے کے ساتھ اس کا صرف ہو۔
 غیر شاکی ہو تو ہودہ غیر ہے
 تم نے کس منہ سے مرا شکوہ کیا
 اہل محفل سے ہو گدہ بے سود
 (ہونا) مجھ کو شکوہ ہے میر محفل کا عزیز بکنوی
 شکوہ :- دیکھرا دل و داد مجبول، بزرگی و بزم
 شان و شوکت، فارسی مؤنث
 مدح سے مدوح کی دیکھی شکوہ
 یاں عرض سے رتبہ جو ہر کھلا
 ہر جان فرس شکوہ دکھانا تھا طور کی
 بکلی قدم قدم پہ چپکتی تھی نور کی
 قول فصیل :- اردو میں : انوں پر کبیرا دل جو
 (شکوہ) مولف فرنگ آصفیہ نے مذکر بھی لکھا
 ہے۔ بکنویں اب مذکر ہی ہوتے ہیں۔
 شکوہ زبان پر نہ لانا :- بالکل شکایت نہ
 کرنا۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔
 خدنگ و نالہ کھا یا لیکن نہ لایا شکوہ کبھی زبان پر
 ذوق و لہی

شکوہ سنج :- شکایت کرنے والا، شاکی، فاری
 ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 شکوہ سنج رشک ہم دیکر نہ رہنا چاہیے
 نیر از انوسن از رائیہ تیر آشنا
 قول فصیل :- رہنا اور ہونے کے ساتھ اس کا صرف
 کیوں شکوہ سنج گردش یل دنیا میں
 اک تازہ زندگی ہو ہر اک اقلاب میں
 شکوہ سنجی :- شکایت کرنا، شکایت کرنے کی
 صورت حال، فارسی ترکیب، مؤنث، تعلیم یافتہ
 طبقے کی زبان
 شکوہ کرنا :- گدہ کرنا، شکایت کرنا، اردو صفت
 فصیح، رائج۔
 ناگہاں شکوہ پیدا ہو کر بیٹھے ہم
 اب یہ ہے فکر کریں ان صفائی کیونکر
 شکوہ گزاری :- گدہ گزاری، دوتا نہ شکایت
 فارسی ترکیب، مؤنث، متروک۔
 اس سے گدہ کیا کبھی اس سے گدہ کیا مصحفی
 اوقات یوں ہی شکوہ گزاری کیونکر
 شکوہ لے کے بیٹھنا :- گدہ کرنا، شکایت کرنا،
 اردو صفت، عورتوں کی زبان
 پسند آیا اچھیں مجھ کو اسی کا شکر کیا کم ہے
 کہ شکوہ لے کے بیٹھیں آپ لیکر کرتے ہیں
 شکوہ مشد :- شکوہ کرنے والا، فارسی صفت
 تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، تلسیل و استنار
 گستاخیوں کے اس کی بہت شکوہ مند جو
 دل میرا مجھ کو دے دو اگر نا پسند ہو
 شکوہ ہونا :- گدہ ہونا، شکایت ہونا، اردو
 صرف، فصیح، رائج
 آپ کے ہوتے دنیا دے میرے دل پر راج کریں

اسے مجھ کو شکوہ ہو خود اپنے پر وای کی قیل و قال
 شک ہایا :- (بفتح) شکی، بدظن، بدگمان
 اردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔
 قول فصیل :- عورت کے لئے شکہا کی کہتی ہیں۔
 شک ہونا :- شبہ ہونا۔ اردو صفت، فصیح، رائج
 سبے ساختہ اٹھی جو وہ تو بہ شکن نگاہ
 خود مجھ کو شک ہو کہ مسلمان نہیں رہا
 قول فصیل :- سبھی سنوں میں اور بطور استغفار
 بھی متعل ہے۔
 جب نہ کچھ ہو تو دل میں شک کیوں ہو
 لئے ملے ہیں پھر چپک کیوں ہو
 شکلی :- وہ شخص جس کو طہارت کی طرف سے
 اطمینان نہ ہو۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔
 محل جہ :- وہ بڑے شکی انسان ہیں دن رات
 حوطہ طہارت کیا کرتے ہیں کسی سے مصافحہ بھی کرتے
 ہیں تو مین دفعہ ہاتھ غوطہ کرتے ہیں۔
 شکلی :- بدظن، بدگمان۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج
 محل ص :- وہ ہر وقت حساب کتاب کیا کرتے
 ہیں کسی پر بھروسہ نہیں کرتے بڑے شکی انسان ہیں
 شکیب :- دیکھرا دل و دم سکون یا مجبول
 صبر، تحمل، ہمداری، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔
 آہ وہ فارت گر صبر و شکیب
 سلسلہ زلف شکن در شکن
 قول فصیل :- انیس سنوں میں شکیبائی بھی بڑے
 ہیں جو مؤنث کی اور فارسی ہو۔
 کوئی سمجھا کہ یہ خبکا کی کسی عدا آئی
 دل نازک تھا شیشہ اور تھپتھپی شکیبائی
 شکیل :- (بروزن اصل) صورت دار
 خوبصورت، خوش وضع، اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

شگوفہ ہونا - کہنا - اردو صرف تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

شگوفہ ہونا غنچہ دل نہ میرا علم
شگوفہ - دہضم اول و دوم - شگون کا مخفف
یہ لفظ سنسکرت شگون - شونہ نیک - گن - ہر چیز
سے منسوب ہے - فال - مبارک اور سود ساعت
دیکھنا - پرندوں کے اڑنے سے ہو خواہ ان کی
ہولی سے - خواہ آدمیوں اور وحوش کے چلنے پھرنے
یا اور کسی ذریعے سے - فارسی، سنسکرت (ذواللغات)
قول فیصل - مولف لغات اللہ لکھتے ہیں -

یہ لفظ فارسی اور سنسکرت دونوں میں ایک
ہی طرح آیا ہے یعنی کاف تازی دونوں جگہ
موجود ہے مگر کاف فارسی سے زیادہ متعلق ہو گیا
ہے - اصل میں سنسکرت ہی سے یہ لفظ لیا گیا ہے کیونکہ

شگوفہ - یعنی فال اور اچھی خبر دینے والا آیا
ہے وہاں شین مجھ ساکن ہے فارسی میں مضموم
فارسی والے اس کو شگون کا مخفف کہتے ہیں
یہ اصل میں شک یعنی لائق ہونا اور
کلمہ ازاد سے جو تین کلام کے لئے آتا ہے

مرکب ہے مگر ہمارا قیاس یہ کہتا ہے کہ اگر
اس کو آگے یعنی اچھا اور آگے یعنی ختم
سے مرکب خیال کریں تو کیا قیامت ہو کیوں کہ
شگون حمد نتیجہ رکھنے ہی سے عبارت ہو
اور سنسکرت دونوں صورتوں میں رہتا ہے
فرنگ ترکہ میں اس کو ترکی بھی قرار دیا ہو

وہی لکھو عام طور سے شگون بولتے ہیں -
شگون - نیک، خیرانہ، اردو (ذواللغات)
قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -
شگون سچا زاد ستارہ کا جوڑ لکھا، فال دیکھنا
(ذواللغات)

قول فیصل - یہ اہل ہندو کی اصطلاح ہے -

شگون کرنا - کسی کام کو - چھ وقت میں شروع
کرنا، ابتدا کرنا، پیل کرنا - (ذواللغات)
قول فیصل - اردو میں شگون کرنا کہتے ہیں -
شگون لینا - فال لینا - (ذواللغات)
قول فیصل - اردو میں شگون لینا ہو -

شگون ہونا - کسی کام کا اچھی ساعت میں نہ ہونا
(ذواللغات)

قول فیصل - اردو میں شگون ہونا بولتے ہیں -
شگنی یا شگونی - فال، فالیا، بخوبی نہ کرنا
یا شگنیوں کو تباہی و سن
نقرو کیا نیک ساعت کا دن میرا

شگوفہ - (مجرادل و فاد صرف) بغیر کھلا ہوا
بھول، بکلی غنچہ - فارسی، مذکورہ تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان

میں غیب لطف پر شگوفہ دگل
باغ رنگین جس سے ہے باکل (ذریعہ حشر)
قول فیصل - مولف فرنگہ آصفیہ نے گل، بھول
بھی سنی رکھے ہیں جو لکھنؤ میں رائج نہیں -

شگوفہ ہونا - عجیب، انوکھی بات، اردو (مذکورہ)
ضیغ، رائج -

گل پھلے ملتے نہیں ہیں جہے میں اپنے
ادنیٰ یہ شگوفہ ہے نسیم مہری کا آتش

شگوفہ ہونا - طرہ - اردو (تیل الاستعمال)
بے دہنی اور شگوفہ ہونی

عجب عجیب عجب میں نہ ہو گیا
شگوفہ پھلانا - (مندی) فتنہ برپا کرنا، اردو
صرف، سترک -

دکھلا کے یہ بہار شگوفے پھلائی گئے
اڑھا نہیں درشاہ گنارے برب

شگوفہ پھولنا - عجیب و غریب بات ظاہر ہونا
نئی بات اچھا کھڑی ہونا، اردو صرف، ضیغ، رائج
صدایہ سر زمین کو چہ قافلے سے آتی ہے
شگوفہ پھولتا ہے اک نیار و زار گشتاں میں
کیا کیا شگوفے پھولتے رہتے ہیں رات بھر
صبح ہمارے یار کے کوچے کی شام ہے
شگوفہ پھولنا - فتنہ برپا ہونا، اردو صرف
ضیغ، رائج -

شگوفہ کوئی بھولے گا یہ صحت رنگ لے گی
اتیرا چھا نہیں ہو ٹیٹھا ان گلزاروں میں
شگوفہ - ازہ جنوں دارغ عشق کا پھولا
خبر کے ہو کہ کب موسم بہار آیا
شگوفہ چھوڑنا - (کنایت) کوئی فتنہ انگیز اور
تعب خیز بات کہنا - اسی بات کو جس سے فساد
برپا ہوا وہ آپ الگ ہے انوکھی بات پیش کرنا
اردو صرف، عورتوں کی زبان -

محل صرا - انھوں نے بیٹھے بٹھائے اچھا شگوفہ پھول
کھنے لگے آدھی آتی - (ضمانہ آزاد)

رقیب سا فتنہ ہے ان کے یہ خوف ہو ہم کو
کوئی شگوفہ نہ چھوڑے ہمارے چہلوں میں
کیا مایہ کو چھوڑا بھولوں نے کیا شگوفہ
بہیں پکارتی ہے سیاد کو جن میں اتیر

شگوفہ دکھانا - محبت دکھانا، ہا میں
پھینانا، انوکھا معاملہ ظاہر کرنا، آفت ناگہانی میں
میں مبتلا کرنا، اردو صرف، قریب بہ سترک
تخم الفت نے شگوفہ یہ دکھایا مجھ کو
دخت پر خار کے کانٹوں پہ لایا لکڑی کو ستر

شگوفہ کاری - بے گلی کاری، فتنہ، سنسکرت،
تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان، تیل الاستعمال

ہر شاخ میں ہے شگونہ کاری
شترہ ہے قلم کا حمد باری
شگونہ کھلانا ہے ہندی، پھول کھلانا، بہار
دکھانا، اردو صرف،
کیا فصل باری نے شگونے ہی کھلائے
مشتوق میں پھرتے سر بازار بستنی
شگونہ کھلانا، دکانیہ، فتنہ اٹھانا، اردو
صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔
شگونہ کھلانا: لازم گل کھلنا عجیب و غریب
بات کا ظہور ہونا، فتنہ اٹھنا، اردو صرف، فصیح رائج
دیکھ بھل کوئی گلشن میں شگونہ نہ کھینے
بات کیا ہے جو دے پاؤں صہا آتی جو
شگونہ لانا: انوکھی بات کرنا۔ فتنہ برپا کرنا
آفت لانا، اردو صرف، سترک
روپ پر ہے یار کا بارغ جوانی دیکھئے
کا شگونہ لائے سینے کا اگھا ہاں کے برس
شگونہ لانا: ہندی اور تفریح کا موقع
اردو صرف، قیل الاستمال
اس نے تو گل ارم تباہ (مکھڑا زبیم)
لوگوں کو شگونہ لانا آیا
محل صہ میاں زاد پھر آپ جانے ایٹل لگی باز آدمی
مکتب خانہ کا خاکہ اڑا کر باجی مووی صاحب کا
اعمال نامہ چپ کر قیمت سوئے دوسرے گاؤں
داؤں کو شگونہ لانا آیا ہر اشتہار کے پاس ہٹ
کے ہٹ کے صبح (فنانہ آزاد)
شگونہ لانا: دکانیہ، عجیب دکھانا
(نور اللغات)
قول فیصل: اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
شگون ہونا: دو بھنم اول و دوم صرف، خال

وہ کام جو ساعت و لمحہ کے کیا جائے۔ فارسی مذکور
فصیح، رائج۔
سمجھا وہ کہ ہے شگون ہونا
نہو لایکہ آتیں میں پالا (مکھڑا زبیم)
قول فیصل: فتنہ باطلان نون ہی اس کو
استمال کرتے ہیں۔
شگون اچھا ہونا: نیک فال ہونا۔
اردو صرف، فصیح، رائج۔
مکھڑا زبیم کے پھر گئی جو مٹی بائیں آنکھ
شگون کون سا اچھا برائی کیا کیسے
شگون ہونا: فال بد برائی فال کسی کام کو
شروع کرتے وقت کسی برائی بات کا فاسر مولانا
ترکیب فصیح، رائج۔
محل صہ: تم سفر کے لئے نکل رہے ہو قیل بیچے دا
نے آواز لگائی یہ شگون ہونا ہے۔ تم ابھی توڑی ہو
کے پھر باڈ۔
شگون ہونا: فال کا بد ہونا۔ اردو
صرف، فصیح، رائج۔
محل صہ: بختیارک نے جواب دیا۔ کہ یہ شگون
راہ ہے (لسم سوش ربا)
شگون ہونا: نیک ساعت میں کوئی
کام شروع کرنا۔ یا کسی رسم کو شروع کرنا
بزرگ کسی بات کا کرنا بات پھرنا، نسبت کرنا
اردو صرف، اہل کھنڈ ذیل کے معنی میں زیادہ بولتے
ہیں۔ (فرنگ آصفیہ)
قول فیصل: شادی بیاہ کے موقع پر کسی رسم کو
معمولی طریقے سے ادا کرنا تاکہ بات نہ بچھڑے ہو جائے
جیسے سارے خیال میں شادی ابھی جگہ لے پائی
ہے مناسب یہ ہے کہ کچھ شگون نہ کرنا کہ

بات کی ہو جائے۔ کسی بڑی رسم کو چھوٹے پیمانے پر
ادا کرنا کو بھی شگون کرنا کہتے ہیں جیسے ایک کموڑا
ایک چوکی بھیج کے مانجا کیا، کیا ایک شگون کیا جو؟
شگون لینا: مبارک ساعت دیکھنا، فال لینا
اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔
مقرر خوش ملی ہوگی کریں تا شتر لائے
شگون شادی کا فتنہ کر سجا کر قبول لیتے ہیں
قول فیصل: پرندوں سے بھی شگون لیتے ہیں۔
دل کرتا ہے اس کو بچے کا جب قصہ تو تینا
مار کے عرصہ رنگ پریدہ سے شگون ذوق
شگون مٹانا: اچھی بری ساعت دیکھنا، مبارک
اور نامبارک گھڑی دیکھنا۔ اردو صرف، فرنگ آصفیہ
قول فیصل: یہ نیند توں اور ویاہوں کی اصطلاح
شگون نیک: فال نیک۔ کسی اچھی بات
کا ابتدا میں ظہور پذیر ہونا، فارسی ترکیب مذکور
فصیح، رائج۔
ہے شگون نیک یہ بھی دیکھا دیر زمان
کانگریس کا میر مجلس، میر مجلس ہے یہاں
شگون ہونا: لازم کسی کام کا ساعت
حید میں شروع کیا جانا اردو صرف، فصیح، رائج
ہیں بہار کا پہلے پل ہوا تھا شگون
عجیب خطہ دیکش و شہر دہرہ دون کلکتہ
شگون ہونا: اچھی فال دکھنا۔ دفرنگ آصفیہ
قول فیصل: اہل کھنڈ ان معنی میں نہیں بولتے
شگون ہونا: نسبت ہونا یا سنگی وغیرہ کی
رسم کا ادا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
قول فیصل: کسی بڑی رسم کا معمولی طور سے ادا
ہونا بھی شگون ہونا ہے جیسے اس غریب کے میاں
چوتھی کیا ہوئی ہے ایک شگون ہوا ہے۔

شکونیا۔ شکن بکارنے والا، اردو، مذکر
(فرنگی صغیر)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

شک۔ (فتح اول) لٹھ یا پاؤں یا جسم کا
بیکار ہو جانا اور پورے طور سے کام نہ دینا۔ وہ
لٹھ یا پاؤں یا جسم جو خشک ہو گیا ہو۔ عربی صفت
فصح، راجح۔

لے کے آئی تھی حق پرین خوں آلود
تیغہ مہر بھی لڑو الہی لبان کس شل نظم عابدی

شل۔ تھکا ماندہ، اردو صفت، فصیح، راجح
عمل صحت۔ برتن مانجھتے مانجھتے سیر لٹھ شل ہو گئے

شلاق۔ (فتح اول) تشہیر دم، تھپڑ مارنا
لکڑی مارنا، ترکی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قبول الاستعمال

پہنچا جس گل سے گل کو تھا آزار
خوب شلاق کی اسے کیا (دشت گلزار)

شلاق۔ جگ، رٹائی جگڑا خرشتہ
ترکی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جرح کے گندے دہیں دیں گے جھوس
دم نہ ماریں گے مگر گونجے شور شلاق ذوق

شلجم۔ (فتح اول) موسم، ایک مشہور ترکی کا
نام جو مزاجاً درجہ دوم میں گرم و تر ہے۔ عربی،

مذکر، راجح۔
قول فیصل۔ فارسی میں شلجم تھا اس سے اہل عرب

نے عرب کے شلجم کر لیا۔
شلجمی۔ منسوب بہ شلجم، فارسی صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
شلجمی کہیں۔ بڑی بڑی آنکھیں۔ اردو

موت، دہلی کی زبان (نور اللغات)
شلجم۔ (فتح اول) موسم، ایک مشہور ترکی کا

شلجم، فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ زبانوں پر زیادہ تر شلجم ہی ہے۔
شلجم سیمتہ بہ کہ فقرہ خام۔ پکا ہوا شلجم پانی

سے اچھا ہے۔ یعنی ادنیٰ سے ادنیٰ چیز جو ضرورت
کے وقت کام آئے اس سے اسے اعلیٰ چیز سے

بتر ہے جس کی اس وقت ضرورت نہ ہو، فارسی
شل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ (فرنگی مثال)

شلکٹ۔ (بکرا دل) فتح دوم مسکور مشہور
بندوقوں یا توپوں کی بارود جو سلامی کے واسطے یا کسی

خوشی کے موقع پر چھوڑی جائے۔ ترکی، مونث قلیل الاستعمال
نوحانے میں جو قفل مینا کی ہو صدا

شلک۔ گویا یہ عید گاہ ہو شلک و عید کی آہر
شلک اڑانا۔ بارود چھوڑنا، بندوق یا توپ

چلانا، توپوں کی سلامی دینا، گپ اڑانا، شگوفہ
چھوڑنا، شغلہ چھوڑنا، (بازاری) گوز کرنا،

پاد مارنا، اردو صفت۔ (فرنگی صغیر)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

شلک چلنا۔ بندوق یا توپوں کی سلامی
دی جانا۔ اردو، صرف، متردک

چلی شلک خادمانی شتاب
دیا ہر بانی سے اس کو خطاب اختر شاہ اردو

شلک چھوڑنا۔ بارود مارنا، سلامی اڑانا۔
اسی بات کہنا جو سخت ناگوار گزرے۔ اردو صفت

(دہلی کا ایک قدیم لغت)
قول فیصل۔ انھیں معنی میں شلک اڑانا بھی کہا

ہے مگر اہل لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے۔
شل کر دینا۔ تھکا دینا، اردو صفت۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس کا متعدی شل ہو جانا
بولتے ہیں۔

شلک ہونا۔ بندوق اور توپوں کی سلامی
دی جانا۔ اردو صفت، متردک۔

آئے ہیں کس بادشاہ ملک حشت کے قدم
ہوتی ہوں انوں کی شلک خانہ از بھر میں آہر

شلنگ۔ (بکرا دل) دوم) پڑنا کا بدلہ
حصہ، پانڈی کا انگریزی، کہ جس کا رواج

انگلستان میں ہے۔ انگریزی، مذکر۔
شلنگ۔ (بکرا دل) فتح دوم، کسی جگہ سے

کو دینا، چھلانگ، حجت، رزقہ، فارسی، مونث
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نہ چنچے گرد کو اس کی وہ بیک بکر رسا
کہ ہوئے عرصہ نہ چرخ جس کی ایک شلنگ ذوق

ماند شمع پیچے عدم کو کھڑے کھڑے
استادگی ہماری نروں کی شلنگ سے خواجہ دنیہ

قول فیصل۔ گھوڑے کے لئے بھی اس کا استعمال ہے۔
کیا راہواریا کا پھیا کرے کوئی

آہو کی جو کڑی کا ہی عالم شلنگ میں آہر
ناسخ نے مذکر بھی نظم کیا ہے مگر اب عام طور سے

مونث ہی ہے۔
تیر رہا کھڑا دہت شلنگ آب میں

جس نے زد کیے ہوں سو دیکھے شلنگ آب میں ناسخ
فارسی میں شلنگ کے لغوی معنی ہیں دونوں قسموں

کا درمیانی فاصلہ۔
شلنگ۔ ورزش کی ٹیپک، فارسی

مذکر۔ (فرنگی صغیر)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

شلنگا۔ (بکرا دل) فتح دوم) دور دور کا ٹانگا، اردو، مذکر

نصیح، راج۔

قول فیصل۔ یہ لفظ شلنگ بمعنی فاصلہ

میان دو قدم سے ماخوذ ہو زیادہ تر جمع کے ساتھ شلنگ بھرنا، شلنگ ڈالنا وغیرہ بولتے ہیں۔

شلنگ بھرنا :- چھلانگ مارنا، اڑنا

اچھلنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

ہوش اڑ گئے ہو اس کے بھری جس گھڑی شلنگ

آج سے جنت وغیرہ میں نیم بوت جگ

شلنگ بھرنا :- سلائی میں دو دو ٹانگے

لگانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

شلنگ ڈالنا :- کچا کرنا، سلائی میں دو دو

ٹانگے لگانا، کچی سلائی کے لئے کچی سلائی کرنا،

اردو صرف، نصیح، راج۔

جھل جھل :- اگر چاہتی ہو کہ گھٹنے میں جھول نہ

رہے تو پہلے شلنگ ڈال لو اس کے بعد شین کرو۔

شلنگ مارنا :- سلائی میں دو دو دو کے ٹانگے

لگانا، اردو صرف۔

(فقرہ ۱) سامن کا پیجاہ پٹے پٹے گھٹنے پر

سے نکل گیا پٹے ہی پٹے بیہوشی کھو نہ بھر دیا شلنگ

مارو۔ (نور اللفات)

قول فیصل۔ اہل کھنہ نہیں بولتے۔

شلنگیں بھرنا :- چھلانگیں مارنا، اچھلنا

کو دنا، اردو صرف، عورتوں کی زبان

جھل جھل :- میدان خوں کی تیاری جو۔ جلاؤ

شلنگیں بھر رہے ہیں۔ (مضمون ہوش ربا)

قول فیصل۔ اسی کو عورتیں شلنگیں بھرنا

بھی بولتی ہیں۔

شلنگیں لگانا :- چھلانگیں مارنا، اچھلنا

کو دنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان

جھل جھل :- عقاب بے حجاب نے باہر لے عیاری

ذات پر آراستہ کئے۔ سرنگ تفریق سے کہا، اسے

شہر یار اب غلام برائے عیاری جاتا جو۔ یہ کہہ کر

شلنگیں لگاتا ہوا طرف شکر اسلام کے چلا گئے ہوش

قول فیصل۔ اسی محل پر عورتیں شلنگیں لگانا

بھی بولتی ہیں جیسے "ایک منٹ چین سے نہیں

بھیجی سارے گھر میں شلنگیں لگا یا کرتی ہو کیا کر

شلنگیں مارنا :- چھلانگیں مارنا، اچھلنا،

کو دنا، اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اس محل پر شلنگیں لگانا بھی بولتی ہیں

شلوار :- (بفتح) پیجاہ کے نیچے سینے کا

جاگیا۔ فارسی، ہوش، متردک

قریب زیر ناف کا وہ اجارہ

اردو ٹکی و چپتی شلوار شاہ اردو

قول فیصل۔ یہ لفظ ربی شل بمعنی ران اور

دار کلمہ نسبت سے۔

شلوار :- ایک خاص وضع کا پیجاہ جس کے

اوپر کا گہر بڑا اور ہری گھٹنے کی طرح ہوتی ہے

فارسی سنٹ، نصیح، راج۔

چپکا گاڑے کاکب تک بازووں

مٹی شلوار تا کچا سینوں سودا

قول فیصل۔ پنجاب کے مرد اور دیہاتی کی عورتیں

زیادہ پہنتی ہیں اور دیہاتی کے مرد بہت کم پہنتے

ہیں۔ صاحب برہان نے بھیم شین بھی لکھا ہے

اردو میں بکرا دل بھی زبانوں پر ہے۔

شلو کا :- (بفتح اول و واد معرفت) ایک

قسم کا لباس جو کمر تک ہوتا ہے اور اس کی پلٹیں

کبھی تک ہوتی ہیں۔ اردو ڈنڈر، نصیح، راج

چھوڑا سا شلو کا تھا بھر خون پر سارا

قول فیصل۔ لفظ پاؤں وغیرہ کا قفاک جانا بھی اس کا مفہوم ہے۔

دو دریں کے زخم کاری سے تو حرکت ہزار چار تلواریوں میں مثل ہو جائیں ہاؤدود

شکلیتہ۔ الفتح اول: کس درم و سکون یا لے

سودت دفع چہارم: ثبات کا بڑا قیام، اللہ، ذکر، ترک

قول فیصل۔ صاحب عجائب اللغات لکھتے ہیں کہ ثبات کا بڑا قیام جس میں خیمہ تہ کو کے رکھتے

ہیں مگر موجودہ دور میں شکلیتہ ایک قسم کے مضبوط اور بوٹے کپڑے کو کہتے ہیں۔ مولف فرنگ

آصفیہ الفتح سے شکلیتہ کا اطلاق لکھا ہے جو مولانا سچ ہے مگر رسم الخط شکلیتہ ہی ہے۔

شکلیتہ ہو جانا۔ بھگ جانا۔ خرابی ہو جانا۔ اردو صرفت، عورتوں کی زبان۔

محل صبر۔ اتنی تیز بارش میں گھر چھاؤ گے تو ہیک کے شکلیتہ ہو جاؤ گے۔

شکلیتہ میں شیخ شکر میں شیخ۔ دونوں فساد کرنے والے۔ (مجاہدات ہندوستان)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ شکلیتہ میں شیخ نہ رکھیے شکر میں شیخ

نہ رکھیے۔ یعنی شیخ شکلیتہ کو پھاڑتی ہے اور شیخ جنگ کی گون کا نہیں (دخنیۃ الامثال)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ شکانت۔ کسی کی خرابی پر خوش ہونا، خندہ زنی، عربی، موزن تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

شیخ تو انہوں کی شہامت کا ہے۔ ظلم بھی اہل خرابیت کا ہے۔ تذیروا

شمار لے۔ (دفعہ اول) گنتی، مقدار، فارسی، مذکر فصیح، رائج۔

سہی پیہم ہے تراؤ دے کم و کیف جیات تیری منزل کو شمار سحر و شام بھی

بیکر طوں شمس ہزاروں اقامت بلکہ ان سے بھی کہیں بڑھ کر شمار ہزاروں

شمار لے۔ کسی ذمہ سے یہ مثال کرنا ہاؤدود صحت رائج

مستوق بندہ پرور تم سا اگر نہ ہوتا کون اپنے عاشقوں میں ہم کو شمار کرتا

شمار لے۔ اندازہ، تخمینہ، جابج، اردو دفرنگ، لکھنؤ قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

شمار لے۔ خیال، یاد، دھیان، اردو عجم کی زبان محل صبر۔ صاف کیجئے گلچے کچے شمار نہیں رہا آئندہ

جب آؤں گا آپ کی چیز ضرور لیتا آؤں گا۔ قول فیصل۔ ان معنوں میں کچھ عربی سے رائج

ہو گیا ہے۔ شمار، رہنا اور شمار آنا وغیرہ اس کے صرف میں جیسے تجھے کچھ شمار آ رہا ہے کہ آپ نے

بات مجھ سے کبھی پہلے بھی کہی تھی۔ شمار بندھنا۔ خیال رہنا، رہ رہ کے کسی ایک بات کا خیال آنا۔ اردو صرف، عجم اور

عورتوں کی زبان۔ محل صبر۔ ایسا کشت، دھون دیکھا تھا کہ رات بھر اسی کا شمار بندھا ہوا ایک منٹ کے لئے نہیں آئی۔

شمار دانے۔ وہ دانے جو بیج کے پھونکنے میں ہر بیکر طے کے حسابے واسطے ہوتے ہیں۔ اردو، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ انہیں کو شمار کے دانے بھی کہتے ہیں رو رو کے دانے لگتے ہیں ہم ہجران کے

یہ قطرہ ہائے اشک ہر دانے شمار کے شمار سے باہر ہے۔ بے حساب، افراط سے

شمار کنندہ۔ ایک عدد اور پڑتا ہے دوسرا نیچے۔ بیج میں ایک خط کھینچ دیتے ہیں اور پکے

عدد کو شمار کنندہ اور نیچے کے عدد کو لب نما کہتے ہیں جیسے ۱۲ یعنی منجملہ پانچ کے دس لے گئے۔ اصطلاح حساب دفرنگ، مفید

قول فیصل۔ اس کے عقلی معنی ہیں شمار کرنے والا اور یہ بھی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

اردو صرف، فصیح، رائج۔ قول فیصل۔ بقول پیہم علی کے فضائل کا احاطہ نہیں

کیا جاتا آپ کے فضائل شمار سے باہر ہیں۔ شمار قطار میں نہ ہونا۔ گنتی میں نہ ہونا کوئی

حقیقت نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔ قول فیصل۔ سبھی معنوں میں بطور استفہام بولتے

ہیں جیسے "وہ اچھے اچھوں کو خاطر میں نہیں لاتے تم کس شمار قطار میں ہو؟ درمیان میں شمار عاطفہ

لا کے شمار قطار..... انہ بھی رائج ہے جیسے "تار یک بے چاری کس شمار قطار میں تھی در ساری

کی جادو بکش خدمت گزار" دھیم ہوش رہا شمار کرنا۔ گننا، حساب کرنا۔ اردو، صرف فصیح، رائج۔

ہم اپنی عزت لک یہ خوشی ملتے ہیں مسج و خضر کریں پھر شمار سال عمر

کھل جائے میرا صبر ترا ظلم اسے ناک دھول کو میں گنوں تو شمار کچھ کر

شمار کرنا یا کسی ذمہ سے میں شامل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مستوق بندہ پرور تم سا اگر نہ ہوتا کون اپنے عاشقوں میں ہم کو شمار کرتا

شمار کنندہ۔ بکھنے میں کسر و عددوں سے ظاہر کی جاتی ہے۔ ایک عدد اور پڑتا ہے دوسرا

نیچے۔ بیج میں ایک خط کھینچ دیتے ہیں اور پکے عدد کو شمار کنندہ اور نیچے کے عدد کو لب نما

کہتے ہیں جیسے ۱۲ یعنی منجملہ پانچ کے دس لے گئے۔ اصطلاح حساب دفرنگ، مفید

قول فیصل۔ اس کے عقلی معنی ہیں شمار کرنے والا اور یہ بھی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

شمار کنندہ۔ ایک عدد اور پڑتا ہے دوسرا نیچے۔ بیج میں ایک خط کھینچ دیتے ہیں اور پکے

عدد کو شمار کنندہ اور نیچے کے عدد کو لب نما کہتے ہیں جیسے ۱۲ یعنی منجملہ پانچ کے دس لے گئے۔ اصطلاح حساب دفرنگ، مفید

شمار لگانا :- سوچنا، حساب لگانا، اردو صرف
نصیح، رائج

محفل صبر - رکھ رکھ کے شمار لگا رہا ہوں کہ ایک
روپیہ حساب میں کم کیوں ہو گیا وہ نہیں آ رہا ہے۔

شمار میں رہنا :- فکر میں رہنا، خیال میں رہنا
اردو، صرف، نصیح، رائج

رندوں کو کچھ غرض نہیں سات پانچ ہے
زاہد رہیں شمار میں روز حساب کے

شمار میں نہ لانا :- بے حقیقت جاننا، کوئی
دقت نہ سمجھنا، اردو صرف، غیر نصیح، رائج

قول فیصل - سبھی معنوں میں بطور استفہام رائج ہو
صدے اٹھانے والے میں لفظ حساب کے

کیا لائیں ہم شمار میں روز حساب کو
اس محاورے میں لفظ "ہیں" حذف جارہے کے بعد

بھی، کا لفظ زیادہ کر کے بھی بولتے ہیں۔ جیسے
ان کو اپنی دولت پر گھمنڈ ہو تو ہو اگرے ہم نہیں

شمار میں بھی نہیں لاتے؟ اس محاورے کو عورتیں
زیادہ بولتی ہیں۔

شمار میں نہ ہونا :- کوئی دقت نہ ہونا، اردو
صرف، غیر نصیح، رائج

قول فیصل - بطور استفہام بولتے ہیں۔
تو اردو لگائی گئی ہے اعتبار

اک "اے" لفظ کا جائز شمار میں نظم طلبائی
شمار نہ رہنا :- حساب کی حد میں نہ رہنا، گنتی

نہ ہو سکا، اردو صرف، نصیح، رائج
توفیق خیر کہتی ہے جو تیغ یاد کچھ

زخم اتنے کھاؤں گا نہ رہے گستاخ
قول فیصل - موجودہ دور میں عوام شمار نہ رہنا،

کو یاد نہ رہنا، خیال نہ رہنا، کے معنوں میں بھی بولتے

ہیں جیسے "روز سوچا ہوں کہ بازار سے ایک لائین
خرید لاؤں مگر جب بازار جاتا ہوں تو کچھ شمار نہیں تھا

شمار نہ ہونا - حساب نہ ہونا، گنتی نہ ہونا،
بے حساب ہونا، اردو، صرف، نصیح، رائج

ہجوم عیش و طرب اس قدر میں پہوا
دیر چرخ سے بھی ہو سکا نہ اس کا شمار

محفل صبر - بچپن میں ہم دونوں بھائیوں نے
اپنی سوتیلی ماں کے ہاتھوں اتنے رنج اٹھائے

ہیں جن کا شمار نہیں ہو سکتا۔
شمارہ :- ریاض، مالہ نہ یا سرمایہ رسالہ

اردو، مذکر، نصیح، رائج
محفل صبر - آغا آپ جواد صاحب ہیں، رسالہ

میار کے ایڈیٹر! آپ سے مل کر بڑی مسرت ہوئی
مجھے شوکت کہتے ہیں آپ کے رسالے کا منتقل خریدار

ہوں، ہر جہے بہت بے چینی سے انتظار رہتا ہے
اب کی ماہ فروری کا شمار بہت دیر میں آیا کیا

بات ہو گئی تھی۔
قول فیصل - اس طرح شائع ہونے والے رسالے کو گزری

میں نہیں کہتے ہیں۔ شمارہ اسکا نمبر کا ترجمہ ہو قبول مسرت مولائی
میرا اردو کے اس نمبر کو پہلے حصہ کہتے تھے جیسا کہ سو صحت

بابت ماہ اکتوبر ۱۹۱۱ء کے صفحہ ۱۲ پر گلکہ ریاض
کے ذکر میں لکھا ہے "گلکہ ریاض کی خاص خوبی یہ

تھی کہ اس میں حتی الامکان سب منتخب شعر و راج
کے جاتے تھے اور اس اصول کی پابندی اس سختی

سے کی جاتی تھی کہ بعض پرچوں میں دیر سے اتنا
کامل کی غزل کا صرف ایک ہی شعر چھاپا ہوا نظر

آتا ہے۔ اس وقت تک، نمبر کو حصہ سمجھنے
کا رواج تھا مثلاً اپریل ۱۹۱۱ء کے پرچے کو گلکہ

ریاض حصہ چارم جلد ۲ سمجھتے تھے۔

شمارہ :- شمار گنتی، حساب، فارسی، مذکر
متروک۔

نہ اس کی بے دلی کا تھا کنارہ
نہ اس کی آرزو کا تھا شمارہ

قول فیصل - شمار میں نہ آنے کے معنی میں شمار
میں نہ آنا بھی تھا وہ بھی متروک ہے۔

ملی حشمت اسے تب ایسی اک بار
کہ آدے وہ شمارے میں نہ رہا

شمارہ ہونا شخص کے لئے آدے میں شامل
سمجھا جانا، اردو صرف، نصیح، رائج

جن کا ہے عالموں میں آج شمار
کچھ انہیں علم سے نہیں نسبت نظم طلبائی

قول فیصل - جگہ کے لئے بھی اس کا استعمال
ہے جیسے "ہمارے ملک کا شمار ترقی یافتہ

ملکوں میں ہے" چیزوں کے لئے بھی بولتے ہیں جیسے
"اگرچہ یہ کتاب مختلف شعرا کے کلام کا انتخاب

ہے لیکن ہر شاعر کے کلام سے پہلے اس کے مختصر
حالات بھی لکھے ہوئے ہیں اس لئے اس کا شمار

تذکرہ شعرا میں ہے۔
تو کیا ہیں ہی گندہ کا جن یار نہیں

لگاؤں کا گناہوں میں کیا شمار نہیں؟
شمار کی :- باطنی، اس کا معنی شمر دن

ہے جس کے معنی ہیں گناہ۔ اس کا استعمال
مرکبات میں ہوتا ہے۔ جیسے اختر شماری، مردم

شماری وغیرہ
شماس :- بفتح اول و تشدید دوم، آفتاب

پرست، سورج کی پرستش کرنے والا، بگڑ
تر سما :- وہ شخص جس نے آتش پرستی کا طریقہ

ایجاد کیا تھا قوم ترسا کا سردار یا بچاوری

جوزج میں سرمنڈا کے سبب میں چٹھا رہتا ہو عربی
مذکر
قول فیصل۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہو۔
شمارع۔ شمع ڈھالنے والا، سوم تہی بنانے والا۔
عسودہ، مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
قلیل الاستعمال۔

ہو گیا روشن سینوں کی جو بس بنا و ظلم
گو نہ ہو زبور اسے شمار جو پیدائش خواہد آید
شمال۔ دبا کسر، اترا، قلب شمالی کی سمت، عربی
مذکر، فصیح، راجح۔

دیکھ کر نقشہ مرے دل کا وہ فراتے ہیں
مذہب اس کا ہے اچھا شمال اچھا ہو وجاہت
قول فیصل۔ مولف فرنگیہ صفیہ نے لکھا ہو کہ
عرب کے لوگ کہے کو ایک فرسی شخص قرار دے کے تنویر
کرتے ہیں کہ اس کا منہ شرق کی سمت پشت مغرب کی
طرف رہنا لکھ جنوب کی جانب اور بایاں لکھ
شمال کے رنج ہو۔ شمال کو شمال اس لئے کہتے ہیں
کہ اس کے مغوی جہی ہیں بایاں لکھ۔ مولف مذکور
نے شمال معنی عادت بھی لکھا ہو۔ لیکن ان معنی میں
اس کا تعلق اردو سے نہیں ہو۔

کئی کے ساتھ اس کا استعمال میں ادھر حرف ہا
کو محذوف کر کے بھی دینی جاں شمال میں کرنا
چاہیے وہاں صرف شمال کو دیتے ہیں۔
اسے ماد تیری ہم کے دونوں میں سرورش
ہیں قلب جنوب شمال آسان پر ابیر
شمال رو دیا، شمال رویہ۔ وہ مکان
جس کا رنج اتر کی طرف ہو۔ فارسی ترکیب
صفت۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ شمال رویہ والاں والاں بنوانے کا لفظ تھا۔
(توجہ انصوح)

شمالی۔ شمال سے منسوب۔ اتر کا، فارسی
صفت جیسے شمالی اخلاص و غیرہ۔
شماہ۔ خوشبو جو کسی چیز سے سونگھیں،
عربی موش، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

شمار لائی، بنا کھت لگی
چنور کرنے کے گیسوئے سنبل (سراج المصابین)

لکھا شاہوں نے بہرے پاس نامہ
تری شادی کا جس میں جو شمار (دنیائے اولیٰ)
شماۃ العنصر۔ ایک قسم کا عطر غری فصیح راجح
شمالی۔ (دفع اول و کسر کمرہ) عادتیں،
خصائیس، عربی، موش۔

ہم ان کی جانتے ہیں سب خصائل
نہ بدلیں گی کبھی ان کی شماکی (قرآن مجید)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں عادات و شمائل کی ترکیب
کے ساتھ بہت کم رائج اور مذکور عربی میں یہ لفظ
شمالی کی جمع جو جس کے معنی یہ صفت، عادت
شمائل ملتا۔ صورت، وضع، فارسی موش
قلیل الاستعمال۔

جو دیکھی اس کی وہ نہ یا شمائل
فرشتہ صورت و نیکو خصائل (دنیائے اولیٰ)
جو دیکھی آگے یوسف کی شمائل
ہوئی مفتون وہ اس پر بعد دل (دنیائے اولیٰ)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس کا استعمال زیادہ
تر شکل کے مرادف کے طور سے جو یعنی شکی و شمائل
کہتے ہیں جو موش ہے۔

واہ کیا خوب جوانی میں نکالا جو بن
آپ کی شکل و شمائل کبھی ایسی تو نہ تھی
ترکیب کے ساتھ ہی اس کا استعمال ہو جیسے
زہرہ شمائل (زہرہ کی طرح خوبصورت) مثلاً

اب دل لگی دیکھنے کہ پیر فرشتہ اور نوجوانان
ختم اند کم سن لڑکے سب کے سب بے دھڑک
اس مشرقی خصائل اور نہ ہرہ شمائل کو گھوڑے
ہیں۔ (شماۃ آزاد)
اور کئی ترکیبیں بھی تھیں ہیں۔ مثلاً فرخ شمائل
کہا یوسف کو اسے فرخ شمائل
فرشتہ صورت و نیکو خصائل (دنیائے اولیٰ)
ماہ دیا، مد شمائل۔

زینبا تھی اگر از لب کہ غافل
کہ آریا جو دہاں اکہ نہ شمائل (دنیائے اولیٰ)
نیکو شمائل۔

جب آوے یوسف کی شمائل
وہ سب بھی اس کے آگے ہوتی ہیں (دنیائے اولیٰ)
شماہم۔ (شیمہ کی جمع) خوشبو میں، جو
ہو گئی جاہلی۔ عربی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
شمار۔ دبا کسر۔ جو المزد) یزدی کے ایک
سپہ سالار کا نام جو قاتل حضرت امام حسین
تھا۔ عربی، مذکر، راجح۔

ذکر یہ تھا کہ دہاں شمار ستم گر آیا
میر شکر کو پریشان و شوش پایا خنداں کھنڈی
قول فیصل۔ اسی کو شمر ذی الجوش بھی کہتے ہیں
شمار۔ مردود، شقی، اذی، الم، حواری، ملعون
ناہکار، بذات، مقہور، رذیلی۔

دور اللغات و فرنگیہ آصفیہ
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں دیتے
شمار۔ (بفتختیں) حوض خود جس گڑھے
میں شہ کا پانی جمع ہو جاتا ہے۔ (تشریح الافہام)
قول فیصل۔ اس لفظ کا تعلق اردو سے باقی
نہیں ہے۔

شمس کی بڑی گڑی کی۔ کسی مکان یا کسی جگہ پر جہاں مجلس ہوتی ہوں اور گریہ نہ ہو یا کم ہو تو کہتے ہیں۔ یہاں شمس کی بڑی گڑی ہے اردہ صرف، شیعوں کی اصطلاح۔

محفل صحر۔ مولانا نے ڈیڑھ گھنٹے تک مجلس پڑھی مگر مجلس کہیں سے شمس سے نہ ہوئی اور کہیں گریہ نہ ہوا وہاں تو شمس کی بڑی گڑی ہے۔

شمس۔ (بافتح) آفتاب، سورج، غریب، مذکر، فصیح، راج۔

چہرے کو ڈر کے شمس فلک حلیے کا جلا د آسمان کا جگر کا شبنم لگا موتی قول فیصل۔ عربی میں اس کی جمع شمس ہے۔

شمس باز غمہ را۔ (باضافت) جگہ کا سورج روشن آفتاب۔ عربی ترکیب مذکر قلم یا غمہ لکھ کر

مثل شمس باز غمہ تھے صوفیاں تیرے نجوم قافیوں کی غنیمتوں کی تیرے دنیا بھر میں صوفی

شمس باز غمہ را۔ (بے اضافت) ایک مشہور کتاب کا نام، عربی الفاظ، راج۔

ہو اے مدرسہ بھی درگاہ عشق نشاط کہ شمس باز غمہ کی جا پڑے جو بد مزہ ذوق

شمس را۔ (بافتح) چھڑا چھڑا جو شمس میں لگاتے ہیں۔ عربی، مذکر، فصیح، راج۔

بال انگشت خانی سے پیٹے تم نے سبب زلف میں یا قوت کا شمس باز غمہ

شمس۔ نہر قزم جو قبہ بھی کس میں لگاتے ہیں۔ عربی، مذکر، فصیح، راج۔

قربان دنیا پر ملک و حور کا دل تھا سب سے پہ سبلی تھی کہ خورشید خن تھا

قول فیصل۔ اس کے ایک معنی تابان بھی ہیں

شمسی۔ (بے تندی جتن آخر، اردو میں بغیر تندی سے) شمس سے منسوب جیسے شمس سال جو سورج کی چال کے موافق قرار دیا گیا ہو۔ عربی صفت، فصیح، راج۔

تنخواہ جو بوسوں کی ملے ہم کو تو کیونکر شمس کا وہ قائل نہ حساب قمری کا

شمسی۔ شمشاہی کی تنخواہ۔ وہ رخصت جو چھ چھینے کے بعد شاہی زمانے میں دی جاتی تھی اردہ

متروک۔

ی مہرنا، پاتی ہیں شمشاہی کی شمس اک سال میں میں دیکھتیں دو بار گھرا پنا

بڑی خانم تیارہ جان منڈانی کی پائی، حضور ان کو نہ دی شمس یہ کیا ناہر بانی ہو۔

شمشاد۔ (باضافت) سرد کی قسم کا ایک خوش قد درخت جس کی ٹکڑی سے لکھیاں بھی بنتی ہیں

معشوق کے قد کو اس سے تشبیہ دیتے ہیں فارسی مذکر سرد قد نے جو مرے کا نا اے خوب کیا

ماڑ ساقہ لے کیوں ملے شمشاد آیا محفل صحر۔ سرد کو دیکھا تو اپنے سرد بلند اقبال

کا بڑا ساقہ آنکھوں میں پھر گیا۔ شمشاد نظروں سے گر گیا۔ (فسانہ آزاد)

نہ یہ ساعدہ نہ یہ باز نہ یہ آنکھیں یہ اردہ فقط تیرا ساقہ ہے اور کیا شمشاد دکھا ہو

قول فیصل۔ اردو میں بافتح زبانوں پر ہو۔ شمشاد اندام۔ محبوب خوش اندام فارسی ترکیب، فصیح، الاستعمال۔

ہر اک گل چہرہ گلرود اور گل فام مشہور قات و شمشاد اندام

دو بیتا (اردو)

شمشاد قات۔ (باضافت) قات کا شمشاد سے استعارہ۔ فارسی ترکیب فصیح راج شفاعت کا الف شمشاد قات

لباس تن بیاض عین عصمت (مراجہ انصاف) شمشاد قات۔ (بے اضافت) محبوب

خوش قات و زیبا قد فارسی ترکیب فصیح، راج سمندر و سمین تن، شمشاد قات

اداد نامہ جس کا ہے قیامت قول فیصل۔ بھین معنی میں شمشاد قد بھی

فصیح، راج۔

کیوں نہ اے شمشاد قد کیے چمن آرا تھے سائے سے ہر سر قدم پیدا شجر ہونے لگا خواجہ نصیر

شمس کرنا۔ (بافتح) اول و اول بھول، فارسی میں سنگ شوی تھا۔ چاول وال وغیرہ

کے کھڑ چنے یا چھپکے دور کرنے کے چاول یا دال وغیرہ کو بار بار پانی میں جھگو کے دو سے زبرد

یہ گرا نا۔ اردو صرف حور قوں کی زبان۔ شمشیر۔ (باضافت) تلوار، فارسی

موت، فصیح، راج۔ عاشق ابرو کی یوں تصویر کھینچ

اے مصور خلق پر شمشیر کھینچ قول فیصل۔ اصل میں یائے مجهول سے تھا

ایرانوں کے لیے میں یائے معرف سے ہو گیا سہل شمر مت پیران باحد پیرا

کڑکماں بے بال و پر پردہ ازابا شہ تیرا عقل کا دل می شود از گرم و سرد روزگار

آپ و آتش کی کڑھا جب برش شمشیر را میرا شاعر ایران لے یائے مجهول سے بھی نظم کیا ہو

چوں شاہ بگیرد کف اندر شمشیر

از نیم بنگلہ زکف ہا شمشیر مسجری
شرائے اردو نے بھی یائے مجول سے نظم کیا ہے ۔
اب سرکہ آرائے دغا ہوئے گا وہ شمشیر
قبضے میں ہو جس کے اسدائے شمشیر
موجودہ دور میں تلوار کے معنی میں یائے مردی سے متعلق
ہو اور جب کسی کا نام رکھتے ہیں تو یائے مجول سے بولتے
ہیں یہ لفظ مرکب ہو شمشیر یعنی ناخن اور شمشیر سے ۔
شمشیر ازنا :- تلوار کا کسی جسم میں لکنا اور دھرتی
دیکھو تو ذرا جھک کے سرے زخم جگر کو
اتری ہے کہاں گزری ہو شمشیر کہاں
شمشیر آبدار :- وہ تلوار جس پر پانی چڑھا یا
گیا پھر اسی ترکیب ، صفت ، فصیح ، رائج
بھی نہ آتش شوق شادانے عالم
گی رہی تری شمشیر آبدار میں روح صبا
شمشیر برآں :- وہ تلوار جس کی کاٹ عمدہ
ہو ۔ فارسی ، موزن ، فصیح ، رائج ۔
محفل شمشیر :- ایک دن شمشیر برآں کے کرتھانے دار
کے مکان پر شب کے وقت گیا ۔
شمشیر برمنہ :- جنگی تلوار و کناٹہ (لڑنے کرنے
پرتار ، فارسی ، صفت ، فصیح ، رائج ۔
محفل شمشیر :- شاعر کا ادنیٰ کرشمہ یہ ہے کہ وہ لفظوں
میں الٹ پھیر کر کے ذرا سی بات کو جبرست انگیز بنا دیتا
ہے ۔ ۔ ۔ ۔ وہ شمشیر ہوتا ہے پھر پاں لگتا ہے ،
نک چھڑکتا ہے شمشیر برمنہ ہو کر صدق و راستی کا دم
بھرتا ہے ۔ میدان و فانیہ مردانہ قدم دھرتا ہے ۔
(نظم طباطبائی)
شمشیر بکف :- وہ شمشیر جس کے (ہاتھ میں کھینچی
ہوئی تلوار جو ۔ فارسی ، صفت ، فصیح ، رائج ۔
شمشیر بکف ، بکھر کے حیدر کے سپر کو

شہر پر لڑتے ہیں بھیٹے ہوئے پر کو
شمشیر تولنا :- تلوار تولنا ۔ اردو صرف فصیح ، رائج
قول فیصل :- تلوار تولنا اور تلخ تولنا زبانوں پر
زیادہ ہے شمشیر تولنا کا استعمال کسی کے ساتھ ہو ۔
شمشیر چکنا :- تلوار چکنا ۔ اردو صرف فصیح ، رائج
ہنگام رزم سرکہ کارزار میں
چپکے اگر حریف پہ شمشیر جالتاں
شمشیر حصر می :- (حصر م ۔ کچا انگور)
وہ مخصوص تلوار جس کے نوچے میں ہلکی سی سبزی
جھک رہی ہو ۔ فارسی ترکیب صفت ، تخیل ، استعمال
بیش نظر ہے جو ہر شمشیر حصری
رہتا ہے یہ عزال اسی سبزہ زار پر نظم ہوا ہوا
شمشیر دوم :- اضافت مقلوب ، تلوار پر بارہم
رکھنے والا فارسی صفت ، تخیل ، استعمال
کیا ابھی دن بن ہی اس محبوب کے نام خدا
بارہ پرائے وہ شمشیر دوم ہو جائیگا بھر
شمشیر دو پیکر :- دونوں رکھنے والی تلوار
فارسی ، ترکیب ، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان ۔
ماں کا ہو اگر خواہاں تو لا تیغ و سپر رکھ دو
جگر داری کا ہو دعویٰ تو لے شمشیر دو پیکر نظم
قول فیصل :- اپنی فارسی کے کلام میں یہ ترکیب
نہیں ملتی ۔
شمشیر دودم :- دودھاری تلوار ، فارسی
ترکیب ، فصیح ، رائج ۔
شمشیر دوسر :- دونوں رکھنے والی تلوار
فارسی ترکیب ، صفت ، فصیح ، رائج ۔
سربرا کاٹ کے تلوار لگے پر رکھ دو
دی جو شمشیر دوسر یاد نے اک سر کے حوض خواجہ فقیر
شمشیر زن :- تلوار یا ، یا تلوار جلانے کا ہر

فارسی ترکیب ، صفت ، فصیح ، رائج ۔
توی دلی پر جگر جاں باز صدف صاحب ہمت
جری شمشیر زن ، باطل شکن حیدر خواہم یا
شمشیر زنی :- تلوار سے جنگ کرنے کا فن ، ناز
ترکیب ، موزن ، فصیح ، رائج ۔
محفل شمشیر :- خود بھی ان باتوں میں کمال یا انجمنی
داخلت پیدا کرتے تھے ۔ شہسواری ، تیر اندازی
نیزہ بازی ، شمشیر زنی وغیرہ وغیرہ فنون سپاہ
گری میں ، علی درجے کی مشق پیدا کرتے تھے ۔ دربار کا
شمشیر غریبان :- جنگی تلوار ، فارسی ، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان
عروج دیکھتے ہیں بزمین الفاظ کہتے ہیں
از جو سحر سحر جنت میں شمشیر غریبان کا تسلیم
شمشیر علم کرنا :- جنگ کی غرض سے تلوار کو اس طرح بن کرنا
کہ اس کا رخ انسان کی طرف ہو ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔
اب میں بھی علم کو تاروں شمشیر علی کی انجمنی
شمشیر کا اگلنا :- تلوار کا بیان سے غافل
پڑنا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔
کس قہر سے دیکھ اطمینان شکر پہ پیر
بل آگیا ابرو پہ اگلنے لگی شمشیر
قول فیصل :- بطور سبائے مستعمل ہو ۔
شمشیر کا کھیت :- میدان جنگ جاں
بہت سے کشتوں کی تاشیں پڑی ہوں اور دھرتی کو
جو کئی لم میں وہ ہرگز چھوٹے چھوٹے نہیں
سبز ہوتے کھیت دیکھا ہے بھی شمشیر کا سودا
شمشیر کرنا :- تلوار کرنا ۔ تلوار سے جنگ کرنا
اردو صرف ، مترک ۔
شمشیر کشیدہ :- وہ شخص جو کسی کو قتل کرنے کیلئے
تیار کیے ہوئے ہو ۔ فارسی ، تعلیم یافتہ طبقہ کی
زبان ، تخیل ، استعمال ۔

نہایت ستم کش ہو وہ شمشیر کشیدہ
جس کا زور کے دار فلک کی بھی پیر
شمشیر کھینچنا۔۔۔ تلوار کا بیان سے نکالنا۔ اردو صرف
نصیح، راج۔

کسی جس وقت چکی جلوہ نام خدا بن کر
تری شمشیر میں عالم تھا بس شریک مکر
شمشیر کھینچنا۔۔۔ تلوار بیان سے نکالنا۔ اردو
صرف، نصیح، راج۔

نگ متناطیس میں ہم سخت جاں
کھانے کے اے قاتل ذرا شمشیر کھینچ
شمشیر گلی۔۔۔ سٹی کی تلوار، فارسی ترکیب تعلیم
یا فتنہ طبع کی زبان۔

اثر قلم سے زیادہ شمشیر گلی
خاک ہو جائے تلوار تو بے گل قاتل
شمشیر مغربی۔۔۔ مغرب کی بنی ہوئی ایک خاص قسم کی
تلوار، دلائی، فارسی ترکیب، تعلیل الاستعمال
پیش نظر جو مصدقہ دوسے علم نہیں
شمشیر سب سے زیادہ رجب ہے
شمشیر بل پرانا، تلوار میں گلی آتا تھا اور بھی ہو جانا، اردو
صرف، نصیح، راج۔

جو ہر قاتل ہادی سخت جانی سے کھلے
بلکہ جھوٹا ہو گیا بل پر گیا شمشیر
شمشیر لالی۔۔۔ ایک قسم کی تلوار جو کج
سویا ہے۔ فارسی، موزن، تعلیم یا فتنہ طبع کی زبان
یہ کیا ہے گھائی اس مرد نے شمشیر بانی
شمع۔۔۔ (نصیح) موم جی چربی یا موم سے بنی
ہوتی جی جو روشنی کا کام دیتی ہو فارسی موزن، نصیح، اردو
جلو یا کوہ سر قطع سب اس کو گوارا ہو
سحر کو شمع روتی آپ کی محفل سے نکلتی تعلیم

قول فیصل۔۔۔ شرابہ دانے کو شمع کا عاشق زور
کرتے ہیں۔

شمع روشن ہو تو پروانے ہوں اس پر قرباں
بلبل خندہ گل دیکھیں تو ہوں گرم خفاں
یہ لفظ عربی میں بختیہ کہ یعنی شمع اور موم میں موم
فارسیوں نے لبکوں دوسرے استعمال کیا اور موم بھی
بول لیے۔

شمع امین۔۔۔ قبل نور حق کی جو موم کی کوہادی این
میں ایک درخت پر نظر آئی تھی فارسی۔ رولوفات
قول فیصل۔۔۔ اسی کو شمع طور بھی کہتے ہیں۔ شمع
میں بہت کم اور شمع طور گہرے تھیں جو۔

شمع بالیں۔۔۔ وہ شمع جو تھکے سر پہنے روشن
کی جاتی ہے۔ فارسی، موزن۔ (فولوفات)
قول فیصل۔۔۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں کی البتہ
بیاد کے سر پہنے جو شمع روشن کی جاتی ہو اسے شمع
سربالیں کہتے ہیں۔

مرگیا بیار الفتن چارہ گر رخصت ہوئے
بچہ گئی شمع سربالیں، اندھیرا ہو گیا
شمع بجھانا۔۔۔ جلتی ہوئی موم جی کو گل کرنا۔ اردو
صرف، نصیح، راج۔

محفل چتر۔۔۔ میں جا رہا ہوں اس وقت نہیں آؤں
چپ سونے لگنا تو شمع بجھا دینا۔

شمع بجھنا۔۔۔ جلتی ہوئی موم جی کا گل ہونا، اردو
صرف، نصیح، راج۔

محفل کی سب بار ہوئی صبح تک ہوا
ہاں شمع اک کچی ہوئی محفل میں ہو گئی جلتی
شمع بڑھانا۔۔۔ شمع گل کرنا، اردو صرف، نصیح، راج
موم ہم اس بت طائر کا بڑھتا ہے جواب
اب کوئی شمع کو محفل سے بڑھا کرے جائے مروت

شمع بڑھ جانا۔۔۔ شمع گل جوتا، جلتی ہوئی موم جی
کا بچہ جانا۔ اردو صرف، نصیح، راج۔

عند اعانہ ہو تیرا یا دے برخواست کی اے دل
بڑھی جاتی میں شمعیں لگ لگے جاتے ہیں محفل سے شریک
شمع تربت۔۔۔ وہ موم جی جو قبر پر روشن کی جاتی
ہے۔ فارسی ترکیب، نصیح، راج۔

عمران کی شمع تربت کی طرح سرگرم سوز۔

قول فیصل۔۔۔ اس کو شمع نزار، شمع مرقد وغیرہ بھی کہتے ہیں۔
شمع کھنڈی کرنا۔۔۔ شمع کو دیا میں تکی کرنا۔ اردو صرف، تعلیل الاستعمال
نتیں ان کے پروانے جلتے ہیں کچھ سے
لٹھڑا کیجئے کچھ سے شمع لگن دیا میں شریک
شمع کھنڈی ہونا۔۔۔ شمع کا بچہ جانا۔ اردو
صرف، تعلیل الاستعمال

گر میاں محفل میں شب اس شمع رو کی دیکھ کر
یہ ہو گئی کھنڈی تو میں سمجھا ہوئی کا نور شمع تخلیق
شمع جلانا۔۔۔ موم جی روشن کرنا، اردو صرف
نصیح، راج۔

میں گدا ہوں کچھ کو کافی ہو چراغ داغ دل
بزم میں شب کو جلائی قیصر و خورشید شمع
قول فیصل۔۔۔ اس کا لازم شمع جلنا بھی راج
نصیح ہے۔

غم مہتی کا آہ کس ہو جز مرگ مسلح
شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک
شمع جلتی کرنا۔۔۔ منت ماننا، منت ماننے کے لئے
شمع جلانا۔ اردو صرف، موزن، تعلیل کی زبان

کچھ نہیں اب سوچتا دھکڑے پہ یہ پروانہ جو
شمع جلتی میں کوئی اس جی تقصیر، جاننا
قول فیصل۔۔۔ سوئے فرنگ ترفند لافات پر اقران کو بچہ
کہتے ہیں کہ۔۔۔ کس قدر مشہور صفت تھے مولف مرحوم

کہاں بطور سزا ایک مقام مخصوص کے لئے جلتی شمع یا لکٹی۔ کہاں منت ماننے کے لئے شمع جلانا۔ پھر جس کی تصفیہ جس پر غصہ کیا جا رہا ہو اس کے لئے منت کی شمع روشن کی جا رہی ہو۔ ہمیں تفاوت وہ از کجاست سنا کہ۔ در فرنگ اثر مولف فرنگ اثر کا یہ اعتراض درست ہے۔

شمع جھلانا۔ شمع کا کم کم جلنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

سائنس رکھتی ہے گل کرنے کو آندھی آشریں جھلالتی ہے جو شمع زندگانی و منت نزع شمع چڑھا نا۔ کسی سزا پر شمع چڑھانے کی منت ماننا اور راہ پوری ہونے پر شمع جلانا، اردو صرف، ستر وک۔

دو گہوں میں بوش چڑھاتا ہوں کہتے ہیں روشن ہے حال آپ کے سوز گداز کا شمع حبیب۔ (مجازاً) زندگی، فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

عدہ وصال کا ہے اندھیرے میں گور کے شمع حیات بلد کہیں ہو بھی جائے گل آتش قبول فیصل۔ اسی کو شمع زندگی و زندگانی بھی کہتے ہیں شمع خاموش ہو جانا۔ شمع کا گل ہو جانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

تاب دم مارنے کی کس کو ہوئی تیرے حضور ہو گئی شمع تہی سحر موسیٰ خاموش آتش قبول فیصل۔ اس کا منہ ہی شمع خاموش کرنا شمع کو بجھانا، جی رائج و فصیح ہے۔

نزع کے دم ہو گئی اس طرح بند اپنی زبان جیسے کرتا ہے کوئی خاموش وقت خواب شمع شمع دان۔ کنول، وہ مخصوص وضع کا ظرف

جس میں شمع جلائی جاتی ہو، فارسی ترکیب اردو صرف، اندک، فصیح، رائج۔

دیتا ہے اپنی جان جھٹ جل کے اسے تنگ دے لیکھ شمع دان سے تسخیر جائے شمع دہائی شمع دان میں شمع یک بار ہوتا گریز کے مانند گلتار (الفلیہ و منطیم)

ہو گئی ہر شمع تیرے سامنے جھٹ سے آب شمع دان کو یتری مغل میں تو آرا ہوا شمع دکھانا۔ اندھیرے میں دوسرے شخص کو روشنی کے لئے شمع جلا کے کھڑے ہونا یا ساتھ ساتھ چلنا اردو صرف، فصیح، رائج۔

جستجو کے یا دین گلوں اندھیرے میں اگر راہ تہلا دے پری کج کو دکھا دے خود شمع شمع ڈھالنا۔ پچھلی پوری چربا یا کھلا جو دروم سانچے میں ڈال کے ترکیب حیدر کے ساتھ موسم تہی بنانا اردو صرف، فصیح، رائج۔

روشنی دیکھئے تمہا یا رب کون سا رشک پری پڑھا تائب اپنی چوٹی سے ہر اک یواندن شمع شمع۔ دے امانت شمع کی طرح دیتے ہوئے چرند و لاہجہ از محبوب فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

ہم تو اسے شمع رخسار پرست ایسے میں شمع صرف نازیں بوجھت جائے جو امن اپنا شمع رخسار۔ (بظاہر) وہ جس کا گل شمع کی طرح دکھتا ہو۔ مراد مشتوق سے ہے۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

شمع رخسار۔ (بظاہر) رخسار کا شمع سے استعارہ ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔ محل صرف۔ شمع سے شمع رخسار کی شاعر مراد ہے۔ (شرح فقائد نظم)

شمع رو۔ دے امانت، نورانی چہرہ، دکان، مشتوق۔ اشارے یا نمائندگی ساتھ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

اس شمع رو کو پاس ہو عاشق کے نام کا فانوس کا غلاف رنگا ہے تنگ سے قول فیصل۔ اس کی فارسی صیح شمع رو یاں بھی کی کے ساتھ مشعل ہو۔

تاری شمع رو یاں آئے اک بار ہوئیں گرد اس کے سب پردہ زکوار (نمایانہ اردو) شمع روشن کرنا۔ شمع جلانا، اردو، صرف فصیح، رائج۔

عمل شمع جب بخاری منت پوری ہو جائے تو درگاہ میرا جاکے شمع روشن کر دینا۔

شمع روشن ہونا۔ شمع جلنا اردو صرف فصیح، رائج شمع روشن ہو پاری آہ سے لو لکائے جیسے ہیں اندر سے

شمع سال۔ شمع کی طرح، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تو وہ شمع ہے اشارہ گر کر پری تری شمع ساں جلتے یگیں ان نظریں چکیاں شمع سحری۔ (بظاہر) وہ شمع جو جا بجا شمع فارسی، سوت، فصیح، رائج۔

بزم ہستی میں کچھ سودہ نہیں ہم جیسے شمع سحری ہم کو سفر ہے اندیش قبول فیصل۔ فارسی میں شمع سحر کا یہ صیغہ کاذب اور آفتاب کو بھی کہتے ہیں۔ اردو میں بھی شمع سحر ہے مگر شمع سحری کے معنوں میں۔

ہیں وہ بیل ہوں کہ میرے داغ دل کے تھے شمع سحر ہر اک گل تر ہو گیا

شمع سحری :- چراغ سحری، قریب الزوال
عقرب فنا ہونے والا۔ فارسی مونث قیل الاستعمال
قول فیصل۔ زبانوں پر زیادہ تر چراغ سحری کی
ترکیب سوزاں :- جلتی ہوئی موم بتی فارسی ترکیب
فیصل، راج۔

صراحی دار گردن دیکھ کر اس کی یہ جلتا ہو
بزرگ شمع سوزاں بزم میں عالم کی دنیا کا
شمع عالمستاب :- رکن ایستاد آفتاب
فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں کی۔
شمع خدازہ بنی (شمع کی طرح جگمگاتے ہوئے چہرے والا)
محبوب خوش رو، فارسی ترکیب صفت قیل الاستعمال
دل یہ کہتا ہے جو وہ شمع خدازہ آئینے
بن کے فانوس پکاروں سرے آغوش میں بھر
دیکھوں جی جبر کے میں کیونکر تجھے اسے شمع خدازہ
تنگ ہوتا کچھ کے تن سے بھی سوا دھت شب کھر
شمع کا چور :- وہ رخصت جلتی ہوئی شمع میں
ایک طرف گھل جانے سے پڑتا ہے۔ اردو
قیل الاستعمال۔

بد عمل جو ہیں وہ باز آتے نہیں تھوڑے
یور کو یہ وہ نہیں گو ہے شال دار شمع
شمع کا روپشت برابر ہے :- صاف ہلن
آگے چھپ چکا ہوتے ہیں۔ اردو مثل قیل الاستعمال
قول فیصل :- یہ فارسی مثل شمع راجت ورد
یعنی باسند کا ترجمہ ہے۔

شمع کا فور :- وہ موم بتی جو خوشبو کے لئے
کا فور کی ملاوت سے تیار کی جاتی ہے۔ فارسی
ترکیب مونث، فیصل، راج۔
ہراک انگلی ہے اس کا شمع کا فور

اتھلی اک بلوریں شمع ماں ہے
قول فیصل۔ اسی کو شمع کا فوری بھی کہتے ہیں
تری علین تو ہے فانوس تو ہے شمع کا فوری
گر کیونکر نہ پر دے ہزاروں تیری گلین پر
شمع کشتہ :- بجھی ہوئی شمع۔ فارسی مونث
قیلیم یافتہ لطیف کی زبان۔

شمع کشتہ جنبش دامن سے روشن ہوئی
کسی قدر اسے جان گرمی ہے تری رفتار
چند پر دانوں کی لاشیں شمع کشتہ کے قریب
یہ بہت ہے عبتہ ارباب محفل کے لئے
شمع گردش میں آنا :- بزم شاعرہ میں
شمع کا باری باری ہر شاعر کے سامنے رکھا جانا
تاکہ اس کی روشنی میں اپنا کام شائے۔ اردو
صرف قیل الاستعمال

مجلد صرف۔ عرض شاعرہ شرد ما ہوا اور
شمع گردش میں آئی۔ (آب حیات)
شمع گل کرنا :- شمع گل کرنا کا ترجمہ
شمع بھانا، اردو صرف، فیصل، راج۔
محل صفا۔ گھر میں گھسے تو دیکھتے کیا ہیں کہ نواب
صاحب بیگ پر سوتے ہیں اور ان کی بیگم دوسرے
بیگ پر خواب ناز میں ہیں مگر شمع روشن ہے
اپنے ساتھی سے اشارہ کیا کہ شمع گل کر دے۔
(فنا آواز)

شمع گل ہونا :- رلام، جلتی ہوئی موم بتی کا
بھنا۔ اردو صرف، فیصل، راج۔

دھرو وصال کا ہے اندھیرے میں گورے
شمع حیات جلد کسیں ہو بھی جائے گل آتش
شمع لے کر ڈھونڈھیے تو پتا نہیں :- کہاں
سجوسکے ہر بھی دستاب نہیں ہوتا کیا اب چیز کا

کی نسبت کہتے تھے اردو صرف، متردک
محل صفا۔ انشا ایک زمانہ وہ تھا کہ ساقول
کے مزاج تک نہ ملتے تھے۔ ان کے ترجمے میں زیادہ
ایک ایک دم کی دو دو اشرفیاں گھٹا کھن اور
چھٹا چھٹ بھیک دیتے تھے یا اب ایک زمانہ ہے کہ شہر
بھر میں اس سے اس سے اس سے تک شمع لے کر
ڈھونڈھیے تو شمع رو بہ مری ہو، عروج و جوب
آئینہ زانو کا پتہ نہیں میدان عالی۔ (فنا آواز)
قول فیصل۔ اب چراغ لے کے ڈھونڈھا کہتے

شمع محفل :- وہ موم بتی جو کسی محفل میں روشن
ہو۔ فارسی ترکیب، فیصل، راج۔

عشق کرنا ہے تو پر دانے سے اسے دل بچھلے
جو سر محفل ستار شمع محفل ہو گیا
شمع محفل :- وہ شخص جس سے محفل کی رونق
ہو (مجازاً) عشق، فارسی ترکیب، فیصل، راج۔
مثل پر دانہ خدا ہر ایک کا دل ہو گیا
یار جس محفل میں بیٹھا شمع محفل ہو گیا
شمع مردہ :- بجھی ہوئی شمع، فارسی، مونث
قیل الاستعمال

شمع مردہ کے لئے جو دم عیسیٰ آتش
سوزش عشق سے زلفہ ہو موت قیل
شمع مزار :- وہ شمع جو مزار پر جلای جاتی ہے۔
فارسی، مونث، فیصل، راج۔

شمع مزار تھی نہ کوئی سوگوار ہوتا
تم جس پر رو رہے تھے یہ کس کا مزار تھا
قول فیصل۔ اسی کو شمع تربت، شمع لحد وغیرہ
بھی کہتے ہیں۔

شمع مومی :- موم کی بنائی ہوئی شمع۔ فارسی ترکیب
مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل - بول چال میں موی شمع ہے۔

شمعی - سبز رنگ، اُن پر سیاہی جس کو تیلیا
بولگیا کہتے ہیں۔ فارسی، مذکر (ذکر اللغات)
قول فیصل - ترکیب کے ساتھ بولتے ہیں جیسے کہ اس کے
شمعی - جو ایک دوا ہے۔

شمہ - دبا فتح و فتح سوم بروزن عربی کا نرسہ پر
ڈالنے کی مثال، قرہ، عامے کا سرا، دبا لہ عامہ، سر پہ
باندھنے کی ایک خاص قسم کی دتار۔ فارسی مذکر، تعلیم
یافتہ طبقے کی زبان۔

ذیب و ذیت - رخ و عزم وابستہ گیسو کو کہیں
چرخ جو سر پر ڈالنا۔ ہمارا ہو گیا
ہے قبائے چرخ افس چیت جسم پاک پر
گہکشاں بھی ایک شملہ ہے تری و تار کا
تینیس کر میں دوش پہ شلے پڑے ہوئے

قول فیصل - عربی میں اس کی اصل، شملت، ہو
جس کے معنی ہیں ایک قسم کی چھوٹی چادر۔

شمکہ بقدر علم - جتنا علم ہو اسی کی مناسبت
سے دعویٰ زیادہ ہے۔ فارسی شل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
شمکہ چھوڑنا - شملہ لگانا، عامے کے دھنسنے
دونوں کا نہ ہوں پر چھوڑنا۔ اردو، فصیح، رائج

چھوڑا ہے تم نے شملہ زرتار اب اگر
آؤ سہذا کو چپکا کے سامنے

شمول - دہنم اول دور و معروف، شامل ہونا
عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

شمول - ان کا شمول شعرا میں نہیں ہو۔ ذکر اللغات
قول فیصل - عربی میں اس کے معنی ہیں محیط ہونا

کسی چیز کو گھیر لینا۔ شامل ہونا۔ اردو والوں نے
صرف آخری معنی میں استعمال کیا ہے۔ مولف فرنگی
اصفیہ نے ذیل کے معنی بھی لکھے ہیں۔

اکٹھا، بچھا، شامل، ساتھ، سمیت، تمام، سب
جلد، مجموعہ۔

شمہ - دبا فتح، کم، تھوڑا، بالکل ذرا سا، فارسی
مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہے خدا کا یہ ایک شملہ انور
جس سے روشن ہو آسمان کا طور
یہ جو کچھ ہوا ایک شملہ ہو اس کا
کہ جو وقت یاروں پہ ہو آنے والا

قول فیصل - اردو میں عام طور سے بالکسر و شملہ
زبانوں پر ہے۔ میرا میں نے اکتہ کا قافیہ شملہ کیا ہے
چونکہ ترکیب کے ساتھ متقال نہیں کیا اس لئے جابر ہو۔

احمد اسی سے وصف اکتہ بیاں نہ ہو
ہر مونس تن زبان ہو تو شملہ بیاں نہ ہو

عطفی اور اضافی ترکیبوں کے ساتھ احتیاط لازم
ہے۔ سودا کے شعر شملہ نور دبا فتح کو شملہ نور،

دبا کسر، گہنا درست نہ ہو گا۔ حالی کے شعر میں شملہ
چونکہ بلا ترکیب استعمال ہوا ہے۔ اس لئے بالکسر

ی پڑھنا چاہیے بیاں دبا فتح پڑھنا خلاف فصاحت ہے
عربی میں اس لفظ کی اصل رسمت ہے جو عربی رسم الخط
کے مطابق تائے دور سے دہشمتہ لکھا جاتا

ہے۔ یہ تائے دور و مات وقت میں کا سے بدل
جاتی ہے۔

شمیم - دبا فتح دیا ہے معروف خوشبودار
سوطر ہوا، عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

شمک - کپڑوں اور کلاہوں کی جو فی پیرازیم
مٹک پیر و ہنر بار شمیم زلف مدد شان گل خندار،

زعفران پوشوں کی قطار۔ (فنا آزاد)
قول فیصل - آنا ہونا اور سو گھنا وغیرہ کے ساتھ

اس کا صرف ہو۔

تیری وہ زلف ہے سبکی بایں لینے کو
شمیم نازا شک تھار کتی ہے

شمیم گل میں جو لبوس یار کی ہفت
ہونا، موافقہ اور نسیم ہار کی موافقہ

سو گھنا، نسیم صبح بوئے گل سے اترا کی بھرتی ہو
ذرا سو گھنے شمیم زلف، خوشبو اس کو کہتے ہیں

اس لفظ کا مادہ شتم ہے۔
شناس - دیکھرا دل، پیرنا، پانی میں ہفتہ پاندس

مارنا۔ فارسی، مؤنث (ذکر اللغات)
قول فیصل - وقت مشنا کی ترکیب نظریت گزری

ہے مگر اس لفظ کو عمومیت حاصل نہیں ہو صاحب
ہمارے اس لفظ کو بفتح اور صاحب خیالٹ نے

بحوالہ مشروح گل کشی و مویہ و سراوج و مدار و بیان
بالکسر لکھا ہے۔

شناخت - دبا فتح و سکون چارم، شناخت
کا حاصل مصدر، تیز، پہچان، آگاہی، واقفیت

شناسانی، فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔
شناخت اس کی پہچان کی کہ جو کچھ تیرا ہے

وہ دن کو خود شنیدہ چوئے نئے قورات کو ماتنا ہے ہو کہ
شیخ محمد عبدالحلیم صاحب، اسی سکندر پوری (چینون)

قول فیصل - اس کا صرف ہونا کرنا، تباہی کے ساتھ
ہے۔

کدر باطن کو ہو کیا جو ہر دانش کی شناخت
کو کر لکھتا نہیں جزو یہ جینا گو ہر

شناخت کرنا - پہچانا، تیز کرنا، پڑ لکھنا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

کوئی تیری شناخت بھی تو کرے
تو ہے درہیم اسے

شناس - مرکبات میں مستقل ہے پہچان

تیز کرنے والا۔ جیسے مردم شناس۔ قدر شناس۔ حق شناس۔ فارسی، راج۔

شنا ساٹ۔ (بفتح) تیز کرنے والا۔ پرکھنے والا۔ فارسی صفت فصیح، راج۔

شیطان جو نہ تھا جو رہی کا شنا سا جہنم آدم سے اک خاک کا پتلا نظر آیا

شنا ساٹ۔ جان پہچان، پہچاننے والا۔ صورت شناس، فارسی صفت فصیح، راج۔

ترے علم میں بدلا یہ نقشہ ہمارا کہ کوئی نہیں اب شناسا ہمارا

شنا سائی۔ (بفتح) واقفیت، جان پہچان صاحب سلامت، فارسی، صفت فصیح، راج۔

آپ اپنے کو تو پہچان نہیں سکتا ہوں کیا میں اقرار کروں تیری شناسائی

شنا سائی پیدا کرنا۔ کسی سے واقفیت حاصل کرنا، جان پہچان پیدا کرنا اور درجہ صفت فصیح، راج۔

جو پایا شناساں اہل جہاں کو شاہ بھلائے تو بس آئینہ زانو سے پیدا کی شناسائی

شنا سائی حاصل ہونا۔ جان پہچان ہونا۔ اردو، صفت فصیح، راج۔

محل جنت۔ زنجیر کھانے سے روح القدس نے عرش کے ایک جہرہ کے گھول کر دیکھا کہ یہ کون ہے

سلوک ہوا کہ یہ وہی بندہ مقرب ہے جس سے صلم اور وح میں شناسائی حاصل ہو چکی ہے و شرح عقائد

شنا سائی ہونا۔ جان پہچان ہونا صاحب سلامت ہونا کسی سے واقفیت ہونا۔ اردو، صفت فصیح، راج۔

محل جنت۔ خواجہ نظام الدین مرحوم مصنف تاریخ نظامی سے نئی نئی شناسائی ہوئی تھی مگر اسی چٹا

تھی کہ گویا سیکرہ دن میں کی نسبت تھی۔ (درد بار کبریٰ)

شنا عت۔ جری، برای، عربی، مؤنث (ذواللغات)

قول فیصل۔ اردو کے لئے بالکل خیر مانوس ہو۔ رشنا قر۔ (دکبر اول و فتح چارم) پانی میں

ہاتھ پیر مارنے والا۔ پیرنے والا۔ فارسی صفت فصیح، راج۔

بزم حیات میں ہنس مردم بے تنگ کا کام بھر تصویر میں کس روز شنا دور اتر

ہر روح بھر عشق کو یہ بل ہی بل ہے زور کہتی ہے دست و پائے شناور کو توڑ دو

قول فیصل۔ متعدد فارسی لغت نویسوں نے لفظ شنا کو جس سے یہ لفظ نکلا ہو کبیر اول لکھا ہے علاوہ

صاحب ہمارے کہ انھوں نے بفتح درج کیا ہے۔ لفظ شناور اور شنادری کو کسی فارسی لغت نویس نے بطور لغت نہیں لکھا ہے۔ البتہ معنوں میں

کہیں کہیں یہ دونوں لفظ آجاتے ہیں چونکہ بہت سے لغت نویسوں نے اجماعی طور سے شنا

کو باکسر لکھا ہے اس لئے شناور اور شنادری کو بھی باکسر استعمال کرنا لازم قرار پاتا ہے۔ لیکن

اس کے باوجود ہمارے مجاہد کے اندراج کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ اس سے کہ وہ ایک مستند

لغت مان لیا گیا ہو۔ میرے نزدیک دونوں صورتوں سے ان لفظوں کو استعمال کیا جاسکتا ہو

شناور ہونا۔ پیرنا، تیرنا، اردو صرف فصیح، راج۔

ڈب دبی آشنا کو گر بک و شل پی صحبت میں تو آہن ساتھ کیوں کر مٹی کے دریا میں شناور ہو

فک دریاے خوں میں تھا شناور ابو میں عرق نکلا شاہ خاوند (مروج الفہا)

مروج الفہا نے نہ جانے کس لغت سے اس لفظ کو باقلم و کسر سوم لکھا ہے مکن ہے عا۔ نزل اللغات

شناوری۔ پیرنا، پیرنے کا فن فارسی مؤنث، فصیح، راج۔

دریاے خوں میں ہائے وہ اس کی شنوری۔ خیمے کا رخسے ہائے بڑھتا ہوا جری کج افوی

قول فیصل۔ پیرنا اور کرنے کے ساتھ اس کا مرثیہ مانند موج اسٹے جب کی شنادری

حلقہ بھنڈر کا بن گیا حلقہ رکاب کا اس لفظ کی تفصیلی بحث شناور کے قول فیصل میں

ملاحظہ فرمائیے۔ شنبہ۔ (لفظ شنبہ) ساتوں دنوں میں سے

ایک دن کا نام۔ یوم بہت جو میو دیوں کے نزدیک بالکل اسی طرح متبرک ہے جیسے عیال

کے نزدیک اتوار اور مسلمانوں کے نزدیک جمعہ ہے۔ کا دن، سنبھ۔ فارسی لفظ مذکر قلیل الاستعمال۔

محل جنت۔ بعض سرکاری دفتروں میں شنبے کو سات دسے ہوتا ہے۔ یعنی آدھے دن سے چھ بجے ہو جاتی ہو

قول فیصل۔ یہ لفظ اسٹا فارسی ہے۔ اہل فارس بفتح شین و کسر ہائے موصد و باخدا ہائے مؤنث ہوا کرتے ہیں چنانچہ شاعر کہتا ہو

نوعید خیم ایام بدخداں بد است کہ سال دوم و نہم پر شنبہ است (ساقی نامہ)

اسی طرح دنوں کے نام میں من دنوں کا نام شنبہ کے ساتھ آتا ہے جیسے مکتبہ، دو شنبہ، شنبہ چار شنبہ

پنج شنبہ ان میں بھی اہل فارس اب کو زبرد کے استعمال کرتے ہیں۔ فارسی کا مشہور شاعر کہتا ہو

ازو گر روز ہفتہ آک بر بود نام نگیش گز شنبہ بود

مروج الفہا نے نہ جانے کس لغت سے اس لفظ کو باقلم و کسر سوم لکھا ہے مکن ہے عا۔ نزل اللغات

مروج الفہا نے نہ جانے کس لغت سے اس لفظ کو باقلم و کسر سوم لکھا ہے مکن ہے عا۔ نزل اللغات

نے لکھا ہو۔ صاحب قاموس الاغلاط نے لکھا ہے کہ "اہل اردو بھٹائے بادی بفتح" کہتے ہیں جو درست نہیں۔ کیونکہ اس کے معنی پھیل فرس دگھوڑے کی پہننا ہٹ ہیں مولف مذکور اگر اردو کے مزاج والے ہوتے تو "درست نہیں کے پہلے آنا اور تصدیق جو فارسی کلام میں درست نہیں" جہاں تک اردو زبان کا سوال ہو یہ لفظ بفتح اول و فتح با و اے مخفی و مشبہ، ہی صحیح و فصیح و فصحا برابر لیتے ہیں البتہ فارسی کلام میں یا فارسی ترکیب کے ساتھ استعمال کرنے سے بچنا چاہیے کیونکہ غلط اساتذہ کا یہی سوال ہے۔

شجر یا شکر : (شجر، دل پر کون چارم، ایک سرخ رنگ کی مصنوعی دھات جو گندھک اور پارے کی ملاوٹ سے تیار کی جاتی ہے) اہل کتاب اس دھات کو پانی میں حل کر کے بدولت کھینچنے اور کتاب کی سرخی وغیرہ لکھنے کے کام میں لگاتے ہیں اور نقاش و مصور تصویریں اور مرتھوں وغیرہ میں نقش و نگار بناتے۔ فارسی، مذکر تلمیم یافتہ طبع کی زبان۔ زخموں سے بہاؤ جو ہلکے ہوتے ہیں۔ (شجر، قرآن میں شجر کے خدائیں ہیں)۔ (شکر، جو سے بڑی ہوائی، چوب اس شجر کے شکر، کھینچنے تو شکر سے خون شہیدان چھوڑ کر دقت) **قول فیصل**۔ اگرچہ شکر کے بہت شجر فصیح و مگر شوائے لکھنے نے شکر بھی استعمال کیا ہے چنانچہ میرا داہلی بحر شاگردنا شجر لکھوئی کہتے ہیں۔

فائے شکر ہے، لکھی کہ لکھیں جو بات یہ ہو جیتے، یا قوت زخم خاں ہوا۔ صاحب شریعہ افشا نے لکھا ہے کہ شجر

ایک قیمتی سرخ پتھر جس میں پارے کے اجوا نظر آتے ہیں۔ نیز اس دھات اور پتھر کی بحث میں کون سرکھائے اس کا فیصلہ تو کوئی ماہر معنیات ہی کر سکتا ہے ہم فارسی زبان و ادب کو اس سے کیا سروکار ہم تو بس اتنا جانتے ہیں کہ شجر ایک مادہ جامد ہے جس کو پانی میں حل کر کے روشنائی کا کام لیتے ہیں اور میں مولف فرنگ آصفیہ نے زبان و ادب میں گویا اتنا اور اضافہ فرمایا ہے کہ افواں و خواں بھی لکھتے ہیں اس لیے شجر پر کہتے ہیں۔ "دوسرے درجے میں حار و خجل نہیں اس درجے میں یا اس ۹ مائے کھائے تو آری بر جائے۔"

شجرنی : شجر کے رنگ کا۔ سرخ و خوب لال فارسی، ستیام یافتہ طبع کی زبان۔ محک حشر۔ میاں آزاد لے نام و نازک اندام حسین و جمیل تو تھے ہی شجرنی تہ بند اور پیر نے آتش حسن کو اور بھی بھر کا دیا۔ (فسانہ آزاد) **قول فیصل**۔ کمی کے ساتھ ہی کو شکرانی بھی کہہ دیتے ہیں۔

شنگ : (مجازاً) شدرخ، ظریف مشوق فارسی قلیل استعمال۔

نیز رہا ہے کھرا دہ بت شنگ آب ہیں۔ جس نے نہ دیکھے ہوں سو دیکھے شنگ آب ہیں۔ **قول فیصل**۔ شدرخ و شنگ کی ترکیب سے زیادہ مستعمل ہے۔

ششواہ : (بفتح و نیز بفتح اول و دوم) سننے والا، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

مزید کا ششواہ کوئی نہیں ہے کس کا ہمارا کوئی نہیں ہے کچھ دیکھ چکا اس دنیا میں کچھ شریک کیا جائیگا لکھو

میں یہ کہا ہوں میں جو ہے یہ ہوا ہے عاوق ہیں دلائل جو ہیں گوش شنوا گوش اصم ایتر **ششواہی** : (بفتح و نیز بفتح اول و دوم) سماعت، توجہ، التفات، فارسی، مؤنث فصیح، رائج ششواہی تو رکھی ہو قیامت پر خدائے کیوں داوطلب ہے ہری فریاد اچھی سے شریعت پتھر جو بات ہو سنبول بری بھی اچھی فخر وہ نالہ ہے جس کی شنوائی ہو جائے **قول فیصل**۔ سلیبی سنوں میں اس کا استعمال زیادہ ہو۔ یعنی شنوائی نہ کرنا اور ششواہی نہ ہونا جیسے "خوجی نے دونوں کو گھیرا اور مرگ خربنا یا بہت کچھ ڈانٹ ڈپٹ کی کہ لانا میری قردلی۔ گرا گیا لے بھی شنوائی نہ کی؟" (فسانہ آزاد)

آج یہ شجر ہے کہ فدا ہے شجر سلوٹ بہادر غلام ہے شجر اور شنوائی نہیں ہوتی ہے۔ (فسانہ آزاد)

زیادہ تر زبانوں پر سکون دوم ہا ہے **ششید** : (ششید بروزن رسبوں کا ماضی) سنا ہوا، سنا، جیسے گفت و شنید، ویدہ ششید فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ بالضم بھی زبانوں پر ہے۔ **ششیدن** : (بفتح و نیز بفتح اول و دوم) سنا، سونگھنا، (بضم) شنیدن کنا غلط ہے، (بضم) شنیدن سونگھنا۔

قدت بلند باد کہ برنخل حسن تست قنای آں گل کز ان شیم وقای تو اں شنید (قاموس الاغلاط) **قول فیصل**۔ اردو میں معنی سنا ہی مستعمل ہے۔ **قول فیصل**۔ استعمال ہو۔

آہی دام شنیدن جس قدر چاہیے کچھ کچھ درما صفت ہے میرے عالم لغت پر کا

شبنہ : بدالفتح و یائے معروف، سنا ہوا فارسی صفت، ہم مفعول تعلیم یافتہ طبقے کی زبان میں سے اس سے جو کہا تم جو یہ کرتے ہو بیاں۔
 دیدہ ہو یا کہ شبنہ لعلیں ہے کہ گساں ایمر
شبنہ کے بودا سند دیدہ : سنی ہوئی ہا کی وقت بھی ہوئی بات کے مقابلے میں ہو سکتی فارسی فعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
 محل صفت : کہی سنا کہ فلاں عورت پر نظر پڑا لی پھر اس قدر بھی اور بگانی کا کیا بسبب۔
 بیکم : سنی تو نہیں مگر نکھوں دیکھی شبنہ کے بودا سند دیدہ سنتی تو شک لعلیں نہ آتا گراب تو انکھوں دیکھ چکی۔ (ضمانہ آزاد)
قول فیصل : اس کا اردو ترجمہ بھی تیرے ہتھال کیا ہے جو عام طور سے رائج نہیں۔
 تجوے و سفت کو کیونکے دیں نسبت
 کہ شبنہ بود دیدہ کے مانہ
شبنہ : بد، خراب، جیسے فعل شبنہ عربی صفت، نذر کر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
شبنہ : بدالفتح و یائے معروف، خراب بات فسق و فجور، کاروباروں، عیوب بات جیسے افعال شبنہ، عربی صفت مؤنث۔ (نور اللغات)
قول فیصل : تنہا شبنہ نہیں افعال شبنہ کی ترکیبے متحمل ہے جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔
شبنہ : (مخلوقات کو منہ کرنے والا) منہ دلوں کے تین سب سے بڑے دیوتاؤں میں سے ایک دیوتا کا نام جو ہلاک کرنے کی قدرت رکھتا ہے تین دیوتا ہیں راہ برہما یعنی مخلوق کا پیدا کرنے والا۔
شبنہ : مخلوقات کا فنا کرنے والا۔
شبنہ : مخلوقات کا پرورش کرنے والا، شکر، نذر کر (نور اللغات)

قول فیصل : اس کا اطلاق عام طور سے دی کے ساتھ شبنہ ہو، لفظ میں یائے معروف کی ہلکی سی جھلک رہتی ہو، ی کی پوری آواز نہیں نکلتی شبنہ : (رواد محمول) دکھاوا، ظاہر داری، اگر بڑی لفظ مذکورہ رائج۔
شوال : (فتح اول و ثمر دوم مفتوح) بروزن قوال مسلمانوں کا دسواں قمری مہینہ رمضان کے بعد اور ذی قعدہ کے پہلے کا مہینہ، اسی مہینے کی پہلی تاریخ کو عید الفطر ہوتی ہے، عربی، مذکور، رائج۔
 سادوں میں دیا پھر مر شوال دکھائی
 برسات میں عید آئی قدح کش کی بن
قول فیصل : اس کا مادہ شول ہو جس کے معنی اڑنا کا دم اٹھانا یا کسی چیز کا اٹھایا جانا ہے چونکہ اس مہینے میں اذیتیاں و منہ حل کے قریب ہونے کی وجہ سے دم اٹھایا کرتی ہیں اور اہل عرب اس ماہ میں لڑائی اٹھا رکھتے ہیں اور سیر و شکار کے لئے اپنے گھروں سے نکل جایا کرتے ہیں جس سے اذیتوں کے حل کی حفاظت اور ترقی منہ ان کی مقصود ہوتی ہے اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا۔ (نور اللغات)
 اسی کو شوال المکرم بھی کہتے ہیں۔
شوالا : شیوجی کا مندر، جہاں دیو کا استھان منہ دی، مذکور، رائج
 گھوڑا تو میں تلوں کو ننگہ حشر سے
 نہ ہی کہہ کوئی پاس شیوا لا ہوتا
قول فیصل : جے میں جب حشر جاری ہے پہلے یہ لفظ آتا ہے تو اس کا الف دے سے بدل جاتا ہے یعنی شوب سے ہو جاتا ہے جیسے ادھر شوب کا لفظ بجا آتا ہے اور وہاں کوں سے صبح کی تیر

دعنی دنا دن - چلتے چلتے بہتی کے باہر ہو گئے (ضمانہ آزاد)
 اردو میں اس کی جمع شوالے اور اپنے کل پر شوالوں بولتے ہیں۔
 دل دیکھیے کہ نگاہ شوق ہو عزیز
 مسجد کو دیکھیے : شوالوں کو دیکھیے
 مولف نور اللغات نے اس لفظ کی تشریح یوں کی ہے۔ شوال : آلا : گھر یعنی اس کے لغوی معنی ہوئے شبنہ جی کا گھر۔
شوال : سناہ کی جمع۔ ثبوت، خالیں عربی، نذر کر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
 لازم ہے اب کی ناہلی منہ پو دم کر دل
 اسی ایک ہی لقب کے شوال ہر قسم کر دل
قول فیصل : مولف نور اللغات نے اس کو شاید معنی گواہ کی جمع بھی لکھا ہے جو عربی ایک محدود ہے۔ اردو میں نہیں بولتے۔
شوب : (بروزن چوب) دھوئے جانے کا فعل، دھلائی، اردو، مذکور، فصیح، رائج
محل صفت : چھپن شوب میں پھٹ گئی۔ (نور اللغات)
 ہیں بری آلودگی سے پاک بازاران ازل
 شوب کے قابل نہیں ہے پیرن تصویر کا جاہ
قول فیصل : فارسی میں پتلا و منہ دی کو کہتے ہیں۔ مولف نور اللغات نے لکھا ہے کہ شوبین کا حاصل مصدر ہو۔ مگر شوبیلنے کے معنی کیا ہیں یہ نہیں لکھا۔
شوب پرانا : کپڑے کا دھویا جانا اور صبرن فصیح، رائج
 شبنہ سے شوب کی قلت پر جاتی

سو شوب پڑی جب بھی یہ رنگ نہ چلتی دانت
شوب کھانا سیکڑے کا دھویا جانا۔ اردو
صرف، سترک۔

لی ہے خاک و خشت میں بدن پر
نہ کھائے شوب پیرا ہن ہمارا شوب گھوڑی
قول فیصل۔ مولف فرنگ آصفیہ نے شوب
پڑنا اور شوب کھانے کے مندرجہ ذیل معنی اور بھی
لکھے ہیں جو پہلی سے مخصوص ہیں۔ قید ہونا، قید ہونے
جیسے ان پر تو کئی شوب پڑ چکے ہیں یہ کیا جلی جانے
سے ڈرتے ہیں۔

شوخ بلے (دوا و محول) دلیر، ہزار، طرار
بے باک۔ محبوب کے لئے فارسی صفت شوخ را سچ
محفل صفا۔ ایک بت، پندار، شوخ و سترگار سے
یہ عزل عجب ظن انداز سے ادا کی (فائدہ آزاد)
قول فیصل۔ محبوب کے لئے کسی حسیہ کے ساتھ
بھی اس کا استعمال کمزرت ہے۔

اسے داس منائے عزل اس شوخ شوکم بھی
گر شمع کوئی قابل انعام نکلتا
مازم کوئے گل ہزار مولے (نادر سوا)
بائے اس شوخ سے دوچار ہو

معنوں صفت شرم لڑکوں پر بھی اسکا اطلاق
ہوتا ہے۔

شر کے شوخ سادہ مرد لڑکے
ظلم کرتے ہیں کیا جانوں پر میر
شوخ۔ بے پردہ لڑکوں کے لئے، بے جانا، فرمان
سرکش ہے ادب گستاخ، شرارتی فارسی صفت شوخ
محفل صفا۔ تم بہت شوخ ہو گئے ہو کسی دن
کھاؤ گے۔

شوخ۔ دوپوں کے لئے، تڑپا، چنچل،

چھللا، پھلنا، زربینے والا۔ فارسی صفت شوخ را سچ۔
(فرنگ آصفیہ)

شوخ۔ دل لگی باز، ظریف، زبہ دل
اردو دہلی کی زبان (فرنگ آصفیہ)
شوخ۔ بے کھلاڑی، کھانڈر، اردو دہلی کی
زبان۔

شوخ۔ چمکیلا، سترگ، گہرا رنگ، اردو صفت
فصیح، راج۔

رنگ گل کی خوں ہمارے اہول کا شوخ و زرق
نقش پایا سے پھونکا جاتا ہے گلشن فیروز
قول فیصل۔ زیادہ تر بہت سرخ رنگ کے
لئے کہتے ہیں۔

شوخ۔ دانتوں کی تعریف میں (بڑے
باک ختمہ انگیز اردو صفت شوخ را سچ۔

ساؤلا رنگ شیلی آنکھیں (مروار سوا)
شوخ و ہزار۔ سی آنکھیں (مروار سوا)

شوخ۔۔۔ علامہ قطامہ فاشہ، چھنال،
کھل ٹن (دماقی اردو حوالات دہلی کی زبان
(فرنگ آصفیہ)

شوخ اورا۔۔۔ وہ جس کے ہر انداز میں
شوخی اور چھلپا پن ہو فارسی ترکیب، صفت،
فصیح، راج۔

کودے یہ خبر کوئی بت شوخ ادا کو چھیل
شاتی میرے ڈھونڈتے پھرتے تھیں
شوخ چشم (یا) شوخ دیدہ۔۔۔ ڈھیٹ
بے حیادیدہ دلیر گستاخ شوخ مزاج فارسی
صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہوتا ہے سب کا ایک اشارے میں چھیل
دہ شوخ چشم بنو نہیں میں ہزار پر دانت

سدا نرگس سے ہے دامن کشیدہ
کہ ہے نرگس جن کی شوخ دیدہ (زنجبیر اردو)
کہ ہر جاتا ہے تو اسے شوخ دیدہ
زبان اشک روم سے دیدہ (میر سوزا)
قول فیصل۔۔۔ شوخ دیدہ نسبت کم از کم
شوخی سے ہے جیاتی بے باکی، گستاخی شرارت
فارسی صفت شوخ را سچ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

شوخ چشمی تری پردے میں و شبک شمس
ہم نظر باز بھی آنکھوں کی جاکرتے ہیں میر
شوخ چشمی کرنا۔۔۔ بے باکی کرنا شرارت
کرنا اردو صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
انہیں نے پوچھیں گی شوخ چشمی
بہت سے تھوڑے آنکھوں کی جاکرتے ہیں

شوخ رنگ۔۔۔ حسین جمیل شوخ طبع فارسی
ترکیب قبل الاستعمال۔

کہ ہری تو ہے ساقی شوخ رنگ
کہ آباموں میں میٹھے میٹھے رنگ

شوخ رنگ۔۔۔ گہرا رنگ، سترگ، اردو
فصیح، راج۔

شخی صفا۔۔۔ تمھاری شیردانی زیادہ شوخ
رنگ کی ہے تمھارے بھائی کی شیردانی کا رنگ
ہمکا ہے۔

شوخ زبان۔۔۔ تیز زبان، طرار، فارسی
صفت، قبل الاستعمال

ج کہ تہ شوخ زبان و دل دیار تہ اقبال
شوخی طبع شوخ طبیعت، کماہیت، تیز طبع
فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محفل صفا۔۔۔ سب کی سب شوخ طبع رنگین مزاج
اور نو عمر ہیں۔ (فائدہ آزاد)

شوخ مزاج :- جس کے مزاج میں چلبلی پن اور نارسائی ترکیب فصیح رائج۔

درد کوئی ملا ہے شوخ مزاج

اس کو بھی پشیم برا کیا تم نے

شوخ نظریا شوخ نگاہ :- جس کی نگاہوں سے تیزی چالاک اور شرارت ٹپکے (کنیت) محبوب

نارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

شوخ نظریا شوخ نگاہی :- ہنسی دیدہ دلیری چالاک نارسی ترکیب سوت قیل و قال

فعل صحت بہ اندازے تیزی دست خانی ذات

ری تیزی دل ربانی :- یہ شوخ نظری خدا

اس چشم سرگس کو بین الکمال کے اثر سے

بچا ہے ۔ اللہ تم کو مردانہ دافانہ آزاد

شوخ نوا :- خوش آواز نارسی ترکیب

بلیل لاصحاح۔

قمری نغمہ سرا ہے کہیں محو گو گو

بیل شوخ نوا ہے کہیں معروف غز (فردوز)

شوخ دشتنگ :- درد مترادف تیز

طبع چنچل، فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

خبرے مری سانی شوخ دشتنگ

کہ آیا سول میر سرکاری تے تنگ صبح خندان

محکم صفت :- ایک پھلی تہ قوت رنگ نہایت

شوخ دشتنگ ۔ دظلم موش ربا

شوخ دشتنگ :- چلبلی بے باکی چالاک طراری

تیزی فارسی سوت فصیح رائج۔

ان میں شوخی ذرا نہیں ہوتی

اس بلکی ادا نہیں ہوتی مرزا سوا

محکم صفت :- خدا کی قسم مجھے ان کی بھابھیں تو

بجاتی ہیں ۔ یہ کسی کا بھاؤ اور دھمک بڑا

جو پھر یہ شوخی اور چلبلی پن کہاں دافانہ آزاد
قول فصیح :- اس کا اردو چھ شوخیاں اور اپنے
محل پر شوخیوں متعل ہے

فصحت سوتی قلبیں روز ازل صنی شوخیاں قاتل

بج جج ہو گئیں نگہ شرم سار میں بایلو

بھی ہوتی ہے جن آنکھوں میں شوخیوں کی بار

(شوخی آزاد سے شرم اینس کیوں سکھائی جاتی ہے)

(حسرت سواہنی)

اس لفظ کا استعمال گھڑے کے لئے بھی ہے

جی بہ شوخیاں تو ابلی ایام میں نہیں ۔ (ابلیت)

شوخی دشتنگ شرارت، دھنسی، فارسی،

موت فصیح، رائج۔

شرارت اسی بت میں گچھا گئی بلال

کہ شوخی بھی دشتنگ شرما گئی

قول فصیح :- ان معنی میں بچوں کے لئے اسکا

استعمال زیادہ ہے جیسے بچے بہت شوخی آ

کرتے ہیں کسی دن ہمارے ہاتھ سے پڑے۔

کہیں کہیں اس لفظ کے معنی طراحت بھی نکلتے ہیں

شوخی تو دیکھو آپ ہی کہا اور منھو سر

یو بھا کہاں تو بولے کہ میری زبان پر

شوخی :- بے قراری، اضطراب۔

شوخی سے بھرتی نہیں قاتل کی نظر رائج۔

یہ برق بلا دیکھئے گرتی ہے کہ ہر آج

(دند لغات)

قول فصیح :- یہاں بھی شوخی دہی معنی میں جو

معنی منسب اول میں لکھے جا چکے ہیں ۔ بے

قراری اور اضطراب پریشانی ۔ اور رائج کا

بلو ہوتا ہے ۔ شعر سے کہیں یہ بات ظاہر نہیں

ہوتی۔

شوخی :- بے حیائی بے شرمی ۔ فرنگ آصفیہ
قول فصیح :- اس لفظ کا استعمال بچوں کے
لئے ہوتا ہے یا محبوب کیلئے اور دونوں صورتوں
میں ایک معنی بے حیائی اور بے شرمی قسطنطینی نہیں
ہو سکتے۔

شوخی :- رنگ کی تیزی، اردو دھمک

(دند لغات)

قول فصیح :- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

شوخی بڑا :- آنکھ یا چہرے سے شرارت یا

تیزی اور طیلے پن کا اظہار ہونا اور دھمک

قبیل استعمال۔

کسی کی آنکھ شوخی پرستی

(مترادف المصاحف)

شوخی رنگ رنگ میں کوٹ کوٹ کے

بھری ہوتا :- بہت شوخ اور تیز اور چالاک

ہونا اور دھمک فصیح، رائج۔

(فرنگ اثر بوالہ خانہ آزاد)

شوخی سے :- شرارت فعل، شرارت سے

بے باکی اور دلیری سے ۔ اور دھمک فصیح، رائج

شوخی سے بھرتی نہیں قاتل کی نظر رائج۔

یہ برق بلا دیکھئے گرتی ہے کہ ہر آج

محکم صفت :- شوخی سے وہ ڈانٹ جاتی کھیلا

کی دافانہ آزاد

قول فصیح :- سول فرنگ آصفیہ نے اس

کے ایک معنی لکھے ہیں ۔ صند سے اہل کھنڈ

ان معنوں میں نہیں بولتے۔

شوخی طبع :- باقیافت طبیعت کا چنچل پن

طبیعت کی تیزی اور چالاک فارسی سوت فصیح

رائج۔

میں صحت - یہ ترمیم ایسی بد اثر ہوئی کہ لوگوں کے خیال ہو کہ نوجوان کی شونہی طبع نہیں عجز آپ کے پیر کا لفظ نہ سنا یا -
 شونہی کرنا یا اردو کوں کا شرارت کرنا، شونہی کرنا اردو صرف فصیح و راجح ہے۔

بچے امیر کے اچھے شونہی کر رہے ہزار ان کو کوئی کچھ ہے یہ کس کی بھائی پر حق فیصل بھینٹہ جمع شونہی کرنا بھی فصیح و راجح ہے۔

شونہی کرنا نہیں پہلے پہلے ہوتی ہے سوا یا نہیں گئے ہندو لگا کے ہم تمہارے اٹھاپا شونہی کرنا، گھوڑے کے کا شرارت کرنا اردو صرف فصیح و راجح ہے۔

قول فیصل: بھینٹہ جمع شونہی کرنا زیادہ پر راجح ہے البتہ اس میں شونہی کرنا کمال سچا قیاس نگار اس سوار کا

شونہی کے ساتھ - شرارت کے ساتھ چھین چن کی لاد کھاتے ہوئے - اردو صرف فصیح و راجح ہے جس میں شہزادی کو کسی پرانے کھڑی ہوئیں اور شونہی کے ساتھ کمر لچکان ہوں شونہی کی طرف بھڑکنا (فائدہ ادا)

شونہی - دہلےم اول وکون دوم معروف وکون سوم وچارم - ہندی میں شونہی، ہندی میں شونہی ذات بھی نسبت کہتے ہیں - ہما کے پیر میں پیدا ہونی جو خدمتی لوگ بھی ذات کہتی ذات ہندو خدمت گار سمسکرت مذکر۔

ال لفظ کا مادہ شہی بمعنی دھندلا دھندلا ہے جب اس میں رک کلمہ نسبت لگایا اور شونہی کی حرکت کو بڑھا کر جب قاعدہ سمسکرت - شونہی - کو

رہے جل دیا تو شونہی ہو گیا بعد میں کثرت استعمال سے دک کر گیا اندر صرف شونہی رہ گیا اس کے شونہی معنی ہانے دھلانے و خدمت گار کے ہو کر معانی مذکورہ پر اطلاق ہونے لگا
 قول فیصل: اردو میں بھروریت استعمال ہے۔

شونہی - اردو زبان میں بھل بھڑکنا، بھڑکنا کی آوازیں فارسی مذکر فصیح و راجح ہے۔

سب خبر - اردو میں رنج نقص سے زیادہ شونہی سن کے کلمات میں غنادل میرا شونہی - غلیظہ شونہی - عدم فارسی فصیح و راجح بہت شونہی تھے پہلوں دل کا جو پیر تو آل نظرہ شونہی نہ نکلا

سدا ہر چند وہ پردے - کر اندر شونہی - اس کاہ پر دے کے باہر انہماک شونہی - آتوب و فائدہ - شہیہ شونہی فارسی تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان

شونہی - کھار نہک - جیسے شونہی زار - فارسی مذکر فصیح و راجح شونہی - جھون - لولہ - جوش - زیادتی فارسی فصیح و راجح

سن کے بھائی نے مرے شونہی کر کہا - واقعی مجھ سے بھی یہ شونہی سر آ رہا ہوا قول فیصل - اس شونہی شونہی کے معنی شہرت بھی ہو سکتے ہیں۔

شونہی - داسا کے آخر میں آ کر رکھنے والا - زین کرنے والا جیسے شونہی - فارسی تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان فصیح و راجح استعمال۔

شونہی - بھینٹہ - کھاری - فارسی بمعنی فصیح و راجح ہے۔

پراسا ہے - ہے آگے چاہ دنیا پر نہیں نکلا بھی اگر تو شونہی پانی نکلا ہمارے شونہی بخت خوب ہا پیر کا کنگ استخوان جیسے کس کس سے کھانے جو شونہی - وہ زمین پر کھانا یا شونہی کے سبب قاعی کاشت نہ ہو - فارسی بمعنی شونہی - شخص - شوم - نامبارک جیسے شونہی فارسی بمعنی - ذرا اللغات

قول فیصل - اردو میں بھلے شونہی - خفگی - شونہی - جھلکا - حیدر تون کرنا خفگی - اس وقت کھیل گئے تو اس شونہی کر گئی - ذرا اللغات

قول فیصل - اہل کھوانہ میں نہیں دیتے شونہی اب یا شونہی راہ - کھاری پانی - فارسی قلیل الاستعمال

تندہائی گری - پیر کھانا شونہی راہ شک ذوق شونہی - پیرا لب - دہلی سے ہو

وہ جو عشق نے شونہی ہر شک ہمیں تو تو سن ہواں اسے ہم نے شان مودہ کیا ظہر شونہی ہر شک میں ڈا ہوا ہوا دل ذوق تیز اب میرے زخم پر سر ہم سے کم نہیں

قول فیصل - شونہی میں آخر کی کا اٹھارہ شونہی - جیسے شونہی - سفید - غیر شونہی - ہندوؤں کے ایک بڑے ہتھوار

کونا - شونہی کی یادگار میں پیرا گن بری چودس کو شونہی - اس ہتھوار میں برت رکھتے اور خوشی مانتے ہیں - سمسکرت - ہندو - اپنی ہندو کی زبان - ذرا اللغات شونہی - اٹھارہ - اٹھارہ - اردو و فارسی

دل میں پھر گرہ نے اک شور اکھٹا یا غائب
آہ جو قطرہ نہ نکلا تھا سب طوفان نکلا
شور اکھٹا: غل ہونا، شور ہونا اردو و ہندی
الہ سر کھینچتا ہے جب میرا
شور اک آسمان سے اکھٹا ہے
شور اڑنا: دھوم مچانا، شہر سے دور دور پہنچنا
اردو و ہندی: متروک۔

خال ابرو کا جو خوراء بت فرنگ اڑا
غل راز ارغ کماں یکرڈں فرنگ اڑا
شور افکن: دھوم مچانے والا، غلغلہ کرنے
والا، فارسی ترکیب قبیل الاستعمال
چار شور نڈوں میں ہو غلغلہ فو خانوش
قلقل شیشہ و مینا بھی ہو کیا شور ننگ
شور انگیز: خون پیدا کرنے والا، دلولہ
بڑھانے والا۔ فارسی ترکیب، صفت تعلیم
یا قریب کی زبان۔

خوشا نصیب جسے فیض عشق شور انگیز
بقدر ظرف ملا، ظرف سے سوانہ ملا گئے
نمک افشان ہو عشق خور انگیز
زخم دل کرتے ہیں بریز بریز
قول فیصل: اس کے معنی غل کرنے والے
کے بھی لیے جاسکتے ہیں۔

اب تو رنے کی صدا کوئے تباہ کی
انگ شور انگیز ناتوس کلیا ہو گیا
نقد برپا کرنے والا بھی اس کے معنی ہو سکتے ہیں
سارے رنے لگے قیامت خیز نظم طابانی
رگ سودا کی طرح شور انگیز نظم طابانی
شور باز: وہ سالن جس میں ہلکی سی
پڑا ہو۔

رے میں شور با اس درجہ مرغوب
کہ آب و رنگ من شوخ سے خوب
قول فیصل: زیادہ ترپے ہوئے گوشت
یعنی قلیے وغیرہ کے مصلحے دار پانی کو شور با کہتے
ہیں۔ اسی کو شور وا، اور شردا بھی کہتے ہیں
فارسی میں شور با یعنی آتش چلند یا لفظ معنایہ شور
شور با: اچار کا پانی، اچار میں پڑا ہوا سر
اردو و ہندی: دہلی کی زبان۔ (فرنگی صفت)
شور با: رقیق چیسے کے لیے بھی مستعمل ہے۔ اردو
(نور اللغات)

قول فیصل: ال کھنڈ نہیں بولنے
شور با سپلا ہو گیا: بڑا صدمہ پہنچا۔
(محاورات ہندوستان)

قول فیصل: ال کھنڈ نہیں بولتے
شور سخت: بد بخت، کم نصیب، بد بخت
بد نصیب، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
قلیل الاستعمال

حل ص: بحر کفرب کا بھی مجھ ہی شور سخت
کے غم میں یہ جوش و خروش ہے۔ (فسانہ آفاق)
شور سخت: پھیبی، فارسی، موٹ تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

باندھوں ہوں معنوں جوانی شور سختی کا کوئی
ہو نہ میں شہر میں عالم زمین شور کا ذوق
ہوگی قاتل کو نہ تجلیت نمک افشانی
شور سختی سے ہر اک زخم نمک اس رنگ
شور برپا کرنا: غل کرنا، فساد برپا کرنا، ہنگامہ
کھڑا کرنا، اردو و ہندی، صرف فصیح، رائج
غل مری زنجیر کے زقائد نے ایسا کیا
شر کو بھی شور جو ہونا نہ تھا برپا کیا

شور برپا ہونا: غل ہونا، ہنگامہ مچانا اردو
صرف فصیح، رائج۔

جب اکھٹا تابت تیرے کشتہ حسرت کا آہ
شور با تم تھا کہ اک عالم میں برپا ہو گیا
شور پور: شرابور، شہر پرتک پانی
سے بھیکا ہوا۔ اردو، دہلی کی زبان۔

ہو لی صلی ہے تم نے کس سے آج
رنگ میں شود بور آئے ہو

حل ص: مرزا صاحب کی شوخی صبح ہمیشہ
انہیں اس رنگ میں شود بور یعنی تھی جس سے
ناداقت لوگ انہیں اسجاد کی قیمت لگاتے
(آب حیات)

شور پڑنا: خفگی ہونا، فحش ہونا۔ اردو
صرف: غور و فکر کی زبان دہلی کا صرف۔

دن دباڑے جو چلی آئی تو گھر میں میرے
تو دو گنا ترے آنے سے بھے شور پڑا رنگین
شور پڑنا: دھوم مچانا، شہرہ ہونا، غلغلہ مچانا
اردو و ہندی: متروک

نہ بچتے ہیں خگنے نہ غنچ کھلتے ہیں پریش
چمن میں شور پڑا کس کے سکرانے کا عظیم آبادی
شور پڑنا: ہر وقت کسی کا دھیان رہنا
دلول پیدا ہونا، خون رنہ، اردو و ہندی: متروک

پڑا دل میں مرے یہ شور ہر آن
ترے لب کا عجب ہے عین نمک ان (زلیخا اردو)
شور شیت: شورہ شیت، سرکش، فساد
فارسی، صفت۔ (فرنگی صفت)

قول فیصل: کھنڈ میں شورہ شیت ہی مستعمل
ہے جسے عوام شورہ شیت بھی کہتے ہیں۔
شور پیا: ہونا، غل ہونا، ہلکا ہونا۔ ہندو

فریاد کی آوازیں آنا۔ اردو صرف قلیل استعمال
تشہ کا می گرمی دلیے چکھا شوراب اشک
ذوق شور و غم پیدائش دلیے ہو
قول فیصل۔ اس محل پر زیادہ تر شور و غم
زبانوں پر ہے۔

شور و غمنا۔ ہنگامہ رکنا، فساد موقوف ہونا
اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

رفاروہ گرفتہ رہے سو قدم پرے
قیامت کے ہے شور قیامت کو ختم کرے
شور می۔ نظر کشا چشم زخم فارسی موت
تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

شور و غمنا۔ آشوب محشر قیامت کا ہنگامہ فارسی
ترکیب دیگر فصیح، رائج۔

شور و غمنا۔ آشوب محشر قیامت کا ہنگامہ فارسی
ترکیب دیگر فصیح، رائج۔

شور و غمنا۔ آشوب محشر قیامت کا ہنگامہ فارسی
ترکیب دیگر فصیح، رائج۔

شور و غمنا۔ آشوب محشر قیامت کا ہنگامہ فارسی
ترکیب دیگر فصیح، رائج۔

شور و غمنا۔ آشوب محشر قیامت کا ہنگامہ فارسی
ترکیب دیگر فصیح، رائج۔

شور و غمنا۔ آشوب محشر قیامت کا ہنگامہ فارسی
ترکیب دیگر فصیح، رائج۔

شور و غمنا۔ آشوب محشر قیامت کا ہنگامہ فارسی
ترکیب دیگر فصیح، رائج۔

شور و غمنا۔ آشوب محشر قیامت کا ہنگامہ فارسی
ترکیب دیگر فصیح، رائج۔

شور و غمنا۔ آشوب محشر قیامت کا ہنگامہ فارسی
ترکیب دیگر فصیح، رائج۔

مرحیں خوب بکاتا ہی۔ مگر تم سرسبز کرتے ہو
درند شور زار ہو جائے (آب حیات)
شور و غمنا۔ کھاری زمین، وہ زمین جو
کھاری یا شورہ کی وجہ سے قابل کاشت نہ ہو
اردو، موت، فصیح، رائج۔

گر یار کے سامنے میں رہا تو کیا
میں گاہ میں جوخت دل پر دیا تو کیا
یہ وہ بہر اشک ہونا معلوم
اس شور زمیں میں تخم بویا تو کیا

دیر تخم بخت کو دل میں بویا
زمیں وہ شور ہے جس میں گئے نہ فائدہ
شور و غمنا۔ شہرہ سنا، نام سنا، اردو
صرف، فصیح، رائج۔

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرہ خون نہ نکلا آتش
شور و غمنا۔ شور و غم، فتنہ و فساد، بلوہ
ہنگامہ فارسی، موت، فصیح، رائج۔

جب میں نے آہ کی ہو قیامت الٹائی ہو
آواز پر ہے شورش محشر لگی ہوئی
رہا اگر شور زور اپنے دل شوریدہ کاویں ہی
تو اک دن شورش شور و غم ہو والی،

قول فیصل۔ شورش کے معنی آشفتگی اور
پرتلاشی کے بھی لئے جاتے ہیں جیسے "خود کی توجہ"
اب تک فرد نہیں ہوئی تھی (ذواللغات)
ہر سنی میں اس کی اردو جمع شورشیں اور
اپنے محل پر شورشوں ہو۔

وہ شورشیں زلہام جاں جن کے دم سے ہی
جب ان کو مختصر کیا انساں بنا دیا فتنہ
شور و غمنا۔ نالہ و فریاد کی آوازیں فارسی

شور و غمنا۔ نالہ و فریاد کی آوازیں فارسی
شور و غمنا۔ نالہ و فریاد کی آوازیں فارسی

شور و غمنا۔ نالہ و فریاد کی آوازیں فارسی
شور و غمنا۔ نالہ و فریاد کی آوازیں فارسی

شور و غمنا۔ نالہ و فریاد کی آوازیں فارسی
شور و غمنا۔ نالہ و فریاد کی آوازیں فارسی

شور و غمنا۔ نالہ و فریاد کی آوازیں فارسی
شور و غمنا۔ نالہ و فریاد کی آوازیں فارسی

شور و غمنا۔ نالہ و فریاد کی آوازیں فارسی
شور و غمنا۔ نالہ و فریاد کی آوازیں فارسی

شور و غمنا۔ نالہ و فریاد کی آوازیں فارسی
شور و غمنا۔ نالہ و فریاد کی آوازیں فارسی

موت، قلیل استعمال۔
تیزی شور و غم بھی ہے کل کو گریز
مادی میں کر بجلی نعلین میں
قول فیصل۔ اس کی اردو جمع شورشیں
اور اپنے محل پر شورشوں بھی ہو۔

اب جو دل باقی نہ دل کی شورشیں
آہ وہ ہنگامہ عہد شباب
شور و غمنا۔ نکلن ہونا۔ (ذواللغات)
قول فیصل۔ اس کے معنی میں نہیں ہوئے
شورشیں برپا کرنا۔ (مندی، ہنگامہ برپا
کرنا، ببادت کرنا، سرکشی کرنا، فساد کھڑا کرنا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

شورش فرو مونا۔ فتنہ و فساد گھٹ جانا۔
اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صر۔ فر لوگوں نے جو کچھ سمجھا ہو وہ بھی
شورش بہت کچھ فرو ہو چکی تھی (ذواللغات)
شورش محشر۔ آشوب محشر، ہنگامہ محشر
فارسی، موت، فصیح، رائج۔

زبان جب تک نہ کھولی تھی آج بھائی
کہ ہے یہ قلم کی آستین میں شورش محشر لگی
شور و غمنا۔ شیشہ یا صراحی وغیرہ سے شراب
انڈیلنے کی آواز فارسی، نالہ و فریاد، رائج۔

پلا کوئی دم سا غم نہ تھے
ناخندہ شور و غم قفل تھے (ذواللغات)
شور و غمنا۔ آشوب محشر، ہنگامہ فارسی ترکیب
نادر، فصیح، رائج۔

سودا کی جو بالیں پہ اٹھا شور قیامت
خدا ام ادب بولے ابھی آنکھ لگی ہے سودا
شور و غمنا۔ غل بچانا، غوغا کرنا، چیخنا

شور و غمنا۔ غل بچانا، غوغا کرنا، چیخنا
شور و غمنا۔ غل بچانا، غوغا کرنا، چیخنا

شور و غمنا۔ غل بچانا، غوغا کرنا، چیخنا
شور و غمنا۔ غل بچانا، غوغا کرنا، چیخنا

شور و غمنا۔ غل بچانا، غوغا کرنا، چیخنا
شور و غمنا۔ غل بچانا، غوغا کرنا، چیخنا

شور و غمنا۔ غل بچانا، غوغا کرنا، چیخنا
شور و غمنا۔ غل بچانا، غوغا کرنا، چیخنا

شور و غمنا۔ غل بچانا، غوغا کرنا، چیخنا
شور و غمنا۔ غل بچانا، غوغا کرنا، چیخنا

شور و غمنا۔ غل بچانا، غوغا کرنا، چیخنا
شور و غمنا۔ غل بچانا، غوغا کرنا، چیخنا

شور و غمنا۔ غل بچانا، غوغا کرنا، چیخنا
شور و غمنا۔ غل بچانا، غوغا کرنا، چیخنا

شور و غمنا۔ غل بچانا، غوغا کرنا، چیخنا
شور و غمنا۔ غل بچانا، غوغا کرنا، چیخنا

اردو صرف فصیح، رائج۔
محل صحت۔ دیکھو یہ لڑکے شور کر رہے ہیں ان کو گھست کر نکال باہر کر دو۔
شور کرنا۔ دھکا مارنا، گھر کنا، خفگی، فضا ہر کرنا، آنکھیں دکھانا جیسے بس بوا کا م کرنے رو نہیں تو اماں جان شور کریں گی۔ (ذکر لفظ مفید)
قول فیصل۔ یہ دہلی سے مخصوص ہے اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
شور لگنا۔ لازم اکھاڑ کا پیدا ہو جانا، لونا لگنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان (ذکر لفظ مفید)
شور چلانا۔ غل کرنا، چینیچلا نا، اردو صرف فصیح، رائج۔
 سرمہ اسے گر گئے تو ہی کھلا دے اس کو جو صورت نے شور قیامت کا بچا رکھا ہے یہ شور محشر۔ آتش محشر، ہنگامہ محشر، فارسی ترکیب، مذکر فصیح، رائج۔
شور محشر۔ آتش محشر، ہنگامہ محشر، فارسی ترکیب، مذکر فصیح، رائج۔
 شور محشر آئیر کو نہ جگا جو سورہا ہے غیب سے آئے یہ شور محشر۔ (ذکر لفظ مفید)
 شور محشر بہت زیادہ شور و غل بہت ہنگامہ، قیامت سے ملتا جلتا ہنگامہ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔
 ناپے والوں نے وہ دھوم مچائی آکر کہ ہوا چاروں طرف زمزم میں شور محشر آئیر شور شور و غل، بوزن غرور، شور قیامت (ذکر لفظ مفید)
 بہت شور۔ فارسی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان یاد قد مجذ میں نالوں کی حد نہیں شور شور ہے مری فریاد کا گواہ رشک ہنگامہ گرم کن جو دل نا عبور تھا پیدا ہر ایک آئے سے شور شور تھا

شور و شمر۔ فتنہ و فساد، لڑائی و لڑکا ہنگامہ، ہلہ، فارسی، مذکر فصیح، رائج زمانے میں ہیں سنتے شور و غل سے قیامت کا پر اس قیامت سے جو ہے شور و غل سے قیامت کا **محل صحت**۔ وہ پھر پھر کا۔ وہ دھکم دھکا، وہ دہلی میں وہ شور و شمر کہ الاماں (ذکر لفظ مفید)
قول فیصل۔ نظم کی بھوری سے (شور و شمر) بھی استعمال ہوا ہے جو عام طور سے مستعمل نہیں۔
 جو سوتی پھر اپنے شور و شمر سے جگاں دردارہ گھر کا اس سبک دیکھتے پھر تو **شور و شغب**۔ ہلہ، ہنگامہ، غل، شور فارسی ترکیب، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان **محل صحت**۔ تھوڑے ہی دنوں میں گھر شور و شغب سے پاک اور لڑائی جھگڑے سے صاف ہو گیا۔ (ذکر لفظ مفید)
قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کرنا وغیرہ کے ساتھ ہے۔
شور و شین۔ غل، شمر، گرم، رونے پٹنے کی آوازیں، فارسی ترکیب، اردو صرف فصیح، رائج۔
 نکلی زمین گرم سے آواز شور و شین آرام تھا مٹی گرم نہ تھا مٹی کوپیں **قول فیصل**۔ عربی لغت میں شین کے معنی عیب و رشتی کے ہیں اس لیے فارسی ترکیب کے ساتھ مندرجہ بالا حسن میں استعمال نہ ہوا چاہے مگر اساتذہ نے بکثرت استعمال کیا ہے۔
شور و غل۔ ہلہ، ہنگامہ، غل، غبارہ فارسی ترکیب، اردو صرف، مذکر فصیح، رائج

ہر یا لے بنے کا شور و غل تھا سبیل کا خیرۃ حیرت لگاتار (ذکر لفظ مفید)
قول فیصل۔ شور و غل اور غل اس لیے فارسی ترکیب سے استعمال کرنا صحیح نہیں ہے۔
شور و غل۔ ہلہ، ہنگامہ، غل، غبارہ، فارسی ترکیب فصیح، رائج۔
 شاہ شور و غل غبارہ دل آرا کہا یہ کیا یہاں ہے شور و غل (ذکر لفظ مفید)
شور و غل۔ دوا و بھول، ایک قسم کا کھار جو اکثر آتش بازی کرنے میں کام آتا ہے اس سے بارود یا پانی کھڑا کرتے ہیں۔ مراد غل و غلہ کے آخر میں گرم و خشک، فارسی مذکر فصیح، رائج۔
 کچھ گرمیوں کی سردی کی خامد کا غلہ شور و غل (ذکر لفظ مفید)
قول فیصل۔ اسی کو شور و غل کہتے ہیں۔
شور و غل۔ ایک لفظ اس کا نام۔ (ذکر لفظ مفید)
قول فیصل۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔
شورہ پستی۔ سرکش، نازان، لڑاکا جھگڑا، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔
محل صحت۔ اسپین کی ایڈیاں ب لکڑی کی ٹیڑھی سے زیادہ نیک ہیں مگر مرد پرانے شورہ پستی خون کے حقے کثرت سے ہوتے ہیں۔ (ذکر لفظ مفید)
قول فیصل۔ اس کے لفظی معنی اس سرکش چوپائے کے ہیں چوپائی میٹھ پر سے بوجھ پھینک کے غارتوں اور عوام کی زبان پر شورہ پستی ہے جو اردو ہے۔
شورہ پستی۔ جنگ جوئی، لڑائی جھگڑا، فارسی صفت، فصیح، رائج۔
محل صحت۔ آج کل بنیوں نے وہ شورہ پستی

اختیار کی ہو کہ بڑے بڑوں کو آٹے دال کا بھاؤ
معلوم کرادیا ہو۔ (نور اللغات)

شورہ گر: قلمی شورہ بنانے والا۔ فارسی صفت
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال
شورہ ہوتا: نفل ہونا۔ اردو صرف فصیح رائج۔

کچھ اس ادا سے مارا کھج کشتہ ادا کو
مقتل میں ہر طرف تھا کہ شور آفریں کا امیر
شور ہوتا: بے خفا ہونا۔ دہلی کی عورتوں کی
زبان۔ (نور اللغات)

شور ہوتا: دھوم دھام ہونا شہرت
ہونا۔ نام وری ہونا۔ اردو صرف قلیل استعمال
حسن و صفت دونوں کجا ہونے ممکن ہیں
گھر میں وہ پردہ نشیں ہوں شور بازاروں میں تو امیر
شور ہوتا: کھاری ہونا، لیکن ہونا۔ اردو
صرف فصیح رائج۔

نمک ایسا ہو اس میں شور ہوے چشمہ شیریں
بڑے گھر کے زیادہ شیریں شام کا خوبہ زیر
شوری: پنجاب کے ایک گویے کا نام جو چپے کا
موجد ہو۔

شورے: (بروزن بورا) شورہ۔ عربی
منکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کیا شور تھا کہ چپکے کیوں رہیں ہم
چلو اپنے خداؤں سے کہیں ہم (محو الہیات)

قول فصیل: کرنا ہونا کے ساتھ اس کا سر ہونا
آہیں اس برگشتہ طالع کی یہ شورے کرتی ہیں
خیر میں امید پر بھی گرایا جاسیے

دور گراں سے لپٹ جائیں قیامت ہو تو ہو
چپکے چپکے حشر میں دل سے یہ شورے ہو گیا، سنا
شوریت: کھاری پن، کھار، ٹھیکنی۔ اردو

موت، غیر فصیح رائج۔

قول فصیل: ہندوستانیوں نے عربی قاعدے
سے ی۔ ت۔ اضافہ کر کے مصد بنالیا ہو۔

شوریدہ: (بالصغر و کسر سوم سکون جہاد)
معروف و فتح پنجم حیران پریشان (مجازاً)
دیوانہ عاشق۔ فارسی صفت تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔

عجب کچھ شوریدہ پر جوش جنوں دیوانہ ہو
شوریدہ: بخت۔ فارسی صفت
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

شوریدہ حال: پریشاں حال، دیوانہ
گشتہ۔ فارسی ترکیب قلیل الاستعمال۔

شوریدہ خاطر: پریشاں خاطر، پریشانی
فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل استعمال۔

شوریدہ دماغ (یا) شوریدہ مزاج:
(کنایت) دیوانہ، سودا، فارسی ترکیب۔

(نور اللغات)

قول فصیل: عام طور سے زبانوں پر نہیں ہوتا
شوریدہ روزگار: بے سامان، خار کا

صفت۔ (نور اللغات)

قول فصیل: عام طور سے زبانوں پر نہیں ہوتا
شوریدہ سر: آشفتہ سر، دیوانہ، سودا۔

فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

میں وہ شوریدہ سر دیوانہ عجاج بعد مردن بھی
چڑھا جاتے ہیں پھر لوگ اگر میرے مرنے پر

ہجوم تنہا میں شوریدہ سر (صبح خندان)
بھرے گرد و روئے میں شام و سحر (صبح خندان)

شوریدہ سری: دیوانگی، پریشانی، فکر کا
موت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہو کے مشتاق پرستان سے پری آتی ہو
دھوم ڈالی مری شوریدہ سری نے دیکھو

الذاتی میں کسے توڑتی شوریدہ سری
حلقہ زنجیر کا میں فانی زنداں کجیا شاعر کجی

شورے کا: شورے کا بنا ہوا، شورے میں
ٹھنڈا کیا ہوا جیسے شورے کا پانی، شورے کا

تیزاب وغیرہ۔ اردو صفت، فصیح رائج۔
شورے کی پٹی: شورے کی بنی ہوئی موٹی

شورے کا کھونا۔ اردو، موت۔ (شریک صنفی)
قوانہ صنفی: اہل کھونا میں بولتے۔

شورے کی پٹی: (کنایت) نہایت گوری
اور صنفی کا لورہ، شریف۔ اردو دہلی کی زبان۔

(نور اللغات)

شورے کی قفل: (کنایت) عساف، عساف
کی نوجوان عورت نہایت گورے رنگ کی عورت

صبیحہ صبح قفل ہو لیکن عمر کا زمانہ بون پر قفل آتا ہو
جو غلط ہو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فصیل: عام طور سے نہیں ہوتے۔

شورے کی قلم: شورے کا لبا پتلا کرنا۔
اردو، فصیح رائج۔

بھولیں کیونکہ چپک کر گل آتش بازی
شاخ میں گل کی قلم بن گئی شورے کی قلم

شورے میں جھالنا: (معدی) پانی کی
صراحی کو شورہ لے ہوئے پانی میں ڈال کر ٹھنڈا

کرنا۔ اردو صرف متروک۔

کیں سرد مہربان نے گلگوں پلا کے کیوں
دی آبرو حضور نے شورے میں جھال کے

قول فصیل: اس کا لازم شورے میں جھلنا بھی بولتے
تھے جواب متروک ہو۔

ش

شوشہ: شوشہ پر افسانہ کی طرح (جھلنا) آب حیات کو پسینہ میں جھلنے دیکھا
اب برت میں بھانا (یا) جھلنا کہتے ہیں۔
شوشہ: (بروزن گوشت) ریزہ، ڈرہ،
مکرہ، قراغندہ، فارسی، مذکر، لمبا، طویل فارسی
مذکر، چاندی یا سونے وغیرہ کی سلاح۔ فارسی
مذکر، تودہ، خاک کا ڈھیر۔ فارسی، مذکر، ہلکا
ڈھیر۔ فارسی، مذکر، رگی کا پشتہ، وہ علامت
جو شہداء کی قبروں پر بنا دیتے ہیں۔ فارسی، مذکر۔
(فرہنگ آصفیہ)
قول فصیل:۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
شوشہ: الٹی دال یا آنکڑے کی مانند
چھوٹی سی وہ علامت جو ہاتھ ہونے کے نیچے لگاؤ
ہیں۔ اردو، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فصیل:۔ اہل کھنڈ اے لکھن، کہتے ہیں۔
شوشہ: حروف کا سرا، دندانہ جو
بعض حروف کے سرے پر ہوتا ہو جیسے شین کا
شوشہ۔ میم کا شوشہ۔ اردو، مذکر، متروک۔
دیدہ ہو تیرا کھیل میں پڑھتی ہو کس لئے
پہچانتی نہیں اری شوشہ بھی میم کا جان صاحب
قول فصیل:۔ ایسے لفظ فارحرف جو کسی دوسرے
حرف سے مل کے آتے ہیں کتابت میں جب ان کو
ظاہر کرنا ہوتا ہو تو نوکین نکال کے لفظ دے دیتے
ہیں۔ افسانہ نوکوں کو شوشے کہتے ہیں۔ جیسے منشی،
میں نوک کو ظاہر کرنے کے لیے جو نوک نکلی ہوئی ہو
وہ شوشہ ہو۔ حرف 'س' کی نوکیں دندانہ سے
کہلاتی ہیں۔
شوشہ: فساد انگیز بات، فتنہ انگیز بات انوکھی
بات، چمکلا، شگوفہ، جھگڑے کی بات۔ اردو،

عورتوں کی زبان۔
کاشے ہو ہمارے نام کے حرف
خوب شوشہ ہو زور فقر ا ہو
محل صحر:۔ اس بغاوت کے شوشے سے وہ نیک
نیک رائے دنیا سے بے آس۔ بیکانیر سے پنجاب
کی حد میں داخل ہوا۔ (دربار اکبری)
شوشہ اکھانا:۔ جھگڑا کھڑا کرنا۔ نئی بات
نکالنا۔ فساد اکھانا، کوئی نئی بات شروع کرنا۔
اردو صرف، دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)
شوشہ چھوڑنا:۔ (متعدی) فساد (انگریزی)
کہنا۔ انوکھی بات کہنا۔ دو چار آدمیوں کے سامنے
لیکاک کوئی نئی بات کہنا۔ شگوفہ چھوڑنا۔ اردو
عورتوں کی زبان۔
ہو گیا غیروں سے آخر بزم خواں میں لگاڑ
لے گئے تشریف تم تو ایک شوشہ چھوڑ کر قلع
شوشہ چھوڑنا:۔ شوشیاں کرنا، شرارت کرنا
اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔
آج سنبل کو بلا پرسوں اکوں کا گل کو سانپ
لاکھ شوشے گرد تیرے سر کے چھوڑوں تو سہی شوق
ہم دکھاتے ہیں طبیعت سے تماشے کتنے
مال نور میں چھوڑ آئے ہیں شوشے کتنے محسن
شوشہ دینا:۔ فقرہ دینا۔ اردو صرف متروک۔
رقعہ ہو کہ مکتوب ہو حیلہ ہو سراسر
شوشہ میں دیتے ہیں کہ فقرہ نہیں کرتے
شوفر:۔ (بواو مچول) کسی کی ذاتی مور کار یا
جیب وغیرہ چلانے کا مخصوص طرز۔ (انگریزی)
موتک، انگریزی دان طبقہ کی زبان۔
قول فصیل:۔ بہ نسبت شوفر کے اردو میں
دراپور زیادہ بولتے ہیں۔

شوق:۔ (بالفتح) خواہش، کارزد، تمنا، اشتیاق
عربی، مذکر، فصیح، راج۔
امیر اتنا ہوا ثبات کشاکش سے محبت کی
مسافر کو لے جاتا ہو کھینچے شوق منزل کا امیر
قول فصیل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے عشق و محبت بھی اس
معنی لکھے ہیں جو لکھنؤ میں راج نہیں۔
شوق:۔ رغبت، طبیعت کا میلان۔ عربی،
مذکر، فصیح، راج۔
قول فصیل:۔ اب آپ کو اس عمر میں لکھنے باز کا شوق ہو رہا ہو۔
شوق:۔ شغل، مشغول۔ کام۔
اے رند شوق جامہ داری پھر میک گیا
پھر راتہ راتہ رفتہ رفتہ گریبان تلک گیا
(نور اللغات)
قول فصیل:۔ رند کے شعری شوق کے معنی ہیں خواہش
شغل:۔ شوق جامہ داری پھر میک گیا، کا مفہوم
ہو جامہ داری کی خواہش تیز ہو گئی۔
شوق:۔ جوش، سرگرمی، اٹھناک۔ اردو، مذکر
فصیح، راج۔
قول فصیل:۔ یہ لفظ کامرہوت، چاٹ، چمکا
انگ۔ اردو، مذکر، فصیح، راج۔
کیا ذوق ہو کیا شوق ہو سرمہ تہہ دیکھوں
پھر بھی:۔ کون جلوہ جاناں میں دیکھا
شوق:۔ (کھرا، اجازت) کوئی چیز کھلانے یا
حقہ پلانے کے وقت کہتے ہیں شوق کیجئے۔ اردو۔
(نور اللغات)
قول فصیل:۔ شوق فریاد، یا شوق کیجئے ہی
کی ترکیب سے بولتے ہیں۔
شوق:۔ حکیم تصدق حسین خاں عرف نواب مرزا

وہ آقا علی خان بھٹو کا تعلق شاعرانہ شوق سے ہر شوق کے علاوہ
ان کا تین شوقیاں بہار عشق، غریب عشق، اور لذت عشق
بھی ہیں۔ مگر نہ ہر عشق کو کوئی نہیں پہنچتی۔ نہ ہر عشق
ان کی مایہ ناز مثنوی ہو۔ اس میں جذبات محبت
کی سچی تصویر کشی کی گئی ہو۔ اپنے رنگ کی بے مثل
مثنوی ہو۔ بھٹو میں کچھ پل پر رہتے رہتے۔ پیشہ
طبابت تھا۔

شوق ۹: منشی شیخ احمد علی صاحب مرحوم قزوینی
وطن بنگور ضلع بارہ بنگی۔ ولادت ۱۲۳۵ھ۔ شیر
لکھنوی کے شاگرد رہے۔

شوق انگیز: شوق کو ابھارنے والا فارسی
ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وقت امداد ہوا سے ہمت گستاخ مشرق
شوق انگیز ہیں ان کے لب خنداں کیا کیا

تبسم سے کوئی تھی شوق انگیز
کہ ہو دوست کا شوق اس کے آپر تیز (ذلیح اردو)

شوق بڑھنا: شوق زیادہ ہونا۔ اردو صرف
فصیح، راج۔

قدم رکھتے انہیں میں وہ میں پر بے نیازی سے
بڑھا جاتا ہوں شوق بھو دستان کیا کیا

شوق دل بڑھ گیا ہو مدد سے سوا
فاصلہ گھٹ گیا ہو منزل کا عزیز بھٹو

شوق پورا کرنا: خواہش پوری کرنا۔ اردو صرف
فصیح، راج۔

صلہ صخر: فرمایا کہ میاں ایک ٹوکرے میں شے ڈالیں
کہ ہر کران کے سامنے رکھ دو کہ دل لگا کر شوق پورا

کریں۔ (آب حیات)
شوق تیز ہونا: شوق بڑھنا۔ اردو صرف
قریب بہ متروک۔

صلہ صخر: میں نے اس خیال سے روک دیا کہ ان کا
شوق خوب تیز ہونے سے شرم کر اؤں۔ (بنات الفصح)
تبسم سے کوئی تھی شوق انگیز
کہ ہو دوست کا شوق اس کے آپر تیز (ذلیح اردو)

شوق ٹپکنا: شوق ظاہر ہونا۔ اردو صرف
قلیل الاستعمال۔

نظر آتا ہو بزرگ لب سا غر جو بلال
ہیکا پڑتا ہو لب مسکے شوق تقبیل

شوق چرانا: شوق بڑھنا، شوق پھیلنا
اردو صرف، عوام کی زبان۔

مگنی پھر کسی کم سن پہ طبعیت صغیر
اب بیا شوق بڑھاپے میں یہ چرایا ہو

قولہ فصیل:۔ خنکی سے بھی کہتے ہیں جیسے اگر لگان
کا شوق چرایا ہو تو اماں جان کی خدمت میں عرض

کرو۔ پیغام بھیج دو ہم رکیاں کیا جانیں (فصیح اردو)
شوق سیکنا: شوق میں زیادتی ہونا، اردو صرف
قریب بہ متروک۔

صلہ صخر: زمانہ شیخ صاحب میں ایک کیا
حجیم نتائج طبع سلیم سے مرتب ہو کر فلاح ہوا

پھر کبھی ویسا شوق شاعری نہ چمکا۔ (مقدمہ اردو صرف)
شوق دادا الہی ہو: کسی چیز کی عجز، بغیر

تائید فیہی نہیں ہوتی۔ اردو مقولہ۔ (ذلیح اردو)
قولہ فصیل:۔ عام طور سے زبانوں پر پائی ہوئی۔

شوق دل: دل کی تپنا، خواہش دل کی
فارسی ترکیب فصیح، راج۔

ان ناتواپوں میں بھی یوں کہ ہو شوق دل
آیا چین میں آؤ کے نسیم چین کے ساتھ

شوق دیدار: ریاضت کا اشتیاق، دیکھنے کی
تپنا۔ فارسی ترکیب فصیح، راج۔

شوق وہ امری نفس پہ اگر بولا
کس کی ہو دیکھتے راہ اور کہہ دیکھتے ہو

شوق در دل: کہ با شدہ ہر در کار فریب
ہیں دل میں شوق ہو اس کو رہبر کی ضرورت نہیں

مقولہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ (فصیح اشال)
شوق ذوق: کسی کام کی سرگرمی۔ یاد خدا میں

ہو خواہ کسی اور مشغلہ میں۔ اردو غم کرنا، غم

قولہ فصیل:۔ عام طور سے ذوق و شوق زبانوں پر
بے بغیر وادہ لکھنے کے ساتھ ذوق شوق بھی بول

شوق رکھنا: خواہش کسی چیز کا ہوتی ہو۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

کتنی ہو شوق رکھتے ہیں بیرو جواں مرا
میں ہوں بلال نام ہونا حق کماں مرا

شوق سے: بے بسر، بے خبر، بے ہوشی سے۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

اب شوق سے لگاؤ کی بات کیا کرو
کچھ پاگئے تپا آپ کے نظر بیان

شوق سے پوری چڑاؤ ہو تو یہ سب کچھ
کوئی کتا ہو کہ لاسے پر شلک کیا ہو

قولہ فصیل:۔ اس کا ایک مفہوم بے وقار کہ بے مثال
بے شک اسے بلا بیک بھی ہو سکتا ہو۔

لے میں کہتے ہوں کہ ہر شے کے جوہر کو دیکھتے
تو نکتہ اپنا تو سب شوق سے کرنا دیکھتے

شوق سے: بے کمال رغبت، بے کمال سے،
پورا سے، اس کے ساتھ۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

صلہ صخر: وہ کار جو بہت شوق سے کیا جاتا ہو۔
شوق سے: بے کمال رغبت، بے کمال سے،

پورا سے، اس کے ساتھ۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

قول فیصل :- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

شوق کم ہونا :- دل جی نہ ہونا۔ پورا شوق نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

کہہ دو اشکوں سے کیوں ہو کرتے کی شوق کم ہو کھایتوں سے مجھے ذوق

شوق کی آخرائش ہونا :- شوق کی زیادتی ہونا۔ اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محفل صخر :- اب شوق کی اس درجہ افزائش ہو کہ جو چاہتا ہے سب جمع جھٹا لٹا دیں۔ (فسانہ آزاد)

شوق لقا :- کسی کو دیکھنے کا اشتیاق، کسی سے ملاقات کی خواہش، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ایساں سے تیرا شوق لقا جس کو یہ نہ ہو دیدار سے خدا کا نہ ہواے صنم نصیب ذوق

شوق میں ذوق دستوری میں لڑکا :- ایک لطف چاہا دو لطف حاصل ہوئے، کوشش

ایک کام کے لیے۔ دوسرا مفت میں حاصل ہو۔ اردو خن۔ (مہذب اللغات)

قول فیصل :- اب یہ نسل زبانوں پر نہیں آتی۔

شوق نظارہ :- دیدار کا اشتیاق، دیکھنے کا شوق، زیارت کی تمنا، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، راج۔

شوق نظارہ ہو جب سے اس رخ پر نور کا ہو مرام رخ نظر پروانہ شمع طور کا ذوق

شوق ہونا :- دل جی نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

حال ہر دو وفا کہوں تو کہیں نہیں شوق ان حکایتوں سے مجھے ذوق

کیونکہ نہ چاک گل کی روش ہو قبائے یار چنے کی طرح شوق ہو لبوس تنگ سے خواہر خیر

قول فیصل :- سندر جہ بالا دونوں شعر میں شوق

ہونا (سے) کے ساتھ ہو :- کا کے ساتھ بھی استعمال میں ہو۔

پوچھا سلطان نے ہو سماع کا شوق بول باں اس سے رکھا ہوں کچھ ذوق نظم طباطبائی

شوق ہونا :- کسی کام کو بے اختیار جی پائنا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

ازل سے دشت نوردی کا شوق ہو دل کو غزال دشت کے اندازِ رم کی بات نہیں

شوقین :- (الفعل اولیٰ مع مفعول) خواہ مخواہ شوق رکھنے والا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

محفل صخر :- شہزادہ شوقین آدمی تھا مگر (ہر نے کہا) آپ نے بہت ہی ازراں خریدی۔ (فسانہ آزاد)

شوقین :- عادی، خوگر۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

محفل صخر :- تم نے ان کے لیے حقے کا انتظام کیا ہو مگر وہ پالوں کے زیادہ شوقین ہیں حقے

سے کم رغبت رکھتے ہیں۔

شوقین :- پھیلا، رنگیلا، رنگین مزاج۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

محفل صخر :- محلے کے شوقین نوجوان لوں کی انگ میں ان سے کچھ کچھ کہوا لے جاتے تھے۔ (آب حیات)

شوقین ہو وہ نکار آفاق کرتی ہو مقدار اس کو شوق لالہ

شوقین بڑھیا چٹائی کا لنگا :- طنز اس کی نسبت بولتے ہیں جو اپنی عمر اور وضع کے خلاف لباس پہنے۔ اردو مش، قلیل الاستعمال، عورتوں کی زبان۔

شوقین مزاج :- رنگین مزاج، عیاں شہ۔

اردو صفت، غیر فصیح، راج۔

محفل صخر :- تم ان کو ملا سمجھتے ہو؟ ایسے وہ بہت شوقین مزاج ہیں ذرا کسی دن پھیرو تو پھر دیکھو

کسی کسی رنگین باقیں کرتے ہیں۔

شوقین :- شوق۔ اردو، موت، عوام کی زبان۔

محفل صخر :- ان کی شوقین اس منزل پر پہنچ گئی ہو کہ روز سینا دیکھتے ہیں۔

شوقیہ :- منسوب شوق، شوق سے بھرا ہوا۔

اشتیاق سے بھرا ہوا فارسی، فصیح، راج۔

عج حوری کریں شوقیہ سخن واہ ری قسمت نہیں قول فیصل :- فارسی والوں نے بنالیا ہو

شوقیہ :- بطور تغنی، تغنی طبع کے لیے دل بہلانے کے لیے۔ اردو صفت، فصیح، راج۔

محفل صخر :- اس نے گھڑی سازی شوقیہ کی شوق شوق :- (الفعل اول سوم) توت تیزی، جنگ کی تیزی

اس کی جیت۔ عربی، موت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

گر بنی باشم کی شوکت اس طرح بڑھتی رہی پھر نہ کچھ آمل امیہ کا رہے گا اقتدار نظم طباطبائی

شوکت :- اشان و شکوہ، ٹھٹھا، تجمل، جاہ جلال، حشمت، کز و فر۔ فارسی، موت، فصیح، راج۔

عباس بن صدقے ہو شوکت پر مختاری نہیں نہ ہر کی امانت سے خبر دار میں آری

یہ شوکت دیکھ کر اسلام کی فیروں کو شگایا کہ جس سے عہدِ سیان تھا ہوئے وہ آپے باہر

شوکت :- تادبیر، مہولت، رعب، راب۔ اردو، موت، فصیح، راج۔

اندری شوکت شرفادنجبا کی اسلام کا شکر تھا کہ قدرت حق خدا کی شوکت :- درجہ منزلت، قدیم تہذیب، قدیم شہزاد

شوکت العقب :- بچو کا ڈک۔ عربی مندر
تعلیم یافتہ طبقے کا زبان۔

برائے شوکت دنیا نہ لہجہ عاری دیں راہ
بچو شوکت العقب کو بہتر ایسی شوکت

شوکت بڑھانا :- شان و شکوہ زیادہ کرنا،
درجہ و منزلت بڑھانا۔ اردو صرف فصیح راج

شوکت خدا بڑھائے مرے توجان کے
میں بھی تو دیکھوں شان علی کے نشان کی

شوکت بڑھنا :- شان و شکوہ بڑھنا، قوت
بڑھنا، رعب و دہم زیادہ ہونا، اثر بڑھنا۔

اردو صرف فصیح راج
عربی ہاشم کی شوکت اس طرح بڑھتی ہے

پھر نہ کچھ آل امیہ کا رہے گا اقتدار
شو لا :- (واو محمول) وصولی ہوگے کی دال کی

تیل کچھڑی جو زیادہ تر مضمون کو دی جاتی ہے۔
اردو فصیح راج

قول فیصل :- اس کا رسم الخط 'شو لا' ہے۔
شو م :- (واو معدون) شو م، کچھ شو م بھل

عربی صفت فصیح راج
عہ یزید شو م نے تاج کو بلایا جو لا اہل

قول فیصل :- عربی میں شو م بالضم و سکون عہزہ
بصورت واو مصدر یعنی بد فال تھا۔ فارسیوں نے

مصدر یعنی اسم مفعول یعنی مضمون استعمال کیا۔
شو م قدم :- وہ جس کا قدم شو م ہو سبز قدم

(نور اللغات)
قول فیصل :- لکھنؤ میں شاید ہی کوئی بولتا ہو

شو م :- بدبختی، شو م جسے شو م قسمت فارسی
موت فصیح راج

قول فیصل :- بواو یاے معروف شو م شو م شو م میں شہم

یہ لفظ عربی ہو لضم شین و سکون ہمزہ۔ پھر ہمزہ
واو سے بدل گئی اس کے معنی بد فال و بد فانی کے
ہیں۔ فارسیوں نے اس میں بلا ضرورت یاے تراہ
مصدری لگائی جو مثل سلامت و سلامتی۔

(تشریح الانشاء)
شو م بخت دیا شو م تقدیر دیا

شو م طالع دیا شو م قسمت دیا
مقدر کی خرابی بدبختی۔ فارسی ترکیب موت فصیح راج

شو م بخت نے افسوس کہ اب تک اسے دل
کر بلا جانے کا ارمان نکلنے نہ دیا

محل صفت :- ان سب باتوں سے اللہ رکھی کی انکھ
میں آئینہ بکھر آئے تو فاب صاحب بہت ہی شرمائے کہ

اللہ رکھی ہماری شو م طالع یہ نہیں کہ خندہ پیشانی
... کھلکھلاتی آئے اور ہماری صحبت اس ہنسور و شو م

تک کو لائے۔ (فسانہ آزاد)
قول فیصل :- شو م طالع نسبت کم بولتے ہیں۔

شو م شان :- غرور، ڈینگ، موت، عورت
کی زبان۔

دفعہ (تو پھر بگم بگرتی کیوں ہو کس برتے پر یہ
شو م شان ایسی (نک کی میں کیا لال لگے ہو میں) (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ کی عورتیں انیں بولتیں۔
شو م ہر :- (بروزن جو ہر) خاوند، فارسی مندر

فصیح راج
زال دنیا میں دو دن بھی کسی کی پابند

اک نیار وز بنا لیتی ہے شو م ہر اپنا تسلیم
شو م ہر :- شو م ہرے منسوب جسے حق شو م ہر

فارسی صفت فصیح راج
محل صفت :- زود جہ کے مال میں سے حق شو م ہر

لینے کے لیے تیار ہو اور بچوں کی خبر گیری نہیں کرتے

شو م :- (بالفتح) شاہ کا مخفف، بادشاہ،
سلطان، شہر پار، خسرو۔ فارسی، موت، فصیح، راج
تم بھی نکلو گھر سے اپنے اسے شو م قلم حسن
تخت گردوں پرستہ خاوند برآمد ہو گیا

قول فیصل :- اس کی صحیح شہان بھی راج ہو وہ
بھی فارسی ہو۔

کیا شہان سلف نے سحر ایک جہاں
سکے ہیں تو نے شہنشاہد جہاں شہر

شو م :- ڈھیل، آہستہ آہستہ کنگوے کو ڈھیل
اردو۔ کنگوے بازوں کی اصطلاح۔

شو م :- (مرکبات میں) بزرگ، فائق، ممتاز
جیسے شہ سوار، شہ پرستہ زور و غیرہ۔ فارسی مندر

فصیح راج
شو م کشت مہرہ شہر خج کو کسی جگہ بھانا

جہاں سے حریت کا بادشاہ اپنی جگہ سے آگے جائے
یا اٹھنے کی تدبیر کرے۔ فارسی، مندر، شو م کشت

کی اصطلاح۔
یقین توجان کہ سب طروں کو اس فن میں

کرت ہو شو م ترے آگے عہد زرا کا فی سودا
شو م دو لھا، نوشہ، فارسی، (فرہنگ صغیر)

قول فیصل :- لکھنؤ میں نوشہ یا نوشاد کہتے ہیں۔
شو م حمایت مدد ترفیہ پر چک

براہیگتہ کرنا، ہلکانا، اردو، موت، فصیح راج
پتیا بغیر اذن یہ کیا بھومری بھال

در پردہ چشم یار کی شو م پائے پی گیا جگر مراد آباد
شو م بد کردہ ممانعت مراحت۔ فارسی

مندر۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

شہاب :- (بفتح اول بروزن شہاب) وہ تار

سرخ رنگ جو کسم کو بھگو کر پکانے کے بعد نکلتا ہو
سرخ رنگ - فارسی، مذکر، فصیح، راج۔

وہ کیا رنگ ہو گا یا کہ پکتا ہو شہاب
سرخ وہ پوچھے تو ابھی سرخ ہو حال سفید

محل صحر - ہم تو کھنڈ کے رنگیروں کی خیر ملتے ہیں
واللہ کے کہ شہاب میں وہ پٹا ایسا رنگ دیں کہ

انسان گفتوں اسی کو گھورا کرے - (فسانہ آزاد)
قول فیصل - یہ شاہ آب کا مخفف ہو - (شاہ)

سرخ - آب - پانی - مگر شاہ آب بالکل نہیں بولتے
شہاب - (بالکسر) لہذا زبانہ آتش شعلہ لہذا

شعلہ جو آلہ لاش - عربی، مذکر - (فرہنگ اصفیہ)
قول فیصل - لکھنؤ میں ان حسی میں بالکل

مستعمل نہیں -
شہاب - ستارہ روشن وہ چمکتا ہوا ستارہ

جو آسمان سے گرتا یا آتش بازی کے چھوٹے ہوئے
انار کی طرح آسمان پر دوڑتا ہوا دکھائی دیتا ہو

عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -
یاں مہر کے پنجے میں شہاب فلک آیا

کی رد و بدل نیز سے کی خوب اس کو دکھایا
قول فیصل - بعض حکما کے نزدیک یہ دھان ارض

ہو جو کہ نازک پیچھے سے قبل مشعل ہو کر زمین پر گر پڑتا
ہو - اہل اسلام کے نزدیک شیطان کی مار ہو یعنی جب

شیطان آسمان پر جانے کی کوشش کرتا ہو تو فرشتے
اُسے گر مارتے ہیں جس کی چمک یہاں تک دکھائی دیتی

ہو - عربی میں اس کی جمع شہب و شہبان ہو جو اردو
میں رائج نہیں - اس لفظ کو ان معنی میں بالفتح بولنا

درست ہے - مشہور نام شہاب الدین (بالکسر) کو جو
لوگ شہاب الدین (بالفتح) کہتے ہیں وہ سخت غلطی کرتے

ہیں - اسی کو شہاب ثاقب بھی کہتے ہیں جو نسبت زیادہ

راج ہو -
شہاب ٹوٹنا - ستارہ ٹوٹنا - اردو صرف،

قلیل استعمال -
چھوٹے تارے جنہیں کہتے ہیں شہاب

ٹوٹے رہتے ہیں جو مثل جباب مراد ہوا
شہاب ثاقب - (ثاقب = روشن) وہ

چمکتا ستارہ جو رات کو ٹوٹتا ہو - فارسی ترکیب،
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

ہو ان کہتی تھی جا کر شہاب ثاقب سے
کہ تو زیادہ ہو یا میں فزوں ہوں آتش بار

شہاب - (بالکسر) اگیا بیتال - اردو مذکر -
(نور اللغات)

قول فیصل - زبانوں پر اگیا بیتال ہی ہو -
شہابی - (بالفتح) سرخ - شہاب کے رنگ کا

فارسی، صفت، فصیح، راج -
نہ تارا لہوؤں کے شہابی ہوئے

نہ آنکھوں کے پردے گلاب ہوئے
شہابی - (بالکسر) شبہت، جھلک رکس

پر تو جیسے دھوپ کی شہابی - اس معنی میں کبیر اول
زبانوں پر ہو - عورتوں کی زبان - (نور اللغات)

قول فیصل - ممکن ہو صحیح ہو ہو گر کھنڈ کی عورتیں
شہابی بولتی ہیں -

شہابی - ایک قسم کی شہابی جس کا رنگ سرخ
نکلتا ہو - (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہو -
شہادت - گواہی - اہل عربی مصدر،

موت، فصیح، راج -
لگائی تو جو خون ناحق کی مہندی

ہر انگشت سے گ شہادت تہاری
انگلیاں انہیں شہادت کہ کہ وہ لگا غار

حشر میں تجھ سا جفا کار خدا سا مخف
دل سا انصاف طلب اور شہادت میری

شہادت - راہ خدا میں شہید ہونا امر حق
پر مارا جانا - عربی، موت، فصیح، راج -

کوئے جانان میں ہوئی ہو جو شہادت میری
دامن حور کے سایہ میں ہو تربت میری

مردہ یسین کے چہرے پر سرخی سی جھاگئی
گواہی کا پناہ رنگ شہادت جھاگئی

شہادت - اخذ اے قتالی کی وحدانیت
رسول مقبول کی رسالت پر کچے دل سے اقرار کرنا

(نور اللغات)
قول فیصل - بالعموم رائج نہیں -

شہادت - کلمہ شہادت - عربی - (نور اللغات)
قول فیصل - اسے کلمہ شہادت ہی کہتے ہیں -

شہادت - ذبح، قتل، موت، مرگ فارسی
موت، فصیح، راج -

دیکھنا شوق شہادت کے جو وہ بھول بھول جائے
جرم اپنا اُسے خود یاد دلاتا ہوں میں

شہادت پانا بہ شہید ہونا امر حق پر ارجا اردو
عہدے جیتی رہی میں تم نے شہادت پائی

شہادت دنیا - گواہی دنیا - تصدیق کرنا -
اردو صرف، فصیح، راج -

قتل پر میرے شہادت دینے والا کون تھا
شکر ہو دھبا لہو کا دامن قاتل میں ہو

شہادت کی انگلی - کہنے کی انگلی، انگشت
دلہنے ہاتھ کہ وہ انگلی جو انگلی کے پاس ہوتی ہو

اردو، فصیح، راج -
کیبیک بادل کے تگے میں ہلال یافتہ

انگلیاں انہیں شہادت کہ کہ وہ لگا غار

شہادت کا کلمہ :- اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ

اِلَّا اللّٰهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَرْدو، فصیح، راج۔

پراس کے تیسرے دن دیکھتا کیا ہوں جنازہ کو لے آتے ہیں سب پڑھتے ہوئے کلمہ شہادت کا

شہادت کا کلمہ :- شہید ہونے کی جگہ، متعلق شہدا

فارسی، مؤنث، فصیح، راج۔

اگر گیں روحین شہادت کا کلمہ اللغات سے کہاں

آشیانے ان غریبوں کے چین میں کیوں نہیں امیر

شہادت گزرنے والا :- گواہ کا عدالت میں بیان سے

دینا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

شہادت لینا :- گواہی لینا، گواہی سننا۔ اردو

فصیح، راج۔

حاصل صحت :- گواہ ملازم پیشہ ہو اگر حضور اس کی

شہادت لے لیں تو اس کا نقصان نہیں ہوگا وقت سے

اپنے کام پر پہنچ جائے گا۔

شہادت نامہ :- وہ کتاب جس میں حضرت

امام حسین کی شہادت کا حال لکھا ہے۔ فارسی مذکر

اہل سنت کی اصطلاح۔

شہادت نامہ :- کپڑے پر کلمہ شہادت لکھ کے

مردے کے کفن میں رکھتے ہیں۔ اس کو بھی شہادت نامہ

کہتے ہیں۔ فارسی ترکیب، فصیح، راج۔

صدایہ آ رہی ہو حسرت کشتہ کے مدفن سے

شہادت نامے پر میرے ہو ہر چشم قربانی نظم بابا

قول فیصل :- شیعوں میں یہ طریقہ ہے کہ شہادت نامے

پر کلمہ شہادت اور چالیس موتوں کی گواہیاں لکھ کے

مردے کے سینے پر رکھ دیتے ہیں۔

شہادت ہونا :- گواہی گزرنے والا۔ اردو صرف

پکھری والوں کی اصطلاح۔

شہادت ہونا :- خدا کی راہ میں مارا جانا

امرحق کے لیے قتل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

زارے آئے جہاں میں لگ لگائے گیوں میں لگ

کر بلا میں جب شہ دین کی شہادت ہوگی ادب لکھو

شہادت ہونا :- فوت ہونا، قضا آنا مرنا

اردو صرف، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- شعرا کچھ کبھی استعمال کرتے ہیں

شہادتین :- اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

وَأَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ عَرَبی صیغہ تثنیہ، راج۔

شہادت مست :- (بروزن کرامت) بہادر کی دلیر

عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

شرافت اس کی مسلم شہادت اس کی بڑی

شجاعت اس کی ہو مشہور ہو بڑا وہ جری ذرا لکھو

شہادت :- اشیائے کا محض شاہی طور کا۔

فارسی، صفت، فصیح، راج۔

شہادت :- سرخ رنگ کی خاموش قسم کی چوڑیاں۔

(نور اللغات)

قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہو

شہادت :- شادی کا جوڑا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- یہ شہادت جوڑا ہے صرف شہادت سے

کام نہیں چلتا۔

پوتوں والی میں ہوئی اور نواسوں والی

آج تک بیاہ کا ہو جوڑا شہادت میرا جان

شہادت :- ایک قسم کا شادی کا گیت، ایک قسم کا

گت۔ اردو عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

نفاہر اک سمت اس گھر میں شہادت (زلیخا اردو)

لگا بجنے کو اس دم شادیانہ

ستاری میں بھی دھن، ہستی ہو رنگ ان کو جانے کی

ہیں کر سرخ جوڑا گت بجاتے ہیں شہانے کی

شہادت جوڑا :- دولہا دولہن کا سرخ جوڑا۔

سرخ پوشاک۔ اردو، مذکر، فصیح، راج۔

پوتوں والی ہوئی میں اور نواسوں والی

آج تک بیاہ کا ہو جوڑا شہادت میرا جان

شہادت وقت :- شام کا وقت۔ اردو،

قریب بہ مترادف۔

(فقہ) ساجد کا نشان شہانے وقت پر چڑھتا ہے

اور برات کا صبح کو۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- مہانا وقت کے معنی میں بھی استعمال

کیا ہو وہ بھی قریب بہ مترادف ہو۔

ہو صبح وصل وقت شہانے ہوئے صنم

مٹھ بھیرویں کی کوئی تباہی لیجئے امانت

شہادت وقت :- برات چڑھنے کا وقت۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہو

شہادت جوڑیاں :- ایک قسم کی عمدہ سرخ

چوڑیاں جو شادی کے موقع پر دولہنوں کو پہنائی

جاتی ہیں۔ اردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔

کل یہ اس شک پر ہی نے چوڑی الی سے کہا

روڑ لاتی ہو بنا کر تو شہانی چوڑیاں نصیر

شہانی ہندی :- گہرے اور شوخ رنگ کی ہندی

رحنی ہندی۔ اردو عورت دہنی کی زبان۔

خیر سے جاؤں گی میں آج میاں رنگیں پاس

مخدہ ہاتھوں میں لگا میری شہانی بانہی فرما

شہانہ :- شاہین کلاں یہ قد و قامت میں تو باز

سے بڑا مگر شکار پکڑنے میں کم ہوتا ہو باز سے کچھ

بڑا شکاری پرندہ ہو۔ بڑا باز۔ فارسی، مذکر،

فصیح، راج۔

قول فیصل :- استعارہ گھوڑے کو بھی کہتے ہیں اور

نظر کا بھی شہانہ سے استعارہ کرتے ہیں۔

کیا اڑا رخ کہ ملاؤں لبہ ناز اڑا
دی پریموں نے یہ آواز کہ شہباز اڑا
جوڑ کے شہباز نظر پر گرا
ٹوٹ کے ہرختہ جگر پر گرا
شہباز نہ سہزی اور چرس پینے والے پینے سے
پیشتر لال اور شہباز کا نام لیتے ہیں جو ان کے
عقیدے میں دو بڑے بزرگ گزرسے ہیں۔ اردو
چرس وغیرہ پینے والوں کی زبان۔

شہباز چہشم :- استعارۃ آنکھ۔ فارسی ترکیب
تعلیم یافتہ بچے کی زبان۔

سوئے مرنگاں ہیں کہ رکھتے ہیں تو شہباز چہشم
آئیناں کے واسطے چن چن کے خس کی تیلیاں
قول فیصل :- شہباز نظر بھی کہتے ہیں۔

تم نے شہباز نظر اپنا جدھر چھوڑ دیا
ہم نے بھی طائر دل باندھ کے پر چھوڑ دیا

شہ بال (یا) شہپیر :- بڑا پر۔ فارسی، مذکر
قلیل الاستعمال۔

اگر روح الامیں بڑھتے سر
تو جلتے نور سے شہ بال و بازو

قول فیصل :- اب اس محل پر شہپیر بھی بولتے ہیں۔
شہ بال :- وہ قریب کا رشتہ دار۔ لکھا یا دولہا

کا بھائی جسے برات کے وقت شل نوشہ کے آراستہ
کر کے دولہا کے پیچھے بٹھا دیتے ہیں۔ ترک میں ساق

دوش، فارسی میں ہوش بھی کہتے ہیں۔ لہذا لہذا
قول فیصل :- کھنوں زبانوں پر مشہور والہ ہو۔

شہ سچا نا :- بادشاہ کا شہ کے مقام سے ہٹ جانا یا
کوئی مہرہ ادب دینا۔ اردو میں شہ سچا نا کی اصطلاح

بساط و ہر میں بازی اسی کے ہوتے ہیں
جو شل مہرہ خطر کا شہ سچا کے چلے

شہ مانتا :- اشارہ پانا۔ پرنیک پانا، اشتعال پانا
ہکانے یا اور غلامی میں آنا۔ اردو میں فصیح راج
ترس شہ پاکے غیروں نے کیا منصوبہ لڑنے کا
ہیں اور بار خاطر تیرا عاشق یا رشا طر ہو
محل صرف :- میڈا اسٹوٹ تو ہتی ہی اتنی سنہ
پاتے ہی خوجی کو خوب تپایا۔ (فسانہ آزاد)
شہپیر :- (بروزن کٹر) پرند کے دسوکے کا سب
بڑا پر۔ فارسی، مذکر، فصیح، راج۔

روئے جاناں پر ہر اخط حشر پیدا
ہو گئے شمس کی پرواز کو شہپیر پیدا

نہ کیوں تنگ ہو کشمکش سے قفس میں
نہ باقی رہا ایک شہپیر کسی کا

شہپیر جھاڑ نا :- طائروں کا دونوں بازو
کو جن کے درمیان سے اڑتے ہیں پھیلا کر اور اچھل

اچھل کر زور زور سے مارنا تاکہ خراب اور چھوٹے
پر جو اکھڑ رہے ہیں گر جائیں۔ اردو صرف،

فصیح، راج۔
ذکر پرواز تو کیا تنگ ہو ایسا یہ چن

جھاڑ بھی کہتے ہیں ہم کبھی شہپیر اپنا
شہپیر :- ایک دوا کا نام، شاہترے کا مخفف

یہ دوا زیادہ تر خون کی خرابی میں استعمال کی جاتی
ہو۔ فارسی، مذکر، طباک اصطلاح۔

لے طبیبو میرے دل میں ہو گدا کی ہوس
شہترے سے فائدہ کیا ہو گا مجھ بیمار کو

قول فیصل :- ابلانسخوں میں برگ شہترے کہتے ہیں
شہترے :- (بروزن فروت) ایک پھل اور اس کا

درخت کا نام یہ پھل ہرے اور بھورے رنگ میں
میتھا اور اودے رنگ میں کھنٹھا ہوتا ہو۔ اس کے

پتے ریشم کے کیڑوں کی خوراک اور سکن ہیں۔ فارسی

مذکر، فصیح، راج۔

محل صحر :- سوکھا کر چارپائی بچھائے شہترے کے
پیر کے تلے ایک صاحب بیٹھے حقہ اڑا رہے ہیں۔

(فسانہ آزاد)
قول فیصل :- عربی میں فرصادتوت اور فارسی

میں فروت بھی کہتے ہیں۔ شیریں :- مزاجا گرم و تر
اول درجے میں عار دوم میں مرطوب۔

ترش :- دوم میں مرطوب اول میں یا اس اور بقول بعض
مائل بہ برودت و مرطوبت۔ کھانسی اور نزلے میں بہا

مفید ہو عام طور سے گلے کے امراض میں متعلق ہو۔
ایک خاص ترکیب ہے اس کا شربت بنتا ہو۔ اطباء

شربت قوت بھی کہتے ہیں۔
شہپیر :- (شاہ تیر کا مخفف) بڑا اٹھا جو چھوٹے

میں ڈالا جاتا اور پاؤں باندھنے کے کام میں لایا
جاتا ہو۔ فارسی، مذکر، فصیح، راج۔

بے یار کاٹے کھاتا ہو دیرانہ گھر مجھے
شہپیر جو لگا ہو وہ اثر در سے کم نہیں

کون کتا ہو معلق ہو یہ سقف گردوں
ککشان کا تو لگا اس میں ہو شہپیر بنو

شہ جنات :- شاہ جن۔ فارسی ترکیب
قلیل الاستعمال۔

کس کی پریاں شہ جنات کو بھی آٹھ پیر
ہو یہ حسرت کہ سگ کوچ جاناں ہوتا

قول فیصل :- اب عام طور سے شاہ جن کہتے ہیں
شہ جہاں :- شاہ جہاں کا مخفف۔ فارسی

قلیل الاستعمال۔
شہ جہاں نے تجھے گوبسایا

راس یکن تجھے یہ نہ آیا

شہ چال :- شہر کا بادشاہ کی چال جو

دشمن کرے۔ اردو، دہلی کی زبان۔

گو شہد کی پھری ہو مڑگان حشم شیریں
پر ہو نظارہ اس کا سم کو کہن کی خاطر
قول فیصلہ :- اہل کھنڈ نہیں کہتے ہیں۔
شہد کی مکھی :- وہ مکھی جو شہد جمع کرتی
اور بھیتا بناتی ہو۔ اردو، موت، فصیح، راج۔
شہد کی مکھی :- (کنایت) وہ شخص جو
سیر ہو جائے اور بیچا نہ پھوڑے، پچھڑا، بھٹی،
چٹو۔ (نور اللغات)

قول فیصلہ :- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
شہد کی مکھی :- (کنایت) ہری جگ وہ
شخص کہ جہاں فائدہ دیکھے وہیں جا لئے، لاپکا
جرہیں۔ اردو، (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصلہ :- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
شہد کھلنا :- (لازم) شہد کی مٹھاس معلوم
ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

زبان و دہن میں گھلا شہد گویا
جو تعریف ہونٹوں پہ آں علی کی (نور اللغات)
شہد لگا کر چالو :- (طنزاً) کمال احتیاط
سے رکھو، جب کوئی چیز کار آمد نہیں ہوتی اور اس کا
رکھنا نہ رکھنا برابر ہوتا ہو تو کہتے ہیں شہد لگا کر چالو۔
(نور اللغات)

قول فیصلہ :- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
شہد لگا کے الگ ہو جانا :- بھگڑا ہوا، ہلکا
الگ ہو جانا، لڑا دینا۔ (نور اللغات)
قول فیصلہ :- صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے
اصل میں یہ اس قصے کی طرف تلمیح ہے جو اس طرح
پر مشہور ہے کہ کسی شخص کو راستے میں شیطان ہمارا
مقطع صورت تھہ لباس پہنے ہوئے ملا اس نے کہا

یا تیری صورت تو ایسی پاکیزہ اور تبرک ہو۔ پھر تجھے
لوگ کیوں برا کہتے ہیں۔ شیطان نے جواب دیا کہ
اس میں میرا قصور نہیں ہے یہ ان کی ہٹ دھرمی اور
نا انصافی ہو۔ تم ذرا میرے ساتھ چلو اور دیکھو کہ
میں بالکل الگ رہوں گا اور لوگ ناحق مجھ پر لعنت
طاعت کریں گے۔ میرا جو نام نکل گیا ہو تو وہی شہل
ہو گئی کہ شہر میں اونٹ بدنام.... غرض دونوں
مل کر بازار گئے۔ شیطان نے دیکھا کہ ایک شہد کو
کڑھاؤ میں شہد بھرے ہوئے پھان چھان کر مرتباً زون
اور بڑی بڑی اچار یوں میں بھر رہا ہے اس نے ذرا سا
اٹھا کر دکان کے کوارٹر پر لگا دیا جس سے ہزاروں
مکھیاں جمع ہو گئیں۔ شہد چپ کر مکھیوں کا بھتا
نظر کرنے لگا۔ مکھیوں کا گچھا دیکھ کر چپکلی پکی اور چپکلی
کے خیال سے بلی موڑی۔ بلی پر ایک سپاہی کا کتا جو
بازار میں اپنے آقا کے ساتھ جا رہا تھا بھٹا۔ بلی اور
کتا دونوں لڑتے ہوئے شہد کے کڑھاؤ میں جا پڑے۔
شہد فروش نے بھٹا کر کے ایسی لافنی ماری کہ وہ
دھڑ ٹوٹ گیا۔ سپاہی کو یہ بات دیکھ کر فضا آیا اس نے
شہد فروش کا سر پھوڑ ڈالا۔ پولیس نے دونوں کو
گرفتار کر لیا۔ لوگوں کا ہنگامہ ہو گیا اور سب کہنے لگے
کہ دیکھو شیطان کو آتے دیر نہیں لگتی۔ کیا خدا سی بات کہتی
اور کہاں تک پہنچی اس پر شیطان نے کہا اس میں بھلا
میرا کیا قصور تھا۔ چپکلی کو میں بلا کر نہیں لایا کہتے
کہ میں نے نہیں بھٹایا۔ بلی میری خالہ نہیں تھی پھر مجھ پر
کیوں گالیاں پڑیں۔ اس پر اس آدمی نے جواب دیا
کہ یا شہد لگا کے تو تم ہی الگ ہو گئے تھے شیطان بولا
آپ کا بھی انصاف دیکھ لیا۔ پس اُس دن سے یہ
محاورہ ایجاد ہو گیا۔ واللہ علم بالصواب :-
(فرہنگ آصفیہ)

اہل کھنڈ یہ مثل نہیں بولتے۔
شہد و شیا : شہد کا کہ بادشاہ کو کشت دینا۔
اردو صرف، شہر کے باشندوں کی اصطلاح۔
شہد و شیا :- تعریف بے جا کرنا تو صیغہ فخر واقع
عمل میں لانا، خوشامد کرنا، مکھن لگانا، فارسی لہجہ
دادن کا ترجمہ ہو۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصلہ :- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
شہد و شیا :- قہقہہ کو دھیل دینا، ڈور پھوڑنا۔
اردو صرف، کنکریے بازوں کی اصطلاح۔
شہد و شیا :- (کنایت) کرنا، آگ لگانا، فرہنگ آصفیہ
قول فیصلہ :- اہل کھنڈ ان معنی میں نہیں بولتے۔
شہد و شیا :- (کنایت) ترفیب دینا، ہلکانا،
ورغلانا، برا بیگھنے کرنا، بھڑکانا، حمایت کرنا۔
اردو صرف، فصیح، راج۔
یہ نہ سمجھے اور یہی شاعر نے شہد دی ہتی انھیں
زعم میں اپنے سلا میں آپ کو شہر کر گئے درد
اب تو ہر بات پر مجھ سے بگڑ جاتے ہیں وہ
ان کو بھڑکایا ہو کیا ہے لے کے شہد اختیار
شہد و الفقار :- حضرت علی علیہ السلام۔ فارسی
ترکیب، راج۔
مشہور ہو شبات قدم شہد کا وقت جنگ
مذکور ہو کلام شہد و الفقار میں نظم طباطبائی
شہر :- (بالفتح) بڑی آبادی، قصبے سے بڑی آبادی
فارسی، مذکر، فصیح، راج۔
غضب میں آئی رعیت بلا میں شہر آیا
یہ پرئے نہیں آئے خدا کا قہر آیا
دل مجب شہر قہا خیالوں کا
لوٹا مارا ہو حسن والوں کا
قول فیصلہ :- جس شہر کا نام لکھتے ہیں اس کے پہلے

اگر یہ لفظ لکھ دیتے ہیں۔ جیسے شہر لکھنو، شہر الہ آباد، شہر بنارس وغیرہ۔

شہر: ۲: ہمینہ، ماہ۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فصیل:۔ چونکہ ہلال دیکھ کے شہر دیتے ہیں اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا۔

شہر اُمنڈنا:۔ شہر کے لوگوں کا ہجوم کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

امڈا ہوا شہر خرمی سے کثرت سے تمام بندرتے اسیر

شہر آباد کرنا:۔ کسی بڑی آبادی کی بنیاد رکھنا۔ کئی قصبوں کو ملا کر ایک بڑے شہر کا قیام کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شہر آشوب:۔ وہ مدح یا ذم کی نظم جس میں کسی شہر کی پریشانی یا گردش آسانی اور زمانے کی ناقدری وغیرہ کا ذکر ہو۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

شہر آشوب:۔ وہ شخص جو اپنے حسن و جمال کے باعث آشوب زدہ شہر و قصہ دہر ہو۔ فارسی، مذکر، (فرہنگ آصفیہ)

قول فصیل:۔ اہل لکھنو نہیں بولتے۔

شہر بانو:۔ بانو شہر، شہر کی امیر زادی، شہر کی بیگم، خاتون شہر، شہر کی دلہن یعنی شہر کی زینت۔ اکثر شریف زادوں کے نام ہوا کرتے ہیں۔ فارسی، مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فصیل:۔ لغوی معنوں میں اس کا استعمال نہیں۔

شہر بانو:۔ بادشاہ ایران کی بیٹی کا نام جو خلافت حضرت عمر میں قیدی ہو کر آئیں اور یہ شہزادہ

حضرت امام حسین سے آپ کا عقد ہوا۔ حضرات اہل تشیع کے چوتھے امام حضرت زین العابدین علیہ السلام آپ بھی کے بطن مبارک سے تھے۔

سانحہ عظمیٰ کر بلا میں آپ بھی امام مظلوم کے ہمراہ تھیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

مستند روایت یہ ہو کہ امام زین العابدین علیہ السلام کی ولادت کے پچیسویں دن کے بعد جناب شہر بانو کا انتقال ہو گیا تھا اور آپ واقعہ کر بلا کے وقت بقید حیات نہیں تھیں۔

شہر بدگرد:۔ جلا وطن، وہ شخص جو حاکم کے حکم سے شہر سے نکال دیا گیا ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قول فصیل:۔ کرنا اور ہونا کے ساتھ اس کا صفت ہوتا ہے ترے چہرہ روشن کے مقابل

(کرنا) ہم شہر بدرد ماہ کو لے یار کریں گے شاد نصیر جلوہ گر بام پر تو شب کو اگر ہوتا ہو (ہونا) چاند لے رشک قمر شہر بدرد ہوتا ہو لطافت

کتنے ہی ہو گئے تھے شہر بدرد (ہوجانا) رہتا تھا کتنوں ہی کو جان کا ڈر نظم طباطبائی

شہر کش:۔ ایک شہر سے دوسرے شہر میں دوسرے سے تیسرے میں۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محلہ صوف:۔ سانحہ کر بلا کے بعد آل رسول سر ہند شہر لشہر اور دیار بدیار پھر آئی گئی۔

شہر مند:۔ شہر پناہ۔ فارسی، مذکر، متروک۔

اے عشق تن کا روح سے چھٹنا حال ہو اللہ کی پناہ ترے شہر بند سے رشک

شہر پناہ:۔ فصیل شہر کی جلوہ دیاری فارسی، مؤنث، فصیح، رائج

لو نظر آئی اس کی شہر پناہ جس کا تھا انتظام شام و بنگاہ صریح

شہر: ۱: (بضم اول و فتح سوم) آواز کا آستانہ شہر، دھوم دھام، چرچا، مشہور ہونا۔ عربی مصدر، مؤنث، فصیح، رائج۔

جینا وہ کیا جو ہو نفس غیر پر مدار شہر کی زندگی کا بھر و سا بھی چھوڑے اقبال

قول فصیل:۔ عربی میں شہر کے لغوی معنی ہیں میان سے تلوار نکالنا، ظاہر کرنا اردو میں ان معنی میں رائج نہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے شہر بمعنی افواہ بھی لکھے ہیں جو لکھنو میں رائج نہیں۔

شہر: ۲: نام وری، نیک نامی۔ عربی لفظ، مؤنث، فصیح، رائج۔

کبھی میں شاعر غزا و ادب دان بلخ نظم میں نام مرا انخر میں میری شہر شہر: ۳: رسوائی، بدنامی، تشہیر۔ اردو مؤنث، فصیح، رائج۔

پھر کہیں چھٹی ہو جب ظاہر محبت ہو چکی ہم بھی ہو سوا ہو چکے ان کی بھی شہر ہو چکی

شہر آڑنا:۔ شہر چھیلنا۔ اردو صرف، متروک۔

میرا بھی دھوم اڑی تری شہر جہاں اڑی چرچا ترا رہا تو مرا بھی بیاں رہا شرف

شہر تر ہٹا:۔ زیادہ نام ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شہر مرہ بڑھ مرے مضمون جب کئے پھولا گلاب اور سوا جب قلم ہوا لطافت

شہر پانا:۔ مشہور ہونا، نام حاصل کرنا، نیک نامی حاصل کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اگر وہ ظاہر کرے سخاوت تو بخل حاتم کا پائے شہر نظم طباطبائی

شہر پرست:۔ شہر کو بہت پسند کرنے والا

فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

غنائشاں چپا کے ہو بیٹیا برائے نام
گم گشتہ کون کتا ہو شہرت پرست ہو ذوق
شہرت پرستی :- شہرت کو پسند کرنا۔ فارسی ترکیب
موت، فصیح، راج۔

محله صرف :- شہزادے نے فرمایا اچھا تو نے شہرت
پرستی کا سجاڑا نکالا۔ (ظلم ہوش ربام)
شہرت پھیلانا :- شہرت دینا۔ اردو صرف
قلیل الاستعمال۔

محله صرف :- تم چوکریوں نے تمام عالم میں
شہرت بے حیائی پھیلانی۔ (ظلم ہوش ربام)
شہرت پھیلنا :- شہرت ہونا۔ اردو صرف
قلیل الاستعمال۔

کی ہو جو حق نے عطا دولت خلق کریم
پہیلی ہو مثل شہرت خلق کریم نظم طباطبائی
شہرت پیدا کرنا :- نام پیدا کرنا، مشہور
ہوجانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

شہرت حاصل ہونا :- شہرت ملنا۔ اردو
فصیح، راج۔

پچھلے شہرت نہ تھی مجھ کو حاصل
ایسی عزت نہ تھی مجھ کو حاصل نظم طباطبائی
محله صرف :- لا لشکر سہائے ہر صفت خوشنویس
پر قادر تھے مگر خط گزرا اور خط نستعلیق میں خاموش
پر شہرت حاصل تھی۔ (قدیم ہندو ہندوستان اور ہندو)
شہرت دنیا :- مشہور کرنا، رسوا کرنا، بدنام
کرنا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

محله صرف :- شرفائے دہلی میں سے ایک شخص نے
مشاعرہ کیا۔ سخن فہم و سخن شناس تھے۔ اہل سخن کے
ارتباط رکھتے تھے۔ بڑے اشتهار و اعلام سے

شہرت دی۔ (آب حیات)

فلک نا اہل ہو دیتا ہو شہرت بے کمالوں کو
کسو دن انگلیاں اٹھتے نہ دیکھیں ماہ کامل پر جلیں
قولہ فیصلہ :- اچھائی اور برائی دونوں عمل پر اس کا
استعمال ہو جیسا کہ سندرجہ بال شالوں کے ظاہری
شہرت ہونا :- چرچا ہونا، دھوم ہونا، روانی
ہونا۔ بدنامی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

پھر کہیں چھپتی ہو جب ظاہر محبت ہو چکی
ہم بھی رسوا ہو چکے ان کی بھی شہرت ہو چکی داغ
اس نے پھیل دیا ہو درست سوال :-
جس کے دست کرم کی ہو شہرت نظم طباطبائی
قولہ فیصلہ :- اچھائی اور برائی دونوں عمل پر اس کا
استعمال ہو۔

شہر خبر :- وہ شخص جو تمام شہر کی خبر رکھے بگھر
گھر کی خبر رکھنے والا۔ اردو، مذکر، عوام کی زبان
قریب بہ متروک۔

محله صرف :- لو ہم کہتے تھے کسی کو یقین ہی
ہیں آتا تھا۔ اب تو یقین آیا۔ کہتے ہیں کہ ہم
شہر خبر ہیں۔ (فسانہ آزاد)

شہر خوشحال :- وہ جگہ جہاں مردے دفن ہوں
تکیہ، گورستان، قبرستان۔ فارسی، مذکر، فصیح، راج

یہ مانا فرتے دتے پر تھارے مہرازل سے ہو
مگر کیا میری گنجائش نہیں شہر خوشحال میں عزیز گھنوا
قولہ فیصلہ :- بلور محاذ ایسا آباد جگہ کو بھی کہہ دیتے
ہیں جہاں آبادی ہونے کے باوجود ہر طرف سنا پڑا
ہو جیسے "دروازے افیونیوں کے آنکھوں کی طرح
بند کہیں بوڑھا نہ فرزند میرت تھی کو یا عجیب
اچھے شہر خوشحال میں گزر ہوا" (فسانہ آزاد)
شہر قاموشاں بھی نظماً استعمال کیا گیا ہو جو آب

عام طور سے رائج نہیں۔

نہ کیجیے گور غریباں کو شہر خاموشاں
کہ داد وادترے داد خواہ کرتے ہیں
شہر رخ :- شہر رخ میں رخ کی شہر۔ فارسی
موت، شہر رخ بازوں کا اصطلاح۔
شہر رخ :- بادشاہ کا ایسے خانے میں کھانا
کہ رخ کی شہر پڑتی ہو۔ فارسی، موت، شہر رخ باز
کی اصطلاح۔

شہر رخ :- (کنایت) سامنے کی چوٹ
اردو، موت، تلوریوں کی اصطلاح۔
عشق کیا کیا کنو میں جھنکا تا ہو
شہر رخ :- نئی دکانا ہو
شہر در شہر :- متعدد شہروں میں ایک شہر سے
دوسرے شہر میں دوسرے سے تیسرے میں۔

فارسی ترکیب، فصیح، راج۔
حسن کم آب لقمہ ہو ایاب
شہر در شہر جا کے دیکھ لیا داغ

شہر شملہ :- وہ جگہ جہاں انصاف نہ ہو
شہر نا پرسان، اندھیر نگری۔ اردو، مذکر،
عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قولہ فیصلہ :- اس کے استعمال کی تین صورتیں
ملتی ہیں اور تینوں صورتوں میں استفہام
پایا جاتا ہو ایسا کیا شہر شملہ ہو؟

دوسرا تیسرا یہ حملہ ہو
ایسا کیا سمجھے شہر شملہ ہو (فریب عشق)

۲۔ کیا شہر شملہ ہو؟ جیسے شہر بدر! کیا شہر
شملہ ہو۔ کچھ لوٹ پڑی ہو۔ تمام شہر پر کیا
بیگ صاحب کا اجارہ ہو؟ (فسانہ آزاد)
۳۔ کیا شہر شملہ ہوا ہو؟

کیا ہوا یہ شہر شہر جو دو گانہ میری جان
میں تو بلکوں اور زنا میں کھلائے تیرے کو جان
شہر شہر :- ہر شہر میں مختلف شہروں میں جا بجا
فارسی الفاظ فصیح راج :-

ہو گئی شہر شہر رسوائی
اس مری موت تو بھلی آئی

قول فیصل :- میں (حرف جار) کے اضافے
کے ساتھ (شہر شہر) بھی راج ہو۔

سگر چاہتا ہو مثل منہ چاروہ فروغ
آپھر کے شہر شہر میں کسب کمال کر فوق
شہر شہر :- بڑا شہر بڑی آبادی والا شہر
فارسی سند کر، قلیل الاستعمال :-

محفل صرف :- شب کو امین آباد کی سرائیں آئے
اللہ اللہ کیا شہر تھا کہ کو سوں تک آباد (فسانہ گویا)
شہر کی دانی :- (کنایت) گھر گھر کی خبر رکھنے
والی، ہر خاندان کی ہر فرد سے واقف صورت۔
اردو، موت، غیر فصیح، راج :-

محفل صرف :- تمہارے یہاں جو عورت بیلا چپین کا
تیل بچنے آئی ہو۔ اس سے اپنی لڑکی کے متعلق
بات چیت کرو۔ وہ شہر بھر کی دانی ہو۔ ہر گھر کا
حال جانتی ہو۔

قول فیصل :- کبھی کبھی مردوں پر بھی اس کا
اطلاق کرتے ہیں۔

شہر کے صدقے ہوتا :- جو شخص مارا
مارا پھرتا ہو اس کی نہت کہتے ہیں کہ شہر کے
صدقے ہوتا ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- کھنوس میں زبانوں پر نہیں ہو۔

شہر رگ :- گلے کی موٹی رگ، رگ جان۔
فارسی ترکیب، موت، فصیح، راج :-

شہر رگ پہ جب پہنچ گئی تیغ ستم کی دھار
چلائے ہاتھ اٹھا کے امام فلک وقار
قول فیصل :- شہر رگ کٹ جانا شہر رگ سے
قریب ہونا، شہر رگ کھڑی ہونا اس کے صفت ہیں۔
(شہر رگ کٹ جانا)

ظالم خدا کے واسطے اب مجھ سے ہاتھ اٹھا
شہر رگ مری تو ایک کٹاری میں کٹ گئی مصحف
(شہر رگ سے قریب (اقریب) ہونا یعنی بہت قریب ہونا
خدا کے لئے)

اس پر کہ تھا وہ شہر رگ سے اقریب
ہرگز نہ پہنچا یہ دست کو تہا
اب عام طور سے ان معنوں میں رگ گردن سے
قریب ہونا بولتے ہیں۔

د شہر رگ کھڑی ہونا، رگ گردن میں تناؤ پیدا
ہونا۔ اب متروک ہو۔

خبر کے اشتیاق میں شہر رگ ہوئی کھڑی
وصل خدا کے شوق میں آلسونے لڑی فیر
شہر گرد دیا، شہر گشت :- شہر میں گشت
کرنے والا، پتروں۔ فارسی ترکیب قلیل الاستعمال
قول فیصل :- صاحب فرہنگ آصفیہ نے شہر
کے ایک معنی "برائت کا وہ گشت جو شہر میں لگایا
جائے" بھی لکھے ہیں جو کھنوس میں راج نہیں۔

شہر گردی :- شہر میں گشت کرنا۔ فارسی
ترکیب صفت، قلیل الاستعمال۔

دھوم کرنا ہو جو اسے جشت تو خاطر خواہ کر
شہر گردی کب تک صحرا سے بھی کچھ راہ کر
شہر مارنا :- شہر فتح کرنا۔ اردو صرف،
متروک۔

محفل صرف :- شب کو ہم نے شہر مارا۔ صبح کو

لشکر آگے بڑھا۔ (فسانہ آزاد)
شہر میں اونٹ بدنام :- وہ شخص جو
کسی عیب کے باعث مشہور ہو، مشہور آدمی
کی شامت آتی ہو۔ نامی چور مارا جاتا ہو
اردو مثل، عوام کی زبان :-

محفل صرف :- (شیطان نے کہا) تم ذرا میرے
ساتھ چلو اور دیکھو کہ میں بالکل الگ رہوں گا
اور لوگ ناحق مجھ پر لعنت طامت کریں گے۔

میرا جو نام نکل گیا ہو تو وہی مثل ہو گئی
کہ شہر میں اونٹ بدنام۔ (فرہنگ آصفیہ)
شہر کروا :- کھوٹا رو پیہ اور کھوٹی شرفی
جو خاص ایک شہر میں راج ہو، بادشاہ کا جان
کیا ہوا سکے۔ فارسی، متروک، متروک۔

راج ہیں بھکاریے دور میں داغ
سکے ہو وہی جو شہر کروا ہو
قول فیصل :- یہ اصل میں شہر روا تھا۔

ایک (ن) موافق قاعدے کے حذف ہو گئی
یہ ایک قسم کا کھوٹا رو پیہ اور کھوٹی شرفی
جو ایک ظالم بادشاہ نے زبردستی اپنے ملک
میں راج کیا تھا۔ اور ملکوں میں وہ سکے بچے
کھوٹا ہونے کے نہیں چلتا تھا۔ (اس صورت
میں اس کی اصل شہر روا ہو یعنی بادشاہ کا
جاری کیا ہوا سکے اور بعض کوڑی کے بھی
آیا ہو۔

شہر ۵ :- (بالضم) آوازہ۔ دھوم دھام
شہر، نام وری۔ عربی، متروک، فصیح، راج :-
مار کر مجھ کو جو تدبیر چلانے کی ہو
شہر منظور ہو، عجاز مسیحائی کا
قول فیصل :- عربی میں اس کی اصل شہر ہو جو

حالت وقت میں شہر ہو جاتا ہو۔ فارسی میں شہر
یعنی پھولوں کا سہرا بھی ہو جو اردو میں آج کل
شہر اڑنا۔ شہرت پھیلنا۔ اردو صرف متروک۔
اے صبا شہر جو میری اشک باری کا آڑا
ہو گیا معدوم شل سایہ غما می ب صبا
بر باد ہو کے ہوتے شہر اڑا چین کا
چرچا کہاں نہ پھیلا آبادی وطن کا جلال
شہرہ آفاق۔ تمام عالم میں مشہور بہت
مشہور زبان اردو غلامت۔ فارسی ترکیب، مذکر،
فصیح، راج۔

محفل صرف۔ بہ فنون شاعری اور تہذیب اخلاق
اور غروتی میں ذات با برکات خواجہ صاحبہ خواجہ
ذکر مرجم شہرہ آفاق تھی۔ (مقدمہ دیوان)
کیا ہو اتفاقاً جو میں نے سمجھ کر دل دیا
شہرہ آفاق تھی بے اعتنائی آپ کی شرف
قول فیصل۔ شخص اور چیز دونوں کے لیے
کہتے ہیں۔ جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہو
شہرہ بلند ہونا۔ شہرت زیادہ ہونا۔
اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ماہ فلک زمیں پر وہ مشہور ہو گیا
شہرہ ہوا بلند جو تیرے جمال کا خواجہ زید
شہرہ پانا۔ مشہور ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔
شہرہ پایا تھا خوش جمال سے شوق
سب کے سب خاندان مال سے
شہرہ پڑنا۔ شہرت ہونا، خبر پھیلنا۔ اردو
متروک۔
یہ شاہنشاہ اک عجائب تھا
شہر میں اس کا پرچم میٹھو (ہشت گلزار)
شہرہ پھیلا نا۔ شہرت دنیا، چرچا کرنا۔

اردو صرف، متروک۔
لے چلا شوق اسے سیاحت کا
شہرہ پھیلنے علم و حکمت کا نظم طباطبائی
شہرہ دور تک نکل جانا۔ دور تک
شہرت ہو جانا۔ اردو صرف، متروک۔
پر یوں میں ذکر ہوتا ہو حوروں میں مذکرہ
شہرہ بگھڑا را دور تک لے جان نکل گیا
شہرہ ور۔ مشہور۔ فارسی صفت قلیل الاستعمال
کھینچ لے گا جوتری پورہ شیبہ لے بے دہن
شہرہ دور سے تاملک عدم ہو جائے گا رشک

شہرہ ہونا۔ شہرت ہونا، نام ہونا۔ اردو
فصیح، راج۔
فر زہوی علی سے ہوا شہرہ ہر طرف
کہتے تھے ان کو سب سدا شد کا خلف
سر ہو متفاک شہرہ ہو نگاہ یار کا
سچ کہا ہو بارہ کائے نام ہو تلوار کا فوق ہوا
شہری۔ شہر کا۔ شہر سے منسوب۔ فارسی،
فصیح، راج۔
محفل صرف۔ جو لوگ شہری زندگی بسر کرتے ہیں
دیہات میں ان کا دل نہیں لگتا۔
شہری۔ (دیہاتی کا نقیض)۔ شہر کا باشندہ۔
فارسی، مذکر، فصیح، راج۔

محفل صرف۔ شہری تھا بہت ہو شیار اس نے دوست
خیال سے کچھ کھایا تو سہی پر یہ روکھی سوکھی غذا اسے
پسند آئے گی۔ (اردو زبان کا دوسری کتاب مولانا سمیع)
شہریار۔ یا معادن شہر، مددگار شہر۔ فارسی،
مذکر۔
قول فیصل۔ اردو میں ان معنی میں راج نہیں
شہریار۔ بادشاہ بزرگ و عادل شہنشاہ

ہم عصر بادشاہوں میں سب سے بڑا بادشاہ فارسی
مذکر، فصیح، راج۔
فوج ایسی ہو شہریار ایسا
کیون نہ مغلوب سارے ہوں اعدا (ہلسم ہوش رہا)
شہریار۔ مطلق بادشاہ۔ فارسی، مذکر،
فصیح، راج۔

لسان ماجہ برایت شہی تو چمک
لسان رعب سر بزم شہریار برس نظم طباطبائی
شہریار۔ بزرگ غیر شہر کا بزرگ تریا دی
فارسی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اردو میں راج نہیں۔
شہریاری۔ بادشاہ سے منسوب۔ فارسی،
مذکر، فصیح، راج۔

محفل صرف۔ ہر کارے ہاتھ اٹھا کر دعاؤں
شہریار بجا لائے۔ (ہلسم ہوش رہا)
شہریت۔ (دیہانیت کا نقیض)۔ شہری
زندگی کی صورت حال۔ اردو، راج۔
قول فیصل۔ عربی قاعدے سے تائے مصر اضافہ
کر کے بنایا ہو۔

شہری غنڈا۔ اچکا، بد مطاش۔ اردو
محفل صرف۔ مگر ایسا نہ ہو ان لوگوں کو
شہری غنڈا بنا کر لے جائے۔ (نبات التمش)
قول فیصل۔ کھنڈ میں بالعموم زبانوں پر
پسند نہیں۔
شہر لیور۔ کنوار کا مہینہ۔ جب قنات پرچہ سنبلا
میں ہو۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔
قول فیصل۔ حیدر آباد میں اس کا عام طور سے
رواج تھا وہاں بھی اب بہت کم ہو۔
شہزادگی۔ شہزادہ ہونے کی صورت حال۔

فارسی، مؤنث، فصیح، راج۔

محل صرفہ :- مالک دوکان نے دیکھا کہ ایک خوشرو فوجوان ہر چہرے سے شہزادگی کے آثار عیاں ہیں۔ (فسانہ آزاد)

شہزادہ :- بادشاہ کا بیٹا۔ فارسی، مذکر، فصیح، راج۔

قول فصیل :- اس کی تائید شہزادی ہو جو اردو ہو۔ شہزادہ کی حج شہزادگان ہر جو فارسی غرض شہزادگان روح پرور

کنار شہر نکلے دونوں جا کر (موجاض) شہزور :- کمال طاقتور، زور آور، زبردست فارسی، صفت، فصیح، راج۔

سب زبردستان عالم سے وہ لاغر زور آور مقام لے جو قلب مضطر کو وہی شہزور ہو شاد کھنوی شہزوری :- زبردستی، طاقت، پہلوانی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، راج۔

یاں کی شہزوری اور پہلوانی سب یلان زمانہ نے مانی (عروج و افست) شہسوار :- گھوڑے کی سواری کا ماہر فارسی، مذکر، فصیح، راج۔

گدانواز کو شہسوار راہ میں ہو۔ یہ بلنجاج نہایت عیار راہ میں ہو شہسوار ہی کرتا ہو ہر مشاق ہو کا کھاتا ہو۔ اردو، مثل۔ (نور اللغات)

قول فصیل :- اب زیادہ تر ذیل کا پورا شعر ضرب المثل ہو گیا ہو۔

گرتے ہیں شہسوار ہی میدان جنگ میں وہ طفل کیا گرے گا جو کھٹنوں کے پھل چلے (لا اعلم) شہسوار :- گھوڑے کی سواری کا فن۔ فارسی

مؤنث، فصیح، راج۔

محل صرفہ :- خود بھی ان باتوں میں کمال یا اچھو مداخلت پیدا کرتے تھے۔ شہسوار :- تیر اندازی نیزہ بازی، شمشیر زنی وغیرہ وغیرہ فیرن سپاہی میں اعلیٰ درجے کی مشق پیدا کرتے تھے (بازار کربا)

شہکار :- نادر کار منتخب، حاصل زندگی، سب سے بہتر، مایہ ناز، اردو، مذکر، فصیح، راج۔

مقدمہ کتاب میں کیں تیار زندگی کا جو بن گیس شہکار مؤلف

قول فصیل :- فارسی کے کسی لغت میں یہ ترکیب نظر سے نہیں گزری۔ ظاہر یہ لفظ اردو معلوم ہوتا ہو۔ ترکیب اضافی و عطفی کے ساتھ اس کا استعمال جائز نہیں۔ مقدمہ میں کلام میں کیں اس لفظ کا استعمال نہیں ملتا۔

شہکار :- بد فعل، بدکار اور بد زبان عورت کو کہتے ہیں۔ اردو، صفت، مؤنث، قلیل الاستعمال، عورتوں کے زبان۔

منہ گئے کون تیرے شہکارا شہر بھر کی نگہ زری آوارا شوق کھنوی شہ گام :- گھوڑے کی ایک قسم کی مخصوص چال، تیز قدم۔ فارسی، مذکر، سلوتریوں کی اصطلاح

لے یا دو دو گام اور نہ شہ گام اور پوے سے نہ کچھ انھیں کام (فرہنگ مصنف) قول فصیل :- شہ گام جانا، اور شہ گام چلنا، اس کے صرف ہیں۔ جیسے دل لگی دیکھیں شوق نے ایسا گد گدایا کہ شہ گام جانے لگے اور ڈپ ڈپ قدم رکھنے لگے۔ (فسانہ آزاد)

شہ گام اگر چلے کبھی یہ شیر صبری غیرت سے کھائے تو سن دارا سکندریا

شہزاد :- (عربی میں شہزاد) وہ عورت جس کی آنکھیں پیر کے مانند سیاہی لے ہوئے ہوں یا سیاہ مائل بہرخی ہوں، سیتس چشم۔ عربی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فصیل :- اردو میں ان معنوں میں مستعمل نہیں البتہ نام رکھنے کے کام آتا ہو۔

شہزاد :- ایک قسم کی نرگس کا پھول جو زرد ہونے کے بجائے سیاہ ہوتا ہو۔ انسان کا آنکھ کو اسی سے تشبیہ دیتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فصیل :- نرگس شہزاد کی ترکیب سے زبانوں پر ہو۔

شہزاد :- (کنایت) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، راج۔

فرزند محمد سے جہاں دار کے ہم ہیں وارث شہزادہ لولاک کی سرکار کے ہم ہیں انیس قول فصیل :- شہزادہ لولاک میں اس کی تفصیل لکھی جا چکی ہو۔

شہزاد :- شہزادہ کی کشت دے کرمات کرنے کی جگہ۔ (کنایت) بولنے کی جگہ نہیں ہو۔ سکوت کا مقام ہو۔ اردو، مؤنث، شہزادہ کی اصطلاح۔ اس نے باتوں کا مرہم سے جواب

کہہ دیا خاموش یہ شہزادہ ہر شہزاد :- (کنایت) قائل کرنا زبان بند کرنا۔ اردو، صرفہ، شہزادہ کی اصطلاح۔

فلک سے حشر میں کتا، ہو جل کر یہ جنت میں یہ ڈھب ہو مات کرنے کا یہ ڈھب شہزادہ مات کرنے کا قول فصیل :- (کنایت) شہزادہ کی اصطلاح۔

کر کے وہ پامال گور عاشقان کہہ گئے زنج ہو کے یہ شہزادہ ہر راج

شہ مرداں

شہ مرداں: حضرت علی علیہ السلام - فارسی ترکیب فصیح راجح

گمان گزرا کہ یہ جا سوس ہو چھپے شہ مرداں
سنان پراخیل کرنے لگا وہ جس طرح اثر در
شہنا (یا) شہنائی: بے نظیر و جویز و کج
کے ساتھ بچہ ہو شہنا: بے نظیر و جویز و کج

جام نقارہ شادی ہو گئے اے ساقی
حق شیشہ سے نغمہ ہو شہنائی کا
ہو سب غنوں میں نالہ شہنا کا غل بیا
ساخوج میں سے نہ کوئی شاہ کا صدا

قول فصیل: ابن ربانوں پر نام طور سے شہنائی ہو
شہنائی تو از: شہنائی بجانے والا
فارسی ترکیب صفت فصیح راجح
محل صرف: اس وقت بسم اللہ خاں شہنائی
کے سب سے اچھے شہنائی نواز ہیں

قول فصیل: اس کو شہنا نواز بھی کہتے ہیں
شہ شہب: حضرت علی علیہ السلام - فارسی ترکیب راجح

بیت الشرف میں لے گئے ان کو شہ شہب
اپنا پس کیا انھیں اندر سے شرف
شہنشاہ: بادشاہوں کا بادشاہ وہ بادشاہ
جس کے زیر نگین کئی بادشاہ ہوں - فارسی مندرک
فصیح راجح

نقابہ عالم کہ دو عالم کا شہنشاہ گرا
ہی مقل کی زمیں فاطمہ کا ماہ گرا
شہنشاہی: شاہی، قیصری، شہنشاہی
منسوب: بادشاہ کا - عہدہ سلطنت، اجلا
فارسی صفت فصیح راجح

محل صرف: اس زمانے میں شہنشاہی حکم کے سامنے

کسی کو سرتابی کی مجال نہ تھی

شہ نشین: شاہ نشین - مکان کا صدر حصہ
جہاں بادشاہ بیٹھتا ہو فارسی موت، نصیح راجح

دیوان جواہریں میں آئے
الماس کی شہ نشین میں آئے (گلزار نسیم)
شہ نشین پر ذرا کوئی جا کر
اک لگا آئے مسند پر زور

قول فصیل: عام طور سے امام باڑے کے اس بلند
حصے کو کہتے ہیں جس پر ضرر تک لکھی جاتی ہو
مشہوائی: شہوت سے منسوب - عربی تعلیم یافتہ
طبقت کی زبان

محل صرف: دل سے قوت قدسی اور نفس بھی
قوائے شہوائی و غضبانی جو بہائم ہوتے ہیں منسوب
(شرح قصائد نظم)

قول فصیل: عربی تعلیم یافتہ طبقت بفتحین بھی
بول دیتا ہو جو صحیح نہیں ہو

شہوت: (بفتح اول و سوم) خواہش، آرزو
شوق: بھوک، اشتہا، شوق نفس بطرف حصول
لذت و منفعت - عربی، موت، قلیل الاستعمال

ہو مجھ کو اگر محبت نفس
بڑھ جائے گی نیز شہوت نفس
قول فصیل: اس کی صحیح شہوات ہو

کیا ہی خواہشیں ہیں اہل شہوات
غایت ہستی و مال حیات
شہوت: خواہش، جہاں، باہ، شہنا، فارسی
موت، نصیح راجح

مجھ کو شہوت ہوئی تہم سے
نہ مقرر کسی چھنال کی خاک صاحبقران
شہوت انگیز: خواہش لہنائی، آجائے

شہور

فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال
شہوت پرست: نفس پرست، عیاش، فارس
صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

کب حق پرست نہ اہل جنت پرست ہو
چوروں پر مرد ہا ہو یہ شہوت پرست ہو
شہوت ہوتا: (لا لازم) خواہش، جہاں ہونا
استادگی ہونا - اردو صرف بازار کی زبان

مجھ کو شہوت ہوئی تہم سے
نہ مقرر کسی چھنال کی خاک صاحبقران
شہور: ایک درجہ جس میں سالک مراتب کثرت
اور مہمات صوری سے گزر کر ایسے مرتبہ پر پہنچ جائے
ہو کہ اس کو تمام موجودات میں جلوہ حق بلکہ ہر شے
میں حق نظر آئے لگتی ہو - عربی - مذکر اصطلاح

قابل غور ہیں اسرار و جود
دیکھنا چاہیے آثار شہود
غور سے دیکھ شہودا شہیار
اک تماشا ہو نمودا شہیار

قول فصیل: اس کے لغوی معنی ہیں صاحب ہونا
شہاد کی حج بھی ہو

شہور: شہود سے نسبت رکھنے والا سالک
کی اصطلاح میں وہ لوگ کہ جو مراتب کثرت و
مہمات صوری سے گزر کر توحید کے اس درجے
پر پہنچ جائیں کہ موجودات کی تمام صورتوں میں
مشاہدہ حق کریں، بلکہ میں حق دیکھیں - عربی صفت
مذکر - فرہنگ آصفیہ

قول فصیل: یہ صوفیوں کی خاص
اصطلاح ہو

شہور: (شہر کی حج) جینے - عربی، مذکر
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ایک ایک آن روز قیامت سے بڑھ گئی۔
فرقت میں طول عمر و سنین دشوور دیکھ
شہوی :- شہوت کی طرف منسوب۔ عربی،
صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصلہ :- اردو میں مستعمل نہیں۔
شہی :- (بالفتح) بادشاہی یا شاہی سواروں کی
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جس شہی میں بزم سلیمان کا وہ فرشتہ
چتر زری کو سایہ بال چھایا
شہید :- (بالفتح) دیے معروضہ (مخصوص جو
خدا کی راہ میں قتل کیا جائے عربی، مذکر، فاعل
شہید ظلم کیلئے جلا دیے تو نے
حسین درو کے دریا بہا دیے تو نے

قول فیصلہ :- یہ لفظ شہود یا شہادت مشتق ہے
اگر شہود سے مشتق ہو تو اس کے معنی ہیں حاضر اور
مطلع۔ کیونکہ شہود کے لغوی معنی ہیں حاضر ہونا
اور اگر شہادت سے ہو تو معنی ہیں گواہی دینے والا
کیونکہ شہادت کہتے ہیں گواہی دینے کو۔ فقہ کی اصطلاح
میں شہید اسے کہتے ہیں جو نبی یا امام کے حکم سے فروع
سے جہاد کرتا ہو اسے شہادت پر فائز ہو۔

شہید :- ظاہر و باطن اور غیب و شہادت پر
مطلع، قیامت کے روز مردوں کے اعمال و احوال
کا گواہ۔ وہ جس کے علم سے کوئی پوشیدہ نہ ہو خواہ
کا نام عربی، مذکر، راجح۔

شہید :- (بالکسۃ) مقبول مذکور عربی لفظ، فصیح، راجح
شرک جہنم سے موت بہت لڑائے گئے
تریا گئے شہیدوں کو خون بہا تو ملا
منع ہو اس کی فاسخ خوانی
تنہا ابرو کا جو شہید ہوا

شہید :- قربان، فدا، عاشق جیسے شہید ناز
شہید تبسم وغیرہ۔ عربی لفظ، فصیح، راجح۔

شہید :- نواب شہید یار جنگ بہادر حیدر آباد
کا تخلص۔ آپ پیارے صاحب رشید اور ظلم مٹانے والے
کے شاگرد تھے۔ آپ کے والد کا نام ڈاکٹر سید یونس
علی اور دادا کا نام سید زین العابدین عہد
ایرانی تھا۔ آپ کا کلام ہر صنف سخن میں رہا۔ مگر
مرثیہ نہیں کہتے تھے۔ بہت خوش گو شاعر تھے۔

شہیدان کر بلا :- (باضافت) کر بلا کے بہتر
شہید جن کے سردار حضرت امام حسین علیہ السلام نور
رسول صلعم تھے کہ کمال ظلم مع انبیاء و اولاد و
اعوان و انصار کے ۱۰ ار محرم ۶۱۰ء کو شہید ہوئے۔
شہیدان محبت :- محبت کے مارے ہوئے
وہ لوگ جو کسی کی محبت میں کام آئے ہوں خواہ
ترکیب، فصیح، راجح۔

جاتا ہو شہیدان محبت کا جنازہ
دو تم بھی آٹھا چند قدم اور زیادہ

شہید ثالث :- قاضی سید نور اللہ شہر
کالقب۔ آپ عہد اکبری میں لاہور کے قاضی لفظاً
مقرر ہوئے۔ بہت جلیل القدر عالم، فقہ جعفری کے
اہل سنت کی چاروں فقہوں (فقہ امام مالک، فقہ
امام شافعی، فقہ حنبلی، فقہ حنفی) پر بھی پورا پورا
عبور تھا۔ اکبر بادشاہ آپ کی بہت عزت کرتا تھا۔
۹۱۰ھ میں جہانگیر بادشاہ کے حکم سے شہید کیے
گئے۔ آپ کا مزار آگرے میں ہے۔ جو مولانا سعید
مرحوم کی کوششوں سے بہت شان دار بن گیا ہے۔
سالانہ مجلس بڑی دھوم دھام سے ہوتی ہے دو
دور سے ذاکرین و زائرین آتے ہیں اور نذرانہ عقیدت
پیش کرتے ہیں۔

شہید کر بلا :- حضرت امام حسین علیہ السلام سے مراد
ہوتی ہو۔ فارسی ترکیب، راجح۔

محالے صرف :- شہید کر بلا کا واسطہ آل مصطفیٰ
کا صدقہ ہیں کھنڈ کا محرم دکھا دو۔ مگر کون جگہ
پھونکنے نہ پائے۔ (فسانہ آزاد)

روز رو یا کر شہید کر بلا کی پیاس پر
جانا ہو اے رشک لڑکی ساقی کو ترے پاس
شہید کر بلا :- قتل کرنا مار ڈالنا۔ اردو صفت،
فصیح، راجح۔

شہید کرتا ہو قاتل تو پھر ہو جلدی کیا
ذرا ٹھہرنے نہ تیغ اضطراب تو دے
محالے صرف :- رات کو موقع پا کر کال کو ٹھہری کا
دروازہ توڑا ایک کچی بردار کا سرانیت سے پھوڑا۔
پیرے کے کانٹیل کو اس کا بندوق سے شہید کیا۔
(فسانہ آزاد)

شہید مرد :- وہ شخص جو از روئے شرائط
شہادت حسب طریقت اسلام شہید ہوا ہو۔ فارسی
عربی الفاظ، فصیح، راجح۔

محالے صرف :- بیش بانگ کے موڑ پر ایک شہید
کی قبر جس سے اکثر شب کو آوازیں آیا کرتی ہیں۔
شہید مرد :- (کنایت) گھوڑا۔ (نور اللغات)
قول فیصلہ :- ان کھنڈ غازی مرد کہتے ہیں۔

شہید مردوں سے بھی دل لگی :- چالاک آدم
ہو شیخ شخص سے بھی دواؤں بیچ کی باتیں۔ اردو سن
عوام کی زبان۔

محالے صرف :- آزاد: ہائیں ہائیں! یہ کیا غضب کے
اس کا شہر اشعار خوب سمجھ لیا ہے۔
نوحی: وہ گیری اس کو روکنا کہ کیا جانتا
آزاد: تم بڑے بہرہ۔ لا حول و لا قوہ۔

خوبی: (ہنس کر) ہونہ! کیا اڑا گیا
 بتاتے ہیں استاد شہید مردوں سے بھی
 دل لگی۔ کیوں؟ (فساد آباد)
قولہ فصیل:۔ اس کا ایک مفہوم ہمارے لوگوں سے
 مذاق جن سے مذاق ناروا ہے۔
شہید مردوں سے چونکا:۔ تجربہ کار اور
 جہاں دیدہ لوگوں سے چار سو ہیں۔ اردو شغل،
 عوام کی زبان۔
شہید ناز:۔ (کنایت) محبوب کے ناز و انداز
 کا کشتہ۔ فارسی ترکیب، فصیح، راج۔
 شہید ناز کی بھولی نہیں ہیں صورت
 تری طرف کو نگاہیں پھرا کے رہ جانا
شہید ہونا:۔ خدا کی راہ میں قتل ہونا۔
 اردو صرف، فصیح، راج۔
 جہان کے شہدائیں وحید ہو جائے
 خدا کرے مرا اصغر شہید ہو جائے
شہید ہونا:۔ مقتول ہونا، مارا جانا۔
 اردو صرف، فصیح، راج۔
 قصداً کو مرتدہ فرصت کو فانی ہوجو
 شہید کشکش صبر و اضطراب ہوا فانی
شہید ہونا:۔ (شہرک چیز کے لیے) شکستہ ہونا
 منہدم ہونا، گر جانا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔
 محلہ صرف، رہناب رسالتا بصل اللہ علیہ وسلم
 وسلم کے دندان مبارک جنگ احد میں شہید ہو گئے
 تھے (ایضاً) لاہور کی بہت سی مسجدوں کو
 کافروں نے شہید کر دیا۔
قولہ فصیل:۔ امتزانا مسجد اور دندان کے
 کے لیے اس کا استعمال ہوا اس کا ایک مفہوم ہو
 کام آجانا، جانا رہنا۔

دکھایا کبھی نہ وہ چشم سیاہ کو
 آنکھیں مری شہید ہوئی انتظار میں
شہید ہونا:۔ محبوب کے ناز و ادا کا کشتہ
 ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔
 میں جو شہید ہوں لب خندان یا رکا
 کیا کیا چراغ ہنستا ہو میرے مزار کا
قولہ فصیل:۔ اس کا ایک مفہوم ہر ضائع ہونا
 برباد ہونا، خاک میں ملنا۔
 شہید اسے ذوق سینے میں ہوئی ہیں ترکیب
 مری جو آہ ہو گویا وہ ہو اک نخل نام تک ذوق
شہید کی:۔ وہ نظم جو شہدائے کربلا سے
 متعلق ہو۔ اردو، کجری گانے والوں کی اصطلاح۔
شہیدی:۔ شہید سے منسوب۔ فارسی صفت
 (نور اللغات)
قولہ فصیل:۔ اردو میں بالعموم مستعمل نہیں۔
شہیدی:۔ کرامت علی خاں شاعر مشہور
 کا تخلص جو مدح سرائی نعت گوئی اور حقانی
 غزلوں میں بدلولی رکھتے تھے۔ ۱۵۶ھ میں
 انتقال ہوا۔
شہیدی ترلوڑ:۔ ایک قسم کا عمدہ ترلوڑ
 جس کے چھلکے تک سرخی ہوتی ہو۔ اردو (نور اللغات)
قولہ فصیل:۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہو۔
شہیر:۔ (بروزن ضمیر) مشہور۔ عربی، تعلیم یافتہ
 طبقے کی زبان۔
 نیک پردہ و زریح کا می
 شہیر عالم گم کردہ نامی (معارف الضامین)
 شے۔ (بافتح) چیز عربی، موت، فصیح، راج۔
 حب حسین ذوق وہ شے ہو کہ جس سے حر
 تھا گرچہ اشتیاق میں سحر میں مل گیا ذوق

نئے محفوظ فنا ہو کہ نہ ہو
 اس کو بالفعل بقا ہو کہ نہ ہو
 شے:۔ نایاب چیز۔ عربی لفظ، موت،
 فصیح، راج۔
 ہجو سے بیہوش کے مسجد میں کراے و عطا
 ایسی شے ہو کہ قیامت پہ اٹھا رکھی ہو
 شے:۔ برکت زیادتی۔ افزونی۔ اردو
 عورات دہلی کی زبان۔
 محلہ صرف:۔ اس آمدنی میں کوئی شے نہیں۔
 (نور اللغات)
شیاطین:۔ (بافتح) دیالے دوم معروت
 شیطان کا جمع۔ عربی، مذکر، فصیح، راج۔
 شیاطین اک طرف سر بھڑکتے تھے
 کہیں عفریت و جن دم توڑتے تھے (معارف الضامین)
شیاطین الانس:۔ آدمی جو شیطان کی طرف
 ہکاتے ہیں۔ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔
 محلہ صرف:۔ ذکر میں ان کے شیاطین الانس
 جمع ہوتے ہیں۔ (توبہ الفصوح)
شیاف:۔ شاد، دواؤں میں لک کے ہونے
 بنی پچانہ لانے کے لیے مقام مخصوص میں رکھنا عربی
 مذکر، طب کا اصطلاح۔
قولہ فصیل:۔ دنیا کے ساتھ شیاف دنیا
 اور لینا کے ساتھ شیاف لینا اس کے صرف ہیں۔
شیب:۔ (بافتح) بڑھاپا۔ عربی، مذکر
 تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
 جہے تھے نقد و لاس علی سے دامن حبیب
 بڑھا ہوا تھا کہیں زور میں شباب سے شیب فصیح
شیت:۔ (یائے معروت) کاغذ کا تختہ، ٹافہ
 کاغذ کا ٹکڑا، کاغذ کی پٹی ورق۔ انگریزی نوشتہ

راج۔
شیخ : پنگ کی چادر چادر ۲ دھات کی
 چادر پان کی چادر۔ انگریزی مندر۔ فرنگ آصفیہ
 قول فیصلہ : اہل کھنواں معنی میں ہیں بولتے۔
 شیخ : (دبا لفظ) بڑھا آدمی۔ عربی، مندر،
 تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
 قول فیصلہ : مولف فرنگ آصفیہ نے لکھا ہو کہ
 "وہ شخص جس کی عمر ۵۰ سے اوپر اور ۸۰ سے نیچے ہو
 بعض نے پچاس تک کے آدمی کو بھی شیخ لکھا ہو
 اردو میں تعلیم یافتہ طبقہ شیخ و شاب لکے بولتا ہو
 شیخ : پیر، مرشد، بزرگ، خواجہ، عربی،
 مندر۔ (نور اللغات)
 قول فیصلہ : عام طور سے زبانوں پر نہیں ہو۔
 شیخ : یہ مذہب علوم میں قایم عالم، فاضل،
 قاضی، مفتی، محدث، فقیہ، واعظ، عربی، مندر،
 فصیح، راج۔
 سرور ہو یہ جہاں میں کہ شیخ و زائد
 بہ طر بات و ظرافت بہم کریں کلام سودا
 بہت سمجھے ہوئے ہو شیخ رلہ و رسم منزل کو
 یہاں منزل کو بھی ہم جادہ منزل سمجھتے ہیں مندر گور
 شیخ : سرگروہ۔ پیشوا۔ (نور اللغات)
 قول فیصلہ : عام طور سے زبانوں پر نہیں ہو۔
 شیخ : خانقاہ کا سردار، سجادہ نشین، حلقہ،
 صوفی۔ (نور اللغات)
 قول فیصلہ : عام طور سے زبانوں پر نہیں ہو۔
 شیخ : مسلمانوں کی چار ذاتوں (شیخ، سید،
 منیل، بھٹان) میں سے ایک ذات۔ اردو راج۔
 شیخ : اسلام : سب سے بڑا پیشو، دین،
 عربی، مندر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصلہ : بحیثیت خطاب استعمال میں ہو۔
شیخ رئیس : بول سينا کا لقب اس
 حکیم کا پورا نام مولف کا لقب و کنیت (ابو علی الحسین
 الملقب بہ شیخ رئیس الماکنی سينا سينا
 شیخ رئیس کے جد امجد کا نام تھا۔ مسئلہ
 مطابق مسئلہ و بمقام افشنہ قریب بخارا پیدا
 ہوا اور مسئلہ مطابق مسئلہ ۳۷۰ میں انتقال کیا
 اس کے تصانیف میں الشفا اور القانون و الطب
 بہت زیادہ مشہور ہوئی اس نے مختلف علوم و
 فنون میں تقریباً سو کتابیں لکھیں۔ طبیعیات، ریاضیات،
 کیمیا، سیاقیات پر ان کتب میں تحقیق اور بحث کا اثر
 علاوہ رویش کے سعلق ہیں اس نے تحقیق کی ہر جگہ
 اور میں ہی طب کا دار مدار شیخ رئیس کے تصانیف
 و مجربات پر ہو۔ فارسی ترکیب کے ساتھ لفظ شیخ
 بھی استعمال کرتے ہیں۔
 کبھی میں شیخ شیوخ اور کبھی شیخ رئیس
 کبھی علامہ کبھی صوفی صافی طینت
شیخ الشیوخ : تمام عالموں اور فاضلوں کا
 سرگروہ، پیر، شائخ۔ عربی ترکیب، مندر، تعلیم یافتہ
 طبقے کی زبان۔
 قول فیصلہ : فارسی ترکیب کے ساتھ شیخ شیوخ
 بھی استعمال ہوا ہو۔
 کبھی میں شیخ شیوخ اور کبھی شیخ رئیس
 کبھی علامہ کبھی صوفی صافی طینت
شیخیانی : قوم شیخ کی عورت، شیخ کی جوارہ
 شیخیانی کی یہ پوتیاں اگر ہمارے پاس
 چھانٹیں رموزیں بیوہ کے دلبر کے پاس جان صاحب
 قول فیصلہ : عام بول چال میں شیخیانی یا کسیر یا ہو۔
شیخیانی : نگس، نگس، بگیا، کھنواں زبان (نور اللغات)

قول فیصلہ : اب راج نہیں۔
شیخ چلی : شیخ کو تعظیم سے کہتے ہیں۔ اردو
 غیر فصیح، راج۔
شیخ چلی : طنز سے بھی کہتے ہیں۔ اردو
 غیر فصیح، راج۔
 مبارک ہو کعبہ تمہیں شیخ جی
 یہ بندہ تیرے بیت اقصیٰ کو چلا
شیخ چلی : یہ وہ شیخ جو چلہ کشی کرتے کرتے
 خلل دماغ اور ہوش و حواس کے اختلال میں مبتلا
 ہو گیا ہو۔ (نور اللغات)
 قول فیصلہ : مولف فرنگ آصفیہ نے لکھا ہو
 "اگر اس لفظ کی اصل چلی بمعنی احسن قرار دیتے ہیں
 تو یارے نسبتی لگا کر چلی کر لیا ہو اور اگر چلی کا
 مخفف خیال کرتے ہیں تو وہاں چلہ کشی سے مراد ہو
 کیونکہ اس کا زیادتی سے بھی آدمی پاگل ہو جاتا ہو
 (فرنگ آصفیہ)
 اہل کھنواں معنی میں بالکل نہیں بولتے۔
شیخ چلی : ایک فرضی احمق جس کے قہقہے
 لوگوں نے گڑھ رکھے ہیں۔ (عجاز ۱) احمق، مسخر
 وہی۔ اردو، مندر، راج۔
 موجودہ کاروبار سے جو
 ناخوش ہو کر کہے کہ دیکھو
 آئندہ زمانہ ہو خوش آئند
 اس میں ہوگی فلاح دہ چند
 سمجھو یہی ہو وہ شیخ چلی
 حاصل اس کو نہ ہوگا کچھ بھی
شیخ چلی کا منصوبہ : (کنایت) منصوبہ
 جو بالکل دہی ہو۔ (نور اللغات)
 قول فیصلہ : اس کا مضمون ہو وہ تدبیر جو

نا قابل عمل ہو۔ یہی مفہوم شیخ چلی کی سی باتوں سے ادا ہوتا ہو اور کھنوں میں یہی زیادہ بولتے ہیں۔

شیخ چلی کی کہانی :- ہوائی قلعے بنیاد باقیں، لاطائل منصوبے۔ اردو عوام کی زبان۔

قولہ فیصلہ :- شیخ چلی کی کہانی یہ ہو کہ ایک تھے شیخ چلی ایک دن انھوں نے دو انڈے خریدے کسی نے پوچھا یہ دو انڈے کیا کر دے گے جہاں بیدا کہ دونوں کو بٹھائیں گے بچے نکلیں گے۔ مرغیاں ہوں گی وہ دونوں مرغیاں جب انڈے دیں گی ان کے انڈے بٹھائیں گے ان کے بچے جب نکل کے جوان ہوں گے تو شیخ کے بکری خریدیں گے جب ایک بکری سے بہت سی بکریاں ہو جائیں گی تو گھوڑا خریدیں گے اس طرح بڑھتے بڑھتے اپنی خریدیں یہاں تک کہ بہت بڑے رئیس ہو جائیں گے شادی ہوگی بچے ہوں گے وہ بچے جو بڑے ہوں گے ہم سے پیسے مانگیں گے۔ ہم خفا ہو کے ایک طمانچہ ماریں گے یہ کہہ کے جو طمانچہ مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا تو دونوں انڈے زمین پر گر گئے ٹوٹ گئے۔ سارا منصوبہ خاک میں مل گیا۔

شیخ چندال نہ لے سکھی نہ لے بال :- یعنی ایسا بلا چٹ اور بناؤش ہو کہ مکھی اور بال تک کی پروا نہیں کرتا۔ سب بھنم کر جاتا ہو۔ اردو کہاوت :- (فرہنگ آصفیہ)

قولہ فیصلہ :- مولف محاورات ہندستان نے اس نسل کو ذرا سے فرق کے ساتھ بیان کیا ہو کہ شیخ چندال نہ چھوڑے مکھی نہ چھوڑے بال بہر حال کھنوں میں اب کسی صورت سے مانج نہیں۔

شیخ حرم :- مابدوزا ہر متقی دہرہ بزرگ کا بہت بڑا واعظ۔ فارسی ترکیب مندرجہ فیصلہ تراش

نہیں ملنے پہلے شیخ حرم سارا تقدس ہو پر عین سے تو سجدے کر کے مٹی کے صنم لے لے

شیخ ڈوٹروں :- بارش کو روکنے کا ڈوٹرو کپڑے کا گڈا بنا کے اس کی کمر سے ایک گٹھری باندھ بارش کے پانی میں کمرے کے سہارے کھڑا کرتے ہیں۔ اس گڈے کو شیخ ڈوٹروں کہتے ہیں۔ اردو دہلی کی زبان۔

کبھی کہتا تھا یا روتیل جلاؤ
کبھی کہتا تھا شیخ ڈوٹروں بناؤ

شیخ خرا :- تحقیر سے شیخ کو کہتے ہیں۔ اردو مندرجہ (نور اللغات)

قولہ فیصلہ :- اہل کھنوں نہیں بولتے۔

شیخ سداو :- جاہل عورتوں کا فرضی ولی خواہ جن۔ اردو مندرجہ تراش۔

بٹھیک میں بیٹھ بولے چوڑے کو جب پلایا
تب شیخ سداو اس پر فٹے کو کھا کے آیا

کسی کو جی سے ہوا خلا اس شیخ سداو سے
کہے ہو آپ کو نئے میاں کی کوئی حرم

قولہ فیصلہ :- مولف لغات النساء نے لکھا ہو کہ عورتوں کے ایک معتقد علیہ حال کا نام جسے میراں بھی کہتے ہیں۔ اس کا مزار احمدیہ میں زیارت گاہ جہلا بنا ہوا ہو جس طرح ضعیف الاعتقاد عورتوں نے بہت سے معتقد علیہ فرضی خدا رسیدہ اولیا و اولیاء مان رکھے ہیں۔ اس طرح پران کو بھی اس میں شامل کر دیا ہو۔ چنانچہ ان کے حسب ذیل نام ہیں۔

شیخ سداو۔ زین خاں۔ صدر جہاں۔ نئے میاں۔ چیلاتن۔ شاہ دریا۔ شاہ سکندر۔ ہفت پری۔ یعنی لال پری۔ زرد پری۔ سبز پری۔ سیاہ پری۔ آسمان پری۔ دریا پری۔ نور پری۔ اگرچہ یہ سب

ان کے مانے ہوئے صاحب اثر ہیں مگر شاہ دریا۔ شاہ سکندر اور ساتوں پریوں کی نسبت اعتقاد ہو کہ سب آپس میں بہن بھائی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے انہیں جنت سے حضرت زہرا فاطمہ علیہا السلام کی خدمت اور ساتھ کھیلنے کے واسطے دنیا میں بھیجا تھا۔ یہ سب ان کے غلام اور لونڈیاں ہیں۔ اس وجہ سے ان کو اوروں پر ترجیح دیتی ہیں۔

اور شاہ سکندر اور شاہ دریا کو لوری شہزادہ بھی کہتی ہیں۔ (لغات النساء)

شیخ کا بکرا :- وہ بکرا جو شیخ سداو کے نام پر ذبح کرتے ہیں۔ اردو تراش۔

سید کی جہاں گائے ہو اور شیخ کا بکرا
تھنکارا کھننا اُسے تم پیر نہ رکھنا

قولہ فیصلہ :- شیخ سداو کا بکرا زیادہ زباؤں پر ہو۔ بہت موٹے آدمی کو بھی مذاق سے شیخ سداو کا بکرا کہہ دیتے ہیں۔

شیخ کیا جانے صابن کا بھاؤ :- جس چیز سے جس کو کچھ تعلق نہ ہو اس چیز کی کیفیت وہ کیا جانے۔ جب کوئی شخص خواہ مخواہ ایسے معاملے میں دخل دیتا ہو جس سے وہ لاعلم ہو تو کہتے ہیں۔ اردو مثل عوام کی زبان۔

محلہ جگر :- آزاد: حضرت شیخ کیا جانے صابن کا بھاؤ، اندھے کے آگے رونا اپنی آنکھیں کھونا بھینس کے آگے میں بجائے جیسے کھڑی پگرائے۔ (فسانہ آزاد)

قولہ فیصلہ :- بھاؤ کی جگہ نرغ بھی استعمال کیا گیا ہو یعنی یوں شیخ کیا جانے نرغ صابون۔

نا فہم کرے سفر کو مطعون
شیخ کیا جانے نرغ صابون (فسانہ آزاد)

مولف فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہوگا (اصل میں) یہ
شکل یوں ہو سیکھ گیا جانے صاحب کا بھانؤ۔ کیونکہ
سیٹھوں کو نہ تو اس سے کام پڑتا ہو اور نہ وہ
لوگ چربا کی لاگ کے سبب اس کا بیوپار مناسبت
سمجھتے ہیں۔

”اگرچہ شیخ یعنی رئیس شہر قرار دے کر کہہ سکتے
ہیں کہ اس کو ادنیٰ سودوں سے کیا خبر ہو یعنی کب
چیز سے جس کو تعلق نہ ہو یا جس کام کو جس سے
مناسبت نہ ہو اس سے متعلق کرنا حاصل ہو
کیونکہ وہ اس کی کیفیت اور قدرت سے واقف نہیں
ہوتا۔ یہ بعینہ اسی ہی شکل ہو جیسے گدھا کیا
جانے زعفران کی قدر یا بندر کیا جانے ادرک
کا مزہ۔“ (فرہنگ آصفیہ)

عام طور سے زبانوں پر شیخ کیا جانے صاحب کا
بھانؤ ہو۔

شیخ بخدی :- شیطان کا لقب۔ اصل میں
ایک شیخ کا لقب تھا۔ ایک دفعہ شیطان کفار
عرب کی مجلس شورے میں اسلام کے خلاف شورہ
دینے کے لیے اس شخص کی شکل میں آیا تھا اس لیے
اس کا لقب ہو گیا۔ (نور اللغات)

شیخ نے کچھ سے کو بھی عادی ہو۔
مشہور ہو کہ شیخ مکار ضرور ہوتے ہیں۔ اردو میں
راج۔

قول فیصل :- اس کا قصہ یوں مشہور ہو۔
ایک شیخ صاحب دریا کے کنارے کھڑے ہوئے
پار اترنے کی تدبیریں سوچ رہے تھے۔ اتنے
میں ایک بڑا کچھو اکتارے پر آیا۔ شیخ صاحب
کو منزداد دیکھ کر پوچھنے لگا کہ آپ کیا سوچ
رہے ہیں۔ انھوں نے جواب دیا بھائی پار اترنے

کی تدبیریں سوچ رہا ہوں۔ کچھو سے نے کہا اگر میں
آپ کو پار لٹھا دوں تو آپ میرے ساتھ کیا سہو
کریں گے۔ شیخ جی بولے اس شکرانہ میں بکرا
ذبح کروں گا تو اس کا گوشت کھا لینا۔ اس
بات پر کچھو راضی ہوا اور پشت پر بٹھا کر دریا
کے پار آتا رہا۔ جب شیخ جی سے کہا دعوہ
الیا کیجئے۔ آپ نے اپنے سر سے ایک جوڑ
نکال کر چٹ سے ناخن پر دے ماری اور
چلتے پھرتے نظر آئے۔ اس روز سے یہ جملہ مشہور
خیالات ہو گیا۔ (فرہنگ آصفیہ)

شیخ خست :- (فتح اول و دوم معروف
و فتح پنجم) پچاس برس کے بعد سے اخیر عمر تک کا
زمانہ۔ بڑھاپا ہونا۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے
کی زبان۔

قول فیصل :- مولف فرہنگ اترنے لکھا ہو کہ
اس کا صحیح ترجمہ برعکس ہو۔ نیز یہ بھی لکھا ہو کہ
”شیخ خست کے بدلے شیخ خست بولتے ہیں“ حالانکہ
شیخ خست ہی زبانوں پر زیادہ ہو اور معنی وہی
ہیں جو اوپر لکھے جا چکے ہیں۔ وہی شیخ خست کی
ترکیب سے زبانوں پر آتا ہو۔ یہاں شیخ خست
کے معنی وہی بڑھاپا ہونا نہ کہ برعکس۔ شیخ خست
یعنی بزرگ اور سردار ہونا بھی آیا ہو۔ مگر ان
معنوں میں شیخ خست نسبت زیادہ مستعمل ہو وہ بھی
جیسے ”جلے کا قل“ چراغ رقص و سرود کا گل ہونا
تھا کہ ایک نیا گل کھلا میاں آزادانہ جامہ شیخ خست
تہ کر رکھا؟ (فسانہ آزاد)

شیخ و شاب :- بوڑھے اور
جوان سب کے سب۔ عربی الفاظ قاری
ترکیب فصیح راج۔

نیزہ یا لیم نے بھی کھا کے پیچ و تاب
چلنے لگے جو دار جوئے ڈنگ شیخ و شاب
شیخ وقت :- بہت بڑا عالم جس کا نظیر
اس کے زمانے میں نہ ہو۔ اپنے زمانے کا مہر و کمال
فارسی ترکیب، مذکر، قلیل الاستعمال۔

مومن دیں دارنے کی بہت پرستی اختیار
ایک شیخ وقت تھا سو بھی برہمن ہو گیا مومن
شیخوں کی شیخی پٹھانوں کی بڑے شیخوں کی
ڈنگ اور پٹھانوں کی جوت مشہور رہے (نور اللغات)
قول فیصل :- کھڑے میں پوری شکل یوں بولی جاتی
ہو۔ شیخوں کی شیخی پٹھانوں کی بڑے شیخ لائے ڈنگ
پٹھان گئے ڈرے۔

شیخی :- (بالفتح) تعلی
لا تبارنی، گھنڈ، ڈنگ نہ انگ۔ اردو میں
غیر فصیح۔

علم سے لاکھ ہو شیخی تری پر بے تقدیر
نہ کہے کوئی تجھے شیخ علیہ الرحمۃ
قول فیصل :- عام طور سے بالکسر بولتے ہیں۔
شیخی اس میں گھسٹ جائے۔ سارا غرور
خاک میں مل جائے۔ اردو میں بازار کی زبان۔

کان میں ان کے یہ جو پڑ جائے
شیخی اس میں ابھی گھسٹ جائے (غریب مشت)
شیخی اور متن کا تعلق :- بے جا شیخی

اور نمود کرنا۔ اردو میں (نور اللغات)
قول فیصل :- دہلی کے ایک قدیم لغت نے
یہ معنی لکھے ہیں ”دکھیلنے میں استاد کی کاویوشی
کرنا اور پھر داؤں میں تین کانے جو ادنیٰ داؤں
ہو تا ہر آنا“ اسی سبب سے بے جا شیخی ناسخ
کی ڈنگ بے فائدہ کا فقرہ

مولف فرہنگ آصفیہ نے یوں لکھا ہے۔
(مقام بازی کا دعویٰ کرنا اور پھر تین کانے یعنی
خالی داؤں لانا، شیخی ہمیشہ خالی ہی جاتی رہے
اور شیخی خورے کو ہراتی ہے۔) تری شیخی ہی شیخی
خالی ڈنگ ہی ڈنگ ڈنگ کے سوا کچھ نہیں
بیجا شیخی کرنے والے کی نسبت بھی بولتے ہیں
یعنی عیث لاف بیجا مارتے ہوئے (فرہنگ آصفیہ)
لکھنؤ میں عام طور سے زبانوں پر یہ مثل
پہن ہے۔

شیخی باز: گھنڈی۔ ڈنگ کی لینے والا
دھن کی ہانکنے والا۔ اردو صفت، مذکر
عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔
شیخی بگھارنا: ڈنگ مارنا، اپنی تعریف
کے بل باندھنا، اترانا، تعلق کرنا۔ اردو صفت
غیر فصیح، راج۔

دم دے انھیں بھی بہت ان کا بھول لکھے
زاد کمال اپنی شیخی بگھارتے ہیں آتش
قول فصیل: اس کا منفی صورت نسبت زیادہ
راج ہے۔

رغبت اس ترک کو مچھلی کے کبابوں سے نہیں
آتش شوق سے شیخی نہ بگھارے دیرا صبا
جس کے متعلق کہنا ہوتا ہے نہ زیادہ تر اس سے
مخاطب ہو کے کہتے ہیں۔ جیسے بہت شیخی نہ
بگھاریے (بگھارو) یا اتنی شیخی نہ بگھارو (بگھاریے
یا لگھار یا زیادہ شیخی نہ بگھاریے وغیرہ۔

ڈنگیں بڑھ بڑھ کے ماریے نہ ذرا
اتنی شیخی بگھاریے نہ ذرا (عروج الفت)
بس بجا رہنے دے شیخی نہ بہت مجھے بگھارے
اردو سے خوب معلوم اسالہ تیری جان

شیخی جانا: بڑا اُن ظاہر کرنا، خود ستائی کرنا۔
اردو صفت، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ طرز تعلیم سے بالکل ناواقف
دجلہ و فرات ہندوستان میں جاتا ہے۔ بایں ہمہ
شیخی جاتا ہے۔ (فسانہ آزاد)

شیخی چھڑنا: غرور جاتا رہنا، سکی ہونا
خفت ہونا۔ اردو صفت، دہلی کی زبان۔

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
وہ ساری شیخی ان کی چھڑی دو گھڑی کے بعد
شیخی خاک میں ملنا: غرور جاتا رہنا۔
اردو صفت، غیر فصیح، راج۔

محل صرف:۔ نعیم نے چھپٹ کر آزاد کو گود
میں اٹھالیا وہ استاد کیوں نہ ہو۔ میان عامل
کی شیخی خاک میں مل گئی۔ (فسانہ آزاد)
شیخی خور: گھنڈی، ڈنگی، دھن کی
ہانکنے والا۔ اردو مذکر، عوام اور عورتوں
کی زبان۔

محل صرف:۔ شیخی خور سے کہا تیرا گھر لٹا رہا ہے
کہا بلا سے میری شیخی تو بیل میں ہو (فرہنگ آصفیہ)
شیخی خوردگی: شیخی خور کی تائیت، دھن
کی ہانکنے والی عورت۔ اردو عوام اور عورتوں
کی زبان۔

کس قدر تم بھی شیخی خوری ہو
کتنی سفل ہو کیا چھوڑی ہو
شیخی خوردگی: غرور، تعلی، ڈنگ، دھن کی
ہانکا۔ اتراہٹ۔ اردو، مؤنث، راج۔

محل صرف:۔ یکم بولیں اچھا خیر خاطر ہو بگھارے
تم بھی کیا یاد کرو گی۔ شیخی خوری میرے راج
میں نہیں ہے۔ (فسانہ آزاد)

شیخی خور سے کہا تیرا گھر لٹا رہا ہے اس نے
کہا بلا سے میری شیخی تو میرے پاس ہے۔
شیخی باز کو اپنی خود سے کام نفع ہو یا نقصان
اردو مثل۔ (محاورے ہندوستان)
قول فصیل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے

"جتنا ہو کی جگہ" لٹا رہا اور میرے پاس
ہو کے بجائے "میری بیل میں ہو" لکھا ہے۔
اہل لکھنؤ کسی صورت سے اس بولتے۔
شیخی دھری رہ جانا: شیخی نہ چلنا،
ڈنگ کا اثر نہ ہونا۔ اردو صفت، عوام کی زبان
محل صرف:۔ بہت دعوے کے ساتھ گئے تھے کہ
آج کھیت پر قبضہ کر لوں گا وہاں بد معاشوں
کا سامنا ہو گیا۔ سارے شیخی دھری رہ گئی۔ چپکے
کان دباے گھر چلے آئے۔

شیخی کر کر می ہونا (ہو جانا): گھنڈ
جاتا رہنا، سبک ہونا، کسی کے آگے کسی کا خیف
ہونا۔ اردو صفت، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔
خاک میں مل کے بھی زاہد کو جو زڈل سے غور
کر کر می ہو گئی لیکن وہ شجیت نہ گئی (دہلی کا قدیم لغت)
بدنامی بھی اس میں ہو تری دیکھ
ہو جائے گی شیخی کر کر می دیکھ عاشق

شیخی کرنا: اترانا، ڈنگ مارنا۔ اردو صفت
غیر فصیح، راج۔

اتنی نہیں کوئی شیخی کرتا
بھاتا نہیں یہ خدا کو غرا (خیر شاہ اردو)
شیخی گھس جانا: (کنایت) گھنڈ جاتا رہنا۔
عوام کی زبان۔

کای میں ان کے جو پڑ جائے شوق
ساری شیخی ابھی گھس جائے (غور اللغات)

بولتے ہیں نہ کہ شے دنیا: (فرہنگ اثر)
مؤلف صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہو۔
شیر: بلبر وزن تیر سنسکرت میں کثیر۔
دودھ، وہ سفید اور رقیق مادہ جو حیوانات
کے تھنوں اور بچے جننے کے بعد عورتوں کی
چھاتیوں سے نکلا کرتا ہو۔ فارسی، مذکر،
فصیح، راج۔

تم نے پایا ہو شیر جناب بٹول کا
ابست پر رحم کیجئے صدقہ رسول کا
شیر: (بکسر اول و یائے مجهول معانی عام
و عام میں) ایک مشہور درندہ، اسد فارسی
مذکر، فصیح، راج۔

پھرتا ہو سیل حوادث سے کہیں مردوں کا منہ
شیر سیدھا تیرتا ہو وقت رفتن کب میں ذوق
شیر: (کنایت) بہادر آدمی، دلیر فارسی
فصیح، راج۔

کس شیر کی آمد ہو کہ رن کا نپا ہا ہو
رن ایک طرف چرخ کہن کا نپا ہا ہو دبیر
شیر: پرنالے کا منہ جو شیر کی شکل کا
بنایا جاتا ہو۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

سنگ و دریاں سے جو بچتا ہوں میں اس کو چپے
شیر کوٹھے سے اتر آتا ہو پرنالے کا شیر
شیر: مستغنی، بے پروا۔ جیسے اس کے پاس
کچھ ہو کیوں نہ دل شیر ہو۔ (فرہنگ اصفیہ)
قوله فیصل:۔ ان معنی میں دل کے ساتھ ہی
اس کا صرت ہو۔

شیر: سہ، سا جھا، تقسیم۔ انگریزی
مذکر، راج۔
شیر: (یائے مجهول) بڑے منہ کے کتے

کو کہتے ہیں۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، راج۔
قوله فیصل:۔ کبھی کبھی محبت سے بچوں کو
بھی کہہ دیتے ہیں۔ وہاں شیر بمعنی شیر آمار کو
شیرازہ: (یائے معروف) ایران کا ایک
مشہور شہر۔ جہاں کی بلبل مشہور ہو۔ اس شہر کو
عمر و لیث نے آباد کیا تھا۔

شیرازہ: (یائے معروف) وہ فیہ جو
کتاب کی جز بندی کے بعد پشتے کی دونوں طرف
خوبصورتی اور سلائی کے مضبوط رہنے کے لیے
لگا دیتے ہیں۔ فارسی، مذکر، فصیح، راج۔

صرف شیرازہ جو ہوا تیار
ہو رگ جان عاشقان زار
سودا

قوله فیصل:۔ اس سلائی کو بھی کہتے ہیں
جو کتاب کے پتھوں پر لگ جاتی ہو۔

جو ملتا تار کوئی مجھ کو اس زلف معنبر کا
تو ہوتا باعث شیرازہ ان جوالے ابتر کا
مؤلف نور اللغات نے مندرجہ ذیل معنی بھی لکھے
ہیں۔ انتظام سلسلہ بندش، اجتماع، جمعیت
اس کا ایک مفہوم ترتیب اجزا بھی ہو۔

جہاں تکہ لی کا شیرازہ فراہم کرتا جاتا ہو۔
یہ محفل اور درہم اور برہم ہوتی جاتی ہو
شیرازہ باندھنا:۔ اجزائے کتاب کی
سلائی کرنا۔ پریشانی چیز کو یکجا کرنا۔ اردو
فصیح، راج۔

لکھا ہو سوز دل پر پردانہ ہی ورق
شیرازہ تار شمع سے باندھو کتاب کا
ہم نے تار نظر دیدہ وحدت میں سے
کلیہ یہ ہو کہ شیرازہ اجزا باندھا
شیرازہ برہم ہونا، تسلسل قائم نہ ہونا

ابتری ہونا، بد نظمی ہونا۔ اردو صرت، فصیح، راج۔
ہو شیرازہ برہم جس گھڑی تار نفس ٹوٹا
پریشانی ہو گیا مجموعہ اس کے چار عنصر کا
قوله فیصل:۔ اس کا ایک مفہوم ہر اتحاد و اتفاق
اور یکدلی نہ رہنا۔

اپنا شیرازہ ہو چکا برہم نظم طباطبائی
اب ہر امر بحال جمعیت
شیرازہ بکھرنا:۔ ابتری ہونا۔ اردو صرت،
فصیح، راج۔

بھلے ہوں جس قوم کے لوگ خود غرضی اور
خود پرستی کو اپنا شعار بنالیتے ہیں اس قوم
کا شیرازہ بہت جلد بکھر جاتا ہو۔

شیرازہ بند:۔ کتاب کی جز بندی اور
سلائی کرنے والا۔ (مجازاً) ناظم، منتظم۔
فارسی، فصیح، راج۔

شیرازہ بند فراتت ہیں مرتضیٰ
لشت پناہ لشکراتت ہیں مرتضیٰ
شیرازہ بندھنا:۔ لازم، کتاب کی
جز بندی ہونا۔ اردو صرت، فصیح، راج۔

کوئی مضمون اگر لکھتا میں اس حال پریشانی کا
کبھی بندھنا شیرازہ مرے اور اوراق دیوان کا
قوله فیصل:۔ ایک معنی میں نظم قائم ہونا۔

تار گیس کو دکھا کر دل عاشق سے کہا
شیرازہ بھی لے مخزن اسرار بندھے
شیرازہ بندی:۔ جز بندی، کتاب کی
سلائی۔ فارسی، مؤلف، فصیح، راج۔

بھلے ہوں:۔ آج شیرازہ بندی اجزائے کتاب
زمین و آسمان منظور ہو۔ دشمن کو زیر و زبر کرنا
میں سرور ہو۔ (ہلسم ہوش تریبا)

انتظام بھی بچوں کر دیں گے۔ عدالت و انصاف سے ظلم جوڑ رہا کو جبر دیں گے۔ لطف یہ ہو کہ شیر کبریٰ ایک گھاٹ پانی پیں۔ ظالم کا نشانہ نہ رہے۔ مظلوم پر پیدا نہ ہو۔

(ظلم جوڑ رہا جلد ہفتم)

و شیر کبریٰ کو ایک گھاٹ پانی پلایا۔

شیر ہیا :- (یہ معروف) اس جواہر

اسباب و زور و سیم و لباس وغیرہ کو کہتے ہیں

جود انا دکن طرف سے دھن کے یہاں بھیجا جاتا

ہو۔ ساچن، بری۔ فارسی۔ (لشکر و کائنات)

قولہ فیصلہ :- اردو میں راج نہیں۔

شیر پلانا :- دودھ پلانا۔ اردو صرف

فصیح، راج۔

پلا کے شیر سلاقی ہو طفل کو دایہ

دلیل خواب اہل ہو سفید مو آ یا خواجہ

شیر پنچہ :- شیر کے پنچے کی شکل کا بنا ہوا

قولہ دی پنچہ (کنایت) قوی دست زور آور

فارسی، قلیل الاستعمال۔

ہر اک ہو پیل تن اور شیر پنچہ

کہ ہو دے مرگ جس پنچے سے پنچہ (زینحارم)

شیر پھٹ جانا :- دودھ پھٹ جانا۔

اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صحت نا ہنس کرتی ہو جگر کو چاک چاک

شیر پھٹ جائے اگر شامل تک ہو شیر میں

قولہ فیصلہ :- عام زبان ہو دودھ پھٹ جانا

شیر پینا :- دودھ پینا۔ اردو صرف،

فصیح، راج۔

کرتگی پر درش زلف صبح عارض یار

پے کا بشہ سحر میری مہجیں کا سانپ خواجہ

شیر جنگ :- ایک خطاب ہو جو شاہی دور

کس بہادری کے سلسلے میں دیا جاتا تھا۔

خورشید شیر تن پہ جو کھینچتا ہو تنج

چاہے ہو شیر جنگ یہ تنج سے مگر خطا۔

شیر خارا :- (اسد اللہ کا ترجمہ) حضرت

علی علیہ السلام کا لقب۔ فارسی ترکیب اور

دنیا میں ابن عجم پیدا ہوا دو بار

جنگل میں جس نے یارو شیر خدا کو مارا

شیر خشک :- (خیر خشک کا مترادف) ایک

سیکن اور مہل دوا کا نام جو خراسان میں

بعض اقسام کے پتھروں اور درختوں پر

جسی ہوتی ہوتی ہو جن طرح شبنم کی بوہن

درختوں پر دکھائی دیتی ہیں۔ مزاجا حار

و برودت میں معتدل، بعض کے نزدیک اول

درجے میں حار و رطوبت ہو۔ فارسی، خوش

اطبا کی اصطلاح۔

شیر خشم گیس :- وہ شیر جو غصے میں ہوا

ہوا ہو۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی

زبان۔

محلہ صوف :- بانے کے بھانے کو جوانی

کا زعم، طاقت کا غرہ۔ شیر خشم گیس کی طرح

پہرا ہوا باہرا یا۔ (فسانہ آزاد)

شیر خوار :- (یہ معروف) دودھ

پیتا پنچہ۔ فارسی، فصیح، راج۔

عش ماہر بے زبان، بنی زاد شیر خوار

قولہ فیصلہ :- واقعات کر بلا کے سلسلے کی

نظموں میں شیر خوار سے مراد جناب علی اصغر

ہیں جو چھ بیٹے کے سن میں اپنے باپ امام حسین

کے ہاتھوں پر تیر حرطہ کا نشانہ بنے۔

شیر خوارگی :- وہ عمر جس میں بچہ دودھ

پیتا ہو۔ فارسی، مونث، (نور اللغات)

قولہ فیصلہ :- کھنڈ میں شیر خوار کہتے ہیں۔

شیر خوارہ :- دودھ پیتا بچہ، رخص

فارسی، مذکر، مترادف۔

تری ظاہر ہوتی اب رو سیا ہی

کہ دی ایک شیر خوار سے لگوئی (زینحارم)

شیر خور :- دودھ پیتا بچہ۔ فارسی،

(نور اللغات)

قولہ فیصلہ :- صاحب فرہنگ صفیہ نے شیر خور

بھی انہیں معنوں میں لکھا کہ اور اسے اردو قرار

دیا ہو۔ مگر اہل کھنڈ صرف شیر خوار ہی بولتے ہیں۔

شیر وایہ :- انا کا دودھ۔ فارسی، مذکر۔

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نم کہے میں عالم طفل کی کیفیت ملی

شیر وایہ کے کشوں کو خون مینا پیا

شیر ول :- دلیر، قوی۔ فارسی، صفت، فصیح

محلہ صوفہ جیب ست بست جنگ شروع ہوتی ہو

توڑے بڑے شیر دل میدان سے بھاگتے دکھائی دیتے ہیں

شیر دہاں :- وہ صورت جو شیر کے کلبے سے

مشابہ اکثر خونوں پر نالوں اور نگر کی موٹو

کے دہانوں پر بناتے ہیں۔ اردو، مذکر، فصیح

قولہ فیصلہ :- چوکیوں کے پاس وغیرہ بھی شیر دہاں

بنائے جاتے تھے جیسے ہر جا پر تصویریں شیر کی بنی

تھیں اور پنچر کی چوکیاں شیر دہاں بنی میں بھی

(ظلم جوڑ رہا)

شیر دہاں :- ایک قسم کی بندوق۔ اردو

مونث۔ (نور اللغات)

قولہ فیصلہ :- کھنڈ میں کوئی نہیں بولتا۔

شیردہاں: وہ مکان جو دروازے کی
طرف سے عرض میں کم اور پیچھے کی طرف سے زیادہ
ہو۔ اردو صفت (نور اللغات)

کافی ہو۔ کہتے ہیں کہ شیر کے ایک ہی بچہ ہوتا ہو
باقی قیندوسے یا بگھیلے سے ہوتے ہیں۔ مگر یہ
امر مشاہدے کے خلاف ہے۔ اردو کہادت۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصلہ: بال لکھنے نہیں بولتے۔

شیر کا بال :- زہر ہو اس کے کھانے سے

بگڑ گئے کہ گر پڑتا ہو۔ اردو قلیل الاستعمال۔

سرخ ردی ترے حاسد کو جگر خواری ہو

شیر کے بال سے ہو تیز تر اس کو رگ پاں

کھاؤں میں بیڑا جو اس بن کیوں کہ دل گھڑے ہو

جو رگ پاں ہو وہ مجھ کو شیر کا سا بال ہو

شیر کا بال کھانا :- کسی شخص کو کبھی کبھار

مر جانے کے واسطے شیر کی مونچھ کا بال کھانا کیونکہ

اس کے کھانے سے آدمی مر جاتا ہو۔ اردو صرف

قلیل الاستعمال۔

اس سے کیا چشم رکھے کوئی کروا جو چشم

شیر کا بال کھلا ہے ہو جگر کاٹنے کو

شیر کا برفق :- (کنایت) فقیر کی ضرورت

اردو قلیل الاستعمال۔

ہو شیر کا برفق جسے کہتے ہیں فقیری

انکار کرامات و تعریف نہ کروں میں

قول فیصلہ :- مولف نور اللغات نے اس کے

ذیل میں لکھا ہو کہ درویشی کا سلسلہ حضرت علی سے

نکلا ہوا در آپ کا لقب اسد اللہ تھا۔

شیر کا پنچہ :- (کنایت) زبردست کا قبضہ

اردو فصیح، رائج۔

تردد میں ابھی تھا وہ کہ یہ غیرت نہ سمجھانا

نکل سکتا جس پر اب شیر کے پنچے میں تو گر نہ پانا

شیر کا ٹھاکہ :- ایک قسم کی پیرانی جو شیر

سے لگتی ہو۔ اردو صرف پیرا کوں کی اصطلاح۔

محل صرف :- شیدی میاں عنبر سے بہتر آج کے کسی

شیر کا ٹھاکہ نہیں لگایا۔

شیر کا دوکارنا :- شیر کا غصے میں آواز نکالنا۔

اردو فصیح، رائج۔

مرد فقیر حق حق کرتے ہیں بوریہ پر

شیر اپنے نیستان میں آتش ڈکارتے ہیں

شیر کا کان :- کپڑے کا وہ کڑا جس میں

سنگ پنچوڑی جاتی ہو، سنگ چھانے کی صافی۔

اردو، سنگ نوشوں کی اصطلاح۔ (نور اللغات)

شیر کا گونجنا :- شیر کا ایک خاص قسم کی

آواز نکالنا۔ اردو فصیح، رائج۔

نعرہ زن دل ہو عشق مرگاں میں

شیر گونجے نہ کیوں نیستان میں

شیر کا منہ جھلنا :- (متعدی) شکار

کا دستور ہو شیر مار کر اس کا منہ قبضہ کرتے ہیں

شیر کے بال کے منہ سے بچنے کے لئے اس کے کھٹے

کو یا منہ کو آگ میں جلاتا۔ اردو صرف شکار

کی اصطلاح۔

یاں تک عدو زمانہ ہو مرد دلیر کا

جھلیں ہیں منہ شکار کے پر بھی شیر کا

قول فیصلہ :- چونکہ شیر کا بال کھانے سے آدمی

مر جاتا ہوا اس سبب سے شکار یوں کا قاعدہ ہو کہ

وہ شیر کو مارتے ہیں اس کا منہ قبضہ دیتے ہیں۔

شیر کا منہ چوم کر طمانچہ کھانا :- (کنایت)

کسی زبردست کو چیر کے زک اٹھانا۔ اردو

متروک۔

دشت غربت میں جو یاد آیا بگرداناں کا

چوم کر شیر کا منہ ہم نے طمانچہ کھایا

شیر کا ناخن :- شیر کا ناخن بچوں کے گلے

میں بغرض حفاظت ڈالتے ہیں۔ اردو، رائج۔

تیرا ہیکل کو جو اسے لفل حسین ہو درکار

شیر خورشید کا بھجوائے مسکاناخن

شیر کر دوکار :- مراد حضرت علی سے ہو۔ فاکہ

ترکیب، رائج۔

مرکز پر اپنے حق نے کیا جس گھڑی قرار

مجھے حبیب حق کا جگہ شیر کر دوکار

شیر کرنا :- کسی شخص کو کسی پر دلیر کرنا،

غالب کرنا، بڑھانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- تم نے دب کر اس کو اور شیر کر دیا

(نور اللغات)

شیر کرنا :- زیادہ کرنا، تیز کرنا۔ اردو

دہلی کی زبان۔

(فقہ) آج تو تم نے نمک شیر کر دیا۔ (نور اللغات)

شیر کرنا :- اکسانا۔ آگے بڑھانا۔ اردو

دہلی کی زبان۔

محل صرف :- چراغ کی تباہی کر دو۔ (نور اللغات)

شیر کو لٹکانا :- شیر کو ڈانٹنا، شیر کو

ٹوکنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شیر کھائے یا نہ کھائے منہ لال :-

بدنام پر سب الزام تھپ جاتے ہیں۔ اردو

قلیل الاستعمال۔

سر خروئے نشہ سے بھی وہ گل غزال ہو

شیر کھائے یا نہ کھائے ہر طرح منہ لال ہو

شیر کی آنکھ دیکھنا :- غضب آلودہ نظر سے

دیکھنا، دشمنی کی نظر سے دیکھنا جیسے کھلاؤ سونے

کا نوالہ دیکھو شیر کی آنکھ (بچے کی نسبت بولتے

ہیں) اردو صرف۔

(فرہنگ آصفیہ)

قولہ فیصلہ :- اب زیادہ تر کہتے ہیں : "کھاتے ہیں سونے کا نوالہ دیکھتے ہیں شیر کی نگاہ نگاہ کی جگہ نظر بھی بول دیتے ہیں۔"

شیر کے برقصیل پھرتے کھاتے ہیں :- باوجود مقدرت اور امیری کے دوسرے کے حقوق سے لایک پر گر پڑتے ہیں۔ باطن ظاہر کے خلاف ہے۔ اردو مثل :- (فرہنگ آصفیہ)

قولہ فیصلہ :- صاحب گنجینہ اقوال و اشال نے مندرجہ بالا معنی کے علاوہ دو معنی اور لکھے ہیں یعنی یہ کہ پر ہیز گار بن کر لوگوں کو لوٹے ہیں۔ ظاہری عاجزی و انکاری اختیار کرنے والی نسبت بھی کیا کرتے ہیں :- اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔ شیر کی بولی بولتا :- (کنایت) فتنے کرتا۔

ادکنا، ڈالنا، فتنے کی آواز کی نسبت بولتے ہیں۔ بعض شاعروں نے اونٹ کی بولی بولنا بھی اس معنی میں باندھا ہے۔ اردو ادب کی زبان :-

بھئی آدم کی ٹولی کی ٹولی
بھئی بولے ہو شیر کی بولی

(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

شیر کی پیرائی :- اس طرح پیرنا کہ سینہ پانی سے اونچا رہے۔ اردو صرف فصیح رائج محلہ صخر :- کہیں جل باک ہو رہی ہو۔ کہیں اوں نیچ :- کوئی مٹا ہی چیرتا ہو۔ کوئی گھڑی لگا رہا ہو۔ کوئی شیر کی پیرائی پیرتا ہو۔ (فسانہ آزاد)

قولہ فیصلہ :- اس کا صرف پیرنا کہ ساتھ ہو۔ شیر کی پیرائی کا ایک مفہوم ہے ہر صیبت کا بہادرانہ مقابلہ جو قلیل الاستعمال ہے۔

راستی قلم ہستی میں یہ لکھا کہ پسند
جب کیا قصد کیا شیر کی پیرائی کا

شیر کی خالہ :- بچی۔ اردو موت، عورتوں کی زبان :-

قولہ فیصلہ :- اسی کو چہوں کی خالہ بھی کہتے ہیں شیر کی طرح پھرتا :- شیر کی صورت غصے میں آنا۔ اردو صرف فصیح رائج۔

جہاں کہیں نظر آیا وہ شورش آجوشم
پھر گیا دل دیوانہ شیر کی طرح
شیر کے منہ سے شکار لیتا :- (کنایت)
زبردست سے کوئی چیز چھین لیتا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

شیر کے منہ میں جانا :- ایسی جگہ جانا جہاں جان کا خطرہ ہو۔ اردو صرف فصیح رائج۔

تقدیر لے چل ہو کہ ہر باگ پھیر کے
جانا ہو صید ہونے کو خود منہ میں شیر کے
شیر کی نظر گھورتا :- غصہ سے دیکھنا۔

اردو صرف عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال
محلہ صخر :- لڑکی کو دیکھتے ہو تو سر جھکا منہ نیلا
اٹھنا اٹھنا اسلام نہ ادب شیر کی نظر بھی
گھبرا رہی ہو۔ (نور اللغات)

شیر گردوں :- ساج اسد آفتاب
فارسی ترکیب قلم یافتہ طبقے کی زبان۔

شیر گردوں بھی اس کے لشکر میں
پائے ہرگز نہ قدر شیر علم فوق

شیر گرم :- نیم گرم فارسی صفت۔ (نور اللغات)
قولہ فیصلہ :- اہل لکھنؤ نیم گرم ہی بولتے ہیں۔
شیر مادر :- ماں کا دودھ۔ فارسی
مذکر فصیح رائج۔

کتا بجائے شیر مادر شیر جوے کو دکن
پرورش پائی ہو میں نے دامن کساری

شیر مادر :- دودھ پینے والی کمال مرغوب ہے جو مضرت دساں یا شرعاً حرام ہو۔ مگر پینے والا بغیر اس خیال کے کہ اس چیز کا زیادہ استعمال انسانی زندگی کے لیے مضر ہو یا یہ چیز شرعاً حرام ہو اسے انتہائی رغبت سے بار بار اس طرح پیے جس طرح دودھ پیتا بچہ گھڑی گھڑی ماں کا دودھ پیتا ہو فارسی ترکیب سندھ قلیل الاستعمال۔

قولہ فیصلہ :- (اس کا استعمال شراب، تمارہ اور اسکی قسم کے مضر مشروبات کے لیے ہوتا ہے۔ شیر مادر جاننا (سمجھنا) شیر مادر ہونا اس کے صرف ہیں۔

بادہ خوار کا مثل گھر گھر ہو
(تاریخ) اور تاروں تو شیر مادر ہو

شیر مادر شراب اٹھیں ہو (مسموم شراب)
پستان زچہ کباب اٹھیں ہو (مسموم شراب)
اس کی تکمیل صورت شیر مادر ہو جانا بھی اچھا و فصیح ہو۔

بے تمیزوں کا تمیز ملت و حرمت کہاں
خون حقیق و خسر مذ شیر مادر ہو گیا
(یہاں خون حقیق و خسر مذ سے شراب انگوری مراد ہے)

مؤلف نور اللغات اور صاحب فرہنگ آصفیہ نے معنی نمبر ۱ کے علاوہ ذیل میں لکھے ہوئے دو معنی اور لکھے ہیں (۱) چیز ملال و مباح، ماں کے دودھ کی طرح حال (۲) جائز، مباح، روا قانوناً ملال۔ جیسے "اتنا نفع تو شیر مادر ہو" دونوں معنی قریب قریب ایک ہی ہیں۔ آگے چلے صاحب فرہنگ آصفیہ نے انھیں معنی کی مثال میں

آئیر کا وہی شعر درج کیا ہو جو اوپر لکھا جا چکا ہو اور مولف نور اللغات نے شیر کا یہ شعر تحریر کیا ہو۔

نوش جان دوستوں کو آب حیات ابدی
شیر مادر ترے بدخواہوں کو نہرا بہل شیر شکر آب
مالا کہ شعر سے شیر مادر کے معنی نکلتے ہیں ایسی
غذا یا خوراک جو شرابا استعمال ہو۔ شعر کا مطلب
ہو تیرے دوست ہمیشہ زندہ رہیں گے اور حیات
میں آب کو ترے سیراب ہوتے رہیں گے (آب حیات
ابدی سے آب کو شرماد ہو) اور تیرے بدخواہ
دورخ میں جلتے رہیں گے اور ان کی خوراک
شجر زقوم کا نہر یا دودھ ہو گا جو ان کو بار بار
زبردستی پینا پڑے گا۔ (نہرا بہل اہل سے
شجر زقوم دورخ کا نہر یا دودھ راہی
جو اہل جہنم کی خوراک ہو) شیر مادر میں اس کا
نہر یا دودھ کی رعایت ملحوظ رکھی گئی ہو۔
میر نے نام غوب سے شیر مادر کہا ہو۔ مگر عام
طو سے مرغوب ہی سے شیر مادر کا اطلاق
کیا جاتا ہو۔ مولفین مذکور نے جو معنی لکھے ہیں
ان میں شیر مادر کے مفہوم کی وضاحت نہیں کی
گئی۔ مثال میں جو فقرہ درج کیا گیا ہو میں اس سے
بھی متفق نہیں ہوں۔ اہل لکھنؤ نفع کو شیر مادر
نہیں کہتے۔ لیکن ہر دلی میں کہتے ہوں۔
عورت لکھنؤ کی زبان میں شیر مادر ایک خاص
کلمہ بھی ہے جس کا مفہوم ہوتا ہے ہضم جو اچھے
اور سچے گوشت ہو۔ جیسے "جب کوئی بچہ کوئی چیز
کھا لیتا ہو تو بگم صاحبہ کہتی ہیں نوش جان
شیر مادر۔"

شیر مارنا :- (یہ جھول) شیر کا شکر کرنا۔

اردو صورت غیر فصیح راج۔

محل صحت :- مرزا محمد رضا بیگ نے ایک ۹
ذیل کا ایک شیر مارا تھا۔

قول فصیل :- موافق نور اللغات نے اس کے
بجای معنی لکھے ہیں بڑا کام کرنا، بڑی جوانی
اور بہادری کا کام کرنا۔ اس کی مثال میں یہ
فقرہ درج کیا ہو "ایسا ہی آپ نے شیر مارا ہو
جو بڑے دم دعوے ہیں" (نور اللغات)
اہل لکھنؤ ان معنی میں بالکل نہیں بولتے۔

شیر مال :- (یہ معروف) ایک خاص قسم
کی میدے کی خستہ تنوری روٹی جس کے اجزا
بادام پستہ زعفران گھی اور دودھ وغیرہ ہیں
اردو موافق فصیح راج۔

محل صحت :- نئے نئے کھانے عمد شاہی میں ایجاد
ہوئے شیر مال اور باقر خانی خاص نصیر الدین
حیدر کے باورچی محمد وکیل ایجاد ہو۔

(قدیم ہندو ہندستان دودھ)

شیر ماہی :- (یہ اول جھول) بڑی چلی
کی ایک قسم جس کے دانوں سے پیش قبض کے دستے
بنائے جاتے ہیں۔ فارسی موافق قلیل الاستعمال۔
محل صحت :- میاں انجی نہایت ہی افسوس کرنے
لگے کہ اسے اسے سونے کی چڑیا ہاتھ سے نکل گئی
مجھے کیا معلوم تھا کہ یہ شیر ماہی ہو ورنہ کچا ہی
چبا جاتا۔ (فسانہ آزاد)

شیر مرد :- (کنایت) دلیر شجاع بہادر
جوان مرد۔ فارسی صفت قلیل الاستعمال۔

ان سے مقابلے کی کسی کو نہیں مجال
مردان اہل بیت محب شیر مرد ہیں
(قاضی محمد حسین مرحوم رقی)

شیر مردی :- برأت، شجاعت، دلیری

بہادری، جیداری، موافق۔ (فرہنگ اصیل)
قول فصیل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

شیر ناب :- (یہ معروف) خالص دودھ

ایسا دودھ جس میں پانی کی آمیزش نہ ہو۔
فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبیب کی نرہ
اک نہر میں شیر تھا آب اک نہر میں تھا شیر
اک نہر میں جاری تھا آب اک نہر میں تھا آب

شیر نر :- نرینہ شیر۔ فارسی ترکیب فصیح راج
بڑے موذی کو مارا نفس آثار کو گر مارا
ہنگ واژدہا و شیر نر مارا تو کیا مارا
قول فصیل :- (مجازاً) مرد شجاع کو کہتے ہیں۔

ہزار اس زہ کے اوپر آفریں ہو
کہ ایسا شیر نر کوئی نہیں ہو (زینعلابد)
شیر نر :- (یہ اول جھول و سکون کے مہم)
شیر کی مادہ۔ اردو موافق فصیح راج۔

جس دشت میں شکار کو گر را تھا وہی

وال ایک شیر رہتا تھا اور اس کی شیرنی

شیرنی :- (یہ دویہ معروف) شیرنی کا بگڑا

ہوا۔ اردو عوام کی زبان۔ (فرہنگ اصیل)
قول فصیل :- اہل لکھنؤ شیرنی ہی کہتے ہیں۔

شیر قیال :- فرکوں کے جھگ میں ہنسنے والا

شیر۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، راج۔
بکھے ہوئے تھے سحر میں تغوش سے ننگ
دیکھے ہوئے تھے شیر خستہ کچھار میں

قول فصیل :- (مجازاً) جری اور بہادر کو بھی
کہتے ہیں۔

ع عباس علی شیر خستہ و ظاہر
شیروانی :- (یہ اول جھول) ایک قسم کی

بے کیوں والی اچکن۔ اردو، موت، فصیح راج۔
محله ختو۔ حیدر آباد کے لوگ عام طور سے
شیروانی پیتے ہیں۔

شیروانی :- ایران کے ایک موضع شیروان
کا باشندہ، شیروان سے منسوب۔ فارسی صفت،
راج۔

محله ختو :- جناب مصطفیٰ رشید صاحب شیروانی
کے آبا و اجداد ایران کے ایک گاؤں شیروان
کے باشندے تھے۔

شیر و شکر :- ہم نوالہ وہم پیالہ آپس میں
کمال ربا و ضبط رکھنے والے، ایک دوسرے
کے بہت گہرے دوست، ایک جان دو قالب
فارسی، صفت، فصیح، راج۔

روبرو رہنے لگا آئینہ آتش شب روز
یار کو غیر سے بھی شیر و شکر دیکھ لیا
قولہ فیصلہ :- اصل معنی میں بھی استعمال کیا ہو۔

بے زری سے بے علاوت ہو صیفی کیا کریں
ہم سے دنیا صورت شیر و شکر ملتی نہیں جگر
شیر و شکر :- ایک قسم کا عمدہ نشینی کپڑا۔
فارسی۔ (نور اللغات)

قولہ فیصلہ :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
شیر و شکر ہونا دیا (ہو جانا) :- آپس
میں گھس مل جانا، خوب اتفاق ہونا، کمال لڑائی
و مربوط ہونا۔ اردو و محاورہ، فصیح، راج۔

بے وفا کو جو کبھی بھی کھلا دیں اپنا
(ہونا) لب و دندان کی طرح شیر و شکر کیا ہوگا جگر
دختر رز اب تو نڈر ہو گئی
سوز سے ل شیر و شکر ہو گئی میر سوز

قولہ فیصلہ :- فارسی میں شیر و شکر لہجہ

شیر و شکر ہونا اس کا ترجمہ ہو۔
شیر و ل کا منہ کس نے دھویا ہو۔
بچے بے منہ دھوئے کھانا کھا لیتے ہیں۔

(محاورات ہندوستان)
قولہ فیصلہ :- صاحب فرہنگ آصفیہ نے
اس کا مفہوم یوں لکھا ہے۔ بچوں کے بے منہ
دھوئے کھانا کھانے کے وقت کہتے ہیں۔ اردو
کہاوت۔ (فرہنگ آصفیہ)

لکھنؤ میں یہ شل یوں ہو "شیر و ل" کا منہ کس نے
دھلایا ہو۔ بچوں کی خصوصیت نہیں ہر اس
آدمی سے طنز کے طور پر کہہ دیتے ہیں جسے
اس طرح کھاتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ کبھی بغیر منہ
دھوئے کھانا کھانے والا کس کے ٹوکنے پر فخر یہ
انڈ میں یہ جملہ دہراتا ہو۔ جیسے تم بڑے
بر تمیز ہو بے منہ دھوئے ناشتہ کرنے کے لیے
بیٹھ گئے۔ جب چچانے ٹوکا تو تم نے کہا اچی
شیر و ل کا منہ کس نے دھلایا ہو۔

شیر و ل کے منہ چڑھنا :- (کنایت)
بہادر کے مقابل آنا۔ اردو صرف، فصیح راج۔

یہ ہم سے بھی اب سوا ہیں کیا مرد
کب شیر و ل کے منہ چڑھے ہیں نام و آخر
شیرہ :- (یائے معروضہ بر وزن شیرہ) عرق
جو کسی چیز کو پیس کے نکالا جائے۔ جیسے شیرہ
بادام۔ فارسی، مذکر، طباک اصطلاح۔

یعنی یہ الفت چشم جانان سے مجھے طفلی میں بھی
شیر کے بدلے سدا شیرہ پیا بادام کا
شیرہ :- شکر یا مصری وغیرہ کا قوام،
چاشنی۔ فارسی، مذکر، فصیح، راج۔

محله صرف :- ایک رکابدار مسلم ہر کیرون

کا مہر تیار کرتا اور ان میں ایسے ہی سبز چھلکے
اپنی اہلیت پر قائم رہتے یہ معلوم ہوتا تھا کہ
تازی کیریاں ابھی شیرہ میں ڈال دی گئی ہیں۔
(قدیم ہندو ہنر سدا ان اور وہ)
قولہ فیصلہ :- مولف شریع الانشا نے لکھا ہے
"وہ شربت کہ قند و مصری وغیرہ سے قوام
کے تیار کرتے ہیں۔"

گرہ کے قوام کہ بھجور میں شیرہ کہتی ہیں۔ جیسے
"جب تک چاول اچھی طرح نہ گلا لینا اس وقت
تک شیرہ نہ ڈالنا ورنہ چاول افسردہ جائے گا۔"
شیرہ :- ۱۔ پیلا گڑ جو تبا کو میں ڈال جاتا
ہو۔ اردو۔ مذکر، فصیح، راج۔

لب شیرین یار کے آگے
قند گڑ ہو تو شیرہ ہو
شیرہ انگور :- شراب انگور۔ فارسی مذکر
قلیل الاستعمال۔

قولہ فیصلہ :- اسی کو انگور کا شیرہ بھی کہا ہو۔
اسے خضر زندوں کو کچھ مشکل نہیں عمر دراز
آب حیات گر نہیں شیرہ تو ہو انگور کا ایمر
شیرہ بادام :- پانی میں پیسے ہوئے بادام۔
فارسی، مذکر، طباک اصطلاح۔

آنسو جو پل گیا تری آنکھوں کی یاد میں
لذت میں صاف شیرہ بادام ہو گیا غما خیز
قولہ فیصلہ :- اس طرح پانی میں پیسے ہوئے بادام
کو شیرہ بادام مغز کدو کو شیرہ مغز تخم کدو وغیرہ
کہتے ہیں۔

شیرہ جان :- جان عزیز۔ فارسی مذکر، قلیل الاستعمال
سلو نارنگ خوباں سے زیادہ
مٹھا ل شیرہ جان سے زیادہ (معراج المصابین)

شیرہ خانہ

۲۴۴

شیریں ادا

زیست ہوتی ہر جو ملتا ہر دین کا دوسرہ
شیرہ جان مجھے شیریں لب ہوتی ہر
شیرہ خانہ: شراب خانہ فارسی شکر
قوت تو دیکھ شیخ کو جب لہر آئی تب
دروازہ شیرہ خانے کا سمور ہو گیا
قولہ فیصلہ: فارسی میں شیر خانہ (یا معروف)
کہتے ہیں۔ اب اردو میں دونوں صورتوں سے
راج نہیں۔
شیر ہو جانا: ڈر ہو جانا، دلیر ہو جانا
اردو صورت، فصیح، راج۔
وہ چشم مجھ کو مار کے خون خوار ہو گئی
آہو شکار کر کے مجھے شیر ہو گیا خواجہ ذبیہ
بزدل ہو جو وہ دلیر ہو جائے اغتر
رو باد مزاج شیر ہو جائے (خدا دہم)
خوش حال ہیں شا کے مجھے ہفت آسمان
یوسف کو کھ کے ہو گئے ہیں شیر بھیرے آتش
نوصاحب اب ہم شیر ہو گئے معلوم ہوا کہ اقوام
مجمول النسب طوائف بچوں اور طوائفوں کو کہتے
ہیں یا جوان کے قبیل ہیں۔ (فساد آزاد)
دیکھیں تلواروں کی موہیں تو بڑھے خن بنگ
ہو گئے شیر سنانوں کا جو پایا خن بنگ
شیر ہو کر چھپ چھپے کھانا: خانہ وضع
کام کرنا۔ (قرہنگ اثر)
قولہ فیصلہ: صاحب محاورات ہندوستان
اس محاورہ کو اس طرح لکھتے ہیں "شیر ہو کر چھپ چھپے"
کھاتے ہیں بمعنی عاجزی اور انکساری اختیار
کر لی۔ لکھنؤ میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہو۔
شیر ہونا: تیز ہونا۔ زیادہ ہونا۔ جیسے
ننگ شیر ہونا۔ دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

شیر ہونا: تیز ہونا۔ زیادہ ہونا۔ جیسے
ننگ شیر ہونا۔ دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)
اردو صورت، فصیح، راج۔
عکس گل میں اپنی تو کتا بھی شیر ہوتا ہو آتش
شیر ہونا: غائب ہونا۔ اردو صورت، قلیل الاستعمال۔
غصہ آتا ہے غم پہ کیا
یہ شیر ہوا ہے ہم پہ کیا
محفل صوف: آپ کسی گل کو پتے میں نکلیں تو
واٹر اس وضع پر کہے "شکر" لیں اپنی وضع تو
دیکھئے۔ ہمیں پر شیر ہیں۔ خود را نصیحت
دیگرے را نصیحت۔ (فساد آزاد)
شیری: ایک قسم کی شراب۔ انگریزی
موت، راج۔
نہ رہا عتب قاضی و منشی کا خطر قدر
ہے براندہی کہیں شیری کہیں تل میں ہر
شیر زداں: حضرت علی کا لقب۔
فارسی۔ (مذکر، راج۔)
شاد مردان شیر زداں قوت پروردگار
لافتی الال لسیف الازد و الفقار مشہور
شیریں: بیاضیٹا، خوشگوار، فارسی صفت
فصیح، راج۔
محفل صوف: ہر کس انار کے تھار کس کھوٹ کی
ہمارا ادھر انہ لہ یزد شیریں ادھر ارم و دہلوی
بے دود۔ چکروں اور ہفتا بیوں کے نمایاں
چینی پڑتی تھیں۔ (فساد آزاد)
قولہ فیصلہ: شیر یعنی دودھ کی طرت یا مبادیات سب
ہو گیا ہر چیز خوب و نایاب ہے۔ (نشر انعام)
شیریں: دل پسند اداؤں کی باتیں جو بکلیاں قلیل الاستعمال
سپا ہ وہ شیریں کام شیریں
نقط شیریں نے پایا نام شیریں

شیریں: اچھا، نیک۔ فارسی قلیل الاستعمال۔
ولا ہو مشق شل بادہ تند
کہو آغاز تلخ انجام شیریں
شیریں: یا عزیز یا پیارا۔ فارسی فصیح راج
فدا کرنے کو اس شیریں ادا پر
کرے گی جان شیریں و ام شیریں
شیریں: دل کو بھانے والا، ملبوس مرغوب
فارسی، قلیل الاستعمال۔
کلام غنچہ گل رنگ ہو تلخ
اداسے سرو سیم اندام شیریں
شیریں: فصیح، کانوں کو بھلا معلوم ہونے
والا نرم، خوشگوار جیسے کلام شیریں۔ فارسی
فصیح، راج۔
تری شیریں لبی کے جو کیے وصف
کلام اپنا ہو او خود کام شیریں
شیریں زیادہ چشمہ زمزم کے آب سے
برہ سحر کا زمزم ہر مرغ زار میں نظم طباطبائی
شیریں: فریاد کی مشقہ خسرو پر وزیر کی
بیوی کا نام۔ فارسی، موت، راج۔
اسیر قصر شیریں کیا ہو فریاد
نمایاں ہو سر ہر بام شیریں
شیریں ادا: وہ جس کی ادائیں دل پسند
ہوں۔ فارسی صفت، قلیل الاستعمال۔
فدا کرنے کو اس شیریں ادا پر
کرے گی جان شیریں و ام شیریں
قولہ فیصلہ: دل پسند ادا میں ہونا کے معنی میں
شیریں ادا لے بولتے ہیں۔
رفقار ناز میں ہیں یہ شیریں ادائیاں
خاک اس کی رگزار کے شکر کے کہ نہیں

شیریں بیاں

۲۴۵

شیریں لب

شیریں بیاں :- خوش بیاں خوش گفتار
فصیح البیان شیریں کلام - فارسی صفت
فصیح، راجح۔

محلہ صخر :- تم خوب جانتی ہو کہ میں شیریں بیاں ہوں
ستر برس ہوئے کہ دانت چوہے کی نذر کیے تھے
حلوے پر لبس ہو۔ پھر جو در حلوہ کھائے اس کی
زبان تنگ شکر کیوں نہ بن جائے۔ (فسانہ آزاد)
شیریں بیانی :- خوش بیانی، شیریں کلامی
فارسی، موثقت، فصیح، راجح۔

محلہ صخر :- اول تو غزل خوانی - دوسرے اس
رنگیں ادا کا طرز غزل خوانی تیسرے اس کی
اکتفا جوانی - چوتھے اس کی نازک آوازی اور
شیریں بیانی - (فسانہ آزاد)

قولہ فیصلہ :- کرنا کے ساتھ اس کو صبر کیا ہو
سرد مہری ہو چکا شیریں بیانی کیجئے
برص کے کوزے سے شربت کا بچہ یا کبھی

شیریں حرکات :- محبوب کی صفت فارسی
صفت، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان، قلیل الاستعمال
محلہ صخر :- خدا کی پناہ کسی سیر جو وہ شیریں حرکات

نے خود یہ صبر سخی و اقسوت رجز ہر فن عراقی آج
کی یہ غزل گائی اور ہاتھوں ہاتھ داپائی۔ (فسانہ آزاد)
(ایضاً) اس سے شیریں حرکات مجموعہ صفات

کائنات یعنی مسرت و نیشیانے جو میاں آزاد کو
ناکلام و نامراد پایا تو اپنے پیارے شہرہ سے
بعد نازیوں فرمایا۔۔۔ (فسانہ آزاد)

شیریں خواب :- میٹھی خند آرام کی خند
فارسی الفاظ، قلیل الاستعمال
پرستار نہ جب بے ہوش پایا (دلچسپ لہجہ)

قولہ فیصلہ :- فارسی ترکیب سے خواب شیریں بانوں
پر زیادہ ہو۔

شیریں دہاں دیا شیریں دہن :-
خوش کلام، شیریں زبان - فارسی ترکیب فصیح
راجح۔

ہیں کیا ہی ہو سہ لب شیریں دہاں لذیذ
شفا لوائے باغ جہاں میں کہاں لذیذ
غنج نہ منہ سے پھوٹیں گے اے غلیب کچھ
لب بند ہیں جو ہو کسی شیریں دہن کی یاد

شیریں دہنی :- خوش کلامی، خوش بیانی
فارسی، موثقت، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان -
محلہ صخر :- ذہین معشوق کی کم سخن شیریں دہنی
گل کی نازک بدلی، پتھر کی پر گل کی گویا عقیق

(طلس ہوش ربا)
شیریں دہنی کا تری گالی میں اثر ہے
دیتی ہو مزہ تلخی و دشنام محبت
فیاد حسین جاہ

شیریں زبان :- خوش بیاں شیریں کلام
فارسی ترکیب، فصیح، راجح۔
شیریں زبان شیر ہوئے فصیح و شگ سے

شیریں آج بائیں اپنے بیان کی
شیریں سخن :- خوش بیاں شیریں کلام
فارسی ترکیب، فصیح، راجح۔

نازمیں، ناز آفریں، نازک بدن، نازک کمر بخت
فنج لب رنگیں ادا شکر دہاں شیریں سخن (دکڑا)
شیریں سخن :- خوش بیانی - فارسی، موثقت،
فصیح، راجح۔

ایسے شیریں کہ اگر رکھے زبان پر ان کو
وصف شیریں سخن پایے زبان اکم
ع شیریں سخن ختم ہو ہم شکل نبی پر
دبیر

شیریں شاکل :- خوش خلق، خوش رو
محبوب کی صفت - فارسی ترکیب قلیل الاستعمال
نمک ایسا ہو اس میں خوش ہو شیریں
پڑے مگر مٹکے اے فرہاد اس شیریں شاکل کا خواجہ نیر
شیریں کار :- مسخرہ، وہ شخص جس سے کلام
اچھے سرزد ہوں - فارسی، صفت قلیل الاستعمال
شیریں کام :- میٹھی زبان والا - فارسی ترکیب
قلیل الاستعمال۔

سراپا ہو وہ شیریں کلام شیریں
فقط شیریں نے پایا نام شیریں
شیریں کرنا :- سیٹھا کرنا - اردو صرف فصیح
راجح۔

شراب تلخ شربت سے ہو بہتر
کروں کیونکر دہان جام شیریں
شیریں کلام :- خوش بیاں - فارسی ترکیب
فصیح، راجح۔

کہیں شیریں کلام رکھتا ہے شوق لکھنوی
کہیں فرہاد نام رکھتا ہے
شیریں کلامی :- خوش بیانی - فارسی، موثقت،
فصیح، راجح۔

محلہ صخر :- بیشک آپ بے مثل مقرر ہیں آپ کی شیریں
کلامی کا میرے دل پر سکے بیٹھ گیا۔
شیریں گفتار :- خوش بیاں - فارسی ترکیب
صفت، فصیح، راجح۔

محلہ صخر :- خدا سخننے حکیم نے آغا صاحب
آفتاب بڑے خوش مذاق اور شیریں گفتار تھے۔
شیریں لب :- شیریں کلام - فارسی صفت فصیح راجح

کلام تلخ بھی شیریں لبوں سے سنا ہے بحر
گرہ میں باغ نہ بات ان کی شکر کی طراں بحر

شیریں لبی :- خوش بیانی - فارسی امونہ
قلیل الاستعمال۔

ترسی شیریں لبی کے جو کیے وصف
کلام اپنا ہو اور خود کام شیریں
شیریں لکنا :- خوش گو اور معلوم ہونا۔ اردو
صرف، غیر فصیح، راج۔

ترسے عاشق کو ہر یوں خوش گوار آب خم خمر
مسلاں کر گئے جس طرح شیریں آب زمزم کا
شیریں مقال :- خوش گفتار جس کی بات
اچھی معلوم ہو۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

گواہ بلوطی شیریں مقال ہو اس پر
کر پیش قدم لب یار ہو شکر ریڑ
شیریں نشو و نما :- بچہ اگلتن، ملو
کے سے منہ میٹھا نہیں ہوتا نین کسی چیز کا ذکر
کرنے سے اس چیز کا لطف حاصل نہیں ہوتا۔

فارسی مقولہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ (فرہنگ خاں)
شیریں ہونا :- میٹھا ہونا، خوش گوار ہونا۔
اردو صرف، فصیح، راج۔

ترسے ہونٹوں کی دولت مثل شربت
ہوا ہے بادۂ گفام شیریں

شیرینی :- استھائی، فارسی، موت فصیح، راج
حلوے کی لپکا کے اک کرٹھا
شیرینی دیو کو چوڑھا (گزارشیم)

قولہ فصیل :- اب شیرینی میں برقی پیرا، لڑو
گلاب جاس، جلیبی، برقی وغیرہ داخل ہیں حلوے پر
شیرینی کا اطلاق بہت کم ہوتا ہو۔ بلکہ یہ کہا جائے
کہ حلوے کو شیرینی نہیں کہتے تو غلط نہ ہوگا۔

شیریں زبان شیریں موٹے فیض شکر سے
شیرینی آج بانیے اپنے بیان کی

شیرینی :- احلاوت، مٹھاس۔ فارسی، موت
فصیح، راج۔

نظر میں تیزیان تیغ اجل کی
لب شیریں میں شیرینی مسل کی (فسانہ آزاد)
شیرینی تحریک :- سحریر کا دل پسند ہونا۔
فارسی، موت، قلیل الاستعمال۔

بٹ گئے مثل تبرک مرے خط کے پرے
یہ میسر میری شیرینی تحریک کے شعور

شیرینی لب :- ہونٹوں کی مٹھاس،
نرم زبانی اور خوش بیانی سے مراد ہوتی ہو۔

فارسی، موت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
زیست ہوتی ہو جو ملتا ہو دہن کا بوسہ

شیرہ جاں مجھے شیرینی لب ہوتی ہو
شیش گریہ (شیشہ گریہ) شیشے کی چیزیں بنانے

والا۔ فارسی صفت۔ (فہرست اللغات)
قولہ فصیل :- لکھنؤ میں شیشہ گر کہتے ہیں۔

شیشم :- (بروزن نیلم) عربی میں ساسم۔
ایک درخت کا نام جس سے کمان بناتے ہیں ساسم

سے شیشم ہو گیا۔ ایک درخت کا نام جس کی گڑی
نہایت مضبوط اور خوش رنگ ہوتی ہو۔ اردو

مذکر، راج۔
صلے صرف :- بڑا مالیشان بھراب دار پٹاک

لگا ہوا ہو۔ وہ جو ہر وار شیشم کی گڑی کر بایو
شاید۔ (فسانہ آزاد)

قولہ فصیل :- اس کا اصل ساسم ہے جو عربی
ہو۔ اور اس درخت کو کہتے ہیں جس سے کمان

بناتے ہیں۔ ساسم سے شیشم ہو گیا۔
شیش محل :- (بیائے معروف) وہ محل

جس میں چاروں طرف شیشے لگے ہوتے ہیں۔ اردو
مذکر، راج۔

مذکر، فصیح، راج۔

سوائے شیش محل وہ کہیں نہیں ہوتا
پری کی طرح سے کرتا ہو خوب شیشے میں خواجہ ذبیح

یاد آئینہ رخسار سے حیرت ہو گئے
گوشتہ قبر نظر آئے مجھے شیش محل

قولہ فصیل :- مولف سرمایہ زبان اردو لکھتے
ہیں امیروں اور بادشاہوں کا مکان جس کو

قسم قسم کے آئینوں سے بناتے ہیں۔
اسے دستور نقشہ نے بتلایا ہم کو

یہ ہے چرخ بریں نام ترے شیش محل کا
شیش محل کا کتا :- (شیش محل میں کتے کو

چاروں طرف اپنے عکس سے کہتے ہیں کتے نظر پڑتے
ہیں۔ اس سبب سے وہ بہت بھونکتا اور گھبراتا

ہے۔) بھونکتا ہوا کتا۔ (مجازاً) دیوانہ باؤلا
آدمی۔ اردو، دہلی کی زبان۔ (فرہنگ مصفیہ)

شیشہ :- (بیائے معروف) شراب و گلاب یا
کوئی عرق یا شربت وغیرہ رکھنے کی کاشی کی

بوتلی۔ فارسی، مذکر، فصیح، راج۔
سے کہاں شیشہ کہاں جام کہاں

(شراب) میں کہاں ساقی گل نام کہاں مرزا رخوا
پکے اگر عرق گل رخسار سے ترے

(گلاب) دریا میں ہر حباب ہو شیشہ گلاب کا
سمجھے ہیں جس کو اہل زمین چرخ آگین

(عرق) اس شیشہ جو مرے عرق فیض کا امیر
کیا اٹھا سکا دل نازک گڑی بات آپ کی

تھیں لگتے ہی یہ شیشہ پارہ پارہ ہو گیا
صلے معروف :- ایک باورچی نے انار دانہ پلاؤ ایجاد

کیا اس میں ہر چاول آدھا یا قوت کی طرح سرخ
اور جلادار ہوتا تھا اور آدھا سفید لکیر اس میں

بھی شیشہ کی طرح چمک موجود ہوتی تھی۔

(قدیم ہندو ہنرمندان اودھ)

شیشہ :- وہ زجاجی ظرف جس میں شربت وغیرہ رکھتے ہیں، قرابہ، کاسخ کی صراحی (نور اللغات) قول فیصل :- کھنڈ میں شیشہ کہہ کرابہ یا کاسخ کی صراحی نہیں مراد لیتے۔

شیشہ :- (مجازاً) آئینہ۔ آرسی۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- کھنڈ والے آئینہ کو آئینہ بھی کہتے ہیں شیشہ نہیں بولتے۔ آئینے میں قلعی ہوتی ہے۔ شیشے میں آکر پار دکھائی دیتا ہے۔ آئینہ اور شیشے میں یہی فرق ہے۔ آرسی کو بھی شیشہ نہیں کہتے آرسی ہی کہتے ہیں۔

شیشہ :- آئینہ، کاسخ۔ فارسی، مذکر، فصیح، راج۔

شیشہ آلات :- یا روشنی کا سادہ سا اوزار جہاز، فانوس، کنول، مردنگ، ہانڈی اور جھانما وغیرہ کا مجموعی نام۔ اردو، مذکر، فصیح، راج۔

بھار سازوں سے کہہ دو جلد آئیں قلعہ شیشہ آلات سب لگا جائیں قلعہ

ہند میں پر تکلف لگی نقیصہ شیشہ آلات بجا تھا۔ (ظلم ہوش رہا)

شیشہ آلات :- (کنایت) مزاح سے۔ نازک ہنر آدمی۔ نازک مزاج۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اب کھنڈ نہیں بولتے۔

شیشہ باز :- شجرہ باز۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

جو ہر مے دلوں کے لئے شیشہ باز ہیں کسی ہے ہوں وہ برق کہ باغیں گداز ہیں قشت

شیشہ باز :- رقصوں کا ایک گروہ ہے کہ ناچنے کے وقت شیشہ کو ہر ایک عضو بدن پر رکھ کر تماشہ کرتے ہیں۔ شیشہ ناچنے میں زمین پر نہیں مگرتا ہے۔ فارسی، مذکر، متروک۔

نہ ہنچا سر سے تو کہ غم دلدار گردن تک۔

کہ شیشہ باز شیشہ لائے ہے ہر بار گردن تک مسرور۔

شیشہ بازی :- شجرہ بازی، کرتب کھانا۔ فارسی، مؤنث، قریب بہ متروک۔

کہاں تھا آسمان کو دخل ایسا شیشہ بازی کا۔

اڑا یا ڈھنگ اس نے بھی مری جاتی دل کا۔

شیشہ بازی تو ذرا دیکھنے آ آنکھوں کی ہر ملک پر مری اشکوں سے رواں ہو شیشہ میر

دل بیتاب زردوں کا تری جھل میں آتی قلعہ دکھائے دختر رز کو تماشہ شیشہ بازی کا فرنگ شمشاد

شیشہ باشہ :- کمال نازک چیز کے لیے مستعمل ہے صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- کھنڈ میں کوئی نہیں بولتا۔

شیشہ شکنستہ :- پوند کردن مشکل است۔ ٹوٹا ہوا شیشہ جوڑنا مشکل ہے۔ دل شکنی کی تلافی دشوار ہوتی ہے۔ فارسی مثل تعلیم یافتہ جیسے کاندھان

شیشہ توڑنا :- (منقوی) شیشہ کو کڑے کر کے کرنا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

کہ تو گر آج کے دی مجھ کو چھوڑے مرے ناموس کا شیشہ نہ توڑے (زلیخا آرد)

شیشہ ٹوٹنا :- (لازم) شیشہ کا کڑے کر کے ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

مدد چاک ہو وہ دل نہ ہو جس میں کہ تری یاد یارب تہی جو شیشہ ہو ٹوٹے وہ سنگ سے جو ہر چیز

شیشہ چبانا :- جھوٹی قسم کا کفار سمجھتے ہیں

ساقیاں کے چبا جوں کا خالی شیشے راسخ

یہ مری جھوٹی قسم کے لئے کفارے ہیں (نور اللغات)

قول فیصل :- شیشہ چبانا کے معنی ہیں شیشہ چبا کے جان دے دینا۔ شعر کا مطلب ہے کہ اسے ساقی میں نے قسم کھائی تھی کہ شراب نہ پیوں گا اور عادت سے مجبور ہو کے پی رہا ہوں پینے کے بعد بطور کفارہ

خالی شیشے چبا کے جان دے دوں گا۔

شیشہ دکھانا :- آئینہ دکھانا، ناٹی لوگ اتواروں کے موقع پر آئینہ دکھا کے جو انعام لیتے ہیں اس سے مراد ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اب یہ رسم آٹھ چکی ہو۔

شیشہ دکھانی :- وہ انعام جو ناٹ کو عید تقربید کے موقع پر آئینہ دکھانے کی باعث یا

جاتا ہے۔ مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- یہ رسم ختم ہو چکی ہے۔ اب شیشہ دکھانے کوئی نہیں بولتا۔

شیشہ دل :- دل کا شیشے سے ہتھارہ ہے فارسی، مذکر، فصیح، راج۔

دل بت سنگ حوادث سے کہیں بہتر تھا

شیشہ دل مرا ٹوٹا بھی تو بیجا ٹوٹا

شیشہ دل میں ہو کیا چمکا شہر عشق یار

شیشہ گرا رکھ تو بھی شیشہ کو نہ اٹکے جدا

شیشہ دل پر غمیں لگنا :- دل پر چوٹ لگنا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

محل صوفیہ : رعیش و آرام سے منہ موڑا رنج و محن سے ناتا جوڑا شیشہ دل پر سنگ فراق کی ایسی

بٹیس لگی کہ چکنا چور ہو گیا۔ (فسادہ آزاد)

شیشہ دل چکنا چور ہونا :- دل کا شکستہ ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، راج۔

ش

محل چتر:۔ شیشہ آرام سے منہ موڑا اور پنج وین سے نانا جوڑا شیشہ دل پر شک فراق کی ایسی ٹھیس لگی کہ چکنا چور ہو گیا۔ (فساد آزاد)
شیشہ دل چور کرنا:۔ دل کو زخمی کرنا۔
 صدمہ پہنچانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
شیشہ دل چور ہونا:۔ (لازم) دل کو صدمہ غلیم پہنچنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
 ہمیں تو فوراً ہی جام محتسب سج رہی کسی کا شیشہ دل چور چور ہم سے ہوا
شیشہ ساعت:۔ بالو گھڑی۔ ظرس، مذکر، قریب، متروک۔

رہے جو شیشہ ساعت وہ کدو رندوں کبھی مل بھی گئے دو دل جو کدو رندوں کے قول فیصلہ:۔ دونوں طرف دو شیشے لکپیاں لگی ہوتی تھیں اور بیچ میں نلی جڑی ہوتی تھی۔ ایک طرف بالو بھری ہوتی تھی جو ایک بار کدو رندوں سے تھوڑی تھوڑی کر کے گرتی تھی اور ایک گھنٹے میں پوری گر جاتی تھی اس سے گھنٹے کا حساب کرتے تھے۔

شیشہ گر:۔ شیشہ ساز، شیشہ اور اس کے برتن بنانے والے، آئینہ ساز، آئینہ بنانے والا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

فرماتے ہیں مرے دل نازک کو توڑ کے دیکھیں تو شیشہ گراے کہہ کر بامیں عجب عشق قول فیصلہ:۔ اس کی فارسی صحیح الف و نون کے ساتھ شیشہ گراں اور اردو صحیح شیشہ گروں میں مستعمل و فصیح ہے۔

دل کے کڑوں کو بول بیچ لے پھر تاہوں کچھ ملاج اس کا بھائے شیشہ گراں ہو گئی

شیشی:۔ (یا بے معروت) کا بیج کا پھول سا طرف جس میں عطر وغیرہ رکھتے ہیں قلم۔ اردو، موتی، فصیح، رائج۔

شیشی:۔ قارودہ، قدرہ۔ اردو، موتی، (فرہنگ مصنف)

قول فیصلہ:۔ کھنڈوں میں اسے قارودے کی شیشی کہتے ہیں۔

شیشی:۔ بوتل کی طرح کا پتلا ہوا شیشہ کا پتلا طرف جس میں دوا رکھی جاتی ہو۔ اردو، موتی، فصیح، رائج۔

شیشی بک:۔ وہ شیشی جس میں چونا۔ نوسادہ لاکر رکھتے ہیں۔ وہ شیشی جس میں داروئے بے ہوشی رکھتے ہیں۔ سو گھانا کے ساتھ مستعمل ہے۔ اردو، متروک۔ (نور اللغات)

شیشی:۔ شیشہ کی جج۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔ قابل دیدن ہر الماری شیشی، کٹر، اچار یوں کہہ کر (گلشن عشق)

قول فیصلہ:۔ شیشہ کی مغیرہ صورت بھی ہو جیسے شیشے کا اچار، شیشے کا گلاس وغیرہ۔

شیشے کا بال:۔ زود بہت باریک نشکات جو ٹھیس لگنے سے شیشے میں آجاتا ہے۔ اردو، فصیح، رائج۔

شیشے کا دیو:۔ شراب، صہبا۔ اردو، مذکر، دلہن کی زبان۔ (فرہنگ مصنف)

شیشے کا رونا:۔ اس آواز سے کنایہ ہو جو بوتل سے عرق یا شراب وغیرہ ہٹا لیتے وقت ہوتا ہو۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

روئے شیشے مے گناہوں پر خندہ زن ساغر شراب ہوئے

قول فیصلہ:۔ شعر میں شیشے کا ہونا بطور صنعت استعمال ہوا ہے۔

شیشے کی طرح پھولنا:۔ مغرور ہونا، اتراٹنا، تکبر کرنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

دیتا ہو وہ دم باد جو دم اور زیادہ شیشے کی طرح پھولے ہیں ہم اور زیادہ فوق

شیشے کی طرح چور ہونا:۔ پاش پاش ہونا، ریزہ ریزہ ہونا، ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نہ ہر دے آسمان میں گر ترا نور تو پاک باری ہو شیشے کی طرح چور (ذیل اردو)

شیشے کی ہچکیاں:۔ بوتلی یا قریب سے کوئی رقیق چیز نکالتے ہیں۔ توڑک ٹکڑک کے آواز پیدا ہوتی ہے جس کو شیشے کی ہچکیاں کہتے ہیں۔ ضرور یاد کیا ہے کسی شہر الہی سے

کہ شام سے نہیں شیشے کی ہچکیاں ہوتی (نور اللغات) قول فیصلہ:۔ اب نہیں بولتے۔

شیشے میں اتارنا:۔ قابو میں لانا، مسخر کرنا، غصہ دھما کرنا، فریفتہ بنانا، اپنے طرف رجوع کرنا۔

کون سی رات وہ آئی کہ تصویر تیرے شیشہ دل میں پری کو میں اتارنا کیا

پڑا فلک کو کبھی دل جلوں سے کالم نہیں اتاروں جو نہ شیشے میں مسخر نام نہیں

قول فیصلہ:۔ مائل یا سیدھے جب کسی آدمی کے اوپر سے بھڑکتا پیریت، جھپٹا، پری وغیرہ اتار

ہیں۔ ایک شیشے کا منہ کھول کے پاس رکھ لیتے ہیں۔ اور منتر یا ممل پڑھ کر پھر اس شیشے کا منہ بند کر کے دفن کر دیتے ہیں۔ اس طرح وہ طرح

قابو میں آجاتی اور کسی کو ایذا نہیں پہنچا سکتی
دل میں جگہ دی یار نے مجھ خاکسار کو
شیخے میں اک پر ی نے اتارا غبار کو
محفلہ صخرہ۔ اس کی بھڑک کوئی نہیں مٹا سکتا
مگر ہم نے اس کو شیخے میں اتارا ہویا فساد
شیخے میں اترنا۔ (لازم) تسخیر ہونا،
قابو میں آنا، یار بننا، ملازم پڑنا، دھیما ہونا۔
اردو صورت، قلیل الاستعمال۔

نہ لگا یا لب گل رنگ سے میناے خراب
ہم سے شیخے میں نہ اترا وہ پرزاد کھنکھاتا
قول فیصلہ۔ اس کا ایک مفہوم ہو کسی کی
بات مان کے اس پر عمل کرنے لگنا۔

کل بھاگتے تھے پھینٹ سے بھی جو بنابنہ
شیخے میں آج بادہ کشوں کے اتر گئے انجم
شیخے میں اتر وانا۔ (مستعمل)
جن پر ی یا بھوت وغیرہ کو ستر افسوں یا
کسی عمل کے زور سے بوتل میں بند کر دیا کہ قابو
میں لانا، قید کرانا۔ اردو صورت، عام لوگوں
کی اصطلاح۔

تو بھوت ہو چھاتی پر اگر آن چڑھے گا
تو وہاں بھی ترے واسطے عامل کوئی ہوا
شیخے میں اتر واکے کچھ دیوؤں کے گرد و
یا خوب سا سلگا کے کوئی ہار و قلپتا
دھونی بھی ترے ناک میں دلوں میں گیا
شیخے میں بند کرنا۔ (کنایت) کسی کو
مستور کرنا، مطیع کرنا۔ اردو صورت، قلیل استعمال
شیخے میں بند ہونا۔ (لازم) مستور
ہونا، مطیع ہونا، قابو میں آجانا۔ اردو
فصیح، رائج۔

کوئی فسون نہ چلا آیا اس کے دام میں میں
پر ی کی طرح سے شیخے میں آپ بند ہوا
دیکھوں تو کیوں کر پر ی ہوتی اپنی شیخے میں بند
بعد مدت ہوش میں آیا ہوں میں دیوانہ آج
شیخے میں پر ی اتارنا یا کسی فسون یا عمل
پر ی کو بوتل میں بند کرنا۔ اردو صورت، فصیح، رائج
کیا کیا پر ی اتاری ہو شیخے میں آئے
جن کو نسا فقیلہ سے اپنے جلا نہیں
قول فیصلہ۔ شیخے میں جن کو بھی اتارتے ہیں۔
جیسے اوج۔ بارے شکر ہے کہ آپ نے برسوں کے
بعد آدمیت کی تو بات کی پڑھے جن ہو تمہارا شیخے
میں اتارنا کارے دارد۔ (فسانہ آزاد)
شیخے میں ڈھالنا۔ (کنایت) مطیع
کرنا۔ اردو صورت، متروک۔

میناے دل میں جیسے نصو شراب کا
یوں اس پر ی جال کو شیخے میں ڈھالے
شیخے میں گنگا جل اٹھانا۔ گنگا جل
اٹھا کر قسم کھانا۔

کس صنم کی یاد میں ناؤں ہو چشم زار زار
سج بتا کیا ہو گیا شیخے میں گنگا جل اٹھا کر
قول فیصلہ۔ محاورہ، ہر صورت گنگا جل اٹھانا
شیخے کی قید نہیں۔

شیطان۔ (از خنصر یعنی مخالفت)
مخالفت کرنے والا نافرمان سرکش، باغی، متروک
۱۔ پلید، خبیث، بد خو، بدکار ۲۔ مرید، مردود
رجیم، راندہ درگاہ، سنگسار کردہ شدہ، نکلا
۳۔ گمراہ سیدھے راستے سے ہٹکا ہوا، بد راہ۔
عربی، صفت۔ (فہرست صغیر)
شیطان۔ (دیو) جن و انس میں سے ہر ایک

سرکش متروک کو شیطان کہتے ہیں۔ ابلیس۔
ایک جن کا نام جو فرشتوں کو تعلیم دیا کرتا تھا
آتش پیدائش کے باوجود ملاک کا مرتبہ رکھتا تھا
جن کی خلقت نور سے ہوئی۔ اس نے بوجہ غرور اور
سرکشی کے خدا تعالیٰ کا حکم بابتہ سجدہ حضرت
آدمؑ نہیں مانا۔ اور اس وجہ سے راندہ گیا
اور خلق خدا کو اپنا شریک کیا۔ ابلیس،
عزیز، معلم الملکوت۔ عربی، مذکر۔

مانع جو رہ نیک سے ہوئے تجھے غافل
تو جان لے دل میں کہ یہ شیطان ہے میرا
شیطان۔ بد ذات، پالی
نہ کھٹ، حرام زادہ۔ اردو غیر فصیح، رائج
نشہ دولت کا بد اطوار کو جس کو آن چڑھا
سر پر شیطان لگا کر اور بھی شیطان پڑھا
شیطان زادہ۔ (بچوں کے لیے) شریر، شرارتی
شریح، چلبلا، اردو، فصیح، رائج۔

شیطان۔ فتنہ انگیز، فساد گر، گمراہ کرنے
والا، ہیکانے والا۔ اردو، فصیح، رائج۔
کس گلی میں وہ ہے اور ہو کہاں کا وہ خبیث
کوئی شیطان ہوئے گا جس نے کہہ کر ایسا کیا

شیطان۔ طوفان، بہتان، تہمت، جھج
۱۔ شیطان طوفان سے اللہ نگہبان۔ (فہرست صغیر)
قول فیصلہ۔ دل کی زبان ہو وہی کھنکھاتی ہے
شیطان۔ (بجارتا) غصہ، غضب۔ اردو
قلیل استعمال۔

تو خیال زلف کو لے لے سرتا چڑھا
وہ بلا لاو گی جو شیطان اس کو آچڑھا
شیطان۔ بھگتا، فساد۔ اردو، دل کی زبان
شعلے صحر: اے یہاں یہ کیا شیطان لے کر آئے۔ (فہرست صغیر)

شیطان اترنا۔ غصہ دور ہونا، شرارت دور ہونا۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)
 قول فصیل۔ لکھنؤ میں زیادہ تر بیوت اترنا بولتے ہیں۔
شیطان اٹھانا۔ (معدی) بہتان لگانا۔ جھگڑا کرنا، شور و غل مچانا۔
 برپا کرنا۔ اردو محاورہ دہلی کی زبان (فرہنگ)
شیطان اچھلنا۔ لپٹنے انگیزی یا جنگ جوئی کو جی چاہنا، شرارت سوچنا، مستی چھوٹنا، ادا دالگنا۔ اردو صرف۔
 (فرہنگ آصفیہ)
 (فقہ) اے لودس میں مل جل کے بیٹھی ہنس بول رہی تھیں ایک کو جو شیطان اچھلا پکھے سے آ ایک کا لاچتر اچکے سے ایک کے سر پر چپک دیا۔ (نور اللغات)
 قول فصیل۔ یہ دہلی کی زبان ہے۔
 اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے۔
شیطان چڑھنا (یا شیطان سوار ہونا)۔ غصہ چڑھنا، بدی پر آنا، ضد چڑھنا۔ اردو محاورہ دہلی کی زبان۔
 نشر دولت کا برا طور کو جس کی چڑھا ذوق سر پر شیطان کے اک اور بھی شیطان چڑھا (فرہنگ)
شیطان چوڑی۔ شیطانی لشکر، شریر لوگوں کا گروہ۔ اردو محاورہ دہلی کی زبان۔
 (دہلی کا ایک قدیم لغت)
 قول فصیل۔ لکھنؤ میں شیطانی فوج یا شیطانی لشکر بولتے ہیں۔ زیادہ تر شریر بچوں کے گروہ کے لیے اس کا استعمال ہو۔
شیطان سر پر چڑھنا۔ بہت یا جھگڑنا

سر پر سوار ہونا۔ برے کام کرنے کی طرف راغب ہونا۔ نا جائز کام کرنا۔ غصہ و غضب آنا۔ مغرور یا متکبر ہونا۔
 نشر دولت کا برا طور کو جس کی چڑھا ذوق سر پر شیطان کے ایک اور بھی شیطان چڑھا (دہلی کا ایک قدیم لغت)
شیطان سے زیادہ مشہور۔ نہایت بدنام (مزاخا) نہایت مشہور۔
 قول فصیل۔ دہلی کے ایک قدیم لغت نے تکرار لفظ "زیادہ" اور آخر میں ہے نہیں معنیوں میں لکھا ہے یعنی شیطان سے زیادہ زیادہ مشہور ہے "لکھنؤ میں کہتے ہیں شیطان کی طرح مشہور۔
شیطان طوفان اٹھنا۔ جھوٹی بہت کے وقت بولتی ہیں۔ اردو فقرہ، عورات دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)
شیطان طوفان سے خدا بچائے۔ خدا بہتان اور بہت سے محفوظ رکھے۔ اردو فقرہ، عورات دہلی کی زبان۔
شیطان کا پناہ مانگنا (یا شیطان کا امان مانگنا)۔ (کنایتہ کسی اسم یا ضمیر کے ساتھ) کمال شرارت کے اظہار کے محل پر شریر کی نسبت کہتے ہیں۔ اردو فصیح، راج۔
 کیا ہوا ان کے چرتروں کا بیان جن سے شیطان مانگتا ہے امان
 قول فصیل۔ یہ بھی کے اضافے کے ساتھ ان سے شیطان بھی پناہ مانگتا ہو بھی بولتے ہیں۔
شیطان کا دھکا۔ شیطان کی مار شیطان کی طرف کا صدمہ۔

کوئی کچھ ہو گئے ہر بات کا پکا تجھ (انتہا) گر پڑے تو اونڈے سے شیطان کا دھکا تجھے (فرہنگ)
 قول فصیل۔ اب استعمال نہیں۔
شیطان کا کان میں پھونک دینا۔ شیطان کا ہکا دینا، جب کوئی بات شرارت سے دل میں سا جائے اس وقت کہتے ہیں۔ اردو محاورہ غیر فصیح، راج۔
 محل صرفہ۔ شیطان نے ہر ایک کے کان میں پھونک دیا کہ تیرے برابر کوئی نہیں۔
 قول فصیل۔ زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں۔
شیطان کا گڑبڑ۔ ایسا کام جو فساد کی بنا ہو۔ (فرہنگ اثر)
 قول فصیل۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہو۔
شیطان کا لشکر۔ (کنایتہ) شریر لوگوں کے سپاہ شیطان شیطا طین کا مجمع ہجوم شریر بھاگے یہ مل کر کے جو شیطان کا لشکر دینے کو سزا اس کے تقاب میں وہ سب
 قول فصیل۔ لکھنؤ میں شیطانی لشکر کہتے ہیں۔
شیطان کو آتے دیر نہیں لگتی۔ جھگڑا کھڑا ہوتے یا غصہ آتے کچھ دیر نہیں ہوتی۔ (کنایتہ اقوال و امثال)
 قول فصیل۔ یہ عورتوں کی زبان ہے۔
شیطان کو آتے کچھ دیر ہوتی لگتی ہے۔
شیطان کو سونپنا۔ (طنز سے) شیطان کے سپرد کرنا۔ اردو صرف غیر فصیح، راج۔
 ہر نفس شاد ہی قول ہو متوالوں کا شاد ہم نے سونپا تجھے شیطان کو جالے غل
شیطان کی آنت۔ اکتا دینے والی

طیلاًن گفتگو بہت طویل و طویل داستان یا قصہ جس کو سنتے سنتے آدمی اکتا بہت محسوس کرنے لگے اردو فصیح رائج۔

قول فصیل:۔ لمبی چیز کو بھی شیطان کی آنت کہتے ہیں۔ جیسے تے لکان قطع ہونے سے ظاہر ہو۔ گردن شیطان کی آنت یا طول ایل۔ مگر دم میں یا خاصہ لٹوڑا۔ (فسانہ آزاد) اس لمبی چیز کو بھی شیطان کی آنت کہتے ہیں جس کا سلسلہ دور تک گیا ہو۔ جیسے لمبی سڑک یا راستہ زبانی کے معنی میں بھی ہو۔

ہو رشتہ عمر مختصر سائیکس شیطان کی آنت ہوا طول ایل شیطان کی پھسکار:۔ لعنت مردود قرار دینے کے عمل پر اردو فقرہ، عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال۔

محله صرف:۔ اس صحبت اور ملے پر خدا کی مار اور شربانے پر شیطان کی پھسکار۔ (فسانہ آزاد) قول فصیل:۔ اب زیادہ تر عورتیں خدا کی پھسکار بولتی ہیں۔

شیطان کے چلا دینا:۔ شیطان کے ساتھ بڑا فعل کرنا۔ جہاں یہ کہنا ہوتا ہو کہ فلاں شخص شیطان سے بڑھا ہوا ہو وہاں کہتے ہیں۔ اردو دہلی کی زبان۔

غفلت میں یہ رہتا ہے بیان تک ہشیار شیطان کے چلا دینا ہو سوتے سوتے ذوق

شیطان کی چھڑی:۔ شیطان کا بھنڈا، باعث رسوائی، رسوائی کا نشان۔ اردو دہلی کی زبان۔ (فرہنگ مصنف)

شیطان کی خال:۔ (کنایت) فساد و عورت

جگر آکر دینے والی عورت۔ اردو۔

شیطان کی ڈور:۔ مکر کی جالے کا تا جو اکثر رستے میں دور تک تنا ہوا دکھائی دیتا ہو۔ (نور اللغات)

قول فصیل:۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔ شیطان کے کان بہرے:۔ یہ کالیے محل پر استعمال کیا جاتا ہے جب یہ کہنا ہوتا ہو کہ یہ بات کوئی غدار نہ سن لے۔ یا خدا کرے ایسا نہ ہو۔ یا خدا کرے یہ خبر بھیٹ ہو۔ اردو فقرہ عورتوں کی خاص زبان۔

محله صرف:۔ ہتھار اعداد مثلاً نکلا ہوا ہے گھر سے باہر نہ نکلو نہیں تو خدا سنجو اسے شیطان کے کان بہرے محض پولیس والوں نے پکڑ لیا تو نکھالے پر بہت مار پڑے گی۔

قول فصیل:۔ یہ فقرہ جملہ معترضہ کے طور پر عورتیں اس وقت بولتی ہیں جب کوئی منجوس خبر یاد کر رہی ہو سناٹی یا دوسروں سے سنتی ہیں۔ یا اس وقت بولتی ہیں جب دوسراں گفتگو میں کسی مرنے والے کا تذکرہ زبان پر آجاتا ہو۔

شیطان کے کان کا ٹنڈا:۔ حد سے زیادہ متضنی ہونا، شیطنت میں شیطان سے بڑھ جانا بہت زیادہ شیطنت کرنا۔ اردو عورتوں کی زبان رائج۔

قول فصیل:۔ کس اسم یا ضمیر کے ساتھ اس استعمال ہو۔ جیسے "اس نے تو شیطان کے بھی کان کاٹے" یا "تھارے لڑکے سے محلہ بھر ماز ہو۔ ایسا شریر ہو کہ شیطان کے بھی کان کاٹتا ہو۔

شیطان لگنا:۔ یا ناشائستہ حرکت کرنا۔ اترانا، اٹھنا۔ اردو صرف دہلی کی زبان۔

(دہلی کا ایک قدیم لغت) قول فصیل:۔ مولف فرہنگ مصنف نے شیطان لگنا (یا) شیطان پھوٹنا، نکھارنا، معنی سمجھے ہیں اور ماد لگنا، مست پھوٹنا، شرارت پر آواز اس کے بعد اپنے ہم عصر لغت نویسوں پر اعتراض کرتے ہوئے نکھا ہو "ہم نہیں جانتے کہ ہمارے ہم عصروں نے اس محاورے کے معنی اترانا اور اٹھنا کس دلیل سے لکھ دیے۔"

شیطان محسوس:۔ از سر پاپا شریر نہا جی دنگی اور فتنہ پر دار آدمی۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔ شیطان نے انگلی دکھائی:۔ شیطان نے ہکا دیا، اردو شل، قلیل الاستعمال۔

محله صرف:۔ دوسرے دن شیطان نے انگلی دکھائی کہ بھاگو! کیا یہاں بھاؤنی ڈالنے کا قصد ہو۔ (فسانہ آزاد)

قول فصیل:۔ شیطان نے دور سے انگلی دکھائی بھی بولتے ہیں۔ جیسے "میاں آزاد سمجھ گئے کہ حضرت خواجہ بدیع الزماں صاحب کو دور سے شیطان نے انگلی دکھائی، وحشت سر پر سوار ہوئی، قول یاد دل۔ (فسانہ آزاد)

شیطان نے پی پڑھا دی:۔ شیطان نے ہکا دیا۔ اردو عورتوں کی زبان۔

محله صرف:۔ بادشاہ نے دیکھا کہ صبح صادق کیا معنی ابھی سحر کاذب بھی نہیں شیطان نے پی پڑھا دی کہ دال میں کچھ کالا ہو۔ (فسانہ آزاد)

شیطان نے لڑکوں سے پناہ مانگی ہے:۔ لڑکے شیطان سے بھی زیادہ شریر ہوتے ہیں۔ اردو مقولہ رائج۔

شیطان ہر جگہ موجود ہے۔ بڑے افعال کے واسطے ہر جگہ سامان موجود ہے۔ سامان گناہ ہر جگہ تیار ہو، بدخواہ دین و ایمان کے کوئی جگہ خالی نہیں۔ اردو محاورہ، راسخ۔ شیطان ہو جانا۔ (لاکوں کی نسبت) شوخ ہو جانا، شریر ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، راسخ۔

محله صرف :- تمہارا لڑکا بہت شیطان ہو گیا ہے۔ محلہ والے اس سے عاجز رہتے ہیں۔

شیطان ہونا :- (لازم) ذمہ یا فساد ہونا۔ مگر ایسی کاشتاد ہونا۔ (ہمارے فوجیوں نے محافل لے اس جگہ محاورہ دان کو پھر ٹانگ دیا کہ اس لفظ کے معنی عورتوں کو بدخواہی ہونے کے لئے ہیں بن سنے بوجھ کہنے سے ایسی ہی قباحتیں ہو ا کرتی ہیں۔)

قولہ فیصلہ :- اہل لکھنؤ بہت کچھ کے ساتھ بولتے ہیں۔

شیطانی :- شیطان کی طرف منسوب۔ فارسی فصیح، راسخ۔

قولہ فیصلہ :- ترکیب ہی کے ساتھ اس کا استعمال ہو جیسے، شیطانی و سوسہ شیطانی حرکتیں وغیرہ۔

شیطانی :- ۱۔ اقسام جو عورتوں کو چماتے۔ اردو، موت۔ دہلی کی عورتوں کی زبان، بولہ شیطانی پن (یا) شیطانی پنیا :- شوخی شرارت شیطنت۔ اردو، مذکر، عورتوں کی زبان محله جہت :- اس کے شیطانی پن کی انتہا نہیں۔ بھل کے کچھ پر چڑھ کے بلب انار کے بیج کی طرح شیطانی حرکت :- شرارت، خباثت۔

اردو، موت، فصیح، راسخ۔ محله صرف :- تمہاری شیطانی حرکتیں تمہیں کیوں نہ رکھیں گی۔

شیطانی لشکر :- (کنایت) شریر لاکوں کے مجمع کی نسبت کہتے ہیں۔ اردو، مذکر، راسخ۔ شیطانی و سوسہ :- برا خیال، بدی کا وہم، خیال باطل۔ عربی الفاظ، مذکر، فصیح، راسخ۔ محله صرف :- یہ جو تم با د بارشک کرتے ہو یہ بھی ایک شیطانی و سوسہ ہو۔

شیطنیت :- سرکش ہونا، نافرمان ہونا، شرارت، شوخی، فتنہ و فساد۔ عربی مصدر، مؤنث، فصیح، راسخ۔

محله صرف :- بختیار گ نے کہا چلیے میں ہمراہ ہوں جو اہرنے کہا ایک بات کا خیال آپ کو رہے اگر راہ میں کسی کو آگاہ کیا کہ فرزند ان عمر و میرے ساتھ ہیں یا مرست کے سامنے جا کر کچھ شیطنت کی تو آج ہم آپ کو ماری ڈالیں گے۔

(ظلم پوش ربا جلد ششم ششم) شیعہ :- (بروز فزینہ) معاون، مددگار، پیرو۔ وہ گروہ یا ان میں کا کوئی شخص جو حضرت علی اور ان کی اولاد کا دوست دار ہو اور بقیم قیوں صحابہ کو ان سے کم رتبہ سمجھتا ہو امامیہ عقائد

عربی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ) قولہ فیصلہ :- شیعہ اس کو کہتے ہیں جو حضرت علی علیہ السلام کو بعد رسول خلیفہ بلا فصل جانتا ہو۔ خلفائے ثلاثہ کی خلافت کا قطعی منکر ہو اور ان

انہار ہزاروں کتابوں پر بار بار امام کا لفظ دل میں لے کر ہوا عشی امیر المؤمنین کی الے اسیر کو کہتا ہو کچھ یہ شیعہ غالی نہیں

اس لفظ کی فارسی جمع شیعیان ہو، ملا عبد القادر نے (منتخب التواریخ جلد دوم کے صفحہ ۳۱۵ پر) "شیعیان غالب و سنیان مغلوب" کہا کہ اس عہد کی تصویر کشی کا ہو، (تذکرہ مجید) اردو، اس کی جمع باعتبار محل شیعوں ہو۔

ع لے شیعوں کے یہاں خدا حافظ و ناصر امام شیعہ علی بن ابی طالب کو بلا فصل خلیفہ رسول مانتے والا۔ فارسی ترکیب، فصیح، راسخ۔

محله صرف :- صحیح معنوں میں شیعہ علی وہ ہو جو حضرت علی کی سیرت پر چلے اور دنیا کے ہاتھوں اپنے ایمان کا سودا نہ کرے۔

شیعہ غالی :- پکا شیعہ، کٹر شیعہ۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، راسخ۔

ع کون کہتا ہو کچھ یہ شیعہ غالی نہیں اسیر ع راج علی، بختی، شیعہ غالی انیس شیعہ کرنا، شیعیت کا پیرو بنانا، امامیہ مذہب میں داخل کرنا۔ اردو صرف، فصیح، راسخ۔

محله صرف :- میں نے ایک سنی لڑکے کو شیعہ کر لیا اب اسے مذہب تعلیم دلوانے کا ارادہ آپ کے یہاں کچھ درسی کتابیں ہوں تو بھیج دیجئے۔

شیعہ ہونا :- اثنا عشری ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راسخ۔

سخن مختصر جب کے اس کے گھر (آخر شاہ ادو) ہوئی شیعہ پاک خیر البشر شیعہ :- (بالکسر و یاے معروف) شیعہ کی طرف منسوب، اثنا عشری۔ عربی، فصیح، راسخ۔

محله صرف :- شیعہ نقطہ نظر سے یہ حدیث حدیث موضوعہ ہوا اور قابل اعتبار نہیں۔

شیعیت :- دیکر اول بابے معروا و کسر سوم

یا (شد مفتوح) شیعہ ہونا، شیعہ ہونے کی صورت حال۔ عربی، مؤنث، فصیح، راجح۔
محلہ صغیر: کشمیر میں میر غلام الدین عراقی نے مذہب شیعہ پھیلایا اور سچا پور دکن میں یوسف شاہ نے شیعیت کی نشر و اشاعت کی۔ (تذکرہ مجید)
شیفتگی: یا بے ہوشی، مدہوشی، حیرانی۔ فارسی، مؤنث۔ (نور اللغات)
قولہ فیصلہ:۔ اردو میں ان معنی میں مستعمل نہیں۔

شیفتگی: یا عشق۔ فارسی، مؤنث، فصیح، راجح۔
منصب شیفتگی کے کوئی قابل نہ رہا۔
جوئی معزولی: اندازداد امیر عبد غالب شیفتہ: یا (یائے مجهول) فریفتہ عاشق فارسی، صفت، فصیح، راجح۔
محلہ صغیر: اپنا تو یہ مقولہ ہر عذر معشوق کیجئے تو پری زاد کیجئے۔ ہم ظاہری حسی جمال کے خفیہ نہ خط و خال کے فریفتہ۔ (فسانہ آزاد)
قولہ فیصلہ:۔ کرنا، ہونا اور ہو جانا کے ساتھ اس کا صرف ہر۔

کیا مکان جسم ہو اپنے مکین کا خفیہ خواجہ زبیر پھر رہا ہو ساتھ قصر بے درجے باہم شیفتہ زلف دوتا ہو گیا خواجہ زبیر خود میں گرفتار بلا ہو گیا
شیفتہ: ۲۔ محمد مصطفیٰ خاں نام اردو میں خفیہ اور فارسی میں حسرتی تخلص جہانگیر آباد ضلع بڈ شہر کے قلعہ دار نواب مرتضیٰ خاں کے بیٹے ۱۸۶۱ء میں بمقام دلی پیدا ہوئے۔ مشاہیر ملّا سے عربی فارسی کی تعلیم حاصل کی یکم جون خاں

مشق سخن بہم پہنچائی۔ سخن گوئی سے زیادہ سخن فہمی میں آپ کو شہرت حاصل تھی۔ "تذکرہ گلشن بختیار" اس کا بہترین ثبوت ہے۔ آپ کا دیوان کئی بار تصحیف چکا ہے۔ ۱۸۶۶ء میں وفات پائی۔
شیشک مینڈ:۔ (یائے اول مجهول) مصاحفہ، انگریزی طریقے سے یا تو ملانا۔ انگریزی تذکرہ راجح۔
مس سے اور مسٹر سے باہم ہو رہا ہو شیشک مینڈ کوئی جو غم خواہش اور کوئی جو غم خواہش
شیلان:۔ (یائے معروف) دسترخوان، کھانے کا خوان۔ ترکی، تذکرہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

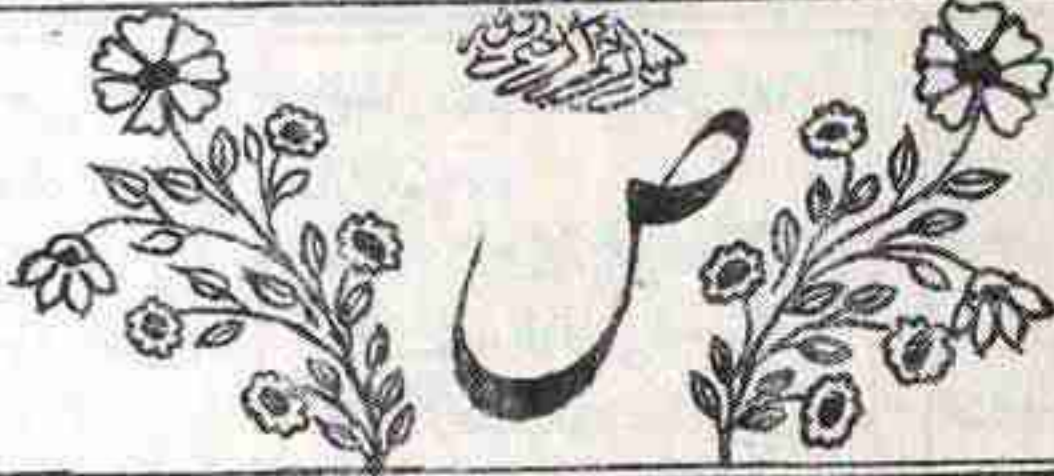
تیرے شیلان کرم پر ہر زمانہ مہمان نہ و انجم سے فلک پر ہیں مہیا اطباق ذوق
شے لطیف:۔ عقل سے مراد ہر فارسی کی اردو صرف "موتی" فصیح، راجح۔
قولہ فیصلہ:۔ شے لطیف کی کمی ہونا اس کا صرف ہر محل پر بولتے ہیں جیسے "ان میں شے لطیف کی کمی ہے۔ سیدھی بات کو تو اُلٹی سمجھتے ہیں۔"

اسی کو طنزاً جو ہر لطیف بھی کہہ دیتے ہیں۔
شیم:۔ (بکسر اول و فتح دوم) عادتیں، خصلتیں۔ عربی، تذکرہ۔
قولہ فیصلہ:۔ تنہا نہیں بولتے۔ فارسی ترکیب کے ساتھ مستعمل ہو جیسے نیک شیم۔
یہ سمجھا رہی کہ جو کرتا دلالت کل پر کہہ کے اک شتمہ ترے صفت کا لے نیک شیم ذوق
شے ملنا:۔ پرچک ملنا، کک ملنا، مد ملنا سہارا ملنا۔ اردو۔

دخست کوئی اور بھی شے نہ جوں میں بہ (شاد دور) یا تھیں کہ شکایت ہیں ہر صحت جوں میں قولہ فیصلہ:۔ شے کی اصل شہ ہے۔ چونکہ عام طور پر بولنے میں "سے" ظاہر ہوتی ہے۔ اس لیے واجد علی خان بہادر نے ہو کا قافیہ شہ کیا۔
شین:۔ (بالفتح) صیب، زشتی۔ اردو میں "شور و شین" کی ترکیب مستعمل ہے۔ عربی لفظ۔ (نور اللغات)

قولہ فیصلہ:۔ موقوف قرآن السعدین نے گریہ و زاری اور کھرام کے معنی میں تنہا شین کی مثال میں یہ شعر لکھا ہے:
رات دن کرتا ہو وہ آہ و لکا
شین اس کا سنا نہیں جاتا
حالانکہ تنہا شین، اردو میں بالکل مستعمل نہیں جب بھی بولتے ہیں "شور و شین"، ہی کی ترکیب سے بولتے ہیں اور معنی وہی گریہ و زاری اور کھرام ہیں۔ شور و شین کو اردو سمجھنا چاہیے اس لیے کہ فارسیوں کے کلام میں اس کا استعمال نہیں ملتا۔

شین:۔ (بکسر اول و یائے معروف) حروف، ابجد کا ایک حرف۔ عربی، تذکرہ، راجح۔
قولہ فیصلہ:۔ حروف ابجد کی ترتیب میں اس کی شکل یہ (شین) ہے۔ باعتبار عربی تیرہ حروف، بہ لحاظ فارسی سو اہواں اور اردو کے اعتبار سے یہ انیسواں حرف ہے۔
شین قاف درست نہ ہونا:۔ الفاظ کا تلفظ صحیح نہ ہونا۔ اس شخص کی نسبت استعمال کرتے ہیں جو شین کی سین اور تاف کی جگہ کاٹا بولتا ہے۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔



ص - تلفظ صا (عربی کا چودھواں، فارسی کا سترہواں، اردو کا بیسواں حرف ہے صا پہلے یا ماد غیر منقوطہ بھی کہتے ہیں۔ حساب جمل میں اس کے نوے (۹۰) عدد فرض کئے گئے ہیں۔ یہ حرف عربی الاصل الفاظ میں آتا ہے۔ اہل فارس نے رنج القباس کے واسطے ص کو کس سے بھی بدل لیا ہے۔ جیسے سکر (۱۰۰) کا اطلاق درشت (۹۰) کا اطلاق کر لیا تاکہ معنی دیوارشت بمعنی نشانہ سے تیز کر فرمے یہ تبدیلی کی گئی یہ حرف لکھنؤ کے اعتبار سے عربی جس ذیل کے حرفوں سے بدلتا ہے۔

ث، ج، ز، س، ش، ع۔ عام طور سے اس حرف کا تلفظ صواد، کیا جاتا ہے جن زبانوں میں عربی الفاظ منقوطہ ہو گئے ہیں ان کے حروف گجی میں بھی اس کو جگہ دے دی گئی ہے فارسی اور اردو میں اس لفظ کو شالی کرنے کا یہی سبب ہے یہ حرف لکھنؤ میں زیادہ تر تذکیر کے ساتھ زبانوں پر ہے۔ علامت کے طور پر بغیر دائرے کے (ص) لکھتے ہیں۔

ص - قرآن مجید کے آیتوں سے سور کا نام صابر ہے۔ صبر کرنے والا، تحمل، مصیبت یا مدد سے پر خاموش رہنے والا، عربی، صفت مذکر، فصیح، راجح۔

صفت منزل ہے امتحان کی جگہ
کھڑے ایوب سا جو صابر ہو
صا برہ: حضرت ایوب خیمہ علیہ السلام کا لقب جن کا صبر ضرب المثل ہو۔ عربی، مذکر۔ (فرنگ آصفیہ) قول فیصل - تنہا صابر بول کے حضرت ایوب کو مراد نہیں لیتے۔
صا بن: کاشک، گجی اور مختلف خوشبودن وغیرہ سے بنی ہوئی جی جس سے کپڑے منہ یا بال وغیرہ دھونے اور نہاتے ہیں۔ اردو، مذکر غیر فصیح، راجح
صا بن کے مول: کنایت بہت جتیاں لگنا عورتوں کی زبان۔

جب پڑنے لگیں ام صر سے صا بن کے مول
سونے کی طرح سے تب گیا خوب گڑھا ہوگا
قول فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

صا بن میں کاتار: شامل اور بھر آلودگی سے ایک تعلقات دنیا میں شامل اور پھر علیحدہ ہل کو سے یا جھکے کا منہ کہ پانی میں غوطہ کھایا اور اڑتے وقت چھینٹ نکشیں اڑی۔ سچے سو عددوں کا قول ہے کہ دنیا میں ایسے رہے جیسے صا بن میں تار سے بوت بے تلق، آزاد، اردو، صفت (فرنگ آصفیہ) قول فیصل: یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔

صابون: ایک مرکب چیز جس سے کپڑا دھوتے اور ہاتھ صاف کرتے اور نہاتے ہیں ایک کپڑا

یا منہ وغیرہ دھونے کی چیز جیٹیل، گجی، ویر، چربی اور صر، دھونے کے لئے آٹا اور مختلف خوشبودن سے بنائی جاتی ہے۔ فارسی میں برہوہ، ترکی میں اچالین کہتے ہیں عربی، مذکر (لوز اللغات)

خوب رو محتاج ہرگز بغیر گئے ہوتے نہیں
عیار مہتاب کو مہتاب ہی عابوں ہوا

قول فیصل: صاحب فرنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ یہ لفظ کئی زبانوں میں اسی طرح پایا جاتا ہے یعنی عربی، خراسان، ہند، فارس میں اور بلکہ انگریزی سوپ بھی اسی سے بگڑا ہوا ہے تحقیق نے اسے اصاب البونی لکھا ہے اور اس کی تشریح یوں بیان فرمائی ہے کہ صا بن کا سوہر عبد الرحمن البونی تھا چنانچہ اسی لحاظ سے ابتدا میں اصاب البونی کہتے تھے رفتہ رفتہ کثرت استعمال سے مختصر ہو کر صا بن رہ گیا۔ صفحہ ۱۷۱ لکھنؤ لفظ صا بن ہی استعمال کرتے ہیں۔

صابون سامنہ میں گھلنا دیا، صابون یا منہ ہونا: (لازم) منہ کا مزہ سمیٹنا ہونا، منہ کا ذائقہ خراب ہونا، منہ بے مزہ ہونا، بھیکا بھیکا اور بد ذائقہ ہونا۔ (لوز اللغات)

قول فیصل: صاحب فرنگ آصفیہ نے بجائے صابون کے صا بن لکھا ہے۔ لکھنؤ کی حد میں زیادہ قدر صا بن سامنہ ہونا یا منہ صا بن ہو رہا ہے بلقی ہیں۔

صاحبون سے تیار کھانا۔ بالکل علیحدہ ہو جائے،
بہت جاتا، اردو صرف، فصیح، راسخ۔

صاحبون سے دعا ہے کہ ہر نیک عمل سے انہیں
صاحبوں کا جلیل۔۔۔ انا اللہ اعلم۔۔۔ اور دوسرے ہر نیک
سجراہوں کی شکایت سمجھے یا آہ کی
جلیل صاحبوں کا بن کر سر اگھرا دیا۔۔۔

صاحبوں کا تار بہ شامل اور آلودگی سے پاک، بے تعلق، بے بوٹ، اور دوسرے متروک

کرے گا جابہ عرباں تنی کو خدا اک ن میں
مقدار نیکہ بھی جو برش میں تارہا بوں کا کھنڈی
قول فیصل۔ اب اہل کھنڈی صابن کے تار کی طرح
نکس جانا بولتے ہیں۔

صبا یون میں سے تیار کیا گیا۔ تیزی اور صفائی
ظاہر کرنے کے عمل پر بوٹے ہیں۔ اردو، ودف
نبیل الاستعمال۔

محل شہر۔ جس پیدل پر ہاتھ چل گیا مطلق نظر نہ
آیا جیسے صابون میں سے نادر گل گیا۔ (سردش سخن)
صاحب۔ درفتح اول و کسر سوم، یار دوست
ساتھی، صاحب، عربی، مذکور، متروک۔

دور وید کر سیدوں پر سات سو معالجے

قول فیصل۔ عربی میں اس کی جمع صعب اصحاب۔
اور اصحاب کو اور جمع الجمع اصحاب۔

صاحب دست: خداوند را که آقا حاکم عربی
مذکر، نسیج، راجح.

دکھو در زمانہ الفت کا القاب
محمودی غلام تو صاحب ایاز ہے

بات کی ہے نوجوان تھے جو
صاحبِ فہم و نشان تھے جو (نہر غفر)

قول فیضی۔ غالب نے لب اور مکتب کے ساتھ
اس کو قافیہ کیا ہے۔

دل لگا کر آپ بھی غائب نہیں ہو گئے
عشق سے آتے تھے مانع میز را صاحب مجھے

خاموشی و اے ترکیب میں صاحب پر کسر نہیں لگاتے
 بسکون با صاحب دل، صاحب کمال و غیر استعمال
 کرتے ہیں۔

صاحب کمال رباب و اخبار غامضی است
مفت پنج روزه تمام از پهلانیت

اور دوائے تبکون باد نکاح اضافت کے ساتھ
کبھی کبھی اور باضافت زیادہ استعمال کرتے ہیں۔

جستہ عصر، کلب ملی خاں فلک جناب
جو تاج جس کی ذات سے حلاوت عیش

فاتح سے ہوں تو صاحب غیرت نہ رنج کر گیا
دعوتِ خلیل کی ہو کہ تو شہرِ فرید کا امیر

صاحب :۔ اہل ہنسی اور پر قابو رکھنے والا
عربی، تذکرہ فصیح، و اسج۔

صاحب قدرت و اعجاز ہیں وہ
حاصل راہ ہیں مست از ہیں وہ

صاحب: شیخ۔ اردو۔ تذکرہ بیس، راج
محل صرف۔ ادھر کسی صاحب نے کہا یہاں

آئیے۔ (امراء و جان ادا)
قول فیصل۔ یہ لفظ حضرت حضور، جناب و غیر

کے بجائے بھی بولا جاتا ہے تعظیماً مومن کے ساتھ ملا
کے بھی بولتے ہیں جیسے مولوی صاحب، والدہ صاحب

احمد صاحب و حمیرہ اقباب اور بڑی مہنتیوں کے نام
کے ساتھ اس کا استعمال کن کے ساتھ ہے۔ جیسے

سر سلطان صاحب سعید الملت حماد! انیس حماد
و جبر صاحب -

صاحب ۱۔ پور میں لوگوں کا عام لقب، اور در
فنیج، راجی۔

اسی اثنا ہیں مر گئے صاحب
اس جہاں سے گزر گئے صاحب

قول فیصل۔ انگریزوں کے جانے کے بعد عام طور پر
علی داس انصاری کو صاحب کہنے لگے ہیں۔

جیسے۔ ختم انگریزی میں ایک انگریز کے
 کہنے کا کوٹھا لکھ کر: وہ انگریز کے کوٹھنی کے بیان لایا۔

کہہ سکتے کا کو لھا بچاؤ..... پیٹ کے نیچے ایک
کڑی ڈالی..... انگریز سے کہا کہ کتے کو بلائیے

صاحب نے آواز دی کہ اچھا خاصہ گلیا۔
(قدیم ہندو مہر سنان دودھ)

صاحب حبیب۔ گونا گونی عشق۔ اب اس جگہ
متروک ہے۔

ظاہر ہوئے صاحبِ مہارِ قیامت کے نشان اور
سینے پہ الجھنے لگے دودھن حباں اور

قول فی قبل۔ اہل کفر و باطل نہیں بدلتے۔
صاحب ۱۔ خدا کے تعالیٰ۔ اورو، مذکر

بھیٹی و سو قراوے میں یہ راکھو دھیر
صاحب سے فتنی کرد جو پھیر میں عالم گیر

(۲) دولہا عالمگیر نے بطلہ حکم اپنے سپاہیوں کی جیوروں کی نسبت ان کے دوستوں کے جواب میں لکھا تھا)

قول ضعیف بکثر من متعل منہیں۔

صاحب ۱۔ آپ جناب یا حضور کی جگہ پر بیٹھنے کی صحت میں بولتے ہیں جیسے صاحب کو کس نے بلایا

ہے میں تو صاحب کو نہیں چھپاؤں (جب کسی دوست سے شکوہ یا اظہار اشتیاق و محبت ملاقات مقام

کرنا جو تاہی تو منور جب بلا نقس پر بیان کرلاتے ہیں
(ذرا غصات پر سرنگ آصفیہ)

خل فیصل - کہنویں یہ معنوم لغت آپ یا جناب سے ادا کرتے ہیں جیسے میں نے کہا تھا کہ دس بجے آج کا اور جناب اب تشریف لائے ہیں جبکہ بارہ بج چکے صاحب :- شوہر زوجہ کو اور زوجہ شوہر کو اس کلمہ سے خطاب کرتی ہے اور دو قریب بہ نزدیک صاحب سے بچوں سے خبردار خبردار انیس قول فیصل - نفی کے محل پر نا صاحب کی ترکیب سے بھی متعلق ہو جیسے تا صاحب میں ایسی حرکت کو اپنے گھر میں نہ آنے والی گئی - فقہائے مکتوم عام طور پر بے خبر سوم صاحب استعمال کرتے تھے - صاحب :- بول چال میں والدہ یا چچی وغیرہ الفاظ کے بعد بطور تعظیم بھی بجائے صاحب کے متعلق ہے اور دو قریب بہ نزدیک -

پھر جڑ کے ہاتھوں کو کہا دونوں نے اکبار انیس اے والدہ صاحب یہ نہ فرمائیے زہار قول فیصل - بولنے میں تو عورت کے لئے صاحب بولتے ہیں لیکن تحریر میں اس محل پر صاحب ہی راج ہے - جیسے خدا نواب صاحب کو سلامت اور بیکم صاحبہ کو قدیم رکھے - قدیم ہندو مشرانہ صاحب صاحبات - عورتیں بیویاں اور دو متروکہ محل شکر - نوروز علی خاں نے و دشاہ مندر سے لکھا یا دیکھا کسی طرح کا شبہ ڈاکر صاحب کو نا نہ ہو صاحبات محل میں شوہر قیامت برپا تھا - فیصلہ التواضع

صاحب اختیار ج - صاحب مزدورت حاجت مند جس کو کوئی مزدورت ہو - فارسی ترکیب فصیح راج محل صرف - محمد شاہ رنجیس کے بعد جیتا یہ خاندان کے جو لوگ برائے نام بادشاہ کہلاتے

ان کا فقر اور صاحب اختیار ہونا زبان خود خلائق فنا - (شرح تصانیف نظم طباطبائی) قول فیصل - اس جگہ صاحب مزدورت بھی متعلق ہو صاحب اختیار ہونک اضافت اختیار آزاد خود مختار، حاکم، عربی الفاظ فارسی ترکیب، صفت قریب بہ نزدیک -

تیسرے دل میں جو کچھ آگیا کیا موزوں امیر زبان بند ہیں صاحب اختیار ہوں میں قول فیصل - اب عام طور سے باضافت ہی بولتے ہیں -

صاحب خلاق - جیسے، مشاعرہ، بامروت فارسی ترکیب نقل الاستعمال - محل شکر - (صاحب) نوکھتے ہیں، یہ شخص صاحب افادق، متواضع، علم پرور فضل دوست عفا، نکلی سے پیش آتا تھا - دربار اکبر، قول فیصل، اب زیادہ تر باخلاق بولتے ہیں یا پھر خوش اخلاق بولتے ہیں -

صاحب اسلام :- مسلمان فارسی ترکیب نقل الاستعمال -

دور امر سے صنم کی جو گردن کا دیکھیں اس جگہ زبان رکھیں صاحب اسلام و دوش پر صاحب اعجاز :- ہر ایک اصناف بجز نادک کے دالا - فارسی ترکیب متروک -

ایک بس وہ دبیر صاحب اعجاز ہوا آجیوہ گرجوں سرور طائر (ذیلہ لفظ) قول فیصل :- اب باضافت ہی متعلق ہی - تری متر میں ایسے صاحب اعجاز جو کڑے نظم لکھ کرتے ہیں رونے پہنچنا صیہ صلی طباطبائی

صاحب اقبال :- خوش نصیب با اقبال

نیک اختر، فارسی صفت فصیح، راج - کیا ہوگا اس صاحب اقبال کو میرے جو بولے جاتی ہیں ابل لال کو میرے صاحب الزوال - بچوں کے بارہویں امام حضرت ہمدی آخر الزماں کا لقب عربی نہ کرنا قول فیصل - آپ ہی کو صاحب الامر اور صاحب

بھی کہتے ہیں - صاحب الغرض مجنون :- غرض والا اپنے مطلب کے لئے دیوانہ ہوتا ہے - موقع محل نہیں دیکھتا، عسری مقولہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان صاحبان - صاحب کی حج حضرت لوگ عربی نماز فصیح راج -

محل شکر - جب تک میں تقریر کرتا رہوں گے میرے کہ آپ صاحبان میری تقریر کو غور سے سماعت فرمائیں گے -

خل فیصل ترکیب کے ساتھ بھی بکثرت متعلق ہے، جیسے، صاحبان علم، صاحبان دولت، صاحبان عقل وغیرہ، جیسے شاعری کا اثر لکھنے کے تمدن پر اتنا پڑا ہے کہ آج تک بیاں کے جملہ کی زبان بھی اس قدر شستہ و رفته اخلاقی حقاقرات کے الفاظ سے ملو اور تمدن آداب سے لبریز ہے اکثر صاحبان علم ان کی گفتگو میں کثرت شکر رہ جاتے ہیں -

قدیم ہندو مشرانہ (ادھر) صاحب اولاد :- بچوں والا، اولاد والا - فارسی فصیح، راج -

مع دل صاحب اولاد سے افغان طلبہ انیس صاحب لبتہ :- وہ شخص جو سوز و غما کی سردار ہوتا فارسی، ترکیب، اندک سوز و غما کی اصطلاح -

صاحب بہادر ہیں جن کے اب اسٹر فخرین
صاحب بہادر ہیں جن کے اب اسٹر فخرین
صاحب بہادر ہیں جن کے اب اسٹر فخرین

قول فیصل - وہ ہندوستانی جو انگریزی لباس
استعمال کرتا ہو اور انگریزی غالب ہوتی ہو اس کو
کہتے ہیں جیسے تیر صاحب بہادر ہیں سوائے میزکری

کے ہندوستان پر کھانا کھانا نہیں کرتے ہیں
صاحب بیاض - وہ جو پڑھتے وقت جس
کے ہاتھ میں بیاض نوٹ ہوتی ہو اسے صاحب بیاض
کہتے ہیں۔ فارسی ترکیب تیسویں کی اصطلاح
صاحب پیش - حلقہ، دانہ، اہل لغت فارسی
تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

صاحب تاج - بادشاہ، فارسی ترکیب
تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔
ان کی نظروں میں ہیں فرعون جو صاحب تاج
ان کی نظروں میں ہیں فرعون جو صاحب تاج

صاحب تخت - بادشاہ، تاجدار، فارسی
ترکیب، تعلیم الاستعمال
بیاں ہو کون کون صاحب تخت
جو ایسا آگاہ ہے صاحب تخت

صاحب تدبیر - تدبیر، ہوشیار، ذی شعور
فارسی ترکیب، صفت، فیصل الاستعمال
محفل - نوجوانی تاج، ثانی، کراچی، بیرم

خان وزیر صاحب تدبیر لگایا تھا۔ (دربار اکبری)
صاحب تیسرے درجہ کے اضافت، باتیں تیز اور
ذی شعور، شائستہ، مہذب، دانہ دار، فہم، عقل
ذریعہ، دانش مند، واقف، اہل باسلیقہ، ہندو

عربی الفاظ، فارسی ترکیب، صفت، متروک۔

ذرا دیوتا مل سے عزیز و (معراج الغائبین)
کرد الفاظ اسے صاحب تیز
قول فیصل - اب باضافت، صاحب تیسرا صاحب
تیسرے کہتے ہیں۔

نظامیہ جو ابن عبد العزیز (نظم لطیفی)
صاحب علم و صاحب تیسرے
صاحب ثروت - دولت مند، مالدار
فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

اپنے نزدیک بوائے رشک نہیں
ہوں اگر غیر صاحب ثروت (نظم لطیفی)
صاحب جاگیر - جاگیردار، وہ شخص جس کو
گورنمنٹ سے کسی صلے میں یا بطور پیش کش زمین یا گاؤں
ملے عربی فارسی، الفاظ، مذکر۔

قول فیصل - بسند فرنگ آصفیہ جلال الدین
محمد اکبر کے زمانے میں جاگیردار سے وہ قلعہ آرائی
سرا ہوتی کہ اسے کسی بڑی خدمت کے عہد میں اس
شرط پر سرکار سے زمین عطا ہوتی ہو کہ وہ بادشاہ
کی خاص خاص خدمتیں انجام دے یہ خدمات
عموماً جنگی ہوا کرتی تھیں مثلاً جاگیردار پر فرخ بڑا
قائد سپاہیوں کی ایک خاص تعداد سے بادشاہ
کی مدد کرے اور جب قاعدوں کی پوری قیصل کی
باقی تھی تو یہ بھی ضرور ہوتا تھا کہ جاگیردار اپنی سے
جاگیردار اپنا وظیفہ اور فوج کی خواہ کے کر کے
باقی بچے وہ خزانہ سرکار میں داخل کرے۔ اب
اس محل پر زیادہ تر جاگیردار ہی رہتے ہیں۔

صاحب جاہ - ذی جاہ، متروک والا
فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔
دیکھیں جو کے کچھ سے مقابل زمین پر ہو

ہے آفتاب صاحب جاہ آسمان پر رائج
صاحب جاہ - وہ شخص جس کے پاس
زمین، املاک، باغات ہوں۔ جاگیردار، زمیندار
ملک آرائی، ملک املاک عربی، فارسی، الفاظ
فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج

محفل - وہ ماسٹر صاحب جاہ
جس کا تھوڑی سی خدمت ضرور کر لیں گے۔
صاحب جرات - بہت والا، بہادر، دلیر
فارسی ترکیب، فصیح، رائج

محفل - دو خانہ دار، اولو العزم صاحب
جرات شخص تھا جو مناسب تدبیر دیکھتا تھا کہ گزرتا
تھا۔ (دربار اکبری)

صاحب جمال - (لفظ خافت) حسین
خوب صورت، گورا چٹا، عربی الفاظ، فارسی ترکیب
صفت - (دفرنگ آصفیہ)

قول فیصل - اب اردو میں باضافت ہی استعمال ہوتی
ہیں صاحب جمال ہر شکل میں جمیل
کیا چل سکے بیاں یہ آمد کوئی قال و قول خاگرہ تیر
انہیں یعنی میں صاحب جن بھی لائے ہو۔

صاحب حسن - وہ صاحب نے بنایا ہو کچھ
حسرت بندگی آزاد کیا کرتے ہیں
صاحب خیال - صوفیانہ خیالات رکھنے والا

عادت - فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان
محفل - صاحب فراتسے میں صاحب جمال شخص
تھا اس سے معرفت کے ہند خیالات سے لگے کبھی
ناز جاعت نہیں چھوڑی۔ (دربار اکبری)

صاحب حیثیت - صاحب جاہ، صاحب
املاک، دولت مند، عربی الفاظ، فارسی ترکیب
فصیح، رائج۔

محل صر - وہ صاحب خیت آدمی ہیں تمہارا اول
رو نہیں کریں گے۔

صاحب خانہ - (بے اضافت) گھر کا ایک فارسی
ترکیب قلیل الاستعمال

تراکیا کام اب دل میں غم طمانہ آتا ہے
نکل آئے صبر اب گھر کے صاحب خانہ آئے

قول فیصل - اب اضافت کے ساتھ صاحب خانہ
لے رہے ہیں۔

صاحب خانہ ہم میں کہنے کو
آئے ہیں چاروں کے رہنے کو

صاحب خانہ - (بیزبان - فارسی ترکیب
قلیل الاستعمال)

ادھر تیرا دل نے چھیکا دل ادھر گھٹنے کل آیا
پے تعظیم مہاں جیسے صاحب خانہ آتا ہے

قول فیصل - چونکہ شعر میں مہاں کا ذکر ہے اس
لئے صاحب خانہ کے معنی بیزبان مراد لئے گئے ہیں۔

اب باضافت ہی بولتے ہیں۔

صاحب خرو - (دنک اضافت) عقل مند، دانش
مند، فارسی صفت قلیل الاستعمال

عجب مائل ہے اور صاحب خرو
کہ واقف وہ زہریک نیک بدی

قول فیصل - اب باضافت ہی مستعمل ہے۔

صاحب ورد - (دنک اضافت) درد مند
فارسی ترکیب صفت قلیل الاستعمال

ہیں جو صاحب ورد ان کو زہریک مالا عیش
سوت کا سامان زخمی گنتے ہیں ہتھاب کو ناسخ

قول فیصل - اب باضافت ہی بولتے ہیں۔
آخر تم بھی ہو صاحب ورد
اس وقت ہیں جمع رہنے درد شاہ ادھر

صاحب دل - (دنک اضافت) اہل دل
حاسن طبیعت، فارسی ترکیب صفت

خدا ہی کو خبر جکیسے کہے ہوں گے صاحب دل
خدا معلوم ہوں گے بازوئے زور گزرا کیسے علم باکفی

قول فیصل - اب زیادہ تر باضافت ہی زبانوں
پر ہے پرانے لوگ کبھی بھی لفظ اضافت بھی بول

دیتے ہیں۔

صاحب دل - (عارف، خدا شناس، پرہیزگار
پارسا، صالح، متقی، دین دار، فارسی ترکیب
صفت قلیل الاستعمال)

محل صر - (صاحب ایک بزرگ کا نام رکھ کر
کہتے ہیں فلاں امی صاحب دل اور شہرستانج
تشریف لائے بڑی تعظیم سے عبادت کا میل قارا

(دربار اکبری)

قول فیصل - مولف نور اللغات نے معنی دانش
دانا اور زہریک بھی لکھا ہے جو اردو میں مستعمل
نہیں ہے۔

صاحب مارغ - (لام اضافت) بغیر اضافت
شکر، مغرور، عربی الفاظ، فارسی ترکیب،
صفت، متردک

فوج عشاق دیکھ ہر جانب
نازنی صاحب داغ ہوا

صاحب ولت - (دولت مند، امیر پیسے والا
فارسی ترکیب، فصیح، رائج)

محل صر - وہ صاحب دولت و صاحب دست گام
تھے انھوں نے اپنے رنگ میں ملا لیا جا۔ (دربار اکبری)

صاحب دیوان - (باضافت) اس شاعر
کو کہتے ہیں جس کے کلام کا مجموعہ عالم وجود میں چکا

ہو یا چھپ کے شائع ہو چکا ہو۔ فارسی ترکیب

فصیح، رائج۔

محل صر - ان کے بھائی میاں سید محمد میر اثر
تخلص کرتے تھے اور صاحب دیوان شاعر تھے۔

(آب حیات)

صاحب فہوق - (بسا مذاق، وہ شخص جسے
کسی امر کا چکا چڑا ہو۔ عربی الفاظ، صفت فصیح رائج)

محل صر - ان کے کلام کو ہر صاحب فہوق پسند
کرتا ہے۔

صاحب ذوق - (شوقین، رنگین مزاج
عاشق مزاج، عربی الفاظ، صفت)

صاحب ذوق بھلاستے ہیں پابند کہیں
جی اگر ہے تو جہاں ہے یہ خلی جھوٹی نہیں

(غزل گاہ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

صاحب ذوق - (کامل، خدا پرست، عارف
کامل، عربی الفاظ، صفت)

رکھ کرے دشیر کو مقابل
اس صاحب ذوق کا لیا دل

(دور اللغات و غزل گاہ آصفیہ)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے یہ
صوفیوں کی اصطلاح ہے۔

صاحب راز - (راز دار، ہمارا، بھیدی
مستدم ساز، ہمدست صاحب اسرار، واقف
اختصاصی، عربی، فارسی الفاظ، صفت، مذکور غزل گاہ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے۔

صاحب رائے - (وزیر، مشیر، مدار المہام
دیوان الہی، مستقر، کیونکہ رائے اصطلاح میں وزیر
کو کہتے ہیں۔) مذکور صاحب تبریر عقیل و فیہم
مذکور شیخ بولی سینا سے بھی مراد ہو سکتی ہے کیونکہ

وہ نذر اللہ بادشاہ سے کے دیر تھے۔ (فرنگ صفیر)
قول فیصل۔ عربی تسلیم یافتہ طبقہ صرف عقل و فہم
مذہب کے معنوں میں صاحب ازاد بول دیتا ہے۔
صاحب زادہ۔ امیر زادہ۔ عسکر دار کا بیٹا،
شریف زادہ، رئیس زادہ عربی فارسی الفاظ فارسی
ترکیب، مذکور متردک۔

روسید دشمن جہت گزارد سیری پیروی
بندہ زنجی بناوٹ سے نہ صاحب زادہ ہو
صاحب زادہ۔ بیٹا، فرزند، مرد کا۔ فارسی ترکیب
مذکور فصیح، رائج۔

محل حسن۔ (میر حسن کے) دو صاحب زادوں نے تمام
پہلو۔ میر غلین، میر غلین (آب حیات)
قول فیصل۔ نے کے ساتھ بصورت جمع صاحب
زادے بھی بولتے ہیں جیسے آپ کے صاحب زادے
خدا کا فضل ہے نیک نکلے۔ اندر بصورت واحد بھی
صاحب زادے بولتے ہیں جیسے آپ کے ایک صاحب
زادے نے دکالت کا امتحان دیا، دوسرے ڈاکٹر
ہو گئے تیسرے طبابت سے شوق رکھتے ہیں۔ تائید
کے لئے صاحب زادی کہتے ہیں جیسے انیس جا ناگیم
کا ہو۔ وہ عقل مند صاحب لیتے، باتدیر صاحب
زادی تھی؟ (دربار اکبری)

صاحب زادہ۔ کسی بزرگ کی اولاد، کسی
بزرگ دین کی اولاد، بزرگ زادہ، پیر زادہ
اردو، دہلی کی زبان۔

محل حسن۔ (دشاہ عالم نے) آخر عمر میں کلیات
مذکور سے خود انتخاب کر کے ایک چھوٹا دیوان مرتب
کیا۔ اس کا نام دیوان زادہ رکھا کیونکہ پہلے دیوان
سے پیدا ہوا تھا۔ وہ صاحب زادہ بھی پانچ ہزار
سے زیادہ کمال فضل میں دیا گیا ہے۔ (آب حیات)

صاحب زادہ۔ (کنایت) نا تجربہ کار فرجوان
(نور الفتح)
قول فیصل۔ صاحب زادہ اپنے ختنے کے ساتھ
ساتھ نہیں بلکہ صاحب زادے دیارے محبوب کے تھے
کہتے ہیں۔ جیسے۔ میاں ابھی آپ صاحب زادے تھے
دنیا کے نشیب و فراز کیا جانیا؟

صاحب ادہ پن۔ نادانی۔ بے وقوفی۔ اردو
صرف، رائج۔

محل حسن۔ بات بن رہی تھی تم سچ میں بول دیے
تھارا صاحب زادہ پن تھا۔

صاحب زبان۔ کسی زبان کا ماہر، زبان
داں، فارسی ترکیب، تفسیل الاستعمال

محل حسن۔ مزجے کا سرشتہ خاص تھا مختلف زبان
داں نو کرتے۔ سنسکرت، یونانی، عربی کی کتابیں،
فارسی اور بھاشا میں ترجمہ کرتے تھے جہاں یہ صاحب
زبان سمجھتے تھے اس مقام کا نام کتب خانہ تھا۔
(دربار اکبری)

قول فیصل۔ زبان دانے کے معنی میں صاحب زبانی
بھی بہت کم کے ساتھ دلچسپ ہے جیسے اب وہ زمانہ
آتا ہے کہ انھیں خود صاحب زبانی کا دعویٰ ہوگا
اور ذرا ہوگا؟ (آب حیات)

صاحب زور۔ دلت مند، پیسے والا، فارسی
ترکیب، فصیح، رائج۔

ہاں خیال غریب صاحب زور رکھتے ہیں
فیض انھیں سے ہو جو اشتہار رکھتے ہیں فیض

صاحب سخن۔ سخن ور، زبان داں،
فارسی ترکیب، متردک
جو کہ ہیں صاحب سخن ان کی بصیرت نرم ہو
ہو دلیل اس پر زبان میں سخنوں سے نہیں

صاحب سلامت۔ (دفعہ سوم) ملک اضافت
دعا سلام، باہمی طور پر سلام کرنا، (اردو، ہونٹ
غیر فصیح، رائج۔

اسے جنوں صاحب سلامت کہتے تھے انھیں
دیکھ کر مجھ کو اچھا لگتا ہے پیچھے لڑتے ہیں
صاحب سلامت۔ کسی ملاقات، مختصر ملاقات
(اردو، ہونٹ، غیر فصیح، رائج۔

اور کچھ مطلب نہیں ہاں رہ گئی ہو اتنی بات
راہ میں اس سے کبھی صاحب سلامت ہوگی
صاحب سلامت۔ جان پہچان، روشناسی
و ربط، شرط، شناسائی، (اردو، ہونٹ، رائج۔

مقام سے دور ہم کیوں کر نہ آتے
کہ تھی صاحب سلامت پاسوں سے
صاحب سلامت کرنا۔ سرسری ملاقات کرنا
اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل حسن۔ میں نے خلاف شیوہ ان نیت سمجھا کہ
بدون صاحب سلامت کیے چلا جاؤں۔ (ابن الوقت)
قول فیصل۔ مطلق سلام کرنا بھی اس کے معنی ہیں
جیسے۔ میں بہت جلد اس کے قریب گیا صاحب سلامت
کر کے پرچھا..... (دعائے ہوش ربا)

صاحب سلامت ہونا۔ جان پہچان ہونا۔
شناسائی ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل حسن۔ مجھے مہری کے ساتھ جانے میں تامل ہوا
اجاب مجھ سے مذاق کرنے لگے۔ (اس صاحب کی کہیں نہیں
کبھی کی صاحب سلامت ہو جب تو اس طرح بلا بھیجا
قول فیصل۔ ملاقات ہونے کے معنی میں بھی استعمال ہے۔
(درازا جان آفا)

اور کچھ مطلب نہیں ہاں رہ گئی ہے اتنی بات
راہ میں اس سے کبھی صاحب سلامت ہوگی
ملک سلک اور سلام زندگی کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔

ہوئی صاحب سلامت پہلے اہم
بنایا اس کو اس نے اپنا محرم (الف لیلہ و منظوم)
صاحب سلیقہ: ہنرمند، مگر ذی شو و ذی
فارسی ترکیب، فصیح، راجح۔

محفل حسن: وہ پاک و امن بڑی عقل مند صاحب سلیقہ
باتدیر صاحب نرادی تھی۔ (آب حیات)
قول فیصل: اس جگہ سلیقہ مند زیادہ بولتے ہیں

صاحب شمشیر: تلوریا، تلوار کا مالک،
شجاع، تیغ زن۔ فارسی ترکیب تسلیم یافتہ طبقے کا زبان
نقص میں کسی تیغ نگ کے کثر و الفت
ہو اتنی تیر کے صاحب شمشیر دل میل

صاحب شوق: (دکھ، طنز) جب کوئی شخص کوئی
بات کہتا اور دوسرا پسند نہیں کرتا تو اظہارِ کراہ میرا
یہ کلمہ زبان پر لاتا ہے کہ تم تو صاحب شوق ہو تو تیرے
اردو، مذکر۔ (فرنگی، صنفی)

قول فیصل: اس لکھنوی نہیں بولتے۔
صاحب طبع: حکمت والا، صاحب اختیار
فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صاحب طبع و علم کو بھی نہ دیکھا چہ بن سے
کیا میں اس نظم خانے میں باب راحت مانگتا تعلق
صاحب طبع: دنیا کے ادب میں نئی راہ نکالنے
والا شاعر، وہ شاعر جو اپنے انداز سخن کا خود ہی نو
ہو۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محفل حسن: بعض موقع پر جیدل اور ناصر علی کو حرم میں
جا پڑے اور اردو میں وہ اس سبب سے صاحب طبع
قرار پائے۔ (آب حیات)

صاحب طبع: نظرت والا، عالی ظرف، فارسی
صفت، تلبیل الاستعمال
ہوں وہ صاحب ظرف بنی جاتا میں خم اس شراب

ایک کوزے میں سما جاتا ہے وہ ایک شراب آج
قول فیصل: اب زیادہ تر عالی ظرف بولتے ہیں
صاحب عالم: دہلی کے شاہزادوں کا لقب۔
اردو، مذکر۔ (فرنگی، صنفی)

محفل حسن: صاحب عالم نے مرزا رفیع سے کہا کچھ
ارشاد فرمائیے۔ (آب حیات)
قول فیصل: لکھنوی کے شاہزادوں میں بھی چھوٹے

صاحب عالم: بڑے صاحب عالم۔ بڑے وکھ رکھا ودا
گورے ہیں۔
صاحب عالم: (لفظ اضافت) مترادف۔ فارسی
ترکیب، مشترک۔

ہاں رو میں ابی بزم کہ گریاں ہیں اہلیت
صاحب عزائے شاہ شہید میں اہلیت
قول فیصل: کمی کے ساتھ اس جگہ صاحب عز
(اضافت) اردو عام طور سے عزا دار کہتے ہیں۔

صاحب عزم: (بے اضافت) رت والا، باد
مضبوط ارادے والا، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے
کی زبان، تلبیل الاستعمال۔

یہ صاحب عزم میرا گو عزم کی فوج نہیں آئی
حکومت اپنے قریب پر کی لیکن دولت دکن پر نظم
قول فیصل: اب اضافت ہی بولتے ہیں۔

صاحب عزم و عزم و عزم تم ہو گے
مالک بزم و عزم تم ہو گے نظم
صاحب عزم: عظیمہ عصمت دار، فارسی
ترکیب، فصیح، راجح۔

دوتے ہیں اک صاحب عصمت کی فرقت میں ہم آج
پچھنے کو ان کے واناں مریم جاسیے
صاحب علم: پڑھا لکھا۔ ذی علم، عربی الفاظ
فارسی ترکیب، فصیح، راجح۔

محفل حسن: بعض لوگ باوجودیکہ صاحب علم تھے مگر دنیا
سے دل برداشتہ ہو کر بھڑکے بیٹھے۔ (آب حیات)
صاحب علم: غرض مند آدمی، وہ شخص جس کو
کوئی حاجت ہو۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، صفت
فصیح، راجح۔

قول فیصل: اس جگہ غرض مندی زیادہ بولتے ہیں
صاحب علم: غیرت دار، حیثیت دار، عیالدار
غیور، فارسی ترکیب، فصیح، راجح۔

فاتح سے ہیں تو صاحب غیرت نہ رخ کو
دعوت شیش کی ہو کہ تو مشہور سید کا
قول فیصل: عام طور سے زبانوں پر غیرت دار
غیرت مند ہے۔

صاحب سرکش: (لفظ اضافت) وہ بیاد جو بستر
سے اٹھنے کے عربی الفاظ، فارسی ترکیب، صفت
مذکر، تلبیل الاستعمال۔

ہوں میں صاحب فراش اس درخت و غم سے
نہ نغمی ہلت کوئی دم بھی الم سے
قول فیصل: باضافت بھی نظم کرتے ہیں۔ موجودہ
دور میں بھی راجح و فصیح ہے۔

ہم کس مزے سے اٹھ گئے اے صاحب فراش عشق
صاحب سرکش ہونا: (لفظ اضافت) درخشاں
بکرا دل یعنی بچھونا۔ گزردی کی وجہ سے بیاد
کا ہر وقت بستر پر پڑا رہنا۔ اردو صنفی تلبیل الاستعمال
اٹھے جان ہی سے جو بستر سے وہ اٹھے
تیرا رہن عشق جو صاحب فراش ہے۔ (ذوق)

قول فیصل: اب باضافت صاحب فراش ہوتا تھی
صاحب سرکش: (بے اضافت) صاحب فکر و نظر، گہری
فکر کے بعد کسی نتیجے پر پہنچنے والا، مگر عربی الفاظ
فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اہل تاریخ نے لکھا ہے یہ ذکر
سن کے حیرت کریں گے صاحب کرم تقیم طباطبائی
صاحب قوت : دباضافت بادشاہ حکمران عربی الفاظ
فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، تفصیل الاستعمال۔
سانے کیا کرے دل اس مژدہ ابرو کا
صاحب قوت نہیں صاحب شمشیر نہیں خواجہ فید
صاحب قوت : سمجھ دار عقل مند۔ فارسی
ترکیب فصیح، راسخ۔
آج عالم میں جو ہیں صاحب قوت
ان کے قبضے میں ہے ہمارا ہمسہ تقیم طباطبائی
صاحب قوت : وہ شخص جس کی ولادت یا
نقطہ پھرنے کے وقت زحل اور مشتری کا قرآن ہو
یہی یہ دونوں تارے ایک برج میں ہوں لیے
وقت کی پیدائش کا آدمی بڑا اقبال مند ہوتا ہے
امیر تیمور کا لقب اسی وجہ سے صاحب قوت ہوا کہ
اس کی پیدائش کے وقت ہی قرآن تھا جس طرح
یہ قرآن بہت مدت میں واقع ہوتا ہے اسی طرح
اس قرآن کی پیدائش دانے کی حکومت و سلطنت
بھی مدت تک رہتی ہے۔ قرآن السعدین، عربی
مذکر۔
صاحب قوت : بڑا بادشاہ، بادشاہ
صفت تعلیم یافتہ لوگوں نے سرور کائنات کی
نسبت بھی صاحب قوت لکھا ہو۔ (فرنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل کھنڈ ان معنوں میں نہیں بولتے
صاحب قوت ثانی : دوسرا صاحب قوت
شاہ جان بادشاہ دہلی کا لقب، مدد بادشاہ
جو امیر تیمور کے رتبے کے قریب پہنچا ہو۔ عربی
مذکر۔
قول فیصل۔ اہل کھنڈ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

صاحب قوت : صاحب قوت ہونا محبت
فارسی صفت۔ دہلی کی زبان۔
تم کرو صاحب قوت : جب تک
سے طلسم روز و شب کا در کھلا غائب
صاحب قوت : سترت والا، فارسی صفت
فصیح، راسخ۔
محفل شہر : خود صاحب قوت تھا اور سخت محنت
برداشت کر سکتا تھا۔ (دربار اکبری)
صاحب قوت : (کنایت) عقل والا، سمجھ دار،
صفت، دہلی کی زبان۔
ساغر دل کی نہیں قیمت اضافہ ڈھونڈتے
پر میں ساتی ہم کوئی صاحب قوت ڈھونڈتے نظر
قول فیصل۔ اہل کھنڈ قیافہ شناس ہوتے ہیں۔
صاحب کتاب : وہ بنی جن پر کوئی آسانی
کتاب آزل ہوئی ہو۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب
فصیح، راسخ۔
مقدارے سے کٹائی کا حال پوچھوں میں
کوئی بنی جو مجھے صاحب کتاب نے ایسے
صاحب کرامت : زندگی والا جس سے
خوارق عادات امور کا ظہور ہو۔ فارسی ترکیب
فصیح، راسخ۔
محفل شہر : آب حیات کو دیکھ کر بعض اشخاص
نے مجھے کہا کہ ایسا کہنہ مشق صاحب کرامت بزرگ
ایک نوجوان کا کہو مگر شاگرد ہوا ہر گاہ۔ اس معنوں
کو تم نکال ڈالو۔ (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)
صاحب کرامت : ہمیشہ مفلس رہتے ہیں۔ فارسی قول
یعنی سخی لوگ ہمیشہ مفلس رہتے ہیں۔
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ (فرنگ آصفیہ)
صاحب کمال : کمال صفت، تفصیل الاستعمال

مشاق سب ہیں ہر سے افزوں ہلال کے
دنیا میں قدر و دان نہیں صاحب کمال کے
قول فیصل۔ اب اس فعل پر باضافت زبانوں
پر زیادہ ہے۔
صاحب کمال : صاحب کرامت، عادت
کمال، دلی، درویش کمال، پیر روشن ضمیر (فرنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اب اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
صاحب کمالی : (بے اضافت) کمال ہونا،
فارسی، موش، متردک
مثل ماہ چارہ روشن گری حاصل ہوئی
داغ دل کا باعث صاحب کمالی ہو گیا
صاحب لولاک : (کنایت) پیغمبر و خدا کا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فارسی، مذکر،
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
نگار درویشی سے کیوں رکھا تو پتلا خاک کا
قول ہے الفقیر فخری صاحب لولاک کا
قول فیصل۔ لولاک اشارہ ہے اس حدیث قدسی
کی طے لولاک لما خلقت الافلاک
(خدا فرماتا ہوا ہے رسول، اگر میں تم کو نہ پیدا کرتا تو
افلاک کو نہ پیدا کرتا۔)
صاحب مال : مال دار، عربی الفاظ، مذکر
ترکیب، صفت، تفصیل الاستعمال۔
قول فیصل۔ اب اس جگہ زیادہ تر مال دہر
ہی بولتے ہیں۔
صاحب مروت : (دباضافت) مروت والا
صفت۔ (دہر الفاظ)
قول فیصل۔ زیادہ تر زبانوں پر بامروت ہے
عوام مروت داد بھی کہتے ہیں۔
صاحب معاملہ : وہ شخص جس کے کام تعلیم ہو

فارسی ترکیب، فصیح، راجح۔

محل حسن۔ نگہدار نے کہا داری اب کچھ زبان سے نہ نکالے۔ غنتر پرانا عیار تھا، یہاں ہر کوئی اس کی محبت میں شاہ کو مقدمہ اصلی سے آگاہ کر دیا۔ دروازے پر موجود ہیں۔ ہر چیز کو کوئی اب کچھ نہیں کر سکتا۔ صاحب معاملہ بیان نہیں ہو۔ (ظلم جوش رہا) صاحب سرفروخت۔ خدا شاس، عارف، نازک، ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل حسن۔ مسئلہ میں ایک بزرگ کہن سال حافظ علی شاہ نام اورنگ آباد ملک گن سے دارہ دیار ہوئے۔ وہ صاحب دل اور صاحب معرفت شخص تھے۔ (آب حیات)

صاحب مقبول۔ (باضافت) مال دار، دوست مند عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکورہ فصیح، راجح۔ محل حسن۔ ادنیٰ صاحب معتدور سے لے کر امراء بادشاہ تک اس دن گھروں کو بجاتے تھے۔ (دربار اکبری) صاحب ملک مال۔ بادشاہ۔ فارسی ترکیب، فصیح، راجح۔

صاحب ملک مال ہر کے اگر نظم مبالغہانی رکھے کچھ ملک و مال کی نہ خبر نظم مبالغہانی صاحب من۔ (بیلفظ خطاب اور انقباض میں مستعمل تھا) غائب من، ہر بان من، میرے صاحب عربی فارسی الفاظ، فارسی ترکیب، متروک۔ محل حسن۔ صاحب من ہم مند دستان کے آدمی ایک مگر حدانے ہماری سرشت میں دودنی پیدای نہیں کی۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ پرانے زمانے کے لوگ کچھ عرصے قبل تک خطاب کرتے ہوئے غائب من کی جگہ پر بول دیتے تھے۔

صاحب منصب۔ افسر عہدے دار۔

فارسی ترکیب، تفسیل الاستعمال۔ محل حسن۔ ان کے (مرزا منظر جان جاناں) کے والد عالمگیر کے دربار میں صاحب منصب تھے۔ (آب حیات) صاحب بیت۔ مزار سیدہ، کالی، حاکم، کرامت عربی الفاظ، فارسی ترکیب، صفت۔

(فخر) میاں عیار عزیز خاں صاحب ایک بزرگ صاحب بیت فقیر تھے۔ (آب حیات) قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

صاحب نصیب۔ خوش نصیب، خوش قسمت صاحب اقبال، طالع دار، اور دوست، فصیح، راجح۔ محل حسن۔ یہ بھی خدا کا شکر ہے کہ آج تک اپنے ملکہ پاؤں کی روٹی کھاتے ہو اور دل کو کھلاتے ہو، کسی کے شرمندہ نہیں صاحب نصیب ہوا شاکر۔ صاحب نصیب۔ بہ نصیب، شوم طالع، کم بخت، بد بخت۔

(فخر) کسی صاحب نصیب کچھ ہے ذرا پڑھنے پر دل نہیں لگاتی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عورتیں منرا نصیب وریا خوش نصیب کہہتی ہیں۔

صاحب نظر۔ (دیکھ، اضافت) داناء، دور اندیش۔ فارسی، صفت، متروک۔

برسوں لگی رہی ہے جب ہر دہرے آنکھیں تپ کوئی ہم سا صاحب! صاحب نظر ہے تیر

قول فیصل۔ فارسی قاعدے سے اس کی جمع "صاحب نظران" اور اردو قاعدے سے "صاحب نظرون" بھی استعمال کرتے تھے مگر اب یہ دونوں صورتیں بھی متروک ہیں۔

آئینہ سینہ صاحب نظریں ہے کہ جو تھا

چہرہ شام مقصود عیاں ہو کہ جو تھا آتش آنکھ اس سے نہیں تھنے کی خاطر نظروں کی جس خاک پہ ہو گا اثر اس کے کف پاکا تیر اب صاحب نظر (باضافت) مستعمل و فصیح ہے۔

ہم بھی تھے جو ہر گراں مایہ رشت کلکتوی بر کوئی صاحب نظر نہ ہوا رشت کلکتوی

صاحب خیال۔ حاجت مند، فارسی، صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب ان سنی میں نیا زندہ عمل ہے صاحب جو۔ (مذکورہ خطاب) اے حضرات! اے حاضرین! ہوگو، اردو، فصیح، راجح۔

ہمیں شوق نے صاحب کو دیا غلاموں سے اس کے تو مل گیا تیر

قول فیصل۔ وہ جو اکلے خطاب بھی ہے اور خج کا بھی فائدہ دیتا ہے۔ اس سچے سے کاغذ بھی کرتے ہیں

خدا کے دستے اے صاحب! کہو تو سہی آشا کہ رسم ہر روز نا بھی کچھ اس دیار میں ہو

صاحب وفا۔ سونا راہ، با وفا، فارسی، صفت، تفسیل الاستعمال۔

تارنے کے لئے صاحب دنا و غنڈہا نہ پھر کوئی نکلیں بھی میرے ہی دم تک غریب زار بننا تھا ملال قول فیصل۔ اب زیادہ تر ان سنیوں میں بادشاہ و قادار یا اہل وفا کہتے ہیں۔

صاحب وقار۔ (بے اضافت) عزت دار مرتبہ والا۔ فارسی، صفت، تفسیل الاستعمال

جشنِ عصر کلب علی خاں فلک جناب ہوتا ہے جس کی ذات کے صاحب وقار عیش

قول فیصل۔ اب باضافت (صاحب وقار) بولتے ہیں۔

صاحبول: در حوت جاری کے ساتھ لوگوں صاحب
کی جمع اردو، فصیح، راج۔
جب کہ جن میں گے یاد کریں گے نہیں کمال
تم صاحبول کا اس طرف آثار اب بحال
صاحبہ: صاحب کی تائید جیسے یکم عادیہ مالہ
صاحبہ وغیرہ: عربی، فصیح، راج۔
صاحبہ محبت: بہت واد جری بہاد و نازک
ترکیب، فصیح، راج۔
حاتم سے بڑھ کے خرمی حیدر زردیا
ہمت کا نام صاحب ہمت سے کر دیا
صاحب ہوش: (دنگ افغان) عقل مند
دش مند واد کی ترکیب، متردک۔
کہا شد نے اسے پھر جلد جاتو
وہ صاحب ہوش ہو جا کر آتو (زلفائے اردو)
قول فیصل: اب باذانت ہی متسل و فصیح ہے۔
صاحبی ملہ: امیر، حکومت، سلطنت، اردو
موت، متردک۔
بندگی اور صاحبی اصل میں دونوں ایک ہیں
جس کا غلام ایاز ہے وہ جو غلام ایاز کا
صاحبی بلکہ تو جی، کم اتغانی، بے پردائی، نازک
راخی، اردو، موت دہی کی زبان
صاحبی کسی چوئم کو بھی کوئی تم سا ملا
پھر تو خوری بے وقاری بند پرورد ہو جو
قول فیصل: صاحب فرنگ آصفیہ نے اس لفظ
کو ہر سخن میں متردک لکھا ہے اردو و تباہی۔
صاحبی پانا: امیر، پانا، حکومت پانا، سلطنت
پانا عزت و مرتبہ پانا، اردو صرف، متردک
ع کسی نے صاحبی پانی تو صاحب کی غلامی سے رشک
صاحبی کرنا، کم اتغانی سے پیش آنا، ملخ کرنا

کم تو جی برتنا، اردو، صرف، دہی کی زبان
آگے جو دیر دیر کیجئے کیا ہو کیا نہیں
تم تو کرو صاحبی بندے میں کچھ نہ ہو (ترنگ گین)
صاحب: عربی کا چودھواں حرف، عربی، مذکر
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
رنگ ہے پھر میں نہیں اتنا
وصل کا مدار وصال دے اختر شاہ اردو
صاحب: صحیح کی علامت یوں ہوتی ہے (۱۴) عربی
مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
وہ غزل کیا ہے نہ ہو جس پر سخن داؤد کے صا
ہر اجرا اہل دستہ کی نشانی چاہئے (تیر)
۴: جب بغیر وارہ لکھتے ہیں تو شاہ ہوتا ہے
صحیح ہونے، غلط کرنے کا ایک سیسے منتخب ہونے
پندیرہ ہونے کا۔ (دور اللغات)
۴: پنجم اسلام جناب محمد مصطفیٰ معلم کے ہم مبارک
پر یہ نشان بنا دیتے ہیں جو صلی اللہ علیہ وسلم
کی علامت ہو، علامت صلوات، عربی، مذکر، راج۔
قول فیصل: جناب فاطمہ زہرا کے ہم مبارک پر بھی
یہ نشان بنتے ہیں جو صلوات اللہ علیہ کی علامت ہو۔
۴: پٹنوں کے آخر میں بھی ص کی شکل بنا دیتے
تھے جو علامت تصدیق کی ہو، متردک (دور اللغات)
۴: کسی دعوت سے کسی فرستہ میں اپنے نام کے
آگے ۴ بنا دیتے ہیں جو اطلاع پانے کی علامت ہے
عربی، مذکر، راج۔
صاحب چشم: آنکھ کو ۴ سے تشبیہ دیتے ہیں۔
فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
حاشیہ: ہر اہل یوں تو جوئے صاحب چشم کے
چہرہ گم کمال رہا خصال خال کا صا
صاحبہ و صاحبہ، جگہ سے باہر آنا، صادر،

لکھنے والا) جاری، نافذ، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔
صاحبہ کرنا: جاری کرنا، کوئی حکم یا قانون پاس
کرنا، نافذ کرنا۔ (دور اللغات)
قول فیصل: لفظ فرمان حکم کے ساتھ ملا کے
ہوتے ہیں۔
صاحبہ واد، صادر و صادر: آیا گیا،
مہان، مافر، ناری، مذکر، دور اللغات، فرنگ، آصفیہ
قول فیصل: صادر واد کی تو نہیں، البتہ صادر
صاحبہ کی ایک مثال ہی جو ہوتی ہے۔
"بڑی بی صاحب میرا تو حق یہ کہ ایک روز میں
حسرت انداز سسرال فرخندہ خال میں، صادر و
صاحبہ واد" (خودن - ہجو و لکھوی)
موجودہ دور میں کسی صورت سے نہیں
ہوتے۔
صاحبہ واد: نافذ ہونا، جاری ہونا۔
(فقہ کا) حکم ہر فرسہ کو صادر ہوا اندھ کو
۵: ارفوہر کو ملا۔ (دور اللغات)
قول فیصل: لفظ حکم کے ساتھ ملا کے حکم صادر
ہونا، فرمان صادر ہونا ہوتے ہیں۔
صاحبہ واد: پنچا، صدر، پانا، نازک
(فقہ کا) آج نواز شاہ صادر ہوا دور اللغات
قول فیصل: اب متردک ہے سرزد ہونا
بھی اس کے معنی لئے گئے ہیں جو بھی اب متردک
ہیں۔
کہ مجھے کیا ہوئی تقصیر صادر
جراتا ظلم میری محبت ہوئے مجھ پر (زلفائے اردو)
صاحبہ واد: پٹنوں کے لئے واقع ہونا، صادر
ہونا، لکھا۔ اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محکم دلائل۔ ایسا شخص۔ یا حصاد ہوا کہ تمام کمرے
میں بدبو ہی بدبو ہو گئی۔

صادق آقا :- (دکتر سوم) سچا، راست گو، سچ بولنے
والا، عربی صفت، فصیح، راسخ۔

صادق ہوں اپنے قول میں غالب غدا گواہ
کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے غالب
قول فیصل۔ اس کا مادہ صدق ہو۔

صادق :- یعنی کسی دوسری چیز پر درست
آجانا، ٹھیک، درست، چہاں، موزوں، منطبق
عربی، فصیح، راسخ۔

قول فیصل۔ اس کا صحت آنا کے ساتھ ہی (یعنی
صادق آنا) جیسے۔ دراصل تم حق پر تھے اس لئے
عدالت نے تم کو بری کر دیا۔ جھوٹا مدعی اپنا سامنہ
کے لئے لگایا حقیقت میں یہ نسل تم پر صادق آتی ہے
کہ سچ کو آج نہیں۔

صادق :- ۱۔ منصف، انصاف کی کہنے والا،
خدا لگتی کہنے والا۔ ۲۔ فرنگ آصفیہ،

قول فیصل۔ منصف صادق تو ہوتا ہے مگر اسے
صادق نہیں کہتے منصف ہی کہتے ہیں۔

صادق :- ۱۔ ظاہر، آشکار، واضح، فارسی، اندک
فصیح، راسخ۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے ملا کے بولتے ہیں جیسے
صحیح صادق وغیرہ۔

صادق :- سچا و فادار جیسے یا صادق (ذوالفات)
قول فیصل۔ تنہا صادق نہیں دوست صادق

(انصاف) کہتے ہیں۔ یا صادق اب زبان پر سچ
صادق آقا :- خلیوں کے چھٹے امام حضرت جعفر

صادق علیہ السلام کا لقب۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ
طبقة کی زبان۔

قول فیصل۔ حدیث خوان جب آپ کی حدیث بیان
کرتے ہیں تو کہتے ہیں قال الصادق علیہ السلام
آپ ہی کو صادق آل محمد بھی کہتے ہیں۔

صادق :- خالص، پوری طرح، عربی، مذکر، تعلیم
یافتہ طبقة کی زبان

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے ملا کے بولتے جیسے انتہائی صادق
صادق :- پاک، خالص، عربی، صفت، فصیح، راسخ

ع عشق کا ذب تھا یا کہ صادق تھا۔ تعلق
صادق الاقرار :- وعدے کا سچا، توں کا پکا عربی

ترکیب، تعلیم یافتہ طبقة کی زبان
دی صدام ہالفت نے اسے رسول کے دلائل

آیا کیسے جذبے میں تھے صادق الاقرار
صادق القول :- بات کا پکا، قول کا سچا

عربی صفت، مذکر، تعلیم یافتہ طبقة کی زبان
ع صادق القول کہیں کو تم میں قراد میں فرق آئیں

صادق اللہ :- سچ بولنا جس کی عادت ہی میں
داخل ہو عربی ترکیب صفت، تعلیم یافتہ طبقة کی زبان

صادق الوعد :- وعدے کا سچا، وہ جو وعدہ
خلائی نہ کرتا ہو، وعدہ وفا کرنے والا، عربی صفت

مذکر، تعلیم یافتہ طبقة کی زبان
محکم دلائل۔ شامشہ، تعلیم محبت، صادق الوعد

..... اللہ علیہم کو تمہارا روئے تاباں دکھائے۔
(انشائے سرور)

صادق آنا :- ٹھیک ہونا، درست ہونا، کسی
شے و چیز کے معنوم کا کسی پر منطبق ہونا، چہاں

ہونا، اردو صفت، فصیح، راسخ۔
محکم دلائل۔ کبھی کبھی شکستے تھے تو عجیب و غریب

نقلیں مخدوم سے روایت کرتے تھے اور بڑھاپے
میں یہ آیت اس پر ٹھیک صادق آئی۔

فینکم منی فی ذلک اذلی اخلی العصور تم
میں ذہن ٹھیک طرف دھکیلیے جائیں گے (دربار اکبری)
صادق کرنا :- صحیح کی علامت (۱۴) بنانا، کسی امر
کے صحیح و درست ہونے کو تسلیم کرنا، اردو، صرف،

تعلیم یافتہ طبقة کی زبان
صفت چشم دہ کھوں کہ سبھی صادق کریں

شعر کو آنکھ پر رکھ رکھ کے مجھے یاد کریں (فرنگی)
صادق کرنا :- کسی چیز کی خوبی تسلیم کرنا، اردو، صرف،

تعلیم یافتہ طبقة کی زبان
مادہ سرخی سے کیا کس نے سرخ و جال

اپنے عالم میں ترے دیدہ مخمود نہیں عزیز کھویا
صادق کرنا :- قبولیت کی سند دینا، صحیح تسلیم کرنا،

اردو صفت، تعلیم یافتہ طبقة کی زبان
غزل جوخت میں کہتے ہیں وہ منقول ہوتی ہے

یک مل علی کہ کہہ کے اس پر صادق کرتے ہیں
صادق کرنا :- سراہنا، آفرین کرنا، پسند کرنا۔

ہو یقین ہم کو اگر وہ دیکھتا ہمارا ترا
صادق کرنا چوم کو دل گیر اپنے ہاتھ سے جعفر

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
صادق کرنا :- کسی کا غدر پر منظوری کی علامت

کے طور پر ص لکھنؤ، منظوری، قبول کرنا، اردو، صرف،

صادق ہونا :- پسند ہونا، تسلیم ہونا، مقبول و
پسندیدہ ہونا، اردو صفت، تعلیم یافتہ طبقة کی زبان

تعلیل الاستعمال
امید دار چشم عنایت میں دیکھ سے

ہو جائے مادہ فرد ہمارے گناہ کی
صادق ہونا :- صحیح کا نشان بننا جب کسی شعر کو
اچھا سمجھتے ہیں اس پر بھی ص بنا دیتے ہیں۔ اردو

صرف، تعلیم یافتہ طبقة کی زبان۔

پاسے اس خلعت پہ خلعت ہفت تہ خیم میں
ایک اک مہرے پہ اپنے ان کے دو دھام کیا
صا و ہونا۔ صحیح کے نشان کے ذریعے ظاہر کیے گئے
ہوئے لفظ کا صحیح قرار دیا جانا۔ اردو صرف۔ تعلیم یافتہ
طبیب کی زبان۔

پھر آئے رنگ رفتہ جو رخ پر عجب نہیں
اکثر ہے چہرہ نظری صا و ہو گیا آتش
صا و رم۔ تیغ، باد، بری، عربی، تعلیم یافتہ طبیب کے لفظ
صارم موت سے تیزی میں وہ دنی ہٹ رہی
پھر نہ خبرم نہ کسی شریع میں خونی ٹھہری
جانب اعدا تو سر میدان کھینچے جنم صا و رم براں
نفرہ ہوا اس کا اقل اقل مذہب کا سخن چلتا
(ذوق و ہوا)

صاع۔ ایک وزن جو دو سو پچیس تو لے کے برابر
ہوتا ہے۔ عربی، مذکر۔ اصطلاح فتنہ۔

دیے اک صاع بھر جو اور بولا
کہ سیری سیرہ کے اسم لے جا
صاع عتہ۔ بد کبر سوم دفعہ چارم، بھلی جو زمین
پر گرے۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبیب کی زبان۔
اک صاع عتہ کرتے ہوئے جو دور سے دیکھا
موتی نے اسی نور کو تھا طور سے دیکھا
قول فیصل۔ بعض شعراے لکھنؤ نے موت بھی نظم کیا ہے
شوخ کی برق تہم جو چمک جاتی تھی
صاعہ ابر کے پردے میں دیکھ جاتی تھی
مولف فرنگ آصفیہ نے موت لکھا ہے اور ذیل کا
شعر شمال میں پیش کیا ہے۔

گفتگو سے مری جے اخیار
صاعہ بن گئی مری آواز
ساہ کہ شر سے آواز کی تابنت کا ہر موتی جو۔ دس کی

اردو جمع صاعے بھی مستعمل فصیح ہے۔
کس کو کہتے ہیں خدا جانے کہ بھلی ہے حکیم
صاعے کرتے ہیں مجھ پر آہ بے تاثیر کے
عربی میں اس کی جمع صواعق ہے۔ ترجیح مذکور ہی
کو ہے۔

صاعقہ بار۔ بھلی گرانے والا، فارسی ہفت
فصیح، رائج۔
قول فیصل۔ صاعقہ بار، تلوار کی بھی صفت ہے
شعرا و تیغ صاعقہ بار کی ترکیب سے نظم کرتے ہیں صاعقہ
شعلہ بار بھی شعرا نے نظم کیا ہے۔

دیکھوں تو کون روکتا ہے میرے وار کو
کھینچا یہ کچک صاعقہ شعلہ بار کو
صاعقہ باری۔ بھلیاں گرانا، فارسی، موت
تعلیم یافتہ طبیب کی زبان۔

قول فیصل۔ تلوار کی تعریف میں شعرا نظم کرتے ہیں
اے اے وہ اس کی صاعقہ باری خدو خدو
جل جہنم کے خاک ہو گئے تار کی ادھر ادھر آج
صاعقہ چمکنا، سکوندا چمکنا، بھلی چمکنا، اردو صرف
فصیح، رائج۔

میں گرفتار نفس وہ مرغ آتش بال ہوں
صاعقہ چمکا فلک پر جب کوئی پرار دیکھا
صاعقہ زار۔ صاعقہ بار، بھلی گرانے والا، فارسی
تعلیم یافتہ طبیب کی زبان

خوارہ خیز تھے جو ہر تڑا میں صاعقہ زار
پاہ شام تھی چاروں طرف جو شعلہ کنا
صاعقہ طور۔ وہ بھلی جو کوہ طور پر چمکی تھی اور
جس کی روشنی سے جناب ہو گئے بے ہوش ہو گئے تھے فنا کا
ترکیب تعلیم یافتہ طبیب کی زبان
دل میں چوستہ ہوئی تھی چمکے دوزا دل

۷۷ ویں شوخ نظر صاعقہ طور نہیں حیرت انگیزی
صاعقہ فتنہ فتنہ۔ تلوار کی تعریف میں بھلیاں گرانے
والی۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبیب کی زبان
دو چار وار وار کے دکھلا یا عر و جاہ
یوں صاعقہ لگن ہوئی شمشیر بے پناہ
صاعقہ کردار۔ بدو تلوار جس میں بھلی کی جھٹکی ہیں
تیر تلوار فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبیب کی زبان۔
آہن یہ بھی رکتی نہ تھی وہ صاعقہ کردار۔ (تین)
صاعقہ گرانہ۔ بھلی گرانہ۔ اردو، صرف، تعلیم
یافتہ طبیب کی زبان۔

دل پر گرے گا صاعقہ کب مثل کوہ طور
آنکھیں ہماری ہوں گی تری جلوہ گاہ کب
صاعقہ۔ کھرا، بے پناہ، خالص، عربی، صفت
فصیح، رائج۔

محفل صاف۔ نہ معلوم کیا بات ہے آج بے میں پانی
صاف نہیں آ رہا ہے۔

صاف۔ شراب، صافی، فارسی، مذکر۔
یہ یا شکر کر کے ساتی سے آتش
درد اس میں ہوا کہ صاف ہوا (فرنگ اثر)
قول فیصل۔ اب ان منوں میں نہیں بولتے۔

صاف۔ اہل، مصفا، شفاف، براق، اردو
صفت، فصیح، رائج۔

محفل صاف۔ لکھنؤ میں حسنا و جون ایسے صاف کپڑے
دھو کر لاتی تھی کہ دیکھا کیجئے۔

صاف۔ جس میں وجہ نہ ہو۔ بے عیب، اچھوتا
اردو صفت، فصیح، رائج۔

ع صاف ہو ہے تیرا نہ کامل میں کھنکھ رہا
صاف۔ صاف گو، راست باز، اردو صفت
غیر فصیح، رائج۔

صوت ، متردک

عالم عالم جمع تھے خوابی جہاں صافا ہوا
گرچہ عالم اور کو اب وہاں یہ عالم کہاں

صاف آواز :- پوری آواز ، دود کی جہ آواز
پورے طور سے سنائی دے ۔ اور دھڑکتا ، فصیح ، راسخ

محل صفت :- کل رات کو تم لاؤ ڈھپک پر گرجت دود
پڑھ رہے تھے لیکن یاں تک صاف آواز آ رہی تھی ۔

صاف بات :- کمری بات ، بے لگ بات ، حق بات
اور دھڑکتا ، فصیح ، راسخ ۔

اگر وہ پاک باطن میں اگر وہ دل کے اچھے ہیں
برابر گزرا ہوا صاف باتوں کا نہ انہیں گے شینا

صاف باطن :- صاف دل ، پاک باطن جس کے
دل میں کسی کی طرف سے کینہ نہ ہو ، فارسی ترکیب صفت

فصیح ، راسخ ۔
صاف باطن ہوں نظر آ رہے ہیں مجھ کو صاف
گو میں پردے کے اوپر اور وہ اُدھر بھیجے ہیں

صاف بچنا :- بالکل بری اسے جرم ثابت ہونا
کو رہے نہ بچا ۔ بے دانہ بچ جانے اور دھڑکتا ، فصیح ، راسخ

محل صفت :- پولیس نے پچانے کی تو بت کو شش کی
لیکن وہ قتل کے مقدمے سے صاف نکل گئے ۔

صاف بولنا :- صحیح تلفظ ادا کرنا ، روانی اور
مشاطی کے ساتھ بولنا ۔ اور دھڑکتا ، فصیح ، راسخ ۔

محل صفت :- مدد اس میں چھوٹے سے چھوٹا بچہ بھی
بہت صاف انگریزی بولتا ہے ۔

صاف بیان کرنا :- حلائیہ بیان کرنا ، کچھ نہ
چھپانا ۔

قول فیصل :- تکرار کے ساتھ صاف صاف بیان
کرنا زیادہ بولتے ہیں جیسے انہوں نے اپنے بچے کی حالت

صاف صاف بیان کر دیے ۔

صاف پانی :- آب زلال ، ستھرا ہوا پانی
اور دھڑکتا ، فصیح ، راسخ ۔

محل صفت :- چٹے کا صاف پانی آئینے کی طرح چمک
رہا تھا کہ کی مٹی تک نظر آ رہی تھی ۔ کتا منہ میں روٹی

کا ٹکڑا دبا ہے ہوئے کنارے کنارے چلا جا رہا تھا
یہ ایک اپنے سایے کو دیکھ کے سمجھا کہ کوئی دوسرا کتا وہاں

لے جا رہا ہے ، فوراً جھپٹ پڑا ۔
صاف پڑھنا :- مدافعی سے پڑھنا ، رک رک کے

نہ پڑھنا ، پڑھنے میں صاف صحیح الفاظ ادا کرنا ، اند
صرف ، فصیح ، راسخ ۔

محل صفت :- ابھی تک تم قرآن مجید ، کتب انک کے
پڑھتے ہو کہ شش کر دے صاف پڑھنے لگو ۔

صاف ٹکڑا توڑ کے جواب دینا :- گستاخی کے
ساتھ جواب دینا ، اور دھڑکتا ، فصیح ، راسخ ۔

صاف ٹکڑا توڑ کے دیتے ہیں کارندے جواب
جو بہت دے اس کا کھنا ہو جو کم دے ہو خوب

قول فیصل :- لکھنؤ کی عورتیں اب اس محل پر
ٹکڑا توڑ کے ہاتھ پر رکھ دینا بولتی ہیں ۔

صاف جواب :- قطعی انکار ، بالکل انکار
اور دھڑکتا ، فصیح ، راسخ ۔

فہمت کا یہ کھاسے کہ پایا جواب صاف
جس سے کہا کہ پائے کا خد برائے خط

صاف جواب دینا :- بالکل انکار کرنا ،
ٹوک جواب دینا ۔ اور دھڑکتا ، فصیح ، راسخ ۔

پچھلے ہی دے چکا ہوں میں انکو جواب دینا
سمجھا میں اب جو یا رہا ہے بے شوق ہوں

صاف جواب ملنا :- کسی سوال کے جواب میں
انکار دینا ۔ اور دھڑکتا ، فصیح ، راسخ ۔

شرف سے دستخط یا رکے پھر مسدوم

جواب صاف مانکھ کے جب سوالی کیا آتش
صاف چھوٹنا :- بے داغ چھوٹنا ، باعزت

طور سے بری ہونا ، اور دھڑکتا ، فصیح ، راسخ ۔
محل صفت :- تم اس دنیا کی عدالت سے تو صاف

چھوٹ گئے مگر یا د رکھو خدا کی عدالت تمہیں ہرگز
ہنیں چھوٹے گی ۔ اپنے کے کی سزا ایک دن ضرور

پاؤ گئے ۔
صاف خط :- وہ تحریر جو بے تکلف پڑھ

جائے ۔ وہ خط جو گھسیٹ نہ سکھا ہوا ہو ۔ اور
صرف ، فصیح ، راسخ ۔

محل صفت :- ماخوذ اللہ رب تمہارا خط بہت
صاف ہو گیا ہے ۔

صاف دل :- بے ریا ، بے کینہ ، فارسی صفت
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

صاف دل ہو تو سیر کا ر نہ کھلا کے گا
روز روشن پہ کرے گانہ کوئی تمہیں

قول فیصل :- صرف نور القفات نے صاف ضمیر
اور صاف طبع ، بھی انہیں معنی میں لکھا ہے جو

اب عام طور سے راسخ نہیں ہو ۔
صاف دلی :- دل کی صفائی ، دل میں کسی

شتم کا برا خیال نہ ہونا ۔ فارسی صفت
علمان ہوں جس سے صاف دلی ہو مرثیہ شاعر

صاف دیدہ :- بے حیا ، بے حیرت ،
ڈھیٹ اندھ ۔ اور دھڑکتا ، فصیح ، راسخ ۔

ج پڑ دیدے ہوں زگر ترے تو کیا مٹا دیدے ۔
صاف دینا :- میرٹوں یا کپڑوں کو ایسی

دوا دینا کہ بیٹ کے ذریعے ان کی جربہ چھٹ
جائے ۔ اور دھڑکتا ، فصیح ، راسخ ۔

کی کھلا ج ۔

صاف رکھنا: کوڑے کرکٹ گرد و خراب سے پاک رکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محفل صاف: جہاں پر رہتے ہو کم از کم وہ جگہ صاف رکھا کر دیکھا جہاں بیٹھا ہو دم لائے بیٹھا ہو۔ قول فیصل: طہارت نفس دل کی پاکیزگی کے لئے بھی بولتے ہیں۔

صاف رکھنا: بے کدورت رکھنا جیسے دل صاف رکھو۔ (لورالغات)

قول فیصل: یہ بھی کھ دینا چاہیے تھا کہ لفظ دل اس محاورے کا خاص جزو یعنی دل صاف رکھنا جب کہ پیش کردہ مثال: دل صاف رکھو سے واضح ہو رہا تھا صاف رکھنا ان معنی میں بالکل رائج نہیں۔

صاف رہے پاک رہ: حباب ٹھیک رکھنے کے موقع پر بولتے ہیں۔ صاف رہنا اہم صاف رہے تو کچھ ڈر نہیں۔ (اردو مثل لورالغات)

قول فیصل: صاحب فرنگ اٹھ گتے ہیں کہ لکھنوی کہتے ہیں پاک رہ بے پاک رہ دونوں لکھنویوں میں تافہ بھی ہوا ہو گیا۔ پاک اور جیسا کہ اگر اب بہت کم کے ساتھ زبانوں پر ہو۔

صاف زبان: سلیس زبان جو فوراً سمجھ میں آجائے۔ اردو، فصیح، رائج۔

کیا پہل سمجھاؤ تو اس صاف زبان کو گرامر جنم لے کر زبان فرض وقت پر (عبرۃ الغافلین)

صاف زبان چلنا: جلدی جلدی زبان چلنا جلدی جلدی بولنا، تیزی کے ساتھ کلام کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

قطع سخن وہ کیوں نہ کرے بہ گمان صاف تبصری کی طرح جس کی علیحدگی زبان صاف صاف ستھرا: بہت صاف، اردو، صفت، مذکر

غیر فصیح، رائج
محفل صاف: ایک اندر چپے اندر بادام کی کھجور پکاتا تھا بادام کے سفید اور صاف ستھرے چادر بنا تھا اور پستے کی وال بنا تھا اور اس نفاست سے پکاتا تھا کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ بہت نفیس پھر اش کی کھجور کی ہو۔ (تقریم نرود منبر ندان اردو) قول فیصل: کرنا کے ساتھ اس کا صاف تھا۔

بھاڑ کے اپنے ہال سے سبیل کوئی صاف ستھرا بستر لگی (عرف الفتنہ)

اب رکھنا کے ساتھ صاف کرتے ہیں جیسے گھر صاف ستھرا رکھنے سے باری نہیں آتی۔

صاف شجر: وہ شجر جس میں کوئی گنبد نہ ہو اور مطلب بے تکلف گھومیں آجائے۔ اردو مذکر فصیح، رائج
محفل صاف: میں نے کہا کہ بعض شجر صاف ہی نکلی جاتا ہے تو قیامت ہی کر جاتا ہے۔ (آب حیات)

صاف اشعار کی اور مذاکوں سے ورثہ اور کیا جو دل صاف شجر کے گھر میں (شکار) صاف شفاف: بہت صاف، بالکل آئینہ، اردو، صفت، فصیح، رائج۔

محفل صاف: اتنے میں شاہ صاحب نے ایک صاف شفاف چوڑے پرنگی بچھائی اور اس پر دراز ہو کر مذاہبات کرنے لگے۔ (ضمانہ آزاد) قول فیصل: درمیان میں داد عطفہ داخل کر کے صاف و شفاف بھی کہتے ہیں۔

صاف و شفاف و مستفاد دل بے کینہ و کم نہ ذرہ ہو دی الفت، دیرینہ و فصیح

صاف صاف: بے ناگ و کلم کھلا، واضح طور سے، اردو، فصیح، رائج۔
پردہ حفظ رقیب کا تھا وہ بھی اٹھ گیا

اب کل سے کالیوں کی جو بچھاڑ تھیں سحر صاف صاف: گنبد سے پاک، بالکل صاف (اردو، فصیح، رائج)۔

محفل صاف: آپ سینے تو ذری اس رد کی کھجور آگرے میں تھا..... یہاں جو آیا تو اس نے صاف صاف کہہ دیا کہ کیوں چوری کر کے آیا ہے (ضمانہ آزاد)

صاف صاف: سفید، بے داغ، نکھر ہوا (اردو، فصیح، رائج)۔

باقی پلاؤ سے ساغر بلوڑیں شرب کیا پانڈی ہے صحن گلستان میں کھانا

صاف صاف: سانا، بے نقط سانا، کالی دیا، کھری کھری کہنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

کوئی پار صاحب انجمن ہے کچھ سنا تا ہو پر مٹا صاف صاف (داغ)

صاف صاف: کھانا، بڑا کھانا، واضح طور سے کہنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

پہرے ہیں بے قرار بہت بیری ماہ میں کہنا جو صاف صاف ہی جو ش نقش پا (داغ)

قول فیصل: اس کا ایک مفہوم ہے مردی کے ساتھ کلم کھلا کہنا۔

داغ اور سننے شکوہ وصل رقیب پر کو (داغ)

وہ صاف صاف کہتے ہیں غرضت کہاں اب اب بغیر تکرار کے صاف کہنا، زیادہ زبان پر ہو

صاف طینت: دل کا صاف، صاف

صفت، قلیل الاستعمال
اٹھائی کیا کیا نہ میں نے زحمت مگر نہ کی ترک اس کی رفت رہ ہمیشہ میں صاف طینت کبھی نہ دل پر چھایا رویا (بجر لکھنوی)

خوب فیصل۔ اب ان معنی میں پاک لطیف نسبت
نہ زیادہ ہو۔

صاف کر جانا۔ سب کھا جانا، سب پی جانا، بک
نہ چھوڑنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج

غم کے خم صاف جو کہ جاتے تھے وہ باتوں میں
ذکر خیر آج تک ان کا جو خرابا توں میں آئیر

صاف کر دینا۔ صاف کرنا کی تکمیلی صورت،
اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صاف۔ تم یہ چاندنی صاف سے دھو کے خوب
صاف کر دو ہم تمہیں ایک روپیہ مٹھائی کھانے

کے لئے دیں گے۔
صاف کرنا۔ دھونا، میل کچیل نکالنا، اردو

صرف، فصیح، رائج۔
جان و گے مری یا زہر کا تم رکھو گے صوف

زخم دل کو جو مرے کتے ہوز کھا رہے صاف
صاف کرنا۔ آلودگی سے پاک کرنا، اردو

صرف، فصیح، رائج۔
اس قدر بڑھتے ہیں درخت ان میں ہمارے خون

گھڑیں کانٹوں کو کیا کرتے ہیں ستارے مٹا
صاف کرنا۔ نقل کرنا، سودے کو ٹھیک کر کے

لکھنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صاف۔ غرض پہلے غرضیں صاف کرنی شروع

کیں۔ اس خطا کا مجھے اقرا ہو کہ کام کو میں نے
بار کیا مگر! طہیان کیا۔ (آب حیات)

صاف کرنا۔ بھنگ کو کاٹ کر میدان بنانا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صاف۔ اکثر ان میں دیے ہرے کہ جنگل
کے صاف کرنے کو اٹھتے تھے اگر اس میں دیر

کا دل نہ لگاؤ۔ (آب حیات)

صاف کرنا۔ چارو دینا، کوڑا کرکٹ لگانا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

صاف کرنا۔ صاف کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج

محل صاف۔ اس سال تو مہینے نے گھر کے گھر کو دیکھ
صاف کرنا۔ شق کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج

محل صاف۔ اگر تمہیں اپنا خط صاف کرنا ہو تو کسی
کتاب کا ایک ایک صفحہ روز نقل کر لیا کرو۔

خوب فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ بھی ہم
صاف کرنا۔ روانی ہم پہنچانا، تیز رفتاری سے

کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صاف۔ میں اپنا ہاتھ صاف کرنے کے لئے روز

کچھ نہ کچھ لکھتا رہتا ہوں۔
صاف کرنا۔ بے باق کرنا، ادا کرنا، کچھ باقی

نہ رہنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔
محل صاف۔ آپ مہینوں سے ہمیں ددرا اردو میں

آج آپ ہمارا حساب صاف کر دیجئے۔
صاف کرنا۔ اخراج مراد یا ادا، تکلیف کا

کالنا۔ اردو صرف، رائج۔
محل صاف۔ ولادت کے بعد زچہ کو پیٹ صاف

کرنے والی دوا میں دینا بہت ضروری ہو۔
صاف کرنا۔ قتل کرنا، مارنا، اردو صرف

فصیح، رائج۔
محل صاف۔ اس کی تمہارے آن کی آن میں صفیں

کی صفیں صاف کر دیں۔
صاف کہہ دینا۔ سچ کہہ دینا، سچ سچ بتا

دینا، سچ سچ کہہ دینا، اردو صرف، فصیح، رائج
حقہ میں یہ نہیں ہے غرور

صاف کہہ دے جو نہ خود معلوم مرزا رسوا

صاف کہنا۔ بلا دروغیت کہنا، واضح
طور سے مفصل کہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

کسی کی چشم سخن گو یہ صاف کہتی ہو
کرے اشارہ سرگاہ سے ناتواں فریاد شہور

صاف گزرنا۔ نفاذ سے گزرنا۔ بالکل کھانا
کو نہ ملنا۔ اردو صرف

مرغان قفس کو نہ تو انا ہے نہ پانی
صیاد گزرتے ہیں انہیں آٹھ پر صاف (روز الفات)

قول فیصل۔ اہل نگہ نہیں بولتے۔
صاف گوئی۔ صاف صاف کہنا۔ فارسی

ترکیب، موث، فصیح، رائج۔
صاف گوئی سے مکدر ہو جو ان انا اے شہور

رد و بد کس کے کردن تقریر شیت آئینہ شہور
صاف منہ پر کہنا۔ کسی کے رد و بد علانیہ کہنا

اردو صرف، فصیح، رائج۔
ہر اک کا جب ہر صاف منہ پر کہتی ہو

کے گی کیا مرے حق میں زباں نہیں معلوم
صاف میدان پانا۔ کسی کو بالکل تہنائی

کے عالم میں پانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج
ان کو خلوت سرا میں بے پردہ

صاف میدان پانے کے دیکھ لیا
صاف فرین۔ (فتح اول کسر سوم) پاؤں کے گئے

کی ایک رنگ کا نام جس سے نصید کے ذریعے جسم کے
ذہریں حصے کا خون لینے ہیں۔ عربی مؤنث، اطبا

کی اصطلاح۔
صاف نکل جانا۔ حد نہ یا ضرورت سے محفوظ

رہ کر نکل جانا، بہت سے آدمیوں یا خطرناک مقام
جلد بچ کے نکل جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صاف۔ دشمنوں کی صفوں کو چیرنا ہوا

گھوڑا اس بار صاف نکل گیا۔

صاف نکل جانا۔ ایک اکل اکل کر جانا، وقت بھر کر جانا، اردو صرف، مترادف۔

لاکھ ہونے کا وعدہ لیکن وقت پر صاف نکل جائیں گے۔

صاف نہ۔ فائدہ دینا، شکاری جانور کو شکار کرنے کے واسطے بھوکا رکھنا، گھوڑوں کو بلند پروازی یا ہلکا ہونے کے واسطے بھوکا رکھنا۔

اپنے خیالوں کی آواز میں جو خبر لیتے ہو، ان کو صاف نہ کر دیتے۔
قول فیصل۔ ان گھوڑوں نہیں ہوتے۔

صاف نہ۔ سر سے ہاتھ دھنے کا کپڑا جسے سکھ یا کمالیہ منترہ بانٹتے ہیں، مندرسا، پڑی، نرنگ، مندرسا، **قول فیصل**۔ یہ لفظ اردو کی اس کا رسم الخط سبھا ہے ہوز کے الف سے ہونا چاہیے۔

صاف ہونا۔ دل پاک بننا، پاکیزہ رہنا، اردو صرف، تلمیل الاستعمال۔

کہوں نہیں تم مجھ سے میری جان صاف ہے۔
ماہیے انسان سے انسان صاف ہے۔
قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت صاف ہونا، بھی کی کے ساتھ رائج ہو۔

مکس آئینہ کا شیش ان سے کہے
صاف ہو جاؤ گے کہ دوسرے سے

صاف ہونا۔ پاکیزہ ہونا، پاکیزہ رہنا، اردو صرف، تلمیل الاستعمال۔

روتا ہوں غم میں کسی آئینہ رو کے اب
ہوں کیوں نہیل، تنگ سیرے مکان صاف
صاف ہونا۔ زبان کی نیرت، رواں رہنا، زبان چلنے لگانا، تیزی آنا، اردو صرف، تلمیل الاستعمال۔
کہتا ہوں میں کہ اب میری تفسیر کچھ بتا

کتا بڑھتی ہوئی تھوڑی زبان صاف میری
صاف ہونا۔ کسی چیز یا آدمی کا باقی نہ رہنا، ختم ہو جانا، اردو صرف، تلمیل الاستعمال۔

ضرورت کی دھوم تان سے تاقات ہو گئی
جو صفت ہے صفت بڑھی صاف ہو گئی

صاف ہونا۔ حساب کے ساتھ، پاک ہونا، بیان ہونا، اردو صرف، تلمیل الاستعمال۔
محفل صاف۔ ہمارا حساب ابھی صاف نہیں ہوا ہے۔
صاف ہونا۔ کھانا، بادل اور غبار کا دور ہونا، اردو صرف، تلمیل الاستعمال۔

محفل صاف۔ آج آسمان صاف ہو خوب ستارے
نکلے ہوئے ہیں۔

صاف ہونا۔ سورتے کی نقل ہونا، درست کر کے لکھا جانا، اردو صرف، تلمیل الاستعمال۔

مشغلہ ہے یہ جناب دماغ کا
ہو رہا ہے آج کل دیوان منہ

صاف ہونا۔ خط یا تحریر کے لئے، صفائی آنا، خوش اسلوبی پیدا ہونا، اردو صرف، تلمیل الاستعمال۔
محفل صاف۔ اب تمہارا خط ماشاء اللہ بہت صاف ہو گیا ہے۔

صاف ہونا۔ رباؤں کے لئے، منہ اجاگر ہونا، چلنا، اردو صرف، تلمیل الاستعمال۔

محفل صاف۔ ابھی کل تک ڈاڑھی رکھے ہوئے تھے
آج جو دیکھا تو دونوں کٹے صاف ہیں ایک بال بھی نہیں۔

صافی۔ صاف، کھرا، پاک، بلاکدورت، عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

دہن صافی مجھے آئینہ صافی کھلا
طبع رنگین ہے کہ باہر سرچشما بل نفی صافی

قول فیصل۔ ترکیب ہی کے ساتھ اس کا استعمال زیادہ ہو۔ جیسے صافی طینت، سینیہ صافی وغیرہ۔

خ آئے کو سینیہ صافی نے دکھایا رو دوت آتش
ایک سنی بنے رہا بھی ہیں جیسے صوفی صافی۔ اس لفظ کا مادہ صوف ہے۔

صافی۔ وہ کپڑا جس میں شراب، دوا، ہنگ وغیرہ چھانتے ہیں، نازی، دوت، طیل الاستعمال۔
قول فیصل۔ صافی یعنی شراب بھی ہو جو فارسی ایک نادر ہے۔

در دل کش بفر۔ حشر صافی
نہا در در شک شفا فی ظہور

اردو میں اس کپڑے کو بھی صافی کہتے ہیں جس سے باغیچے چرلے کے اوپر سے دیکھنے کا کام لیتے ہیں۔ چونکہ یہ کپڑا بہت میلا ہوتا ہے اس لئے عورتیں بہت سیلے کپڑے کو بھی صافی کہہ دیتی ہیں۔

صافی طینت۔ نیک طینت، پاک دل، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

خیر میں ہے کہ صافی طینت رکھ کے نظریہ اور خیریت غرق حیا ہیں لازم و کوثر سر بزمیں میاں وہ طوبی
صافی مشرب۔ صاف دل، پاکیزہ، فارسی ترکیب، تلمیل الاستعمال۔

ہو یہ دور کہ ہر صوفی صافی مشرب
رقص رستاں میں ہو و جہان شامی حال

صاف پیر۔ اصل یہ ہو، حقیقت پیر، اردو صرف، تلمیل الاستعمال۔

صاف پیر ہے عبت آئے تھے خاک کے گھر میں
نہا خاک بھی اور باب صفا کے گھر میں

صالح۔ (بکسر دم) نیک، اچھا، نیکو کار، نیکی کرنے والا، عربی صفت، صبیحہ اسم فاعل تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

میں تیرے لگا یا بنت ایوب کو گاہے
تب تھا جوان صاحب اب پرے کدہ ہو
قول فیصل : تائید کے لئے صاحب کہتے ہیں جیسے
نہ صاحب۔
صاحب : قوم شہ کے ایک پیر کا نام جن کی دعا
سے ایک ناکہ پیار سے پیدا ہوا تھا عربی اور راج
یہ میرا دل ناکہ صاحب سے کم نہیں عشق
قول فیصل : صاحب شریح الانشاء نے جناب
صاحب کا شعر، جناب شریح تک اس طرح لکھا ہے۔
صاحب بن عبد بن طاہر بن آدم بن سام بن نوح
علیہ السلام۔
نصائح صاحب : صاحب کی جمع : اچھے کام عربی
سودت۔ (ذواللغات)
قول فیصل : باتیں اصنافت کی عربی ترکیب
عربی میں لفظ کبھی کبھی بول دیتا ہے۔
صاحب اعمال : کو کا اور خوش اعمال، جناب
صاحب پیر کی طرح خوش اعمال، عربی الفاظ فارسی
ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
وہ سیکھو اور دانت رخ : داد و اسکاں
وہ سیال و ش و موی کف صاحب اعمال فتن
صاحبیت : دیکر سوم، خاموش چپ چاپ
عربی صفت : اسم فاعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
بتوں کی طرح سلاطین و ہرہرہ صامت
نہ سامد کی جو قوت نہ قوت گفت و ہرزہ کھنکھ
قول فیصل : صاحب ذواللغات نے لکھا ہے کہ تسنے
پانڈی سے بھی مراد ہوتی ہے : گران معنی میں اور وہ
بہ راج نہیں۔
صانع : داد کبر سوم، کاریگری کرنے والا
پیشہ ور، عربی۔ (ذواللغات)

قول فیصل : اور وہ میں تصنیف کہتے ہیں۔ یہ بھی عربی
لفظ ہے۔
صانع : پیدا کرنے والا، بنانے والا، پروردگار
عالم کی صفت، فارسی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
جب حدوت جہاں کا ہے انکار
فاک صانع کا پھر رہا اقرار نظم جالبانی
صاحب جن وہ صانع نے بنایا ہے تجھے
حسرت بندگی آزاد کیا کرتے ہیں آتش
صانع عالم : دنیا کا پیدا کرنے والا پروردگار
عالم و خدا، فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
منکر میں ذات صانع عالم کے ہرے
ناجہوں کا علی ہے فقط لا الہ الا انت
صانع قدرت : پروردگار، خدا، فارسی
ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان تلیل الاستعمال
امیر صانع قدرت کا کھیل ہے دنیا
بنانا کے مٹانی ہیں صورتیں کیا کیا امیر
قول فیصل : صاحب ذواللغات اور فرنگ آصفیہ
نے صانع حقیقی اور صانع مطلق اور صانع لطیف
بھی لکھا ہے لیکن تعلیم یافتہ طبقہ صانع مطلق اور
صانع حقیقی تو کبھی کبھی بول دیتا ہے لیکن صاحب لطیف
بالق نہیں بولتا۔
صائب : رساء، ٹھیک عربی، صفت تعلیم
یافتہ طبقے کی زبان۔
محل صائب : آپ کی رائے بہت صائب ہے۔
صائب : میرزا محمد علی مصنفانی کا تخلص
صائب ایک عزیز خاندان کا آدمی تھا اس
کی ولادت تبریز میں ہوئی لیکن نشو و نما اور تعلیم
تربیت مصنفان میں حاصل کی شہر شاعری سے
اس کو قدرتی ماسبت تھی باوجود شاعری کے

صائب پر زہری خیالات بہت غالب تھے۔ آغاز
شباب میں حسین کا سفر کیا، دہلی کے بعد مشہد
مقدس کی زیارت کی۔
صائب نے شاعری کی باقاعدہ تعلیم حکیم رکا مسیح
کاشی اور حکیم شفا علی سے حاصل کی۔ ہندوستان
کی فیا صیوں کے غلطے سے تمام ہندوستان گونج رہا
تھا۔ صائب کے دل میں بھی شکر یک پیدا ہوئی اور
تجارت کے ذریعے سے دلی آیا اور شاہ جہاں کے
دربار میں رسائی حاصل کی۔ ہزاری منصب اور
مستعد فاضل کا خطاب عطا ہوا۔ یہیں ظفر خاں
سے ملاقات ہوئی۔ شہدہ میں شاہ جہاں نے
دکن کا رخ کیا۔ ظفر خاں بھی اس سفر میں ہم سفر
تھا اور میرزا صائب اس کے ساتھ تھا۔
صائب کے باپ کو صاحب بنایت محبت تھی اس
زمانے میں ہندوستان کی آمد و رفت محولی بات نہ تھی
تاہم جو شہر الفتن، برس کی عمر میں میرزا کے پاس
ہندوستان کا سفر اختیار کیا اور پیارے بیٹے کو گھر
سے جانا چاہا۔ میرزا کو مجھ آغز خاں سے رخصت
کی استدعا کرنی پڑی۔ اسی زمانے میں جب کہ
شہدہ تھا شاہ جہاں نے دکن سے آکرے کا
قصہ کیا اور ظفر خاں کشمیر کی صوبہ داری پر
ممتاز ہوا۔ میرزا صائب اس کے ہمراہ کشمیر آیا
اور باپ کے ساتھ وطن کو واپس گیا ایران میں
ایسے جوہر قابل کے لئے قدر و ثانی کی کیا کمی تھی
سلاطین صفویہ نے بڑی عزت و احترام سے
انہوں کو ملکہ لیا۔ میرزا نے بھی ان کی طرح میں
پر زور تھا مد گئے۔ شاہ عباس ثانی نے اسے
ملک الشرا خطاب دیا۔
میرزا نے اگرچہ اخیر زندگی تک ایران

قدم باہر نہیں نکالا۔ تاہم ہندوستان کی فیاضیاں
وہ وہ کر یاد آتی تھیں۔ جب نواح بفرخانی آغا
عہد عالمگیری میں دورِ اوسم مقرر ہوا تو میرزا نے یہ
شعر لکھ کر بھیجا ہے

دورِ دستان را با حسان یاد کردن ہمت است
دور نہ ہر نخل ہے پائے خود شمرنی انگشت
جعفر خاں نے پانچ ہزار روپے اور بقول پانچ
ہزار اشرفیاں بھیجیں۔

صائب نے طے شدہ میں بمقام مسلمان و خوات
پائی۔ صائب وفات یافت۔ تادمہ تاریخ پور میرزا
کے صاحبیت مرثا کا یہ مطلع روح نژاد پر کندہ کر دیا گیا۔
در پیچ پردہ نیست نباشد نوائے تو
عالم پر است از تو خالی است جا تو

مرزا نہایت خود دار، پابند و منع، پاکیزہ اور کمر المراج تھا۔
مرزا نے ہر قسم کے اصداف سخن میں طبع آزمائی کی
ہی۔ قصائد متعدد ہیں۔ ایک چھوٹی سی زمزمہ مثنوی بھی
ہی اور غزل تو اس کا خاص فن ہے لیکن قصائد اور
مثنوی کم تر ہے۔

بہر زرا صاحب کا خاص انداز تخیل و تخیل کا طریقہ
میلے بھی تھا لیکن صائب نے اس کثرت سے برتا کہ اس
کی خاص چیز ہو گئی۔ علاوہ بریں شعرا عام مضامین
میں تخیل سے کام لیتے تھے۔ صائب نے اخلاقی
مضامین کے لئے خاص کر دیا۔ (ماخذ از شعر تجسم)
صائب الراے :- اچھی صلاح دینے والا
جس کا مشورہ درست ہوتا ہو۔ عربی ترکیب صفت
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صبر :- اس معاملے میں ہم حکیم صاحب سے
صلاح لودہ بہت عارف الراے انسان ہیں۔
صائب در چیز می شکند قدر شعر را

تحتیں ناشناس سکوت سخن شناس
صائب شعر نہ سمجھنے والے کی تعریف اور شعر سمجھنے
والے کی خاموشی ان دونوں چیزوں سے شری قدر
کم ہو جاتی ہے۔ فارسی مقولہ تعلیم یافتہ طبقے کے زبان
از رنگ اقبال
صائب :- وہ شخص جو روزے سے ہو۔ عربی دیگر
اسم فاعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

باقی جو انسان کو جو بہائم
مصلیٰ ہیں لہٰذا جس کے نہ عام
قول فیصل :- رہنا کے ساتھ مصائم رہنا،
اس کا صرف ہے۔

علاوہ ماہ روزہ کے بھی دایم
ایام دیں رہا کرتے تھے صائم (مراج المصائم)
صائم الدہر :- ہمیشہ روزہ رکھنے والا عربی
ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
صائم المنہ سار :- دن کو روزہ رکھنے والا
عربی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل :- زیادہ تر قائم السیل کے ساتھ
لا کے صائم انسان زبانوں پر ہے جیسے : گو فلک
جفا پسند اس گرمی کے گزند میں بھپا را دے دے
کے ہم کہ جلاتھا لیکن یہ آنکھ کب جلنے والی تھی۔
صائم انہار وقائم السیل پاتا تھا۔ (اشک مرمی)
صائب :- وہ پروا ہوا جو کھلی رات کو چلتی ہے
جس کو فاقی میں باد بار کہتے ہیں۔ زبور کا لقیض
بعض لوگوں کے نزدیک وہ پروا ہوا جو موسم بہار
میں چلتی ہے، فین صاحب نے کچھ ہوا خدا جانے
کیوں کر اود کہاں سے نکھدیا۔ عربی، ہونٹ۔

فتاوتگی جلوت سے بنتی ہے شبنم
صبا جو شبنم کے پردے میں جاگتی تو
دگر رنگ صنف

صائب :- وہ پروا جو شرق سے چلے، پروا ہوا
وہ پروا جو صبح کو چلتی ہو۔ عربی، صبح، رانج۔

وہ سوئے گور و زبان کو کھنچے آتے ہیں
- حصول دامن میں کے ساتھ صبا ہوتی ہے
صائب :- میرزا علی ولد میرزا علی گھڑی خواہ زادہ
ازرف علی کاغذی شاعر آتش، شام خوش، شمسہ میں انتقال کیا

صباح :- (بفتح) صبح، بڑا کا، جسری
مرث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صباح بختیہ بالیقین بختی
مر ذی قعدہ کی وہ گیارہویں
قول فیصل :- ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

صباح عید ہوئی ساقیا تراب چلے
نیش تر کہیں رخسار آخاب چلے

صباح الخیر صاحب حکم بالخیر
دعا، صبح کی دعا کے طور پر یہ جملہ بولتے ہیں یعنی کچھ
صبح مبارک اور اچھی ہو۔ عربی۔ (فد اللغات)

قول فیصل :- عربی دال طبقہ اس محل پر
صبیحکم اللہ بالخیر بولتا ہے۔

صباح حوت :- درفتح اول درم و چارم ملاحت کا
خوبرونی، سفید رنگ ہونا، گورا پن، عربی، ہونٹ
فصح، رانج۔

محل صبر :- یہ یورپین لیڈی صاحب حسن و جمال تھی
..... اور وہ جو بن وہ بھپن کہ خدا کی قدرت مجسم
نظر آتی تھی، صبا حوت دو بہت صوفی ہوتی
جاتی تھی۔ (رسانہ آزاد)

قول فیصل :- یہ لفظ صرف انسان کے لئے مستقل
ہے گو رے آدمی کو صبا حوت والا کہتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ زبان

سبزہ رنگی ہو تری اسادہ نگار می پرتی
دگر کھائے ہوئے جیسے ہیں مباحہ دے (زنگھڑی)

صبح بخیر صبح کے وقت سے منسوب، عربی صفت
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

دنیا کی کبھی پروا، رندوں کو چاہیے کیا۔
اک چوہہ صبحی، اک لقمہ صبحی نظم بابا
صبحا خرام (کنایت) تیز رفتار گھوڑا، فارسی صفت
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

صبحا خراموں کی بگلیں مڑیں کدو دربار
حرم کو سے کے چلے اہل کس کدو دربار
صبحا دم (کنایت) تیز رفتار گھوڑا، فارسی ترکیب
صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

خل تقاروش آہستہ صبا دم کی بجا ہو
کم کم یہ نکلتی ہوئی گلشن کی ہوا ہے
قول فیصل: یک، تا صد ادھر ہر کار سے وغیرہ کے
نے بھی کہتے ہیں جیسے - ہر کار سے صبا دم تیز رفتار
... نکلے بے بقا کے ہمراہ دوا فرماتے تھے -

صبا دم (کنایت) تیز رفتار گھوڑا، فارسی صفت
محل صفت: یہ صبا دم ایک اس قدر مضبوط تھا کہ گھوڑوں
سے ساتھ کوس دربارا جا کر ایک ہی دن میں لپٹا
تھا۔ (قدیم شہر و شہرستان ادھر)

صبا دم: رنگے والا، رنگریز، عربی، مذکر (نکر) صفت
قول فیصل: اردو میں مستعمل نہیں۔
صبح: دہانم، فجر، تڑکا، سورج کا وقت، عربی
موت، فصیح، رائج

شب بات جو زلف سیاہ یا رہوئی
حسین صبح بے عیب آشکار ہوئی
قول فیصل: فصحا نے دہی زیادہ تر اس لفظ کے بعد
لفظ کو، علامت مفعول کو حشر ذکر دیتے ہیں یعنی

صبح کہہ کے صبح کو مراد لیتے ہیں۔
صبح نظر آیا تھا صبح دور سے وہ میر

صبح ان ست نکا ہوں کا نہ پوچھو عالم
جن میں تقاروت کا کچھ نشہ صہبا باقی
لفظ میں اس صورت سے زیادہ تر عوام اور خوش بولی
ہیں جیسے آج تہمت دیر ہو گئی صبح چلیں گے
لفظ صہبا لکھو کو (علامت مفعول) کے اذانے کے
ساتھ ہی زیادہ استعمال کرتے ہیں۔

برشام ہوئی صبح کو اک خواب فراموش
دنیا سی دنیا ہے تو کیا یاد رہے گی چلیں
البتہ اس لفظ سے پہلے جب ہر، ہر ایک، کال لفظ
لاگے، ہر صبح کہتے ہیں تو کو، (علامت مفعول) کا اضافہ
نہیں کرتے۔

ہر شب تھی پرستاری ادھام جنوں خیر
ہر صبح تھی درگاہ محبت میں مذاجات لکھوئی
صبح: فجر کی ناز، اردو، موت، دہلی کی زبان
محل صفت: مستحب بھی نہیں سمجھا۔ صبح فجر اور عشاء تو عمر
بھر پڑھی ہی نہیں کیوں کہ صبح سوئے کے وقت تھے (وقت صبح)
قول فیصل: لکھنے میں صبح کی ناز کہتے ہیں۔

صبح اٹھ کر منہ دیکھنا۔ لگ صبح کو سو کر اٹھتے
ہیں تو یا تو اپنا منہ آئینے میں دیکھ لیتے ہیں تاکہ کسی
منہ میں آدھی کا منہ دیکھ کر بدلتی نہ ہو یا اگر کوئی ایسا
شخص قریب تر ہوتا ہو کہ جس کا منہ پہلے نظر پڑے
اور جس کے منہ کے سید و مبارک ہونے کی آواز سن چکا
ہو اس کا منہ دیکھتے ہیں۔

پیری میں بھی فلکے گردن کا نہ اتھا
منہ صبح کو حشر اٹھانے نچل کا (نور اللغات)
قول فیصل: اس صورت میں اٹھ کر کی قید نہیں ہے
جیسا کہ شعر سے ظاہر ہے۔

صبح اٹھ کر منہ دیکھنا: بعض لوگ صبح کو جب
اٹھ کر کھلتی ہے اپنے دونوں ہاتھوں کی پکیریں
دیکھ لیتے ہیں اس کے بعد کوئی کام کرتے ہیں۔ ان
کے عقیدے کے موافق اس عمل کے بعد تا مبارک
آدمی کا منہ دیکھنا چند ان مضر نہیں ہوتا۔ اردو
صبح اٹھ کر کیوں نہ دیکھے منہ جانے آئینہ
یہ صفائی پر نظر آتی ہو صورت ہاتھ میں
صبح اٹھ: موت کا صبح سے استعارہ، نازک
ترکیب، فصیح، رائج

آگئی صبح اٹھ ساقی نہ آیا سے کشتہ
ہو گئیں آنکھیں بڑگ پٹہ مینا سفید
صبح اٹھ: (باضافہ) وہ صبح جس کی کبھی شام
نہ ہو۔ صبح است۔ فارسی، موت، فصیح، رائج

نہ گیسو کا شل اردو نرنگ کا بدل
وہ شام اب رہے یہ صبح اٹھ
صبح است: اس دن کی صبح جس دن خدا
نے تمام رگوں کو بیک وقت پیدا کر کے اپنی
اوہیت کا اقرار لیا تھا۔ فارسی ترکیب صبح رائج

عالم میں وہی ہوا ہے چلتی
جو صبح است کو چلی تھی
صبح: آگیا، صبح ہوا، اردو صفت، تعلیم الاستیصال
کہنا وہ آدھی رات کسی کا چھٹا کے ہاتھ
سے دیکھ صبح آئی گئی رات اب تو چھوڑ دیا

صبح بخیر: حسدیان بخیر صبح علی الصباح
گنا گناٹ پر جاتے ہیں چونکہ یہ منظر محبت حسین
ہوتا ہے اس وجہ سے صبح بخیر خود ہو گئی۔
فارسی، ترکیب، موت، فصیح، رائج
اندر حیر تو کیا کفر ہے اسے رنگ جو کہے
ہے صبح وطن صبح بخیر کے برابر

صبح صبح :- بہت سویرے، سویرے صبح سے پہلے
 علی الصبح - اردو صرف، قلیل الاستعمال
 لائی نادانی سے بولے گل جیسا جو صبح صبح
 کیا مزاج کا گل شب رنگ برہم ہو گیا
 قول فیصل - اس کا لفظ عام بول چال میں
 صبح صبح ہو - اٹھا دھڑکے ساتھ صرف کرتے
 ہیں - جیسے - بی بیٹیاں جیسے بچے سے صبح صبح اٹھنے
 کی عادی :- (فائدہ آزاد)
 صبح صبح کس کا منہ دکھا تھا :- صبح کو سب
 سے پہلے نہ جانے کون سی مخوس صورت نظر آتی
 تھی - جب دن اچھا نہیں گزرتا تو کہتے ہیں -
 اردو جملہ فصیح، رائج
 صبح صبح منہ نہ دیکھنا :- صبح کو اٹھ کر کسی مخوس
 کی صورت پر نظر نہ کرنا - اردو صرف فصیح، رائج
 پیری میں اس لئے میں ننگ کی طرف رخ نہ
 دیکھیں گے صبح صبح منہ نہ دیکھنا اس ننگ کا لفظ
 صبح ظاہر ہونا :- صبح ہونا، اردو صرف
 قلیل الاستعمال
 تو نہ آیا پگھلیں فرقت میں یاں کھیں سفید
 صبح تو ظاہر ہوئی پر سیرا غم نہیں
 صبح قیامت :- قیامت کی سحر، مصیبت کی صبح
 فارسی ترکیب، تونٹ، فصیح، رائج
 اک بلا سحر ملی دوسری آفت آئی
 شب فرقت جوگی صبح قیامت آئی
 صبح کا بھولا شام کو آئے تو اسے بھولا نہیں
 کہتے :- اگر آدمی خرابی اٹھا کر سوز جائے یا جوانی
 کے افسانے سے محبت ہو کہ بڑھاپے میں تو بڑھاپے
 یا ایک وقت کے کام کو دوسرے وقت میں کرے
 تو وہ قابل مواخذہ نہیں اردو قلیل (فرنگی گھنہ)

صبح دم :- صبح کے وقت، علی الصبح، اندھیرے
 نادی، اندر کر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -
 گل گشت باغ میں نظر آیا یہ صبح دم
 اک گل فراز شاخ چمن شکارچہ نظم باغبانی
 صبح روشن ہونا :- صبح کی روشنی اچھی طرح پھیلنا
 اردو صرف قلیل الاستعمال
 منہ چھپا کر گئے ہیں وہ شب کو
 صبح ہوتی ہو دیکھیں کب روشن
 صبح سویرے :- سویرے علی الصبح، اردو
 تونٹ، عوام کی زبان -
 محل صحت - آج تم کو دیر ہوگئی ہو کل صبح سویرے
 آج رات تو کیل صبح سے ملاقات ہو جائے گی -
 صبح شام بتانا :- جلد کرنا، مالنامہ یہاں نہ کرنا
 اردو صرف، دہلی کی زبان -
 صبح شام کرنا :- مال ٹول کرنا، حلیہ حوالہ کرنا،
 اردو صرف، متروک -
 قول فیصل - انھیں معنی میں صبح شام لگانا بھی
 استعمال کرتے تھے جیسے - اچھے آزاد ادب کی چاند
 چڑھے نکاح ہو جائے - صبح شام کہوں لگاتے ہو
 (فائدہ آزاد)
 صبح صادق :- (باہمانت) وہ روشنی جو سورج
 نکلنے سے پہلے پرد کی طرف افق کے کناروں پر ہوتا
 ہوتی ہو، صبح کاذب کی ضد، فارسی تونٹ، فصیح، رائج
 حلب کی صبح صادق کا گاماں جو اس کے قاضی
 سی پر عمل لب کی شبہ جو شام بخشا
 قول فیصل - نمودار ہونا، اقد حیاں ہونا و غیرہ
 اس کے صحت میں -
 کو ناگہ ہوتی صبح صادق حیاں
 فلک سے ہوئے ماہ و انجم نہاں موثق قدوائ

صبح بہار یا صبح بہاراں (یا صبح بہاری)
 موسم بہار کی صبح جو بڑی دل کش ہوتی ہو فساد
 ترکیب، تونٹ، فصیح، رائج
 جوئی میں وہ پیٹے ہیں پھولوں کے لہو کو
 پھولی ہو شام کہہ دو یہ صبح بہار کو
 جودھر سے قافلہ گزرا ہوا اندر کی سواری کا
 وہ سرین پوش شکر انجم صبح بہاری کا نظم
 صبح پید ہونا :- صبح ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال
 صبح بولی صبح پیدا ہوا کوس رحلت آہر
 صبح سیری :- (کنایت) بڑھاپے بڑھاپے کی ابتدا
 فارسی، تونٹ، فصیح، رائج
 صبح سیری ہو حیاں با دفنا جلتی ہو حسن کا کردار
 صبح خیر :- (کنایت) زبردست، فارسی صفت (نور اللغات)
 قول فیصل - ان کتبوت کی کے ساتھ صبح خیر کہتے ہیں -
 صبح خیر، صبح خیر :- علی الصبح اٹھنے
 والا، بہت سویرے جانے والا، نور کے ترے اٹھ
 کھڑا ہونے والا، اردو، دہلی کی زبان (فرنگی گھنہ)
 صبح خیر :- وہ چہرہ جو سیرا یا ننگ میں سافروں
 سے پیشتر اٹھ کر ان کا مال و اسباب پرانے جاتا ہو
 اردو، دہلی کی زبان -
 نچ کے کیو کر اب کسی کی شے
 لا مسجد کا صبح خیر ہے
 قول فیصل - اسی کو صبح خیر یا بھی کہا ہو -
 شیخ حرم، مؤذن دونوں عین کے ہیں معنی
 صبح خیر یا ہو تو وہ اٹھائی گہرا
 صبح خیر :- علی الصبح اٹھنا، زبرد - فارسی
 ترکیب، تونٹ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 شبنم سحر گرم صبح خیری
 کرتی مہرتی ہے اتک ریزی

قول فیہیل۔ شرانے اس مثل کو مختلف صورتوں
میں نظر کیے۔

اس کو بھولا نہ چائیے کہنا
صبح جو جائے اور آئے شام

وہ جو دل دار فتنہ حسن و رخ و گیسو
جہ صبح کا بھولا ہوا آنا شام نہ آیا
صبح بھولا تو گھرا اپنے میں شام آیا
عام بول چال میں - صبح کا بھولا شام کو آئے تو اسے
بھولا نہیں کہتے - ہی راسخ ہو۔

صبح کا تارا :- ستارہ زہرہ جو اکثر جاڑوں میں صبح
اور گرمیوں میں شام کو نظر آتا ہے یہ ستارہ بہت روشن
ہوتا ہے اور فصیح و راسخ ۔

غل ہوا تو سن حرم بھر کے ترارا مٹکلا
کٹ گئی پیچہ کی شب صبح کا تارا مٹکلا
قول فصیل تارا کی جگہ ستارہ بھی ہو قلیل الاستقامت
مبدا کانوں میں نہیں قنویہ بازو میں نہیں
وہ ستارہ صبح کا سویرہ ستارا شام کا
کتابیہ عمر کے آخر ہونے کو بھی کہتے ہیں ۔

صبر کا ذوق :- وہ صفت، صبر صادق کا تین
 ۱۔ ایسی اور کئی ایسی ہوتی سفیدی جو صبر صادق سے
 ۲۔ بچے نمودار ہوتی جو اس کی تھوڑی دیر کے بعد دم چل
 فارسی - ترکیب، فصیح، راجح -

صبح کا ذب و وسوسہ کم صبح صادق و سفید
وقت پر لپٹنا نہیں کہتا ہے سبک جھوٹکی
صبح کا سچیدہ :- ۱۱ صبح ۱۱ بجے کے وقت رات
کا تیرگی کا مائل بہ سفید مونا اور دو لٹیرے

و مل کا خطرہ انظار کر جو عیال میں سفید
 ہوئے ہیں سبیدہ آتش کا دھبہ صبح کا
 صبح کہ صبح ہوئی شام کہاں گئی :۔ کہ بات

کاموش نہیں۔ (فرنگی اثر)

شوقِ فیصل۔ اہلِ کسوف اب نہیں بولتے۔
صبح کرنا۔ کسی کام کا سلسلہ رات سے یا شام
سے شروع کرنا اور صبح تک جاری رکھنا، کسی کام
میں پوری رات گزارنا، اور دوحادہ صبح و رات
یاں کے سفید وسیہ میں ہم کو دخل جوہی سواتناہی
رات کو روضہ صبح کیا یا دن کو چوں توں تمام کیا
(میر محمد تقی میر)

قول فیصل۔ اس کی تکمیل صورت صبح کر دینا بھی رائج وضع ہے۔

صبح کردی مگر اک دم کو نہ جوڑا کھولا
 بات نہ اتنی بڑھی رات بڑھائی نہ لگی ^{طبیعی}
 صبح کس کا منہ دیکھا تھا :- جب کوئی کام بگڑ
 جاتا ہو یا خلاف مرضی ہوتا ہو یا دن بھر رونی نصیب
 نہیں ہوتی ۔ یا کوئی ناگہانی صدمہ پہنچتا ہو تو یہ فقرہ
 زبان پر لاتے ہیں ۔

جس جگہ بیٹھے ہیں باوجود غم اٹھے ہیں۔ ذوق
آج کس شخص کا منہ دیکھ کے ہم سمجھیں یہ دنوں کا
قول فیصل۔ ذوق کے شعر میں محاورے کی صورت
یہ ہے۔ آج ہم کس شخص کا منہ دیکھ کے اٹھے ہیں اور
مولف اور لفظ نے انت قائم کیا ہے صبح کس کا منہ دیکھا
تھا۔ شعر میں لفظ صبح کا کہیں تپہ نہیں اس لئے شاعر
ماتھ ہے۔ جس صورت سے ذوق نے استفادہ کیا ہے
اس صورت سے ان لکھنؤ شاذ و نادر جوتے ہیں
صبح کس کا منہ دیکھا تھا۔ یا صبح صبح کس کا منہ دیکھا
یا صبح اٹھ کے کس کا منہ دیکھا تھا۔ لکھنؤ میں تین
صورتیں کثرت رائج ہیں۔

صبح کی پہنی اندریاں کی آکس۔ یہ مقولہ
دوکان داروں کا ہے جب اول دفعہ کے گراؤ کو پہنچے

کہے، اس وقت بولتے ہیں۔ (نور اللغات)
 قول ضعیف کہیں کہیں کوئی بول دیتا ہے۔
 صبح کی پوچھو شام کی کہے۔۔۔ بدحواس ہے
 گھبرا یا ہوا ہے۔

کیا جانے خط میں کیا ہو کہ قاصد کا سوچا حال
 پوچھی جو صبح کی تو کہی اس نے شام کی
 قول فیصل - صاحب فرنگ آصفیہ نے صبح کی
 پوچھا تو شام کی کہا - لغت قائم کیا ہو - ابن کثیر
 کسی صورت سے نہیں بولتے -

صہیح کی وردی بچنا: صہیح کی نوبت بچنا۔ اورو
صرت، فصیح، راسخ

اتنے میں صبح کی پہلی دُردی
دُردی چپسہری ہو گئی دُردی
صبح گاہ :- علی الصباح ، صبح کے وقت ، دُردی
فیل الاسٹمال ۔

شب ایش اس جگہ ہوئے اجماعت تباہ
تیار ہو کے جلد کیا کوچ صبح گاہ

صبح گاہی :- صبح والا صبح سے منسوب، فارسی
صفت، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان، قلیل الاستعمال
زوال جن سے اب کیوں مختلف گرد ہوا
کچھ وقت ہوں پر دانے چراغ صبح گاہی سے
صبح گزرتا :- صبح کا وقت ختم ہونا اور دوسرے
صبح، راج۔

صبح گزری شام ہونے آئی مسیر
تو نہ جیتیا، و نہ بہت دن کم رہی
صبح محشر (بافت) صبح قیامت بخاری
ہونے فصیح راجح

مراسیم و مشرق آفتاب مدغ بحر ان کا
ملوک سچ مشرق پاک جو اپنے گریباں کا

قول فیصل۔ انہیں منوں میں صبح حشر بھی دلتے ہیں۔

کیا جانے کہ حشر ہو کیا صبح حشر کا
بیدار تیرے دیکھنے کے لئے نہیں فانی بلونی

صبح مراد۔ رافضائے خوشی کی صبح ہمیشہ کی
صبح فارسی، ترکیب، موت، فصیح، راج

محل نشہ۔ ان کی جگہ ہیں آسمان کی طرف تھیں کہ
دیکھیں صبح مراد ہوتی ہو صبح قتل۔ (لہذا باری)

صبح حشر۔ صبح مراد ہوتی ہو صبح قتل۔ (لہذا باری)
صبح حشر۔ صبح مراد ہوتی ہو صبح قتل۔ (لہذا باری)

قول فیصل۔ صبح حشر بھی موت نے نہیں منوں
میں کھائے۔ کھائے ہیں یہ دونوں ترکیبیں بالعموم

راج نہیں۔

صبح و شام۔ ہر وقت۔ دن رات۔ فارسی
ترکیب فصیح، راج

بواضحا سے مجھ کو رعب تمام
لگی رہنے دشت مجھے صبح و شام دشمنی حشر

صبح و شام بتانا۔ جلد حوالہ کرنا۔ طالعنا
آج کل کرنا۔ اور صرف، دہلی کی زبان۔

جب ملے گا سوال کوں ہوں زلف رخ دکھلاؤ
برسوں مجھ کو یوں ہی گزرتے صبح و شام بتاتے ہو

(میر تقی۔ حشر)

صبح و شام کرنا۔ آج کل کرنا، طالعنا کرنا
الان۔ اور صرف، دہلی کی زبان۔

رجائی ہم گر چہ بنے سلام کرنے والے
کرتے ہیں رنگ کام کرنے والے

کہتے ہیں کہیں خدا سے اللہ اللہ
وہ آپ میں صبح و شام کرنے سے غائب

قول فیصل۔ اہل دہلی اس کا صرف دہونا، کے

راکھ بھی کرتے ہیں۔

تیرا د عہدہ جو کس قیامت کا
رات دن صبح و شام ہوتی ہو

صبح وطن۔ وطن کی صبح جو بہت خوش گواہی
ہے۔ فارسی، موت، فصیح، راج

روح نے لطف بیاباں میں یوں کیا پایا
شام غربت میں مزہ صبح وطن کا پایا

صبح و مسا۔ صبح و شام، فارسی، فصیح، راج
یاد آتا ہے وہ گھر والوں سے چوری چوری

دقت بے وقت ترا صبح و مساں حبان
قول فیصل اسی کو صبح و مسا بھی کہا ہے جو عام

نہیں ہے۔

البتہ دل میں غصہ پیکار کے جو ترے
جانب سے حاضر دل کے صبح و مساں

صبح ہوتے۔ آغاز بھر میں، نو کے ترے کے
صبح طالع ہوتے وقت، اور صرف، فصیح، راج

کیا کہوں کیا ستم غفلت سے مجھ پر ہو گیا
قافلہ جاتا رہا میں صبح ہوتے سو گیا

صبح ہو جانا۔ بہت نپٹنا، خوب گت بننا، باری
شیطنت نکل جانا۔ اور صرف، دہلی کی زبان۔

دل نہ جاشت۔ گرد زلف یار کے
صبح ہو جائے گی مارے مارے کہتے دہلی

صبح ہو جانا۔ خاتمہ ہو جانا، غصہ ہو جانا
اور صرف، فصیح، راج

حشر ہوتا کھینچے گراہ پرتا شرم
صبح ہو جاتی جو کرتے تھے شب گریہ

صبح ہونا۔ روز روشن ہونا، دن نکل آنا
صبح کی سفیدی کا نمودار ہونا۔ اور صرف

فصیح، راج۔

صبح ہوتی ہے، شام ہوتی ہے
عمریوں ہی تمام ہوتی ہے

قول فیصل۔ پیری آنے سے بھی کنا ہو کر۔

دل بے خبر و خانہ خراب
صبح ہوتی ہو نہ چوٹاں خواب

گیلی صورت صبح ہو جانا بھی راج و فصیح
ج سر کے سفید بال ہوئے صبح ہوئی

صبر۔ (دیکھو، ایوان، عربی، نوکر و خدمت اللغات)
قول فیصل۔ اہل صبر نہ دنی ترکیب سے لگتے

زیں۔ صاحب قلموں الا غلام نے اس کو بفتح اول
و کسر دوم (حشر) لکھا ہے گواہ دو ہیں بکسر اول

سکون و دم ہی مستقل ہے اور باعتبار او دو
ہی صبح و شام ہو۔

صبر۔ (دیکھو، ایوان، عربی، نوکر و خدمت اللغات)
کی قوت، عربی، نوکر، فصیح، راج

کہاں سے لاؤں صبر حضرت ابو بکر صفاق
حم آئے گا، صراحی آئے گی تب جام آئے گا

صبر۔ توقف، تائی، کھڑا، فارسی، فصیح، راج
صبر۔ کسی صدمے یا حادثے پر خاموشی اختیار

کرنا، ٹیکہ دانی، ترکیب، عربی، نوکر، فصیح، راج

عام ہے تیرا عدالت جبر نقصاں چاہیے
غم دیا ہے تو ابھی صبر دے ایوب کا شیر

صبر۔ وہ مصیبت یا خدایا جو کسی کو ظلم کرنے کی
پاداش میں خدا کی طرف سے ظالم پر نازل ہو، اور

نذر، عورتوں کی زبان۔

کیا اس گھر میں چپ چا جس نے میری آہ و فدا کی
ابھی صبر اس کی جان پر اس نے قراری کا محلات

قول فیصل۔ اس کا ایک مہم جو کتاب ضبط
خواہش نفس کو دانا، نفس کو دانا، نفس کو دانا

صبر جاتا نہیں رہا لیکن
جب وہ آتا تو تب نہیں آتا
صبر بڑا دیکھی صغیر کے ساتھ پر کا اخاذ کر کے
خدا اب نازل ہوا بلا کا نزل ہوا آفت میں گرفتار
اردو، فصیح، عورتوں کی زبان دہی کا حرف
اسے دل بے تاب آنا اضطراب
صبر تجھ پر اوروں میں کیا کہوں
صبر اس پر اس ہماری حسرت و پشیمانی
صبر بڑا تھی، اطمینان، تسکین، اردو، مذکر
فصیح، راج
قول فصیح - آٹا کے ساتھ صبر آٹا، اس کا مر
مارا میں میں کا ڈاٹا اس کو صبر آیا
اس دل نے ہم کو آخریوں خاک میں ملا دیا
صبر ایوب - ایوب بڑے خوش حال پیغمبر
تھے۔ سب ہی طرح کی برکتیں مال و اولاد اور تندرستی
وغیرہ خدا نے ان کو دے رکھی تھیں پھر خدا نے ان کو
مصیبت سے آزمانا چاہا مال و اولاد سب فنا ہو گئے
ان کو کوڑھ کا مرض ہو گیا مگر اس حال میں بھی وہ خدا
کا شکر کرتے رہے اور امتحان میں پورے اترے تو خدا
نے اپنے فضل سے ان کو پھر خوش حالی اور صحت عطا
فرمائی، فارسی، مذکر (ذوالفیات)
قول فصیح - یہ غلطی کہ معاذ اللہ حضرت ایوب
کو کوڑھ کا مرض لاحق ہو گیا تھا۔ پیغمبر معصوم ہوتا
ہو اور معصوم کو ایسے قابل نفرت امراض لاحق
نہیں ہوتے چونکہ جناب ایوبؑ پر کوڑھی سے
کوڑھی مصیبت میں صبر کیا اس لئے صبر ایوب
متر بافضل ہو گیا۔
ہم نے کیا کیا نہ ترے عشق میں مجھ کو کیا

صبر ایوب کیا، اگر یہ یعقوب کیا۔ شرف الیوم
صبر آزمایا۔ صبر کی آزمائش کرنے والا، قوت
برداشت کو آزمانے والا، فارسی ترکیب فصیح، راج
صبر کا بھیس گئے شعلے ایک دن دنیا کی بھفل میں
کہاں تک کہ جذب ہوں گی جلیاں صبر آزمایا
صبر آزمایا۔ صبر کا امتحان لیا۔ اردو، صرف
فصیح، راج
قلب اکبر سے کھینچے میں شان
اینا صبر آزمایا ہے میں حسین
صبر آٹا۔ برداشت ہونا، بے قراری جاننا
اردو، صرف، فصیح، راج
صبر جاتا نہیں رہا لیکن
جب وہ آتا تو تب نہیں آتا
صبر بڑا نا، مفلوم کی آمد کا اثر بڑا نا، غلام پر
خدا کی مار بڑا نا۔ اردو، صرف
بر باد نہ جائے گی پھر اپنی مصیبت
آخر تو ہمیں صبر بڑے کام دل کا ٹھہر چکا
قول فصیح - زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں کبھی کبھی
عوام بھی بول دیتے ہیں اور پھر گھوسا بھی بولتے
ہیں۔
ابو ہریرہ جو تو ہر وقت اکٹھے ٹپکتا
بڑا پیچھے پر اسے دل میری زبان غمزہ کا
صبر تلخ است ولیکن بر شیریں دارد، صبر کڑوا
ہے مگر اس کا پیل میٹھا ہوتا یعنی صبر مشکل کام ہے
مگر صبر کا نتیجہ بہت اچھا ہوتا ہے۔ فارسی، مشل
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
صبر جان پر ٹوٹنا۔ صبر کا وبال کی جان
پر ٹوٹنا۔ اردو، عورتوں کی زبان
قریب بہ مترک۔

ٹوٹے گا کسی کی جان پر اسے زبان کا صبر
زادہ سنبھل سنبھل دل سے خوار توڑ کر
صبر جمیل - وہ صبر جس پر ثواب ملتا ہے۔ اچھا
صبر فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
عجلی صبر - فصوح دوڑا آیا اور عورتوں کو حلوہ
کر کے جڑ جڑ دفر نامہ مشروح سے منع کیا اور صبر
جیل کی تلقین کی۔ (توضیہ النصوص)
قول فصیح - صبر جیل بھی استعمال ہوا ہے جو قاعدہ
دست نہیں اس لئے کہ صبر عربی میں مذکر ہے اور
جیل جو اس کی صفت قرار دی گئی ہے مؤنث ہے
اور مذکر لفظ کی صفت بھی مذکر ہی استعمال ہوگی۔
صبر سدا اب کوئی چارہ بھی نہیں جو خدا ان کو
صبر جیل کو ادا فرمائے؟ دشنام آزاد
صبر دل و دیش پہ نہ بدل غنی - فقیر کا صبر امیر
کی دنیا غنی سے بہتر ہے، فارسی، مقولہ، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان - (ذریعہ امتحان)
صبر دنیا - تسکین دنیا، مطمئن کرنا، دھاریں
دنیا، قوت برداشت عطا کرنا، اردو، صرف
فصیح، راج
وقت دعا کی ترک کر دینا دشمن کو
اشر صبر دے مرے بیکس حسین کو قشت
قول فصیح - یہ حرف تنہا نہیں بولتے۔ خدا
اشر، پروردگار عالم وغیرہ کے ساتھ ملا کے بولتے
ہیں جیسا کہ شرع سے ظاہر ہے۔
صبر سمیٹنا - تنہا کا وبال اپنے سر لیا
ناحق تہمت لگانے یا جھوٹ بولنے کے حق پر کھتے
ہیں۔ اردو، صرف، عوام کی زبان
جب عربہ جو تم ہو تو کیوں صبر سمیٹ
ہم اس میں قیوں کی شراوت نہ کریں

قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم یہ ہے کہ دعاؤں سے لینا
عاشق متعل نہ ہوئے تیر و غضب کے
بیٹھے رہو اب صبر میٹھے ہوئے رہو
اس کے ایک معنی کو سنا سنا بھی ہو سکتے ہیں۔
سب کو نفروں میں کیوں پھینکا
صبر اک اک کا کیوں میٹھا ہو (نریہشت)
صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔ صبر کا انجام اچھا
ہوتا ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
ع صبر کا وہاں ہے صبر کا پھل میٹھا ہے لا اہم
قول فیصل۔ یہ قول صبر کا است و لیکن ہر
شیریں دار کا اردو ترجمہ ہے۔
تھپہ کر کے پیچ رہنا۔ ایسے ہو کے پیچ رہنا
نا امید ہونے کا خوشی اختیار کرنا۔ اردو صرف
فصیح، رائج۔

محل صبر۔ قریب تھا کہ بگم اس کو صبر کر کے میٹھے
رہیں۔ اتنے میں سا کہ میر تقی شرین لے گئے۔
(مخلصات)
صبر کر لینا۔ نا امید ہونے کے پیچ رہنا، ایسے
ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صبر۔ ہم نے تو صبر کر لیا تھا کہ ہار ہی گھڑی
نہیں ملے گی مگر خدا کا شکر ہو کہ مل گئی۔
صبر کرنا۔ برداشت کرنا، چپ ہو رہنا، غم
پر خاموشی اختیار کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔
یہ سن کر عشق کی آنکھوں میں آنسو ڈھلایا
کہا اچھا کہ تاجن اب صبر و شکیبائی
صبر کرنا۔ کسی کام میں توقف کرنا، تامل
کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

تو جسے پرہیزگار بھی اردو صبر کرتے
اگر اپنی زندگی کا ہمیں اختیار ہوتا ہے

صبر کرنا۔ تنازع کرنا، انتفا کرنا، توکل کرنا
اردو صرف، فصیح، رائج۔
ہمیں آتے نہ آئیں وہ گئے تاب و تواس جا ئیں
کتنی پر آج ہم اسے بے قراری صبر کرتے ہیں
(دماغ و بڑی)

صبر کرے من میں کچھ رہے تن میں۔
صبر سے تکیں قلب حاصل ہوتی ہے۔ دفرنگ (نریہشت)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
صبر کی داد خدا کے لکھنؤ ہے۔ صبر کرنے والوں
کا خدا ہی انصاف کرتا ہے۔ دفرنگ (اصفیہ)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں۔ صبر کی داد
خدا دیتا ہے۔
صبر کی سل۔ صبر کا استعارہ سل سے کرتے
ہیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کے دو صرف ہیں۔ صبر
کی سل چھاتی پر رکھنا یا صبر کی سل دل پر رکھنا
چھاتی پر رکھنا۔ کسی جگہ سینے پر رکھنا بھی ہے۔ صبر
کی سل دل پر رکھنا قلبی الاستحالی ہے۔ صبر کی
سل چھاتی یا سینے پر رکھنا زیادہ مستعمل ہے
صبر کی سل چھاتی پر رکھنا غیر فصیح ہے اور صبر کی
سل سینے پر رکھنا فصیح ہے۔ چھاتی کے معنی عورت
کا پستان بھی ہیں۔ لہذا اصح اس لفظ سے احتیاط
کرتے ہیں۔

ہر چند سمجھتا نہیں دل اسے علی اکبر
(رکھنا) چھاتی پر رکھنا صبر کی سل اسے علی اکبر
اس کی گیلی صورتیں رکھ دینا اور رکھ لینا بھی
رائج ہیں۔

رکھ دے گا خدا صبر کی سل میرے بھی دل پر
(رکھ دینا)
کیا غم ہے نہ آئیں جو وہ پیارے نہیں آتے ہجر

جس نے اپنا تمام کے دل
رکھ لیا چھاتی پر ایک صبر کی سل
صبر کر لینا۔ صبر کر لینا، آہ لینا، اردو صرف
دلی کی زبان۔

صبر کرنا۔ نہاں ہونے کا
بچنے والا بھی دیکھا ہو گئے گا دل کا
صبر نہ ہونا۔ کسی خواہش کا ضبط نہ ہونا، تحمل
نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صبر۔ آج تیرا قاتل ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے
کھانا روک دیا جو اب ہم سے صبر نہ ہوگا۔ ہم
کھانا ضرور کھائیں گے۔
صبر و شکر کرنا۔ کسی مصیبت یا آفات کا کافی
میں چپ رہنا، کلیف اور مصیبت میں خدا کا شکر
بجالانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

صبر و قرار۔ دہر دو مترادف، تحمل، برداشت
ناری، ترکیب، فصیح، رائج۔
یار جانے گا اور دل سے اور صبر و قرار
صبح کے ساتھ مرا پاک گریبان جو کا غماز ہو
صبر ہونا۔ برداشت ہونا، تحمل ہونا، اردو
صرف، فصیح، رائج۔
محل صبر۔ غریب کا جوان بڑا کام گیا، دن رات
رہتا ہے اتنی بڑی مصیبت پر صبر ہو تو کیونکر ہو۔
صبر (دبا کسر)، رنگ سرخ و سرخی وغیرہ
عربی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں مستعمل نہیں۔
صبر کرنا اللہ۔ دیکھو اکل و فتح سوم
ضم چارم، قدتی رنگ، دین کا رنگ، عربی
مذکر، دلی کی زبان۔

محل صبر۔ شاید ایسا وقت آئے کہ اس کے دل

میں صنفۃ اشراٹھانے کی قابلیت باقی نہ ہو (مختار)
صبوح :- شراب صبح، صبحی، عربی، یونانی، تعلیم
 یافتہ طبقے کی زبان۔

نوشہرہ نقابوے ابغلام سے شام صبح
 بریز تھا صبح صباحت سے جام صبح
صبوحی :- (لفظ اول و دوم معرفت) وہ شراب
 جو صبح کو پی جائے، فارسی، یونانی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 مہدی پیری میں کون کبیر کوں ترک نام کو
 دفع کرتی ہو صبحی در دستہ مخمور کا
 قول فیصل :- عربی میں صبح تھا فارسیوں نے صبحی کر لیا
صبوحی کش :- دکان بچہ، صبح کو شراب پیئے والا،
 بارہ فوش، شرابی، فارسی ترکیب، صفت تعلیم یافتہ طبقے
 کی زبان۔

یقین ہو صبح قیامت کو بھی صبحی کش
 دھنیں گے خواب سے ساقی صبحی کرتے
 قول فیصل :- اس کی فارسی جس صبحی کشاں بھی تعلیم
 یافتہ طبقے کی زبان ہو۔

پروردگار ترا درخسین بیان صبح
 آنکھیں ہی تیری دست صبحی کشاں
صبور :- (لفظ اول و دوم معرفت) خداوند عالم
 کے ناموں میں سے ایک نام، عربی، تذکرہ تعلیم یافتہ
 طبقے کی زبان۔

صبورا :- مصنوعی عضو تراسل، ایک روپے
 کے پچھلے چمڑے میں سٹے ہوئے جس سے عورتیں آپس
 میں طبع زنی کرتی تھیں، اردو، تذکرہ۔

آج کیوں ترے دوکانہ یہ صبور بانڈھا
 ٹھیس گئی ہے تباہیوں کے بچے دان سے
 قول فیصل :- یہ دہلی کی زبان ہے۔ ابن کھنڈو
 نہیں لیتے۔

صبوری :- (لفظ اول و دوم معرفت) صبر، عربی
 سوت، سترک۔

روئے کریم سے چلا ہو گھر تو وہ لگوں تبا
 کھینچے دامن گریبان صبوری پر ازگر
 قول فیصل :- دہلی میں بھی رائج تھا۔ کرنا کے ساتھ ضرب
 کرتے تھے۔

نہ کر بلدی کہ اب دل میں صبوری
 صبوری اب تجھے تو ہے ستروری (زینب خانم)
صبی :- وہ دودھ پینا بچہ، شیرخوار، لڑکا، عربی، تذکرہ
 تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل :- اس کا تائید صبیہ ہو۔
صبیح :- (لفظ اول و دوم معرفت) گورا چٹا، صباحت
 والا، عربی، صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 ۱۰۱۱ ات اس صبح کہ ہے کوئی نستر کا پھول
 ۱۰۱۲ ات یل سنے پہ ہے نستر کی شاخ
 قول فیصل :- صبح احمد رضا صبح وغیرہ کی ترکیب بھی
 رائج ہیں۔

گوش زوہر بے گدہ شہرہ حسن صبح
 ہو بیامین چشم ساں سرکان کا پردہ صبح
 حب چلا میں خود شب دگے و حمار صبح
 دن ہے کم شام کے آنا بیاں سا کہ میں
صحات :- (لفظ اول و دوم معرفت) صحت میں رہنا
 عربی، یونانی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان استعمال
 برائے نام جو سحباں سے صحت فن
 کے پسند ہے خان کا مذاق سنن

صحابہ :- (لفظ اول و دوم و حوام) اصحاب رسول
 عربی، تذکرہ، صبح، رائج۔
 حضرت توحید میں تھے صواب ادم ادم
 روشن یہ تھا کہ تاروں میں ہو جلوه کرتے

صحافی :- (لفظ اول) وہ شخص جو اسلام کی حالت
 میں پیغمبر خدا کی صحبت میں رہا اور عقیدہ اسلام پر وفات
 پائی، عربی، تذکرہ، صبح، رائج۔

ج۔ بشیر کا با بنار محمد کا صحابی (دوم دوم)
 قول فیصل :- صاحب فرنگ مصفی نے لکھا ہے۔ رسول
 مقبول کے ساتھی یا ان کی اولاد، حالانکہ اولاد کو صحابی
 نہیں کہتے۔ اس کی تائید صواب ہو۔

صحاح :- (بالکسر) صحیح کی جمع، عربی، یونانی، تعلیم
 یافتہ طبقے کی زبان۔

صحاح رستہ :- (صحاح - بالکسر - رستہ - بالکسر)
 اسے شدت حشیش کی چھ کتابیں جن میں اکثر صحیح شریک
 یہ ہیں۔ ۱۔ بخاری ۲۔ مسلم ۳۔ ترمذی ۴۔ ابوداؤد
 ۵۔ ابن ماجہ ۶۔ نسائی۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب
 سوت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل :- ان کتابوں کا خلق اسنت حضرات ص
صحائف :- کتاب کا مجدد بننے والا، عربی، تذکرہ
 تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کریں گے جمع سنی فہم اجزاء پریشاں کو
 تنکبے میں بہت کھینچیں گے صفات اپنے لپک
صحافت :- (بالکسر) اخبار نویسی، ڈیٹریکٹ، عربی
 تذکرہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یہ صحافت بات احاس بیداری ہے
 اک اصول بات کہ شخص اخباری ہے
 قول فیصل :- اور میں بالفتح استعمال ہو۔

صحافی :- (ڈیٹریکٹ اخبار نویس، مدیر، عربی، تذکرہ)
 تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل :- اس کی اردو جمع وادوں کے ساتھ
 صحافیوں، زبانوں پر ہو۔

صحائف :- صحیفہ کی جمع۔ رسلہ کتابیں صحیفہ

قول فیصل۔ بزم شر و سخن برہم ہونا کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔

صحبت شر و سخن ہو گئی برہم اسے رند بعد آتش۔ نظر ایک بھی استاد آیا رند
صحبت بگڑنا۔ اپنا پانی ہونا، دوستی نہ رہنا، ان بن ہونا، اردو صرف، مترک۔

ہیں امید کب تھی یہ کہ تو ہو گا جہاں سے اسی صورت سے بگڑے گی مرے اخیار سے صحبت
قول فیصل۔ اس کی تکمیل صورت صحبت بگڑنا بھی رائج تھا۔

مجھے یہ ڈر ہے کہ صحبت بگڑ نہ جائے کہیں ہوئی تو اس کف نازک سے پھر خاکسار
صحبت بنتا۔ صحبت بڑا ہونا دوستی بننا، اردو صرف، مترک۔

صحبت پیر و جواں بنتی نہیں ہرگز اسیر کھڑی ایک دم کا رلٹا ہوتا ہر گمان و تیر میں
قول فیصل۔ جمع کے ساتھ صحبتیں نہا بھی ملتا ہے۔ دیکھئے یارب کہ اس سے صحبتیں کیوں کر نہیں

وہ ہو اک مزار نش چاہیں سو اسم اقلاد سودا
صحبت پانا۔ (مندی) صحبت، اٹھانا، (نور افغان) قول فیصل۔ لکھنوی مستعمل نہیں۔
صحبت پسند ہونا۔ ہر اسی اچھی معلوم ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

دنیا کا ذکر یاں کہی آہ نہیں طویل صحبت ہیں پسند ہو اہل قبور کی طویل
صحبت چمکا دینا۔ تجھے کی رونق بڑھانا، اردو صرف، مترک۔

کوئی ہے آگے ساقی چکا دے میری صحبت ہے چاند چھوڑی کا حساب بلور برا

صحبت داری۔ احتمالاً، مجاہدیت، رقابت فارسی ترکیب، موزن۔ (دفرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ دہلی جگ محو دوری۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
صحبت دیکھنا۔ صحبت اٹھانا۔ (نور افغان) قول فیصل۔ کی کے ساتھ بولتے ہیں۔

صحبت راست آنا۔ صحبت راست آوردن کا ترجمہ، محبت کا موافق آنا، صحبت کا بھ جاننا، اردو صرف۔ (نور افغان)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ صاحب فرنگ آصفیہ نے بھی نہیں لکھا کہ یقین کے ساتھ دہلی کا صرف کہا جائے۔

صحبت رکھنا۔ ہم نشینی کرنا، کسی کے پاس ٹھیکہ میل جول رکھنا، اردو صرف، مترک۔
آدمیت سے تھیں میر ہو کیوں کر بے بہرہ تم نے صحبت نہیں رکھی کسی انسان کے ساتھ
صحبت رہنا۔ کسی سے بچائی رہنا، کسی کا ساتھ رہنا، اردو صرف، قلیل الاستعمال

پیرا کہاں ہیں ایسے پر آگندہ طبع لوگ انوس تم کو مستحیہ صحبت نہیں دیا
صحبت شعر۔ شاعرہ، فارسی، موزن، قلیل الاستعمال عشق منزل کے لئے زیب و آفتاب عشق
صحبت شر مناسب ہو جواب ہوتی ہو

قول فیصل۔ اب بزم شر و سخن زیادہ نابل ہو کر
صحبت فضائل۔ وہ شخص جس میں عمدہ و آل محمد علیہم السلام کی فضیلتیں نمایاں نہ آجائیں
فارسی ترکیب، موزن، اہل تشیع کی اصطلاح

صحبت کا اثر۔ بکائی کی تاثیر، اردو صرف، فصیح، رائج۔

آنکھ سے دیکھا سا کرتے تھے صحبت کا اثر تیری گردن میں صراہی دار کو ہر ہو گیا
صحبت کا اثر ہونا۔ پاس بیٹھنے سے کچھ نہ کچھ اثر ضرور ہوتا ہے، ورنہ کی صحبت بری ہو یا بھلی اثر ضرور کرتی ہے۔ (اردو صرف، فصیح، رائج)

ہو گا صحبت کا اثر دند خاس سے ربط ہو دل چرانے جائیں گی اب چہرہ کر لکھنا، خواجہ ذہیر
قول فیصل۔ سبکی موزن میں بطور استفہام بھی مستعمل ہے

صحبت کا اثر صاحب بنیش کو ہو کیوں کر عینک ہو اگر سبز نہ ہو جائے ہری آنکھ خواجہ ذہیر
صحبت کرنا۔ (کنیت) جہاں کرنا، ہم نشین ہونا مجاہد کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

معلیٰ صلی۔ سلطان حسن دین اتمش کے باب میں شہرہ کو وہ میرزا تھا..... ایک خدا کی خواہش صاحب جمال لونڈی سے
صحبت کرنی چاہی کچھ نہ ہو سکا۔ (دوبارہ کبریا)

صحبت کی تاثیر۔ صحبت کا اثر، اردو صرف، قلیل الاستعمال
ع سے دل کو صحبت کی تاثیر سے شوق
قول فیصل۔ زیادہ تر صحبت کا اثر بولتے ہیں۔

صحبت گرم رہنا۔ تجھے بازم میں چل چلا رہنا کسی بزم یا صحبت کا سلسلہ بارونق ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

دیوان بھر یہ صحبت گرم من و دھن میں باہم ہوئی جب رات اور صبح میں چاندنی کی عورت
صحبت گرم ہونا۔ بے گلائی کا طبع ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔
ہونے لگی گرم ان سے صحبت بڑھنے لگی دن بہ دن صحبت (اثر شاہ احمد)
قول فیصل۔ اس کی تکمیل صورت صحبت گرم ہونا

بھی رائج و فصیح ہے۔

جگ آئی بریں صحبت علم گرم ہو گئی
اس کا استعمال سبب معنی میں بھی ہوتا ہے۔

نہ ہو گی گرم صحبت سرکشوں کی خاکساروں کی
صداوت رہ نہیں سکتی ہے ہم بھراگ پانی میں

صحبت میں داخل ہونا۔ بزم میں داخل ہونا
مفہول میں شریک ہونا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

ہو ا جو صحبت میں اس کی داخل
تو ہو گیا اس کو اوج حاصل نظم و انضام

صحبت میں دل لگنا۔ کسی اہم یا غمیر کے ساتھ
کسی کے پاس دیکھنے کے ساتھ برا بھلا اور دوسرے غمیر کے ساتھ

نہ ہوتی غمیر میں جو رہتا تھا غمیر میں کون
جگے جو صحبت خواہ گفتار میں دل

صحبت نہ کھری کھری اگھر کھری اگھر
صاف ستھری مفہول ہونا، اردو صرف، قلیل الاستعمال

حق تو یہ ہے کہ کجا حشر تھی
کچھ محبوب کھری کھری صحبت تھی

صحبت نہ ہونا۔ دوستی نہ بننا، اردو صرف، قلیل
کی زبان۔

مکن نہیں ہوا ہوا خاشاک و خاک میں
صحبت نہ میری اس بات میں ایک عجب ہے

صحبت والے۔ ساتھ بیٹھنے اٹھنے والے دوست
اردو، غیر فصیح، رائج۔

ہاں دکھائیں گے یہی آپ کے نازک دل کو
تھر دھائیں گے یہی آپ کی صحبت والے خیر گفتاری

صحبت ہونا۔ ساتھ ہونا، ہم نشینی ہونا، ساتھ
گفتار، بیٹھا، اردو صرف، قلیل الاستعمال

سینوں کے بعد شیعوں سے ہمیں صحبت ہوئی
یعنی عثمان پور سے آئے علی آباد میں

صحبت ہونا۔ بزم ہونا، مفہول ہونا، اردو صرف
فصیح، رائج۔

وہ ہم وہ بیکرین وہ کسی پہ علی
حزب میں عجب نرے کی صحبت ہو گی

صحبت یافتہ۔ اچھی صحبت سے فیض اٹھانے ہوئے
علم مجلس سے واقف، تہذیب یافتہ، ہندو لوگوں کی

انکھیں دیکھتے ہوئے، فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج
محفل صفا۔ دلی میں ماننا احمدیہ ایک مقول صحبت یافتہ

نامور مانتے تھے اور سرکار شاہی میں حافظان قرآن
میں نو کرتے۔ (آب حیات)

صحبتی۔ ہم نشین، ساتھی، رفیق، فارسی صفت
قلیل الاستعمال۔ عجم کی زبان۔

میں بھی تھا روز ازل صحبتی بزم است
معدول ہی نہیں وہ لذت گفتار ہونے لگی جو پندی

صحبت۔ دیکر اول و تشدید دوم مفتوح اتندرتی
بیاری کا صند شفا، عربی، موزن، فصیح، رائج۔

اب تو صحبت سے ہوں نہ اشکوں سے دھوا کیا
میں تو ساتھ آپ کے چلتی ہوں یہ روزا کیا نصیر

قول فیصل۔ صحبت سے ہونا، صحبت ہونا یا نہ ہونا وغیرہ
اس کے صرف ہیں۔

اللہ دے روگ جت کا کسی کو
عینی بھی اگر آئیں تو صحبت نہیں ہوتی

باتشہ یہ کہنا اور گفتار غلط ہے۔
صحبت۔ صحیح کرنا، عیب سے پاک ہونا، دوستی

عربی، موزن، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
ہے فوٹے میں ترے بیار کو صحبت کہاں

جہ کے نسخے میں دوا کے لفظ کو صحبت
قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا کے ساتھ ہر صحبت کرنا
کبھی کرتا تھا بھٹی پہ حاشی تحریر

کبھی کرتا تھا اشارات و شفا کی صحبت
صحبت انفرادی۔ صحت پر جانے والا، صحبت کو نام

پہنچانے والا، فارسی صفت، فصیح، رائج۔
محفل صفا۔ گرمیوں میں تم جیسے لوگوں کے لئے کثیر کی

آب و ہوا بہت صحت افزا ہے۔
قول فیصل۔ بصورت حدیث الف اول صحت افزا

بھی ہے۔
دارالشفائیں وہ کمر لیبوں کو آن کر

باد صبا نے مرادہ صحت فزا دیا اللہ علیہ
صحبت بخش۔ شفا دینے والا، صغیر، فارسی

صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
جگ کیا ہی صحت بخش ہے اس باغ کی آج ہوا

صحبت پانا۔ شفا پانا، تندرست ہونا، اچھا ہونا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

محفل صفا۔ مرض وہ جس سے کبھی کسی نے محبت نہیں پائی
جب بگڑا جان پر ہی ہے جان دینے فرحت نہیں پائی۔

(نشانے سرور)
صحبت جان۔ جب امیر لوگوں کی بانی صحتی

ہو تو اس کی نسبت یہ لفظ کہتے ہیں۔ اردو، دھاتیہ فقرہ
جیسے۔ امیر نے پاؤں صحت جان، غریب پاؤں جان

(فرنگی صغیر)
قول فیصل۔ اہل گفتار نہیں پرستے۔

صحبت خانہ۔ بیت اٹلا، چٹان، اردو، مذکر، موزن
محفل صفا۔ مناسب انداز سے ہر مقام پر صحت خانہ ہوتا تھا۔

پاٹھانے کو خطاب ہوتا تھا۔ (دور اکبر)
قول فیصل۔ صاحب فرنگی صغیر نے اس نام کو بگڑا

بادشاہ کی ایجاد دکھا ہے۔ ملاحظہ فرما کر کمال مذکور ہے بالہ
عبارت سے عارف ظاہر ہے کہ یہ نام اکبر بادشاہ نے رکھا
تھا اس کا صرف ایک محدود نمونہ اس خط کا استعمال نہیں

خبر ہو جائے تو اسے شریک ہونے دیتی ہے۔ ہم حیران ہیں کہ صاحب مخزن المعادرات کے جدید محقق نے صحیح کے معنی کی بی عانتہ کی نیاز کہاں سے لکھ دی ہے ایک قوم کی رسمیں معلوم نہیں تو اس میں ہاتھ ڈال کر اسے کو گمراہ کرنے اور غلطی میں ڈالنے سے کیا فائدہ اس سے تو نہ لکھنا ہی بہتر تھا۔

صحیح گلشن :- بارغ، صحیح، ناری ترکیب، ضعیف، راسخ۔

میان میں گلشن حسن و عشق آپس میں ہوا ہے۔ ہر اک کو ان میں سے اپنی جگہ جو ناز و کینہ تھی گزرتی تھی۔ (لفظ اول و یائے سرود) تندرست، صحت مند، عربی صفت، قلیل الاستعمال

عجب نہیں یہ ہوا ہے کہ مثل نہیں صحیح کرے اگر حرکت موج چشمہ کوثر و قوت قول فیصل :- اس کی اردو جمع صحیحوں کی مثال ہوئی ہے۔

صحیحوں کو مرعینوں پر تھارے رشک یارو۔ سبھا بھی یہ کہتے ہیں ہمیں بیمار نہ تھا تھا اب ان معنی میں صحیح و سالم یا صحیح و تندرست زیادہ زبانوں پر یہ جیسے - ہادی و علی کہ اکثر تالی ابھی آپ کو کچھ دنوں اور مذہ رکھے اور آپ صحیح و تندرست رہیں؟ (اردو کے معنی) صحیح پٹ جیسے پاک، تیز - عربی، صفت، ضعیف، راسخ۔

محل ص :- میں حتی الامکان غلطی سے بچا ہوں۔ صحیح کہنے کی کوشش کرتا ہوں۔

جہاں کو یوں تری صحت کے ساتھ ہو صحت صحیح جیسے کہ قرآن جو صحیح لغت صحیح پٹ پورا، کامل، سالم، جیسے صحت، عربی

اصطلاح علم اصحاب۔ صحیح پٹ، ٹیک، درست، سجا، راست، عربی لفظ، ضعیف، راسخ۔

یہ ایسے ہی تھے پڑھی نہ صحیح ایک دن نماز (مراغ) صحیح پٹ - حروف ط کے سوا باقی حروف صحیح مانے جاتے ہیں کیونکہ وہ متغیر نہیں ہوتے۔ عربی لفظ (غریب، آصفیہ)

صحیح پٹ - حروف و ضرب کا نام یعنی باوجود جواز کے علت نقصان سے دونوں سالم اور پاک رہتے ہیں۔ اصطلاح علم عربی - (لغز اللغات) صحیح الدماغ - بکھرے دماغ صحیح ہو، ہوش کی باتیں کرنے والا - عربی ترکیب، ضعیف، راسخ۔

محل ص :- کوئی صحیح الدماغ شخص یہ حرکت نہیں کر سکتا جو تم نے کی ہے۔

صحیح العقل :- وہ شخص جس کی عقل درست ہو وہ جس کے دماغ میں کوئی فتور نہ ہو۔ عربی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

صحیح الذراخ :- تندرست، راست طبع، عربی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صحیح الطبع :- شریف، دلدار، کمال، مال باب کی طرف سے جملہ طب میں کوئی خرابی نہ ہو، عربی صفت، ضعیف، راسخ۔

محل ص :- بزرگ ان کے (یعنی انشا کے) ہندوستان میں بھن، اشراف سے آئے تھے اور بعض کہتے ہیں خط کشیر کے سادات صحیح النسب سے ہیں وہاں کسی نے میں سر قند سے آئے تھے۔ (آب حیات)

صحیح سالم :- مذہ و سلامت، عربی کا قول، محفوظ، عربی لفظ، غیر ضعیف، راسخ۔

محل ص :- ہم بہت خطرے میں پڑ گئے تھے لیکن کسی

طرح صحیح سالم چلے آئے ہیں خدا کا شکر کرو۔

صحیح سالم پٹ - ذمہ اور سلامت، جیتا جانے صحیح سلامت، عربی لفظ، صفت، ضعیف، راسخ۔ صحیح سالم پٹ - بھلا چکا، تندرست - عربی لفظ، صفت، ضعیف، راسخ۔

قول فیصل :- رہنا ہونا کے ساتھ اس کا مراد صحیح سلامت :- ذمہ، آفات سے محفوظ۔

عربی لفظ، غیر ضعیف، راسخ۔

محل ص :- آزاد :- اچھی طرح سلامت تو آئے اب تنگ تو بڑا اتار دو اور گھاس اس کھاؤ۔ (خانہ آزاد)

صحیح سمجھنا :- درست جاننا - صحیح سمجھنا، لفظ صرف، ضعیف، راسخ۔

محل ص :- اس کی شب حشرت کو تاہ اور شبم دراز و مبارک ہے۔ حقے کہانی کا اسے ذوق ہی جھوٹے خانوں کو صحیح سمجھتا ہے۔ (تقدیر و شکر)

صحیح صحاح :- کسی بات کی تصدیق و تحقیق، عربی لفظ، راسخ۔

محل ص :- مجھے جو کچھ کہنا تھا میں آپ کے والد سے کہہ چکی اب آپ صحیح صحاح کرنے کے لئے کیوں تشریف لائے ہیں۔

قول فیصل :- اس کا تلفظ سہی سہا ہو۔

عورتوں کی زبان کی تلفظ بدل جانے کی وجہ سے اس کا اٹا سہی سہا ہو گیا ہے اور اس صورت میں یہ اردو ہے۔

صحیح ص :- ٹھیک ٹھیک، صحیح، واقعہ کے مطابق، عربی لفظ، اور صرف، ضعیف، راسخ۔

محل ص :- مجھ سے چھپانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے جو کچھ واقعہ گویا صحیح صحیح بیان کرو۔

صحیح کرنا - اصلاح کرنا۔ درست کرنا، غلطی نکان۔
اردو صرف، فصیح، رائج۔

محفل - ملا صاحب فرماتے ہیں مال مترکہ میں سے
چار ہزار چھ سو جلویں نہیں صحیح کی ہوئی ہیں۔ (دربار اکبری)
قول فیصل - اس کی تکمیلی صورت صحیح کر دینا بھی رائج و
فصح ہے جسے تھلا کام صرف آثار کو کہ عبارت میں خفی غلطیاں
ہیں ان کو صحیح کر دے۔

صحیح کرنا - درج حساب کرنا، لکھ لینا، ہی میں لکھنا،
کھاتے پر چڑھانا۔ (ذوالفوائد)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔
صحیح کرنا - اڑنا، لگانا جیسے پاشا صحیح کرنا، حروفوں
کی زبان۔ (ذوالفوائد)

قول فیصل - لکھنا میں رسید کرنا کہتے ہیں۔
صحیح کرنا - کھس کرنا، غلام کی زبان۔

(فقہ) - تھوڑی دیر میں پانچ روپے صحیح کر لیتے ذوالفوائد
قول فیصل - اہل کھنڈ زیادہ فصیحہ لازم صحیح ہو جاتا،

بولتے ہیں۔ جب کوئی شخص کام کو پوری طرح انجام نہ
دے اور اپنے کو بچاتے ہوئے سختی و جبر بناے تو کبھی وہ
خود اور کبھی دوسرا کہتا ہے جیسے میں دوش کئے جیسے
میں گیا اور صورت دکھا کے پلا آیا میرے پانچ روپے
صحیح ہو گئے۔

صحیح کرنا - سلامت آئے۔ جیسے گئے تھے دیے
ہو پلٹ کے چلے آئے۔ بے غل بھرام واپس آنا، بقصد حاصل
کے بغیر کام واپس آنا، اور دخل و حورقوں کی زبان۔
صحیح ہونا - درست ہونا، تصدیق ہونا، ٹھیک
ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محفل - اس شخص کے صحیح ہونے میں کوئی کلام نہیں
اس لیے کہ متعدد اخباروں میں شائع ہو چکی ہے۔
صحیح کرنا - (طنز) صحیح نہیں ہے، غلط ہے کی جگہ،

اردو صرف، غیر فصیح۔
قول فیصل - جب کوئی شخص اسی بات کہتا ہے جو صحیح
نہیں ہوتی تو جواب میں ایک خاص طرح سے
کہتے ہیں "صحیح ہے" سچا اور درست کے معنوں میں بھی
متعلق ہے۔
صحیح ہے - (بروزن فصیحہ) کتاب، رسالہ، عربی
نذر، فصیح، رائج۔

جو نئے علم کائنات کا درس۔
نہ پر ہے جو صحیفہ، فطرت نظم و طہانی

دل کے اجزا میں نہیں ملتا کوئی جز و نشاط
اس صحیفے سے کہی نے اک، درق کم کر دیا جز و کھنڈ
قول فیصل - اس کی جمع صحت و صاف ہو خطا کو بھی
تفصیل کہتے ہیں جیسے "آپ کا صحیفہ گرامی موصول ہوا۔"
صحیفہ - آسمانی :- وہ کتاب جو خدا کی طرف
سے نازل ہو۔ فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

صحیح کرنا - ایک جن اہل اس نہایت بد صورت
دیو کا نام جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتی
سے گیا تھا۔ عربی، مذکر۔

قول فیصل - قصص الانبیاء میں اس کا ذکر تفصیل
کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔

صحیح کرنا - بڑا تھرا، نام ایک تھیر کا ہے جو بیت المقدس
میں ہوا پر سلق ہے اور اس کو صحیحہ صفا بھی کہتے ہیں
عربی، مذکر، رائج۔

شب جہد قریب صحیحہ جا کر
وہا کرتی ہیں ارواح مہلک (سراج المفاہین)

صحیح کرنا - سو، ۱۰۰، فارسی صفت، فصیح، رائج
قول فیصل - اصل میں سین مہلک سے، سو، تھا چونکہ
عربی میں سو دلیا کہ کہتے ہیں اس لیے فارسیوں نے
اس کو دس سے بدل کے صد کر لیا تاکہ دونوں

میں امتیاز ہو جائے۔
قول فیصل - اندکرت کے لئے بھی فارسی ترکیب کے ساتھ
اس لفظ کو استعمال کرتے ہیں۔ جیسے صد افتخار،
صد مر جبار، شکر صد شکر، صد آخری، وغیرہ
ہزاروں سے سو صد کے کسی کا ٹھوکر ہے۔
صد آخری سے گزشتہ ہوئے تقدیر طلال
صد آنا - (دفعہ) آواز بازگشت جو گنبد یا کنوئیں
یا پہاڑ سے ٹکرا کے نکلتی ہے۔ عربی، مؤنث، قلیعہ یا
طبقت کی زبان۔

یہ جو گنبد کی صد جیسو کے دیئے ذوق
قول فیصل - زیادہ تر زبانوں پر صد بازگشت کو
صد آنا - مطلق آواز، فارسی، مؤنث، فصیح، رائج

کیسی اربن وین ترانی
مختی ایک صد ادھر ادھر
قول فیصل - اس کی اردو جمع، صدائیں بھی
رائج و فصیح ہے۔

سر ملی صدائیں ہیں اس شوخ کی سہی
اپنی یہ جلسہ کہاں ہو رہا ہے
صد آنا - سائل کے مانگنے کی آواز، فارسی
لفظ، مؤنث، فصیح، رائج۔

جہاں مجنوں پکارا بس میں دھک نکل آئی
صد ایچا نیتی ہے آپ ملی اپنے سائل کی
صد آنا - آواز پیدا ہونا۔ اردو صرف
دلی کی زبان۔

آگ سے پانی میں بجتے دقت اٹھتی ہے صد
ہر کوئی دراندگی میں تلے سے ناپا ہے غالب
صد آنا - آواز آنا، اردو صرف، فصیح، رائج
نجد سے جانب لیا جو ہوا آتی ہے
دل مجنوں کے دھڑکنے کی صد آتی ہے

صد الصبح: ہے اللہ تعالیٰ، وہ آواز جس کا کوئی
سننے والا نہ ہو۔ فارسی: صبح، راجح

محفل صبح: قادی صاحب نے بہت پروردہ تقریر کی
بڑا دھڑلہ کر دیا لیکن ان کی تقریر کا سننے والوں
پر کوئی خاص اثر نہیں ہوا۔ پوری تقریر صد الصبح
جو کہ رہ گئی۔

صد بلند ہونا: آواز بلند ہونا، اور دھڑلہ
صبح، راجح۔

نقادہ جوس سے ہو یہ صد بلند
عالم میں تو نے محل کا ڈھکا بجا دیا نظم ہا ہا ہا
صد بلند ہونا: آواز نہ ٹھکانا، آواز کا موٹا
ہونا، اور دھڑلہ، صبح، راجح۔

باکل صد اطلال و غائب ہو گئی تفتش
صد اٹھیلنا: آواز منتشر ہونا، اور دھڑلہ
قلیل الاستمال۔

گوشت کریم تک کبھی چاہیے یہ سٹکے جا
پھیل رہی ہو شہر میں ساکون کی صدا
صد پیدا ہونا: آواز ٹھکانا، اور دھڑلہ
صبح، راجح۔

تھے مراد پیا جوشہ شیرب و لعل
ناگہ چوٹی رونے کی مد فار سے پیدا عشق
صد اچانا: آواز جانا، اور دھڑلہ، صبح، راجح۔

کمرش در دوا لم روح کو تر پاتی ہو
دور تک دل کے دھڑکنے کی مد عاتی ہو تفتش
صد ادینا: فقیر کا آواز لگانا، اور دھڑلہ
صبح، راجح۔

لے ہیں زہر کے نشتر کرم کی اتھاڑوں پر
فقیروں کی طرح جس در پہ بھی ہم نے مدائی
علیم آشفہ لکھنوی

صد دینا: کوئی چیز بھیجنے کے لئے آواز لگانا
اور دھڑلہ، صبح، راجح۔

محفل صبح: کیا کہوں۔ نور حسن وقت یا ران
سر پہ گنڈیریاں چوستے ہیں منہ دیکھ کر رہ جاتا
ہوں اور گنڈیری دلا لاجب صد ادینا ہو تو کیجیے
یکڑ کر رہ جاتا ہوں۔ (رفانہ آزاد)

صد ادینا: جانے کے لئے آواز دینا، پکارنا
اور دھڑلہ، صبح، راجح۔

ہمارے بعد جو یہ حال ہم صغیروں کا
اس آشیان میں صدی ادھر پکاوا
قول فیصل: کسی چیز کا رگڑ گھاس کے یا اور کسی وجہ
سے آواز پیدا کرنا بھی اس کا ایک مفہوم ہے۔

ورد مزدوں کو تو از من کو تھاری کافی
ایکے مغرب سے دیتے ہیں صد تاربت شور

صد ارت: افتتاح اول دوم و چہارم، صد
نشینی، صد ہونا، بالائینی، عربی، موزن، صبح، راجح۔

تھی سلم جو صد اوقت ان کی
زیب مجلس تھی صد اوقت ان کی (ترانہ اسدین)

قول فیصل: اردو میں زبانوں پر زیادہ تر پاکیزہ
صد ارت: شاہی زمانے کے ایک عہدے
کا نام جو ذرات کے قریب ہوا تھا، فارسی موزن
طیلس الاستمال۔

محفل صبح: انھیں صد ارت کا منصب دے کر کل
اکا بر دشان سے ادنیٰ سمجھایا۔ (دربار اکبری)
صد ارت: جمہوری حکومت کا سب سے بڑا عہدہ
عربی لفظ، موزن، صبح، راجح۔

محفل صبح: صد جمہوریہ ہند ڈاکٹر ڈاکٹر حسین صاحب
کے مرنے کے بعد دی، دی گئی نے عہدہ صد ارت سمجھایا
صد ارت عظم: جمہور ذرات، فارسی

موزن: قول فیصل: زبانوں پر عام طور سے موزن لگائی
صد اسکانا: آواز بھری ہونا، اور دھڑلہ
صبح، راجح۔

جاں کیوں مکنے لگتی تھی تیرے دم سے
گر وہ صد سمانی ہو چکے در باب میں غائب
صد اسکانا: آواز بھرا ہونا، آواز اکٹھا ہونا
اور دھڑلہ، طیلس الاستمال۔

گوشت کریم تک کبھی چاہیے یہ سٹکے جا
پھیل رہی ہو شہر میں ساکون کی صدا
صد ارت: (دھڑلہ اول، دوم و چہارم، راجح)
اطیلس الاستمال۔

واقف نہیں طیب صد ارت غار سے
خوار خوب کرتے ہیں سے خوار کا غلامی

قول فیصل: ہونا اور ہونا کے ساتھ اس
کا صرف ہے۔

میر درد دل نہ کہہ عالم میں اب
ہو گیا ہے ساموں کو تر صد ارت
صد ارت: افتتاح اول دوم و چہارم، راجح۔

بازی، سچائی، عربی، موزن، صبح، راجح۔
خوب صد وصل کا پورا ہوا
دیکھ لی ہم نے صد اوقت آپ کی

قول فیصل: اردو میں زبانوں پر زیادہ تر
اکسری۔

صد اوقت: دوستی، یارانہ، عربی، موزن
تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

محفل صبح: سب کی رائے ہوئی کہ گھوڑوں کا سالانہ
کریں اور یہاں سے فتح پور سیکری کو چلیں وہاں
فلانے شخص سے قریبی صداقت کا سلسلہ ہو۔ انھیں کے

گھر یا نہیں۔ (دربار اکبری)
 قول فیصل۔ رولت فرنگ صفیہ نے تصدیق ثروت
 گواہی شہادت بھی اس کے معنی لکھے ہیں جو لکھنؤ میں
 راجہ نہیں۔
 صدقت کیش۔ وہ شخص جو سچ بولنے کا عادی ہو
 سچا۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
 صد اکڑا کرنا۔ فقیر کا بھیک مانگنا، فقیر کا آواز
 لگانا، اردو صرف، متردک۔
 فقیرانہ آئے صد اکڑ چلے
 میان خوش و خوش دم اکڑ چلے
 پر خنی بوسہ لب دے ڈالو
 ہم فقیرانہ صد اکڑتے ہیں غلامِ دیر
 صد اکڑا کرنا۔ آواز دینا۔ اردو صرف، متردک
 شوق کامل سے تشجب ہے یہ کیا
 جو بدن ہو خاک سب بد فنا
 اور پھر اس سے آگے نہ بڑھے کہ جا
 برگ برگ اس کا کہے پھر یہ صد
 حیدری ہوں حیدری ہوں حیدری
 قول فیصل۔ چچا نا کے معنی بھی دیتے تھے۔
 فارسی چھوٹے بیل ہی بول
 صد اکڑتی تھی لڑائی پیٹھ دل کھول (نہایت اردو)
 صد اکڑنا۔ آواز لگانا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان
 محل شہ۔ ایک فقیر صد اکڑتا تھا کچھ راہ خدا
 دے جا۔ جاتیرا بھلا ہو گا، حضور کو پسند آئی انہوں
 نے بارہ دہرے اس پر لگا دیے۔ (آب حیات)
 صد اکڑنا۔ فقیر کا بھیک مانگنا۔ آواز لگانے
 بھیک مانگنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
 محل شہ۔ بہت دیر سے فقیر تھا اسے دروازے پر
 صد اکڑا کر دیا ہو تو دیر نہیں تو کہو آگے بڑھو۔

صد انسان و صد فرسخ۔ لوگوں کے مزاج
 مختلف ہوتے ہیں جیسے انسان ہوتے ہیں اتنے
 ہی مزاج ہیں، ہر شخص کا مزاج کیا ہوتا
 فارسی فعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
 کوئی جو خوش مزاج یہاں کوئی بزم مزاج
 شہود ہو مثل کہ صد انسان صد مزاج
 صد اکڑنا۔ آواز لگانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج
 شمع کے شعلے کو گرتے شعلوں کی برگ
 بزم میں گل گیسے نیک صد عذیب
 صد اکڑنا۔ آواز لگانا۔ آواز نہ لگانا
 اردو صرف، فصیح، رائج۔
 گداز آتش غم نے کیا یہ جسم کا حال
 جو آتھواں کو بھی توڑوں صد اکڑتی
 صد اکڑنا۔ آواز لگانا۔ کوئی آواز نہ آئی۔
 فارسی فقرہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
 محل شہ۔ اتنے میں میاں چاند دیا آئے۔
 آتھی بیکار میاں آزاد! میاں آزاد! بی
 بھٹیاری! بی بھٹیاری! صد اکڑنا۔ آواز لگانا
 صد اکڑنا۔ آواز دینا۔ اردو صرف، متردک
 کے دخول بہت سنا۔ فارسی فعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 سچ شہ کہ صد اکڑے دل از درد خوش است
 دور سے ہم تری باتوں کا مزہ لیتے ہیں
 صد اکڑنا۔ آواز لگانا۔ آواز نہ لگانا
 قلیل الاستعمال
 اک شہ کہ بر گبیا بلایا (مجازاً)
 وہ شہ کہ آگہ آیا (مجازاً)
 صد اکڑنا۔ آواز لگانا۔ آواز نہ لگانا
 مرعبا، کیا کہنا۔ فارسی ترکیب فصیح، رائج۔
 نیز سے ادھر سے گویا ہوتی حاسم

صد آخری طبیب سچ کے لیے کام
 قول فیصل۔ طنزاً بھی سچ ہے۔
 نہ شریعت کا حکم کچھ مانو۔ لقمہ طباطبائی
 دہ صد آخری مسلمانوں
 دیر کے افسانے کے ساتھ بھی رائج تھا اگر اب
 نہیں بولتے۔
 ہزار ستر سو صد کے کسی کی ٹھوکر پر
 صد آخری مرگٹ ہو مقدور پر
 ہے، کے افسانے کے ساتھ بھی بولتے ہیں۔
 صد آخری ہو فانی رنگین مزاج کو
 شرکت خانے رنگ میں خون دہائی ہو جلیل
 صد برگ۔ وہ بھول جس میں بہت سی
 نکھریاں ہوں، فارسی، صفت، مذکر قلیل الاستعمال
 صد برگ سے ترادل صد چاک کم نہیں
 ناسخ تھے ہوئی ہوس پوتناں عبث
 قول فیصل۔ اس کا استعمال گندے کے
 بھول کے لئے زیادہ ہے۔
 تو نے جو کل بنایا گندے کے بھول کو گندے
 بھولا نہیں سہا تا صد برگ سپرین میں
 شہرا نے لٹھا صد برگ استعمال کیا ہے مگر نثر میں گل
 صد برگ کی ترکیب رائج ہے۔
 صد بارہ۔ کھانکھو را۔ فارسی، مذکر (دور اللغات)
 قول فیصل۔ لکھنؤ میں اسے ہزار پانچتے ہیں
 ادھر کی کے ساتھ ہزار پانچ بھی بول دیتے ہیں۔
 یہ لہجہ کی بھی زبان ہے۔
 کبھو کوئی سپینہ کیا ہے پھر
 کبھو چھت سے ہزار پانچ گرسے
 صد بارہ۔ سو ٹکڑے، جا بجا سے پھا ہوا
 چاک چاک، ٹکڑے ٹکڑے۔ فارسی ترکیب صفت

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

مگر فرشتوں کے صدیہ تھے تو دل چاک
زمین کا نیستی تھی ہی وہ تھے نہ انڈاک ادج
صد چاک :- میکر دل جگہ سے پھٹا ہوا ٹکڑے
ٹکڑے ، چاک چاک ، خاموشی ، صفت ، تعلیم یافتہ طبقے
کی زبان ۔

پوچھو نہ مجھ سے جا کے عینوں میں لگا حال
تو پس کی چین چھان میں چاک ہو گیا سیر
صد چراغ :- روشنی کا چربی یا خشتی ستون
جس میں چراغ بجائے جاتے ہیں ۔ فارسی ، مذکر
(ذو اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں ۔
صد در شود کشتادہ چوبستہ شود درے
ایک جگہ سے مایوسی ہو تو احد تدبیر میں نکل آتی ہیں
ایک در بند ہزار در کھلے اس کا ترجمہ ہے ۔
فارسی میں ۔ (فرنگ اش)

قول فیصل :- فارسی دلی طبقہ کبھی کبھی بول دیتا
ہے ۔ عام طور سے ایک در بند ہزار در کھلے کہتے ہیں
صد در صد :- ایک قسم کا نقش جو خاص طریقے
سے کھرا جاتا ہے ۔ فارسی ، مذکر (ذو اللغات)
قول فیصل :- یہ عالموں کی اصطلاح ہے ۔
صد :- (بالفتح) سینہ ، عربی ، مذکر ، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان ۔

پہنچا سوئے سقر جو تیر کا عذر تھا ۔
نے خود تھانہ فرق نہ جوش نہ صد تھا مونس
صد :- ممتاز مقام ، وہ جگہ جو امتیازی
حیثیت رکھتی ہو ۔ وہ اعلیٰ مقام عباد کی بلند ترین
شخص کو بٹھامیں ۔ عربی لفظ ، صریح ، رائج
مذہب کی تباہی و نیستی تھی جو خیاط قدرت نے

وہی پہنکے تم کو صدر مجلس میں بجا دیں گے عزیز لکھنؤ
صد :- باہنیں ، برغل ، بزرگ ، ذی قدر ، عربی
لفظ ، فصیح ، رائج ۔

محل صدر :- میں آپ حضرات کا تہہ دل سے
شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اس جگہ کا صدر بنایا
قول فیصل :- مختلف ترکیبوں کے ساتھ بولتے ہیں
جیسے صدر مغل ، صدر جلسہ ، صدر انجمن ، صدر
مشاعرہ وغیرہ ۔

صدر محفل اسے کیا تجویز تلم علیہائی
بات کی بھی جسے نہیں ہو تیز
صدر :- دار الخلافہ ، سٹیڈ کو آرڈر (ذو اللغات)
قول فیصل :- اس کو زیادہ تر صدر مقام کہتے ہیں ۔
صدر :- بڑا ، ادنیٰ ، ادل ، کلاں ۔
(فرنگ آصفیہ)

قول فیصل :- ان سبوں میں تنہا نہیں بولتے
ترکیب کے ساتھ استعمال کرتے ہیں جیسے صدر
بازار ، صدر دروازہ ، صدر دکان وغیرہ ۔
صدر :- بلا شع کے مصرع اول کا پہلا جزو یا
پہلا کین عربی ، مذکر ، اصطلاح علم عربی ۔
زیب کنار سرچ بت خود لپیٹ کا ۔
سینہ صدر مصرع تہہ بلند کا ۔
صدر :- فوج کے رہنے کا مقام کہیں چھاؤنی
شکر گاہ ، اردو ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

صدر :- بالا جیسے مفصلہ صدر ، مذکر ، عربی
(ذو اللغات)
قول فیصل :- اب اپنی لکھنؤ اس جگہ مذکور الصد
یا مذکر بالا بولتے ہیں ۔
صدر :- کسی جمہوری ملک کا سربراہ عظیم
پریسیڈنٹ ، عربی لفظ ، رائج ۔

محل صدر :- آج کل امریکا کے صدر رچرڈ
نکسن ہیں اور مصر کے صدر جمال عبدالناصر ہیں
صدر عظم :- دذیمہ عظم ، دیوان اعلیٰ
فارسی ، مذکر ۔ (ذو اللغات)

قول فیصل :- بالعموم رائج نہیں یہاں دکن
کی خاص اصطلاح ہے ۔
صدر اعلیٰ :- بیشتر مسیحیوں کو کہتے تھے عربی
الفاظ ، فارسی ترکیب ، مشرک ۔

سربراہ کے گردوں جب تک سلطان خاندان
فرستند عظم صدر اعلیٰ صدر اکبر جو
صدر :- اکثر یہ لفظ ، سب سے بڑا فقیہ
عربی ترکیب ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

محل صدر :- ملا صاحب جو چاہیں فرمائی مگر یہ
تذکیریں کہ زمانہ کیا تھا جس میں صدر تشریف
ادھنی اسلام کل مالک محروسہ کا خود مانگ کر
جام سے دہلی خان خانان بادشاہ کا جام
لے کر نہی جائے تو کیا کرے ۔ وہ بڑا اکبر کا
صدر :- صدر اعلیٰ ، دیوان ، خالصہ
عربی ترکیب ۔

محل صدر :- خواتین پر ام پور میں سے نواب
عبداللہ ایک امیر دلی میں رہتے تھے پھر میرٹھ
میں صدر الصد ہو گئے تھے (موت و حیات)
قول فیصل :- اب نہیں بولتے ۔

صدر الصد :- امور خفیہ کے انجام
دینے والے افسر کا لقب ۔ عربی ، تلمیذ استیصال
محل صدر :- ملا شیری پنجاب میں صدر الصد
صدر الممالک :- وزیر عربی ۔ مذکر
(ذو اللغات)
قول فیصل :- بالعموم رائج نہیں ۔

صدر المہتمم :- (مہتمم بر دین تمام) ملک کے کسی شعبے کا افسر اعلیٰ۔ عربی، مذکر۔ دکن کی زبان محل صحت۔ حیدر آباد میں صدر المہتمم تعلیمات سے ملنے کی بہت کوشش کی لیکن ملاقات نہ ہو سکی۔
صدر امین :- وہ حاکم جو جج کے ماتحت ہو۔ عربی الفاظ، تفسیل الاستعمال
محل صحت :- اگر پیش خدمت ہمیشہ تو برادر عزیز حضرت کا شیر ہے، غالباً حلویت میں پائیں نشین، بھائی جلوت میں صدر امین۔
قول فیصل :- اب عام طور سے صرف امین ہی کہتے ہیں۔

صدر بازار :- چھاونی کا بڑا بازار، خاص بازار عربی فارسی الفاظ۔ رائج۔

محل صحت :- گراں صدر کی طرف خوب گزرا ہے۔ صدر بازار اور امین آباد میں وہ رونق ہے کہ وہاں سے جانے کو ہی نہیں چاہتا۔
صدر پورہ :- مال کا ٹھکانہ اعلیٰ۔ دیورہ انگریزی میں صدارت عالیہ (اردو دفتر القات)
قول فیصل :- اب اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

صدر مجلس :- پریسیڈنٹ، میر مجلس، فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

صدر جمہوریہ :- جمہوری سربراہ، عظم، فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

محل صحت :- ڈاکٹر ذاکر حسین ہی سہر وستان کے وہ پہلے صدر جمہوریہ ہیں جنہوں نے صدارت کے زمانے میں اس دنیا سے انتقال کیا۔

صدر جمہور :- (صدر منتخب بل جال میں ہے) حوروں کے ایک نسبی جن کا نام۔ اردو، مذکر

دلی کی زبان۔

صدر جہاں سے نکالیا کسی نے ہو گا کوئی کہے ہو کہ یوزین خاں کا ٹھکانہ
صدر رحمت :- دکن و تبیین و آفرین، شاباش مرحبا، کیا کہنا، فارسی، تفسیل الاستعمال
محل صحت :- شاداب خت کا جو عالم ہر جرات پر ترے کشتے کو صدر رحمت ہی کیا کیا زخم کھایا جو
قول فیصل :- اگر کوئی بات بھی خلاف مزاج ہوتی ہے تو عورتیں طنز ابھی کہہ دیتی ہیں جیسے تم سے امید نہ تھی کہ تم پارسے خلاف گواہی دو گے، صدر رحمت، خیر دیکھا جائے گا۔

صدر دروازہ :- سنگھ کا وہ دروازہ جو آمد و رفت کے لئے مخصوص ہو۔ اردو، فصیح، رائج۔

صدرت کے مشغلوں سے :- کب یہ خالی اب بھی ہو صدر دروازے پر دیکھو کو تو الی اب بھی ہو

صدر دفتر :- صدر دفتر، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج
محل صحت :- انجن ترقی اردو ہند کا صدر دفتر علی گڑھ میں ہے اور اس کی شاخیں ہندوستان کے ہر

بڑے شہر میں ہیں
صدر دیوان :- خزانہ شاہی کا مہتمم اعلیٰ، فارسی، مذکر، نور القات

قول فیصل :- اب رائج نہیں۔
صدر گاہ :- وہ مقام جس کو مرکزی حیثیت حاصل ہو، صدر مقام، فارسی ترکیب، نون و تسلیم، ذلتہ طبعی زبان

جون پور اسے صدر گاہ مجمع اہل کمال
سیکرٹری ہی تجھ میں تھے ارباب جال و محافل

محل صحت :- میر تقی، فارسی ترکیب، تفسیل الاستعمال
قول فیصل :- مجلس میں جس جگہ صدر ٹھکانا ہو وہ بھی صدر مجلس ہو۔

محل صحت :- میر تقی، فارسی ترکیب، تفسیل الاستعمال
قول فیصل :- مجلس میں جس جگہ صدر ٹھکانا ہو وہ بھی صدر مجلس ہو۔

بٹھایا صدر مجلس میں ہمت، دم (مراجعات)
دور انو آپ بیٹھا کہے سے خرم

محل صحت :- میر تقی، پریسیڈنٹ، فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

رواق اخرازم تن میں ہو جیے دل کی طرح
بیٹھے سینے میں اگر صدر محفل کی طسوج جلال

قول فیصل :- محفل میں جس جگہ صدر ٹھکانا ہو وہ جگہ بھی صدر محفل ہو جیسے زمانے کے انقلاب کو دیکھو آج شیخ

مبارک صدر محفل میں بیٹھے تھے۔ (دربار اکبری)
صدر مقام :- (بے اضافت، ماکم اسے)

کے رہنے کی جگہ، مرکزی مقام، دار السلطنت، راجدانی فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صحت :- دہلی ہندوستان کا صدر مقام جو سیکڑوں برس سے اس شہر کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔

قول فیصل :- صدر شاعرہ کے بیٹھے کی جگہ کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے جیسے۔ رام پور کے اسی سفر

کے موقع پر..... اس شاخسہ میں شریک ہوئے جس کے صدر مقام پر شہزادہ مرزا وحید بخش صاحب

دہلی.... نظر آئے۔ (حیات قیلم از عرس گیا دی)
صدر میں مقام ہونا :- ممتاز مقام پر نشست ہونا

اردو، صرف، فصیح، رائج۔
تجلی گاہ اقدس سینہ حوروں ملائک

مقام اسے شاہ خونی صدر میں ہو تیری جلال
صدر منصرم :- اعلیٰ درجے کا منصرم، ذلتہ طبعی زبان

ہند کا اعلیٰ عہدے دار عربی الفاظ، تفسیل الاستعمال
محل صحت :- میں آہستہ آہستہ گھر ڈالنا اظہار منصرم ہو

شاہ گھڑے نے بھینک دیا۔ (فنا آزاد)
قول فیصل :- اس جہرے کو صدر منصرم کہتے ہیں جیسے

ایک مرتبہ صدر منصرم کی حالت میں صاحب مہتمم بدست تحقیقات کے لئے جاتے تھے۔ (فنا آزاد)

صدر نشین :- (بے اضافت) بالانقص ایر صاحب

منصب، میر محلین، چیرمین، فارسی، مذکر، فصیح، راجح
 وہی جو صدر نشین بزم خاکساراں میں
 صفِ نعال میں جس کا کہی مکان ہوتا
 قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہو۔
 جو صحیح تم محفوں میں صدر نشین۔
 ہو گئے تم نامور جوان حسین نظم مباحثاتی
 صدر رہ۔ عربی زبان میں معقولات کی ایک مشہور
 کتاب کا نام۔ عربی۔ مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان
 قول فیصل۔ اس کتاب کے مصنف کا نام تھا
 صدر الدین شیرازی جو اس کا موضوع فلسفہ قدیم
 ہے یہ عام طور سے عربی مدرسوں میں پڑھائی جاتی ہے
 صدر رہ پڑھ کر حتمی ہی رہے۔ سلفی پڑھ
 (یہی عقل نہیں آتی۔ شل (نور اللغات)
 قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہو۔
 صدر رہر جا کہ نشین صدر است۔ صدر جہاں
 کہیں میوہ جاتے مدرسی رہے گا۔ یعنی ایک ہی
 مرتبہ آدمی عقل میں جس مقام پر میوہ جاتے اس
 کی منزلت میں فرق نہیں آتا۔ فارسی شل تعلیم
 یافتہ طبقہ کی زبان۔
 محل صدر۔ بندہ نواز تشریف رکھیے۔ آپ تو
 کانٹوں میں ٹھیسٹے ہی خیر۔ صدر رہر جا کہ نشین
 صدر است۔ (فسانہ آزاد)
 صدر رہی۔ ایک قسم کی مرزئی جو عسبر کے
 لوگ پریشاک کے ادب پر اکثر ہنپا کرتے ہیں اس کے
 آگے گھنڈیاں اور کچھ کام بھی بنا ہوا ہوتا ہے
 کمری، جاکٹ، داسکٹ، سینہ بند، عسری
 مونٹ۔ (نرنگ آصفیہ)
 قول فیصل۔ لکھنؤ میں بے استغنیوں کے ودنی نام
 شلو کے کو صدری کہتے ہیں۔

صدر شکر۔ خدا کا شکر، خیریت گزری، اچھا
 ہوا، عربی الفاظہ فصیح، راجح۔
 صدر شکر نہ سے نام مجوز نکلی گیا
 بات اپنی بارگاہ الہی میں رہ گئی شرف
 صدر سالہ۔ بیسویں سال۔ سوویں برس،
 سو سال کے بعد، وہ یادگار جو سو سال کے بعد
 بنائی جائے فارسی صفت، فصیح، راجح۔
 محل صدر۔ مرزا غالب کی صد سالہ برسی صرت
 ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ غیر مالک میں بھی بڑی
 دھوم دھام سے منائی گئی۔
 صدر سالہ۔ سو سال کا۔ سو برس کا، فارسی
 صفت، فصیح، راجح۔
 بے احیائے اموات آپ جنش دیں اگر کہ
 ابھی تو مردہ صد سالہ میں پیدا ہو گویا کھنڈ
 صدر سالہ۔ بیسویں سال کی عمر کا۔ فارسی صفت
 فصیح، راجح۔
 محل صدر۔ زاد صد سالہ بھی دیکھیے تو مختار آدم
 بھرنے لگے۔
 صدر سالہ۔ وہ کام جو سو سال سے ہوتا آیا ہو
 فارسی صفت، فصیح، راجح۔
 صد سالہ دور چرخ تھا ساغر کا الپ۔ (منہاج
 نکلے جو سکھ سے تو دنیا بدل گئی راجہ
 صدر نہ بلکہ لغتیں) سبب جس کے اندر سے
 بوقی نکلتا ہے عربی، مونٹ، فصیح، راجح
 مرغابیاں نثار کو قہیں زرتے ہو
 دودڑی صدق تھیلی پہ گھر لے ہو
 قول فیصل۔ دہلی میں مذکر اور مونٹ دونوں
 صورتوں سے مستعمل ہو۔
 ہے بھر اس کے سانسے کشتی بکف گدا

بھرتا صدق ہو کھوئے کو ب سوال کے ذوق
 انھیں ذوق نے مونٹ بھی استعمال کیا ہے۔
 مویا بند آنکھ میں اپنی جو رکھتی ہو
 اب رکھے جو روشنی شل دل اہل صفا
 دہلی کے ایک بہت قدیم شاعر کی مثال ملی ہے
 جو مذکر کا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے دہلی میں
 تذکرہ کے ساتھ زیادہ استعمال ہوتا تھا۔
 عجب جیلے کے پتوں کو شرف تھا
 ہر اک برگ اس کا موتی کا صرف تھا درجائے
 آنکھ سے بھی کٹا یہ ہو۔
 جہنم تراشکے دامن مرا بھر دیتی ہے
 کیسے کیسے یہ موت کج کو گھر دیتی ہے
 دل کو بھی صدق سے تشبیہ دی ہے۔
 میرے سینے کو نہ کیوں ہر صبح صادق پر شرف
 دل جو میرا گھر ہے شہر دیں کی صد مکتوب
 صدق۔ ایک قسم کے چھوٹے پیالے کا نام جس
 میں شراب پیتے ہیں۔ مذکر۔ (نور اللغات)
 قول فیصل۔ بالعموم راجح نہیں۔
 صدق۔ شل کی صورت کے تین تارے
 قطب کے پاس ہیں جنہیں صدق قطب کہتے ہیں
 عربی، لفظ، مذکر۔ (نور اللغات)
 قول فیصل۔ ان معنی میں یہ لفظ عام نہیں ہے۔
 صدق صادق۔ سبب، عربی الفاظہ
 فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔
 قول فیصل۔ عام بول چال میں نہیں ہو صرف
 اطباء نسخوں میں قرار کرتے ہیں۔
 صدق۔ دبا کسر، سحانی، غلوس، حشر، بی
 مذکر، فصیح، راجح۔
 دو طرح سے ہر ہادی تفصیل

گزشتہ تعویذ تھے واسطے میں لانا تھا مبارک
(فرنگ آصفیہ)
قول فیصل - یہ لفظ صدقہ و صلاہ کیونکہ صلاہ عربی
میں فقر کو کھانے کے واسطے بلانے کے ہیں اور صدقہ
یعنی خیرات یا وہ کھانا جو راہ خدا میں دیا جائے
پس اس صورت میں یہ لفظ مراد صدقہ کی جہاں
نے اسے صدقہ و صلاہ قرار دیا ہے انہوں نے صدقہ
سلامتی و خیریت قرار دیا ہے جو تکلف سے خالی نہیں
(فرنگ آصفیہ)
صدقہ کرنا - اتارا کرنا، قربان کرنا، اردو میں
ضج، راج۔
میرے میں عشق کے سر کا نہ پاؤں
آرد کا حبان کو صدقہ کیا
صدقہ گیا - صدقے میں گیا، صدقے میں کام آگیا
اردو فقرہ، عورتوں کی زبان -
ایک تو دل کی مرے قدر نہ کی کھو ڈالا
دوسرے کہتے ہو صدقہ گیا خیرات گئی شہد
صدقہ ملنا - مر لینی پرے اتاری ہوئی چیز محتاج
کو ملنا، اردو صرف، نصیح، راج۔
بلائی ہو بخشش سے ہوائے چشم تر آنسو
ملے کچھ دامن خالی کو صدقہ رو غلیں کا بہم
صدقے - ہائی، عاری، قربان، شمار، فدا، اردو
عورتوں کی زبان -
کیا گزرتی ہو دلوں پر میں تمہارے صدقے
یا داتے ہو تم اکثر میں تمہارے صدقے
صدقے - (طنزاً) ہمیں نہیں چاہیے، اردو
عورتوں کی زبان -
ہم کو کہجے سے تمہارے نہ اٹھائے اللہ
صدقے میں نلکے کے کچھ ہم تو ہیں اچھے میں

صدقے اتارنا - صدقے کرنا، کسی چیز کو یا کسی کو
کسی کے گرد بھرا کے تصدق کرنا - اردو فقرہ، نصیح، راج
قربان کیجئے اسے صدقہ اتاریے
اے جان ہی مراد دل نا شا کس لئے
صدقے جانا - بلا گردان ہونا، تصدق ہونا
قربان ہونا، اردو صرف، عورتوں کی زبان -
کہتی ہوں ہی منہ میں جو اس لب کی خوبیاں
صدقے ہم آپ جاتے ہیں اپنی زبان کے جرات
قول فیصل - مختلف صورتوں سے رائج ہر مسئلہ
صدقے جاؤں و قربان ہو جاؤں
ست نجد کو بہکانا آج
صدقے جاؤں حبان آج صاحب قرآن
صدقے چاہیے - قربان ہو جانے کو جی
چاہتا ہے - اردو صرف، عورتوں کی زبان -
اے دوق صدقے چاہیے یک خیال کے
کیا ہے گیا اڑا کے بت سیم تن کے پاس فدق
صدقے چاہیے - عورتیں جب صاف
صاف مخاطب کی حاکم کے اظہار میں حق یا بیوقوف
کا لفظ کہنا نہیں چاہتی تو کہتی ہیں، آپ کے صدقے
چاہئے، یا آپ کی باتوں کے صدقے، یا صدقے
چاہئے آپ کی نقل کے، وغیرہ جیسے - صدقے چاہئے
آپ کی عقل کے بیچ میں بول کے آپ نے ہوتی ہوئی
مصلحت کو اجاڑ دیا، اس میں محبت کا پہلو بھی ہے
صدقے چاہیے - قربان ہو جائے، ماں، چھٹی
یا بہن وغیرہ کی زبان سے - اردو صرف، عورتوں کی زبان -
رخصت طلب اگر ہو تو یہ میرا کام ہے
ماں صدقے چاہئے آج تو سب میں نام کی
صدقے گئی - قربان ہو جاؤں، ماں بن ادا
بھونچے وغیرہ کی زبان سے - اردو فقرہ، عورتوں کی زبان -

صدقے گئی یہ جاہ قیامت کی فو خاک
اطفال سہم سہم کے ہر جاہی کے ہاک مشق
صدقے چلے اتارنا - کسی کی صحت و سلامتی کے لئے
خیر خیرات ہونا، اردو صرف، قلیل الاستعمال -
دہم ہر طرح کے گزرنے لگے -
صدقے چلے بھی اتارنے لگے - اردو فقرہ
قول فیصل - اب عام طور سے صدقے اتارنا ہی
ہوتے ہیں -
صدقے درگور - برا بھلا کہنا، عورتوں کا اظہار
بیزاری - اردو - (فرنگ اش)
قول فیصل - بہت کم کے ساتھ زبانوں پر ہے -
صدقے کا بھجنگا - ایک لمبی دم کا سیاہ پرندہ
جو عام طور سے نکل اتارا صدقے اتارا جاتا ہے - اردو
راج -
قول فیصل - بہ صورت اور سیاہ نام آدمی کو بھی
کہتے ہیں -
بھٹی دھوتی ہے رنگا رنگا ہی
ٹھیک صدقے کا وہ بھجنگا ہے (عروج الفت)
صدقے میں کو ابھی اتارا جاتا ہے اور اس کو صدقے
کا کوایتے ہیں -
صدقے کا پتلا - پینے کی تبا کو کا پتلا بنا کے انگوٹھوں
کی جگہ تارے لگا کے مختلف چیزوں کے ساتھ سٹی
کے طباق میں رکھ کے چوراہے پر رکھ دیتے ہیں -
اردو، راج -
صدقے کا چراغ - مد چراغ جو کسی پر سے اتار
کر چوراہے پر رکھ دیا گیا ہو - اردو فقرہ، ترنیاں ترنک
روشنی طور پر بار در ممکن نہیں -
تیرے صدقے کا کہاں لئے گا در چراغ آتش
صدقے کا چھاپا - وہ چار سطحوں کے ملنے کی جگہ

جاں صدقے کی چیزیں رکھی جاتی ہیں۔ اور صرف
فصل، راج۔

ترے صدقے کا مجھے میں مگر جو رہا
چارہ پرو کو یہ آزاد صفا رکھتے ہیں
قول فیصل۔ صاحب فرنگ اثر رکھتے ہیں۔ یہ کوئی
مادہ نہیں۔ پر چوراسے پر صدقے کی چیزیں رکھی
جاسکتی ہیں کسی چوراسے کی تحفیں ہیں۔ آتش
کے شر میں بعض مضمون آفرینی جو مولف کو اس سے
اتفاق ہے۔

صدقے کا کوا۔ (تاریخ) ہمارے ہر صورت اور
سیاہ نام آدمی اور وہ صرف صدقوں کی زبان۔

نور بندہ اسے صدقے کے مولف کو سے
جاکے منہ کا کرے شکی سے عنبر اپنا

قول فیصل۔ چونکہ زیادہ تر پارٹی کو امداد اتارا
جاتا ہے اور وہ بہت زیادہ سیاہ نام ہوتا ہے

اس لئے قطع انسان کو کہنے لگے۔
صدقے کرنا۔ (تاریخ) کرنا قرار کرنا، اور

صرف طبع، راج۔

کہاں ہیں آدمی عالم میں پیدا
خدا کی صدقے کی انسان پر سے

قول فیصل۔ اس کی نگین صورت صدقے کرنا
بھی ہے۔

ہماری تھوڑے کرے گرا سماں
صدقے کرنا ایسے ترے سر پر سے ہم

صدقے کرنا۔ جو لے میں ڈالو، آگ میں
ڈالوں صورتوں کی زبان، دلی کا صرف،

لو اور دھاتی دیکھ رہا تھا جٹ سے
دور صدقے کرنا تیری باتوں کو سوز
(فرنگ آہیہ)

صدقے کیا: تصدق کرنے کے قابل اور
صرف دلی کی زبان۔

ابھی لو اس کو تم آئندہ مت ہو تیرے بھاتا
یدول صدقے کیا تم سے زیادہ مجھ کو پیارا

قول فیصل۔ تنفر اور عقیدے سے بد نصیب اور سخت
کی بگ بھی کہتے ہیں۔ تانہٹ کے لئے صدقے کی کتے

ہیں۔
صدقے کیا تھا۔ (تاریخ) سے تصدق کیا تھا

کیا عینہ کر کے، کیا چھپاتے اور دھو راج۔
قول فیصل۔ جب کوئی کسی چیز کو دیکھتا کرتا

یا انگتا ہے تو اس کے جواب میں محبت کے لہجے۔
میں کہتے ہیں کہ نہیں اگر عورتی تو ظم پر صدقے کی حق

بھلا تم سے چھپاتے۔
صدقے کی بیل۔ دو بیل جو پکڑنے کے بعد

صدقے کر کے چھوڑ دی۔ باقی ہے اور وہ بولت۔
ترے صدقے کے بلور چھوڑ کے آئے ہیں جو گلشن میں

لباتے میں انہیں پھولوں کے پتے آئیاں ہو کر شرف
(نور اللغات)

قول فیصل۔ نہ ہندوستان میں بیل کا وجود ہے
نہیں صدقے اتاری جاتی ہے اس کا استعمال

صرف شوروں تک محدود ہے۔
صدقے کے چراغ اتارنا۔ عورتیں،

میں پوری ہونے کے بعد صدقے کے چراغ اتارتی ہیں
اور دھڑک۔

بچے رتے میں یا کے تیور
ایسے دل اب صدقے کے تار چرنا

صدقے کی گڑیا۔ یہ گڑیا جو بنا سوار کے
بچ چوراسے پر رکھی جاتی ہے۔ اور وہ صرف راج۔

قول فیصل۔ مزاحیہ طرز آہر قطع اور بصورت

عورت کو بھی کہہ دیتے ہیں۔
صدقے کے اش: جب کوئی عزیز کسی گہانی

صدے سے بچ جاتا ہو یا سفر سے ح اخیر ناپسندیدہ
تو عورتیں صدقے کے لئے اش اور تیل بھیجتی ہیں

وہ عزیز چند دانے اش کے تیل میں ڈال دیتا
ہو اور اش خیرات کر دیے جاتے ہیں۔

بلگو میں جو ختم کو صدقے کے ترے اش
چوراسے کے چراغ سے حکم میں آئے شمع

(نور اللغات)

قول فیصل۔ مولف فرنگ اثر نے جب
نور اللغات کے اس اندراج پر اعتراض کرتے ہوئے

لکھا ہو کہ ایک نازک فرقہ ہے۔ صدقے کے اش
ہیں آتے بلکہ اش تصدق کے لئے آتے ہیں جب

تیل میں اش کے چند دانے ڈال دیے جاتے ہیں
تب وہ صدقے کے اش ہو جاتے ہیں۔ اگر کوئی

کہے کہ آپ کے عزیز نے صدقے کے اش بھیجے ہیں
تو خوشنودی کے بدلے جھگڑا اٹھ رہا ہو کہ لو صاحب

ہیں صدقے کے اش بلور خیرات بھیجے ہیں اسی
انجمن سے بچنے کو لکھنؤ میں کہتے ہیں کہ فلاں عزیز

کے یہاں سے تیل اش آئے ہیں نہ کہ صدقے کے
اش آئے ہیں۔ یا پھر کہتے ہیں کہ فلاں عزیز نے

سایاں سے تصدق کے لئے اش آئے ہیں۔
(فرنگ اثر) میرے نزدیک مولف فرنگ اثر

کا مندرجہ بالا اعتراض بالکل درست ہے
دہلی کے لکھنؤ کے ایک شہور نثر نگار پنڈت

رتن ناتھ سرشار کی مندرجہ ذیل عبارت
سے مولف فرنگ اثر کے اعتراض کو اور

زیادہ تقویت پہنچتی ہو۔ سرشار صاحب آزاد
میں لکھتے ہیں کہ کسی کے یہاں سے اش تیل

صدقہ کے لئے کسی نے پیسے بھیج دیے۔
 صدقہ گئی۔ قربان باؤں قربان ہو گئی اٹھانا
 ہو گئی، اردو صرف، صورتوں کی زبان۔
 کیا اس بلا کے بن سے ہنسیہ سفر کا ہو
 صدقہ گئی تباہ ارادہ کدھر کا ہو
 صدقہ گئی۔ بدولت، فضل میں، اردو، نصیب
 شکر ہوئی تو اب کے اب تک تسلیم
 عمر کے ہم نے بے عزت و توقیر کے
 صدقہ میں اترنا۔ سرگردان کیا جانا، کسی بادی
 کے واسطے قیدی یا مالورہ کا رہنا۔ اردو صرف،
 دہلی کی زبان۔
 خوشنوائی نے رکھا ہم کو اسیر قیاد
 ہم سے اچھے رہو صدقہ میں اتارنے کے
 قول فیصل۔ اہل کھڑے بغیر میں، کے اضافے کے ساتھ ہوتے
 میں میں صدقہ میں اترنا،
 صدقہ میں چھوڑنا، دہلا کے واسطے
 رانی پانا، کسی کے فضل میں رانی پانا، اردو صرف،
 نصیب، رائج۔
 اتر کرے تو بھی ہو بیمار بخت
 صدقہ میں چھوڑ تیرے گزنا بخت
 قول فیصل۔ چھٹا کی جگہ، رہا ہونا، بھی ہو۔
 جانور جو تیرے صدقہ میں رہا ہوتا ہو
 اسے سنہ سن مدد چھوڑے ہی ہا ہوتا ہو
 صدقہ میں چھوڑنا۔ کسی کے فضل میں چھوڑنا،
 رد ہلا کے واسطے یا بلا سے نجات ہونے پر، پرندوں
 کو رہا کرنا، قیدیوں کو چھوڑنا، اردو صرف
 نصیب، رائج۔
 صدقہ میں تم نے چھوڑ دیے ہیں بخت اسیر
 میں بھی رہا ہوا کہ گرفتاری رہا داغ

صدقہ ہونا۔ بلاگردان ہونا، کسی کا کسی کے گرد
 پھرا۔ اردو صرف، نصیب، رائج۔
 یاد آیا جن میں جب قدایہ
 صدقہ ہونے لگے صنوبر کے
 قول فیصل۔ خدا ہونا بھی اس کا ایک مفہوم ہو۔
 صدقہ جو میں حسین پہ دونوں کلا کیا ہو
 ایسے ہی ہاتھ کرتے ہیں شکل کشاں میں کشاں
 صدقہ گلارے ایک کلونج بس است و سو
 کو روں کے لئے ایک ڈھیلا کافی ہو، بزدلیوں کی کثرت
 سے نہ ڈرنا چاہئے ایک ذرا سی سختی میں سب تتر بتر
 ہو جاتے ہیں فارسی شکل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
 صدقہ، صدقہ کی جمع عربی، مذکور تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 شکوہ صدقہ صدقہ کا نہ کوئی بانی کمال
 آتے ہیں نخل شردار پہ اکثر پختہ بھر
 صدقہ حباب، سکھ، تھیں و آفریں، کیا کنا، فارسی ترکیب
 تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
 قول فیصل۔ مرحبا، اور مرحبا صدقہ مرحبا بھی کہتے
 ہیں جیسے تم نے ایک سال میں دو امتحان دیے اور
 میں کامیاب ہوئے مرحبا
 صدقہ صدقہ دھکا، مگر، ٹھیس عربی مذکور قبل استعمال
 ہنا مذکور اس کا کہ مذکور کچھ اور چھٹا اٹھائے
 کہ جو صدقہ ختم سے بھی ہو کبود ہوتا
 قول فیصل۔ عربی میں اس کے معنی ہیں آسیب پہنچانا
 ایک چیز کو دوسری چیز پر ایک مرتبہ کوٹنا۔
 صدقہ صدقہ چوٹ، ضرب، عربی، مذکور قبل استعمال
 صدقہ بچے ہیں ہار بازوؤں پر بیکردن
 تم ہونے میں اپنے یوسف سے برادر سیکردن
 صدقہ صدقہ، حادثہ، سانحہ، واقعہ
 فقہ۔ اسکی یاں بڑا صدقہ ہو کہ جو ان بھائی مر گیا۔
 (فرنگ ہمنیہ)

قول فیصل۔ اہل کھڑے اس معنی میں ہوتے ہیں۔
 صدقہ صدقہ رنج و غم کی چوٹ۔ دودھ لم۔ حسرتی
 مذکور نصیب، رائج۔
 کیا کہوں دیکھئے کیا ہوتا ہے
 صدقہ یاں برا ہوتا ہے
 قول فیصل۔ عشق کی چوٹ کے لئے بھی کہتے ہیں۔
 دل ہی اس کا بیٹا ہو جس پہ گزرا ہو چال
 عشق کا صدقہ زبانون سے بیاں ہوتا نہیں
 صدقہ صدقہ، چوٹ و خردش، شدت، عربی لفظ
 مذکور، دہلی کی زبان۔
 محل محل۔ یہ ہوا کی طرح گئے اور اس صدقہ
 سے حلہ کیا کہ خاک کی طرح اڑا دیا۔ (اردو یاد ابھری)
 صدقہ صدقہ، تعلیم، ایذا، آزار۔ عربی، مذکور
 نصیب، رائج۔
 بانو کو قسمیں دے کے چلے شاہ نامدار
 وہ پایں اور وہ دھوپ صدقہ وہ غلط
 صدقہ صدقہ اٹھانا۔ رنج ہنا، غم ہنا، کسی کے رنج
 یا کسی اور حادثے کے وقوع ہونے کا غم ہنا، اردو صرف
 نصیب، رائج۔
 محل محل۔ ان کا وہ صدقہ اٹھایا ہو، کلمی ہنر کوٹا یا
 ہو۔ دل گھبراتا ہو۔ اب محلہ کاٹے کھانا ہو۔ داخلے تو
 قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم ہو سختی چھینا بھری
 اٹھانا، تعلیم ہنا،
 امیر زلف جو مرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں
 ذرا بھی صدقہ قید گراں اٹھانے کے
 صاحب فرنگ آصفیہ نے نقصان اٹھانا ہنر اٹھانا
 دھکا کھانا، ٹکر کھانا بھی اس کے معنی لکھے ہیں۔
 صدقہ صدقہ اٹھانا، ٹوٹ پھوٹ جانا۔ اردو صرف، حرکت
 عجدہ جو کنگرے تھے وہ صدقہ اٹھا گئے۔ آہ

صدر اکھٹا :- (دائم) رنج بہا جان، رنج ہر وقت
کیا جان، اردو صرف، فصیح، رائج۔

دم عشق میں گیا دل مجبور رہ گیا
صدر کسی سے اٹھ نہ سکا کوئی سر نہ گیا

صدر ہر پڑنا :- مصیبت پڑنا۔ اردو صرف، متردک
صد چاک گیوں نہ دل ہو مرا اس کے حال پر

صدر بہت چڑی گسے تو ہنس پڑی
صدر ہر پینچا نا :- رنج دینا، دکھ دینا، تکلیف دینا

اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صر :- تم ایسی باتیں کر کے ہمارے دل کو صدمہ

پینچاتے ہو جو اگلے آہ خاموش ہو جاؤ۔
صدر ہر پینچا نا :- ضرر پہنچانا، نقصان پہنچانا، اردو

صرف، تفصیل، استعمال
محل صر :- ایک تیر عراق دایران کا رہنے والا

اور جگانہ زمانہ تھا ۱۰۰۰۰ ایک سجدہ میں امام تھا
اردو علم کے ساتھ عمل کا پابند تھا۔ علمائے وقت اس سے

بھی کھٹکتے تھے۔ مگر اکبر کا توجہ ہر بات پر تھی اس لئے
کوئی صدمہ نہ پہنچا سکتے تھے۔ (دوبار اکبری)

قول فیصل :- مولف نذر اللغات نے آسیب پہنچا
اور حزب لگا بھی اس کے معنی لکھے ہیں جو کھنڈ میں غار

لوہے رائج نہیں۔
صدر ہر پینچا نا :- دکھ پہنچانا، رنج پہنچا، تکلیف پہنچانا

اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صر :- معشوق کو اس درجہ صدمہ پہنچا کہ خون

ہو گیا۔ (رفا نا زاد)
صدر ہر پینچا نا :- چوٹ لگانا، ٹکڑا کر لگانا، پھینکنا، اردو

صرف، تفصیل، استعمال
چوٹ دل کو جگے آہ رسا پڑا جو

صدر شیعہ جو چپے تو بعد اسید ہو

قول فیصل :- بعدیند جمع صدمے پہنچا بھی رائج ہو۔
صدر ہر پینچا نا :- پارسہ بازہ دل پر سیکر دل پر

گم ہوئے میں اپنے یوسف کو برادر سیکڑوں
صدر ہر پینچا نا :- ضرر پہنچانا، نقصان پہنچانا، اردو

صرف، تفصیل، استعمال
محل صر :- وہ نادان جگہ سے تو نہ پھلا مگر ایسے

ڈر اؤنے ڈھکڑے لٹے سناٹے کہ بیان نہیں ہو سکتے مہربانی
کے رنگ میں کہا کہ اب وقت گزر گیا اور بادشاہ کا مزاج

برہم ہو گیا ہے آتے تو کہ صدمہ نہ پہنچا مدد با و اکبری
صدر ہر پینچا نا :- تکلیف پہنچانا، اذیت ہونا،

اردو صرف، فصیح، رائج۔
کیوں سری لاشیں قتل نہ چلے تاتل

یہ ظن ہو کہ ترے ہاتھ کو صدمہ پہنچا
صدر ہر پینچا نا :- رنج و غم مدد ہونا، اردو صرف

متردک
محل صر :- جھوٹ موٹ، اگر یاد فرماتے تو ہم مدد

پلے آتے دل بل جاتا یہ صدمہ مل جاتا اس کا جواب
دیتے۔

صدر ہر جان پر ہونا :- بہت رنج ہونا، مدد
کوفت ہونا اردو صرف، فصیح، رائج۔

ایک صدمہ در دل سے میری جان پر تو ہے
لیکن بلا سے یا اس کے زانو پہ سر تو ہے (ذوق)

قول فیصل :- اس کی منفی صورت صدمہ جان
پر نہ ہونا بھی رائج و فصیح ہو۔

ستہ دنیا کے جو جوتے نہ گزرتے گزرتے
مگر صدمہ ہماری جان پر ایسے نہ ہوتے تھے ذوق

صدر ہر حال کا :- وہ صدمہ جس سے روح کو
تکلیف پہنچے فارسی ترکیب نہ کر فصیح، رائج۔

دشمن کو بھی اللہ نہ دے صدمہ جان کا (مثنوی)

صدر ہر پینچا نا :- صدمہ برداشت کرنا مصیبت
اکھٹا اردو صرف، تفصیل، استعمال۔

قد و سرف کی ہم سمجھتے ہیں
صدر ہر پینچا نا :- رنج دینا، دکھ دینا، تکلیف دینا

اردو صرف، فصیح، رائج۔
صدر ہر پینچا نا :- رنج دینا، دکھ دینا، تکلیف دینا

صدر ہر پینچا نا :- رنج دینا، دکھ دینا، تکلیف دینا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

صدر ہر پینچا نا :- رنج دینا، دکھ دینا، تکلیف دینا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

صدر ہر پینچا نا :- رنج دینا، دکھ دینا، تکلیف دینا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

صدر ہر پینچا نا :- رنج دینا، دکھ دینا، تکلیف دینا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

صدر ہر پینچا نا :- رنج دینا، دکھ دینا، تکلیف دینا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

صدر ہر پینچا نا :- رنج دینا، دکھ دینا، تکلیف دینا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

صدر ہر پینچا نا :- رنج دینا، دکھ دینا، تکلیف دینا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

صدر ہر پینچا نا :- رنج دینا، دکھ دینا، تکلیف دینا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

صدر ہر پینچا نا :- رنج دینا، دکھ دینا، تکلیف دینا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

صدر ہر پینچا نا :- رنج دینا، دکھ دینا، تکلیف دینا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

صدر ہر پینچا نا :- رنج دینا، دکھ دینا، تکلیف دینا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

صدر ہر پینچا نا :- رنج دینا، دکھ دینا، تکلیف دینا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل یحییٰ اور دیکھ کے معنی میں بھی بولتے ہیں جو فیصل الاستقلال جو۔

وہ رہے ہیں بہت زیر کوہ رنج فراق ہیں بھد میں نہ کچھ مسدود فشاں ہوا

صدر ورو۔ (بہم اعلیٰ و عا و معرفت) صادر ہوتا، واقع ہوتا، پختا، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل فشر۔ صدر و الہام سے دل خوش ہوا بہت سوت ہوئی، خوشی سے دل باغ باغ ہو گیا۔

صدر و راجہ جاری ہونا، نافذ ہونا، فارسی تعلیم یافتہ کی زبان۔

کل ہی اس حکم کا ہوا ہے صدر و رو کو اس کو کہتا پڑے نہ خود (قرآن، سعدین)

قول فیصل۔ صاحب لفظ عربی جدید نے ایک معنی کی اخبار یا رسالے کا جاری ہونا بھی لکھ میں جو اردو میں رائج نہیں۔

صدر و راجہ۔ سینے چھاتیوں صدر کی جج عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صدر کی سال۔ ایک سو تیس سال اکثر دعا کے واسطے متعل ہے۔ یعنی عمر بڑی سو فارسی فصیح راجہ۔

ع صدر کی سال و ہفت میں یا شاہ امیر، تمش، صدر ہا، سیکرول، بہت، فارسی، صفت نفع دینے

محل فشر۔ و احد علی شاہ نے صدر ہا، کوناموں کے خلعت دیے، جیسے خراب کو آب حرام، رضائی کو

شب خوابی، جوتی کو آرام پائی، جھٹ کو لب مشرق، کہا۔ (تہذیب و ہنرمندان اودھ)

صدر ہزار۔ کثرت سے ظاہر کرنے کے لئے مستعمل ہزار کی فصیح اور راجہ۔

کئی سرش نے بار بار آئینہ میں

ہزار آفریں صدر ہزار آفریں (حسن کا کوئی) صدر کی پٹے سو برس کا زمانا، سو سال کا عمر صدر، فارسی نوشت فصیح، راجہ۔

گر ہی بہت و دان قوم کی رفتار ہے صفی شیعہ کا کچ کے لئے پوری صدی درکار ہے

صدر می پٹے سیکرول، ایک سو، فارسی نوشت فصیح محل فشر۔ جو میں کہہ رہا ہوں وہ سو فی صدی صحیح و چاہئے آپدائیں یہ نہ مائیں۔

صدر لقی۔ و لفتح اول و یائے معروف، دوست بہت سے دوست عربی اند کر تیکم یافتہ طبقے کی زبان

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے صدیق مع، صدیق با وفا اور صدیق مکر م و غیرہ کی ترکیبوں کے ساتھ متعل ہو

جیسا کہ مولانا ابوالکلام آزاد کے وقتوں کو اکثر و بیشتر لکھتے تھے مثلاً، صدیق کرم زندگی کے بازار میں جنس

مقامہ کی بہت سی جستجو کی تھی لیکن اب ایک نئی مٹا کی جستجو میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ (فہار خاطر)

بہن جمع کوئی نہیں بولتا، مفرد معنی میں کمی کے ساتھ پیش کیا، کھا طبقہ بولتا ہے و

صدر لقی۔ شکر اول، صد و مرقہ دیانے معروف، سچا بہت سچا، عربی صفت، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ صاحب، نورالغیاث نے لکھا ہے کہ صادق احد صدیق میں یہ فرق ہو کے صادق کا صدق

امر واقع کا تابع ہوتا ہے یعنی صادق وہ ہے جو کسی واقعہ کو جس طرح دیکھ بیان کر دے اور صدیق وہ ہے

کہ جو کہ صدی ہو جائے۔ اس کی تائید صدیقہ ہے۔

صدر لقی۔ شعیب عقیدہ کے مطابق حضرت ابی بنیونی علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا لقب۔ عربی۔

قول فیصل۔ اہل سنت کے عقیدہ کے مطابق صدیق خلیفہ اول حضرت ابو بکر کا لقب تھا ان کی اولاد کو صدیقی کہتے ہیں۔

صدر لقیہ۔ بزرگوشہ رسول جناب فاطمہ، زہرا صلوات اللہ علیہا کا لقب مبارک عربی، صفت فصیح راجہ۔

صدر لقیہ عابدہ میں شہ کی روح و جانی مثل رسول علم کا مدیا میں فاطمہ

قول فیصل۔ آپ کی کوشید حضرات صدیقہ طاہرہ صدیقہ کبریٰ صدیقہ عالم و غیرہ کہتے ہیں۔

صدر لقیہ۔ موافق عقیدہ اہل سنت لقب حضرت مائیشہ۔ (نورالغیاث)

قول فیصل۔ شعیب عقیدے کے مطابق حضرت فاطمہ کا لقب صدیقہ تھا۔ آپ کی کو صدیقہ طاہرہ بھی کہتے ہیں۔

صراح۔ (بہم اول) عربی کا مشہور و معروف لغت عربی نوشت راجہ۔

صراح پٹے شراب خالص فارسی و خمرنگ (صفید)

قول فیصل۔ اردو میں رائج نہیں۔

صراحت۔ (فتح اول و دوم، چہام،) صاف تفسیر، آشکارا ہونا، عربی نوشت فصیح، راجہ۔

خط میں ہے اجمال صراحت نہیں کچھ نہیں کھلا دے خط کا جواب (راہ)

قول فیصل۔ عربی میں اس کے معنی ہیں خلوس جلد میں مستحق نہیں۔

صراحت کرنا۔ تفسیر کرنا واضح طور سے کہا ارد و صرف فصیح، راجہ

محل فشر۔ اس کی خاص طور سے صراحت کر دیکھ

آپ شادی میں مزد تشریف لائیں آپ کا کوئی
پیر مرت نہ ہوگا۔

صراحت ۱۔ بالتصريح کلمہ اکلا، صاف طور پر
داغ طہ سے عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محکم متن۔ ہم اس کا یہ کہ جہاں صراحت آیت
یا حدیث ہو وہیں ... یہ وہاں ذہن سلیم کی ہایت

سے استنباط کر کے فتویٰ دے۔ (دور بار اکرے)
صراحت ہونا۔ تھریج ہونا۔ وضاحت ہونا،

اردو صرف فصیح، راج۔
بنی مزاج میں دو گوارے دیکھ آئے تھے

اسی اجمال کی آج اب صراحت ہونے والی ہے
فہراچی :- شراب رکھنے کا ایک مخصوص وضع کا

نیا ہوا ظرف۔ فارسی، ہونٹ، فصیح، راج۔
کہاں سے لادوں میر حضرت دیوبند سے ملتی

خمر آگے گراہی آئے گی، تب ہام گے گا
قول فیصل۔ اسی قسم کے بنے ہوئے محاورے میں پانی

بھی دیکھتے ہیں۔ دیکھئے، دیدار دل خان جہاں نے اپنی
صراحت اور تھالی کوڑا لگو کر بانی دیا۔ (دور بار اکرے)

عربی میں مزاج شرابیوں کو کہتے ہیں۔ غیاس میں
نسبت کی ہے صاحب فرنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ عربی

میں صراحت ان معنوں میں آیا ہے۔
صراحتی، صراحتی کی شکل کا کپڑے کا ٹکڑا اور ٹکڑے

دینے کی دونوں نفلوں میں بیچے ہوئے صورتی کے لئے اسی
دیتے ہیں۔ (دور اللغات)

قول فیصل اب اس کا رواج ہوا وہ نہ کوئی
ہوتا ہے۔

صراحتی :- لانا، خوشنما،
گردن ہے تری شمال ناگن

تو میری بھی ہے مراچی گردن
(دور اللغات)

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہو اہل لکھنؤ نہیں بولتے
صراحتی دار گردن :- کنایت، لمبی اور خوشنما

گردن، اردو، ہونٹ، فصیح، راج۔
صراحتی دار ہی گردن نہیں فقط ان کی

دو چشم ست کی گردن بھی دار کا قدح
قول فیصل۔ انہیں معنی میں صراحتی دار گلا بھی ہو

جولینہ، کم راج ہو۔
جو دیکھا بزم میں اس کا گلا صراحتی دار

بلائیے کہ دست سبب بلند ہوا خواجہ فیروز
صراحتی دار گلا گلا :- ایک قسم کے صراحتی ناگن گلا

جو بیشتر ازیب میں لگاتے ہیں۔ (دور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے اس کا رواج نہیں

ہے نہ زبانوں پر ہے۔
صراحتی دار موتی :- صراحتی کی صورت کا موتی

کسی قدر لمبا موتی۔ اردو، ندر کر، قلیل الاستعمال
محکم متن۔ خواب ملکہ جہاں ندجہ ثانی محمد علی شاہ

کے پاس ایک ازیب نہایت عمدہ صراحتی دار موتیوں کی کھتی
... اس کو خاص لکھنؤ کے کارگر نے نہایت صفائی

سے بنایا تھا۔ (قدیم ہندو ہنرمندان اردو)
قول فیصل۔ موتی کی جگہ گوہر بھی ہے۔

آٹھ سے دیکھنا سنا کرتے تھے صحبت کا اثر
تیری گردن میں صراحتی دار گوہر ہو گیا آتش

صراحتی گردن :- لمبی اور خوشنما گردن
مشتاقانہ گردن۔ اردو، دہلی کی زبان۔

گردن ہے تیری بیا من ناگن
تو میری بھی ہے صراحتی گردن

صراط :- دو بال بھر، راہ راست، راستہ
راہ، عربی، ہونٹ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

صراط :- اہل اسلام کے عقیدے کے مطابق
راہ راستہ

ایک پل کا نام جو دوزخ پر قائم ہو گا اور بال سے
زیادہ باریک تلواری کی دھار سے زیادہ تیز اور آگ

سے زیادہ گرم ہوگا۔ فارسی، ہونٹ، فصیح، راج۔
دکھنا کچھ سمجھ کے قدم چاہیے بیاں

دنیا نہیں صراط ہے یوم الدرد کی
قول فیصل۔ اب زیادہ تر پل صراط کہتے ہیں۔

صراط المستقیم :- (یعنی راستہ) یہ ہمارا راستہ
راہ راستہ، عربی ترکیب، ہونٹ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

نقش ہدایا کبر خاڑی ہو یہ جس قدر قدیم
کیوں نہ سمجھیں اہل دل اس کو صراط ایم

قول فیصل۔ متاعن فوکل کے دوزخ پر ناگن گلا
کے ساتھ صراط مستقیم نسبت زیادہ راج ہے اور

یہ فصیح بھی ہے۔
صراط عشق :- محبت کی رہ گزرو۔ عربی الفاظ

فارسی ترکیب، فصیح، راج۔
صراط عشق پر از لب کہ ہو ثابت قدم میرا

دم شمشیر قاتل پر بھی غل جاتا ہو ہم پر
صراف :- (یعنی اول و تشدید دم) سونا چاندی

پر کھنے والا۔ عربی، ندر کر، فصیح، راج۔
گہر کو جو سری صراف زر کو دیکھتے ہیں

بشر کو دیکھنے والے بشر کو دیکھتے ہیں
داغ سودا کوئے پھر تاہوں باز آؤں یہ

اسکے لئے اس کے کو ایسا کوئی صراف نہیں
صراف :- وہ ہاجن یا ساہوکار جو نقدی

یا زیور یا پیسوں کا لین دین کرے۔ اردو۔
(دور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے
بلکہ اس پیشے کے کرنے والے کو بیاں ہاجن یا

ساہوکار ہی کہتے ہیں

صراف - المالدار، زوددار، دولت مند، کھرے
مولے کا صاف، اردو، مذکر، دہلی کی زبان۔

(فرنگ آصفیہ)

صراف کے سے ٹکے - اس سودے یا مال کی نسبت
بولتے ہیں جو پڑا نہ ہے اور جب چاہیں اس کو بیچ
لیں (کنا تہ) ٹھوڑے نفع کا سودا۔ اردو صرف
دہلی کی زبان۔

(فرنگ آصفیہ)

صرافہ - بیع و بیعت اول و تشدید دوم، صرافی کا
پیشہ، بک، کوٹھی، اردو، دہلی کی زبان۔

(ذواللغات و فرنگ آصفیہ)

صرافہ - صرافوں کا بازار، اردو و پنجاب
محل فکر۔ سلفہ میں کھانکھن اور چھٹا چھن کی آوازیں
آتی ہیں۔ دور تک دکانوں کی قطار ہے
(فانہ آزاد)

صرافہ کھوٹا - بک کھوٹا، کوٹھی کھوٹا، اردو
دہلی کی زبان (فرنگ آصفیہ)

صرافی - روپیہ پیسے کا بیوپار عربی، ہونٹ
نصیح، برائے۔

صرافی - روپیہ یا اشرفی کی خوردہ کرائی یا
ایک قسم کا ہندی خط جو صراف یا مہاجن لکھا کرتے
ہیں (ذواللغات)

قول فیصل - نہ درجہ بالا معنوں میں الٹ لکھتے
نہیں بولتے۔

صرافی کرنا - شناخت کرنا، پرکھنا، دے کا
اردو صرف دہلی کی زبان۔ (فرنگ آصفیہ)

صراف - تیز ہوا، آندھی، عربی، ہونٹ نصیح، برائے
ج. صاف کرتی ہوئی میدان کو صرف بھائی لکھتے
قول فیصل - صاحب شریح الانوار لکھتے ہیں کہ اس
میں صرف تھا ایک روئے ہلہ مادے بدل گئی۔

صرافہ - آندھی کی طرح چلنے والا بہت بڑا
ٹھوڑے کی صفت، فارسی، بلیں الاستمال۔

محل فکر - تین کمں پرکھنا اور فیض میں صرف
ٹھوڑوں پر سوار نہیں۔ (فانہ آزاد)

صرافہ - تیز ہوا، اردو صرف نصیح، برائے
یہ بھی اے صیاد ہے جو رنگ

تیز ہوں ہم باغ میں صرف چلے شہر
صراف - دبا لٹخ، ارگی، جس میں آدمی فتن

کھا کے زمین پر گر پڑتا ہے۔ عربی، ہونٹ نصیح، برائے
قول فیصل - اس کے لغوی معنی ہیں اپنے کو زمین

پر گرانا، اسی رعایت سے اس میں کو صرف کہنے
لگے سوداے لفظین (صرف) نظم کیا ہے۔

لغویہ و فارسی ہو جے یا صرف
دیکھو اس کے تین ماہ، فقر

عام بول چال میں لفظین (صرف) ہی زبانوں پر
مگر لفظاً احتیاط لازم ہے اسی کو صرف کا دودھ بھی
کہتے ہیں۔

صرف - (بالکسر) تنہا، فقط، محض، اردو
نصیح، برائے۔

محل فکر - حکیم عبد اللہ کاوردی کی غذاقت کے
بعض واقعات ایسے ہیں جو کشف کے درجے کے

علوم ہوتے ہیں... بعض واقعات وہ دیکھنے کی نہیں
حاجت نہ تھی صرف صورت دیکھ کر حال معلوم
کرتے تھے۔ (تقریم شہرہ نریمان اردو)

قول فیصل - یہ لفظ صرف کے واسطے بھی آتا ہے۔
دشمن پہ بھی نگاہ دیکھیں جی جود

یہ کیا کہ صرف چاہنے والوں کو دیکھنے عزت
یہ لفظ عربی ہے اس کے لغوی معنی خاص

شے کے ہیں۔

صرف - بظاہر، تو بہ، سا جلد سا حادثہ، سا
گردش زمانہ، خوب دودھ چرخ کرنا پھیرنا

سا پر کھانا، الٹ دینا، عربی، ہونٹ (ذواللغات)
قول فیصل - اردو میں متعل نہیں۔

صرف - ایک علم کا نام جس سے کئے کی تقسیم
تعلیل، اشتقاق اداس کی اصل اور گردان

کا حال معلوم ہوتا ہے۔ عربی، ہونٹ، تقسیم یافتہ
طبع کی زبان۔

کبھی بہت تھی مری قاعدہ صرف میں صرف
کبھی تھی خوب ہر کچھ مجھے محویت

مجھے صرف ہی صرف رکھتی ہو تھی
نہیں یاد ہو سکتی ہو صرف دیکھ (تقریم شہرہ نریمان)

قول فیصل - صنفوں کی گردان کے معنی میں بھی تعلیم
یا فہم طبقہ بولنا ہے۔

صرف - شغل، مصروف، فارسی، نصیح، برائے
دکن رکن عرشے فوج کا علم

کعبہ فلک پہ صرف طواف شہ ام
صرف - خرچ کرنا، خرچ، عربی، مذکر، نصیح، برائے۔

مقدور نہیں اس کی تھکی کے بیاں کا
جوں تمس سراپا جو اگر صرف زبان کا سودا

قول فیصل - فنونِ خرجی کے معنی میں صرف بجا
کی ترکیب استعمال میں ہے۔

صرف - شاید کوئی الزام دے
مفت کیوں سامان خورد و نوش لے کر دام

صرف - استمال، عربی، مذکر، نصیح، برائے
سیر و سیر کا کیا ذکر منوں نہ تھی

صرف - کا جو بی ہو تو خدا دے ساتھی
صرف خاص - وہ خرچ جو بادشاہ کے لئے

صغار و کبیر اول ہجرت کے بعد چھٹی فرمائی ہوئی
ذکر تیسرے طبقہ کی زبان۔

ذکرِ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول انصیل۔ چھوٹے بڑے، ہر ایک ہر شخص کے ہنسی
میں طعنی ترکہ بستے ساتھ مسخار دکھایا رہتے ہیں یہ سب ذرا
لفظیں، صغیر و کبیر، نیز صغریٰ و کبریٰ کی جمع ہیں۔

بولادہ نوجوان مفارکہ کیا ہے

دائتہ ہو یا نہیں اس کو دیکھو گے

صواب خود سے اس کے نانہ و کھانہ

ہمال ابراہیم اس کے ہیں معاف و لیاہ

عربی، مذکور حکیم یافتہ طبیب کی زبان۔

خبر اس کا ہے بابت حضرت پر

شکلی حیف اس کی سب دوست

توکل فیصل عام طور سے زبانوں پر لیکن
میں صفر

محققین ۱- تا بالغ جزو سال نفاذی مذکور نیستند.
ملحق کی زمان -

محل حضرت - فدق سخن آپ کو سنو سنی تیریدین و الدی
محبت میں حاصل ہوا کہ وہ ان کے دین و اہل کے ساتھ

صفائی بٹ جھاڑ پونچھ، کوڑا کرکٹ سے پاک کرنا۔ اردو، مونث، فصیح، رائج

صفائی بٹ۔ اس مکان کی صفائی میں کیا خرچ ہوگا۔
صفائی بٹ۔ بچکانہٹ، رونق، چمک، نکھار
اردو، مونث، فصیح، رائج

صفائی بٹ۔ پیل کا برتن تھا جب تم نے بالوں سے ناچنا تب صفائی آئی۔

قول فیصل۔ آبداری کے معنی میں بھی ہے۔

بھگپوں تیرے دانوں سے بھڑا ہوتا

کہ دعویٰ کیا تھا صفائی کا بھڑا

صفائی بٹ۔ وہ گواہی جو طرم کی تائید اور

ثبوت کی توثیق میں ہو۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

صفائی بٹ۔ ثبوت، زبردست گواہی جو اگر تم نے صفائی

کے گواہ سپاہ کے گواہوں سے ملے گی۔

صفائی بٹ۔ ملاپ، صلح، اتحاد، اردو، مونث

فصیح، رائج

زندگی بھر تو صفائی رہی کیا قہر ہوا

سہری خاک سے قاتل کا کھڑا سن

صفائی بٹ۔ کھرا پن، صداقت، راستی

دیانت۔ اردو، مونث، فصیح، مستعمل

صفائی بٹ۔ ہر حالت میں صفائی ضروری ہے۔

صفائی بٹ۔ حجاب کی حیاتی پکوتا، (ذرا لغات)

قول فیصل۔ اب کھڑے نہیں ہوتے۔

صفائی بٹ۔ بھٹائی، دیدہ دلیری۔ اردو

مونث، عورتوں کی زبان

غصہ دکھاتے جراتاں مجھے۔ جھگڑاتے ہو

اس صفائی کا جو تعلق نہیں خیرات ہو

صفائی بٹ۔ زور، جھڑپ، کڑواہٹ

مونث، عورتوں کی زبان۔

نقل کرتی ہو گفتگو ان کی

بات میں بات کی صفائی ہے

صفائی بٹ۔ پر بادی، تباہی، اردو، مونث

فصیح، رائج

ع۔ ہو جائے گی تا شام بھر گھر کی صفائی

صفائی بٹ۔ جلا، صیقل، آب و تاب، اردو

مونث، فصیح، رائج۔

جلا کیا کریں آئینہ ساد آئینے

صفائے رنج کی تھوڑی صفائی

صفائی بٹ۔ پھرتی، تیزی، کاشت، اردو

مونث، فصیح، رائج۔

میل ابرو پر نہ آتا قتل کا جب طعن تھا

جاڑ بھی ہم نے صفائی۔ کچھ فی تلواری

قول فیصل۔ دوسری آنکھ بچا کے تیزی اور

پھرتی کے ساتھ کوئی کام کرنا کے معنی میں بھی بولتے ہیں

جیسے سب بس دالے کچھ بیکھے لیکن گرہ کٹانے بڑی

صفائی سے ایک کا بڑا نکال لیا۔ اس جگہ ہاتھ کی

صفائی بھی بولتے ہیں

صفائی بٹ۔ شگ منق، دل کا صاف ہونا،

اردو، مونث، فصیح، رائج۔

بھاگتے ہیں وہ ہم سے ہم لپٹے ہیں آتش

وان چر کر دھرت ہو یاں رہی صفائی

صفائی بٹ۔ فائدہ، جزا، کڑواہٹ، اردو

مونث، عورتوں کی زبان

جوں آئینہ آب و نال کے دھوکے عظیم

خلقت پر سدا یوں ہی صفائی ہوگی

صفائی بٹ۔ میل پھیل، اور خلافت کا اخراج

اردو، مونث، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ ہونا کرنا کے ساتھ صرف ہے۔ جیسے

سال بھر یہ حکم آیا تھا کہ مالے کی صفائی ہو جائے لیکن

آج سال بھر کے بعد صفائی کی جا رہی ہے۔

صفائی بٹ۔ فائدہ، صفا، اردو، مونث

فصیح، رائج۔

نشہ ہو صاف تو احد کی صفائی لکھوں

غوب لڑ جائے طبیعت تو لڑائی لکھوں

صفائی بٹ۔ صاف کر دینا، ختم کر دینا

تمام کر دینا، باقی نہ رکھنا، اردو، مونث، دہلی کی زبان

محل صبر۔ وہ شاعر ہیں آتے تھے یا دہرے کو

تھے، ایک طرف آداب و عقولیت سے سلام کیا، ایک

طرف سکرانیا، ایک طرف نہ چڑا دیا بھی مقلعہ سرد

معقول، کبھی دلی کے بانگے کبھی آدمی ڈاڑھی لٹا کر

بھی چار ابرو کی صفائی تباہی۔ (آب حیات)

صفائی بٹ۔ صاف، انکار کرنا، صاف جواب

دینا، ٹاننا، اردو، مونث، دہلی کی زبان۔

خدا کے آنے سے دھواں دھار ہو ایہ کھڑا

آپ اب کیوں نہ تباہی گے صفائی فحش کو

صفائی بٹ۔ میل ملاپ، ملنا، صلح، دھنا، اردو

مونث، فصیح، رائج۔

زندگی بھر تو صفائی رہی کیا قہر ہوا

سہری خاک سے قاتل کا کھڑا سن

صفائی بٹ۔ صاف کر دینا، ختم کر دینا

تمام کر دینا، باقی نہ رکھنا، اردو، مونث، دہلی کی زبان

محل صبر۔ وہ شاعر ہیں آتے تھے یا دہرے کو

تھے، ایک طرف آداب و عقولیت سے سلام کیا، ایک

طرف سکرانیا، ایک طرف نہ چڑا دیا بھی مقلعہ سرد

معقول، کبھی دلی کے بانگے کبھی آدمی ڈاڑھی لٹا کر

بھی چار ابرو کی صفائی تباہی۔ (آب حیات)

جو ہر رنگ دیکھتے ہوئے بہت پر
صفائے قلب: دل کی صفائی، فارسی،
ترکیب سونے، نیشہ، راج۔

چمک یہ اپنی عیث آئینہ کو دیکھتے ہیں
صفائے قلب میں روشن خمیر ہے
صف آرائی: چمک کے واسطے سیاہ کا پیرا

جانے والا مقابل کرنے والا، فوج کشی کرنے
والا، عربی، فارسی، الفاظ، صفت قیل الاستیوال
عقل، صفات، شکر کو صفت آرا ترتیب دینے
کے (علم ہوشیار)

قول فیصل: صفوں کے مرتب وکیل ہوجانے سے
وس کا استعمال ہونا کے ساتھ ہے جیسے کہ شکر صفت آرا
ہو گیا یعنی تمام شکر کی صفیں مرتب اندر دست ہو گئیں
صفت آراستہ ہونا، صف مرتب ہونا، پیرا ہونا
مرتب صف، راج۔

تھاوش شجاعت خلیف شاہ خف کو
آراستہ ہونے سے دیباچہ کی صفت کو چہرہ
صفت آرا کرنا: دست، پیرا، مقابلہ کرنے
کے لئے شکر کی صفیں دست کرنا، اردو صفت قیل
الاستیوال۔

صفت آرا ہونا: ران کے واسطے سیاہ کا پیرا
جانا، جنگ کے لئے جنگ کے واسطے صف مرتب کرنا
متعد جنگ ہونا، اردو صفت، صف، راج۔

ع جب ہوا لشکر اسلام صفت آرا دیکھیں
لکھ کے چل رہے ہیں تیر اور دشمن کی صف آرا ہے
جہ سب تیرا دل تگنے میں اس کا لفظ ہے۔

صفت آرائی: ران کے لئے میدان جنگ میں
صفوں کی درستی، فارسی ترکیب صف، راج۔
تھک شکر: جابجا، لڑائی، صفت آرائی کے ساتھ

قول فیصل: دل کھنڈ نہیں ہوتے۔

صفائی ہونا: بریت ہونا، برطرفی ہونا،
بے باقی ہونا، (نوراللفات)
قول فیصل: دل کھنڈ نہیں ہوتے
صفایا: خاتمہ، تباہی، بربادی، اردو ذکر
فیض، راج۔

کر گئے میں حضرت یہ عقیدوں کو درست
خرج نے رسول کا بھی آخر صفایا کر دیا
صفایا ہونا: صفایا کرنا، اردو صفت، صفت
دل دنیا کی پہلی تہیں جو کچھ اہل دنیا
جا رہا ہو گا صفایا کیوں ملے، ہوتے
صفایا کرنا: صفت دنا ہو کر نا، صفت دینا،
اردو صفت، فیض، راج۔

بھل شکر: دشمن کے جباروں نے ایسی گولہ باری
کی کہ شکر کے تمام مسکالوں کا صفایا کر دیا۔

قول فیصل: اسکا صفت ہونا کے ساتھ ہے
یہ بھی صفی ہو
صفت دل: دل کی صفائی کہ درت
بے دل کا صفت ہونا، فارسی ترکیب سونے تعلیم
یا لفظ طبع کی زبان۔

کو پہ صفائے دل کا وہ تو اختیار کر
گر دل بکھنے ہو جس وہ گزرا میں
صفائے رخ: چہرہ حسن، فارسی ترکیب
فیض، راج۔

کر دیا حیران صف آرائی نے صاف آئینے کو
خط نے وہ دکھلائے ہر رنگ جو ہر رنگ
صفائے سخن: کلام کی صفائی، عیش حسن

فارسی ترکیب سونے صفی، راج۔
ہے ہیر صفائے سخن آئینے کی مانند

صفائی کرنا: صاف کرنا، بھانڈا، اسو، صفت، صفت، راج
عمل شکر: میں آج کر کے کی صفائی کرنا ہوا تھا
نہ بیکس ہے۔

قول فیصل: اس کی تکلیف صورت صفائی کو دنیا بھی راج ہے۔
صفائی کرنا: صفت کرنا، اٹھا اٹھا، غامد کرنا،
اردو صفت، فیض، راج۔

محل شکر: اپنے کس طرح جوڑوں کے جمع کیا تھا تم نے
خوب صفت صفائی کر دی۔

قول فیصل: اس کا صفت ہونا کے ساتھ ہے جو۔
صفائی کرنا: صفت کرنا، تباہ کرنا، قتل کرنا، اس
اردو صفت، فیض، راج۔

دلوں نے خوب بڑھاپائی کی
شکر ہوشی کی صفائی کی

قول فیصل: اس کا صفت ہونا کے ساتھ ہے ہوا بھی
فیض و راج ہے۔

بے سر دیہ دن سے نہ پھرے گا سر ابھائی
ہو جائے گی جیت کے جبرے گھر کا صفائی آئینہ
صفائی ہونا: صفت ہونا، صفت ہونا، اردو صفت
فیض، راج۔

درمان ایسا نہیں اب آئینہ
میرے اس کے اب صفائی ہو چکی
قول فیصل: اس کی تکلیف صورت صفائی ہونا بھی
راج و فیض ہے۔

صفائی ہو گئی شب کو بت خورشید ملت سے
خبر کے فضل سے کیا سرکہ ادا ہو کر دیکھ
صفائی ہونا: خاتمہ ہونا، صفایا ہونا، کام تمام
ہونا، اردو صفت۔

ماں صفائی دودھ دانی ہے
یاں مر جان کی صفائی ہے

ساتھ ہوتی تھیں اور کامیابی پر ختم ہوتی تھیں دربار الکر
صفت آرائی کرنا:۔ جنگ کے لئے صفیں مرتب کرنا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

نہیں کیا یاد دہ تا راجا اصحاب میں ان کو
جو کہ بولت و عزت کے قابل ہیں صفت آرائی نظم و انضام
صفت ہانڈھنا:۔ قطار جانا، پر ابانہ خا، اردو صرف
فصیح، رائج۔

صفت ہانڈھنے کے بڑے جو سالے پے بڑے تفتیق
قول فیصل: بصورت جمع صفیں ہانڈھنا بھی بولتے ہیں
آگے تھے شاہ دو جاں ٹوٹا زور کو حق
یہ صفیں ہانڈھنے ہوئے سب بنیاد میں نظم و انضام
صفت بچھانا:۔ اتم کا فرش بچھانا، اردو صرف، فصیح
رائج۔

خفلی میں ماں کے واسطے رتنی بچھانے صفت
پیشی ہیں جنازہ سنا سنہ سب بچھانے
صفت بچھانا:۔ رکنائیم، اتم بڑا، اردو صرف، فصیح
رائج۔

کیا زانہ جو بولے مقتول فاضل بچھانے
سجد کو نہ مینا کچھ اتم حیدر کی صفت
صفت بچھانا:۔ کزت سے آدمیوں کا زینہ پر گر جانا
اردو صرف، فصیح، الاستحالی

دیکھنے آیا جو وہ سفاک روز باز پرس
گردنیں جبک جبک گیلین کچھ بچھانے صفت
قول فیصل: بصورت جمع صفیں بچھانا بھی رائج ہے

تم جو سجد میں آؤ بسر ناز
صفیں بچھانے بائیں بودیا ہو کر
صفت بستہ:۔ پر جانے ہوئے قطار ہانڈھنے ہوئے
آراستہ، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

نری سے سطح سنگدل ہوتے ہیں

دندان صفت بستہ میں زبان کے آگے آتے
صفت بندی:۔ صفیں قائم کرنا، صفیں جانا،
فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

محفل شہنا:۔ میدان جنگ میں پرے بچھانے صفت
بندی ہو رہی ہے، غنیمت جنگ شروع ہونے والی ہو۔
صفت چھٹ:۔ ہر صف میں، تمام لشکر میں،
فارسی، فصیح، رائج۔

پڑی تفریش کے بڑھتے ہی صف بستہ ہو گئے
اردو صرف، پڑی اور اس میں بچھانے
قول فیصل: اس کے ایک معنی صف سے صف ملا کر بھی
ہیں۔

سبھانے ہاتھوں میں بھالوں کو صف بستہ
فرس اڑاتے ہوئے سب اسی طرف آئے تفریم
پڑی روایاں بہت گانے میں ماسر
ہاں عین صفت بچھانے حاضر حاضر
چیزوں کے لئے بھی کہتے ہیں۔

چمکھڑے روپے کے اند سونے کی ٹھلیاں ان میں
صفت:۔ صف و یکہ کے ان کو یہ بیکار عالم وقت
صفت:۔ غایت، سیرت، خلعت، کیفیت
عارف، تاتیر، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

حسن بوندات مری، عشق صفت جو سیری
ہوں تو میں شمع مگر بھیں جو پروانے کا نالہ بالیف
صفت:۔ تربیت، توصیف، صفت، عربی، مونث
فصیح، رائج۔

اس میں ترکی صفت میں غزل خواں ہوتا
میں معنوں سے گستاخ مراد دیاں، راجا
صفت:۔ خوب، عمدگی، بھلائی، عربی، مونث، فصیح
رائج۔

محفل صفا:۔ ان میں بہت سی صفیں ہیں بچھانے ان کے

بھی ایک صفت ہو کر کسی شعر یا شعر یا اور ہو گیا
صفت:۔ وضع، ہیئت، شکل۔ (فرنگی صفت)
قول فیصل: ان معنی میں اہل لکھن نہیں بولتے۔

صفت:۔ اتم، شش، شابہ، عربی، مونث،
فصیح، رائج۔

راگ لاکا، موزن صفت مرغ سحر
آپ ان موزوں کو بھی پڑھا دیتے ہیں

قول فیصل: صفت کو موزوں کے بھی ہوتے ہیں جیسے شمع
صفت، مرغ صفت، وغیرہ

صفت:۔ وہ کلمہ جو اسم و ضمیر کا غایت یا تقریب
بیان کرتا ہے۔ عربی، مونث، اصطلاح علم صرف۔

قول فیصل: وصف اور صفت میں یہ فرق ہے کہ وصف
ان کلمات میں کہتے ہیں جو مدح کرنے والے ہیں اور

صفت وہ صفات ہیں جو مدح کی ذات میں موجود ہیں
صفت توڑنا:۔ لشکر کی صف کو پر اگنہ کرنا، صفت
کو منتشر اور غیر مرتب کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

اڑے تو کانپتے ہاتھوں کا زینہ سب پر کھلا
صفیں سپاہ کی توڑیں پڑ گئے، سپا، نصیب

صفت سرا:۔ تقریب کرنے والا، فارسی، صفت
(لغات)

قول فیصل: لکھن میں رائج نہیں۔

صفت سرائی:۔ تقریب کرنا، فارسی، مونث،
(لغات)

قول فیصل: لکھن میں رائج نہیں۔

صفت کرنا:۔ تقریب کرنا، اردو صرف، ضرور
ایسا تیرا اس نے دگایا کہ صفت کرنے لگا

دہن زخم عدا، ادب سوفا، عدا، خواجہ
صفت لکھنا:۔ تقریب قلب کرنا، اردو صرف
فصیح، رائج۔

کئی دیاں میں جو اس سے مختلف کی تھیں
صفت مشبہ: وہ صفت جس میں وضعی معنی ہو
کے واسطے پائے جائیں۔ یہ نام اس واسطے رکھا کہ تذکیر
نایت و تشبیہ و جمع میں صفت ہم فاعل سے مشابہ ہوتی
ہو۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
قول فیصل: ماب فرنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ صفت
مشبہ اور اسم فاعل میں یہ فرق ہے کہ اسم فاعل میں فعل
ایک وصف عارضی ہوتا ہے اور صفت مشبہ میں وصف
ذاتی جیسے عربی میں عالم و عظیم دونوں لفظوں کے معنی
ہیں بلکہ ملا۔ لیکن عالم وہ جاننے والا ہے جس کو کسی
کے جاننے سکھانے سے کسی بات کا علم ہوا اور عظیم الیا
جاننے والا ہے کہ جس کی کے جاننے بغیر جانتا ہو اور یہ جانتا
کی صفت اس کی ذات کے ساتھ قائم ہے۔ مؤلف کہ
اس سے اتفاق ہے۔

صفت وہ والا ہونا۔ صفت کا منتشر ہونا صفت
کا متر متر ہونا۔ پراگندہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج
صفت میں گمان نہ والا ہونا۔ صفت میں بدھ میں لکھیں
فلسفہ حق کا جو دھندلے میدان میں لٹکا کر شوق
صفت ہونا۔ تعریف بیان ہونا۔ اردو صرف،
فصیح، رائج۔

صفت جو تیرے نام کی مری زبان نہیں
گئے ہیں زخم ہزاروں کہیں نشان نہیں
صفت چھانا۔ قطار باندھنا، قطار میں کھڑا ہونا
اردو صرف، فصیح، رائج۔
سیدان میں کھڑے ہوئے غازی جاتے صفت
قدیم دور و پڑھ کے پکارے زبے تیرے ہونے
صفت چھنا۔ (لازم) صفت کا مکمل طور سے بند
جانا، قطار بندھنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل: بصورت جمع بھی لولے ہیں
ج۔ روز تھی ہیں صفتیں نامہ بردوں کی بیکار
صفت جناب: میدان جنگ میں سپاہیوں کی قطار
وہ دریا ہونے لسنے قطار باندھ کر جو غازی ترکیب کوٹھ
عاشقوں سے یہ اشارہ ہو تری سرسبزیاں کا
اس صفت جنگ میں جو حکمت برابر ستم ہو
صفت حیات: (محققین) صفت کی جمع۔ عربی، مذکر
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
عالم کے جہاں میں صفات دل و جہاں پر
نقش جگر آسا سخن اس کے ہر جوش و خروش
ترخ ہندی تو کمر میں ہو پہ اک اک جہر
دکھانہ نہ رنگیں جو صفات صفواں
صفت: (محقق) اول دوسم، عربی کا ایک طرف کا
رخ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

اک بت کے وصل سے وہی پیری کی آبرو
میری بیاض میں ہی اک صف سادہ بھتا
صفت دھڑ: ہر کا صف سے استعارہ کرتے ہیں۔
(بہاؤ) دنیا۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
صفت دھڑ: کھیل نہ ہوا ایک سے ایک
دار کے دو حشر میں سوچیں ہر ایک ایک
صفت سادہ ہونا۔ صفت کا بغیر کھدا ہونا۔ اردو
صرف، فصیح، رائج۔

ع میری بیاض میں ہی اک صف سادہ بھتا
صفت سیاہ کر دینا: بہت کھانا۔ اردو صرف،
فصیح، رائج۔
عقل صفت: ایک بلونت حمان کی تعریف کریں گے
تو رستم تہمتن، اسفندیار، رومی، تن، شیریشہ و غا
ہنگ تلمزم بجا و غیرہ وغیرہ لکھ کر صفیہ کر دیں گے
(آب حیات)

قول فیصل: زور دینے کے عمل پر کہیں گے۔ صفت
کے صفیہ سیاہ کر دیے
صفت قرطاس: (محققین) درختوں پر وزن انکار
کا خد کا وہ رخ جس پر کچھ لکھا ہوا نہ ہو۔ فارسی ترکیب
فصیح، رائج۔

ج۔ خد کا وہ صف قرطاس پر رک کر کے قلم
صفت قرطاس: (محققین) درختوں پر وزن انکار
کا خد کا وہ رخ جس پر کچھ لکھا ہوا نہ ہو۔ فارسی ترکیب
فصیح، رائج۔
ع۔ خد کا وہ صف قرطاس پر رک کر کے قلم
صفت قرطاس: (محققین) درختوں پر وزن انکار
کا خد کا وہ رخ جس پر کچھ لکھا ہوا نہ ہو۔ فارسی ترکیب
فصیح، رائج۔
ع۔ خد کا وہ صف قرطاس پر رک کر کے قلم
صفت قرطاس: (محققین) درختوں پر وزن انکار
کا خد کا وہ رخ جس پر کچھ لکھا ہوا نہ ہو۔ فارسی ترکیب
فصیح، رائج۔

صفت قرطاس: (محققین) درختوں پر وزن انکار
کا خد کا وہ رخ جس پر کچھ لکھا ہوا نہ ہو۔ فارسی ترکیب
فصیح، رائج۔
ع۔ خد کا وہ صف قرطاس پر رک کر کے قلم
صفت قرطاس: (محققین) درختوں پر وزن انکار
کا خد کا وہ رخ جس پر کچھ لکھا ہوا نہ ہو۔ فارسی ترکیب
فصیح، رائج۔
ع۔ خد کا وہ صف قرطاس پر رک کر کے قلم
صفت قرطاس: (محققین) درختوں پر وزن انکار
کا خد کا وہ رخ جس پر کچھ لکھا ہوا نہ ہو۔ فارسی ترکیب
فصیح، رائج۔

چشم پر آب حیدر صفت در وہ نہر ہے
شاداب ہر کے فیض سے باغ غیاں آئیر
صفوری نام در وزن (ہم بحر) بہادری نوح
کی صفیں الکا۔ فارسی، ٹوٹ، فصیح، رائج
آواز ہے جاں میں حیدر لکھا صفوری کا
کیا تیغ تھی بری کی کیا باقہ تھاجری کا
صفت دوڑے۔ صفوں کو چھینے والا نادر ترکیب
تفصیل الامتعال۔

ہرہ پست حد میں تو اثر صفت و در
رشتہ ہرہ تبسج کے مانند جنیل
صفوری (محققین) مسلمانوں کے دو ستر قریب ہے کام
عربی، اندر، رائج۔

آمد صفت صف کے ہاں میں دیکھتے
پانڈو دیکھو کھنچ ریشمیر خاں تھوار آج
قول فیصل۔ اسی کو صف انظر ہی کہتے ہیں۔ صاحب
فرنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ اس نام کی وجہ تسمیہ یہ تھی
بیان ہیں جو لوگ اس کا مادہ حیدر یا شکر یعنی خالی طور
دیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ چونکہ حیدر اسلام سے پیشتر ہمارے
میں قتال و جدال میر و شکار منع تھا اس وجہ سے ان عرب
اس پہلے میں جو عمر کے بعد آتا ہے اپنے گھر خالی چھوڑ چھوڑ
کہ قتال و جدال اور سیر و شکار کو کل جاتے تھے اس وجہ
سے اس کا یہ نام رکھا گیا۔

بعض کہتے ہیں کہ جس وقت اس پہلے کا نام تجویز ہوا تو
موسم خزاں تھا چونکہ ان دنوں درختوں کے پتے اتر رہے تھے
ہیں اس وجہ سے اس لفظ کو صفت یعنی زردی سے
مانور کیا۔

بعض لوگوں کا قول ہے کہ چونکہ اس پہلے میں وہ
رض جس سے لوگوں کے چہرے سرور و برہماتے میں آیا
پہلی جاتا ہے اس لئے یہ نام رکھا گیا۔ (فرنگ آصفیہ)

صفوری لکھو نقطہ کا نشان، زبرد، ذکر، تعلیم یافتہ
طبقة کی زبان۔

دارچ چیک کے صف حن ہوئے
دولت بے حساب ہے دار حن
یوں مری نہد سہ دانی جو خردوں تو جیسے
صف سے ایک دہائی کی ہو مستدار پزیر

قول فیصل۔ ظم حساب میں اس نقطہ کو کہتے ہیں جو
کسی عدد کے دایرہ جانب ہونے سے من گناہ تھا کہ
صاحب فرنگ آصفیہ نے لکھا ہے۔ ابتدا میں اس کی
صورت پانچ کے ہند سے مشابہ یعنی دائرہ کو چیک
کو نامزد۔ سے غالی عربی اور فارسی میں لکھی جاتی
کرتی تھی۔ ہندی اور انگریزی میں اب بھی (۵)

یہی شکل قائم ہے۔ اگر اب عربی فارسی اور اردو
حضرات نے صرف نقطہ ہی پر اکتفا کر لیا ہے چونکہ
صفوری کچھ قدر نہیں ہوتی اس وجہ سے جہاں
کوئی مقدار نہیں ہوتی وہاں بھی اسے لکھ دیتے ہیں
منجوں کی اصطلاح میں تارہ نہر اور برج
حمل کی علامت ہے چنانچہ اسی وجہ سے لفظ صفوران
کی اصطلاح میں برج حمل سے عبارت ہوا کرتی ہے۔
عام طور سے زبانوں پر کبر اول و فتح دوم ہے۔

صفوری (دالفتح) ایک غلط کا نام، پت، زرد
آب، عربی، اندر، فصیح، رائج۔

حمل میں چہ سے جوتے بلے شیر میں بیکار
کر دیے صفرائے فرقت نے دہان کا نام
قول فیصل۔ صاحب فرنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ
جگر میں جو طبع کے وقت خون کے ادھر چھا لگاتے
ہیں وہ صفرا ہی سے تعلق ہیں۔ مزاجا نہایت گرم
خنگ مگر اس کی گائیمیں ہیں۔ جوش صفرا کے ہونے
ترشی مفید ہے۔ بعض اوقات یہ لفظ صرف زردی

کے موقع پر اور بعض اوقات تلخی کے موقع پر فارسی
میں آیا ہے۔

صفوری (مصر) صفری سے تعلق، منسوب ہے صفرا
عربی، صفت، فصیح، رائج۔

محمل صفت۔ کل سے ہی متلازم ہو۔ سمجھ کا زہ خور
ہے۔ صفراوی کیفیت ہے۔

صفوری مزاج۔ وہ شخص جس کے مزاج
میں خلط صفرا کی زیادتی ہو۔ فارسی، فصیح، رائج
محمل صفت۔ صفراوی مزاج انسان کے لئے مٹھا کر
استعمال نقصان دہ ہوتا ہے۔

قول فیصل۔ صفراوی بیمار بھی جوتے ہیں
جیسے صفراوی بیمار میں مٹھا کر استعمال مضر نہ رہا
ہے۔ مگر تم نہیں مانتے۔

صف و روشن کرنا۔ اتنی صفت کی زینت
بننا یعنی ماتم کی صفت بچا کے سرنے دے پر گریہ و
زار کرنا۔ اردو صرت۔ فصیح، رائج۔

زندان میں تھا کہ وہ جو مجھے آب کی صف و روشن کرتا
طوق نے بازو حلقہ ماتم بیڑیوں نے کھرا کیا
(امداد علی بکر لکھنوی)

قول فیصل۔ مولف لفظ اللغات نے اس محاکم
کا مفہوم لکھا ہے۔ صرف روشن کرنا دیکھا ہے پھر
جلانا۔ صاحب فرنگ اثر اس پر اعتراض کرتے
ہوئے لکھتے ہیں۔ یہ کنایت پرانہ جلانا نہیں ہے
بلکہ ماتم کی روشنی اور زینت کا باعث ہونا ہی صیا
کہ بھر کے شری سے ظاہر ہو جس کا مطلب غلط
سمجھا گیا۔ زندان یا طوق و زنجیر ماتم کرنے والوں
میں تھے اور کوئی نہ تھا۔ دفرنگ اثر

مولف فرنگ اثر کا یہ اعتراض بالکل درست
ہو اس کا دوسرے میں لفظ روشن کے معنی میں ہونا

ہوا آڑستہ کیا ہوا۔ زریب و زریبیت والا۔ اس کا
 کام ہضم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سردی کا ہوگی اس طرح
 مانا جاوے گا نہ کہ کاخنی ہو۔
 صفت شکر: صفت توڑنے والا ہوا اور شکر کی
 صفت فصیح، راجح۔

صفت شکر: صفت شکر کا ختم لے کے چلا
 آئے وہ شیر زبردست علم لے کے چلا
 صفت شکر: صفت توڑنا، ہادی۔ فارسی ہونٹ
 فصیح، راجح۔

صفت کارزار: جنگ میں سپاہیوں کا پرا
 فارسی، ترکیب، فصیح، راجح۔

فلک نے کفر کی جو کیا ہر طرف ہجوم
 آیا وہ حق کا نور صفت کارزار میں اکٹرا
 صفت شکر: میدان جنگ میں صفت آواز
 کرنا، جملہ کرنا، فارسی ہونٹ، فصیح، راجح۔

جنت عام کی شہرت ملی ہجوم ہوتی
 نفعان جنگ کھلے صفت کشی کی ہجوم ہوتی
 صفت کھڑی ہوا: ترے سے قطار کھڑی
 ہوا۔ اردو صفت، فصیح، راجح۔

نگاہ ناز ہوئی ہے برآ
 سلائی کو صفت خراگ کھڑی کو اخیر مینائی
 صفت لٹا دینا: صفوں کو زیر و زبر کرنا
 صفت کو قتل کر دینا۔ اردو صفت، فصیح، راجح۔

ثاویر کے ثاویر کے ہر قات صفت شکر
 قیامت و قیامت میں قیامت بن کے آئے ہیں
 صفت لگنا: قطار لگنا۔ اردو صفت، فارسی کی زبان
 شہرے کبھی نہ اس صفت خراگ کے بدو

ہو سکتے اگر صفت محشر کی جوئی
 صفت ماتم: وہ فرش میں پراقم کرنے والے

ارد پر سہ دینے والے اور پر سہ لینے والے بیچیں
 وہ فرش جو چالیسویں تک سہ لینے والے کے علم کے سلسلے
 میں کھایا جاتا ہے۔ فارسی ترکیب، راجح۔

ج بکھی صفت ماتم پسر ہند کے گھریں دیر
 قول فیصل: صاحب نور اللغات نے لکھا ہے
 کہ فارسی میں بکھی قطار ماتم بلکہ عزائم جنہر

ایک سیاہ فلاں ڈالا جاتا تھا اور جنہر کے فرش کے
 مطابق دو تارک ایک سیاہ فرش بچھا دیتے تھے
 اس فرش پر سو کر جنہر نشین اور ان کے ساتھ بیٹھ

لباس پہنے ہوئے کچھ لوگ جو کچھ کہلاتے تھے
 اترتے تھے جب جنہر نشین جنہر پر بیٹھتا یا اپنی
 دو صفوں میں اسی سیاہ فرش پر بیٹھتے۔ جنہر نشین

کے بیان پر ہوتا تھا جسے زاری دیکھا اور ماتم
 کرتے، فارسیوں نے اس طعن کردہ کو
 صفت ماتم اور برہیل تبار اس سیاہ فرش کو

بھی صفت ماتم کہا ہے، اردو میں صفت ماتم کی جگہ
 صفت بھی مقول ہے۔
 جو کہ ہندوستان میں اس فرش کو صفت

ماتم کہتے ہیں جو کرنے والے کے علم کے سلسلے میں
 چالیسویں تک بچھا یا جائے۔ اور اس پر پر سہ دینے
 والے اور پر سہ لینے والے بیٹھیں اور اپنا اپنی

اس طریقہ کو صفت ماتم نہیں کہتے لہذا یہ ترکیب
 (صفت ماتم) صحیح نہیں ہے لہذا اساتذہ نے
 بغیر ترکیب نظم کیا ہے۔
 ماتم کی صفت بچھائیں گے سوئیں گے ایک جا
 ہم تم کو کوٹھ کے روئیں گے ایک جا
 لہذا بغیر ترکیب ہی کہنا صحیح و درست ہے اس
 کھنڈ لکھا اور بچھائے کے ساتھ لکھی ہے۔
 صفت محشر: محشر کا صحیح فارسی ہونٹ،

فصیح، راجح۔
 اگر کسی شرم محاسنی ہو تو کر لیاؤں گا
 دیکھ لیتے گا کہ بندہ صفت محشر میں نہیں

صفت مشرگاں: مشرگاں دیکھ، کا صفت
 استعارہ: فارسی عربی ترکیب فصیح، راجح۔
 کیوں لکھ لیتے پائے صفت مشرگاں کی اس اور

خرابے لکھا گا جو اشک تو نہیں ہے
 ملتے وہ روئے پر میرے تو پھر صفت مشرگاں
 نہ کچھ چشم: دیوار و تختہ سر کچھ
 صفت شکر: پاشا و بالا کرنا اور دھڑ

فصیح، راجح۔
 اک داریں کیا صفت اعدا کو منتشر
 کوچہ شتر کے کاٹ دیے ایک اریں علم طیار

صفت شکر: سد ہمال بر وزن غلال ب فرش
 وہ جگہ جہاں نقشیں اتار کے داخل مجلس ہوتے ہیں۔
 فارسی، ہونٹ، تعلیم یا فتنہ شکر کی زبان۔

ہذا نے دی جو محب منزلت محبت کو
 ہر دم وہ جو کہ جس میں صفت شکر
 قول فیصل: عربی یہ نیاں (باکسر) فعل کی
 جیسے یعنی پاپوش۔

صفت پر رگی، تادری چڑھانا، جب کہیں
 دالے کے پامپے بالکل نہ آئے ہوں اور اس
 پر تادری چڑھائی جائے تو اس وقت کہتے ہیں کہ
 صفت کی تادری پڑھائی۔

شکل صفت: بچھنا اگرچہ میں کم کھیلتا ہوں لیکن اگر
 بیٹے جاؤں تو دیا بھی نہیں ہے، صفت پر تادری
 چڑھائے۔
 قول فیصل: یہ دہلی کی زبان ہے اہل گھنہ
 نہیں بولتے۔

صفحوں ۱۔ سنگ سطح، ہموار پتھر، وہ پتھر جس کی سطح
 ادنیٰ نیچی نہ ہو بلکہ برابر ہو۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 تیغ ہندی تو کمر میں ہے، اکہ اکہ جو ہر
 رکھتا اور زیر نگین ہے صفحات صفحوں دوق
 صفحت: دو صفحات اول و دوم، برگزینی کی حالت
 عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
 دیا اللہ نے وہ قلب مصفا تجھ کو
 اے شہنشاہ صفا دین و سراپا صفت دوق
 قول فیصل۔ عربی میں اس کے معنی خالص اور برگزینی
 بھی ہیں جو اردو میں رائج نہیں نیز یہ لفظ بالفتح و باغ
 اور با کسر تینوں صورتوں سے آیا ہے مگر اردو میں
 بالفتح ہی رائج و فصیح ہے۔
 صفو دینا:۔ تاش کا ایک ایک تپا حیت لینا،
 کوئی تپا حلیہ کے پاس نہ چھوڑنا، اور صرف
 تاش کھیلنے والوں کی اصطلاح۔ (ذواللغات)
 قول فیصل۔ اہل کشور نہیں بولتے۔ یہ عربی کا
 نام مرت ہے۔
 صفوف:۔ دو باغ و دو صوف، صوف کی جمع
 قطاریں، جنگ کے پرے، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے
 کی زبان۔
 صفوف کفر و دنیا پیش تیغ جہنم کے
 ہوا کے سانے جس طرح خاک تھم سکے
 قول فیصل۔ اس کا صرف، جنا، کے ساتھ صفوف
 جنا، ہی جیسا کہ پیش کردہ بیت کے مصرع ادلی سے
 ظاہر ہو۔ ترکیب کے ساتھ صفوف لشکر بھی زبانوں
 پر ہے جیسے "صفوف لشکر کو صف آرا ترتیب
 دینے لگے۔ (لحم جوش ربا)
 صفوی:۔ (نصفین) ایران کے ایک شاہی خاندان
 کا نام جو شاہ صفی سے منسوب جو شاہ صفی ایک کابل
 فیرتے، جن کا امیر تیمور کمال محقق تھا۔ اس کی اولاد
 میں مدت تک ایران کی بادشاہی رہی۔ عربی، مذکر
 (ذواللغات)
 قول فیصل۔ شاہ صفی ایک سید صبح المنب
 عابد، زاہد، پرہیزگار۔ اردو میں علامہ آذر بک
 میرتے عزت کا گوشہ ان کے مہر و قناعت سے
 روشن تھا اور ادھان و برکات نے اعتقاد کی
 گرمی خاص و عام کے دلوں میں اس طرح دھڑائی
 تھی جیسے رگوں میں خون۔ نیت کی برکت تھی کہ جو
 ظاہر میں ان کا جانشین ہوا وہ صفی میں دل نشین
 ہوا۔ حکام اور شاہان وقت انھیں اپنی بیٹیاں
 تہہ در تہہ سے اور سعادت سمجھتے تھے۔
 انھیں شیخ صفی الدین اردلی بھی کہتے ہیں انہیں
 کی نسل میں شاہ اسماعیل صفوی نے سلسلہ میں صفوی
 حکومت کی بنیاد ڈالی تھی۔ شاہ صفی ان کی نسل کے
 ایک بادشاہ کا نام ہے جو شاہ عباس اول کے
 انتقال کے بعد سلسلہ میں فرمان روا ہوا۔ اس
 کے بعد شاہ عباس ثانی تخت نشین ہوا۔ سلسلہ
 میں اس کی وفات کے بعد سلیمان صفوی جو ابھی
 نوخیز اور نو خط تھا تخت حکومت پر لیکن ہوا لیکن
 اسی وقت سے خاندان صفویہ کا انحطاط شروع
 ہوا اور رفتہ رفتہ اس خاندان سے بادشاہی
 کا خاتمہ ہو گیا۔
 ایران میں تیموری خاندان کے آخری فرمان روا
 سلطان حسن مرزا کے زمانہ آخر میں سلطنت صفویہ
 کا بانی ہے۔ خاندان صفویہ کے مورث اصل
 شیخ صفی الدین اردلی جو ایک کالی فیرتے ان
 کی اولاد میں سلطان حیدر ایک بزرگ ہوئے جن
 کے مرید قریزی دنگ کی بارہ گویا لٹنی پتھرتے تھے
 جس کی مناسبت سے وہ قریشی (مصرع) کہلاتے
 تھے۔ کچھ سر کے میں ان کی شہادت کے بعد ان کے
 فرزند شاہ اسماعیل نے محرم سنہ ۹۰۷ھ میں ستر آدمیوں
 کے ساتھ آذربائیجان پر چڑھائی کی اور رفتہ رفتہ
 اپنی حالت اتنی بڑھائی کہ خردان پر حملہ آور
 ہوئے۔ دہان کے فرمانروا کو شکست دی سلسلہ
 میں ان کا انتقال ہو گیا مگر اس جہیں برس کی
 مدت میں ایک وسیع سلطنت قائم کر لی اور
 حکومت صفویہ کی بنیاد ڈالی دی۔ شاہ عباس
 صفوی، شاہ اسماعیل مرزا صفوی اور شاہ عباس
 اول صفوی اس خاندان کے مشہور بادشاہ گذرے
 ہیں۔ (ذواللغات و فرماں گہ صفیہ در بار اکبر)
 صفیہ:۔ (بالضم تشدید دوم) چوتروہ۔ عربی۔
 مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 محکم و شہ۔ خوشی خانے کے بیچ میں ایک صفیہ۔
 (چوتروہ) اس پر چارچوبہ خامیا نہ اس پر دات
 کو جلوس فرماتے تھے۔ (در بار اکبر)
 صفیہ:۔ فرج کا پرا۔ صف جنگ نمازی
 مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
 شیرنے شیر کا یا یا صفیہ ہی سے خطاب
 کر بلا والوں میں شہرہ اکھنیر کا پر خباب عابد
 صفی:۔ (بالفتح) برگزیدہ، دوست خالص
 حضرت آدم کا لقب، عربی۔ مذکر، رائج۔
 فرشتوں نے کیا سبھ صفی کو کس کے باعث
 کوئی آدم سے پوچھے رہے فرزند اشرار کا بھر
 قول فیصل۔ انھیں خباب آدم کو صفی اشرار،
 (اشرار کا خالص دوست) بھی کہتے ہیں۔
 ہر کس کہ امدی شمر گشت آدم صفی اشرار
 طبع مصلحت جنت فرزند آدم بد

صفیٰ سان انتم شیعہ علی نقی لکھنوی کا تخلص۔
آپ کے والد کا نام مولانا شیعہ فضل حسین صاحب ہے جو آخری
تاجدار اور دہ کے بھائی شاہزادہ سلیمان قادر بادشاہ کے محترم
تھے آپ جیسے کے روز یکم جب ۱۲۴۵ھ مطابق ۳۱ جولائی ۱۸۶۲ء
میں بھگام لکھنوی پیدا ہوئے۔ بچپن ہی سے آپ کے کھیل ہر بھی
شاعری کی جھلک نظر آتی تھی جب آپ بالکل نا سمجھ تھے اس
وقت اپنے دروازے پر ایک منہ جاکھا کر بیٹھتے تھے اور
حکیم صاحب بنا کرتے تھے۔ آپ کے پردس میں گیا دین بنیا
رہتا تھا جو آپ کے سدا بار طلب کے گرم ہونے کے لئے ایک
مستقل مریض منتخب کر لیا تھا وہ برابر آتا تھا اور کہتا
تھا یکم صاحب لیا نہیں تو دیکھیے۔ جب آپ بائیں شاہیں
آپ نے دھیرہ تحریر کر چکے تو پوچھا تھا کہ حکیم صاحب
منو بھی کھاؤں تو آپ بہت ہر شے تھے۔

آپ شاہزادگان ہالوں قدر و ثریا قدر وغیرہ
فرزندان شاہزادہ سلیمان قادر صاحب ہادر کے ہمسر
مکتب تھے۔ مولوی نجم الدین صاحب کا کوردی سے
دریات فارسی اور شیخ حافظ علی بھروڑی اور سید علی بیگ
سائل کے والد اور مولوی احمد علی لکھنوی شاگرد بنے
غفران صاحب علیہ الرحمۃ اور اپنے علم بزرگوار مولانا
سید حسین صاحب مرحوم سے جو طیب حاذق، فاضل
جید اور عالم باعمل اور شاہزادہ سلیمان قادر ہادر
کے اتالیق تھے۔ دریات فارسی و عربی کی تحصیل کی
فن طب کو بھی آپ نے اپنے ہی عزیز پائے نالے کے
مشہور حکیم سید باقر حسین صاحب مرحوم سے حاصل
کیا۔ عمر کے دسویں بارہویں سال دریات عربی
فارسی سے فراغت کر کے امین آباد نانپے اسکول
اور ٹینک لاجپور اسکول لکھنوی میں انٹرنسنگ انگریز
تعلیم حاصل کی۔ ۱۸۸۵ء میں انگریزی تعلیم کا سلسلہ
منقطع ہونے پر لال اسکول لکھنوی اور براچ اسکول

مستقل کیننگ۔ کانچ میں انگریزی تعلیم دینے کی خدمت
پر مامور ہوئے۔ پھر کچھ دنوں گھر پر عربی، فارسی اور
انگریزی کا درس طلبہ کو دیتے رہے آپ کو کتب بینی
اور شاعری کا شوق بچپن ہی سے تھا۔ آپ نے پہلا شعر
ساتویں آٹھویں برس کی عمر میں کہا وہ بھندہ حسب
ذیل ہے۔

خواب میں صورت دکھانا کیا ضرور
سوق قسمت یوں بگانا کیا ضرور
آپ شاعری میں کسی کے شاگرد نہیں۔ جیسا کہ کھنڈ
کے باکمال اور مستند شاعر مرزا محمد ہادی صاحب فریاد
کی ایک مکتوبہ انتم اور دیگر ذرا لے سے معلوم ہوا ہے۔
غالب فریاد کی نظم کے ضروری اقتدار حسب ذیل ہیں۔

بزم میں دیکھ کے نگہنی نگہ نہ نظم
مستحب متیر نہ ہول اور باب نہ حسر
میں گلستان صفتی کا ہیں اگلے دنی لکھیں
کیوں نہ اشار سے ہر جہوہ فگن رنگ اثر
اس کا شاگرد ہوں جس کا کوئی انکار نہیں
مستقر شل مرثیہ میں ہوں بسوسے چور
جس نے سب بدو دنیا میں سے تحصیل کیا
کس طرح سے ہو بھلا پھر کوئی اس کا ہسر
ذیل کے شعر پر نظر کر کے آپ نے اپنا تخلص صفتی
رکھا۔

ہر کس کہ اول شعر گفت آدم صفتی اثر بود
طبع موزوں حجت فرزند آدم بود
آپ سے جو طلبہ پڑھنے آتے تھے ان کو اکثر آپ فریاد
کہہ کر دے دیا کرتے تھے۔ وہ شاعروں میں اپنے
نام سے بڑھا کرتے تھے۔ اور دلی ہی پر آپ ہر شعر
کی نسبت پوچھا کرتے تھے کہ اس کا کیا اثر ہوا اس
طرح اپنے شعر کی حیثیت کا موازنہ کر کے اس پر جواب

فرد کرتے اور طبیعت پر خود دوسری مرتبہ لکھنوی
کر اور بہتر کہنے کی کوشش کرتے تھے۔
سب سے پہلے اچھے صاحب کے پاس شاعری پڑھنے اپنی
عزیز پڑھی جس کی جڑی دھوم ہوئی اس کے بعد
حکیم باقر صاحب کے پاس پائے نالے کے شاعروں میں
برابر شرکت کرنے اور داد سخن حاصل کرتے تھے۔

آپ بھگام میں محکمہ دیوانی سلطان پور میں
بہ عہدہ افسر نقل نویسیاں مقرر ہو گئے اور کھنڈ اور
لیا کی بھینچ چھوٹیں مگر شاعری کا سلسلہ برابر جاری رکھا
سلاطین کے قریب سلطان پور سے تہذیبی ہر کے آپ
والے بریلی آئے یہاں شاہزادہ ہامد یونگ صاحب
کے یہاں شاعری میں اکثر فریادیں پڑھتے تھے۔

آپ بھگام میں ایک بار رخصت لے کر کھنڈ آئے
اس زمانے میں کھنڈی کے نو اہل بیت حضرت حسین صاحب
فاخر، مرحوم کے یہاں محبت شاعرہ بڑے اعلیٰ پایے
پر ہوتی تھی۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ غالب شاعر مرحوم ہمسر
مرحوم، دس مرحوم، جلال، مرحوم کا علی مرحوم،
لڑان صاحب خورشید زندہ تھے۔

اسی شاعر سے آپ کے سوا شہرت کا دور
شروع ہوا۔ اسی زمانے میں آپ نے دیم بنگ صاحب ہادر
جو ویشل کٹر اور دھکی شان میں ایک قصیدہ نظم کیا۔
جس کے صلے میں آپ لکھنوی تہذیبی ہر کے آگے اور جی شیعہ
میں سر رشته دار مقرر ہوئے۔

لکھنوی آل انڈیا شیعہ کانفرنس کا وہ پہلا اجلاس
منہوتان کی تاریخ میں ایک بار گارڈن تھا کہ ۱۹۰۷ء
کا زمانہ وہ شیعہ کانفرنس کا اجلاس اور اس میں آپ کی
قوی نظم کا یہ پہلا شعر کانفرنس کی تاریخ کا پہلا باب ہو
ہم اپنا دردوں روروں کے بے تابانہ کہتے ہیں
الہی خوش مری وہ جو ہیں دیوانہ کہتے ہیں

آپ نے ایک نظم شید کا کج ڈھچکین کے موقع پر ہر ہذا
کو مقام ۱۱ بار میر علی صاحب جون پوری پڑھی۔ اسی نے
یہ قوم کی طرف سے آپ کو لسان القوم کا خطاب دیا گیا۔
صغیر نے تقریباً نوے (۹۰) سال کی عمر میں ۵۰ رجسٹر
کو انتقال کیا۔ سندھ اور قوی پر یہ کچھ نے صغیر کی طرف
کا ایک بڑا محفل خیریت کے نام سے شائع کیا جو جس میں
وہ غریب ہیں جو شہرہ آفاق کچھ گئی ہیں۔ ان کے کلام بہت
بڑا ذخیرہ ان کے ہوتے ہیں۔ محمد احمد ایم اے نے یہ ان کے
ساتھ لے ہوئے ہیں۔ ان کے ہونے چاہیے۔

صغیر اپنے دور کے باکمال شاعر اور اداکار تھے۔ ان کے
صاحب رشید اور عارف مرحوم کی طرح وہ دور تک
ان کی زبان کافی کاٹھن تھا۔ نڈت برج نواز کی شجرت
اور اس عہد کے تمام مستند شاعرانہ کو مسلم القوت استاد
اور مستند شاعر ملتے تھے ان کی پرورش قوی نہیں آج
بھارہ زبان زد ہیں۔

صغیر - (فتح اول ریائے معرفت) بالخصوص ٹیل کی
آواز یہی ہر ہذا، نوٹ، نصیب، راج۔

موت جن میں ہر ہذا کی تھ صغیر
بہ نور وہ گھا کو قریب سے مستنیر

صغیر علی :- سیٹی کی آواز (بھارہ) وہ آواز جو
حشر میں کو اس کے حیرت سے ادا کرنے میں ہند سے
کھلتی ہو۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، علم تجویز کی مہلک
قول فیصل :- اس کو اس کے فوج سے ادا کرنے میں
جو آواز منہ سے نکلتی ہو وہ صغیر خفی کہلاتی ہو۔

صغیر خواب :- نیک کا خرافہ۔ عربی فارسی الفاظ
فارسی ترکیب، دہلی کی زبان۔

کچھ میں شوقیات جس کو جسے چنان یاد -
تیرے متوں کی صغیر خواب غفلت ہو تو ہو
قول فیصل - ہند ہونا کے ساتھ اس کا ہر ہذا۔

جاگ انیس وہ جو خواب ہم میں ہیں جو شہد
غفلت میں گر گئے۔ جو میری صغیر خواب
کھنڈ میں صغیر خواب کہتے ہیں۔

صغیر نظم :- وہ آواز جو کچھ وقت قلم کے گئی
ہے عربی الفاظ، فارسی ترکیب (دور اللغات)
قول فیصل - اہل کھنڈ میری قلم کہتے ہیں۔

صغیر :- دکن اول و تشہیر دوم دیئے عہد
مراق میں ایک مقام کا نام جو دریائے فرات کے شمالی
جانب رقبہ اندھاس کے کچھ میں واقع ہے۔ یہ وہ مقام
ہو جہاں حضرت علی علیہ السلام سے اندھاس
سے جنگ ہوئی تھی۔ عربی، راج۔

صغیر میں صفوں کی صفائی بھی دیکھی انہیں
قول فیصل - سونے انتم کوئی و صاحب مودتہ اعتقاد
نیز دوسرے ملازمین کا بیان ہے کہ حضرت علی پر قتل
شکار کا فریضہ جرم حاکم کے صغیر کی طرف سے آپ کے
خلاف لوگوں کو بھڑکایا جاتا تھا۔ جنگ جل کے بعد حضرت
علی نے سہل ابن صغیر کو شام کا حاکم مقرر کر دیا

تھا انہوں نے آپ کو اطلاع دی کہ صغیر نے عبادت
کا اعلان کر دیا ہے۔ لوگوں نے تمہیں کھالی پر کچھ تک نشان
کے خون کا بھلائے میں نے نرم بستر پر نہ سوئیں گے
اور نہ ٹھنڈا پانی پیئیں گے۔ عمرو قاص صغیر کو
دے رہا ہے۔ حضرت نے صغیر کے نام ایک خطا دینے
سے اندھاس کو کہنے سے روک دیا تھا اور دعوت بھیت دی
جس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا گیا۔ صغیر ایک بہت
بڑا لشکر ایک لاکھ میں ہزار افراد پر مشتمل تھا ایسے
ہوئے تمام صغیر میں جا بیٹھا اور ہر صغیر حضرت علی
علیہ السلام بھی ۹۰ ہزار کا لشکر لے ہوئے شوال
میں خیبر اور عراق ہوتے ہوئے تمام رقبہ میں
دامد ہوئے۔ راستے میں لشکر پر تشنگی کا غلبہ ہوا ایک

راہ کے کچھ سے حضرت علی نے زمین سے ایک خیر برآمد
کیا جو پانی یا دھوپ کی سوا اندھاس کے بس کا نہ تھا اس
کے بعد حضرت نے اپنی زوجہ کو سات حصہ میں تقسیم
کیا صغیر نے بھی اپنے لشکر کی سات ٹکڑیاں بنائیں
حضرت علی کا لشکر مقام رقبہ سے روانہ ہوا اندھاس
فرات سے عبور کیا آپ کے مقدمہ ابھیش سے صغیر
کے مقدمہ ابھیش نے فرات کی اندھاس شکت کھا کر
صغیر سے جابلہ حضرت علی جب صغیر میں تشریف
لے کر صغیر نے گھاٹ پر قبضہ کر کے آپ کے لشکر پر پانی
نہ کر دیا۔ حضرت نے کئی قاصد روانہ کیے کہ گھاٹ سے
بیرہ ٹھاپا جائے مگر صغیر نہ مانا۔ آخر کار آپ کے لشکر نے بر
دست کار کر کے گھاٹ کو چھین لیا۔ صغیر میں
گھاٹ پر قبضہ کرنے والوں میں حضرت امام حسین
ان کے چھوٹے بھائی حضرت عباس نے بھی دیر بجا نبرد کا
ثبوت دیا۔ حضرت علی نے گھاٹ پر قبضہ کرنے کے بعد
صغیر پر پانی نہ نہیں کیا۔ اعلان کر دیا کہ ہر شخص پانی
پی سکتا ہے۔ مطالبہ السؤل میں ہے کہ حضرت علی بار بار
صغیر کو صلح کی دعوت دیتے رہے۔ لیکن کوئی اثر
نہ ہوا بالآخر صغیر نے ہند میں لڑائی کا آغاز ہوا اور صغیر
ہند پر پورے مہینے جنگ کرتی رہی۔ محرم ۶۰ میں طحانی
سک دیا گئی۔ اور یکم صغیر نے گھسان کی جنگ جہاں
گئی۔ ایرنگ لکھتا ہے کہ علی کو اپنی مرضی کے خلاف
تھوڑا سا ٹھٹھا پڑی... پانچویں تک چھوٹی چھوٹی لڑائیاں
ہوتی رہیں۔ جس میں صغیر کے ہند اور ادھاس مارے گئے
اور عدوی لکھتا ہے سارے بائیس ہزار سپاہی کام
آئے۔ حضرت علی کے حملے دشمنوں کے چھکے چھڑا دیے
ہوئے تھے۔ عمرو بن ماحد اور بشیر ابن ارطاح پر جب
آپ نے حملہ کیا تو وہ دونوں زمین پر ادبھے لیٹ گئے
پر ہند ہو گئے۔ حضرت نے لاجل پٹو کے منہ پھر لیا۔

بھاگ نکلے۔ معاویہ نے طلحہ ثقیف کے طور پر عمرو عاص سے کہا کہ تو نے اپنی شرمگاہ کے حارے میں جان بچائی۔ یکم صفر سے سات روز تک دن رات جنگ چھڑی رہی لوگوں نے معاویہ کو رائے دی کہ علی کے مقابلے میں نہ جھگڑے مگر وہ نہ مانا۔ ایک دن دوران جنگ میں حضرت علیؑ نے بھی یہی فرمایا تھا کہ اے جگر خواہ کے بیٹے کیوں سلاؤں تو کڑا دل دے دو تو خود سامنے آ جا۔ ہم دونوں آپس میں فیصلہ کن جنگ کر لیں۔ تاریخوں میں ہے اس جنگ میں نوے ہزار ایمان و قوت پذیر چھڑیں گے یہ دن تک قرطبہ کا قیام صفین میں رہا۔ معاویہ کے نوے ہزار اور حضرت علیؑ علیہ السلام کے میں ہزار سپاہی مارے گئے اور ۱۲ ہزار ستر سترہ کو معاویہ کی شہادت چاہنے والوں اور عوام کی بغاوت کے سبب فیصلہ حکمین کے حوالے سے جنگ بند ہو گئی۔

تواتر میں ہے کہ حضرت علیؑ نے جنگ صفین میں کئی بار اپنا لباس بدل کر حملہ کیا۔ ایک مرتبہ ابن عباس کا لباس پہنا ایک بار عباس ابن ربیعہ کا بھیس بدل کر ایک بار عباس ابن عمارت کا روپ اختیار کیا اور جب کہ سب ابن عباس جبری مقابلے کے لئے نکلا تو آپ نے اپنے بیٹے حسن عباس کا لباس پہنا اور زبردست حملہ کیا۔

دعا خذہ ہونا قبا خلب نماز علیؑ ص ۱۹
جنگ نہایت تیزی سے جاری تھی کہ ۲۳ سالہ لڑاکا میدان میں آئے اور اٹھارہ شاہیوں کو قتل کر کے خیر ہو گئے یہ وہی عمار ہیں جن کے متعلق رسولؐ نے پیشین گوئی کی تھی کہ اسے عمار نہیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔ حضرت علیؑ نے عمار یا سر کی شہادت کو بے حد محسوس کیا۔ اور وہ لکھا ہے کہ عمار کی شہادت کے بعد علیؑ نے بارہ ہزار سواروں کو لے کے ایک فضا کا حملہ کیا جس سے دشمنوں کی صفیں درہم برہم ہو گئیں۔ ایک اختر نے بھی بے شمار زبردست

کھیلے۔ دوسرے دن کچھ کہ حضرت علیؑ نے پھر شکر معاویہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ "وگراں لو کہ احکام خدا مصل کے بارے میں جیسا کہ تم نے مجھ کو دیا ہے اس کے بعد شروع کیا اور دشمنوں کے ہتھے لگا دیے۔

علیؑ نے ہر ایک ہاتھ بڑھاتے جہاد میں تھی مینہ اور میرہ عبداللہ اور مالک اختر کے قبیلے میں تھا جسے کی رات تھی۔ ساری رات جنگ جاری رہی بوقت اختتام کوئی ۳۷ ہزار سپاہی طرفین کے مارے گئے۔ اور حضرت علیؑ کے ہاتھوں قتل ہوئے شکر معاویہ میں انبیاء انبیاء کی آوازیں بلند ہوئیں یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور دوسری جنگ کا سلسلہ جاری رہا۔ مالک اختر دشمن کے حصے تک جا پہنچے قریب تھا کہ معاویہ مذ میں آئے اور لشکر بھاگ کھڑا ہوا لاکھ ہزار مارے گئے۔ قرآن نیروں پر غور کرادیے اور آواز دی کہ ہمارے اور تمہارے درمیان قرآن ہے۔ وہ لوگ جو معاویہ سے رشوت کھانپتے تھے فوراً تائبہ کے لئے کھڑے ہو گئے اور اشعث ابن قیس، مسعود ابن زکریا اور زید ابن عیین نے عوام کو اس درجہ درغلا یا کہ وہ لوگ دھچکچھ کرنے پر آمادہ ہو گئے جو عثمان کے ساتھ کرچکے تھے۔ مجبوراً مالک اختر کو ہاتھ ہوئے قدم اور چلتی ہوئی تلوار دوکنا پڑی۔ مورخ گبن لکھتا ہے کہ امیر شام جابنے کا تہیہ کر رہا تھا لیکن فتح کے خوش اور فرامانی کی بدولت علیؑ کے ہاتھ سے چھین لی گئی۔ جرجی زید ان لکھتا ہے کہ نیروں پر قرآن دیکھ کر حضرت علیؑ کی فوج کے لوگ دھچکا کھانپ گئے۔ ... ناپا اور علیؑ کو جنگ ملتوی کرنا پڑی بالآخر عوام نے معاویہ کی طرف سے آپ کی مرضی کے خلاف ابو موسیٰ اشعریؓ کو مقرر کر کے ماہ رمضان میں بقیام خود مقدمہ الجدل فیصلہ لانے کو طوع کیا۔

حکامین کا فیصلہ
الزمن ماہ رمضان میں تھا
اذن ج چار چار سو افراد حکیت عمرو ابن العاص اور ابو موسیٰ اشعریؓ جمع ہوئے اور پانچ سو بائیس فیصلہ جس کی رو سے دونوں کو خلافت سے سزا مل کر انھوں نے اس انتظام کیا جب سب پر جانے اعلان کرنے کا موقع آیا تو ابو موسیٰ نے عمرو ابن العاص سے کہا کہ میں آپ کو بیان دیں۔ عمرو ابن العاص نے کہا آپ بزرگ ہیں مجھے آپ فرمائیں۔ ابو موسیٰ شہر پر گئے اور لوگوں کو مخاطب کر کے کہا کہ میں علیؑ کو خلافت سے سزا دل کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر آئے عمرو عاص جس سے فیصلے کے مطابق ابو موسیٰ کو یہ توقع تھی کہ وہ بھی معاویہ کو معزولی کر دینے کا اعلان کرے گا لیکن اس کا کرنے اس کے برعکس کہا کہ میں ابو موسیٰ کی سزا دیتا ہوں اور علیؑ کی حکومت سے شکر معاویہ کو خلیفہ بنا رہا ہوں۔ یہ سن کر ابو موسیٰ بہت خفا ہوئے لیکن تیرکان سے نکل چکا تھا مجمع پر سناٹا مچا گیا۔ حضرت علیؑ نے مسکرا کے اپنے طرفداروں سے فرمایا کہ میں نہ کہتا تھا کہ دشمن فریب دینے کی فکر میں ہو۔

صفین الثنا
برہم ہونا موافق کی سف بستہ فوجوں کا تتر بتر ہونا اور صرف، فصیح، راجح

علیؑ کی شان سے ہر فرات پر پھونچے
صفین اللہ جوئے قتل شہر نو پونچے
عزل فیصل۔ اس کا ایک مفہوم یہ دونوں کا پامال ہونا یا پامال کرنا۔

ج وہ پھر یہاں لکھیں اشیاء ہیں صفین اکانہ ہی
ایک مفہوم ہے بخود اپنے ہوش ہو جانا یا گردنیا۔
کر دیا ست صفین بادہ کشوں کی اشیاء
چشم مشاہد سے ساقی نے مدھر دیکھ لیا

صفین الثنا۔ ہندی الفج کی صفوں کو منتشر کر دینا
اردو صرف، فصیح، راج۔

غضب میں کھینچ کے تھار ہو کے ہیں جہیں
وہ جنگ کی کہ صفین فوج شام کی ایسی اوتب

قول فیصل۔ اس کی کیسی صورت صفین الہ دنیا
بھی راج کو فصیح ہو ایک مہم جو بیوش و بیخو کر دیا۔

تین نگاہ تار جو اسے عاشق علی
تم دیکھا صفوں کی صفین جو دینا

صفین باندھنا۔ رانے کے لئے فوج کی تقاریر
درست کرنا، پرے باندھنا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

جب باڑھیں فوج کہیں نے صفین نہ لگا دی
نرے تھے یا علی کے حسینی سپاہ میں عین

صفین برہم ہونا۔ بیخودی طاری ہونا، بیوشی
چھانا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

غضب آیا میں گر اس کی مزگاں
صفین یاروں کا برہم میں ابھی سے

قول فیصل۔ اپنے اصل منزل میں (یعنی فوج کی صفوں
کا تعزیر ہونا) بھی بولتے ہیں۔

صفین درہم برہم ہونا۔ فوج کی صفوں کا
منتشر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

پیدوں میں جو نہ طاقت نہ سوا لہاں جو دم
سارے لشکر کی صفین ہو گئیں درہم برہم

صفینہ۔ جناب رسالت آب علی اللہ علیہ السلام
کی ایک ذریعہ کا نام جو حرب کی بن تھیں اود آپ کی

ایک پھوپھی کا بھی نام تھا۔ عربی ہونٹ، راج۔
قول فیصل۔ یہ صفین یعنی بزرگ پرہ کا پٹ

ہے دیکھ بزرگ پرہ عورت، مگر اردو میں ان
صفوں میں راج انہیں صرف ناموں میں استعمال
کرتے ہیں۔

صلوات (بفتح)، دعوت نام کرنا، دنیا فتنہ کے واسطے آواز
دنیا، ناراضہ، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان

کون ہوتا ہو حریفے مرد انگن حشق
سے مکر رہی ساقی پہ سلا میرے بعد

قول فیصل۔ صاحب تشریح الانشاء لکھتے ہیں کہ صاحب
بہار رحم نے لکھا ہو کہ بالفصح کھانے کے لئے جانا اور فارسی

میں مطلق لہنے کے معنی میں متعل ہو اس سے ظاہر ہے کہ
یہ لفظ معنی نیرادل میں عربی ہو لیکن راج صرف کو

کسی نعت عرب میں یہ معنی نظر نہیں آئے گوشت پرالیا
اور آگ سے آگ روشن کرنا وغیرہ عربی نعت میں

اس کے معنی لکھے ہیں۔
صلابت۔ سخی، درشتی، عربی، قلیل الاستعمال

ہیب و ہولناک و پرصلابت (صلاح المقامین)
غضب کے معنی آفت مہابت

صلابت۔ سخی جو صورت یا بگر کے مقام پر ہوتی
ہے۔ عربی، ہونٹ، اطباء کی اصطلاح۔

صلابت۔ رائے کی سختی، بجا سختی۔
خفتہ۔ رائے کا صلابت سے یہ نقصان پہنچا کہ

کسی نے ساتھ نہ دیا۔ (دور اللغات)
قول فیصل۔ صاحب فرنگ آصفیہ نے اس کے

معنی سختی، مضبوطی اور استحکام لکھے ہیں۔ تعلیم یافتہ
طبقت کبھی کبھی صلابت رائے کی ترکیب سے بول دیتا ہو۔

صلابت جنگ۔ روائی کا مضبوط، فوجی
عہدے والوں کا لقب، عربی فارسی لفظ، مذکور،

دفرنگ آصفیہ
قول فیصل۔ اب ترک ہو۔

صلاح۔ (بفتح) طاب و صالح، باہم صلح
ہونا۔ عربی، ہونٹ
قول فیصل۔ اردو میں صلح اس معنی میں بولا جاتا ہو

یعنی لوگ فطری سے اس لفظ کو صلاح اور کبھی صلاح
بھی کہہ دیتے ہیں حتیٰ کہ ایک آدھ لغت نویس نے بھی

اس میں دھوکا کھایا ہو و فرنگ آصفیہ
قول فیصل۔ حوام کھنڈ کبھی کبھی صلاح (بالضم)

بول دیتے ہیں صلاح یا کھر کوئی نہیں بولتا۔
صلاح۔ (بفتح) اچائی، اچائی، بھلائی، عربی

ہونٹ، عربی کی زبان
اس چشم بست کے میں خواہاں تیر میں ہم

تقویٰ کا زہر کجا و کجا صلاح
صلاح۔ (بفتح) شہدہ نیک شہدہ، رائے عربی

ہونٹ، فصیح، راج۔
صلح صرف۔ اشارے تم کو میرا اس قدر خیال

اور میری اتنی محبت ہے تو آج معلوم ہوا تھا
صلاح سرا نکھوں پر۔ (دنانہ آزاد)

صلاح۔ (بفتح) ارادہ، مقنا، منصوبہ۔
سید علی جابیں کبھی کبھی (الضم) سے ہم

گر چہ وہ نہ وہ منہم کی ادا صلاح (فطانت)
قول فیصل۔ ان معنوں میں اب متروک ہو۔

صلاح۔ (بفتح) مناسب، موزوں، (اردو، متروک)
سے۔ توں سے شام کا حاکم مرا عہد

جانا میرا صلاح نہیں اس کے رد پر
پرکاش میں خاک تو بہ کروں جب کے طیب

نادان الیہ وقت میں سے کئی صلاح
صلاح۔ (بفتح) تو اشرع مقام، اگر چہ اس معنی میں

معا، عینک ہے مگر اسیری کی شہر سے معلوم ہوتا ہے کہ
صلاح بھی ان معنی میں طیب ہے کیونکہ صلاح لفظ کے

بجائے صلاح گفتن صلاح اور صلاح کے تانیوں کے
ساتھ بڑھا ہے۔
ساقی! ذکر کم نیانہ لا در باز کرد

جامع برکت گرفت و گفت رندان اصلاح از حق تعالی
قول فیصل - کرنا کے ساتھ صلاح کرنا بولتے ہیں تنہا
نہیں بولتے۔

صلاح اندیش - خیر اندیش، فارسی،
مرث - (نور اللغات)

قول فیصل - اب نہیں بولتے۔

صلاح بتانا - رائے دینا، تدبیر بتانا، اردو
صرت، قریب بہ نزدیک

محکم صحت - یہ میں نے اپنی ہی دانتاں دہ پردہ نائی
اور اپنی ہی حالت زار بتائی اب جو حکم دودہ منظور
صلاح بتاؤد قبول - (خاندان آزاد)

قول فیصل - اب اس جگہ صلاح دینا یا ترکیب بتانا
بولتے ہیں۔

صلاح پر چنانا - صلاح پر چلنا، کسی کے مشورے
پر عمل کرنا - اردو صرت، قلیل الاستعمال۔

اے ذوق جانہ ہوش و خرد کی صلاح پر
دے عشق جو صلاح دہی ہی بجا صلاح ذوق

صلاح پر چلنا - مشورے پر عمل کرنا - اردو صرت
قلیل الاستعمال۔

صلاح پوچھنا - مشورہ لینا، رائے لینا، اردو
صرت، قلیل الاستعمال

محکم صحت - جب کبھی باپ رخصت لے کر گھر آتا خانہ
داری کے انتظام میں اسفری سے صلاح پوچھتا۔

(مرآة العروس)
قول فیصل - اس عمل پر صلاح لینا زیادہ ہو۔

صلاح پھیر دینا - رائے پلٹ دینا، مشورہ
بدل دینا - اردو صرت، نزدیک۔

یہ بھی جانیں کہ کوہیت الصنم سے ہم
گر پھیر دے نہ وہ صنم کج ادا صلاح ذوق

صلاح ٹھہرانا - رائے کرنا، اردو صرت، قریب
بہ نزدیک۔

انفرض یہ صلاح ٹھہرا کر
اک پری نے اسی گھڑی جا کر

صلاح ٹھہرنا - مشورہ قرار پانا - اردو صرت،
قریب بہ نزدیک۔

ٹھہری جوان کے آنے کی اب کل یہ جام صلاح
اے جان بول، آمد تیری ہو کیا صلاح ذوق

صلاح دیدہ - تجویز، صلاح، فارسی، موش (لڑائی)
قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

صلاح دینا - رائے دینا، مشورہ دینا، اردو
صرت، نصیح، راج -

محکم صحت - اختر النساء باجی اب ان کو بھی صلاح دو کہ
روم جائیں مگر قول و قرار سے لو کہ جب واپس آئیں تو ہم
سے بھی ملیں۔ (خاندان آزاد)

صلاح مقرر قندی - چکنی چٹری باتیں ہارنا
موش - صاحب مزلی الافلاط نے لکھا ہے کہ صلاح مقرر قندی

فلاطونم جو بیگ ملے سم قندی، جو کیونکہ اہل سر قند
خوش خلقی، مروت میں ضربا نسل ہیں۔ تھوڑے سے کھانے

پر بھی عام تواضع کرتے ہیں۔ سراج الدین علی خاں
آورد کی رائے ہے کہ صلاح مقرر قندی معنی ناکشی دعوت

اور جھوٹی آدبگت ہے۔ (نور اللغات)
قول فیصل - ناکشی دعوت اور جھوٹی آدبگت کے معنی

میں عام طور سے زبانوں پر صلاح مقرر قندی ہی ہے۔
صلاح کار - (باخات) کام کی درستی، فارسی

تسلیم یا خدمت طبع کی زبان۔
صلاح کار - (بے اضافت) شریک مشورہ مشورہ

دینے والا - فارسی صفت، قلیل الاستعمال۔
کسی وقامیں اگر ہو تو وہ جفا نہ کرے

صلاح دینے میں کیا کیا صلاح کار مجھے
قول فیصل - اس کے ایک معنی ہیں زیادہ و مفتی

جو اردو میں رائج نہیں۔
صلاح کار کجا و من خیر کجا - کہاں کام

کی درستی اور کہاں مجھ سا مد ہوش - مجھ سے کسی کام کی
درستی کی امید نہ رکھنی چاہیے۔ فارسی شاعر، تعلیم یافتہ

طبع کی زبان - (فرنگی خاں)
قول فیصل - یہ حافظ کا مصرع ہے دوسرا مصرع

یہ ہے۔
بہیں تفاوت وہ از کجاست تا یہ کجا

صلاح کرنا - رائے لینا، مشورہ کرنا - اردو صرت
نصیح، راج -

و تمہارے اپنا عشق میں یوں دل سے شورو
جس طرح آتشاے کرے آتش صلاح ذوق

یاد ہو دل کی خیر کہ کچھ کرے میں کج
چشم و نگاہ مشورہ، نازداد صلاح ذوق

صلاح کرنا - کھانے پینے کے لئے پوچھنا، کھانے
کی صلاح کرنا - اردو صرت، خیر نصیح، راج -

ساقی صلاح کی ہو تو منہ سے لگا دے غم
دو چار جام سے تو میں سرشار ہو چکا ہوں

صلاح لینا - رائے لینا، مشورہ لینا، تدبیر پوچھنا
اردو صرت، نصیح، راج -

تیا ہے آدمی ہی سے تو آدمی صلاح
میری دہی صلاح ہے جو آپ کی صلاح داغ

صلاح نیک - (باخات) اچھی رائے، نیک
مشورہ، فارسی ترکیب، موش، تعلیم یافتہ طبع کی

زبان۔
منظور اگر ہے قتل مرا غیہ نہ پوچھ

یہ تو صلاح نیک میں کیا پوچھا صلاح ذوق

صلاح وقت :- قرین معلومت، منتفحات

وقت، فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صلح :- وہ کتنا تھا کہ صلح کرنی صلاح وقت نہیں۔ میں دھوا کرتا ہوں۔ مثلاً اب صلاح وقت ہے کہ یہ شہر و بال خانہ عقل اور گزند گاہ کمال ہو گیاں سے نکل چلیں۔ (دربار اکبری)

صلاح وقت اب یہ ہو کہ ایک چیز کروں میں قید خانے میں اسے بند (زنجیر لگاؤں)

صلاح و مشورہ :- رائے، مشورہ، تجویز، فارسی ترکیب، نصیح، راسخ۔

قول فیصل :- بغیر داد و عطا، صلاح مشورہ،

بھی بولتے ہیں جیسے: فرین کے باروں میں صلاح مشورہ اور مقابلے ہوتے رہے۔ (ایضاً ذوق مزہ آواز)

صلاح ہونا :- رائے ہونا، مشورہ ہونا، اور صرف نصیح، راسخ۔

بولی وہ محو بہ شہراری کیا اس میں صلاح ہو چکا تھا (خیر شاہ افغان)

قول فیصل :- بصورت نفی بھی مستعمل ہو جیسے ان کے

فرزندوں کی بالکل صلاح نہ تھی مگر یہ تو کل سجدہ

اکھڑے ہوئے اور منبر پر جا کر بیٹھ گئے (آجایا)

صلاح چہیت :- یاقوت، مادہ قابلیت، استعداد

کچھ۔ عربی لفظ، موت، نصیح، راسخ۔

قول فیصل :- عربی میں بردن کراہیت لغیر تشوہ

حرف پنجم ہونا، نکر کا ہونا، کے معنی میں منتقل سے معنی نے یاقوت و استنداد کے معنی میں برتہ پنجم نظم کیا ہے۔ مگر عام طور سے جتنے یہی مستعمل ہے۔

آری میں معنی اتنی صلاحیت تو میری درست رکھتا ہوں یہ قرطاس لفظ بردن کو

صلاحیت :- آہنگی، نرمی، ملائمت، عربی: نصح، نصیح، راسخ۔

صلح :- اس معاملے میں سختی سے کامیابی نہیں ہوگی صلاحیت سے کام نہ لے۔

صلاحیت :- نیکی، بھلائی، عربی، موت، دہلی کی زبان۔

صلح :- اسی کی بیانت تھی جس نے ہائیوں کا بگڑا ہوا کام بنایا اور صلاحیت کے راستے پر لایا۔ (دربار اکبری)

قول فیصل :- برٹن فرنگ صغیر نے مندرجہ ذیل معنی اور کلمہ میں جو کلمہ ہیں کل راسخ ہیں مثلاً پارسی،

تقریبی، مثلاً رسائی، پنج مثلاً گوہی، شادی، مثلاً

سافروں کی رپورٹ، سراسر میں کئی جاتی جو یہ پولیس کی رپورٹ، روزمرہ کا احوال جو قلم دانہ کو لکھ کر بھیجا ہو۔

صلاحیت :- پرانا، صلاح پر آنا، صلاح پذیر ہونا، راہ پر آنا۔ اور صرف نصیح، راسخ۔

صلح :- مذہبی آوارہ تھا۔ لیکن جب شادی ہوئی جو مزاج صلاحیت پر آ گیا ہو۔

صلاحیت :- نیک مزاجی، مادہ قابلیت، سمجھداری، فارسی ترکیب، موت، نصیح، راسخ۔

صلح :- صلاحیت طبع کے بارے میں مذاکا، شکر ادا کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ایک دن اعلیٰ کے درخت

میں لنگو ایک عیا میں اتارنے کو اور چڑھ گیا ایک

ٹہنی کو سہارے کے قابل کچھ کو اس پر پاؤں دکھا دلوٹے

گئی۔ نیچے آ پڑی بہت چوٹ لگی مگر خدا نے ایسی توفیق

دی کہ پھر نہ لنگو اڑا یا نہ زخم پر چڑھا۔ (آب یاسم)

صلاحیت :- سراسر کے سافروں کا نام پتہ آنے جانے وغیرہ کا احوال کھانا۔ دیورے لکھنا

درج رجسٹر کرنا۔ (فرنگ صغیر)

قول فیصل :- ان کلموں میں بولتے۔

صلاح کرنا :- کھانا کھانے کو کھانا کھانے کی تواسیع کرنا مثلاً کھانا کھاتے وقت دوسرا

آجائے تو اسے کھانے کو کھانا۔ اور دوسرا مترادف۔

کی مرادات یوں ادا شہ نے۔

بادہ خواری میں کی صلاح شہ نے نظم طہا طہا

صلاح شہ بلا شہر :- منہ لگانا ہی برا ہوا فارسی شہ۔ (دیورالغات)

قول فیصل :- تعلیم یافتہ طبقہ کی کے ساتھ بول دیتا ہے۔

صلاح :- عام و عام دعوت، فارسی، موت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع صلاح عام ہو یا ان نکتہ دیکھ لیں غائب دنیا کے ساتھ صلاح عام دنیا بھی راسخ ہو۔

کہہ کے اب یا میر کو شرافتیا اکہ عام دے

سج کے خسرو! رخ زردوں کو صلاح عام دے

صلب :- بد ہضم، پیچ کی بڑیاں، جبرہ لے شہ

جس میں مادہ منویہ کا خزانہ ہوتا ہو، پیچ کی گریاں عربی، مذکر، نصیح۔

یاد میں صلب و شکم کی پٹی دونوں میں

یاں کہاں دست کو تو کرتا ہو راحت کی طلب

قول فیصل :- یہ لفظ مرد کے لئے مخصوص ہے۔ صلب میں آنا و نشت آنا میں قرار پکڑنا، اس کا خاص صفت

حب آیا صلب عبد المطلب تک نہ رفتہ میں ہوا قدرت کو "ازد پھر خیال نرم آرائی" عربی کلمہ صلب میں جگہ پانا دینی باپ دادا کی نشت میں آنا، صلب میں جگہ دنیا دینی قدرت کا باپ دادا کی نشت میں اس جو ہر کو دیت کرنا جس سے آدمی پیدا ہوتا ہو

بھی اس کے صفت میں۔

جگہ دی صلب عبد اللہ بن جبر کو خیت نے
ادھر صلب ابوطالب بن جبر نے جگہ پائی خیر لکھڑی
صلب :- فل، عربی، مذکر، فصیح، راجح۔

جو ہر پاک سے پاکیزہ گھر پیدا ہو
صلب بقیوب سے بومست سائیر میر ہو

قول فصیل :- مذکر، بلا مثال سے صلب معنی لفظ

بھی لیا جاسکتا ہو اگر عربی میں یہ معنی نہیں میں، صلب سے

پیدا ہوا، اور صلب ہونا، اس کے خاص صفت

میں جیسے :- دونوں ایک ہی باپ دادا کے صلب

سے ہیں اگر عادات و اطوار میں زمین و آسمان کا

فرق ہے ؟

مولف نور اللخت نے خانہ انی بزرگی اور آبائی

شرت بھی اس کے معنی لکھے ہیں جو لکھنؤ میں راج نہیں

عربی میں صلب کے مذکرہ ذیلی معنی اور بھی ہیں

جن کا اردو سے کوئی تعلق نہیں۔

سخت و خوار، زمین سخت، اور انگریزی کے ایک

عربی فارسی سخت میں، صلب بمعنی گھر بھی آیا ہے۔

صلبی :- سکا، حقیقی، عربی، صفت، تعلیم

یا نئے طبقے کی زبان۔

صلح :- (لغیم اعلیٰ و سکون دم) ضاد کی صذر،

معاہت، باہمی موافقت، ملاپ، جھگڑے ضاد کے

بعد باہمی میل جول، عربی، مؤنث، فصیح، راجح۔

کوئی تو صلح کی تدبیر کیجئے سرور

بغیر اس کے بچے جان آپ کی کیونکر تعلیم لکھڑی

صلح :- یکجہت، باڈوں کا باہمی جھگڑے کی وجہ سے

ایک دوسرے کے کبوتر کو کپڑے کے واسطے کرتیا ہو کبوتر

باڈوں کی اصطلاح

رہے ہر طرح سے عیدی کے کبوتر کی طرح

صلح بھی ٹھہری تو پھر کار کی چھوڑا ہم کہ

صلح :- (من و امان، اردو) - (فرنگ آصفیہ)

قول فصیل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

صلح :- (لغیم اولیٰ و فتح دم) صلح کی جمع، عربی

مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جو دین حق میں آگئے باطل کو چھوڑ کر

داخل وہ ہو گئے صلحا اور خبیث ہیں تعلیم باطلانی

صلح ٹھہرنا :- ملاپ ہونا، لڑائی کے بعد میل ہونا

کھجڑا ہونا - اردو صفت، فصیل الاستمال

صلح :- (لغیم اولیٰ و فتح دم) صلح کی جمع، عربی

مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صلح :- (لغیم اولیٰ و فتح دم) صلح کی جمع، عربی

مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صلح :- (لغیم اولیٰ و فتح دم) صلح کی جمع، عربی

مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صلح :- (لغیم اولیٰ و فتح دم) صلح کی جمع، عربی

مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صلح :- (لغیم اولیٰ و فتح دم) صلح کی جمع، عربی

مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صلح :- (لغیم اولیٰ و فتح دم) صلح کی جمع، عربی

مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صلح :- (لغیم اولیٰ و فتح دم) صلح کی جمع، عربی

مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صلح :- (لغیم اولیٰ و فتح دم) صلح کی جمع، عربی

مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صلح :- (لغیم اولیٰ و فتح دم) صلح کی جمع، عربی

مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صلح :- (لغیم اولیٰ و فتح دم) صلح کی جمع، عربی

صلح بھی ٹھہری تو پھر کار کی چھوڑا ہم کہ

صلح :- (من و امان، اردو) - (فرنگ آصفیہ)

قول فصیل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

صلح :- (لغیم اولیٰ و فتح دم) صلح کی جمع، عربی

مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جو دین حق میں آگئے باطل کو چھوڑ کر

داخل وہ ہو گئے صلحا اور خبیث ہیں تعلیم باطلانی

صلح ٹھہرنا :- ملاپ ہونا، لڑائی کے بعد میل ہونا

کھجڑا ہونا - اردو صفت، فصیل الاستمال

صلح :- (لغیم اولیٰ و فتح دم) صلح کی جمع، عربی

مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صلح :- (لغیم اولیٰ و فتح دم) صلح کی جمع، عربی

مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صلح :- (لغیم اولیٰ و فتح دم) صلح کی جمع، عربی

مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صلح :- (لغیم اولیٰ و فتح دم) صلح کی جمع، عربی

مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صلح :- (لغیم اولیٰ و فتح دم) صلح کی جمع، عربی

مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صلح :- (لغیم اولیٰ و فتح دم) صلح کی جمع، عربی

مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صلح :- (لغیم اولیٰ و فتح دم) صلح کی جمع، عربی

مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صلح :- (لغیم اولیٰ و فتح دم) صلح کی جمع، عربی

مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صلح :- (لغیم اولیٰ و فتح دم) صلح کی جمع، عربی

مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صلح :- (لغیم اولیٰ و فتح دم) صلح کی جمع، عربی

صلی علی :- دواہ دواہ سبحان اللہ کیا کہنا عربی
مونت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بغیرین طرح ہو سراج آوازوں کو مستول کی
سے صلی علی کا شور گوش چرخ مینائی قریب کھنکھ
قول فیصل۔ صاحب لڑائی تانے کھا کہ چل علی
مجھ کا مخف ہو مسلمان جب کوئی خوبصورت چیز دیکھتے
یا خوشبو سونگھتے ہیں یا کوئی بات قابل تفریح مانتے
ہیں تو اس وقت کہتے ہیں۔ زیادہ تر خانوانی کے
وقت صلی اللہ سبحان اللہ کے کلمے استغاثہ کیے جاتے
ہیں شیعہ حضرات جب ٹھنڈا پانی پیے ہیں تو
امام حسین علیہ السلام کی پیاس کو یاد کر کے کہتے ہیں
صلی اللہ علیک یا ابا عبد اللہ۔

صلی علی کہنا :- درود بھیجا، درود صرف
فصحی و راجح۔

دواہ کیا خوب تھا راسخ نورانی جو
دیکھتے ہیں جو ملک صلی علی کہتے ہیں ابیر
صلعم :- صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ کائنات
(نورانات)

قول فیصل۔ اگر کوئی شیعیہ اس کو لکھے گا تو وہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ کائنات قرار دے گا
صلوات :- درود فتح اول و دوم (درود خدا
کی رحمت، عربی مونت، فصحی و راجح۔

کرتا ہوں تو سے نام پر ختم اپنا قصیدہ
تو در صلوات اب ہر کچھ خوش موافق عزیز
قول فیصل۔ شیعہ حضرات صلوات اس طرح
پڑھتے ہیں اللہم صل علی محمد و آل محمد
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و
صلی آل محمد و باریک و مسلمہ بعد صلوات
فارسی اور اردو میں بکون درم بھی سنتی ہو عربی

میں صلوات جمع کا صیغہ ہے لیکن اردو میں مفرد سنوں
میں سنوں جو۔ اکثر مسلمان فقرا یہ مصرع زبان پر
لاتے ہیں۔

ج صلوات پر محمد و صلی علی علی
صلوات :- ۱۔ کالی۔ ۲۔ شام۔ ۳۔ اردو۔
انہیں گے یاد کی شکل کو سے لے چلو تشریف
ہیں تو پھر کوئی صلوات سن کے جاتے ہو
قول فیصل۔ کلمہ کی صورتیں برا بھلا کہنے کے معنی
میں صلوات سنانا بولتی ہیں۔

صلوات :- کسی چیز یا کسی فعل سے دست بردار
ہونے یا نہ آنے اور نیراد ہونے کے واسطے درود
دل بڑوں کو دے کے دی کا دھیا بھی جاتا رہا۔
دین کو صلوات جوایان بھی جاتا رہا۔
قول فیصل۔ الی لکھنؤ صرف مزدوجہ ذیل فقرے
میں ان سنوں میں پڑتے ہیں۔

گزشتہ را صلوات آئینہ را احتیاد
صلوات اللہ علیہ :- (شیعہ مونت) اس پر
خدا کا درود ہو۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
قول فیصل۔ شیعہ حضرات جب جناب سیدہ یا جناب
زینب و غیرہ کا ذکر کرتے ہیں یا تحریر یا نام لکھتے
ہیں تو نام کے آگے یہ عربی فقرہ لکھ دیتے ہیں جیسے
محمد علی شاہ کی کلمہ خط نسخ میں یا کمال بھٹی و بھٹی
نے اپنے ہاتھ سے جناب سیدہ صلوات اللہ علیہا
کی سوانح عمری دو ڈھائی سو صفحے کی لکھی تھی :-

د قدیم شہر و شہر مندان اردو
ادب امر و مومنین میں سے کسی کا ذکر تحریر یا تقریر
کرتے ہیں تو صلوات اللہ علیہ کہتے ہیں اور کبھی صلوات
اللہ و سلامہ علیہ کہتے ہیں اور جناب سیدہ و جناب
زینب و غیرہ کے لئے صلوات اللہ و سلامہ کہتے ہیں۔

صلوات بر محمد و آل محمد :- محمد اور آل محمد
پر خدا کی رحمت ہو۔ نازی ترکیب، فصیح و راجح۔
صلوات سننا :- کسی کی زبان سے اپنے کو برا بھلا
سننا۔ اور دھرت، تفصیل الاستغاثہ
انہیں گے یاد کی شکل کو سے لے چلو تشریف
ہیں تو پھر کوئی صلوات سن کے جاتے ہو
صلوات سننا :- برا بھلا کہنا۔ اور دھرت
موتوں کی زبان۔

محفل صفت۔ بھٹیاردن طیش میں آکر بھی اور فل بچا
بچا کر انگلیاں ٹسکا کر اتنی صلوات سنائی کہ ان
شرابیوں کا نشہ سرن ہو گیا۔ (دندان آواز)
قول فیصل۔ برا بھلا سننے کے معنی میں صلوات
سننا بھی حور توں کی زبان ہو۔

صلوۃ :- (لفظ صلات) دعا، خدا کی رحمت،
ناز، عربی، مونت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نہ تھی قید صلوۃ و رسم صوم
اس پر سید امام داں کی قوم
قول فیصل۔ مولف نرینگ، آصفیہ نے سچو الہ
شرح لکھا ہے کہ یہ لفظ صلا بمعنی سرین (چوڑی)
سے اخذ ہو چوڑی ناز پرٹھنے والا مسجد میں سرین آگے
کرتا ہو اس وجہ سے اس فعل کا یہ نام رکھا گیا۔
اس کے بعد لکھا ہے۔ بعضوں نے اس کے لفظی معنی
و دونوں سرینوں کا ملانا لکھا ہے اور ناز کے معنی اس
سے نکالے گئے ہیں واللہ اعلم بالصواب۔ عام طور سے
نازی کے معنی میں اس کا استعمال ہے، دعا و رحمت
کے معنی میں نہیں بولتے۔

صلوۃ التہجد :- ایک قسم کی ناز نفل جو صبح
میں قیام میں پندرہ بار اور باقی چھ جگہ و کورح تو
سجدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کے

تمام پر اعدہ ہو کر سجدے کے بعد بھی گوس دس بار
 سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ
 واللہ اکبر۔ عربی، حضرات اہل سنن کی اسکی
 محل میں۔ نعیم نے نماز عشا سے فارغ ہو کر جو صلوۃ
 التبیح کی نیت باندھی تو اسی وقت ہو گئی۔ (توبۃ الخوف)
صلوۃ الخوف۔ خوف کے عالم کی نماز جو لڑائی
 کے میدان میں پڑھی جاتی ہو عربی، مونث۔ (توبۃ الخوف)
 قول فیصل۔ اردو میں عام طور سے نماز خوف،
 کہتے ہیں۔

صل و صل۔ کیا خوب، مرجاء، عرج و دم دونوں
 جگہ مستعمل ہے۔ (توبۃ الخوف)

قول فیصل۔ اہل گنہ گبی کبھی بول دیتے ہیں۔

صلوۃ۔ انعام، عطا۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

ج۔ یہ خاتون کی جزائی یہ ہریتوں کا صلہ دیا ختم آئندہ
 صلہ۔ بدلا، عوض، اجر۔ فارسی، مذکر، فصیح رائج

الفاظ کے خواہاں ہیں نہیں کی زبان ہم
 تحسین سخن ہم سے ہون صلہ اپنا ہون

صلوۃ۔ صرف دنیوی وہ جلد جو وصول کے بعد

اس کے جواب میں واقع ہوا اعدان دونوں کے درمیان
 ایک ہون صلہ بھی آئے مگر اردو میں حرف صلہ اول

آتا ہے۔ عربی، مذکر، اصطلاح صرف و نحو۔

صلہ پانا۔ عوض پانا، بدلا پانا، اردو صرف
 فصیح، رائج۔

عزم فرقت میں ب۔ پ۔ دم آیا
 دل لگانے کا یہ صلہ پایا شیر

صلہ چاہنا۔ کسی کام کا عوض چاہنا۔ اعد
 صرف، فصیح، رائج۔

میں نے معنوی لب شیریں کا جب چاہا صلہ
 نقل تارے ہوا نہ ہری چرخ ہوا با ہو گیا رنگ

صلوۃ دینا۔ انعام دینا، بدلہ دینا، عوض دینا
 اردو صرف، فصیح، رائج

ج۔ یہ خاتون کی جزائی یہ ہریتوں کا صلہ دیا ختم آئندہ
صلوۃ رحمہ۔ درجہ، نفع، اعلیٰ و کسر دم، اغراض
 آخر اسے نیک سلوک کرنا۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ
 طبقے کی زبان

صلوۃ ملنا۔ (لازم) حق خدمت یا کارگزاری
 کا انعام ملنا، بدلہ ملنا، اردو صرف، فصیح، رائج
 حاصل وہ کام کرتے ہیں جس کا صلہ ملے

ایسا نہ ہو کہ اور کو اذن و غافلے رشید
صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا عبد اللہ

خدا کی رحمت ہو آپ پر اسے ابو عبد اللہ نام ہے
 عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ شیخ حضرات جب لکھنا پانی پیتے
 ہیں تو امام حسین علیہ السلام کی پیاس کو یاد کر کے
 یہ جملہ زبان پر لاتے ہیں۔

صلی اللہ علیہ وسلم۔ شیخ

جب اپنے پیغمبر کا نام زبان پر لاتے یا کسی سے
 سنتے ہیں تو یہ نقرہ زبان پر لاتے ہیں یعنی محمد

اعدان کی آل پاک پر خدا کی رحمت و سلام ہو
 عربی، رائج۔

قول فیصل۔ حضرات اہلسنت و آلہ کو لکھنا
 کہ کے صرف صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں یعنی

محمد پر خدا کی رحمت ہو اور سلام۔

صلیبت۔ (افتح اول دیکے مرصفت)
 سولی، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

یہ رتبہ آپ کا تھا کہ تھا عرش زریں پا
 عیسیٰ کی بس بلندی رفعت صلیب یعنی

قول فیصل۔ یہ صلیب، فارسی لفظ کا عربی ہے۔

صلیبت۔ اس (۱۰) شکل کا عیسائی مذہب

کا نشان جو گر جا کے اور سرکاری تھنڈ دل اور
 عیسائی مذہب کے بادشاہوں کے تاج پر بھی لپکتا
 ہے۔ جب حضرت عیسیٰ کو فرشتے آسمان پر لے گئے
 تو ایک شخص طرطوس یا خطرس نامے جو حضرت

عیسیٰ کا ہم شکل تھا اور کھینچ دیا گیا جس میں ۱۰
 اس طرح کی دو کڑیاں لگی ہوئی تھیں اس واقعے

کے بعد تو سائیلوں نے اس شخص کو جو سولی پر چڑھا
 دیا گیا تھا عیسیٰ تصور کر کے دار عیسیٰ کی چوٹی شکل

نبا کر اس کی تصویر تکریم کرنے لگے۔ (توبۃ الخوف)
قول فیصل۔ صاحب فرنگ آصفیہ لکھتے ہیں

کہ اس کی مختلف قسمیں ہوتی ہیں جیسے ۱۔ ۲۔ ۳۔
 وغیرہ۔ مگر آج کل کی مشابہت و دونوں اس طرح

کی صلیب ڈالتے ہیں (۱)۔

صلیبتی۔ وہ شے جو صلیب کی طرح ہو فارسی
 فصیح، رائج۔

محل ہوت۔ نگرانی کو بندہ کر کے ایک لکڑی
 اس طرح لگاؤ کہ وہ صلیب کی شکل کی ہو جائے۔

صلیبت۔ بدلا، بدلہ، عوض، رائج۔

صلیبت میں خلوہ دیں گے تو تم کہو میں گے
 تمہارے نقش قدم پر تیار کرتے ہیں تم آئندہ

تسم۔ وہ شخص جس کی سماعت میں فرق ہو۔
 ہر اہل گوش و زبان، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

قول فیصل۔ اگرچہ یہ جسم کی حج پر مگر فارسی کا
 بطور مفرد استعمال کرتے ہیں۔

صم۔ شخص جو بہت اعد گونے ہوں
 عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

لعل لب و دندان صم کا دل نے جب خیال کیا

صمیم کہ کہ کے ہو گویا ہم نے زبان کو لال کیا
(ذوق دہلوی)

قول فیصل - فارسی دالے بطور داصم ویم ویم ہوتے ہیں
ہو کہ وہ چھوٹا مارا پند جس کو لال کہتے ہیں وہ یہ آیت پڑھا
کراہو اسی رعایت سے ذوق نے کہا ہو۔

صمدو - بے نیاز جس کے سبب ہوں اور وہ کسی محتاج نہ ہو
خداوند عالم کی خاص صفت، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل - بے نیازی اور بزرگی کے معنوں میں صمدیت بھی ہوتے
ہیں جیسے جہانگیر مقرر ان بارگاہ صمدیت ان کے ادنیٰ ترین مدیان
در کی اجازت نہ پائی اس کی بارگاہ قدس میں جانے کی اجازت
نہ پائی۔

صمصام - بے ریش اول، شیر، حسام، تلوار، عربی
نہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہاں پہ سواروں کی دھمکام نہ ٹھہری
بھلی سی میان سسپہ شام نہ ٹھہری
قول فیصل - تلوار کی طرح کھینچنا، نیام سے نکالنا
وہیرہ کے ساتھ اس کا بھی سرف ہے۔

ایسے ہم قاتی پہ مرتے ہیں کہ بے تائیدت
کھینچ لیتا ہو نیام جسم سے صمصام روح خواہ ہو
کیوں غضب میں آگے ہر دم دکتے ہر غضب ہوا
نہ لگ آئی نیام جسم سے صمصام روح خواہ ہو
صمصام - (دو بختیں) گوند، عربی، مذکر، الطباکی
اصطلاح۔

قول فیصل - نسوں میں زیادہ تر صحن عربی کی
ترکیب سے بنتے ہیں۔

صمیم - خاص، محل، سچا جیسے دوست
صمیم - عربی صفت - (فورا لغات)
قول فیصل - لکھنؤ میں دوست صمیم کوئی نہیں ہوتا
البتہ عزم صمیم و صمیم قلب کی ترکیب ہوتے ہیں۔

صمیم قلب - دل کی سچائی، سچے دل سے
عربی الفاظ، فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل ص - اگر تو ہم کو صمیم سے مافرد نظر بھیج ہمیر فدا جاتا تھا
وگناہ پر تھک کو کیونکر عبادت ہوتی تھی۔ (توبہ اندیز)

قول فیصل - صمیم قلب سے دعا مانگا بھی ہو
سنا وید - بزرگ لوگ، سردار، عربی، جمع
مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ تو م جس کا پیپر علم اخلاق
وہ تو م جس کے صنادید شہرہ آفاق
مذکر

قول فیصل - اس کا دا حد صندید ہو صنادید
یا صنادید قریش کی ترکیب سے زبانوں پر زیادہ ہو۔

صنادید - ہو کر گیا پیش صنادید قریش
صنادید - ہو کر گیا پیش صنادید قریش
صنادید - ہو کر گیا پیش صنادید قریش

وہ صنادید ایسے جو کہ تھے اولاد قلب
وہ صنادید ایسے جو کہ تھے اولاد قلب
وہ صنادید ایسے جو کہ تھے اولاد قلب

صناع - (دفع اول) تشدید مع بہت بڑا
کارگر کسی کام کا ماہر، دستکار، صیغہ مبالغہ
عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

آخری صناع لوگو! آخر میں
کیا لگایا باغ آکر کاغذیں

قول فیصل - اخلاقی ترکیبوں کے ساتھ خدا کو
صناع اول، صناع حقیقی اور صناع قدرت
کہتے ہیں۔

حسن میں احمد فدا کو کیا کہیے
(نک) نقش اول حسن صناع انلا لکھیے

(حقیقی) - مکت کامل پر ورد گار... انسان کے
سلسلے کو... اس واسطے عالم وجود میں لائی۔
کہ اس کی محبت میں خاک چھانیں۔ صناع حقیقی
کو چھانیں۔ (گلزار سرد)

عجب و عجیب نظر کیا یہاں کا حال
(تذکرہ) ہر جگہ صنایع قدرت نے دکھایا کمال
صناعی - کارگری، دستکاری، عربی، ہوش
فصیح، راج۔

محل ص - حسین آباد کی تصویر دالی بارہ دی
اور دیگر مقامات پر شاہی مصروفوں کی اعلیٰ صفائی
کے نمونے موجود ہیں۔ (تذکرہ شہر و شہزادان اردو)

صناع - صفت کی جمع، کارگر یاں، عربی
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صناع و بدائع - وہ عجیب و غریب
نکات و بارکیاں جو نظم یا کلام میں اس کی
خوبی اور اپنی طبیعت کی رسائی ظاہر کرنے کے
واسطے عمد آ یا از خود لائی جاتی، عربی، مذکر

علم معانی و بیان کی اصطلاح۔
محل ص - چند سال کے بعد ایک قصیدہ اکبر شاہ
کے دربار میں سنایا کہ جس میں مختلف قسم کے صنایع و
بدائع صرف کئے گئے۔ (آب حیات)

صندل - ایک خوشبودار لکڑی جو دوا میں
کام آتی ہو۔ عربی، مذکر، فصیح، راج۔

محل ص - آذاد، صلب کی حرارت کیوں کو
دفع ہوگی۔

خوجی - ہم تباہی صندل اور کیوڑے کی پتی
قلب پر رکھیے۔ ابھی تحقیق نہ ہو تو ابھی۔
(فسانہ آذاد)

قول فیصل - صندل کی تین قسمیں ہوتی ہیں (۱)
سفید خوشبودار (۲) سرخ بغیر از خوشبودار (۳)

نزد کہ اس میں بھی کوئی خاص خوشبو نہیں ہوتی
سفید کو صندل سفید اور سرخ کو صندل سرخ
کہتے ہیں۔

محل ص - صندل کی تین قسمیں ہوتی ہیں (۱)
سفید خوشبودار (۲) سرخ بغیر از خوشبودار (۳)
نزد کہ اس میں بھی کوئی خاص خوشبو نہیں ہوتی
سفید کو صندل سفید اور سرخ کو صندل سرخ
کہتے ہیں۔

جو چوب رکڑا سر ترے پاؤں پر گیا دھنڈا مراد دوسر
یہ خواص صندل سرخ جو مری جان رنگ خانی نہیں
صندل کی کڑی لکڑی ہے ریشہ چرتی کا اور گھسنے سے نہایت
صاف نکلتی ہے چنانچہ تمثیل نہایت صاف کے واسطے
صندل سناکتے ہیں بقول صاحب فرنگ صنفیہ لفظ
خیرن فارسی میں بھی پایا جاتا ہے اس کے سفوف کو
صندل کا برادہ کہتے ہیں اس کا صرف گھنا اور لگانا
کے ساتھ ہے۔

درد سر کے واسطے سنتے ہیں صندل کو مفید
اس کا گھنا اور لگانا درد سر پر بھی توڑی
صندل گرگنا - صندل کی کڑی کو پتھر پر گھنا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

درد سر کے واسطے صندل نہ دگر اسکا کا
جو سکے آتش نہ چودہ درد سر کو کرے
صندل کا چھاپا - گھسے ہوئے صندل میں کپڑا
تھوکر کے سوزش قلب دور کرنے کے لئے دل پر رکھتے ہیں
اردو، فصیح، رائج۔

صندل - اختلاج قلب اور بیقراری کے لئے صندل
اور کھڑے کا چھاپا قلب پر رکھا اور بار بار اس کو
بدلا - (شبانہ آزاد)

صندل کا چھاپا - عورتیں جب منت پوری ہو جاتی
ہے تو صندل کا چھاپا مسجروں میں لگاتی ہیں۔ اردو
صرف، رائج۔

کچے میں صندل کے چھاپے کیوں نظر آتے ہیں آج
آپ نے دت ترم کس کے دل پر رکھ دیا تیر
صندل کے چھاپے منہ گو لگے - (شبانہ آزاد)
بڑی رسوائی ہوئی نہایت بڑی اور درد و سیاهی
ہوئی۔ عورتوں کی زبان۔

قول فیصل - اہل کھنڈ نہیں پہنتے۔

صندل کے چھاپے منہ گو لگے - (شبانہ آزاد)
ماصل ہوئی، بڑا نام پایا، نیک نامی ہوئی (دور بہ)
(لفظانہ فرنگ، صنفیہ)
قول فیصل - مولن فرنگ اثر لکھتے ہیں کہ سرخ و
یا خوشی کا مفہوم خون کے چھاپے دیوار پر گھنا سے نکلتا
کسی کا شہر۔

میرا زمان کے گھر شادی ہوئی
خون کے چھاپے لگے دیوار پر
صندل کی زمین - صندل کا مادہ - اردو
مترک۔

صحن گلزار سے بھولوں کو موطر ایسا
شرم سے علم میں ڈوبی ہوئی صندل کی
قول فیصل - اب عام قوم سے صندل کا مادہ
ہی کہتے ہیں۔

صندل کی سی سختی - (کنا جیہ) نہایت خوبصورت
صاف اور ملائم چیز، نہایت صاف چیز مثلاً شکم
دخیزہ کے دھن میں کہتے ہیں یا مثل سختہ صندل
صاف، نہایت صاف ہے وہیں۔ اردو صنفیہ
ک زبان۔

قول فیصل - اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
صندل گھنا - صندل کی کڑی کو گھنا - اردو
صرف، فصیح، رائج۔

صندل - خواب زیادہ سے مستغنیہ آتے ہیں جب
یہ ساتھ لاتے ہیں، صندل گھسنے کی زیادہ ہوتی ہے۔
(انشائے سرور)

قول فیصل - درد سر میں صندل گھسنے کے ٹکڑے ہیں
قطرے مرے لیے تو ہر اک طرح سے قبات ہو
یہ تم خود دشمنوں کو درد سر بتاتے ہو
گاہ دل گھسنے کے جو صندل تو کہتے ہو گھسے

لگا دت اتنی کھلا کس لئے دکھاتے ہو ذوق
صندل گھنا - عورتوں کا باہم مساحت کرنا
چپٹی لڑانا۔ ادب باش عورتوں کی زبان۔

لگاؤں پیٹ سے جو پاؤں کیا جو سر پھر میرا
گھسے یاں کون صندل تم سے یہ عادت نہیں چھوڑے
قول فیصل - اس عمل پر اب زیادہ تر ادب باش عورتیں
چپٹی لڑانا بولتی ہیں۔

صندل کی - صندل کے رنگ کا دھانی رنگ سے
شبانہ سرخی لئے ہونے لگا وہ نازکی ہفت فصیح، رائج
صندل رنگ ہو یا جو کہیں نہا جی حسن
اب نظر میں نہیں چھتے ہیں یہ فطرت دوائے
قول فیصل - یہ رنگ چھڑے گا اگر مرنے کو چھری برادہ صندل
سے جوش سے کرنا یا جالسا ہے۔

صندل کی - صندل کی کڑی کا بنا ہوا، نازکی صنفیہ رائج
صندل کی - چپکی، کڑی، نازکی نوٹ، دہلی کی زبان
صندل - غرض کہ شاہ جہاں کے حضور میں طلب کچھ دیار میں چھنے کی
صلاح قرار پائی صندل (کسی) کی بگڑت راست و قورنی
(درد بار اکبری)

قول فیصل - میں میں ہلکے سے تھا۔ صندل بنی کش، وائے نبت
پیشتر شاہ کشاری پر رکھتے تھے اس وجہ صندل کی کڑی
صندل کی - ایک خاص قسم کا اونچی پانی جس پر چڑھ کر سونپا وغیرہ
لگاؤں پر پھرتے ہیں اردو نوٹ، فصیح، رائج۔

صندل - میں نے براہی کو ہر ایت کر دی تھی کہ بڑی صندل جب بنانا
تو اس کے چاند، طرف سیر حیاں رکھا لیکن اس رواج کے مطابق
لیک طرف رکھیں۔ یہاں مجھے پسند نہیں۔

قول فیصل - ہندی میں اس معنی میں عام طور سے
زبانوں پر بندھلی ہے
صندل - وہ شخص جس کے عضو تامل پیرا ہی

نہ ہوا ہو۔ اردو، دہلی کی زبان۔

صندلی رنگ۔ بانی بہ سرخی سرخ رنگ سے شاہ، حسائی رنگ سے شاہ اردو صنعت فصیح، رائج۔

بناؤ لفظ چوب صندل سے میرا تاوت اے عزیزو کہ قتل مجھ کو کیا کسی نے دکھا کے رنگ نیا صندل ہے (دوق و ہوی)

صندلوق۔ (بالفتح) بکس، اسباب رکھنے کا ٹھکانہ۔ فارسی، فصیح، رائج۔

وہی ہے حافظ دہائی ندل میں گھبراؤ تبرکات کا صندلوق اسے بن لاؤ قیم گھنوی قول فیصل۔ یہ لفظ عربی میں باضم ج کیوں کہ کلام عرب میں فعلوں کے وزن پر جو لفظ آتا ہے وہ لغیم اہل ہی ہوتا ہے جیسے عصفور، جمہور، خیرہ مگر فارسی والے اس وزن کے الفاظ بالفتح پڑھتے ہیں جیسے بکس کو صندلوق نہیں کہتے۔

صندلوق۔ وہ لکڑی کا لبا بکس جس میں مرد کو رکھتے ہیں۔ فارسی، فصیح، رائج۔

میں نہ خاک میں تنہا بہن فقیروں کے ہزاروں دفن ہیں صندلوق پر پیروں کے معنی

قول فیصل۔ لکھنؤ میں عام طور سے اس لیے کہیں کہتے ہیں جس میں شیوں کے مردے اٹھتے ہیں یہ بغیر دھکے کا ہوتا ہے۔ معنی کے شر سے پتہ چلتا ہے کہ قدیم زمانہ میں مراد مردے کے مردے صندلوق دفن کر دیے جاتے تھے جو دھکن دار ہوتے تھے۔

صندلوق۔ ابراہیم آگے نکلا ہوا۔ چولا ہوا۔ سب سے جیسے صندلوق، بازاری زبان، رنگینا قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

صندلوق پیل۔ ہاتھی کا ہودج، فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اسے عام طور سے ہودج کہتے ہیں **صندلوقچہ**۔ صندلوق کی تصغیر، لکڑی یا لکڑی کا اوسط درجہ کا بکس، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

جیسا کہ تاجر سے ہو چکی تقریر (ظلم اللغات) **صندلوقچہ** میں کی تصویر

صندلوقچی۔ صندلوق کی تانبہ، بکیا، چھوٹی پیٹی، امد، مونت، فصیح، رائج۔

محفل شہر۔ اہل لکھنؤ اس میں اوپر کے خانے میں ایک صندلوقچی میں کچھ روپیہ رکھے ہوتے ہیں۔ دس روپیہ تمام اس میں سے لے لے۔

صندلوق میں بند کر کے رکھنا۔ (کنایت) کمال احتیاط سے چھپا کر رکھنا، جان کے برابر رکھنا اور دھرتی قلیل الاستعمال۔

صندلوق میں رکھی بیت پر فن نے کر کے بند پانی کیس جو اپنے گرفتار کی شبیہ (جرات)

قول فیصل۔ اس جگہ سات تہوں میں چھپا کر رکھنا زیادہ زبانوں پر ہو۔

صندلوق۔ (بالضم) صنعت، کار، لکڑی، عربی مونت، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

منع آتش باز پر حیرت زدہ ہوتی ہے عقل رنگ یاد میں کیس باروت کو جیسا تھا کیا **قول فیصل**۔ عام طور سے زبانوں پر فصیح، رائج ہے۔

صنعت۔ (دفعہ اول و دوم) پیشہ، ہنر، شکار، عربی، مونت، فصیح، رائج۔

دہا کی شکل پر ہر ت کی شاہت کیسی آپ تو کیا ہے صناعتی صنعت کیسی

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع صنعتیں اور باعتبار عمل و صنعتوں، رائج ہو۔

دوم نریب عشق کی انشروی نہیں بھندے بھی ٹوٹ باجی تو چھٹے کیم **صنعت**۔ یہ نظم یا نثر میں لفظ یا معنی کوئی نیا

بات پیدا کرنا، عربی، مونت، اصطلاح علم بریج ج لکھی ہر دوق پہ صنعت تو صبح آشکارا اشیا

قول فیصل۔ اس صنعت کی دو صورتیں ہیں (۱) لفظی (۲) معنوی۔

صنعت۔ یہ فرد و کار۔ یہ نظری کار و لکڑی، قدرتی ہنر مندی، خداوند عالم کے عجیب و غریب کام فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اسی کو صنعت، انداد صنعت، الہی بھی کہتے ہیں جیسے۔ "یہ وہ زمانہ تھا کہ کوئی نثر لکھی میں نظر آتا تو ایک عجیب صنعت الہی کچھ کہ ہم باہم دکھایا کرتے۔" (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

صنعت تفریق۔ مرق کشید کرنے کی صنعت عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان

تھی کہاں پہلے صنعت تفریق ڈال جنہر نہ تھا نہ ترغ انہیق نظم مبالغہ

صنعت دکھانا۔ کار و لکڑی دکھانا، کمال ہنر دکھانا اور دھرت، فصیح، رائج۔

محفل صحت۔ ایک رکاوٹ ہونے پاؤ کی تیاری میں یہ صنعت دکھانی کہ گوشت کی چھوٹی چھوٹی جڑیاں بنا کے اس طرح پکایا کہ صورت بگڑنے نہ پائے۔

قدیم ہنر و ہنر خدا ان اودھ **صنعت عامہ**۔ عام طور سے جو چیزیں

نبی اور استعمال میں آتی ہیں۔ فارسی ترکیب تعلیل الاستعمال۔

حاصل شد۔ بکھنوں کے تمدن کے بدل جانے کا یہ اثر ہوا کہ
صنعت عامہ کی اکثر چیزیں جو محاشری زندگی کے لئے
مزدوری تھیں ان کا بننا اور بازار میں آنا... بند ہو گیا۔

(تقدیم ہندو ہندوستان اور ہندو)

صنعت کاری۔ کارگری، صناعتی۔ فارسی
ترکیب، موٹ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

حاصل شد۔ ایک صنعت کاری کی کل میں کون سے پرزے
کو کہہ سکتے ہیں کہ مکمل ڈالویہ کام کا نہیں ہو۔ (آب بات)
حوالہ فیصل۔ اس نام داخل صنعت کار بھی رائج ہو
صنعت گری۔ صناعت، کارگری۔ فارسی، صنعت،
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صنعت گری ہمارے ہمالہ کو وہ
خود ہی اپنی مثال کو وہ

صنعت گری۔ صناعتی، کارگری، فارسی ترکیب
موٹ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ شاہی حلقے میں اک پر فضا بارہ دریا
خوش باخیر و خوشہ کے وقت کی صنعت گری
صنعت لفظی۔ نظم یا شعر میں لفظ کوئی خاص بات
پیدا کرنا، فارسی ترکیب، موٹ، فصیح، رائج۔
حوالہ فیصل۔ اس کی بہت سی مثالیں ہیں ان سب قسموں
کو مجموعی طور سے "صنعت لفظی" کہتے ہیں سب سے ذیل
میں مع ترتیب درج کی جاتی ہیں۔

(۱) **صنعت تجنیں**۔ یہ کہ وہ لفظ بولنے
میں اور نام نہایت رکھتے ہوں اور معنی کے اعتبار سے
الگ الگ ہوں صنعت تجنیں کی بہت سی صورتیں
ہیں جو ذیل میں تفصیل کے ساتھ درج کی جا رہی ہیں۔
(الف) **تجنین تام**۔ یہ کہ وہ لفظ انواع حسروں
اور احاد حروف اور ترتیب حروف اور حرکات و سکنات
میں متفق اور معنی میں مختلف آئیں۔

صنعت الصدوری جان و جناس میں کہتا ہر کہ جناس
کامل اور جناس سنوی ہی ہو اور اس کا مرتبہ سبب تمام
جناس میں اعلیٰ ہو۔ پس اگر تجنیں کے دونوں لفظوں
کی نوع ٹالیدہ ہو جی ایک اسم ہو اور ایک فعل یا ایک اسم
ہو اور ایک حرفت یا ایک فعل ہو اور ایک حرفت تو
تجنین تام مستوفی کہتے ہیں جیسے پاٹ ایک جگہ
امر ہو یا نام مصدر سے اور فعل ہو اور ایک جگہ پاٹ
اسم ہو مگر پاٹ یا دراز کے پاس کے معنی میں۔

جب سیر ملکستان کو وہ شہر گیا تو اس کے
دل چاک ہوا اگلے کا چنچوں کے جگر تڑکے اٹا ہوا
پلے مصرع میں و تڑکے، صبح کے معنی میں اور وہ سیر
میں تڑکے سے اخذ ہو معنی امنی مطلق کا صیغہ ہو۔

میں نہ تماہبت اسے کا خر ترسا لہ کو
لب جاں بخش، کہا ہر سہا لہ کو
تو را بذر، تو را سے اخذ ہو اور تو را سے لہ کو
اعد اگر دونوں لفظ ایک نوع سے ہوں تو تجنین تام
ماثل کہتے ہیں جیسے لفظ کل ایک جگہ معنی آرام
اور دوسری جگہ معنی دروازہ، فردا۔

ظلالی وہ بندہ پڑا کان میں
ذر غلث ایسا کان میں
پلے مصرع میں کان معنی گوش، وہ دوسرے مصرع میں کان
معنی میدان۔

(ب) **تجنین مرکب**۔ تجنیں کے ایک لفظ کو دو
کلموں کی ترکیب سے جس کہ ب اور ایک لفظ مفرد ہو
اور یہ دو مالی سے خالی نہیں اگر کتابت و خط میں افق
ہوں تو تجنین مرکب متشابہ کہیں گے۔

لفظ سونوں کی پڑی پائے زیب
کو جس کے قدم سے گھر پائے زیب
اور اگر خط و کتابت میں مخالف ہوں گے تو تجنین

مرکب مفروق کہیں گے۔

کچھ ہم کو نظر پار کا دل آتا ہے پیلا
ساتی تو صفائی کے لئے شیشہ لے لا
کہا جی نے مجھے یہ ہجر کی رات
یہیں ہے سب کچھ مٹے گی نہ جینے
(ج) **تجنین مرفوعہ**۔ یہ کہ ایک لفظ مفرد ہو
اور دوسرا لفظ کسی دوسرے کے جسے مرکب ہو
تو ان میں مرکب کے کہ اس میں ایک لفظ مفرد ہو
اور دوسرا متجانس پورے مکمل سے مرکب ہو اور
سینہ وہ سینہ کہ دیکھے تو زار پائے بشر
ایسے سینے نہیں دیکھے ہیں کسی نے منہ
لفظ کسی کا لفظ کسی لفظ دے، ہے لی کر متجانس جیسے
کے ہوا۔

دانش ہو کہ تینوں بھی تجنیں، کی تینوں میں کی پانچ تہیں
ہوں گی اور جو کہ اس میں دونوں لفظوں کا اتفاق اور
اعداد و اہمیت میں متفق ہونا ضروری ہو اس میں
تراب کا یہ شعر۔

گردی ہو یا لکھنؤ یا شہر مبارک
جس شہر میں صنعت نہ ہو وہ تو ہر بناں
تجنین مرکب متشابہ میں داخل نہ ہو سکے گا۔ کیونکہ مصرع
اولیٰ میں بناں (بالفتح) ایک شہر کا نام ہے اور دوسرا
مصرع میں بناں (بالکسر) سے مراد بے لطف اور
بے مزہ ہے۔ یہ مرکب جو بنا (بغیر) اور (بے مزہ) سے
ہیں یہ دونوں لفظ ہیئت حروف معنی حرکات و
سکنات میں متفق نہیں۔

(د) **تجنین خطی**۔ معنی دو متجانس لفظ غیر رعایت
لفظ و حرکات و الوان حروف کے متشابہ شکل میں آئے
ہوں جیسے شگین اور سکین اور خط و خطا اور زور
اور زور اور عرق اور عرق۔

منہ غرق عرق دیکھ کے خود رشید ہو اتر
تجربہ سے نکلنا ہے پڑا تیغ کا جہر
(۵) تجنیں مشرق - یہ جو کہ دونوں لفظ بہت عمدہ
فزع اور ترتیب حروف میں مشابہ ہوں لیکن حرکات و سکنات
میں مخالفت واقع ہوں اور اس کو بعض تجنیں ناقص
بھی کہتے ہیں جیسے ہیرا بکسر یعنی سودا و حرف اور
بیرا بفتح یعنی عداوت۔

صدیوں میں علاج دل بجز روح ہی ہو
یہ رساں جو ہی روح ہی روح ہی ہو
(۶) تجنیں زائد و ناقص - یعنی ایک تہا جس
میں دوسرے لفظ سے ایک حرف زیادہ ہو اور دوسرے
میں کم۔ اسی سبب سے اس کو تجنیں زائد و ناقص کہتے
ہیں اور یہ تین حال سے غالی نہیں یا اول میں کوئی
حرف زیادہ یا کم ہو گا جیسے بات - نبات یا درمیان
میں کمی اور بیشی ہوگی جیسے گل اور گال - دم اور
دام یا آخر میں جیسے چاہ اور چال - بیان اور
پیان۔ پہلی قسم کی مثال

یوں نہ باتیں چاہا کے کرد
دوسری قسم کی مثال -
سیرے ناؤں نے قیبوں کو بھایا راز حق
خود کر کے کوچہ جانوں میں شیر پیدا کیا
تیسری قسم کی مثال۔

اس نام کے اس لقب کے مدق
اس نام کے اس طلب کے مدق (مجازیہ)
یعنی اس قسم کی تجنیں کہ جس کے آخر میں بیشی ہوتی ہو
تجنیں مشرق کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں
کہ تجنیں مشرق وہ ہے جس میں بعض حرف کلمے کے
تہا جس ہوں جیسے چین اور چپیں 'نامے' اور
'نامے'۔

خال رخسار تباں کا جو خیال آتا ہے
کیسے دل بھی شوالہ ہو کسی ہندو کا
(۷) تجنیں مدلی یعنی دو لفظ متجانس ہیں
ایک لفظ کے آخر میں دو حروف کی زیادتی ہو جیسے
ہنگ اور ہنگتی - ترس اور ترسانی - تل اور تلس
ہنگ سے اس کی نامگنی ہو بھیک
مہ کا کسم لیے غلب تا ربک
طیفہ عبد الرزاق یحییٰ سے مقدمہ شرح سند شریفی
میں اس سنت کی تشریف میں یہود واقع ہوا جو کہ تجنیں
زائد کی بھلی قسم کہ اس میں ایک لفظ متجانس کے آخر
میں دوسرے لفظ سے ایک حرف زیادہ ہوتا ہے
نہی قرار دیا ہے۔

(۸) تجنیں مندرج - یہ جو کہ الفاظ متجانس
کے بعض حروف مختلف ہوں مگر شرط یہ ہو کہ ایک حرف
سے زیادہ مختلف نہ ہو ورنہ دونوں لفظوں کے قزاق ہیں
بعد واقع ہو جائے گا اور اس میں یہ شرط ہو کہ حروف
مختلف متحد المخرج یا قریب المخرج ہوں اور یہ تین
صورتوں سے غالی نہیں اختلاف اور یہ درمیان میں یا
آخر میں۔

مثال اول
حق میں شمس جو تو علم میں کان گوہر
فضل میں کعبہ جو تو علم میں کوہ حجت
علم و علم میں تجنیں مضارع ہے۔
مثال دوم۔

لال کرتا ہے وہ رستہ عمل کو
اد شملہ خجشتا جو فصل کو
مقصود بہتمثل لال اور عمل ہیں۔

مثال سوم
لغز جو گزخم جگر کا تجھے سینا

آہینے سے سینہ مرے اے جان لگا دے حق
(۹) تجنیں لاحق - یہ جو کہ الفاظ متجانس کے
بعض حروف میں اختلاف ہو مگر بیان بھی شرط یہ ہے کہ
ایک حرف سے زیادہ مختلف نہ ہو ورنہ دونوں لفظوں
کے تشابہ میں بعد واقع ہو جائے گا یہ ان شمار ہیں۔

دو بالا ہوں آتش جنگ گرم
نہ دیکھی تھی ہر امانت بھی یہ دم
نبات اک کینز کہنہ عصر
کہ دیکھن نظم سے جس کی ہر لکثر

گرم و دم - عصر و لکثر میں تجنیں لاحق نہ ہوگی کیونکہ
ہر ایک مثال میں دو حرف کا اختلاف ہو اور اختلاف
حروف کا عام جو خواہ اول میں ہو خواہ درمیان
میں خواہ آخر میں اور یہ حروف مختلف متحد المخرج یا
قریب المخرج نہ ہوں جیسے شک و شک اور دام و
روم اور شاہ و شاد و غیرہ۔

پہلی شکل کی مثال۔
یہ بھی اس نازک بدن کو بار ہو
گر کر باندھے نظر کے تار سے
دوسری شکل کی مثال۔

یا فاطمہ کا لاڈ لا مقبول ہوا ہے
یا ذبح کوئی نبیہ مقبول ہوا ہے
تیسری شکل کی مثال۔

دشت و دشت کی خاک ہم چھائی
خوئے غریب خوار سے کرلیں

مطلوب طالب مولفہ رحم علی خاں بن برہ منہ خاں
سکندر پوری میں مذکور ہے کہ تجنیں لاحق یہ ہے کہ اس
میں الفاظ متجانس ہوتے ہیں اور دوسری عبارت
میں یوں کہہ کر کہ تجنیں لاحق میں الفاظ دائرہ دار
آتے ہیں۔

پوشیدہ اس کے ڈوسے دجاں دجہم ہوا۔
عالم میں اور تیغ سے یہ کام کم ہوا لغت
پچھلے قول سے معلوم ہوا کہ خواہ کتنی قسم کی تہنیں
ہوں مگر الفاظ متضاد میں حروف کی کمی ہوتی نہ ہو
تو تہنیں مکرر ہوں اور اگر کمی ہوتی ہو تو تہنیں مزاحمت
انداز دہی لیکن خود کوئی سے معلوم ہوتا ہے
کہ یہ کوئی علم نہ قسم نہیں اور جن لوگوں نے تہنیں
مکرر دہی کو ایک ہی لکھا ہے وہ بہت درست ہے
کیونکہ جس کو تہنیں مزدوج کہتے ہیں وہ تہنیں دائم
مکرر کی ایک شکل ہے اور تہنیں متصل دکر کو بھی علامہ
علیہ قرار دیا ہے تہنیں کی اصطلاح کے خلاف
ہرگز نہ تہنیں لفظ مزاحمت وغیرہ میں لکھا ہے کہ کسی قسم
کی بھی تہنیں کے دو لفظ برابر واقع ہوں اس کو
تہنیں مزدوج اور تہنیں مکرر اور تہنیں مزدوج کہتے
ہیں جیسے انیس کے ان مصرعوں میں تہنیں محرت
متصل ہے۔

پنچا جو ہر ہر سے فرمان غزل شب
گر دوں پہ عالمان سحر کا ہوا نصیب
ہر اور ہر میں تہنیں محرت ہوا برابر واقع ہیں
(۳) صنعت اشتقاق: کلام میں
ایک اصل کے چند الفاظ لانا اس طرح کہ ان
لفظوں میں اصل کے حروف ترتیب دار موجود
ہوں اور اصل میں جو معنی ہوں ان میں بھی باہم
اتفاق رکھتے ہوں پس قرآن اور رقم اس قبیل سے
نہ ہوں گے کیونکہ گود و زون کے حروف
میں متنق ہیں مگر ترتیب میں معنی نہیں اشتقاق
کی مثال یہ ہے۔

اے بخت تو جاگ اور جاگ ہم کو کہ بھر ہم
جاگے گئے نہ تا حشر دہائے سے کسو سے احسن

جاگ بگا، جاگے گئے اور جاگے یہ چاروں
لفظیں جاگنا مصدر سے مشتق ہیں۔
(۲) صنعت شبہ اشتقاق: کلام میں
ایسے الفاظ لائے جائیں جو ظاہر میں اشتقاق
کی نوعیت رکھتے ہوں لیکن حقیقتہً ان کا منہ
علم نہ علم نہ ہو یعنی ان میں بعض حروف یا کل حروف
اس طرح اتفاق رکھتے ہوں کہ دیکھنے سے
بڑی نظر میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک اصل
سے مشتق ہیں اور حقیقت میں ایسا نہ ہو اس
لئے کہ نفس الامر میں اس ان کی فطرت ہی پس
شبہ اشتقاق میں بنا ہرچہ معلوم ہوتا ہے کہ
دونوں الفاظ ایک مادے سے نکلے ہیں کیونکہ
دوسرے لفظ میں پہلے لفظ کے سب حروف موجود
ہوتے ہیں مگر تالی کے بعد ظاہر ہو جاتا ہے
کہ دونوں ایک اصل سے نہیں ہیں۔

نکتہ مشتاق یاد ہے اپنا
شاعری تو شمار ہے اپنا
شاعری اور شمار میں شبہ اشتقاق ہے۔
(۳) صنعت تکرر (یا) تکرر: ایک
معنی کی دو لفظوں کا مصرعوں یا شعر میں برابر
برابر جمع کرنا۔ اس صنعت کی سات صورتیں ہیں
پہلی صورت تکرر مطلق۔ یہ اس طرح ہے کہ
ایک شعر میں لفظ تکرر آئیں خواہ دونوں مصرعوں
کے اول میں جیسے

دوتے دوتے کون سویا خاک پر
ٹپٹے ٹپٹے کس کا جھولادہ گیا جیہ کا بڑی
یا صرف مصرع اول کے شروع میں جیسے
آتے آتے ہونٹ نک ایسی جی
بات دانوں سے بھی دیکھتے تو قدر

یا صرف مصرع ثانی کے اول میں جیسے
آپ کے اوصاف قرآن ہیں سے پوچھیے
نکتہ نکتہ جس کا معیار فصاحت ہو گیا حشر
یا صرف اول کے حشو میں جیسے۔

سے سوز جگر کا چرچا ہے کھر کھر یہ عالم میں
میں پورے زبان بھونکا اور اس نے آسمان بھونکا
سوز

یا دوسرے مصرع کے حشو میں جیسے
پڑا ہوا خاک میں ہے نظر وہ ناوک ترکان
چھوٹا ہے جگر میں چپکے چپکے بچیاں کئی شوق
یا دونوں مصرعوں کے آخر میں جیسے

جن دانوں سے خستے تھے ہمیشہ گل کھل
اب وہ اسے رواں تہی وہی ہی ہی ذوق
یا صرف مصرع اول کے آخر میں جیسے

دوش شیشہ ہر اک نگ ہدیہ ہدیہ
پڑے البرز پہ گوگر و کی ترے خست ذوق
یا صرف مصرع ثانی کے آخر میں جیسے۔

خسرو اجلوہ ترا وہ طرب افزا جہاں
کہ جسے دیکھے کے قربان ہو عید قربان ذوق
دوسری صورت: ہر مصرع میں علامہ علامہ دو
دو لفظ آئیں اسے تکرر مثنوی کہتے ہیں۔

تقرہ تقرہ آنسو جس کی طوناں طوناں شدت ہے
پادہ پادہ دل کو جس میں تودہ تودہ حسرت ہے
(ذوق دہلوی)

تیسری صورت: تکرر مشبہ اس طرح ہے
کہ پہلے مصرع میں دو لفظ ذکر کریں پھر ان کی
مناسبت سے دو لفظ دوسرے مصرع میں لائیں
پس یہ پچھلے لفظ اگلے لفظوں سے علامہ
رکھتے ہیں۔

سے فال کھولی تو سورہ یوسف فال میں نکلا ۔
(۸) صنعت متتابع لغت میں متتابع ہے درجہ کے معنی میں جو اصطلاح میں اسے کہتے ہیں کہ بات میں سے بات نکالیں ۔ اور الفاظ اس طرح آئیں کہ ایک کی متابعت کی وجہ سے دوسرا آدے سوئے معانہ جودہ دیکھئے نگاہ قرعے تاک میں انگور انگوروں میں پہا پہا شربہ شربہ (۹) صنعت ترتیل (یا) متزلزل ۔ ما غیر الدین نے غیر ابتلاغت کے ایک سلسلے میں لکھا ہے کہ یہ صنعت اس طرح ہے کہ حروف کی حرکت کے تعصیر درج مذمت ہو جائے جیسے ۔

ہے دما میری یہ تجھ سے کردگار
اس کے سر کو رکھ ہمیشہ تاجدار
تاجدار میں اگر ہم ساکن پڑھیں تو درج ہو اور اگر اس کو کھسور پڑھیں تو مذمت ہو جائے ۔ سکون کی صورت میں مزاد ہو کہ سر پر تاج حکومت رہے اور دوسری صورت میں یہ سخی ہوئے کہ مقتول ہو کر سر اس کا دلہنی سوئی پڑ گیا رہے ۔ دوسری صورت میں سحر مضامین جو اور در مضامین الیہ ۔

(۱۰) صنعت قلب ۔ کہ الفاظ اس طرح پر واقع ہوں کہ دونوں لفظوں کے حروف ترمیم میں یکساں ہوں اس طرح کہ نوح اور صود اور ہیئت ان کی متحد ہو مگر حروف کی تقدیم و تاخیر میں فرق ہو اس طرح کہ جرحن پہلے لفظ میں مقدم ہوں اور دوسرے لفظ میں موخر ہوں اس کو تجنیس قلب بھی کہتے ہیں اور تجنیس کی قسم شمار کرتے ہیں اور یہ صنعت گئی مضمون پر مشتمل ہو ۔

لائف (مقلوب کل یعنی سب حروف کے علی الترتیب منکس ہوں جیسے کاخ ، خاک ، اور نرش ، شرف

اور عرش شرف اور حور ورج اور تار ، رات وغیرہ ۔ (ب) مقلوب بعض ۔ اسے کہتے ہیں کہ کلمے کے بعض حروف کی ترتیب منکس ہو ۔ جیسے قریب یوقب اور شک شکر اور کمال کلام اور حقی حرق اور علم عل اور مروج مخرج اور حامی (ج) مقلوب ستوی ۔ یعنی تمام لفظ یا فقرہ یا مصرع یا شعر مقلوب کرنے سے وہی لفظ یا فقرہ یا مصرع یا شعر حاصل ہو ۔ الفاظ کی مثال جیسے باب بے عیب شایاش نادان وغیرہ ۔ مثال نفس کی ۔

یہ آنا جانادام کا ہے فقط اس کی غایت پر کسی کی آمد رفت نفس میں کچھ نہیں چلتی نظر

آنا جانا کہ اگر آخر سے پڑھیں تو یہی عبارت حاصل کریں ۔ شعر کی مثال ۔

نم شدت کا ہے درد یہ ساکت دشمن
اشک ہر گاہ رکا خاک رہا گر کشتا
تمام شعر مقلوب ستوی ہے (د) مقلوب مجمع لفظ مجمع مشرت کے وزن پر مفعول کا صبیغہ ہے اس کے معنی بالرد و دار کے ہیں اور اصطلاح میں اسے کہتے ہیں کہ الفاظ مقلوب میں سے ایک لفظ ہیئت کے اعلیٰ میں واقع ہو اور دوسرا لفظ ہیئت کے آخر میں جیسے اس شعر میں ۔

ریم سوزاک چہ ہو تو شریہ
رحم اور میں المٹ نکلا ہو میر
خاندہ ۔ اگر دو لفظ مقلوب پاس پاس علی الترتیب واقع ہوں گے اور ان میں کسی دوسرے لفظ کا سوائے حرف حنون یا حرف

جریا ان کی مثل کے فاصلہ نہ ہو گا تو اسی کو مقلوب مکرر اور مقلوب مزدوج اور مقلوب مزدوج کہیں گے ۔

(۱۱) صنعت رد العجز علی الصدر یعنی بیت کے مصرع اول کے جز اول کو صدر اور جزو آخر مصرع کو عجز من کہتے ہیں اور جزو اول مصرع ثانی کو ابتدا اور جزو آخر مصرع ثانی کو ضرب و عجز کہتے ہیں اور در میان بیت جو کچھ مزادہ حشو ہو ۔ میں اس صنعت میں یہ مراد ہے کہ جو لفظ عجز یعنی جزو آخر مصرع ثانی میں مذکور ہو اسی صدر میں یعنی جزو اول مصرع اول میں مذکور ہو ۔ ہر خیال کہ لفظ صدر سے جزو اول مصرع اول کا سمجھا جاتا ہے لیکن کیا عام ہے اور اس سے ہر جزو مائل عجز کا مراد لیا گیا ہے خواہ حشو ہو خواہ عذر غفلت ابتدا اسی وجہ سے ۔ ابی ہلال حسن بن عبد اللہ کتاب صناعیت میں لفظ رد العجز علی الصدر لکھا ہے ۔ اس لحاظ سے اس صنعت کی چار قسمیں قرار دی گئی ہیں ۔

پہلی قسم صنعت رد العجز علی الصدر ۔ یہ صنعت نظم و نثر دونوں میں جاری ہوتی ہو ۔ نثر میں اس طرح کہ جو لفظ نفس کے اول میں آئے دوسرے کے آخر میں آئے ۔ اور نظم میں اس طرح جاری ہوتی ہو کہ جو لفظ صدر یعنی جزو اول مصرع اول میں آیا دوسری عجز میں آئے اور یہ چار حال سے خالی نہیں خواہ وہ لفظ بطور تجنیس کے ہوں یعنی وہ دونوں لفظ تجنیس کی صنعت رکھتے ہوں خواہ بطور تکرار کے یعنی الفاظ مکرر نہایت تجنیس کے آئیں خواہ

رداء العجز علی المصدر مع اشتقاق ہر لفظ ایک مادے سے
اشتقاق ہو خواہ رداء العجز علی المصدر مع اشتقاق ہر لفظ
شابت اشتقاق کی رکھتے ہوں اور جن میں کسی خاص
قسم کی چیزیں بلکہ عام ہر قسم کی چیزیں ہوں۔

مثال صنعت رداء العجز مع اجنبی

بال کھولے کیا تماشاکر گیا

ہو گیا عشاق پر مینا حال

مثال رداء العجز علی المصدر مع التکرار

خط نامہ بر کو پھر دیا اور یہ کیا

کہنا کہ ہم نے جان یا مارے خط

مثال رداء العجز مع اشتقاق

بھینچا خط کا کیا اس بت نے ترک

اب خدا موت کا پیغام بھیج

مثال رداء العجز مع شعبة الاشتقاق

سودہ الماس کھا کر مر رہوں

زندگانی بھر میں بے سود ہے

دوسری قسم صنعت رداء العجز علی اکثرت

جو لفظ عجز میں واقع ہو وہی مشوہ اور مشوہیاں

عام ہو خواہ مصرع اول کا ہو خواہ ثانی کا ہو اور ہر ایک میں

وہی چار صورتیں متذکرہ قسم اول میں پیدا ہو سکتی ہیں

مثال رداء العجز مع اکثرت

مرد تم پر ہی پردہ تم پر ہے

بس اب تم خدا مجھ سے بڑھ کر

تیسری قسم رداء العجز علی العروض

لفظ مصرع ثانی کے جزو آخر میں واقع ہو وہی جزو آخر مصرع اول کا

جو تہی تم رداء العجز علی لا تہی یعنی جو لفظ مصرع ثانی کے جزو آخر میں

ہو وہی لفظ اس مصرع کے جزو اول میں ہو مثال رداء العجز علی العروض

چارے ساعت ابر بار بار برس

جو ہم سے ہو کے تجھ سے نہ ہو ہزار برس

وہ بھی دن ہو کہ اس قسم گرے

تازہ گنچوں بجائے حسرت ناز

۱۲) صنعت تشاد - یہ صنعت بھی رداء العجز علی

المصدر کے قسم سے ہے اور تفسیل اس کی یہ ہے

کہ لفظ آخر مصرع اول کا لفظ اول مصرع ثانی کا

لفظ اول مصرع ثالث ہو اور لفظ آخر مصرع ثالث کا لفظ اول مصرع

رابع ہو ایسے ہی جہاں تک اشتقاق پڑے۔

قائیں کیوں میرا وہ آسائش جاں

جاں جس پر خدا کرتے ہیں سب ادب

ایمان ہے میرا محبت اس کی دایم

دایم اس کو بھی مجھ پر لطف ہاں

۱۳) صنعت قطار البعیر - یعنی شری

لفظ آخر مصرع اول اور لفظ اول مصرع آخر

ایک سے ہوں۔

غریب ہوئے پاؤں طلب میں تری ہیات

ہیات تو اسے کعبہ مقصود کہاں ہو لطف

۱۴) صنعت تفریع - یعنی شری جزو صدر

کا جزو آخر جزو کے جزو آخر کے موافق ہو۔

ہیات وہ ساعت بھی عجب بیتی کہ جس وقت

لائی تھی صبا یار سے پیغام محبت

ہیات صدر میں جو اور محبت عجز میں دونوں

کا جزو آخر تاسے خوشگانی ہو۔

۱۵) صنعت مبادلة الراءین - یعنی

دو لفظوں میں حرف بدل باہم تبدیلی ہوں۔

اگر حق نے بخشی ہو عقل نجیب

تو سن تجھ سے تو ایک نقل عجیب

۱۶) صنعت تضمن المراد مع - رعایت

قوانی کے بعد اثنائے کلام میں ایسے دو لفظ

جمع کیے جائیں جو وزن اندری میں موافق ہوں۔

اترے ملک ملک سے یہ سف زمین سے نکلی

نکن ہیں کہ تجھ سا کوئی کہیں سے مکلی

مراد ملک اور ملک سے جو نہ زمین اور کہیں

سے کیونکہ یہ الفاظ قافیہ میں ہیں۔

۱۷) صنعت ترافق - یعنی چار مصرعے

ا طرح کے ہوں کہ جس کو چاہیں مصرع اول

دوم دوم و چارم کر لیں۔

مفتون ہوں میں اس شرم دیا کا دل سے

عاشق ہوں میں اس ناز و داد کا دل سے

شیرا ہوں میں اس زلفہ دقت کا دل سے

کشتہ ہوں میں اس ہرز دفا کا دل سے

۱۸) صنعت نظم النشر - یعنی نظم کو اس

طرح پر بنائیں کہ اس کو نشر بھی پڑھ سکیں حالت

نثر میں بندش نیست الفاظ در صفائی کلام

بھی شرط ہے۔

جان اہل نیاز بندہ نواز - بعد تفہیم اور عجز و نیاز

یہ گزارش ہی آپ کے دعا - آپ کے حق میں رادان گز

اور ہمیشہ خزان میں مرنا - دل کو ہر وقت مضطرب کرنا

کب تک آفرائیدن بوقفا - آئی تو بندہ بے گناہ مرا

حال سے اپنے مطلع کیجئے - اور بولی مری خبر لیجئے

(غلام امام شہید)

۱۹) صنعت مثلث - اس کو کہتے ہیں کہ

رباعی کے تین مصرعے اس طرح لکھے جائیں کہ اگر

سر ہر مصرعے بعض الفاظ کو اٹھائیں تو ان کو

جمع کرنے سے چوتھا مصرع خود پیدا ہو جائے مگر

اکثر وہ الفاظ ہر مصرع میں سرخی یا کسی علامت

خاص سے لکھے جاتے ہیں۔ مطلوب غالب میں اس

کا نام صنعت سکتہ لکھا ہے۔

جو ہر میں تیرے حسن سے پر تو دور

اور ماہ میں کچھ سے روشنی ہو اے خود
میرا ہی فلور سارے عالم میں ہو
ہے ہر میں اور ماہ میں تیرا ہی فلور

(۲۱) صنعت مربع - اس کو چار در چار

ہی کہتے ہیں یعنی چار سطریں چار چار مفاظوں میں
ہی لکھیں کہ انہیں طول میں اور عرض میں یکساں
پڑا ہو سکے کسی طرح کا تفاوت واقع نہ ہو
اس کی مثال بحر القنات میں فصل درج ہے۔

(۲۱) صنعت مازوہ - یعنی مصرع یا شعر

ایسا ہو کہ اس کو ایک دائرے میں چار یا آٹھ
رکن کر کے دائرے کے حضور میں طحڑہ ملکہ لکھیں
اور جس رکن سے چاہیں پڑھ سکیں اور ایک مصرع
یا بیت سے اعتبار تقدیم و تاخیر رکن کے کئی
مصرعے یا بیتیں چالیں۔ مثال بحر القنات
میں فصل درج ہے۔

(۲۲) صنعت اقسام الثلثہ - اگر محفل

پڑھیں تو ایک غزل ہے اور جو مطلع چھوڑ کر
پچھلے مصرعوں کو پڑھیں تو دوسری غزل ہو جائے
اور جو مطلع چھوڑ کر پچھلے مصرع پڑھیں پانچ
مرتب مطلع ہو جائیں۔

خندہ لب سے ہے اس کے شمع خنداں ہے فروغ
جلوہ دنداں سے ہے سرور چو اغانی ہے فروغ
نور عینائی ہے کم زلف بت گلشن ام سے
ہے اندیری رات میں شمع شبنان ہے فروغ
سناٹا ہے چراغ خانہ اپنا شام سے
ہے سواد خط میں یعنی دھڑکے جاننا ہے فروغ
جو امام سہم گئے فحہ کو سو کا پیشوا
ہوں تو میں دانا یہ ہو پیش نہ یان ہے فروغ
گرچہ میں گنتی سے باہر ہوں پہ ہوں آرام سے

ہوں چراغ کشتہ گور غریب ہے فروغ
ہو نور دن سے ہمارے اس کے نکووری زیاد
وصل کی شب میں ہی خیم بخت ہو یاں ہے فروغ
کام ڈالنا ہے خدا نے کس بت خود کام سے
ہے شرارت سے وہ مافرد بہ دالاب فروغ
لگ گئی ہیں اس سرین غم کی آنکھیں بخت کو آج
ہے وہ نور و بدہ اک گوشے میں نہان ہے فروغ
دیکھ کر بالا فرامی اس کی سمت باہم سے
سردم چشم اپنے ہیں یاں لیراویاں ہے فروغ
کیا ہی ہو نکلا ہے ابتر چو پوچو میں ہے فروغ
نجلت دشنام سے جو دے انسان ہے فروغ
اسے کرم اور دھم اٹھا رکھی ہے اس نے شام سے
اچھلا ہے سے ہو اس کی برت ریشاں ہے فروغ
اس صنعت کو نام یورک رہنے والے کو غماں
اور بقول کریم اللہ غماں کو تم حرف نکھو خاں نے
ایجاد کیا ہے۔

(۲۳) صنعت براعت استہلال - یہ ہو کہ

جو قصہ بیان کرنا منظور ہو خواہ نظم ہو خواہ نثر اس
کا دیباچہ یا اڈل و اتان میں اشارہ کر دیں
بہت مثنویاں اور قصیدے اور اکثر قصے نثر کے
اس صنعت میں ہوتے ہیں۔ انیم - مثنوی گلزار انیم
میں فرخ یعنی بکاہی کے غائب ہو جانے اور
خانہ کے طلب کرنے کے موقع پر لکھتے ہیں
کھیلنے یہ جو ہے طلسم تعذیر
اب فاس نے بول کیا ہے تحریر

(۲۴) صنعت سیاق الاعداد - یعنی کلام

میں ہر دوں کا ذکر کرنا خواہ ایک سے دس اور
اس سے زیادہ تک خواہ برعکس اس کے ایک
تک اور عدد خواہ ترقیب دار ہوں یا جے ترقیب

ایک دو تین چار پانچ چھ سات
آٹھ نو دس تک تو غنی اک بات
(۲۵) صنعت مسقط - یعنی غزل یا قصیدہ
دو تیرہ میں سوائے مطلع کے تین تین یا زیادہ سجع
یعنی فقرہ ہائے ہم وزن ایک طرح کے مذکور کریں
اور جو تھا قافیہ اس غزل یا قصیدے کا ہو۔ مطلع
کو اس لیے مستثنیٰ کیا کہ اس میں سبب و عاقبت قافیہ
وغیرہ کے یہ بات نہیں ہو سکتی اور اس شاعر کی
قوت طبع دیکھی جاتی ہو۔

سر خیمہ بہت ہو وہ سر دفتر رخت ہو وہ
سرایہ دولت ہو چوہ با عزت و جاہ و چشم نیم آہوی
(۲۶) صنعت تویج - اس کو کہتے ہیں کہ کچھ
اشعار ایسے لکھے جائیں جن کے ایک ایک حرف سر
ہر مصرع یا شعر جمع کرنے سے کوئی نام یا عبارت
پیدا ہو اور جو اشعار زیادہ ہوں تو کوئی شعر
ہو پیدا ہو۔

کر چکا جب تمام میں یہ کتاب
ایسی تاریخ کا نسیان ہوا
نام ہو ساتھ ایک صنعت کے
تاکہ سائق حیران ہو اس کا
اس نے لکھ کے قطعہ تاریخ
و غنیمت دل سے خوب منکر کیا
ایک بیک یہ صنعت تو شیخ
خوب بر حسب نام ہاتھ آیا تھا ہر طوی

(۲۷) صنعت مشجر - وہ یہ ہے کہ اشعار کو

بطور ایک درخت کے لکھا جائے یعنی ایک شعر جڑ
درخت کی ترقی کر کے اس سے بہت سی شاخیں
موقع مناسب مصرعوں کی نکالی جائیں اور ہر جگہ
سے ملا کر پٹھان ممکن ہو اور شعر با معنی معلوم ہو جائے

شمال بحر الفصاحت میں ملاحظہ ہو۔

(۲۸) صنعت تشریح - یہ صنعت اس طرح

ہو کہ ایک مصرع موزوں کریں اور اس کے مقابل

دوسرے مصرع اس صورت سے لایا کہ پہلے مصرع کا

پہلا لفظ دوسرے مصرع کے پہلے مصرع کا پہلا

لفظ دوسرے مصرع کے پہلے لفظ کا قافیہ ہو اور

پہلے مصرع کا دوسرا لفظ دوسرے لفظ کا قافیہ ہو

اسی طرح پہلے مصرع کے اعداد الفاظ بھی ترتیباً اور

دوسرے مصرع کے الفاظ کا قافیہ ہوں۔

دعید لگانہ ریاضت میں تھے

جہیز زمانہ عبادت میں تھے

دعید کے مقابل دوسرے مصرع میں جہیز ہو اور

لگانہ کے مقابل زمانہ اور ریاضت کے مقابل

عبادت ہے اور اگر الفاظ میں رعایت تقبیل ہو

ہو یعنی مصرع ثانی میں بعینہ وہی الفاظ ہوں جو

پہلے مصرع میں ہوں مگر معنی جدا گانہ ہوں تو

اسے ترمیم مع تقبیل کہتے ہیں۔

نہ وہ پہچان نہ کلائی ہے رات

نہ وہ پہچان نہ کل آئی ہیرات کرم

(۲۹) صنعت متلون - یہ ہے کہ ایک شعر

کئی ذیلوں میں ہو مثال اس کی یہ بیت شیخ ابو ذری

بھر کی ہے۔

دودل اپنا شررا فشاں ہوا

ابراہما عفتہ رخشاں ہوا

ایک وزن ہو ناہلا تن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

فعلن یہ ہے مقتولن مقتولن فاعلاتن۔

(۳۰) صنعت محذوف - محذوف اس

شعر کو کہتے ہیں کہ اگر سر ہر مصرع سے کوئی لفظ

دھڑک دیا جائے تو سوز و گداز میں فرق نہ آئے

اور وزن دوسرا پیدا ہو جائے۔

مجھ کو رسوا نہ کر اسے آفت جاں برفدا

مبدہ تیرا ہوں میں کو رحم میاں برفدا

اس میں کیا فائدہ مگر مجھ کو کیا تو نے قتل

کچھ بھی انصاف کر اسے سر دریاں برفدا

بعد حذف لفظ مجھ کو اور مبدہ اندا میں ان

کچھ بھی چاروں مصرعوں سے وزن رباعی کا باقی

رہتا ہے۔

رسوا نہ کر اسے آفت جاں برفدا

تیرا ہوں میں کو رحم میاں برفدا

کیا فائدہ مگر مجھ کو کیا تو نے قتل

انصاف کر اسے سر دریاں برفدا

(۳۱) صنعت منقوص - یہ صنعت بھی

متلون کے قبیل سے ہے اور منقوص مراد اس

شعر سے ہے کہ اگر لفظ آخر ہر مصرع کا دور

کر دیا جائے تو وزن دوسرا پیدا ہو جائے۔

بے رحم جلا نہ ہی کو میرا چپ رہ

معلوم ہیں مجھ کو مکر تیرا چپ رہ

کس واسطے اس قدر تیرے ہی نہیں

تو آدے گا اسے میرا ڈیرا چپ رہ

لفظ میں ہر مصرع ثالث اور لفظ چپ رہ

مصرع اول و ثانی و رابع کے آخر سے دھڑ

کونے سے یہ وزن ہو جائے گا۔

بے رحم جلا نہ ہی کو میرا

معلوم ہیں مجھ کو مکر تیرا

کس واسطے اس قدر تیرے

تو آدے گا اسے میرا ڈیرا

(۳۲) صنعت تشریح - اسے کہتے ہیں

کہ بیت کا ہر مصرع دو تالیف رکھتا ہو جن میں

سے اگر پہلے قافیوں پر توقف کیا جائے تو معنی

کی صحت درست ہو اور اس کو تو شیخ ابو ذری

بھی کہتے ہیں۔

(۳۳) صنعت ذوالقافیتن - اسے

کہتے ہیں کہ ایک شعر میں دو یا دو سے زیادہ

قافیے لائیں۔

سکندر طالع جیشہ اقبال

ہمایوں صورت و خورشید قتال

(۳۴) صنعت لزوم بالایضام - اس کو

التزام اور تشدید ادا غنائت

بھی کہتے ہیں یہ صنعت اس طرح ہے کہ شاعر

ایک امر یا چیز امور کا جو ضرورتاً نہ ہوں

غزل یا تنقیدہ وغیرہ کے ہر شعر میں التزام

کرے۔ ذیل کے دونوں شعر میں لفظ خاک

کا التزام ہے۔

جو ہودے خاک بیز کوئے دلدار

اسے ہے خاک سے ہر دم مرد کار

جسے زرد خاک سے حاصل ہوا ہے

یہی خاک اس کے حق میں گیمیا ہے

(۳۵) صنعت حذف - اسے قطع الحروف

بھی کہتے ہیں نظم یا شعر میں کسی حرف کے نہ لانے

کا التزام کیا جائے پس عبادت میں الف نہ

ہوگا تو قطع الالف کہیں گے اور جو ہے نہ ہوگا

تو قطع الالف کہیں گے صنعت قطع الالف

سب سے زیادہ مشکل ہے۔

کی میں نے جو غم سے سینہ کوئی

ذبت یہ صبح کی بجی رہی

(۳۶) صنعت عاطفہ - اس کو پہلا اور

دوسرا منقولہ بھی کہتے ہیں۔ اسی عبارت یا نام

کہ کلام سے اشارہ ثانی یا بدلت حرفی وغیرہ کوئی نام بجا
مائل ہو کر اکثر وہ کلام سوز دل ہوتا ہے اور شرفا زناد
اکثر نام مائل ہوتا ہے عبارت کبھی کبھی بہا میں اسم مقصور طوط
بدلات حروف و اشارات الفاظ مائل ہوتا ہے اور اسم
مائل ہونے کی بہت سی صورتیں ہیں ایک یہ کہ حروف
اسم مطلوب بہ ترتیب موجود ہوں اور حرکات و سکنات
اسم پر بھی اشارہ ہو۔ دوسرے یہ کہ حروف اسم مطلوب
بہ ترتیب پائے جائیں مگر حرکات و سکنات کی طرف کوئی اشارہ
نہ ہو۔ تیسرا اشارے جرات کے نام کا متما کما تھا۔ ج
سرمنڈی گھوڑی گھرانہ دنگوڑی۔ وہ صورت جس کے
پاؤں نہ ہوں لطیفہ اس میں یہ تھا کہ گھرانہ جرات کی
اں کا نام تھا۔

(۵۴) صنعت نغز (یا) چیتان (یا) پسیلی
اس میں باعتبار علامات اور صفات اور خواص کے
کوئی چیز دریافت ہوتی ہے فرق نما اور چیتان میں یہ
ہے کہ مقصد اصلی تمام حروف و الفاظ ہیں اور چیتان
میں مقصد اصلی اشیا کی ذاتیں ہیں پہلی آسان اور تار
ایک مثال موتیوں سے بھرا
رنگ سر پر اندھا دھبہ یا نظر

(۵۵) صنعت تاریخ
سوی فلام علی آزاد
صاحب سہو المرہان کہتے ہیں کہ ادیبان عرب نے تاریخ
کو جانش میں جگہ نہیں دی ہے اصطلاح میں تاریخ میں
ہر کہتے ہیں کہ کوئی لفظ یا فقرہ یا عبارت مسرع یا
بیت ایسی تجویز کریں کہ اس کو کتنی حروف کے عدد
سے حساب میں سنہ اور سال کسی واقعہ شادی یا
وفات کے معلوم ہوں یا نکاح خواہ تولد فرزند یا
نفیس کتاب خواہ لڑائی یا بادشاہ کے جلوس
یا کسی اور امر کے وقوع کا زمانہ سمجھا جائے حروف
کتنی کی قید اس لئے ہے کہ جو حروف کھینے میں نہیں

آتے ان کے عدد محسوب نہیں ہوتے اور جو کھینے جاتے ہیں
اگرچہ بڑے نہ جائیں ان کے عدد لیے جاتے ہیں مثلاً
لفظ اَللّٰہُ تاریخ میں ایک ہیم اور ایک ہر
کے عدد لیے جائیں گے اور نصیر الدین اور عبد اللہ میں
الف کا ایک عدد لیا جائے گا اور الف محدودہ کے
کھلی دو عدد لیے جائیں گے۔ اس لیے کہ وہ ایک الف
متحرک اور دوسرا الف ساکن ہے اور بعض محققین الف
محدودہ کا ایک عدد لیتے ہیں اور ہر کہ کا کہ اس کی یہ
صورت ہو (ک) بعض ایک عدد شمار کرتے ہیں بعض
میں چھوڑ دیتے ہیں اور عدد نہیں لیتے تینوں صورتیں
جائز ہیں چہ اورد کہ میں اسے مختلف کے بھی عدد لیے
جائیں گے اور حشر تاکہ عدد دو طرح کے لیے جاتے
ہیں جو دست و اندکھی جاتی ہے خواہ جمع کی خواہ
ضمیر کی خواہ مصدری اس کے چار سو عدد لیے ہیں
جیسے غایات وحشت و خیر میں اور جو دتہ) اَللّٰہُ
عربی یا فارسی اور درجہ شکل ہائے ہند کھی جاتی ہے
اس کے پانچ عدد ہائے ہند کے لیے جاتے ہیں
جیسے تاجتہ صلوة و زکوٰۃ وغیرہ کی اور
معنی تاریخ کے لغت میں وقت ظاہر کرنا میں ہیں
تاریخ سے مقابلہ زمانہ حال کے مدت اس واقعہ
مگر شہ کی ظاہر ہوتی ہے اور مادہ تاریخ عام
ہو خواہ نظم ہو خواہ نثر اند تاریخ دو قسم کی ہوتی
ہے ایک صوری ایک معنوی اور معنوی فن تھا کہ
قبیل سے ہو صوری وہ ہے جس سے لفظ کوئی زمانہ
معلوم ہو مثال صوری کی۔

ہزار و صد شخصیت و دد میں غرض
احبلی کا بیان ہوا وہ مرض تسلیم
اور معنوی وہ ہے جس کے عددوں سے بحساب حمل
کوئی سنہ و سال پیدا ہوگا اگر مادہ تاریخ معنوی

سے عدد مطلوب بغیر کسی شے کے نکل آویں تو اسے
تاریخ بے کم و کاست دیا تاریخ کامل کہتے ہیں۔
مثال معنوی کی۔

حضرت صولت نے لکھی یہ کتاب
درج حضرت میں عجب نادر غریب
مصرع تاریخ یوں سوزوں کیا
لغت محبوب خدا ہے یہ عجب

دس میں بارہ سو اٹھانوے عدد بے کم و کاست
نکلتے ہیں۔ (ماخذ از بحر الفصاحت)
صنعت معنوی۔ نظم یا نثر میں معنی کوئی
خاص بات پیدا کر دینا۔ فارسی ترکیب اصطلاح
علم پر ہے۔

قول فیصل۔ اس قسم کی سب صنعتوں کا مجموعی
نام صنائع معنوی ہے ذیل میں اس کے اقسام
درج کیے جاتے ہیں۔

(۱) صنعت طباق (یا) تضاد (یا)
مطابقت (یا) نکالو۔ ایسے الفاظ استعمال
میں لائیں جن کے معنی آپس میں ایک دوسرے
کے فی الجملہ ضد احد مقابل ہوں اور فی الجملہ کی
قید اس لیے لگائی ہے کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہاں تضاد
سے مراد ایسی دو چیزیں ہیں جو ایک عمل میں
داد ہو سکتی ہیں اور ان میں انتہا درجہ کاف
ہوتا ہے جیسے سیاہی و سفیدی بلکہ صنائع طباق
میں تضاد سے مراد معنی عام ہیں اور وہ یہ کہ
دونوں میں تغانی و تقابلی ہو اگرچہ جنس سورتوں
میں ہو اور وہ تقابل عام ہے اس سے کہ حقیقی
ہو جیسے قدم و حدود میں یا طباقی جیسے
جلانے اور مارنے میں اور نیز عام ہر اس سے
کہ تقابل تضاد ہو جیسے حرکت و سکون میں تقابل

ایجاب و سبب جو جیسے ہونے اور نہ ہونے میں
یا عدم و ملکہ کا تقابل ہو جیسے بنیائی و نا بنیائی
یا تقابل تضاد ہے جیسے باپ ہونے اور بیٹا
ہونے میں یا اور کسی قسم کا تقابل ہو جیسے گرمی و
سردی وغیرہ۔

کچھ تری بات کو ثبات نہیں
ایک لڑکے کو یا شیخ سان نہیں

(۲) صنعت ایہام تضاد کلام میں
معنی ایسے جمع کیے جاتے ہیں جن میں باہم تضاد و تقابل
نہ ہو لیکن جن الفاظ کے ساتھ ان کو تعبیر کیا جائے
ان کے معنی حقیقی کے اعتبار سے تضاد پایا جائے
اور یہ عام ہو اس سے کہ ایک کے معنی مجازی
دوسرے کے معنی حقیقی کے ساتھ جمع کیے جائیں
اور ان مجازی معنی کو حقیقی معنی کے ساتھ تضاد
ہو یا دونوں کے معنی بھڑک کر چلے جائے اور
دونوں کے معنی حقیقی کے اعتبار سے تضاد ہو اور
اس صنعت کا شمار بھی ایہام تضاد میں ہے۔

اللہ ری نبادٹ کہ گرنے لگے نہیں کر
کچھ دھن کیا میں نے جو بیاختہ چن کا

نباٹ سے مراد تسخیر ہے اور گرنے سے مراد
خفا ہونا ہے اور ان دونوں معنی میں کوئی تضاد
نہیں البتہ نباٹ میں جس کے ساتھ تسخیر کو تعبیر
کیا ہے اور گرنے میں جس کے ساتھ خفا ہونے کو
تعبیر کیا ہے باعتبار معنی حقیقی کے تضاد ہے۔

(۳) صنعت ایہام (یا) توریہ ایہام
کے معنی وہم میں ڈالنے اور توریہ کے معنی چھپانے
کے ہیں اصطلاح میں ایہام اس کو کہتے ہیں کہ
ایک لفظ ایسا کلام میں واقع ہو جس کے دو
معنی ہوں ایک قریب کے ایک بعید کے اور

سامع کا گمان معنی قریب کی طرف جائے اور
شاعر کی مراد معنی بعید ہوں معنی قریب سے مراد
یہ ہو کہ وہ معنی اس مقام کے مناسب ہوں اور
معنی بعید سے یہ مراد ہو کہ وہ معنی اس مقام کے
مناسب نہ ہوں لیکن ان کا مقصود ہونا باعتبار
کسی قریبہ خفی کے ہو یا ایک کہ وہم تامل سے
قبل معنی قریب کی طرف جا رہے ہیں اگر قریب
داغ ہو گا تو لفظ توریہ نہ ہو گا کیونکہ معنی قریب
معنی بعید کو نہیں چھپا سکتیں گے۔

سکیش کو ہوس یا شیخ کا ہو
پردانے کو دو چرخ کا ہو
لفظ نو کے دو معنی ہیں ایک شوق و آرزو دوسرے
شعار پہلے معنی بعید ہیں اور دوسرے معنی قریب
مگر یہاں یہ لفظ توریہ نہیں کہہ سکتے صرف شوق
کے معنی میں یہ قریبہ واضح ہو اور وہ یہ ہے کہ پردانے
عاشقی میں ضرب المثل ہے اور پہلے مصرعے میں
ہوس کا جو لفظ ہے وہ بھی ان معنی پر دلالت
کرتا ہے۔

(۴) صنعت مراعات النظر۔ اس کو
تناسب، توفیق، اتصالات اور توفیق بھی کہتے
ہیں یعنی ایسے الفاظ استعمال کرنا جن کے معنی
آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ سوائے نسبت
تضاد کے کچھ مناسبت رکھتے ہوں جیسے چمن
کے ذکر کے ساتھ گل و بلبل و باغبان و سر و قری
وغیرہ کا ذکر کرنا یا اور کسی چیز کے ذکر میں اس
کے مناسبات کو بیان کریں۔

نہ حاجن میں تو اب آخر میں کہ جہنم
لہوں میں اس کے ہاں کہ بار خندہ گل
(۵) صنعت ایہام تناسب۔ وہ لفظ

ایسے بیان کریں کہ ان کے معنی میں کچھ مناسبت
مقصود نہ ہو یعنی ایک لفظ کے معنی سے اس کلام میں
کچھ مناسبت نہ رکھتے ہوں لیکن ان میں سے ایک
لفظ کے اور معنی ایسے بھی ہوں کہ دوسرے لفظ کے معنی
سے مناسبت رکھتے ہوں جیسے ایک کلام میں
میاں و مخمور و دونوں لفظ مذکور ہوں اور مخمور
دیا نہ اور سر کے معنی میں لایا گیا ہو پس ظاہر
ہو کہ وہاں بھی دونوں کے معنی میں کچھ مناسبت
نہ ہو گی لیکن مخمور کے ایک معنی اور بھی ہیں یعنی
قیس عاشق لیلیٰ کا لقب بھی مخمور ہے۔ اس
معنی کو لیلیٰ کے معنی سے مناسبت ہو اور چہ کہ لیلیٰ
جہنم ہوتا ہے کہ مخمور معنی عاشق لیلیٰ مراد
ہو گا اس جہت سے اس صنعت کا نام ایہام
تناسب رکھا کیونکہ دوسرے معنی تناسب کا
وہم دلاتے ہیں یہ صنعت مراعات النظر کے
ملاحظات سے ہے چنانچہ مثال مذکور میں مخمور
کا ذکر لیلیٰ کی مناسبت سے مراعات النظر
ہو اور اس وجہ سے کہ یہاں اس سے دیوتا معنی
مراد ہیں نہ قیس ایہام تناسب ہو غرض کہ
ایہام تناسب کو مراعات النظر کے ساتھ
وہ نسبت ہے جو ایہام تضاد کو لہان کے ساتھ
ہے صنعت ایہام میں اور ایہام تناسب میں یہ
فرق ہے کہ ایہام میں دونوں معانی کا ارادہ
جائز ہوتا ہے اور ایہام تناسب میں دوسرے
معنی منظور و ملحوظ نہیں ہوتے۔

نہ کیوں کہ بید مخمور تازہ ہوش دل لیلیٰ
کہ ہر جا دشت و دشت میں سرانگہاں تھا
بید مخمور دشت مشہور کے معنی میں ہو قیس مراد
نہیں لیکن لیلیٰ کے معنی سے مخمور کے دوسرے

معنی ثابت رکھتے ہیں۔

(۶) صنعت تشابہ الاطراف - کلام کو ایسے الفاظ پر تمام کریں کہ ان کے معنی ان معنی سے مناسب رکھتے ہوں جو ابتدائے کلام میں مذکور ہوئے ہیں مثلاً انتہائے کلام کے الفاظ علت و سبب اور ابتدا سے کلام کے یا اس کے معلول ہوں یا اس پر دلیل ہوں یا اور اسی طرح سے ہوں پس گویا دونوں طرفین کلام کی معنی ابتدا اور انتہا باہم مناسب رکھتی ہوں اور انتہائے کلام کے الفاظ خواہ جملہ ہوں یا جملے سے زیادہ ہوں۔

مری یاں گردش باد و جامہ ددی
کاش لاتے نہ دست و پا ہمارا

مصرع ثانی کے آخر میں پا کا لفظ ذکر کیا جو اور یہ مناسب جو گردش کے جو مصرع کے اول میں واقع ہے ایسے ہی ہاتھ کو جامہ ددی سے نسبت ہو لیکن اس قید ہے کہ دونوں کا ذکر بطور لف و نشر سکون و التزیین (۷) صنعت سوال جواب - یہ صنعت کبھی ایک مصرع میں کبھی ایک بیت میں آدھ کبھی دو بیتوں میں آدھ ہوتی ہے مطلع استہدین میں لکھا ہے کہ صنعت سوال جواب کو صنعت مراجعہ بھی کہتے ہیں۔

پوچھا کہ طلب - کہا تخاصت
پوچھا کہ سبب - کہا کہ قدرت (عمر زینم)

(۸) صنعت اطراف - جس شخص کی مدح یا مذمت بیان کرنا مقصود ہو تو اس کے آباد و اجوار کے نام بہ ترتیب ولادت یا سکون و الترتیب یا غیر مرتب بیان کریں اور جہاں تک ممکن ہو اس بات کا خیال رکھیں کہ درمیان میں ان اسما کے کوئی ایسا لفظ داخل نہ واقع ہو جو نسبت پر دلالت نہ کرتا ہو جیسے زید فاضل بن عمرو یا زید بن عمرو ناجو

بن خالد بن قتال میں فاضل کا لفظ اور دوسری میں تاجر کا لفظ داخل ہو اگر یہ اس سے کوئی طرح نہیں مگر نظم الفاظ میں تکلف پیدا ہوتا ہے۔

اب راوی صادق سے یہ ہے وارد اخبار
فضل ابن شعیب ابن ادیس ایک تھا دینار تاجر

(۹) صنعت ارجاء - شعر کے فقرہ اور نظم کی بیت میں کلمہ آخر کے قبل ایسا لفظ لائیں کہ جو اس بات پر دلالت کرتا ہو کہ شعر میں کچھ لفظ یہ ہو گا یا بیت کا قافیہ یہ ہو گا بشرطیکہ ہدی کا حرف پہلے معلوم ہو پس ارجاء کی وجہ سے اس کلمہ آخر کا مادہ معلوم ہو جاتا ہے اور روی کی وجہ سے اس کی صورت معلوم ہو جاتی ہے اور زین آدمی کے قیاس میں جانا ہو کہ ایسا حرف ہونا چاہیے۔

ارجاء لغت میں راستے میں بگھبان مقرر کرنے کے معنی میں ہے جیسے ڈاکو اپنی جانب سے راستے پر آدمی اس لیے مقرر کر دیتے ہیں کہ وہ اس بات کی اطلاع دے کہ قافلہ جو کہ راہ چاس کے آدمی ان سے مقابلہ کر سکتے ہیں یا نہیں اور وہ اختیار بھی رکھتے ہیں یا نہیں اور یہاں معنی لغوی اور اصطلاحی میں شامیت ظاہر ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ لفظ جو کلمہ آخر سے قبل آتا ہے وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس نظم کا قافیہ یہ ہے اور اس شعر کا لفظ آخر یہ ہے۔ اس صنعت کو تشہیم بھی کہتے ہیں لغت میں تشہیم دھاری اور چادر بننے کے معنی میں ہے۔ اس صنعت کو تشہیم اس لیے کہتے ہیں کہ جیسے چادر کے خطوط ایک دوسرے کے ساتھ شامیت رکھتے ہیں اسی طرح اس صنعت میں بھی الفاظ کلام سے ایک دوسرے کے ساتھ ملائے اور موافق ہوتے ہیں۔

جو بعد مرگ پھر اکوئے یار سے قاصد
تو دوستوں نے مرے رکھ دیا نزا خط
مجھے یہ ڈر ہے کہ قاصد کمال معطر ہے
کہیں کرے نہ کر جائے اضطرار خط
دوسرے شعر کے پہلے مصرع میں معطر کا لفظ آتا ہے۔

(۱۰) صنعت تاکید المرح بالیشبہ الذم -
تریف کی تاکید ایسے لفظوں کے ساتھ کرنا کہ دم جو سے شامیت رکھتے ہوں یعنی وہ لفظ ظاہر میں توجہ پر دلالت کرتے ہوں لیکن فی الحقیقت مدح پر تاکید کرتے ہوں۔

ہیں کوئی حمل میں اس کے قزاق
بغیر از غزہ چشم ستمناک جہت
شاعر نے مصرع اول میں بیان کیا کہ مدح کے علم میں ایک بھی قزاق نہیں پس تمام قزاقوں کی نفی کرنا مدح ہو پھر غزہ چشم ستمناک کو ان قزاقوں میں داخل ٹھہرا کے اس کا استثناء کیا ہو مالا کہ چشم ستمناک کا غزہ کسی کے عہد میں موجود ہونا برائی نہیں بلکہ مدح میں داخل ہو اس لیے کہ مشورتوں اور خردیوں کا موجد ہونا امنیت اور آسائش اور حسن خیال پر دلالت ہے۔

(۱۱) صنعت تاکید المرح بالیشبہ الذم -
مدح کی تاکید المرح بالیشبہ الذم کی یعنی بھوکے تاکید ایسے لفظوں کے ساتھ کرنا کہ وہ مدح شامیت رکھتے ہوں اور جب غصہ کریں تو بھوکہ مذمت کی تاکید ہوتی ہو۔

کہے ہر اک کو دینے سو سو بار
پر نہ دے جز غریب تا وہ سال
مقصود بامثال مصرع دوم ہے شاعر نے اول اس

ماتا ہوں تمہاری میں ہر بار
آشناؤں میں سب بڑائی یاد
نہ کو لازم ہو کپڑے کے میرا
ہاتھ میں ہاتھ بابت دیار مطلب

(۱۹) صنعت تجاہل عارف - اور
سکا کی نے نقاح علوم میں اس کا نام سوق
المعلوم سابق وغیرہ یعنی رواں کرنا معلوم کا
بجائے بدواں کرنے غیر معلوم کے لکھا ہو اور
تجاہل عارف کہنا مناسب نہیں سمجھا ہو اس
سبب سے کہ اس طرح کا کلام قرآن مجید
میں بھی واقع ہو پس تجاہل سے نامزد کرنا
اچھا نہیں ہو کتاب ضاعتین میں مزاج
الطک بالیقین اس کا جو نام رکھا ہے
شاہدہ بھی اسی بنا پر ہوا اور یہ صنعت
اس طرح سے ہو کہ کسی چیز کی نسبت باوجود
علم کے اپنی بے خبری ظاہر کی جائے بے صورت
جاننے والے کے تجاہل سے کوئی فائدہ اور
مکتہ منظور ہوتا ہو اور یہ دو اقسام ہیں
ایک حرف تردید کے ساتھ دوسرے یہ کہ
بے حرف تردید کے ہوتے ہیں حرف تردید کے ساتھ
ہو زلف حلقہ زن خطا دبر کے آئیں
یا ائمہ دہا ہو فوج سکندر کے آئیں
برخیز یہ شخص خوب جانتا ہو کہ خطا دبر کے
آئیں پاس زلف حلقہ زن ہو مگر اپنے آپ
کو اسماں قرار دیا ہو اور فائدہ ہیاں
زلف کے خطا دبر کو احاطہ کرنے میں کافہ ہو
مثالی بغیر حرف تردید کے۔

صنم کہتے ہیں تیری بھی کر ہے
کہاں ہو کس طرف ہو اور کدھر جرات

میاں تجاہل سے کر کے ہاں کی جگہ میں خطا دبر ہو
(۲۰) صنعت لطف و شرم لطف ہے یہ مراد ہو کہ
چند چیزوں کا ذکر کیا جائے اور نشر کا مطلب ہو
ہو کہ ان چیزوں کے مناسبات کو بغیر تقیید کے
بیان کریں۔ بغیر تقیید کی قید اس لیے ہو کہ تقیید
کی قید تقسیم میں ہوتی ہو یہ صنعت تین قسم
پر ہے۔

(الف) لطف و شرم ترتیب۔ اس میں تفصیل
ترتیب کے ساتھ ہوتی ہو اس لطف و شرم کی
دو صورتیں ہیں ایک لطف اور اس کے بعد
ایک نشر بیان کریں۔

سر دگل پر نظر تیری و بیل نہ پڑے
آدے گر باغ میں وہ سر و گلستان بیدار

دوسری صورت یہ ہے کہ ایک لطف و نشر
بیان کریں پھر اسی لطف و نشر کو لطف قرار
دے کہ اس کا نشر مذکور کریں اسی طرح
دو تین یا زیادہ جہاں تک ہو سکے۔

چشم دگوش یار سے دنیا میں تادعویٰ ہوا
نرگس دگل کو خدا نے کور دگر پیدا کیا

(ب) لطف و نشر غیر مرتب اس میں مناسبات
ہر ایک چیز کے بلا ترتیب دہم دہم مذکور
ہوتے ہیں۔

چھپتی بھتی بھاگی جاتی تھیں گتے تھے خاک
قبول سے نہیں جسم سے رو میں تھوڑے سے شرم

(ج) لطف و نشر منکر ترتیب۔ اس میں
ہر ایک چیز کے مناسبات کی ترتیب الٹی ہوتی
ہے۔

دلیل مداحی رخ روشن خطیہ
اول دلیل کو ذکر کیا پھر مداحی کو اور پھر

بعد اس کے رخ روشن اور خطیہ کو ذکر کیا
نشر ہے۔ دلیل کو خطیہ سے مناسبت ہو اور
مداحی کو رخ روشن سے۔

(۲۱) صنعت جمع۔ یعنی کئی چیزوں کو ایک
حکم میں جمع کرنا۔

بوسے گل اللہ دل درو چہ رخ مفل
جو تری بزم سے نکلا سو پریشاں نکلا

تینوں چیزوں کو پریشانی کے ساتھ لگے میں جمع کیا
(۲۲) صنعت تفریق۔ ایک نوع کی دو
چیزوں میں فرق ظاہر کرنا۔

عشق میں نسبت نہیں بلبل کو پردے کے ساتھ
وصل میں وہ جان دے پھر میں جیتی رہے

بلبل و پردہ نوع عشق میں فریک ہیں ان میں
فرق بیان کیا کہ پردہ وصل میں جان دیتا ہو اور
پھر میں جیتی رہتی ہے۔

(۲۳) صنعت تقسیم۔ چند چیزوں کا ذکر
کرنا اس طرح کہ ہر ایک کو ان کے مناسبات پر تقیید
تقیید کے تقسیم کرنا اس میں اور لطف و نشر میں فرق
یہ ہے کہ لطف و نشر میں تقیید تکمیل کی طرف سے ہوتی
مطالب اپنے ذہن سے ہر چیز کے مناسب کو اس
سے تعلق کر لیا ہے اور تقسیم میں خود حکم مناسبات
تبادلیا ہے۔

تیرا لطف ہے ناک کا کشتاں ہو خرم
کان دو لولہ درخودم ہو ذنب سر ہے ماس

ذنب و لولہ دو چیزیں ہیں یہ لولہ نہ خرم
ماہ خرم وہ کہ ہوا خواہ ہوں روشن لکھاں

اول لولہ اور ذنب و لولہ اس کا ذکر کیا پھر
ذنب اور اس کی طرف اشارہ کیا یہ بخت ہوتا
بغیر تقیید کے منسوب کیا اور ماہ و لولہ کی طرف

خیر خواہوں کا روشن انکسار ہونا اور تقسیم کے فرسوا کیا۔

(۲۴) صنعت جمع و تفریق۔ مینی دو یا زیادہ چیزوں کو ایک حکم میں جمع کر کے پھر ایک ہی فرق ظاہر کرنا کہ یہ صنعت میں اور صنعت تفریق کو سمجھا کرنا۔

کم نہیں بلکہ گری میں ترے کو چسپے بہت بھی نقشہ ہے دے اس قدر آباؤ نہیں غائب

کوئے محبوب اور بہشت کو بلکہ گری میں یکساں قرار دیا پھر فرق یہ نکالا کہ بہشت اس قدر آباد نہیں۔

(۲۵) صنعت جمع و تقسیم۔ اور وہ یہ کہ گناہ چیزوں کو ایک حکم میں جمع کر لیا پھر ہر ایک کو ایک چیز کے ساتھ منسوب کر دیا۔

ہے حیات و موت میں بادگراں بالائے سر
داں زمین بالائے سر یا آسمان بالائے سر گدا

پہلے مصرع میں صنعت جمع ہے اور دوسرے میں صنعت تقسیم۔

(۲۶) صنعت جمع و تفریق و تقسیم۔ کئی چیزوں کو اول ایک حکم میں جمع کر لیا پھر ان میں تباہی و فرق ظاہر کیا جائے پھر ان میں سے ہر ایک کی طرف ایک چیز کو منسوب کر لیا اور ان چیزوں باتوں کا کام میں جمع کرنا مصوبت سے خالی نہیں۔

سب سخی ہیں اور مدیا اور وہ عالی جناب
پائیں فیض ان سے نباتات اور خرم گرا

پھر کرے جو نالہ دریا اور دیکھتے فیض
بالب ننداں وہ سخیئے مل دگر ہر دانا خرم گرا

اول اہمہ دریا اور مدیا کو سخاوت میں جمع کیا پھر ازاں سخاوت میں تفریق کر دی پھر تقسیم مضمرات کو بیان کیا۔

نکلا اور جسے جوہر اہل کا شکار تھا

پیدل ہوں یا سوار ہوں یہ دودھ چارتھا اینٹ
پہلے مصرع میں اہل کا شکار ہونے کے حکم میں ہر ایک نکلنے والے کو جمع کیا پھر ان نکلنے والوں میں پیدل اور سوار ہونے کی بات تفریق کی پھر پھر ان دونوں کو یوں تقسیم کیا کہ پیدل کے دودھ گرتے ہو جاتے تھے اور سوار کے چار۔

(۲۷) صنعت جمع و تفریق۔ ایک شے کی کوئی منفہ بیان کر لیا اور پھر اس صنعت کو اہل کر کے دوسری صنعت پر کہ اگلی سے بہتر ہو جو کر لیا کسی فائدہ اور نکتے کی غرض سے۔

مکمل
آخر سے بھی آبدی بہتر میں اشک
اشد ہو شستری وہ گوہر ہرین شک
آنکھوں سے لگائے ان کو کچھ پر ملک

گوہر نہیں نہ چشم کو تر ہرین شک
پہلے اشک کو گوہر کیا پھر اس قول سے جو شاکر کے در چشم کو تر قرار دیا یہاں رجوع کی غرض اشکوں کی طرح میں ترقی ہے۔

(۲۸) صنعت حسن و قبح۔ ایک چیز کو کسی چیز کی علت کے لئے علت ٹھہرانا حالانکہ وہ اس کی علت نہ ہو اور وہ صنعت معلول میں خواہ فی نفسہ ثابت ہو یا نہ ہو۔ اگر وہ صنعت فی نفسہ ثابت ہوتی ہو تو وہاں اس صنعت کے واسطے نقطا علت کا ثابت کرنا مقصود ہوتا ہے اور اگر وہ صنعت فی نفسہ ثابت نہیں ہوتی تو وہاں علت کے بیان سے اس صنعت کا ثابت کرنا مقصود ہوتا ہے اور جو صنعت کہ فی نفسہ ثابت ہو اور اس کے واسطے علت کا ثابت کرنا مقصود ہو وہ دوطرح پر ہو ایک یہ کہ سوا اس ٹھہرائی ہوئی علت کے۔ اس صنعت کے واسطے

کوئی اور علت بھی ظاہر ہو دوسرے یہ کہ سوا اس

کے کوئی اور علت ظاہر نہ ہو اور جو صنعت کہ فی نفسہ نہیں ہو اور علت کے بیان کرنے سے اس صنعت کا ثابت کرنا مقصود ہوتا ہے اور وہ بھی دوطرح پر ہو ایک یہ کہ اس صنعت کا موجود ہونا ممکن ہو اور دوسرے یہ کہ محال ہو پس اس صنعت کی چار قسمیں ہیں اور اس کے لطائف میں سے یہ ہے کہ تشبیہ اور استعارہ کے ذریعے سے حاصل ہوا ہے کہ وہ صنعت ثابت ہو اور علت مذکورہ کے سوا اور علت بھی ظاہر ہو۔

پیان برقی سپاہ خدا تین رات کی
دو دیا سے سر شکی یقیں تو جہیں فرات کی
(زیر انہی)

مطلوبہ سے موجود کے ٹکرانے کو اس بات کی علت بتایا ہے کہ ہر اہیان امام حسین کی تشنگی کی وجہ سے قیام بقیں اور پیانی دوسری علت بھی موجود ہے اور وہ یہ کہ جو اٹکنے سے جہیں پانی میں پیدا ہو کر کنارے سے ٹکراتی ہیں۔

دوسرے یہ کہ وہ صنعت ثابت ہو اور جو صنعت شاعر نے ٹھہرائی ہو اس کے سوا کوئی دوسری علت ظاہر نہ ہو۔

گل زمین سے جو نکلے ہیں بزرگ شعلہ
کون جاں سوختہ جلتا ہے تہ خاک ہنوز میر جلتی
گل کا زمین سے یعنی درختا ہے زمین سے بزرگ شعلہ سرخ نکلنا فی نفسہ ثابت ہے لیکن علت اس کی شاعر نے یہ بیان کی کہ کوئی عباں سوختہ تہ خاک جہں رہا ہے حالانکہ یہ علت محض شاعر کے تخیل پر مبنی ہو اور کوئی دوسری علت بھی اس جگہ ظاہر نہیں ہو۔

تیسرے یہ کہ وہ صنعت ثابت نہ ہو اور موجود

ہونا اس صفت کا ممکن ہو۔

مرتبہ کم حرم و رخت سے ہمارا ہو گیا
آفتاب آنا ہوا اور سچا کہ تارا ہو گیا
رخت کی حرم سے مرتبہ کا کم ہونا صفت غیر
ثابت ہے کیونکہ متبادر ہے کہ رخت کی حرم کرنے
سے افزونی ہو لیکن امر ممکن ہے اور اس کی علت
مصرع ثانی میں مذکور ہے یعنی جب آفتاب اپنی جگہ
اور آواز بجا ہو جائے تو اوجہ بہت چھوٹا معلوم ہونے
لگے گا پس حرم و رخت سے مرتبہ کا کم ہونا ثابت
ہو گیا۔

چوتھے وہ صفت ثابت نہ ہوا اور موجود ہونا
اس کا محال ہو۔

مکنا ہی نہیں جہر کا دن کیا ہی اڑی دھوپ
خور خیر قیامت نے سب گھر میں جڑی دھوپ
جہر کے دن کا دن تھا حال ہو کیونکہ زمین یا سورج کی
گردش کی وجہ سے ایک حالت پر وقت وہ ہی نہیں
سکتا مگر کچھ مصرع میں جو علت بیان کی ہے نہ اس
بات کو ثابت کرتی ہے۔

اور حسن تعلیل سے ملتی یہ امر بھی کہ کلام میں بطور
شک کے مذکور ہو چونکہ اس میں علت مشکوک طور
پر ہوتی ہے اور حسن تعلیل میں اس کا ادھا ہوتا
ہے اور علت کو علت حقیقی ٹھہرانے پر اصرار ہوتا
ہے اس لیے یہ قسم اخیر حسن تعلیل میں دخل نہیں
نیز زمیں سے آتا ہے جو گل سوز رکھت
قارون نے راستے میں لٹا یا خزانہ کیا
نیز زمیں سے گلوں کے نزدیک آنے کی علت بطور
شک کے بیان کی گئی ہے چونکہ علت مشکوک ہے
اس لئے حسن تعلیل نہیں۔

(۲۹) صنعت مشاکلہ - وہ چیز یا ذکر

کس اور ان دونوں کو ایک جگہ ذکر ہونے کی حالت
سے ایک ہی لفظ سے تعبیر کریں اگر کوئی یہ کہے کہ
صفت مشاکلہ کو صنائع لفظی میں داخل کرنا چاہیے
کیونکہ اس کا تعلق لفظ سے ہے تو ہم اس کا جواب
دیں گے کہ مشاکلہ میں ایک معنی کو ایک ایسے لفظ
سے تعبیر کیا جاتا ہے جو اس سے غیر ہوتا ہے اگرچہ
اس معنی کے لفظ کو بدلا جاتا ہے مگر یہ امر تالیف پر

لگا کر بھی پان لاتی تھی وہ
محبت کا بیڑا اٹھاتی تھی وہ
محبت کے اقرار اور وعدے کو پان کی خاصیت
سے بیڑے کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔

(۳۰) صنعت مزاد جہر - وہ معنی شرط و جزا
میں ایسے واقع ہوں کہ جو امر پہلے معنی پر مترتب ہو
وہی دوسرے پر بھی۔

وہ جو بولیں تو بات جاتی ہے
چپ رہوں میں تو بات جاتی ہے
بولنا اور چپ رہنا وہ معنی اور ان دونوں پر کسی
شے کا جانا مترتب ہوا ہے یعنی اولیٰ پر بات
کا اور دوسرے پر بات کا۔

(۳۱) صنعت فکس - کلام کے بعض اجزا
کو مقدم و مؤخر کر کے دوسرا فقرہ یا مصرع و جہر
جالی وہ معنی دیتے چلے جائیں ہم نے عکس و عکس
معنوں میں اس لئے شمار کیا ہے کہ اس میں اول عکس
معنی کا اور اس کی تبدیلی ہے پھر لفظ میں تبدیلی
کا واقع ہونا اس کے اتباع سے و کلمات
رد البحر معنی الصد کے کہ اس میں عکس بھی دو
لفظوں میں آتا ہے جانی ہو بھی وہ فقرہ میں
اور بھی ایک ہی ہے۔

مثال دو لفظ کی -

دو در اشک کے کا شانے کا گیا یہ رنگ
کہ ہو گئے مرے دیوارہ در در دیوار
مثال دو فقرہ کی -

وہ خدا کا دوست ہے اور دوست ہے اس کا خدا
کیوں نہ ہو ناسخ محبت حیدر کو ار کی
مثال پوری بیت کی -

ہوا سب لوں عاشق و مستان
ہوئی مستان عاشق پہلوں

ان تینوں شعروں میں دوسرا مصرع پہلے مصرع
کا عکس ہے اور اسی صنعت کے قبیل سے یہ امر بھی
کہ ایک بیت کو تقدیم و تاخیر الفاظ سے کئی وزن
کریں۔ جیسے یہ مصرع۔

تباؤ مرے جانی ہوئے کیوں خفا مجھ سے
اس کا تعلق ہے۔ مفعول مفعول فاعل مفعول
وزن دوسرا۔

جانی تباؤ مرے مجھ سے ہوئے کیوں خفا
مفعول فاعل مفعول مفعول فاعل مفعول
وزن تیسرا۔

مرے تباؤ جانی خفا کیوں ہوئے مجھ سے
مفعول مفعول مفعول فاعل مفعول
وزن چوتھا۔

جانی مرے تباؤ مجھ سے خفا ہوئے کیوں
مفعول فاعل مفعول فاعل مفعول

(۳۲) صنعت القول بالموجب - بیان
موجب جہم کے کسرے اور فتح وہ دونوں طرح سے جائز
ہے مراد اس سے یہ ہے کہ کسی شخص کے کلام میں کوئی
لفظ واقع ہو تو اس لفظ کے معنی کو خلاف مراد
اس کہنے والے کے محمول کریں۔

لطیف - ایک امیر کی دولت سرا میں مفعول

رقص و سرور گرم تھی اور ایک زہری خوش
انسانی میں فیرت ناہید من صورت میں رشک و رش
زلیخا طبیعت مجنوں صفت اپنے تاج کی چکن مک
دکھا رہی تھی ہر ایک ساز اس اصول و قانون کے
ساتھ بچ رہا تھا کہ صوفیان صافی مذاق بخود
ہو کہ وہ میں آتے تھے و فور مذاق اور حصول
ذوق و شوق میں سروں کو جنبش گویا و غمخواری
ہو گئی تھی۔ سارنگیوں کی آواز خوش انداز
پر عاشق زار دھکا دھکا دست و خشت سے اپنا
گر بیان تابداں تار مار کرتے تھے اور طبلے
کی تھاپ پر دائیں بائیں کے لوگ عالم حیرت
میں بیٹھے تھے حالت رقص میں اس ماہ تمام
کا کبھی آگے بڑھا اور کبھی پیچھے ہٹتا اور ہاتھ
دراڑ کرنا اور چکچک پیر لینا اور سمٹ کر بیٹھ
جانا دل ہائے عشاق کو تہ و بالا کرتا تھا اتفاقاً
ایک جوان پری پیکر زلیخا شامل شیریں خصال
اس محفل میں ناز و انداز سے سچ و سچ بنائے بیٹھا
تھا اس نتیجہ کا دل اس شمع جال پر باغ پر جانے
کے قربان ہوا اور ذرے کی طرح اس خود شہید
آسمان خوبی پر دل و جان سے فریفتہ ہوئی باہر
بار اس کے منہ کو تکتی اور لاکھ جی سے اس پر
خدا ہو کر اس کے خط و حال کا تماشا دیکھتی اہل
محفل میں سے ایک شخص یہ حال دیکھ کر صاف
تار گیا اور چرب زبانی سے بولا کہ بی بی جی
آپ کی تو آنکھ لگ گئی یہ مسکرا کر لبی کیا بھیجے
صاحب خیر آئی ہے۔ اس شخص کی مراد آنکھ لگ
گئی کہنے سے یہ تھی کہ تم عاشق ہو گئیں مگر
مغینہ نے اخفائے حال کے واسطے اس بات
کو خواب کی طرح لے جا کر اس نے مانجے اب

دیا کہ خیر آئی ہے مثال نظم کی۔
آنکھ لگتی ہے تو کہتے ہیں کہ خیر آئی ہے
آنکھ اپنی جو لگی چہن پہنچ رہی نہیں
لوگوں کی مراد آنکھ لگنے سے خیر آنا ہوتی ہے
اور قائل نے آنکھ لگنے کے معنی عاشق ہونا
لئے ہیں۔

(۳۳) صنعت استیجاب لعل بینی
کئی لیل سے کلام کو مدلل کرنا اور اس کی دو
صورتیں ہیں۔ پہلی صورت یہ ہے کہ شکلین
کے کلام میں نتیجہ مطلوب کا حاصل ہونا کیونکہ
شکلین کا کلام دلیل اور برہان پر مشتمل ہوتا
ہے اس قسم کو مذہب کلامی کہتے ہیں عرض
کہ صنعت ہونا اس کا اس وجہ سے ہے کہ دلیل
یا اہل کلام کے طریق پر لائی جائے اور اہل کلام
کے طریق پر لانے سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ دینی
کی صورت قیاس استثنائی یا افتراقی کے طور
پر ہو کہ حق کے مقامات کے تسلیم کرنے سے
عقلی طور پر مطلوب کا تسلیم کر لینا لازم آئے
ہے چھت اس طرح نہ لائی جائے کہ قیاس
استثنائی یا افتراقی کی صورت اس سے
پیدا ہو سکتی ہو وہ صنعت مذہب کلامی
میں داخل نہ ہوگی لیکن مراد اس سے کہ حجت
اہل کلام کے طریق پر ہو یہ ہے کہ اس کو اس
کلام سے دلیل استثنائی یا افتراقی کی صورت
پر مقامات کا ترتیب دینا صحیح ہونہ یہ
صورت بالفعل بھی پائی جاتی ہے۔

دنیا میں پڑا شود ہے شکر شکنی کا
شیریں جو تخلص میں ہوا نام ہمارا
اس شعر سے مطلوب اس طرح ثابت ہوا

ہو کہ دنیا میں تعلق محول ہونے پر اکا کلمہ ہو شود و شروع ہو و طبع
خیر زانی شکر شکنی کا مرکب تقدیری اضافی تعلق یعنی معاش
الیہ موضوع قضیہ حلیہ فایضہ ہتہ اودہلی اس پر معرہ آئینہ
قیاس خزان حلی شکل ہی اندھیری اور چو تھی سے ادا خانا
اس لعل پر لفظ ہو تو اس تقریر پر مثال معرہ تالی ہو
اس نے کہ نام ہمارا شیریں تخلص ہوا اور یہ قضیہ حلیہ رشتہ شہید
صغری ہوا اور شیریں تخلص کی شکر شکنی کا شور دنیا میں بڑا ہو
کبریا اور شکر شکنی کا شور دنیا میں بڑا ہو
پڑا اور ترقیب شکل ثبات کے اس طرح جو شیریں تخلص نام
ہمارا ہوا اور شیریں تخلص کا شور دنیا میں بڑا ہو۔ کبریا
نتیجہ ہمارے نام کی شکر شکنی کا شور دنیا میں بڑا ہے۔
اور تقریر شکل ہمارے نام کی اس وضع پر ہے

شیریں تخلص نام ہمارا صغریٰ اور شکر شکنی
کا شور دنیا میں بڑا ہے شیریں تخلص کا
کبریا نتیجہ ہمارے نام کی شکر شکنی کا شور
دنیا میں بڑا ہے اور یہی مطلوب تھا۔
شہید کیا صنعت سخت جگر اچھریں
جب تک کہ جو کہ معصوم ہو جز معصوم مرتج
شاعر نے اپنا مطلب یوں ثابت کیا ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
معصوم ہیں اور حضرت امام حسین ان کا
جز ہیں اور معصوم کا جز معصوم ہوتا ہے
تو نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام
بھی معصوم ہیں۔

اور دوسری صورت یہ ہے کہ جو کلام
تمثیل پر مشتمل ہو اس کو مذہب فقہی کہتے ہیں
فقہاء یعنی علمائے اصول اپنی اصطلاح میں
اسے قیاس بلتے ہیں تمثیل میں استقراء اور
قیاس منطقی کچھ کچھ دونوں پا جاتے ہیں

اس کو کمال استغناء و کجود استغناء میں برکت
 سے کثرت پر دلیل لاتے ہیں۔ مثلاً جب چند مرتبہ
 ہم نے دیکھا کہ جب ایک امر ہوتا تو اس کے ساتھ
 فلاں صورت بھی ہوتی ہے پس اس سے ہم نتیجہ نکال
 لیتے ہیں کہ اس قسم کی عینی باتیں ہیں سب ہمیشہ
 اسی طرح ہوتی ہیں اور ایک عام قاعدہ ان
 سب باتوں کے واسطے نکلی آتا ہے چنانچہ ہم کہتے
 ہیں کہ سبب و لوازم چاندی و غیرہ جب خوب گرم
 کئے جائیں تو پگھل جائیں پس قاعدہ عام یہ نکلا کہ
 دھاتیں پگھل جاتی ہیں۔ دوسری مثال ہم نے دیکھا
 کہ کھانے بھینس بکریاں اور سینگ دالے جانور
 جگایا کرتے ہیں۔ پس قاعدہ عام نکلا کہ سینگ دالے
 جانور جگایا کرتے ہیں۔ قیاس میں کئی کے فریے
 سے جزئی پر حکم صادر کیا جاتا ہے اور یہ کتاب
 استغناء کے برعکس ہے۔ استغناء سے ہم کو یہ بات
 معلوم ہوتی ہے کہ فلاں چیزیں زہر دار ہیں پس
 پس اس عام قاعدہ سے جو ہم کو معلوم ہوا ہے
 یہ حکم نکالیں گے۔ اگر ان زہر دار چیزوں میں سے
 کوئی بھی کسی شخص نے کھالی تو اس پر زہر نے اثر کیا
 ہو گا اسے قیاس کہتے ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی نیا
 جانور سینگ دار کہیں ملے تو ہم اسے کھائے ہوئے
 کہ یہ جگایا کرنے والا ہے کیونکہ یہ عام قاعدہ میں
 استغناء سے معلوم ہو چکا ہے کہ سینگ دار جانور
 جگایا کرتے ہیں۔ غرض کہ قیاس کلی سے جزئی پر
 دلیل لانے کو کہتے ہیں اور استغناء جزئی سے کلی پر
 دلیل لانے کو کہتے ہیں اور تشکیلی جبریت سے
 جبریت تمامیت کی جاتی ہے یعنی ایک چیز سے دوسری
 چیز پر جو حالہ دیا جاتا ہے۔ مثلاً کوئی نتیجہ نکالے
 کہ فلاں مشرک کا انجام برا ہو گا کیونکہ ابو جہل

مشرک کا انجام برا ہوا۔ یہاں پر استغناء اور
 قیاس دونوں پائے جاتے ہیں کیونکہ تشکیلی اور
 مشرک سے استغناء کے طور پر یہ بات نکلتی ہے کہ کلی
 مشرکوں کا انجام برا ہوتا ہے پس چونکہ یہ آدمی مشرک
 ہے اس سبب سے اس عام قاعدہ سے قیاس
 کے طور پر یہ بات نکلتی ہے کہ اس کا انجام برا
 ہو گا یہ طریقہ دلیل لانے کا بہت صاف اور صحیح
 ہے کہ حاجت اور مثال لانے کی یہاں پر نہیں ہے
 مگر جب تک وجہ مناسبت جس کو علت اور وجہ
 مابین کہتے ہیں قطعی نہ ہو تمثیلی یقین کا فائدہ نہیں
 بخشتی۔ جب علت قطعی ہوتی ہے اس وقت
 قیاس کی طرف رجوع کر کے یقین کا فائدہ دیتی
 ہے جیسے کہیں بھنگ حرام ہے اس وجہ سے کہ
 مسکروا اور ہر مسکر حرام ہے پس علت حرمت کہ
 مسکر ہے جو غرض تھا۔ نہ سبب نہ میلان نہ بوجہ
 کہ اور چیزوں میں بھی جو ملالی ہیں پائے جاتے
 ہیں لہذا یقین نہ ہو کہ نشہ بوجہ حرمت کے ہے
 جو غرض تھا اور یہ علت قطعی ہے۔ قیاس ایسے
 دو قسموں سے بنتا ہے کہ ان کے مان لینے سے
 ایک دوسرا تضاد لازم آجائے اور اس دیگر
 قسم کے نتیجہ کہتے ہیں اور پہلے دو مضامین کہلاتے
 ہیں۔ بھنگ مسکر اور ہر مسکر حرام ہے۔ دو قسمیں
 ہیں کہ جن کے مان لینے سے یہ نتیجہ لازم آیا کہ
 بھنگ حرام ہے۔

ہم آپ کے کہنے سے جو نکلے تو جب کیا
 آدمی بھی جوئے غلام کی تعمیر سے باہر نکلتا ہے
 غلامیت لازم وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ
 کسی معصون کا ایک زبان سے دوسری زبان میں
 قصداً ترجمہ کرنا اور حمایت لغم و مود و نصیب

کی رکھنا صنائع معنوی میں داخل ہے اور نام اس
 کا صنعت ترجمہ ہے۔
 شہداء نے سعدی کے قصیدہ فارسی کا ترجمہ
 اردو میں کیا ہے کہ ایک ایک بیت کا ترجمہ ایک
 ایک بیت واقع ہوئی ہے۔ اسی کا مطلق یہ ہے۔
 تراز کوئے اجل کے فراد خواہ بود
 ترجمہ اجل کے کوچے میں تیرا گوار ہو دے گا
 قرار گاہ تو مدار بقدر خواہ بود
 ترجمہ ترا قرار بدار لغت۔ اور دوسرے گاہ
 (۳۴) صنعت استنباط (یا) الاستنباط
 مدوح کی تعریف اس لفظ پر کریں کہ اس سے معنا
 دوسری تعریف اور ثابت ہوتی ہے۔
 تو ہے کہ تو نے دوش بنی پر قدم رکھا
 بت توڑ توڑ مشرک کی صورت دیکھا
 اس سے دو معنی نکلیں ایک جنوں کا توڑنا
 اور دوسرے مشرک کا نشانہ۔

(۳۵) صنعت ادا و مارج۔ یعنی کلام سے دو
 معنی حاصل ہوں اور تصریح دوسرے معنی کی نہ کی
 ہو یہ نسبت استنباط کے عام ہے یعنی استنباط
 سے تو یہ مراد ہے کہ ایک طرح سے دوسری طرح
 پیدا ہوا اور ادا و مارج میں طرح کا ہونا کچھ ضرور
 نہیں اور ایام و ادا و مارج میں بہ طریق کہ ایسا
 میں ایک لفظ دو معنی رکھتا ہے جیسا کہ ادیبان
 کیا جا چکا ہے اور ادا و مارج میں پورے کلام کے
 دو معنی ہوتے ہیں اور تو جیہ معنی عقلی الضمیر
 اور ادا و مارج میں بھی فرق ہے یعنی وہ نسبت ادا و
 کے خاص ہے اس لئے کہ اس میں ایک کلام سے
 ایسے دو معنی پیدا ہوتے ہیں کہ دوسرے معنی پہلے
 معنی کی ضرورت ہوتے ہیں چنانچہ اس کے بیان میں معلوم

ہوا اور ادراج میں ایک معنی دوسرے معنی کا ضد نہیں ہوتے۔

کیونکہ اس بات سے رکھوں جان عزیز
کیا نہیں ہے مجھے ایاں غمزہ
ایک معنی تو ہیں کہ اس سے جان عزیز رکھوں گا
تو وہ ایمان لے لے گا اس لیے جان کو عزیز نہیں
رکھتا تاکہ ایمان نہ کھ جائے۔ دوسرے معنی یہ ہیں
کہ اس بات پر جان قربان کرنا جہن ایمان پر پھر
اس سے جان کیونکر عزیز رکھی جاسکے۔

(۳۶) صنعت مبالغہ - یعنی کسی امر کو
شدت و صنعت میں اس حد تک پہنچا دینا کہ اس
حد تک دس کا پہنچا محال ہو یا بعید ہو تاکہ سننے
والے کو یہ گمان نہ رہے کہ اس وصف کا اب
کوئی مرتبہ باقی ہے۔ اور مبالغے کی تین قسمیں ہیں
تبلیغ، اغراق، فلو۔ تبلیغ اسے کہتے ہیں کہ
مذہب میں کسی امر کا اتنا ایک پہنچا دینا عقل و
عادت کے نزدیک ممکن ہو۔

وعدہ شام پر کی ہم نے حبشہ جاگے محج
وہ اسی وقت نہ آتے اگر آنا ہوتا شہد
یہ بات عقل و عادت کی رو سے ممکن ہے کہ
حاشق اپنے مشرق کے انتظار میں رات بھر
جاگے۔

اغراق اسے کہتے ہیں کہ مبالغہ قریب عقل
مہیا عادت ہو۔

فلو کہنے وہ حد میں ہے
بیکہ ل رسم و راہ جو پانی

مکن پر حیرت یا گو سفید دینہ کو نہ مارے اور
حافظت کرے مگر حادقہ یہ بات محال ہو۔

غلو ایسے مبالغے کو کہتے ہیں کہ عقل و قیاس

اور برہمی ابطال اور عقل و عادت دونوں کے
نزدیک متضاد اور محال ہو۔ مبالغے کی یہ قسم تاویل
ہے۔

برق پہنچے نہ کہیں دوڑ میں ہزارہ رکابہ
گرد کی طرح رہے شا کے پیچھے صرصر
برق دھوا کا گھوڑے سے رہا حادث عقل
دونوں کے نزدیک محال ہے۔

(۳۷) صنعت تعجب - کسی چیز پر تعجب ظاہر
کریں کسی مادہ سے اور ظرف کے واسطے۔

زخم کھایا نہ ہر کھایا بھی تو کچھ ہوتا نہیں
دیگر گری مرگ کو کیا جانے کیا ہے عیا
موت کے نہ آنے پر تعجب ہے اور گرائی جانے پر
مبالغہ۔

(۳۸) صنعت جامع التامین - یعنی
ایسی عبارت یا فقرہ یا مصرع ہو کہ اس کو پڑھیں
تو دونوں زبانوں میں معلوم ہو جیسے یاد آ جائے تو
بتر ہے۔ یہ فقرہ فارسی اور اردو دونوں زبانوں
میں معلوم ہوتا ہے اور معنی بھی دیکھا ہے فارسی
میں الف مقصورہ ساکن سے پہنچا ہوئے کے اسے
یا تیری جگہ بتر ہے۔

فالکہ تم جو مجھے نزع میں یاد آئے نظر
بھ نہ یاد آئے سخن اور نہ یاد آئے نظر

(۳۹) صنعت ذوق و ہمت - کلام کو بقتدار
صورت و مدنی کے بغیر لفظ لفظ کے دونوں زبانوں
میں پڑھ سکیں۔ مرزا غالب اپنے ایک خط میں لکھتے
ہیں: تازہ منہ بستر بارہ سے بستر - عربی و فارسی
میں اردو ہندی میں بھی یہ صنعت جاری ہوتی
ہے مثلاً عربی ات بانی و باب بیت جانی
یعنی تحقیق مکان کے دروازے کا بنانے والا ہے

پاس آیا - ہندی میں ان پانی پانی بیت جانی
(از رسالہ عبدالواسع)
(۴۰) صنعت ذوق و ہمت - کلام پر بغیر لفظ
حرکات تین زبانوں میں پڑھا جائے۔ جیسے یہ
فقرہ -

عربی - جیتی خود ترید - یعنی خوبصورت
نازک اندو جوان عورت میرے گھر آنے کا ارادہ
رکھتی ہے۔

فارسی - جیتی خود ترید - ہندی - جیتی خود ترید
(از رسالہ عبدالواسع)
اس صنعت کو محفل لغت بھی کہتے ہیں۔ بعض
نے ان تینوں صنعتوں کو صنایع لفظی میں داخل
کیا ہے۔

فارسی - اس بحث سے ایک اور صنعت نکلتی
ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک زبان کے شاعر کو کسی
لفظ بدل جائے تو وہ شعر دوسری زبان میں
ہو جائے لیکن مطلب میں فرق نہ آئے بشرطیکہ
وہ لفظ پہلے لفظ کا ترجمہ ہو۔

شاعر سچہ مرعوب بت محفل پسند آیا
تاشائے بیک گفت برون مرعوب پسند آیا

اگر دونوں مصرعوں سے لفظ آیا نکال کر اس کا
ترجمہ آدھ دیا جائے تو شعر فارسی کا ہو جائے گا۔
(۴۱) صنعت ترجمہ اللفظ - ایک لفظ
کے بعد دوسرا لفظ ایسا لادیں جو اس کا ترجمہ ہو اس
کی دو صورتیں ہیں۔

پہلی صورت یہ کہ بجا لطف کے پہلے کا ترجمہ ہو
کہتے تھے پیار میر قہ نہ ہوئے ہزار حیف
اب جسکے ہیں سوز سوز یعنی سوزا جلا کر
ابتدا میں میر محمد سوز میر تخلص کرتے تھے بعد کو سوز

اختیار کیا اس ترجمے میں بھی یہ لطیفہ ہو کہ ان کے دونوں زمانوں کے شخص کی طرف اشارہ ہو۔

دوسری صورت یہ ہو کہ محولی طور پر ترجمہ ہو۔

لیتا ہوں کتب علم دل میں سبق ہنوز

لیکن یہی کہ رفت گیا اور برد تھا غائب

(۲۲) صنعت سلسل - لغت میں سلسل سے

ہوئے کے معنی میں یہی اصطلاح میں مراد اس سے

یہ ہے کہ شاعر چند الفاظ لے ہوئے لائے پھر آگے

جا کر ان کو دوسرے معانی کے ساتھ لائے۔

ہے آج جو یوں خوشنما نور سحر رنگ شفق

پر تو ہے کس خورشید کا نور سحر رنگ شفق

حسن گل ہفتاب نے جوش گل سیراب نے

کیا باغ میں چپکا دیا نور سحر رنگ شفق

دیکھے مہن میں بڑ گل آلودہ شبنم جو گل

نخلت سے پانی ہو گیا نور سحر رنگ شفق ذوق

شاعر مصرع اول میں نور سحر رنگ شفق کو

شخص یا پھر اگلے مصرعوں میں ان دونوں لفظوں

کو ہر ایک جگہ علیحدہ علیحدہ معانی کے ساتھ لایا ہے۔

(۲۳) صنعت تقسیم سلسل - مراد اس

صنعت کا یہ ہے کہ شاعر ایک مصرع یا ایک بیت

میں چند چیزیں درج کرے دوسرے مصرع یا

بیت میں چند لفظ لائے کہ ہر ایک کی تطبیق

مناسب ہو جائے۔

تیری مجلس میں زہرہ و کیمیاں

اک دعا کو دم ہے غم سنگار (معیار الباقی)

(۲۴) صنعت ابداع - لغت میں ابداع

بائے سحرہ کے سکون سے ایجاد کرنے اور نیا

بنانے کے معنی میں ہے۔ اصطلاح میں اسے

کہتے ہیں کہ شعر میں معنی خوب امداد افاد

مخوب لائے۔ اگرچہ پوچھو تو حقیقت میں

یہ کوئی صنعت نہیں بلکہ استادوں کا کلام

ہی ایسا ہوتا ہے۔

لاؤ کہ نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں

ترہ ہے مرغ قبلہ نا آشیانے میں سودا

مراسیمہ ہے مشرق آفتاب رخ ہجران کا

طلوع صبح کھتر چاک ہو میرے گریباں کا

یاد رکھو کہ صنعت ابداع جو صنائع لفظی

میں نہ کو رہتی وہ یا بے تھانی سے ہے

بدائع الافکار کے مولف نے غلطی کی ہے کہ با

مصرعہ کے ساتھ ابداع لکھ کر اور اس کے

لغوی معنی بتا کر تعریف ابداع بیابان تھانی

کی کر کے ثنائیں اس کی دی ہیں۔

(۲۵) صنعت سحر حلال - یہ جو بیت

کے اندر ایک لفظ یا زیادہ جو لفظ ہر کلمات

سابقہ کا تتمہ ہو اور کلمات آئندہ کے مقدمہ

سے شمار ہو سکے لائیں۔ سحر حلال اسے

یوں کہتے ہیں کہ سحر میں عجیب و غریب چیزیں

ظاہر کی جاتی ہیں اور شعر میں اسے حرام

قرار دیا گیا ہے۔ لیکن اس موقع پر اس لفظ

کا لانا سحر کاری سے شائبہ لکھا ہو کیونکہ

اس کے سننے سے طابع کو قبح ہوتا ہے اور

بوجود اس کے حرام نہیں شعر میں حلال ہے

غرض کہ ایسا لفظ بے نزہہ جادو کے ہوتا

ہے۔

پر تھا ہو شراب پی کے لاجل

ناظم زہدوں میں پاؤں پاؤں

لفظ کا حمل سحر حلال ہے۔

خط بڑھا زلفیں بڑھیں کمال پڑھی گئی ہے

حسن کی سرکاری جتنے بڑے ہندو بڑے ذوق

لفظ سرکار سحر حلال ہے۔

(۲۶) صنعت موقوف - ست میں موقوف

بھرا یا گیا اور تھا مانگیا کے معنی میں ہے۔ اصطلاح

میں یہ ہے کہ ایک مصرع یا شعر کا مضمون دوسرے

پر موقوف ہو۔

آجے دکھائے جب اس دل رنجو نے

دانتوں میں تنکا لیا خوشہ انگوٹھے ذوق

(۲۷) صنعت تصلیف - لغت میں تصلیف

کہتے ہیں شہنشاہ مارنے کو اصطلاح میں مراد ہے کہ

شاعر اپنے حق میں نہایت مباغثہ اور تعلی کرے

اس گلستان سخن کی زریب ذہنیت کے لئے

اے چمن پیرا ہوئے چنے چنے کھجور کے پھول

جو شا تھا وہ ہی دیکھا ہم نے نجی دلفی

بہل بزم سخن ہو نطق کی مجلس کے پھول

(۲۸) صنعت سلب - ایجاب - ابی جلال

حسن بن عبد اللہ نے کتاب مناقبت میں لکھا

ہے کہ سلب و ایجاب یہ ہے کہ کلام میں ایک

شے کی نفی ایک وجہ سے اور اس کا ثبوت

دوسری وجہ سے ہو۔

نیم ہیں اس نے گر چھوڑا کلیبا غم نہیں

پر یہ غم ہے اعتبار دست قافی لکھا گیا کلیبا

قاتل نے غم کی نفی نیم ہیں چھوڑنے کی وجہ

سے کی ہے پھر غم کو ثابت اس وجہ سے

کیا ہے کہ قاتل کی ضرب کا اعتبار جاتا رہا۔

جو عقدہ دشوار کہ کوشش سے نہ داپہ

تو وہ کرے اس عقدے کو سر بھی باختار غائب

اول عقدے کی کوشش سے داپہ کرنے کی

نفی کی ہے پھر اس عقدے کے مدد و رحمت

اشارے کی وجہ سے کہنے کا اثبات کیا ہے۔

(۴۹) صنعت کلام جامع۔ یعنی شاعر

افسوس بتاسف و غم در سنج دشکایت ایام
اور اپنی نکالیف بیان کرے چنانچہ شہر آشوب
اندوہر آشوب اسی معنوں میں ہوتے ہیں۔

زدال پر جو ہوا بزم شادی اختر

رہ نہ تخت سلیمان نہ تاج اسکندر

اک اندکار جواری کی پرتعاشی سے

تمام گنجھ شادی ہو گیا ابتر نثار کنگر

(۵۰) صنعت ایراد مثل دیا ایراد مثل

یہ ہے کہ شعر میں مثل کو باندھیں۔

جک دان میں بچا جاتے ہیں وہ گولی کی جوت

میں نادانی ہے اس کی آنکھ کا تل دیکھنا

دراں یار سے خیمے کو دھوے

شل تک ہے کہ چھڑا نہ بڑی بات

(۵۱) صنعت استخرا م۔ ایک لفظ یا

کلام میں وہی جس کے دو معنی ہوں اور ان

میں ایک معنی مراد ہوں پھر اسی کلام میں بسبب ضمیر

کے پھرنے کے دوسرے معنی بھی اس لفظ کے لیے

جادیں۔ مولوی غلام بھی بہادی میرزا اور سارے

کے حاشیے میں لکھتے ہیں کہ صنعت استخرا م اس

صورت میں محسنات تہذیب سے ہمکرا۔ دریافت

ہونے کے لیے کوئی قرینہ بھی پایا جائے۔ اور

یہ بھی یاد رکھو کہ لفظ کے دونوں معنی عام ہیں

اس سے کہ حقیقی ہوں یا مجازی یا مختلف

ہوں یعنی ایک حقیقی ہوں دوسرے مجازی

نہ اس گلی سے اڑا اے صبا خبار مرا شاق

کہ اس کا خاطر دلدار میں کبھی گھر تھا بوردار

اول مصرع میں خبار سے خاک مراد ہے پھر

دوسرے مصرعے میں اسی خبار سے کہ مدت مراد

گئی ہو اور یہ معنی ضمیر غائب کی وجہ سے لیے

گئے ہیں۔ پہلے معنی حقیقی اور دوسرے مجازی۔

(۵۲) صنعت الہزل لندی پر اد

بہ الجحد۔ ہزل (بالفتح) بمعنی سخن بیہودہ

اور مسخرگی اور جہد (بالحس) ہزل کی ضد ہے

لغوی معنی اس کے ہیں کہ ایسی ہزل جس سے

جہد مقصود ہو اور اصطلاح میں یہ ہے کہ کلام

بظاہر مسخرانہ و ہزلیانہ ہو لیکن مراد اس سے

ہزل نہ ہو بلکہ کوئی اور امر مقصود ہو استعرا

میں اور اس میں فرق یہ ہے کہ استعرا میں ظاہر

جہد ہوتی ہو اور باطن میں ہزل ہوتی ہو اور

اس میں ظاہر میں ہزل ہوتی ہو اور باطن میں

جہد مقصود ہوتی ہو۔

ہزاروں برس کی بڑھ چیا یہ دنیا

مگر تاکتی ہے جاں کیسے کیسے ابتر

(۵۳) صنعت تلحیح۔ جس کو تلمیح بھی کہتے

ہیں اور یہ مناسب نہیں اس لیے کہ تلحیح میم کی

تقدیم سے لام پر شے تلحیح کے لانے کے معنی میں

ہے جیسے تشبیہ و استعارہ میں اور تلحیح تقدیم

سے نیم پر کسی چیز کی طرف نظر کرنے کو کہتے ہیں

پس یہی خاص ہیں اس لیے کہ شے تلحیح کا لانا

عام ہے کسی شعر یا فقرے یا مثل کی طرف نظر کرنے

سے تلحیح انتقاج میں تلحیح کو ان چیزوں کے

ضمن میں لکھا ہے جو سرقات شعر سے افعال

رکھتی ہیں اور یہ مناسب نہیں اس لیے تلحیح میں

عیب کی کوئی سی بات ہے۔ اطول یہ جو بیان

کیا ہے کہ سرقات شری کے ساتھ اس کو جو جج

کیا ہے تو جامع ان میں یہ ہے کہ دونوں ان

چیزوں میں سے ہر جن سے مزید احتیاط واجب

ہے۔ مگر یہ جامع نہایت رکیز ہو پس رائے

انھیں لوگوں کی درست ہو جنھوں نے اسے ضائع

میں شمار کیا ہے۔ بہر صورت یہ صنعت اس طرح

ہے کہ شاعر اپنے کلام میں کسی مسئلہ مشورہ یا کسی

فقرے یا مثل ضائع یا اصطلاح نجوم وغیرہ کسی

ایسی بات کی طرف اشارہ کرے جس کے بغیر

سہولت ہوئے اور بے گنجے اس کلام کا مطلب

اچھی طرح سمجھ میں نہ آئے۔

عاشق اس غیرت بقیس کا ہوں میں آتش

بام تک جس کے گھبی مرغ سلیمان نہ گیا

اس شعر میں اشارہ ہے قصہ بقیس کی طرف

جو بعض کلام الہی میں مذکور ہے۔ جہد کا خبر دنا

اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا خط بقیس الیہ

تک ساتھ ساتھ پانچا اور پھر بقیس کا حاضر ہونا

یہ مشہور ہے۔

(۵۴) صنعت نسبت۔ دو مخالف چیزیں

کے درمیان مناسبت بیان کرنا جیسے کوئی پیچھے

کہ کوئی اور آتش بازی میں کیا نسبت ہے۔ جواب

دنیا چاہیے کہ چرخ۔ یعنی یہ ایک چیز ایسی ہے کہ کوئی

میں بھی ہوتی ہو اور آتش بازی میں بھی ایسے ہی

اگر چہ جیسے کہ خبر دق اور ہوا جن اور فرنگی میں

کیا نسبت ہے تو جواب میں کہنا چاہیے کہ کوئی

اس لئے کہ کوئی خبر دق میں بھی ہوتی ہو اور کوئی

مہاجروں کی بھی ہوتی ہے اور کوئی صاحب گ

بھی ہوتا ہے۔

نسبت وہ جو آدم سے ہو ہاتھ کو سر گیا

کچھ سوچ کے بتاؤ کہ اس میں کلائی

(۵۵) صنعت ذو سخمہ۔ یعنی دو باتوں

کا ایک جواب دینا۔
 ساغر پایا ساکیوں؟ گدھا ادا ساکیوں؟
 جواب :- لوٹا نہ تھا
 گھوڑا اڑا کیوں، پان سڑا کیوں۔ پھیرا نہ گیا
 (ماخذ از ہجر الفصاحت)
 صنعتی :- پیشہ وارانہ بحیثیت صنعت فارسی ترکی فصیح و راجح
 محل صن۔ کھنڈ کے امر کی نفاست مزاج کی وہ
 سے یہاں کے تنویدیوں نے صنعتی اصول پر پاؤں کو
 یہ ترقی دی کہ یہاں کے پان سب جگہ سے بڑھ گئے
 (قدیم ہندو ہنرمندان اودھ)
 قول فیصل :- اس کے ایک معنی صنعت والا صنعت
 کی طرف منسوب بھی ہیں جیسے کانچہ بہت بڑا صنعتی
 شہر ہے۔
 صنعت :- (دبا کسر) نوع، جنس، قسم، عربی،
 سوت، فصیح، و راجح۔
 محل صن۔ و امجد علی شاہ کا کلام ہر صنعت میں
 موجود ہے۔ فزلی، سلام، امر شیر، مشنوی، قصیدہ
 وغیرہ کے علاوہ شرکی کتاب میں بھی ہیں۔۔۔۔۔ شاید یہی
 کوئی بادشاہ اتنی تصنیفیں چھوڑ گیا ہو۔
 (قدیم ہندو ہنرمندان اودھ)
 قول فیصل :- صاحب فرنگ آصفیہ کہتے ہیں کہ
 بعض لوگوں نے صنعت کی یہ تریف بھی کی کہ انواع
 موجودات میں سے ہر نوع کی قسم کا نام صنعت ہے
 خلا جہان جنس ہے اداس کے انواع اور صن
 گھوڑا، بلی، انسان وغیرہ میں جس طرح اقسام
 جنس کو انواع کہتے ہیں۔ اسی طرح اقسام انواع
 کو صنعت کہتے ہیں مثلاً اصناف نوع اسپتہ کی
 عربی، کوہی، کچی وغیرہ جو اور اصناف نوع انڈیا
 چینی، اردی، ہندی، عربی، حبشی وغیرہ۔ صاحب

تاجوس الاغلاط لکھتے ہیں کہ بالفصح صنعت بھی آیا
 ہے۔
 صنم :- بت و مورتی، قالب، کمری یا پتھر
 دھات یا مٹی وغیرہ کا بنا ہوا مجسمہ۔ عربی، مذکر
 فصیح، و راجح۔
 عرب پر سے بت کدے میں یا صنم آیا
 کہے میں پکارا بھی یا قاضی حاجات عزیز بکھو
 قول فیصل :- اس کی اردو جن دونوں کے ساتھ
 صنوں ہے۔
 بڑے بڑے صنوں کو بگاڑنے والے
 کھڑے کھڑے درخبر اکھاڑنے والے عشق
 صنم :- عشق، محبوب، دلدار، فارسی مذکر
 فصیح، و راجح۔
 جو حیلے صنم تجھ میں ہم دیکھتے ہیں
 خدا کی حسدائی میں کم دیکھتے ہیں
 قول فیصل :- بند فرنگ آصفیہ۔ چونکہ بت
 ہر طرح سے سڈول اور قاسب اعصاب میں نہایت
 خوش وضع ہوتا ہے اس وجہ سے اہل فارسیوں
 ان کی تقلید میں اردو والے مجازاً عشق کے معنی
 میں استعمال کرنے لگے۔
 صنم :- مرشد، پیر، خدائے تعالیٰ، فارسی
 مذکر، مترک۔
 نہیں دیکھا ہے لیکن تجھ کو پہچاننا ہر آتش نے
 بجایا ہے اے صنم جو تجھ کو دعویٰ ہو غلطی کا۔
 صنم آمد :- ایک کھیل کا نام۔ اردو۔ مترک
 اے بت کن اگر ہوتا تجھے شوقِ دین
 کہے میں حاجی صنم آمد مقرر کھیلتے تیر
 قول فیصل :- صاحب فرنگ آصفیہ نے لکھا کہ
 کہ اس کھیل کے قواعد میں ایک مختصر رسالہ بھی

سید حسین شاہ صاحب حقیقت کی تصنیف سے یادگار
 زمانہ ہے جس کا نام صنم موصوف نے صنم کردہ حسین
 تجویز فرما کر سن ۱۲۰۹ھ میں تیار کیا اور سن ۱۲۱۶ھ
 میں ۲۲ صفحات پر مطبع مصطفائی میں چھپا۔
 اس کھیل کو اس طرح کھیلتے ہیں کہ چند ہم عمر
 باہم مل کر ایک جگہ بیٹھ جاتے ہیں اور دائیں بائیں
 سے حرف الف کا دورہ شروع ہوتا ہے ان میں
 سے ایک کہتا ہے کہ صنم آمد، دوسرا اسی سے پوچھتا
 ہے، از کجا، وہ کہتا ہے از احمد نگر، طرفین آخر
 تک اس سے اسی طرح سوال کئے جاتے ہیں اور
 وہ ہر ایک کا جواب دیتا جاتا ہے۔ جب الف کا
 دورہ ختم ہو جاتا ہے تو ب کا دورہ شروع
 کرتے ہیں اور اسی طرح ی تک لے جا کے ختم
 کر دیتے ہیں۔ اگر کوئی ایک چیز کا جواب دینے
 میں بھی عاجز نہ ہو سکتا ہے تو اسے اس طرح
 شرمندہ کرتے ہیں کہ جس حیوان کی چاہے بولی
 بولتے ہیں بعض لوگ الف جین، جا، ہا،
 سین، صاد، ذال، ژا، ضاد، ظا کا فرق
 نہیں کرتے اور زویر، شیرینی وغیرہ جاتے ہیں
 سو پوچھ بھی لیتے ہیں مثلاً بیاں ایک سوالی
 کو کہے اس کا جواب بھی لکھا جاتا ہے۔
 صنم آمد :- از کجا؟ از احمد نگر۔ کیا سرود؟
 ب آگرہ سرچہ سوار است؟ اشتر، چ پو شیدہ
 است، اچلن۔ در دست چہ دارد؟ انگشتی
 چہ می خورد؟ انگور۔ چہ می نوشد؟ آب،
 چہ میراید؟ امین کلیان۔ شرے ہم یاد دارد؟
 آری؟ چہ ہے جس زبان کا شر پڑھے اختیار
 اے باد اگر بگلشن احباب بگریزی
 ز بہار عرصہ وہ بر جانایں بیام

آج بیاض و سبب و سار دل میں کچھ آئی ہیں
جام سے بھی سبز ہے اور ہے گھٹا پانی کچھ
آپا سے نین میں پلٹے ہاتھ تو کھولوں
نہ میں دیکھوں اور کون نہ تو ہے دیکھے ہو
کہ ام شل ہم یاد دارد آری۔ آمدن بہ ارادت
رفتن بہ اجازت۔ کلام حیاتاں ہم یاد دارد
اٹھے تو اک و تک ٹھادے مجھے تو کھڑے
جادے تو اندھیری لاد آدے تو کھڑے پہلی
ڈانک۔ پس اسی طرح ہر حرف کے سوال کے
جاتے ہیں۔ اس کو صنم کا کہیں بھی کہتے تھے
کچھ داغ جوانی میں نہیں عشق کا جھکا
نعلی میں بھی ہم کہیں جو کھیلے تو صنم کا جرات
صنم پرست۔ بت کو پوجے والا، پتھر کی موت
کی پرستش کرنے والا، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ
طبقة کی زبان۔

یہ دقت وہ جگہ میں صنم پرستوں کے
کنہ خد بہ دھرت پر رشتہ زندہ عزیز کندی
صنم پرستی۔ بتوں کی پرستش، پتھر کی سورتوں
کو پوجنا۔ فارسی ترکیب، مونث، تعلیم یافتہ
طبقة کی زبان۔

صنم تراش۔ بت تراش، بت بنانے والا
فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقة کی زبان۔
صنم تراشی۔ بت بنانا، بت تراشنا
فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقة کی زبان۔

خیال جن کا بہ شکل صنم تراشی تھا
تمام ان کے داعی قوی ہو گیا کندی
صنم خانہ۔ بت کدہ بت خانہ، فارسی
مذکر، صفت، راجہ

جہاں اسباب مل گئے کہ صنم خانے سے اتناں

تو فیصل کی کے ساتھ اسی کو صنم کہہ بھی کہتے ہیں۔
صنم کدہ چس۔ چین کا مشہور بت خانہ جہاں
کے بتوں کی ترغیب و ترغیب کے فارسی نے بہت گھسی ہے
شاید انھوں نے اٹلی کے بت نہ دیکھے ہوں گے فارسی
ترکیب، مذکر۔ (فرنگ آصفیہ)
صنم پرست (دل داد قبول) ایک دخت کا نام
ایک صنم کا مرد جس سے عشق کے قد کو تشبیہ دیتے
ہیں۔ عربی، مذکر، فصیح، راجہ۔

تھادے قد کا صنم پر جواب کیا ہوگا
یہ مصرع نظری انتخاب کیا ہوگا
قول فیصل۔ صنم پرست کے پھل کو دل سے تشبیہ
دیتے ہیں۔ اور صنم پرست کے پھل کو بھی صنم پرست کہتے ہیں۔

وہ ہی قد ہے مجھ سے طالب دلی
سرد کو شوق ہے صنم پرست کا داغ
اردو میں زبانوں پر لفظین صنم پرست ہے۔

صنم پرست خراہم۔ (کنایت) عشق، فارسی
ترکیب، تعلیم یافتہ طبقة کی زبان۔

قول فیصل۔ فارسی داں صنم پرست خراہم کو غلط
سمجھتے ہیں کہ یہ صنم پرست میں خراہم کہاں مگر حافظ
نے استعمال کیا ہے۔

چندوں بود کرتہ۔ بت تراش، بت تراشاں
کا یہ بجلوہ۔ صنم پرست خراہم
صنم پرست قامت۔ صنم پرست۔ (کنایت) عشق
فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقة کی زبان۔

ہر اک گل چہرہ و گل و گل نظام
صنم پرست و شمشاد اندام (ذیل کا لہجہ)

صنم پرست۔ بت تراش (خطا کا عکس، راست،
درست، راستی، درستی، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ
طبقة کی زبان۔

قول فیصل۔ جواب با صواب اور واللہ اعلم
بالصواب وغیرہ کی ترکیبوں سے مستعمل ہے۔
صنم پرست۔ خوب، بہتر، بہتری۔ (اردو)
نسیل الاستمال

صواب اس جگہ عذر و تفسیر ہے
خوشی ہم آواز اختیار ہے (صحیح خاندان)
صنم پرست اندیش۔ عجیب اور صاحب سوچنے
والا، بہتری سوچنے والا، راست اندیش، فارسی
ترکیب، صفت، (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔
صنم پرست دیدار۔ صلاح، مصلحت، مشق و رائے
صحیح تجویز، فارسی ترکیب، مونث، تعلیم یافتہ
طبقة کی زبان۔

محل و رفت۔ حکم ہوا کہ راجہ تو دل مسرور
دیوان کلی مہات مالی دنگی ان کی صلاح و
صواب دیکھ سے فیصل کیا کریں۔ (دربار اکبری)

(ایضاً) سائل اختلافی میں وہ اپنی صواب دید
پر ایک رائے کو دوسری رائے پر ترجیح دے
سکتا ہے (دربار اکبری ص ۷۷)

صنم پرست۔ (ذیل اول و کسر حارم) حلقہ کی
جمع۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقة کی زبان۔

بلا ٹل جائے جب فرماں زبان پاک سے نکلے
اشاروں میں کریں رخ موجوں جعفر قات

صنم پرست۔ (ذیل اول و دواؤں و صوف) سلطنت
کا وہ حصہ جس میں کی گشتریاں اور منسلک
شائی ہوں۔ عربی، مذکر، فصیح، راجہ۔

محل و رفت۔ ذراعتی دولت میں اور دھوکا صوبہ
ہمیشہ و غیرہ اس کی مستعمل آج بہرہ ازین کی
مذخیری اور کافی بدتر کی وجہ سے بیان نرا دھوکا غلط ہے
(قدیم جبر و بہرندانی اردو)

صوبہ کا حاکم
خفقہ - عالمگیر کے زمانے میں کئی صوبے بکھر گئے۔
(ذوالفقات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
صوبہ حیات - صوبہ کی جمع بہت سے صوبے
عربی، رائج۔

صوبہ دار - صوبہ کا حاکم، عربی فارسی الفاظ
ذکر، قریب بہ مترادف۔

صوبہ دار - پیادہ سپاہ کا وہ مندرجہ ترقی والی
فہرے و درجہ کا رتبہ کپتان کے برابر ہوتا ہے۔ عربی
فارسی الفاظ، رائج۔

ان دنوں قحطی دار اس جا کے
تھے صوبیدار رام دت پانڈے (عروج الفات)
قول فیصل - اب عام طور سے صوبے دار بولتے
ہیں جو اردو ہے۔ اس جگہ سے کہ صوبہ داری کہتے ہیں
صورت - (فتح اول) آواز، صداد، عربی، صوت
تیسیم یا فتنہ طبع کی زبان۔

ختم کیا صبا نے قصہ گل پاشا جو چسپی
جوش نشاط جو چکا صورت ہزار ہو چکی اکبر آباد
صورت - (اداسورت) وہ زمانہ جس کو حضرت ابراہیم
مشرکے دن بھوکیں گے عربی، ذکر، فصیح، رائج۔
دم بخور حشر شاہ صومراہ فیہا نازی ستیا
قول فیصل - اس کا مرث لکھنا اور لکھنا کے ساتھ
ہے۔

نہ چکا مرا بخت خفتہ اتیر
(لکھنا) لکھنا کا دور محشر زمانہ ہوا
مالاں ہوا میں جس دم خوش تاسی پان کی
بہر بخت قیامت آئی کس نے یہ صورت پھونکا لکھنا
سودا نے صوت نظم کیا ہے مگر اب عام طور سے مذکور ہے

متصل ہے۔

اٹھار سو قیامت کا سا اک شور
کچے تر بھج کی اسرافیل نے صود
اسی کو ترکیب کے ساتھ صومراہ فیہا بھی کہتے ہیں
شب جو زنگیوں کی قاتال قیل
گرا یا بھنگتی ہے صومراہ فیہا
صورت - (بہم اول فتح دم) صورت کی
جمع، عربی، مذکور تیسیم یا فتنہ طبع کی زبان

ہے صومراہ فیہا پر وجود بحر
یاں کیا دھرا ہے تھوڑو دوج و باجہ غائب
قول فیصل - یہ لفظ اردو کے لیے بہت غریب
اور غیر مانوس ہے لیکن اضافی حالت میں جب بصورت

مضاف آتا ہے تو غراہت قدر سے کم ہو جاتی ہے۔
ذہن میں سب مرے حاضر صور ملیت
پر جہان نامہ غنی منظر ہے ملیت ذوق

غائب کے بیان مضاف الیہ کی صورت میں آیا ہے
(نمود صور) یعنی آخر میں صور رہ جاتا ہے جو سور
کی طرف ذہن کو منتقل کر دیتا ہے۔ ظاہر ہے کہ سور
ایک غلیظ کھانے والا اور قابل نفرت جانور ہے۔
صورت - (اداسورت) (فتح سوم) بیکار نقش
کسی چیز کا نمونہ، عربی، صوت، فصیح، رائج۔

رٹے بت، مسکدنی، مسارے خانہ ہوا
جب تو اک صورت تھی صبا کی یاد
صورت - شکل، چہرہ، نمود، فارسی، صوت،
فصیح، رائج۔

کیوں نظر میں جان کی ہیں لیلی
ہم بھی تو آدمی کی ہیں صورت نظم عابدانی
دراغ کی شکل دیکھ کر بولے
ایسی صورت کو کون پیاد کرے

صورت - بیت - فارسی، صوت، فصیح، رائج
ہو گیا علم حصولی تھا حصولی مجھ کو
تھامرا ذہن نہ تھلج حصول صوت ذوق

قول فیصل - فارسی یہ اس کے ایک معنی میں عکس
اردو میں بھی ان معنی میں مانا جاتا ہے جیسے: اپنی صورت
پہلے آئینے میں دیکھو: تصویر کے معنی میں بھی رائج ہے
نظر آتی ہیں دوئی میں تجھے در تصویر
دیکھوں دل بھر کے ادھر کی کہ ادھر کی صورت شرف

صورت - ذوق، خاکہ، ڈھانچہ، ڈھچھو
قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
صورت - حالت، کیفیت، عربی، صوت،
فصیح، رائج۔

ہر اک صورت چند ہے یہ صورت مری
ہی شکل وہی سے صحت مری
صورت - طور، وضع، ڈھانچہ، طر لبقہ
عنوان، عربی، صوت،

تھارے بکے آگے خندہ گل کا وہ نقشا
کہ جس صورت کوئی نہ شکل اترا ہے جس بن کر
قول فیصل - اب ان معنی میں زیادہ تر دے
کے اضافے کے ساتھ بولتے ہیں مینی جس صورت
سے یا کسی صورت سے زبانوں پر ہے جیسے میں نے
بہت امر کیا لیکن وہ کسی صورت سے راضی نہیں
ہوئے۔ دہر صورت، میں بھی صورت کے یہی
معنی ہیں۔

قمر نے مات کہا اس کی دیکھ کر صورت
کہ میں غلام ہوں اس شکل کا بہر صورت
صورت - تبصر، سبیل، اردو، صوت، فصیح، رائج
کوئی امید بر نہیں آتی
کوئی صورت نظر نہیں آتی غائب

صورت پٹہ ذریعہ، سہارا، اردو موٹ
فصیح، راج۔

محل چٹا۔ روزگار کی صورت اس سرکار میں حال ہو
جس پر یہاں کے جزدگل کا مدار ہو ۵۰۰ ان سے
بیزاد ہے۔ (اشعار عربی)

صورت پٹہ، اند، مثل، عربی، موٹ،
فصیح، راج۔

تا چند سراسیمہ رہوں صورت سیاب
خزایا کہ جب تک ہو شوقی اشاد
تا توانی بے بیدم ہی پڑا رہے دے
سائن آگئی تو اور جاوگا پر کی صورت
صورت پٹہ، موٹ، راج۔

کوئی صورت نہیں سگھرے اب تیرے نکلنے کی
قیامت کی جس نے آدھی تیرے کو دکھا دی
(غزل کافیه)

قول فیصل۔ شغریں صورت کے معنی امیدار
تو رہیں نہ کہ موقع محل۔ اہل کسٹران سنی میں
نہیں بولتے۔

صورت پٹہ انداز، قرینہ، آثار، عربی
موٹ، فصیح، راج۔

محل چٹا۔ ہزاروں روپیہ علاج میں صرف
کیا لیکن بدستھی سے ابھی تک آرام کی کوئی صورت
نظر نہیں آئی۔

صورت پٹہ وضع، روپ، عربی، موٹ
فصیح، راج۔

روقی صورت یہ رہتا ہے ہماری اردو
گرچہ سو ڈھک بھارت میں نہیں کی صورت

صورت پٹہ، بظاہر، دیکھیں، اردو
موٹ، قلیل الاستعمال

ادق مروج کا آئینہ اس کی نے کے ذریعہ نکلے
صورت میں تو قطرہ خون کو سنی میں دیا بدل
(میر تقی میر)

صورت پٹہ، مثل، شغل، اردو
تفصیل الاستعمال۔

دھل کا دھند نہیں تو حق کا دھند بھی
دل کے بھلانے کو میرے کوئی صورت چاہیے

صورت پٹہ، فحیت، فارسی، فصیح، راج
محل چٹا۔ حقیقت میں یہ جہاد دفع کی صورت
رکھتا تھا۔ بردہ اور میں سرکوں نے خود چڑھائی
کی تھی۔ (نظم بھابی)

صورت پٹہ شخص۔ اردو، عربی کی زبان
محل چٹا۔ جب سے انگریزی ہوئی سب رسیں
اسی طرح تباہ ہیں پھل نام و نمود کو سبنا ہے
ہیں۔ اس سے دس پانچ صورتیں ان کے یہاں
لگی لپٹی رہتی ہیں۔ سو بھی کیا خاک و برستی تو
نہیں تھی۔ (مرثیہ احمدی)

صورت پٹہ (دیا) صورت، صورت کے اعتبار
سے، عربی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے صورت ہی کہتے ہیں
صورت اٹرنا۔ (لازم) تصویر کھینچا جانا۔
کیا اتارے گا مرے صفت کی مانی تصویر
آئینے سے تو اترتی نہیں میری صورت
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب اہل لکھنؤ نہیں بولتے
صورت احوال۔ ایک قسم کا محضر جو
وہ عربی کو ثابت کرنے کی غرض سے سز و گو
کے دستخطوں اور ہر دس سے مرتب کرتے ہیں
(نور اللغات)

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
صورت اختیار کرنا۔ ڈھنگ اختیار کرنا
اردو صرف فصیح، راج۔

وہ نمود دکھاتے نہیں ہیں تو ہوجیہ روپوش
بہ جبر ہم نے بھی یہ اختیار کی صورت رشک
صورت آٹنا۔ روشناس، جان پہچان
والا، فارسی، صفت، فصیح، راج۔

تھیں ہی نام سے کیا کام مثل آئینہ
جود و بردہ اسے صورت آٹنا

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہی
مورد نفرت کوئی خبر سا نہیں جبران ہوں
نہج سے صورت آٹنا ہوتا ہے کینہ کر آئینہ
کیسی صورت سے صورت آٹنا ہر جانا بھی
راج و فصیح۔

دیدہ حق میں جمال اس کا دکھائے گا جلال
آشنا و بردہ صورت آٹنا ہوجائے گا جلال
صورت آٹنائی۔ جان پہچان، روشناس
فارسی، موٹ، فصیح، راج۔

ترقی پر کسی کی خود نمائی ہوتی جاتی ہے
کہ آئینے سے صورت آٹنائی ہوتی جاتی ہے

صورت آفریں۔ شکل بنانے والا، چہرہ
بنانے والا۔ صفت پروردگار عالم، فارسی، صفت
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال

نمایا تجھ کو ایسا خوب صورت
کہ نازاں تجھ پر صورت آفرین

صورت باندھنا۔ منظر دکھانا، سماں
باندھنا، کوئی واقعہ یا حال اس طرح بیان کرنا
کہ اس کا سماں آنکھوں کے سامنے پھر جائے
(نور اللغات)

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ایسے ہی پرسان بانہ خاں ہوتے ہیں
صورت میں خاش میسر۔ چہرے ہرے
سے حالت خا ہرے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں، نادر کی
محل خاش۔ بڑا بھائی۔ دیکھتے صورت میں خاش میسر
بجائے کی اچھی نالی ستھ کو بگاڑ دیا۔ (خوبہ الفوج
قول فیصل۔ صاحب فرنگ اقبال نے صورت
میں عام میسر لکھا ہے۔ اہل لکھنؤ کی مثال کو لکھا
تھا عدایہ عالیہ جو صورت میں عالم میسر
صنف سے شکل جو آئالب تک پتیا سم کا
اس عمل تعلیم یافتہ طبقہ۔ صورت میں حالت میسر
بھی بول دیتا ہے۔
صورت بدل جانا۔ وہ زم کنی شہ، لافز
ہو جانا چہرے کا، متغیر ہو جانا، کمزور ہو جانا، اردو
صورت، فصیح، راج۔
افسوس دل کا حال کوئی پوچھتا نہیں
یہ کہ رہے سب جڑی صورت بدل گئی، بیکر تھری
صورت بدل جانا۔ کیفیت بدل جانا حالت
تبدیل ہو جانا۔ اردو صورت، فصیح، راج۔
ستم شریک ہو گون ایک لطف کے ساتھ
جس کی سستم، وزگار کی صورت، راج
صورت بدلنا۔ بھیس بدلنا، مصنوعی بنانا
دوسری صورت اختیار کرنا، اردو، صرف فصیح، راج
محل خاش۔ پرانے زمانے کے بہرہ پیشے آن داہری
صورت بدل کے دھوکا دہیا کرتے تھے۔
صورت بدلنا۔ کیفیت بدلنا، نوعیت بدلنا
اردو صورت، فصیح، راج۔
محل خاش۔ جو حالات نے پارہے تھے وہ بھائی
کے انکار سے صورت بدل گئی۔ اصل ہونا خوشام
صورت بری ہونا۔ شکل خراب ہونا، ہر

صورت بدنا۔ اردو صورت، فصیح، راج
محل خاش۔ ہمارا خیال ہے کہ بھوک چاہے صورت خراب
ہو لیکن دولت والی ہو۔
صورت بری ہونا۔ حالت و گرگوں ہونا، آثار
اچھے نہ ہونا، اردو صورت، فصیح، راج۔
تری شکل، سے شوخ لاکھوں میں اچھی
گرمی نے والوں کی صورت بری ہے
صورت پست ہونا۔ شکل فزاش ہونا، اردو صورت
دل کی زبان۔
نہ مرتے ہیں نہ خند آئی نہ وہ صورت برقی ہو
یہ بیٹے جاگتے تھم پر قیامت شب گزرتی ہو
صورت بگاڑنا۔ بد صورت کرنا، بد شکل کرنا
چہرہ بگاڑنا، بدنا کرنا، اردو صورت، فصیح، راج۔
محل خاش۔ کتنی خوبصورت لڑکی تھی چھپک نے گل کے
صورت بگاڑ دی۔
قول فیصل۔ صاحب فرنگ اقبال نے صورت بگاڑنا
کے معنی دو کو ب کرنا، مارنا پٹینا، ستے مینا، ہارنا پرس
کرنا لکھے ہیں اور اردو فق کی شان پیش کی جو یہ خوف
تھا کہ شیخ جی سارا جی صورت نہ بگاڑ دیں۔ عوام
اب کی کے ساتھ بولتے ہیں۔
صورت بگڑ جانا۔ (لازم) صورت میں خرابی
آ جانا، صورت کا اصل حالت پر نہ رہنا، اردو صورت
فصیح، راج۔
روٹھے وقت ذرا آٹھینے کر دیکھو
منہ بنانے میں بگڑ جاتی پر صورت کیسی
قول فیصل۔ دھکی دینے کے طور پر بھی کہتے ہیں۔ جیسے
ایکے صاحب، ہم توڑے ہوئے ڈھانڈا کو خیریا دینے۔
آپ دن بھر تنیک میں اور گھا اور پیچھے ٹھانی ٹوٹا کر
اور میں کو اتوٹا کیں۔۔۔ نئی شکل بچہ صورت بگڑ

بائے گی۔ (دشاہ آزاد)
صورت بنانا۔ شکل بنانا، اردو صورت،
فصیح، راج۔
محل خاش۔ خداوند عالم کی سنائی دیکھتے کہ کدو
صورت بنائیں لیکن ہر ایک مختلف۔
صورت بنانا۔ بھیس یا وضع اختیار کرنا
روپ بدلنا، اردو صورت، فصیح، راج۔
کیے میں حضرت واعظ، ہم کے ہم عالمی
بنائے آئے ہیں اب روزہ دار کی صورت
صورت بنانا۔ بھیس یا وضع اختیار کرنا، اردو
صورت، فصیح، راج۔
سمیٹو کبرے بالوں کو جھک دو خاکے اس کے
یہ کیا صورت بنائی ہو پس اسٹویرے میں سے
صورت بنانا۔ غریب اور سکیٹی ظاہر کرنا، ناک
بھوں جڑھانا، اکراہ ظاہر کرنا، اس معنی میں شاذ
نادر ہی کہیں بول دیتے ہیں۔ ورنہ مگسالی باہر ہے۔
(فرنگ آٹھینے)
قول فیصل۔ اب بالکل نہیں بولتے۔
صورت بن پڑنا۔ تدبیر بن پڑنا، اردو صورت،
فصیح، راج۔
پھر بند پڑے گی کوئی صورت
جز اس کے کہ نہ ہو سیکے خدات (خیر شاہ اردو)
صورت بند۔ مصور، نقاش، نادر، مصنف۔
(پورا سنو)
قول فیصل۔ بالعموم متل نہیں۔
صورت بندھنا۔ موقع چینی آنا (لغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
صورت بندھنا۔ سا، ن بھم ہونا، اردو
صورت متروک۔

آنا۔ اور صورت، متردک
 محل صفت۔ جب ساعات ارض کی طاقت انھیں محدود کرنے لگی۔
 اس جہنم میں ٹھنڈک پڑنی شروع ہوئی۔ اور باقی نے اس میں
 وقت میں ترکیب پائی پھر اس سے کچھ زیادہ پیچیدہ مرکب مثلاً
 ناک نے صورت پکڑی در سالہ تو براشرق
 قول فیصل۔ مولف نرنگ صغیر نے دوسری میں آنا بھی اس کے
 معنی لکھے ہیں جو اہل لغت نہیں بولتے۔
 صورت پیدا کرنا یا شکل اختیار کرنا۔ اور صرف راس
 صورت پیدا ہونا۔ کیفیت طاری ہونا۔ اور
 صرف تلمیل الاستعمال۔
 محل صفت۔ جس کلام میں صورت دھوت نہیں
 پیدا ہوتی اس میں اثر نہیں ہوتا۔
 (ادب الاتباع والاشاعر، نظم طباطبائی)
 صورت پیش آنا۔ بات واقع ہونا۔ اور
 صرف، فصیح، راسخ
 محل صفت۔ اور جس میں موقع پر کوئی صورت خاص
 پیش آئی۔۔۔۔۔ وہ بھی جا بجا درج کرتا ہوں (آبجائ)
 صورت تری۔ یہ فقرہ ایسے محل پر بیزاری
 ظاہر کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے جہاں کہنا ہوتا
 ہے کہ تو اس لائق نہیں۔ اور فقرہ عورات
 دہلی کی زبان۔
 بعد مردن آچکے رونے کوں کو گد ددو
 جیتے جی کہتے جو محل صورت تری دگر ددو
 صورت نکنا۔ بخور منہ دیکھنا۔ تب ادھر
 سے منہ دیکھنا۔ اور صرف، راسخ
 قول فیصل۔ (یادہ تر اس جگہ منہ نکنا،
 بولتے ہیں۔
 صورت تودیکھو۔ اظہار قابلیت کے واسطے
 بطور تسخیر کرتی ہیں۔ عورتوں کی زبان (لغات)

صورت پرست۔ ظاہر پرست۔ فارسی صفت
 تلمیل الاستعمال۔
 دل صاف ہو تو چاہیے معنی پرست ہو
 آئینہ خاک صاف سے صورت پرست
 قول فیصل۔ اس کی جمع صورت پرستوں بھی
 راسخ ہے اور وہ بھی تلمیل الاستعمال ہے۔ جیسے
 - قیمت کا لکھا کہ مجھے ایسے ہی صورت پرستوں اور
 رسم کے بندوں میں ڈال دیا اور ایسے گردہ میں طا
 دیا جو خانہ ان کے خیر کو کمال سے بہتر سمجھتے ہیں (ربارک)
 صورت پرست۔ بتا بت پرست، موتی کی پوجا
 کرنے والا، فارسی صفت، دہلی کی زبان۔
 محل صفت۔ اس بخت و لعل کی نگارگی سے بہاد
 ست برجاتے اور یہ پیکر ہوش ربا دیکھ کر اہل معنی
 بیکت صورت پرست ہو جاتے۔ (عہد ہندی)
 قول فیصل۔ اس کی جمع صورت پرستوں بھی استعمال
 لگائی ہے۔
 تفرقے صورت پرستوں کے ہیں سارے دنیا
 دیر و کعبہ کو ہے نسبت ایک ہی پتھر کے ساتھ شاد
 صورت پرستی۔ ظاہر پرستی، بت پرستی، فارسی
 صفت، تلمیل الاستعمال۔
 کرے تاک تاک صورت پرستی
 پھر تاک تاک صورت کی بستی (زلیخا کے اردو)
 صورت پرست پکڑنا۔ شکل اختیار کرنا۔ اور صرف، متردک
 صورت جو جہنم یا پکڑی عنبر ال کی
 جہنم نے پکڑی مری گردن ملا لک
 صورت پکڑنا۔ نام کا ٹیک پوجانا، اور صرف، متردک
 لغت کتبہ مقصود نے صورت پکڑی
 شکل پسند اپنی دست دعا سے پیدا
 صورت پکڑنا۔ ظاہر ہونا، جہاں، وجود میں آنا، دوسری
 صورت پکڑنا۔

ایسی صورت کوئی سب گنبد دار بند ہے
 آمد و شد کا مرتبہ شرف کے ایتار بند ہے شرف
 صورت بھیا نک پوجانا۔ صورت ڈراؤنی
 پوجانا، ایسی شکل پوجانا کہ جس سے ڈر معلوم ہو۔ اور
 صرف، غیر فصیح، راسخ۔
 فرقت دلا دیا میں گھر کاٹے کھاتا ہے مجھے
 کیا بھیا نک ہو گئی صورت درد دیوار کی داغ
 صورت بیان کرنا۔ حالت بتانا، کیفیت ظاہر
 کرنا۔
 کوئی دم کوئی گھڑی کل نہیں پڑتی دل کو
 میں بیاں کس سے کر دے آٹھ پیر کی صورت داغ
 (لغات)
 قول فیصل۔ زیادہ تر اس محل پر حالت بیان کرنا ہوتا
 ہے۔
 صورت پانا۔ حسن پانا۔ اور صرف، فصیح، راسخ
 محل صفت۔ ایک عورت جھلک بولی اوئی یہ کون ہو؟
 ناک میں دم کر دیا۔ جب دیکھو موافق کے پاس موجود
 مرد سے کا بیاں کیا کلام ہو؟ داغ اس پر
 مباحثہ کر رہے ہیں، ایسی صورت بھی نہیں پائی جو بیوی
 شکل چڑھوں کی ناز بول کا۔ (فنا آزاد)
 قول فیصل۔ یہ معنی میں اس کا استعمال دیا ہے جو
 صورت پر پھپکار پرنا۔ چہرے کا بہت بے
 رونق ہونا۔ اور صرف، عورتوں کی زبان۔
 محل صفت۔ جب سے تم نے ناز چھوڑی ہے تمہاری
 صورت پر پھپکار رہنے لگی جو۔
 صورت پر چھاڑ دیکھو۔ (دیدار، نیت)
 نابود ہو، غارت ہو۔ اور صرف، عورتوں کی زبان
 نہ اترا بہت چل چکے مرد سے
 پھر تیری صورت پر چھاڑ دو

قول فیصل۔ کھنڈ کی صورت میں آئینے میں اپنی صورت تو دیکھو، بولتی ہیں۔ ماسخ عظیم آبادی نے صورت دیکھو، نظم کیا ہے۔

عالم بر سرہ عارض پر وہ مجھ کو راسخ آئینہ لاکے دکھاتے ہیں کہ صورت دیکھو صورت تو دیکھو، حوصلہ تو دیکھو، اردو صورت

متروک۔

جیسا کہ کہنے پر تصویر بنی آج خدا کے واسطے صورت تو دیکھو مانی کی جہر قول فیصل۔ اس جگہ۔ کوئی صورت تو دیکھو۔

بہن رانی تھا۔

کھینچیں گے مرے آئینہ رخسار کی تصویر دیکھو تو کوئی مانی و ہزار کی صورت صورت تو نہ بنی پر منہ تو چڑھایا، یعنی نقل مطابق اصل نہ بن سکی مگر خاک تو اڑا دیا۔

(فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

صورت کھٹھڑا۔ اندر نکل آنا، حالت پیش آنا، اردو صورت، قریب بہتر دک۔

رہ کر تا ہوں میں اس سوچ میں تیر پر عیبت کی خدا جانے کہ کیا صورت مرے بعد فنا کھٹھڑے

صورت پر ٹپیلوں کی مزاج پر یوں کا

ہر شکل اور سرور و عورت کے لیے بولتے ہیں اردو شکل، عوام اور جوڑو توں کی زبان

قول فیصل۔ کہی کے ساتھ شکل چڑیلوں کی مزاج پر یوں کا بھی کہتے ہیں۔

صورت حال۔ موجودہ حالت، فارسی ترکیب، فصیح، راسخ۔

شاخ گل ہاتھ لگے گی تو تراشوں کا قلم

آج کھنڈ ہے مجھے صورت حال سبیل دتہ

صورت حال۔ شاہی زمانے میں اس کا فہم

کہتے تھے جس میں کسی داغ کا یاد دلاتا کا ذکر ہو۔ (لور الفات) قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

صورت خرام۔ وہ شخص جس کا ظاہر اچھا

اور باطن خراب ہو۔ فارسی، صفت، تعلیل، لاغفار ہے سنی ہو وہ عشق کہ جس میں کشش نہیں

دل چپ ہو نہ حسن تو صورت حرام ہے

قول فیصل۔ اب زیادہ تر بھیلوں وغیرہ کے یہ

بولتے ہیں بالخصوص آم خر بڑے کے لیے جیسے تم

جو خر بڑے خوشامدیکہ کے خریدو ہے یہ صورت حرام

میں بھیکے نکلیں گے۔

صورت حرام۔ میرا انداز کاجل، (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

صورت خاک میں ملانا۔ ایک قسم کا کونا

اردو صورت، محد توں کی زبان، قریب بہتر دک۔

مجھ کو دینے کو سوتا پالائے تھے باندی

ملاؤں خاک میں اس نو بابر کی صورت جاننا

صورت دار۔ قبول صورت، حسین، خوبصورت

اردو صفت، فصیح، راسخ۔

لال اللہ کے لنگے صورت دار

گل لالہ کی دے دے رہے تھے بہار (کھنڈ عشق)

محفل حسن۔ ہر خوردار و عدلی ملے کا خفقہ کر دیا

اشر مبارک کرے دو چار بیڑ گھاگر بہت عمدہ تیار

ظہر و ہمراہ لانا، عیبت میں تامل نہ کرنا۔ (خلفہ شمس)

قول فیصل۔ اب اہل کھنڈ غیر جاندار کے لئے

نہیں بولتے جاندار چیزوں عام طور سے انسان کے

کے لئے اس کا استعمال ہے۔ غیر انسان کے لیے کھی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

صورت درگور۔ (بد دعا) مراد فن ہونا

کی جگہ۔

بعد مردن آچکے رونے کو سن کر گور و در

بھیجے ہی جی کہتے ہو صورت تری درگور و در

(لور الفات)

قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔ صاحب فرنگ

آصفیہ نے مہمان کے اذیت کے ساتھ صورت در

گور ہونا عار و دکھا ہے۔ کھنڈ کی عورتیں تنہا

درگور بولتی ہیں جیسے وہ میری بڑا بری کیا کرے

گی جیائیں بھو میں، درگور۔

صورت دکھانا، شکل دکھانا، سامنے آنا،

دیکھنا، کرانا، اردو صورت، فصیح، راسخ۔

محفل حسن۔ میان آزاد اپنے مشوق پر پیکی

کو صورت دکھائی تو شریف نہیں۔ خدا ہی خیر

کرے۔ (زمانہ آزاد)

کہا یہ عشق نے بڑھ کر کدے سرد فتر عالم

دکھانا، اول سے منتظر تھا آج صورت تم نے دکھائی

صورت دکھانا، یہاں ہر کر نام نمودار کرنا،

اردو صورت، فصیح، راسخ۔

پھر اس کی بکھری ہوئی زلفا بکھوں چہر پر

خدا دکھائے شب وصال یار کی صورت رشک

صورت دل میں سامنا۔ ہر وقت کھلی خیال

رہنا، کسی سے محبت ہو جانا، اردو، صرف،

قلیل، استمال

تری صورت مرے دل میں سامی

ہزارا شوس جان اپنی گزائی (زنجائے اس)

صورت دیکھتارہ جانا، دکھانا، تیر ہو جانا

میرا ان وہ جانا، ششدر ہو جانا، اردو صورت، فصیح، راسخ۔

عمل چلے۔ انھوں نے اسی بات کی جڑ کہنا چاہیے
تھی ہم تو ان کی صورت دیکھتے رہ گئے۔

صورت دیکھ کر (کے) بخار چڑھ آنا۔ موت
سے ڈر معلوم ہونا، اردو صورت، غیر فصیح، رائج

شوق درد و دیوانہ جھٹ جھڑش کہتے تھے تار
دیکھنے سے انسان صورت میں تو چڑھ آئے غبار

قول فیصل۔ انھیں سنی میں صورت دیکھ کے
جھڑی چڑھ آنا بھی بولتے ہیں جیسے۔ ایک دن

حضور کو تلوار کے ہنر دکھاؤں گا اور حضور کی آنکھوں
میں اب۔ شمشیر سے سر ہلکاؤں گا۔ ناما صاحب

جندہ درگزر۔ میری مدح کا بیتی جو تلوار کی
صورت دیکھ جھڑی چڑھ آتی ہے۔ دشنام آراں

صورت دیکھ کر (کے) جھینا۔ ابھا عاشق
ہونا کہ بغیر صورت دیکھ کر ارادہ آئے، انہار کے

محبت کے عمل پر بولتے ہیں۔ اردو صورت، فصیح، رائج
وہ دیکھیں کس طرح درد و زحمت دیکھ کر جھینا

کہ جو عاشق تیرا تیری صورت دیکھ کر جیتا تھا
صورت دیکھ کر (کے) ڈرنا۔ کسی شخص سے

بہت ڈرنا۔ اردو صورت، فصیح، رائج
عمل چلے۔ تھادی یہ بڑی بڑی موچیں اسی

بھیانک ہیں کہ میری چھوٹی بچی تھادی صورت دیکھ
کے ڈر باقی ہے۔

قول فیصل۔ انھیں سنی میں صورت دیکھ کر جھینا
بھی استعمال ہوا ہے۔

بل ہے میرے ساغر شہرہ حشمت کا نشا
جھپ گیا خم میں مری صورت فطرت کی

صورت دیکھنا۔ شکر دیکھنا، چہرے پر نظر
کرنا، اردو صورت، فصیح، رائج

گا کہ مینک اندیشی کی گھین میں کی صورت
میں اپنے دعا کی تصویر ہو ہو ہوں

صورت سوال ہوئی پوچھو نہ میرا مطلب
میں اپنے دعا کی تصویر ہو ہو ہوں

جہات آمد آئے دل میں سودا کی تو سودا کی عزت لگوا
صورت دیکھنا۔ شکر دیکھنا، اردو صورت

قول فیصل استعمال
جھپک جھپک کے وہ دامن کو اپنے دیکھتے ہیں

سنی میں صورت دیکھنا۔ صورت
صورت دیکھنا۔ بہت دیکھنا، اردو صورت

نزع میں، دید کی حسرت جو یہ حسرت دیکھ
میری بہت یہ نظر ہو مری صورت دیکھ

نزع میں، دید کی حسرت جو یہ حسرت دیکھ
میری بہت یہ نظر ہو مری صورت دیکھ

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
صورت دیوار۔ خاموش حیران، فارسی

صورت زہر لکھنا۔ دکانیہ، کسی کی صورت
برای ہونا، نفرت کے عمل پر بولتے ہیں۔ اردو صورت

عورتوں کی زبان۔
لگا میٹھا برس جب یہ صورت زہر لگتی ہے

ہمیں شامہ کہ پیام بصری کی نسبت
صورت زہر لکھنا۔ حسین صورت، دیکش صورت

فارسی ترکیب، فصیح، رائج
جنت کو ان کے حسن سے پہچانتا ہوں میں

جنت ہے ان کی صورت و بیام سے لے لکھنا
صورت سارا۔ ستر، فارسی، سفت، ذواللغات

قول فیصل۔ اردو میں بہت کمی کے ساتھ استعمال
صورت سوال۔ وہ شخص کی صورت اس کے دل کا

دعا کا ہر ہر۔ اردو، قلیل استعمال
قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ صرف کرنے ہیں۔

صورت سوال ہوئی پوچھو نہ میرا مطلب
میں اپنے دعا کی تصویر ہو ہو ہوں

صورت سوال ہوئی پوچھو نہ میرا مطلب
میں اپنے دعا کی تصویر ہو ہو ہوں

صورت سوال ہوئی پوچھو نہ میرا مطلب
میں اپنے دعا کی تصویر ہو ہو ہوں

صورت سوال ہوئی پوچھو نہ میرا مطلب
میں اپنے دعا کی تصویر ہو ہو ہوں

دل کو اگر جاتے آئینہ محبت
خاطر جواب نہ دے سوا سوال ہوتا

صورت سوال ہونا کہ جگہ فقیر کی صورت سوال ہو
زبانوں پر ہے۔

میں کس طرح کہوں مجھے شوق وصال کی
نہ دیکھ لو فقیر کی صورت سوال ہو

صورت سے بھاگنا۔ کسی کی شکل سے گمان
بے زار ہونا، اردو صورت، قلیل استعمال

اچھا نہیں جو صورت ماضی سے بھاگنا
عاجب کچھ لیں یہ حرکت جو غلام کی

صورت سے بیزار ہونا، نفرت کے عمل پر
ہونا۔ اردو صورت، فصیح، رائج

دیکھ کر آئینہ بیزار نہ ہو صورت سے
ہوتے ہیں جوش جوانی میں ہمارے پیدا

قول فیصل۔ اسی عمل پر صورت سے بھاگنا ہونا بھی
مشکل ہے۔

دیکھ کر آئینہ بیزار نہ ہو صورت سے
اپنی صورت سے بیزار نہ ہو صورت سے

صورت سے چلنا۔ رکماں تنفر ہونا، کسی کی بات
سے بیزار ہونا، اردو صورت، غیر فصیح، رائج

عشق نے اب تو کیا اور ہی عالم پیدا
زندگی تگ ہو صورت سے قصا جلی ہو

صورت سے صورت ملنا، رسم شکل ہونا، باہم
شاہ ہونا، اردو صورت، فصیح، رائج

تیری صورت سے نہیں ملتی کسی کی صورت
ہم جاں ہیں تری تصویر لیے پھرتے ہیں

صورت سے نفرت ہونا۔ صورت بری معلوم
ہونا، کسی سے سخت نفرت ہونا۔ اردو، صرف

فصیح، رائج
صورت سوال ہوئی پوچھو نہ میرا مطلب

صورت سوال ہوئی پوچھو نہ میرا مطلب
میں اپنے دعا کی تصویر ہو ہو ہوں

صورت سوال ہوئی پوچھو نہ میرا مطلب
میں اپنے دعا کی تصویر ہو ہو ہوں

اپنے مابے سے ہزارے سب کو
اپنی صورت سے ہے سب کو نفرت نظم مبالغائی
صورت شکل والا :- فرہو، حین، صفت
(نور الفات)
قول فیصل :- دالا کی قید نہیں مختلف طریقوں سے
صورت شکل ملنے کے زبانوں پر ہے عوام شکل بغیر
بولتے ہیں جیسے مٹی کا دھلا صورت شکل کا بہت
اچھا ہے۔ ہیں دولت نہیں چاہیے ہوئی صورت
شکل اچھی ہو۔
صورت طاری ہونا :- کیفیت طاری ہونا
اردو صورت، فیل الاستمال
محل صفت :- کلام میں صورت و صورت کے طاری
ہونے کی علامت اس کی برستگی اور بے سنگی ہو۔
(ادب الکاتبہ والٹھو نظم مبالغائی)
صورت کاٹے کھانا :- صورت سے بیزاری
ہونا، اردو صورت، غیر فصیح، راج۔
ع تان سنگلی کی صورت آتش کاٹے کھاتی ہو۔
صورت کٹ کھنی ہونا :- کاٹ کھانے
والی صورت ہونا، اردو صورت، دہلی کی زبان
نقشہ بگڑا رہے رہتے حصہ ناک
کٹ کھنی تالی کی صورت ہو گئی
صورت کدہ :- تقویروں کا گھر (مجازاً)
دنیا، ناری ترکیبہ، تنیم یافتہ طبع کی زبان
ذوق اس صورت کرے ہیں بیزاری و صورت
کوئی صورت اپنے صورت گر کے صورت نہیں
صورت کرنا :- تبرک کرنا، ذریعہ پیدا کرنا،
اردو صورت، فصیح، راج۔
محل صفت :- دیکھئے کہ خدا کوئی ہی صورت کرے
کہ میرا عراق جانا ہو جائے۔

صورت کرنا :- دیکھئے کہ کیا کیا کیا کیا
محل پر بولتے ہیں۔ اردو صورت، فصیح، راج۔
دکھائی غیر کو اس پر وہ دلو کی صورت
یہ تو نے کیا مرے پر درکار کی صورت
صورت کو ترس جانا :- شکل دیکھنا نصیب
نہ ہونا، صورت دیکھنے سے محروم رہنا، اردو،
صورت، فصیح، راج۔
دکھایا علوہ بھی اپنا نہ ترسے بعد کھیم
ترس گئے تری صورت کو باجاشان
قول فیصل :- اس محل پر زیادہ تر صورت دیکھنے
کو ترس گئے بولتے ہیں۔
صورت کھٹکنا :- صورت دیکھنا ناگوار ہونا
اردو صورت، دہلی کی زبان۔
سج ہے کھٹک ہی جاتی ہے صورت طریف کی
بلبل نے مجھ کو دیکھ کے کھایا ہے خار آج
صورت کہے دیتی ہے :- صورت سے ظاہر
ہے، چہرے سے حیاں ہے، اردو، صورت، غیر
فصیح، راج۔
محل صفت :- بار بار کیوں پوچھ رہے ہیں خراب
کی صورت کہے دیتی ہے کہ بھوکا ہے۔
صورت کھینچنا :- تقویر کھینچنا، اردو صورت
قرب بہ مترک۔
دکھادی کھینچ کر نقاش بھریا نے مجھ کو
سببت کی، اطم کی، رنج کی آرا کی ہو
صورت گر :- مقویر، نقاش، ناری، صفت
تبلیغ یافتہ طبع کی زبان۔
کھینچ کر اس کی تعداد کہے صورت گر
یہ کسی مصحف رخسار کے ہی پارے ہیں خراب
قول فیصل :- اس محل کو صورت گری کہتے ہیں۔

آخر الامر بعد صد وقت
نکی صورت گری کی یہ صورت (طلم الفات)
صورت گیر :- شکل اختیار کرنے والا ناری ترکیبہ ترس ہو
محل صفت :- جو کجارات روئے ارض کا برقع بنے ہوئے ہے
یہ بعد عمل، لغام پانی کی شکل میں صورت گیر ہو
(رسالہ تنویر الشرق)
صورت محاش :- ماش کی تدبیر، زندگی
بسر ہونے کا ذریعہ، عربی، الفاظ ناری ترکیبہ، فصیح، راج۔
محل صفت :- کھٹے جا رہے ہوں اگر خدا نے کوئی صورت
ماش نکال دی تو میں قیام کر لوں گا۔
صورت ملانا :- ایک شکل کا دوسری شکل سے
مقابلہ کرنا، شکل سے شکل ملانا، اردو صورت
فصیح، راج۔
کیا ایک کر نکلا تھا صورت ملنے پارے
ملنے خورشید کے اس نے کون پا کر دیا کٹھن
صورت ملنا :- شکل لاشا ہونا، شکل جڑنا، اردو صورت، فصیح، راج۔
ازل سے حسرت و امید توام ہیں سن آنا
کے انکار سے اس سے مگر صورت نہیں ملتی نظم
قول فیصل :- کسی اسم یا ضمیر کے بعد میں، کا
افادہ کر کے بھی بولتے ہیں۔
(امی حوران غنہ میں تری صورت گر ملی غائب
پر کا سے نقشا اچھا حد سے آگے
ضمیر، تری صورت نہیں ملتی کسی میں دارف
لفی کے ساتھ بھی سننے ہو۔
نامہ برخط یا رکالا یا ہے یہ کیونکر کرے
تجربہ سے مطلق صورت روح الایم ملتی ہے
صورت میں صورت ملنا :- اصل صورت
کے مطابق تصویر بنانا۔
(فقیر) کیا تصویر بھی ہو باطل صورت میں صورت ملانی (نور الفات)
قول فیصل :- زیادہ تر صورت سے صورت ملانا بولتے ہیں

صورت میں لال لگے ہونا :- (فطرۃ) بہت زیادہ خوبصورت ہونے کی جگہ، اور صفت، عمدتوں کی زبان محل صفت - میں نے جب کسی کو شادی میں نہیں بلایا تو ان کو کہیں بلاتا کیا ان کی صورت، یہ لال لگے۔ صورت نظر آنا، شکل دکھائی دینا، صورت دکھائی دینا، اردو صفت، فصیح، راسخ -
ہر جب کچھ افاتہ آہ کھینچی دل سے اکل سی درد دیوار پر صورت محمد کی نظر آئی قرآن کھڑا صورت نظر آنا، موقع ملنا، دکھائی دینا، اردو صفت، فصیح، راسخ -

تکلیف کی صورت شبہ جہاں نظر آئے
جنت سے کوئی حور الہی اتر آئے
قول فیصل - بصورت نفی بھی مستعمل و فصیح ہے۔
ایک ماہ بھی نظر آئی نہ اثر کی صورت
مگر تو پڑتی نہ کہاں آہ دل زار پر صبا
انھیں محسوس نہ پڑتا کہ ساتھ صورت نظر پڑتا
بھی کہلے جواب راجح نہیں۔

بے مقدار نہ پڑے صورت بیہوش و نظر
دور آئینہ دلی سے نہ جو رنگ کلفت
صورت نکالنا ایسا تیر نکالنا، ذریعہ یہ
کرنا، اور صرف، توضیح و راجح

کہا جو میں نے انھیں برگماں تو کہتے ہیں
 نکالیں آپ مرے اعتبار کی صورت
 صورت نکالنا ایسے پہلے سے زیادہ حسین
 نظر آنے لگھا۔ اور دو صورت، متروک
 زینجا کر سنگار اپنا وہ کیسا
 عجب، کچھ ایک بیک نکلے طر حداد
 عجب صورت نکالی وہ ستم گر
 فرشتوں نے کہا اشد اکبر (زینجا کر)

صورت نکل آنا :- حسین ہوجانا، اردو صرف
محل خضر - اصفی نے کہا اور سونا کا کان اُن
جیسے آدمی میں ہوتے ہیں۔ عمودہ میں بھی ہیں وہ
بھی آدمی کا بچہ ہے جو ان ہونے پر کچھ اس سے
زیادہ صورت نکل آئے گی۔ (مرآۃ العروص)
قول فیصل :- یہ صرف طیل الاستمال ہے۔
صورت نکل آنا :- تدبیر نکل آنا، ذریعہ
پیدا ہونا، اردو صرف، فصیح، راجح۔

محل صہفہ - اگر دو معنی تم گہراؤ نہیں اور یہاں
قیام کرو تو خدا جیسا ہے کوئی صورت و وزگار کی
نقل آئے۔ (انشائے سرور)

صورت نکلتا :- (لازم) تبخیر نکلتا ، پہلو نکلتا ،
ذریعہ پیدا ہونا ، اردو صرف ، فصیح ، راجح ۔
حاصل صرف ۔ شاہان اردو کی نیت تعمیر ہے شہر
کی رونق کے علاوہ یہ چوتھی تھی کہ فن تعمیر کو ترقی
ہو اور رعایا کی سب اوقات اند پرورش
کی جبرید صورت نکلتی رہے ۔ (قدیم شہر و قلعہ سراں اردو)
صورت نگار :- مصوّد ، تصویر بنانے والا ،
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور پر زبانوں میں نہیں ہوتی
صورت نہ ہو ان کا پرے سے لگی۔
بگڑ جائے گا۔ شکل بدل جائے گی۔ اور دوسرا
نظام کی زبان۔
حاصل شدہ۔ زیادہ برقی نہ کر دینا آسانی ہو گا کہ
تمہاری صورت پہچان نہ پڑے گی۔
قول فیصل۔ پڑے گی، بگڑے گی، بھی ہے۔
صورت نہ پہچان ملنا۔ تیز کی وجہ سے پہچانے
میں دشواری ہونا، شکل نہ پہچانی جانا، اور صرف اہم
کتابان۔

اصل صورت۔ ڈاڑھی سو تھپیں نکلی نہ کے بعد تم تو ایسے بدل گئے
جو کہ صورت نہیں پہچان مل رہی ہے۔
صورت ارتقا نہ پہچاننا۔۔۔ یہی تغیر کی وجہ سے صورت کی
تفاوت نہ ہونا، بل نہ پہچاننا۔ اور صرف، رفع، و اس کے
ہمیں اک عمر گزری اس طرح غفلت کی نیندوں میں
کہ آئیے یہ صورت دیکھ کر اپنی نہ پہچانی تو اہلکبار
صورت کی شکل، کھڑا سے شکل، داس جگہ بولی
چال میں بفتح اول و دوم ہے، یہ صورت آدمی کی نسبت
عبد بنی طرز آہتی ہیں۔
(ذواللغات)

قول فیصل۔ اب نہیں بولتے۔
 صورت نہیں چھپتی۔ صورت بتا دیتی ہے
 شکل سے پتہ چل جاتا ہے۔ اردو صرف و راج
 ہوائی منہ پر ہے ہٹا کے اثراتی ہوئی دیکھو۔
 کبھی صورت نہیں چھپتی کہ جتنے اور پار کی جانچ
 صورت نہیں دیکھی۔۔۔ عیسر نہیں ہوا شکل نہیں
 دیکھی۔ اردو صرف و فصیح و راج۔
 نالے سے عرض اپنی جو اظہار محبت
 مانا کہ اثر کی کوئی صورت نہیں چھپی
 صورتوں کی پرچہ دل رہنا۔۔۔ صورتوں کی جن
 رہنا۔ صورتوں کی چھپان بیان رہنا۔ اردو صرف
 دلی کی زبان۔

نعلی جگر - اگر اس خاندان میں ہمیشہ سے صورتوں
کی پرچلی رہ کر رہی تھی - (محضات)
محسوس ہونا :- کیفیت ہونا، حالت ہونا،
اردو صرف، نفع، رائج -
اللہ گیا پہلو سے جب آئینہ رد
کیا کہوں دل کی عجب سے رت ہوئی شور
محسوس ہونا :- اعلیٰ یہ ہے کہ کیفیت یہ ہے
تایہ ہے - اردو محاورہ، نفع، رائج -

حاصل حاصل - حکیم حکیم - اگر کسی بندہ خدا کی ہمارے سب سے جان بچے تو ہمیں دریغ نہیں آلا صورت یہ ہے کہ اگر کوئی شریف زادہ بلائے آتا تو مضافتہ نہ تھا - (خسانہ آزاد)

قول فیصل - اس جگہ صورت حال یہ ہے بھی ہوتے ہیں صوفی - دلہن اول و فتح دوم و کسر سوم، صوفی کی خدا، ظاہری - عربی، صفت تعلیم یافتہ طبع کو زبان حاصل - جو کمالات ظاہری و باطنی اور جو اسفات صوفی و صوفی جناب اقدس الہی نے ... جناب سولانا و اسناد ناخدا جہ محمد ذریعہ ... میں جمع فرمائے تھے کسی طرح صوفی نہیں آسکتے - (مقدمہ دیوان ذہبی) صوف - اون، شہم گو مہندہ دیگر حیوانات زندہ، مکمل و ایک قسم کا دبیز جامہ شہمینی - عربی، ذکر - (ذکر رنگ صغیر)

قول فیصل - تبہم یافتہ طبقہ بولتا ہے - صوف - قلم کار شہم، عربی، ذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان -

سو کھایا سبز غم سے تن تیرے ناتواں کا صوف تلم ہوا ہے نغز اس کے تنہا کا صوف - وہ کپڑا جو روایات میں ڈالا جائے اندام میں ریشم یا کپڑے کا ٹکڑا ڈالتے تھے تاکہ باہر خوب جذب کرے - اردو - ذکر، فصیح، رائج -

روحانی سے رقم جب وصف گسید ہو گیا مشک نامہ سے زیادہ خوشبو ہو گیا قول فیصل - اردو میں اس کا رسم الخط اس بھی ہو گیا (یعنی صوف) حوام اس کو صوف بھی کہتے ہیں -

صوف - وہ کپڑا جسے زخم میں جبتے ہیں اردو قبیل استعمال -

بہر اچھوت میرے زخم دل میں چادر ساز دہن رطوبت خون سے پاکر نیا کھنسل قتل کی قریب ہو گیا قول فیصل - اردو میں اس کا رسم الخط اس کو صوف بھی کہتے ہیں - صوف بھڑا کی حرکت ہو اور صوف رنگنا بھی مشتمل تھا جان و گری یا نہ ہر کاتم رکھو گئے صوف زخم دل کو جو مرے کرتے ہو بڑھکا رہے صوف - گڑا بننے کا بانا، اردو - گڑا گناری بننے والوں کی اصطلاح -

صوف پوش - نہ اندر پوش، مکمل پوش، وہ درویش جو مکمل اور جسے رہے ما مراد صوفی جو ابتدا میں ہی لباس رکھا کرتے تھے - عربی، فارسی الفاظ، مذکر - (ذکر رنگ آصفیہ)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے - زبانوں پر مکمل پوش اور مکمل پوش ہے -

صوف ڈالنا - (سندی) دوات میں ریشم یا کپڑا ڈالنا - (ذکر رنگ آصفیہ)

صوفی - شہم پوش، اون کی کپڑا پہننے والا، مذکر پوش، شہمینی پوش (ذکر اللغات)

قول فیصل - ان معنی میں اصل کلمہ نہیں پڑتے - صوفی - تاکہ الدنیا، درویش، وہ شخص جو اپنے دل اور خیالات کو باسوائے اللہ کے محفوظ رکھے، عربی فصیح، رائج -

وہو میا آیا اگر میں نہ شرب بھی تو کیا ناچے میں صوفی اس طرح ہر کے سامنے

قول فیصل - اردو میں صوفی کی جمع دھن جبار کے قلم صوفیوں جو جیسے شہد ہے کہ صوفیوں کی صوفیت کا مسلم حضرت علی علیہ السلام تک پہنچا ہے - فارسی میں صوفی کی جمع صوفیان، ہے جو فارسی اور اردو میں صوفی اور

اخانی ترکیبوں کے ساتھ مشتمل ہے -

کیا ہوئے وہ صوفیان پاکر طہیت کیا ہوئے کیا ہوئے وہ خازنان علم بخت کیا ہوئے

درویشوں میں ایک فرقے کے لوگ ظنہ کہلاتے ہیں اور ایک فرقہ ملائی کے نام سے مشہور ہے - روٹ لڑا لڑا نے لکھا ہے کہ صوفی، ظنہ اور ملائی میں یہ فرق ہے کہ صوفی کا دل خدا کی طرف بالکل نہیں مائل ہوتا مگر شریعت کا پابند ہوتا ہے اور ظنہ روٹی اور دنیاوی تعلقات سے آزاد ہوتا ہے - ملائی عبادت کے چھپانے میں کوشش کرتا ہے اور اسرار الہیہ ظاہر کرنا ہے -

حاجب فرنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ بعض لغت نویس نے لکھا ہے کہ صوفی، صوف سے منسوب ہے - صوف زمانہ عبادت میں دل تقرب کا ایک فرقہ تھا جو کعبہ اور خلق خدا کی خدمت کو اپنا فرض ہوتا تھا اہل تصوف انہیں سے منسوب ہیں نیز صوفی بنی نعلی بھی آیا ہے مہر اوست اور مہر از دست ان کے دو شہد فرماتے ہیں: پھر وہ کہتے ہیں کہ صوفی سے مراد اولاد و معتقدان صوفی ہیں جو صوفی مذہب کا ایک مذہب تھا - فارسی میں اسی کی اولاد سے خانہ ان صوفیہ ہوا -

صوفی - پتا متقی، پارسا، پرہیزگار، اردو صفت بزم دشمن ہیں کہ آپ تو صوفی بن کر سرخ آنکھوں میں کہاں جو قریب شرب

قول فیصل - عام طور سے اس معنی میں نہیں پڑتے - صوفیانہ - صوفی سے منسوب، فارسی، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان

حاصل - آج ہونا جلے میں ایسے صوفیانہ رنگ میں تقریر کر رہے تھے کہ مسلم ہوتا تھا کوئی فرشتہ بول رہا ہے -

صوفیانہ - (بہر اچھوت) ساتھ، لکھنؤ، لکھنؤ

جہاں معلوم ہونے والا۔ اردو غیر فصیح، رائج۔
محکم دلائل۔ سب کے دوپٹوں سے تمھارے دوپٹے کا
رنگ بہت خوبصورت ہے۔

صوفی صافی: فقر کی اصطلاح میں وہ شخص جو
اپنے دل کو غیر حق سے پاک صاف رکھے، عربی، مذکر
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فصیل: اعلیٰ سنی میں، صوفی صافی طہیت کی
ترکیب سے بھی رائج ہے۔

کبھی میں شیخ شیوخ اندلی شیخ میں
کبھی ملازم کبھی صوفی صافی طہیت

صوفی شرب: صوفیوں کے طریقے پر عمل پیرا۔
فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محکم دلائل: شیخ ابو الفضل سے کہا تم تو شیخ عبد القادر
کو جوان فانی، صوفی شرب کبھی ہوئے تھے وہ تو دیا

نقیہ متعصب نکلا۔
صوفی شرب: دروغ اول دوم) درجہ و شان اور عجب

سبب، فارسی سونٹ، فصیح، رائج۔
اردو لڑائی جو صورت سے نکل کر پختہ نہ ہو

فقر و استیلا: قدرت سے قدرتی پختہ قدرت کے مقابل
قول فصیل: عربی میں، موت کے معنی مل کر میں جو

اردو میں مستعمل نہیں۔ مگر میر تقی نے اسے نکل پر استعمال
کیا ہے کہ دونوں معنی پیدا ہو رہے ہیں۔

جائے حد کہ پہلے کے موت دیکھی نفیس
حدتے کس پیاس میں شہ پر جو بہت دیکھی غزل میں

صوم: (بالفتح) روزہ۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔

عمر بھریاں مجھ کو فاقہ ہی رہا
پوچھو جو کیا حال میرے صوم کا

صوم: (بالفتح) اول دوم و حرام) اگر جا
نہیں

نصرائیوں کا عبادت خانہ، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔

میں درحرم کے شگاف سے تجھے جھانک لے گی یہی تھی ہوس
یہ نہیں تو پھر وہ صوم جو قریب ہو تو وہیں ہوس

دشاد تعلیم آبا۔ انگلستان ہندوستان
قول فصیل: عام طور سے زبانوں پر کبیر صوم

ہی (صوم جمع) اس کی جمع صوامع ہو۔
صوم: (بالفتح) مطلق معبد، عبادت خانہ، فارسی

مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
صوم میں اسے ٹھہرا ہے کہ ٹھہرا نا

میکو سے میں اسے خست خم صہبا کیلئے غائب
صوم مریم: ایک ختم کا روزہ تھا جس میں

تمام دن کسی سے نہیں بولتے تھے۔ یہ روزہ کا قاعدہ
پہلے حضرت مریم سے شروع ہوا۔ فارسی، مذکر

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
چنے میں ہے خامشی کا عالم

با صوم سکوت میں ہے مریم
صوم وصال: وہ روزہ جو بغیر فطاد

کئے ہوئے دوسرے روزے سے ملادیا جائے
یا مل جائے۔ فارسی، مذکر، فقہ شیعہ کی اصطلاح

عبد کرتے ہیں کہ رکھتے ہیں گے صوم وصال
مل گئے اب کے جو ماہ رمضان میں ہم تم

قول فصیل: اس ختم کا روزہ شہ عا حرم ہے۔
صوم وصال: روزہ نماز، عربی، الفاظ

فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔
محکم دلائل: (دعا جلی شاہ کو) اگرچہ میں غائب

طہیت کی گزیر سے نوشی بلکہ جلا سکرات وغیرہ
امور منتہیہ شرعیہ کا پیرا میں خاطر نہ ہوا پانڈی

صوم وصال میں بھی فرق نہ آیا۔ (آفتاب دہر)
صوم وصال: (بالفتح) روزہ، فصیح، رائج۔

جہیں ہو مسجد سے کی جائے حق ہو سجادہ
خیالی یاد میں صوم وصال اتنی ہے

صوم وصال کا پانڈی: پانڈی کے ساتھ
روزہ نماز کرنے والا، اردو صرف، فصیح، رائج

قول فصیل: نظم کی لہری سے صوم وصال کا پانڈی
ہونا بھی کہا ہے۔

پانڈی گواہ ہے صوم وصال کا
لیکن بزرگ زادہ تھی اپنی قوم کا

صہبیا: (بالفتح) شراب، عربی، سونٹ
فصیح، رائج۔

نیا دن اور نئی نفل سے ساغر نئی صہبا
بہ تحصیل مدد یاب چاہیے جو بادہ سپاہی غریب

قول فصیل: صاحب لانا کثوری نے اس کے
سنی سفید انگوڑی شراب اور مولف نور اللغات

و حیات نے بھی شراب سونچ اُل بہ سونچ لکھے ہیں
صہبیا: (بالفتح) صوبہ بہ صہبیا، فارسی صفت

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
آج منجانب میں یہ جو شش صہبائی ہے ہندو

نے گلگوں شفق گسبہ صہبائی ہے چہر کھوی
صہبائی: (بالفتح) شرابی، شراب پیئے والا، فارسی

صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
ابھی ساقی نے تازہ جو بھر دانی ہے چہر کھوی

قول فصیل: (بالفتح) دیائے سرف، گھوڑے
کا منہ نا، عربی، سونٹ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

وہ قیات ہی تری نوح کہ شور عشر
دم نہ مارے کبھی سن پانچو گھوڑوں کی

صہبیا: (بالفتح) دشت بدوم) شکاوی، چر پاد
صید کرنے والا عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

صہبیا: (بالفتح) دشت بدوم) شکاوی، چر پاد
صید کرنے والا عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

کس طرف جائیں رہائی سے پہلی تازہ بیکر
چکے میچے میں در صیاد پر چھپے ہوئے
قل فیصل - تائینت کے لیے صیادنی انتقال کیا جو
بہموم رائج نہیں۔

صیادنی لائی چانس کر صید
کری پر بچائے نقش امید
صیاد اہل - ملک الموت، موت کا فرشتہ جو
عربی، مذکر، تسلیم یافتہ طبقے کی زبان

وہ صیاد اہل اور وہ صیادی کا قح
کھنک کے ہر اسفند، یاد آیا کہاں ستم کے ہیں
صیاد نہ ہر بار شکار سے بہرہ ور۔ صیاد کو
ہر دفعہ شکار نہیں مل جاتا جو۔ یعنی انسان کی سرکوشش
کا باب نہیں ہوتی۔ فارسی قل، تسلیم یافتہ طبقے کی زبان
(فرنگی مثال)

صیادی - شکار کھیلنا۔ عربی، موت، فنیج رائج
دیکھنا کسی سارک ہوگی صیادی بھینس
دام میں طائر جھانے کا سہا ہو جائے کا نقش
صیام - دیکھنا اول، صوم کی جمع، روزے،
عربی، مذکر، تسلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
قل فیصل - وہ صیام کی ترکیب سے عام صوم سے
نہ انوں پر ہے۔

صیانت - دیکھنا دل و دماغ چارم، حفاظت، نگرانی
نکسبانی، عربی، موت، تسلیم یافتہ طبقے کی زبان
ہر مقدور اپنے کی حفاظت صیانت
اسی کو دی یہ جس کی تھی امانت (مروجہ اصطلاح)
صیانت - دیکھنا سرور، آواز، شہرہ، مذکر
تسلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سوائس وہ مرے سیت شرار میں کر
زہی میں شرم سے اب گر گیا جو غامضی

صیحتہ - سخت آواز، بلند آواز، عربی، مذکر، فنیج رائج
صیحتہ یہ تھا کہ لطف کیا کر دگار نے
پلٹا سکھا دیا ہے مجھے زور اٹھانے
قل فیصل - اس کا مرث کرنا کے ساتھ ہے۔

صیحتہ کو تا تھا جو بیاب بہت ہوتا تھا
آنکھیں ل کے قوم شہ سے کبھی روتا تھا
اس کا انتقال انسان اور گھوڑے دونوں کے لیے
صیحتہ - دیکھنا، وہ جالور جس کو شکار کریں عربی
مذکر، تسلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جو اس دشت میں تھا کوئی صید بھی
سو آگے ہی وہ ہو گیا صید بھی
قل فیصل - عربی میں صید کوئی شکار کرنا بھی ہو میرے
پہلے مصرع میں شکار اور دوسرے مصرع میں شکار ہونا
سنی لیے ہیں۔

صید بیٹ - تنگ بازی یا کبوتر بازی یا بیٹر بازی کی
تنگ ہونا۔ اردو، موت

قطعہ - وہی ہر طرح سے صیدی کے کبوتر کی طرح
(نقہ سے اس بت بیدار کے اندر آہم کو
صیدی میں نہ فقط ذبح کا کچھ قصدا
مسلح بھی پھری تو پھر کا ہی کے چھوڑا کہم ذوق
قل فیصل - لکھنؤ میں یہ اصطلاح کبوتر بازی کے
لیے مخصوص ہے۔ بیٹر بازی اور لکھنؤ بازی کے لئے
نہیں ہوتے۔

صید انگن - شکار کرنے والا، شکاری، فارسی
صفت، فنیج رائج۔

دام سے تن اور تن سے جان ہو جائے رطلے
کر کے بیل مجھ کو اب اسے صید انگن چھوڑ دے
قل فیصل - اس کا مخفف صید انگن بھی
رائج، فنیج ہے۔

اب صید انگن کو تا ہے کیوں اتنی چھری تیز
اب جان بھلا اس ترے پتھر میں کیا ہے
موتوں اور لافٹ نے دھیدا نڈا بھی انھیں سنی ہیں
لکھا ہو جو اردو میں رائج نہیں۔

صید انگن - شکار کرنا، فارسی، موت، فنیج رائج
ع - صید انگن میں تاوک مرغاں ہیں بے بغیر تشنق
صید بدنا، بد شرط لگانا۔
فقیہ - آج دونوں نو اب زادے صید کر کے تنگ
رہا ہے ہیں۔ (زور اٹھاتا)

قل فیصل - اہل لکھنؤ لکھنؤ کے لیے صید ان بدنا اور
بد کے رہا نا ہوتے ہیں۔ صید بدنا کوئی نہیں پڑا۔
صید بدنا - اقلہ صیدی، کبوتر کو کچھ کر نہ دینا، بہم
عہد کرنا، مذباذ خا، کبوتر اڑوں کی اصطلاح (فرنگی صیاد)
قل فیصل - اہل لکھنؤ صید بدنا نہیں، صید ہونا ہوتے ہیں
صید حرم - وہ جالور جو حدود حرم کعبہ میں ہوں ان کا
شکار۔ فارسی، مذکر، تسلیم یافتہ طبقے کی زبان

ذبح ہونے کا مزہ جاننا کہ صید حرم
آپ گردن پر چھری پھیر کے بیل تو
قل فیصل - حرم محرم کے حدود میں شکار حرام ہے۔
صید کرنا - شکار کرنا، اردو صرف تسلیم یافتہ طبقے کی زبان
دل پر داغ کو چھوڑا چشم لگی روتے
تعب کی کچھتے کو کیا ہے صید آہوتے

قل فیصل - اس کا ایک نیم ہی پانچ لافٹ اور کرنا نا ہوتا
صید گاہ - شکار کھیلنے کی جگہ، شکار گاہ، فارسی
موت، تسلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

آئے ہیں سب سٹکے تری صید گاہ میں
اب کوہ پر ہی کبک نہ آہو خن میں ہیں
قل فیصل - اس کا مخفف صید گاہ بھی رائج ہے۔
ہوا اس صید گاہ میں ملتی ہے صید اختیار کی

نک جان بول دلوں سے کوسوں دے کے کترانی دبا کون
صیغہ گردیا، صیغہ گیر، شکاوی شکا کر کے دالا
فارسی صفت۔ (دورالغلات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔
صیغہ ناتواں۔ کز و شکار فارسی ترکیب تعلیم یافتہ
طبیب کی زبان۔

اجن کو یہ کرنے سے میں سمجھا
کبھی ہے کہ صیغہ ناتواں ہے

صیغہ ہونا۔ شکار ہونا، اگر فار ہونا، پھلنا، اردو
صرف تعلیم یافتہ طبیب کی زبان۔

محفل سخن۔ آخر الف کا چھانے کچھ بوجھ کے شادی کی ہوتی تو
یہ ہندو بکریوں کہتی۔ زینت النساء صیغہ انتہا ہوتی (دورالغلات)
قول فیصل۔ اس کا ایک مضمون ہے غریبہ ہونا۔

مرغ دل تب سے آپ کا ہے صیغہ
جب کبوتر اڑاتے تھے پڑھنا

صیغہ بڑی۔ وہ شخص جو کبوتر باری، چنگ باری، میٹر
باری میں دوسرے کے مقابل ہو، حریف، دشمن، مقابل، اللہ تعالیٰ

دائے قسمت آپ نے آئے گا نہ لائے گا جواب
یہ بلا خط بھی تو صیغہ کا کبوتر سے چلا (دورالغلات)

قول فیصل۔ کھنڈ میں یہ اصطلاح کبوتر باریوں کے لئے مخصوص ہے
اور مقابلہ مقابلہ اور مخالف کے معنی میں بھی زبانوں پر پڑھا چاہیے

بچوں کا ایک کھیل تھا چچ میں ایک بکری کھینچ کے آئے ساتھ کھڑے
ہوتے تھے بکری کے دونوں طرف کے حصوں کو پالا کہتے تھے ایک

پالے کا ارد کا دوسرے پالے میں داخل ہو کر کہتا تھا کھینچو
کے پالے میں کھینچو جاؤں صیغہ بچا رہا کیا کرے۔ زیادہ

ترکبڑی کے کھیل میں ایسا ہوتا تھا۔
اسی کبوتر کو صیغہ کا کبوتر کہتے ہیں جو ایک کبوتر باز دوسرے

کبوتر کے کبوتر کے مقابلے کے لئے لاتا ہے۔
یہ ہر طرح سے صیغہ کے کبوتر کی طرح

انھوں سے اس بت بیدار کے اندر ہم کو
صیغہ فی۔ (فتح اول و سوم) و پیہ ادا شرفی کو
پرکھنے والا، حشرات، عربی تعلیم یافتہ طبیب کی زبان،
تفیل الاستعمال۔

محفل سخن۔ جو ہریان رشتہ سوانی و شیرانی دار ہریان
دانی نے عنوان و ناز و خوار کو اس طرح سے آراش دی جو

کہ اقلے چین میں ایک بادشاہ تھا۔ (زبان لکھتے)
قول فیصل۔ کاموں میں دھن و تصرف کرنے والے کو بھی

کہتے ہیں گران مسوں میں یہ لفظ عربی تک محدود ہے اور
ادراک خوش ذہن کا بھی لقب تھا۔

صیغہ بڑی۔ نوری سن چاندی سونا قاب میں ڈھانا
سایچے میں ڈھانا، سایچے میں ڈھلا ہوا، دوسری ہوتی چیز

عربی، مذکور۔ (فرنگ آ صیغہ)
قول فیصل۔ ان معنی میں اس لفظ کا اردو کوئی تعلق نہیں

حاجب فرنگ آ صیغہ نے خلعت اس معنی لکھے ہیں
لیکن اس کا بھی اردو سے کوئی تعلق نہیں۔

صیغہ بڑی۔ کچے کی وہ ہیت جو اس کے حوٹوں کے
مقدمہ اور موخر ہوتے اور حرکات و سکنات کے چٹ

علاقہ ہوتی جو فعل کی گردان کی صورت جیسے کھینچ
مضارع کا صیغہ دیگرہ۔ عربی، مذکور، راجح

قول فیصل۔ حاجب فرنگ آ صیغہ نے اس کے معنی
یوں درج کئے ہیں۔ (دورالغلات) یا تصرف کچھ جو کسی

لفظ سے نکالا گیا ہو جیسے اصنی مضارع امر یا ان کی
تقسیم جو بلحاظ واحد جمع، حاضر، غائب اور متکلم

مقرر کی گئی ہو۔ یا بیدار کہ مصدر کے مادے میں جو
حروف یا حرکات کے اول بدل سے الگ الگ فرنگ

کے لفظ اس طرح ڈھلیں کہ مصدر کے معنی بھی قائم
ہیں تو اس لفظ یا مشتق کو صیغہ کہیں گے۔ (دورالغلات)

یہ صیغہ کی اصطلاح جو تعلیم یافتہ طبیب کی زبان ہے۔
یہ صیغہ کی اصطلاح جو تعلیم یافتہ طبیب کی زبان ہے۔

صیغہ بڑی۔ کچے کی وہ ہیت جو اس کے حوٹوں کے
قول فیصل۔ اردو میں صیغہ جاری ہونا یا صیغہ نکاح
جاری ہونا جیسے میں تنہا صیغہ بون کے نکاح میں مراد دیتے۔

صیغہ بڑی۔ زمرہ، شعبہ، سررشتہ، ٹکڑا، اردو کچھ
محفل سخن۔ رکن کی ہر کار میں دستور تھا کہ دن رات برابر کارہ

بار جاری رہتے تھے مختلف کاموں کے وقت مقرر تھے جن صیغہ
کا دوبارہ ہونا اس کے متعلق رہا صفت ہوئے دوسرے صیغہ

کے آں ہمارے ہوئے۔ (آب حیات)
قول فیصل۔ اس کی جگہ صیغہ حیات استعمال ہوتی ہے۔

صیغہ حیات مختلف میں تھے معانی بے نظیر
جمع ہر سو خوشنما خیوں میں اک جم خیر صیغہ

صیغہ بڑی۔ نکاح پڑھانا، ایجاب قبول کرنا
اہل تشیع کی اصطلاح (دورالغلات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس صورت سے نہیں بولتے۔
صیغہ بڑی۔ صیغہ، اخوت یا صیغہ نکاح پڑھنا

اردو صرف، فصیح، راجح۔
محفل سخن۔ اس نے آدم خاں سے بھائی منبری کا صیغہ پڑھا

ادھر گڑی بدل بھائی ہوئے۔ (دورالغلات)
صیغہ جاری ہونا۔ نکاح پڑھا جانا، عقد ہونا

اردو صرف، شیعوں کی اصطلاح۔
محفل سخن۔ ادھر نواز کے اہلو پیلو دلوں مولوی

حاجان تشریف فرما ہوئے اور صیغہ جاری ہوا کہ اندر
حورتوں کے رہنے پینے کی آواز آئی معلوم ہوا کہ دھن کی

جواک مدت سے بیارہ تھیں انھوں نے اس دنیائے انتقال
کیا مرحوم کی یہ ضد تھی کہ میری لڑکی کی شادی میری زندگی

میں ہو جائے اگر افسوس میں نکاح کے وقت دنیا سے
اٹھ گئیں اور شادی کے گھر کو ماتم کردہ نہ گئیں۔

صیغہ راز میں رکھنا۔ بات کو چھپا کر رہنا
راز کو کسی پر ظاہر نہ ہونے دینا، اردو صرف، فصیح، راجح

محل نشہ :- جتنی باتیں میرے قلم سے کہی ہیں ان کو
صیغہ راز میں رکھنا کیونکہ ابھی ان کے ظاہر کرنے کا وقت
نہیں آیا ہے میں چوں کہ قلم کو اپنا گنجنا ہوں اس لیے ان
باتوں کا ذکر کر دیا۔

قول فیصل: صنفی گھڑی نے اردو ترکیب کے ساتھ
راز کے صیغے میں رکھنا نظم کیا ہے جو صیغہ راز میں
رکھنا کے مقابلے میں فصیح نہیں ہے دراصل یہ ایک قسم
کا تصرف ہے جو سخن میں کہا جا سکتا۔

یہ سائل راز کے صفحے میں رکھے جائیں گے؟

صیغہ راز میں رہنا :- کسی بات کا پوشیدہ
 رہنا بات راز میں رہنا اور صرف فصیح و راجح
 محل صبر - چھپانے والی بات اسی وقت تک صیغہ راز
 میں رہ سکتی ہے جب تک وہ کسی دوسرے شخص سے
 نہ کہی جائے کیونکہ شل مشہور ہے نکلی ہونٹوں چڑھی کھٹوں
 خلق سے نکلی فلک پہ نہی ۔

اصیخه راز میں موند - پردے میں ہونا، مچھلے اور مچھلنا
اندوختن، فسخ، راج

محل صرف - ابھی تک یہ بات عیضہ راز میں چھو کر
راہبہ صاحبہ کو کسی دشمن نے نہروے دیا یا اپنی جھبی
سوت ہے

صیغہ گردانہ: صیغے کے گردان کرنا، تصرف
اردو صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مہر جو بدلے بائیں جو دریاں بنامید کے
نہاں خود ہے صفیوں کو باب کے

قول فیصل۔ زیادہ تر گردان کرنا اور گردانا پڑے
ہیں۔ صاحب فرنگ آصفیہ لکھتے ہیں۔ جن لوگوں نے
اس کے معنی مجاہمت کرنا کئے ہیں ان کی محاورات سے
بہت آشنائی صاف ظاہر ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ایک گھنٹی

شاعر شیر نے ایک جگہ کسی طالب علم اور ایک عورت
کے اقرار و مدار و شرط میں بطور مزاح و ہجو لکھا ہے۔
ع دس صیغے ایک رات میں گردانے جائیں گے
یعنی تو نے جو دس مرتبہ ہونے کا اقرار لیا ہے یہ تجھ
سے نہ ہو سکے گا۔ یہ لحاظ طالب علم اس نے یہ
رعایت رکھی ہے مگر آپ نے اس کے معنی بھی سمجھنا
فرمان کر لیے۔ اگر یہ سچ ہو تو ہم پچھتے ہیں صیغہ گردانا
اس شعر کے علاوہ بھی دوسری جگہ ان معنی تباہ کیے ہیں
بادکھا سکے ہیں۔

صیف :- (بفتح) گرمی - گرمی کا موسم، گرمی
نذر، تسلیم یافتہ طبقے کی زبان

ہستے تھے جراحت جوئی کرتے تھے عروہین
ہر دل کا بھی آب دم تیغ سے وار صیف پر تھے
قول فیصل صیف و شاکی ترکیب نایابہ ہر تھے
جواہر میں پیرہن صیف و شاکی ہر تھے
صیف و شاکی ہر تھے و ہر تھے ہر تھے
عروہین ہر تھے ہر تھے ہر تھے

نگاہ عشق پر کیا جن کی صیقل دہدوگی
تجلی برقی مہر سو زکی ہو ستانی سے عجز یہ کفر
قول شہبیل - سترائے مستند میں سے نہ تو اور موٹ
دو دنوں صدوں سے نسیم کیا ہو گلاب عام لہو سے
موت ہی مستلزم ہے ۔

حمیکا یا ہے ناز سے رخ یار کو جیسا
اکنے کو حقیقت یہ صفا کی نسیم تیا
پر کے اصف کے ساتھ بھی جیسا کہ عرس کے شرمی اقبال ہوا ہے
بولے ہل دھنڑ پر کے بھی لڑج ہو جیسا کہ بلال نے کہا جو۔

صیتقل کرنا۔ صاف کرنا، جلا کرنا، اردو
صفت، نصح، اصلاح۔

اپنے بوسوں سے جو رنگ رخ و رشن چمکا

ہم نے صیقل جو کیا تیغ کا آہن چکا ناظم
 صیقل گر: جلا کرنے والا، تھیا و عاف کرنے والا
 سان رکھنے والا۔ فارسی صفت، تقسیم یافتہ طبقہ
 کی زبان قلیل الاستعمال۔

چیکائے تیغ نیز کو اقبال گز ترا
مزدھقہ دل تو صیقل عمر آسای

صعیقل ہونا۔۔۔ دہرے کے ساتھ جلا ہونا تلوار
یا آئینے وغیرہ کی صفائی ہونا اور دوسرے معنی
صعیقل نہ ہو کر تیغ پر جو ہر پہ ہو کس کی نظر
اسے ذوق یاں قدر ہنر آشکش دتر میں ہو
ان کے رخسار جو سیدال میں ہو خاک آلود
ہوئی آئینہ اسلام بہ اس سے صعیقل نعم علیہا
ہال ہوتا ہے گھٹے گھٹے
دتر قمر ہ سوئے سے اتنے صعیقل نعم علیہا

قول فیضی۔ دیکھ کے ساتھ بھی اس کا صرت
روشن ہوا دیکھ کے شکل اس خواب کی
سینیں ہوئی ہے آئینہ مقاب کی

اس کا ایک مفہوم ہے صاف ہونا، محبت ہونا۔
 آگنی تیزی زبانیں و صنف رُوحانہ
 رنگ آلودہ یعنی یہ سکوار مستقبل ہو گئی سرور کھنور
 یہ ہنوریت :- رفیع اول و دوم و
 و کسرون رفیع یا کے تختان، یودیت،
 یودیوں کی مایکگر تحریک ایوان، عربی، ریش
 لتیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

قتولِ ضعیف۔ انگریزی کو چھوڑ کر عربی، فارسی
اور اردو کے اخبار نویس اس تحریک کو صیہونیت
کہتے ہیں اور یہ اصطلاح اخبارات تک محدود
عام بول چال میں نہیں ہے۔ اس لفظ کے معانی آئی
ظلم و بربریت کے بھی ملے جاتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ض

مض :- عربی کا پندروہواں فارسی کا
اٹھارواں اردو کا اکیسواں حروف عربی مذکر
اشارہ کیا جبر کا صا و سے اسیر
ضادات گزراں مولیٰ ضا و سے (اعداد فضائل)
قول فیصل :- یہ حرف لغت فارسی میں نہیں ہے اس کو ضا و کہتے ہیں
ضاد منقوطہ بھی کہتے ہیں حساب جمل میں اس کے
۱۰۰ عدد فرض کیے گئے ہیں۔ اس کا ایک تلفظ
اہل عرب ہی کرتے ہیں۔ اردو والے "ضواد" کہتے ہیں۔ یہ حرف دال پہلے و یا یے تختانی حروف سے بدلتا ہے۔ اول جیسے ضا ک سے وہ آگ۔ حرف ضاد کے لغوی معنی ہیں وہ آواز جو مرغیوں کو دیکھ کر مرغ دیتا ہے۔ دشمنی اور عداوت بھی اس کے معنی ہیں۔ (ماخوذ از چارباغ اردو ترجمہ چارگلزادہ)
ضابطہ :- (بجس دوم) ضبوط کر کے دال
جوشیا ری سے حفاظت میں رکھنے والا۔ عربی صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)
تولے فیصل :- ان معنی میں نہیں لکھو نہیں بولتے
ضابطہ حاکم قابض قابو رکھنے والا۔ عربی صفت دہلی کی زبان۔
محض :- لیکن اگر میں اپنے کام پر آمادہ ہو کر گرم ہوا تو
میں نہ تھا کہ میں آؤں اور نہیں میں چاہوں اور نہ
کریں۔ آخر میں یہ ضابطہ تھا۔ میں الیہ ہر طرح کی

قدت رکھتا تھا اور صرف ان پر لکھ لکھ کر (تو بہ انصوح)
ضابطہ :- متعلیٰ بردبار صابر عربی قلیل استعمال
محض :- خالہ کو دیکھ کر نعیمہ کے دل میں جوش پیدا ہوا تھا۔ مگر اس کو ضبط کرنا چاہا۔ لیکن نہ تو نعیمہ کو اتنی عقل تھی کہ اتنی بات سمجھتی اور نہ کبھی بھی ہوتا ہم وہ دل پر اس قدر ضابطہ نہ تھی۔ (تو بہ انصوح)
ضابطہ :- پابند قاعدہ پابند اوقات۔ عربی صفت قلیل الاستعمال۔
ضابطہ :- متعلیٰ مزاج۔ عربی صفت فرہنگ آصفیہ
قولے فیصل :- لکھنویں راج نہیں۔ مولف فرہنگ آصفیہ نے مدبر تنظیم بھی معنی لکھے ہیں وہ بھی ان لکھنویں بولتے۔
ضابطہ :- (بالکسر) قاعدے سے باقاعدہ۔ فارسی مؤنث تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔
قولے فیصل :- مرکبات میں مستقل ہی نہیں نہیں بولتے۔ جیسے بے ضابطگی۔
ضابطہ :- (بر وزن قاعدہ) قائم رکھنا۔ دستور آئین۔ عربی خند کر تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔
پانڈن اس کا نہ اونچ نیچ پڑا
جبر کیا کام نہ لائے سے کیا
تولے فیصل :- اس کے لغوی معنی یہ ہر سے
کراس کی ہر کے موافق لنگہ رکھنے والا۔

صاحب نور اللغات نے ضابطہ کو ضابطہ کا کرکٹ لکھا ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہوتا۔
ضابطہ :- انتظام بند و بستہ۔ عربی مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)
قولے فیصل :- ان معنی میں نہیں لکھو نہیں بولتے
ضابطہ :- ربط و ضبط۔ عربی مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)
قولے فیصل :- اہل لکھنویں معنی میں بالکل نہیں بولتے۔
ضابطہ اختلاق :- اختلاق کا دستور اصل۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان
محض :- مول نے جو ضابطہ اختلاق مرتب کیا وہ ان کے لیے بد
ضابطہ :- (مستوی) دستور و راج کے مطابق کا درجہ کرنا، قانون پر چلنا، حسب آئین کام کرنا۔ اردو صرف (فرہنگ آصفیہ)
تولے فیصل :- اہل لکھنویں نہیں بولتے۔
ضابطہ ٹھہرانا :- قانون بنانا۔ اردو صرف دہلی کی زبان۔
محض :- مسائل دینی آدمیوں کے بنائے ہوئے تھے اور لوگوں کی گڑھی ہوئی پھیلیاں نہیں ہیں کہ ان کے حل کرنے اور بوجھنے کو فوراً خوشدکار ہو بلکہ اس حکیم برحق کے ہاتھ سے ہول اور ٹھہرائے ہوئے ضابطے ہیں۔ (تو بہ انصوح)
ضابطہ دیوانی :- مالی قانون، وہ قانون جس میں باہمی لین دین کے قواعد حاکم و رعایا کے

واسطے مضبوط ہوں۔ اردو مذکر۔ (فرہنگ مصفیہ)
 قول فیصل :- قانون دانوں کی اصطلاح۔
ضابطہ فوجداری :- قانون فوجداری
 امور ناجائز یا مجرموں اور فتنہ انگیزوں کے
 انسداد کا دستور العمل۔ اردو مذکر۔ (فرہنگ مصفیہ)
 قول فیصل :- قانون دانوں کی اصطلاح ہے۔
ضاحک :- (بکسر سوم) ہنسنے والا خدا
 عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
ضاحک :- میر غلام حسین بہ مصر سودا کا
 تخلص۔ مؤلف آپ حیات تحریر کرتے ہیں گران
 بزرگ ہرات سے آکر پُرانی دلی میں آباد ہوئے
 خاندان سیادت ان کا سند تھا امامی ہروی
 کی اولاد میں تھے اور شاعری بھی گھرانے میں
 میرات میں چلی آتی تھی۔ میر موصوف نہایت
 خوش طبع، خوش مزاج، خندہ چین ہنسنے سنسنے
 والے تھے اسی واسطے یہ تخلص اختیار کیا وضع
 اور لباس قدماے دہلی کا پورا نمونہ تھا۔ سر
 سبز عمامہ بوضع عرب بڑے گھیر کا جامہ یا جبہ
 کہ وہ بھی اکثر سبز ہوتا تھا گلے میں خاک پک
 کا کٹھا۔ داسنے ہاتھ میں ایک چوڑی اس پر
 کچھ کچھ دعائیں کندہ چھنگلی لکے اور انگلیوں
 میں بھی کئی انگلیٹیاں ڈاڑھی کو ہندو لگاتے
 تھے۔ بہت بڑی نہ تھی۔ مگر ریش بچہ منڈاتے تھے
 کبھی کبھی ہاتھوں کو بھی ہندی ملتے تھے۔ میانہ
 رنگ گورا۔

دیوان اب تک نظر سے نہیں گزرا جس پر
 کچھ رائے ظاہر کی جائے خواص میں جو کچھ
 شہرت ہوا ان ہجوؤں کی بدولت ہو جو سودا نے
 ان کے حق میں کہیں سلطنت کی تباہی نہ ان سے

بھی دلی چھڑوائی اور بغیر آباد کو آباد کیا۔
 آخر میں تحریر کرتے ہیں کہ اردو زبان و اوقات میں
 معلوم ہوئی۔ ممکن نہیں کہ بالکل صاحبزادہ
 (میر حسن) نے تاریخ مذکور ہو کر آکر کہ بیلہ
 صاحب تذکرہ گلزار ابراہیمی مشعلہ میں لکھتے ہیں
 کہ فیض آباد میں ہیں اور دارشکی سے گزران کر گیا
 جس تذکرے کو دیکھا ایک ہی شعر ان کا درج
 پایا ہے

کیا دیجئے اصلاح خدائی کو بگڑ نہ
 کافی تھا ترا حسن اگر ماہ نہ ہوتا؟ (آب حیات)
 قول فیصل :- حال ہی میں ضاحک کا دوں
 صوبہ بہار کے قیانا نامے گاؤں میں مل گیا اور سزا
 معارف میں اس کا اقتباس بھی تھا عریضہ کے ملازم
 اور قریب قریب ہر صنف سخن میں اردو کا کام ہو
 انیس نے ایک عجیب زبان اختیار کی تھی
 عجیب زبان میں ایک مصرع ہو۔
 ع شکر صد شکر کہ ما عجیبہ

ضارب :- (بکسر سوم) مارنے والا ضرب
 لگانے والا صیغہ اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کے
 رہنے نہ دے منشاء برش اس کی تہنہ کی
 باقی کسوہیں طرح ہو ضارب کے دل میں زنگ
ضامن :- (بکسر سوم) کفیل، ذمہ دار
 کسی کی ضمانت کرنے والا۔ عربی، مذکر، فاعل
 کہنے ہوئے ہو ہاتھ میں توتیہ بجا کو
 ڈرتا ہو کچھ سے ہمیں ضامن ہے خدا کو انیس
 قول فیصل :- صاحب فرہنگ مصفیہ لکھتے ہیں
 کہ جب حاضر ضامن کہیں گے تو اس شخص سے مراد
 ہوگی جو کسی کے بروقت طلب موجود کر دینے کا
 ذمہ دار ہو۔ جب مال ضامن کہیں گے تو قرض

درآمد کے کسب سے عبارت ہوگی اور فعل ضمان
 سے مراد مستحق مراد ہوگا جو کسو کے افعال کا
 ذمہ دار ہو۔ سوائے حاضر ضامن کے اور
 کسی طرح نہ بانوں پر نہیں ہے۔
ضامن :- وہ لکڑی یا زنگ کی پتھر جو
 حق کی مضبوطی کے لئے دونوں طرف کٹنے کے
 درمیان باندھ دیتے ہیں۔ اردو مذکر، راج
ضامن :- وہ تھوڑا سا دہی یا تور جو
 جمانے کے لئے زیادہ دودھ میں ملا دیتے ہیں۔
 اردو مذکر، راج۔

محل صحر :- ضامن دینے کے لئے تھوڑا سا دہی بچا کے
 رکھ لینا، سب شکر ڈالنا۔
ضامن :- امام شہب علی رضا علیہ السلام کی
 صفت۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
 قول فیصل :- تنہا مستقل نہیں امام ضامن یا
 امام ضامن ضامن کی ترکیب سے بولتے ہیں۔
ضامن :- وہ چیز جس کے بغیر دوسری
 چیز نہ کر سکے۔

(فقہ) ضامن کے بغیر جب کا فور رکھو گے ارد
 جائے گا۔ (نور القلت)
 قول فیصل :- بہت کسی کے ساتھ بولتے ہیں
ضامن دار :- ضمانت کرنے والا وہ شخص جو
 کسی کی ضمانت کرے۔ اردو صفت عوام کی زبان۔
ضامن و ضامن :- کفیل کا کفیل دینے والا
 کا ذمہ دار۔ اردو مذکر۔ (فرہنگ مصفیہ)
 قول فیصل :- اہل کھوٹیں بولتے۔
ضامن دینا :- کسی کو اپنا کفیل یا ذمہ دار
 بنانے پیش کرنا، بیچ میں ڈالنا۔ اردو صفت
 فصیح، راج۔

کہیں بچے ہوئے ہر بات میں تو قہر جفا کو
ڈرگتا ہو تجھ سے ہیں ضامن جسے خدا کو
ضامن دینا: دودھ کو جانے کے لیے اس میں
دہی ڈالنا۔ اردو صرف فصیح، راج۔
ضامن نہ ہو جیسے گرہ کا دیجے۔
ضامن کر کے اپنے پاس سے دے دینا اکتیا ہو۔
(گنجینہ اقوال و اشال)

قول فیصلہ: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔
ضامن ہونا: ذمہ دار بننا۔ کفیل ہونا۔
اردو صرف فصیح، راج۔

اک جھلک اپنی دکھا دے جوہر کو تو
پھر میں ضامن ہوں ترسے در سے اگر جا میں کہیں
ضامنی: ذمہ داری، کفالت، ضمانت۔
عربی، مونث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصلہ: صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں
کہ جب زر ضامنی کہیں گے تو اس نقدی سے مراد
ہوگی جو ضمانت کے بابت رکھی جائے، فعل ضامنی سے
کسی کام کی ذمہ داری اور مال یا کسی سے قرض
کی کفالت عبارت ہو۔ عام طور سے کسی معنی میں
نہیں بولتے۔

ضامن پر چھوڑنا: (معدی) ضمانت یا
ذمہ داری پر رہا کرنا۔ اردو صرف عوام کی
زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصلہ: اہل لکھنؤ ضمانت پر چھوڑنا بولتے ہیں
ضامنی دینا: ضمانت دینا، کفیل یا ذمے دار
بننا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصلہ: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
ضامن قبول کرنا: کسی کی کفالت یا
ذمہ داری کو تسلیم کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصلہ: اہل لکھنؤ زیادہ تر ضمانت
منظور کرنا بولتے ہیں۔

ضامن میں دینا: سپردگی میں دینا۔
(نور اللغات)

قول فیصلہ: اس محل پر ضمانت میں دینا بولتے
ہیں۔ شیخ عورتیں صرف اس محل پر جہاں کسی کو
خصت کرتی ہیں کہتی ہیں جیسے "امام ضامن کی
ضامنی میں دیا" کبھی کبھی لکھنؤ کے بھائی بھی
بول دیتے ہیں۔

ضائع: (بکسر سوم) ہلاک، تباہ۔ عربی،
فصحیح، راج۔

ضائع ہونا: تلف ہونا، ایکساں ہونا،
بر باد ہونا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

محکمہ: بہ نثر، استاد و قدیماں و نووازش
کریماں نہ شہ صاحب کو مرکز خاطر خاطر ہو کر
جس قدر کلام مرزا سے مرحوم کا ہاتھ آئے
چھپے اور بچے تاکہ یادگار رہے ضائع نہ جائے۔
(سبب تالیف انشاء سرور)

قول فیصلہ: اب اس محل پر فصحا ضائع
ہونا بولتے ہیں۔

ضائع کرنا: برباد کرنا، تلف کرنا، کھانا۔
اردو صرف فصیح، راج۔

نہ ان غزلوں کو یوں ضائع کر دے کہ
وہ دیکھیں گے جو ہر کامل دیکھنے والے

ضائع ہونا: اکارت ہونا، تلف ہونا،
بیفائدہ صرف ہونا۔ اردو صرف فصیح، راج۔

حیف ضائع ہوئے چالیس برس
زندگی اور ہر دس میں برس (نالہ رسوا)

ضائع ہونا: مرنا، فوت ہونا۔ اردو صرف
قلیل الاستعمال۔

محکمہ: ان کا سینہ خوبصورت بچہ کا لڑے
سے ضائع ہو گیا۔

ضابطہ: (بافتح) تحس، برداشت، عہدہ
نذر کر، فصیح، راج۔

سے میں نے جو اس طرح کے کلام
ضبط کا دل کو پھر رہا ہے مقام فریاد
ضبط: نگہداشت، نگہبانی، احتیاط۔
عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

سابقہ آہوں کے نہ درد دل لکھتے کہیں
اس لئے جو ضبط تھا کو آہ درد آمیز کا

ضبط: انتظام، بندوبست، نظم و نسق۔
جیسے قاعدہ کا بندوبست کرنا۔ (نور اللغات)
قول فیصلہ: تنہا نہیں بولتے تعلیم یافتہ طبقہ
نظم و ضبط کی ترکیب سے بولتا ہو۔

ضبط: قبضہ، قابو، قدرت۔ عربی تعلیم یافتہ طبقہ کی
زبان، قلیل الاستعمال۔

یہ جو اولاد والدین میں ربط
نہ ہو اولاد پر کسی کا ضبط (سراج نظم)

ضبط: قرق، قبضہ کرنا۔ اردو مذکر، راج۔

محکمہ: گورنٹ نے باغی کی جامدادی سر کا ضبط کر لی۔
ضبط چھوڑنا: صبر نہ ہو سکا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال

اے درو یہ کون صبر کو لوٹ گیا
یوں تجھ سے جو ضبط یک بیک چھوٹ گیا

ضبط کرنا: جامدادی کا قرق کرنا، چھیننا۔
اردو صرف فصیح، راج۔

ضبط کرنا: جوش کو روکنا، صبر کرنا، غم میں
نالہ فریاد نہ کرنا، غصے کو روکنا۔ اردو صرف

نصیح، راج۔

نہ کرنا ضبط میں نالہ تو پھر ایسا دھواں ہوتا
کہ نیچے آسمان کے اک نیا اور آسمان ہوتا ذوق
ضبط کرنا۔ عس میں لانا، قانون باندھنا
قابو کرنا، مقرر کرنا، نافذ کرنا۔ جیسے قاعدہ ضبط
کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولہ فیصلہ۔ اس جگہ منضبط کرنا جلتے ہیں۔
ضبط ہونا۔ (لازم) فرق ہونا، کسی جرم میں
مال یا کسی قابل اعتراض کتاب یا جائداد کا
سرکاری ہو جانا۔ اردو صورت نصیح، راج۔
عدالت سے ملی ہو چھوڑ دہم و ذراغ کو دگری
ہوئی ہو ضبط ملک بیل و طاؤس لسانی شیر
ضبط ہونا۔ تحمل ہونا، برداشت ہونا،
صبر ہونا۔ اردو صورت نصیح، راج۔

محلی صتر۔ مجھ سے ضبط نہ ہو سکا اور مجھ کو دتہ دیکھ کر د
اور مجھ سے تاب ہو گئی۔ (تو بہ المنصور)

ضبطی۔ یا ترقی پھین لینا، لگرائی، اردو
نوٹ، نصیح، راج۔

ہم ایسی کل کتابیں قابل ضبط سمجھتے ہیں
کہ جن کو پڑھ کے لڑکے ایک خطی سمجھتے ہیں اگر آبادی
ضبطی میں آجانا۔ مال یا جائداد کا ترقی
ہو جانا، چین جانا، اردو راج۔

ضحاک۔ (فتح اول و تشدید جا) ایران کے
ایک ظالم بادشاہ کا نام جس کی نسبت یہ مشہور ہے کہ
اس کے دونوں ہونٹھوں پر دو سانپ پیدا ہو گئے
تھے اور آدمیوں کے دماغ ان کی غذا تھی عربی منکر
دل آزاری سے تیری خوش پر گیسو نکلتے ہیں
یوں ہی ضحاک کے شانوں پر اک بڑا تھا کا لون کا قدر بڑا
قولہ فیصلہ۔ عام طور سے بھم اول ضحاک جوتے ہیں

صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ پیشوادیوں میں
سے ایک بادشاہ کا نام جو مژداس کا بیٹا اور بہت
بڑا ظالم بادشاہ حضرت عیسیٰ سے ۴۰۰ برس
پہلے ہوا ہو۔ کہتے ہیں اس کے کندھوں پر کوئی
عارضہ سانپ کی شکل کا ہو گیا تھا جس کی دوا اور
غذا آدمی کا مغز تھا۔ چنانچہ اس کے اس مرض نے
ہزاروں بندگان خدا کا خون کر دیا، پہلے یہ
عرب کا بادشاہ تھا مگر جب فارس کے بادشاہ
جشید کا ظلم حد سے گزر گیا تو لوگوں نے اس کو
چڑھائی کرنے کی ترغیب دی اور وہ اس میں
کا میاب ہوا۔ جشید بھاگ گیا اور یہ تخت ایران
پر ہٹا ہوا۔

حضرت ابراہیم اسی کے زمانے میں مبعوث
ہوئے سرائے تانہ یا نہ اور دار پر کھینچنا اسی کے
وقت سے راج ہوا۔ اس نے اپنے باپ کو دھوکے
سے راہ میں کنواں کھود کر اور اسے حسن خاشاک
سیر پات کر اسی نے ہلاک کیا تھا اس کے نام
ظلم اور سخت دلی مراد لیتے ہیں۔

بعض اہل لغات کی رائے ہو ضحاک وہ آگ
کا معرب ہو یعنی دس بیوں والا۔ چنانچہ اس کی
تفصیل اس طرح بیان کی گئی ہو ۱۔ بد صورتی
۲۔ پستہ قدی ۳۔ ظلم ۴۔ درو عکول ۵۔ بولی
۶۔ بے دینی ۷۔ بسیار خواری ۸۔ بے شرمی ۹۔
بے وقوفی ۱۰۔ بد زبان۔

بعض لوگوں کی رائے ہو کہ پیدائش کے
وقت اس کے اگلے دو دانت باہر نکلے ہوئے
تھے چونکہ اس کے ماں باپ عربی تھے اس وجہ
انہوں نے بطور پیشین گوئی یا نیک فال ضحاک
(معنی خدا ان) نام رکھ دیا۔ عقل ہی قرینہ ہے

جب رعایا ضحاک کے مظالم سے تنگ آ گئی تو
اس نے سرکش ہو کر فریدون کو لاکر ضحاک سے مقابلہ
کرایا آخر ضحاک قتل ہوا اور فریدون تخت
سلطنت پر بیٹھا۔

ضحاک۔ (باکسر) آواز کے ساتھ ہنسنا،
کہ کھلا کر ہنسنا، ہنسی۔ عربی، موتشا، تعلیم یافتہ
طبقات کی زبان۔

کہہ کر باعث کیا ہو تیری ضحاک
بے محل بے موقع اس دم کیوں ہنسنا (قرآن المستدین)
ضحیٰ۔ دو ہر دن چڑھے یا دس بجے تک کا وقت
عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقات کی زبان۔

قولہ فیصلہ۔ چونکہ بقرعید میں سورج نکل آنے کے
بعد نماز پڑھ کر قربانی کرتے ہیں اس واسطے اس کو
عید الضحیٰ کہتے ہیں۔

ضخامت۔ جسامت، حجم، لمبائی، چوڑائی
اور مٹائی۔ عربی، موتشا، نصیح، راج۔

زمین سے نکل ہر جانب کو اک دھار
ضخامت جس کی بھٹی مانند اشجار (معراج المصابین)
قولہ فیصلہ۔ اس کا استعمال کتاب کے لیے زیادہ ہو
جیسے "۹۹۲ء میں لا مبد القادر بدیونی کو حکم
دیا کہ (درامین) کا ترجمہ کرو۔ چند ہی دن ساتھ
کے ۹۹۲ء میں ختم ہوئی ضخامت ۱۲۸ جزی ہوئی
(در بار اکبر)

ضخم۔ (فتح اول) حجم رکھنے والا۔ عربی صفت
(نور اللغات)

قولہ فیصلہ۔ کتاب کے لیے اس کا استعمال کمیت
ہو جیسے والا جہ میر علی اوسط رشک، جس کی صفت
کی آمد ضخیم اور جسم دیوانوں میں نہیں ساتی (کابینہ)
ضد۔ (بکسر اول و دوم شد) مخالفت، غلامت۔

عربی مؤنث، فصیح، راجح۔

محله ضد: نیکی کی ضد بدی ہو۔

قولہ فصیل: صاحب فرہنگ اصفیہ لکھتے ہیں کہ "ضد اور نقیض میں یہ فرق ہو کہ نقیض چیزیں نہ تو جمع ہی ہو سکتی ہیں اور نہ جدا جیسے عدم اور وجود اور ضد میں تو جمع نہیں ہو سکتیں مگر رفع ہو سکتی ہیں جیسے سیاہی اور سفیدی۔"

صاحب قشربک الافشا لکھتے ہیں کہ اس کا مادہ "ضد" اور جمع اضداد ہو۔ یہ لفظ لغات اضداد سے ہو۔ اس کے معنی ہمتاہ مثل و مانند کے بھی ہیں مگر فارسی میں تنجیف اور صرف معنی مخالفت و مخالف ہو۔

ضد: دشمنی، مخالفت، عداوت۔ اردو: فصیح، راجح۔

الشرع دشمنی کہ مرے بعد مرگ وہ ضد سے نشان ملتے ہیں لوح مزار کا شیدا ضد: ہمت، اصرار، ارادہ، فصیح، راجح۔

مبتلائے شب فراق ہوئے ضد سے ہم تیرہ روز گاری کے

قولہ فصیل: بچوں کے لئے زیادہ مستحق ہو۔

ضد ابداً ہونا: تبھگنا ہونا۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قولہ فصیل: لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

ضد اٹھانا: ناز برداری کرنا۔ ضد پوری کرنا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

نانا ضدی اٹھانے اس نور عین کی امت نے لاش تک نہ اٹھائی جس کی قشتی

ضد آنا: ہمت پیدا ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

دل کو آسودہ جو دکھا تو آئیں ضد آں اس سے بہتر تو یہی تھا کہ پریشاں ہوتا

قولہ فصیل: نہ اس کی تکمیل صورت ضد آ جانا بھی راجح و فصیح ہو۔

اس قند گر کو رسم تو کیا ضد آ گئی جب ہم نے آہ کی تو جفا اس نے ادر کی

عام طور سے بچوں کے لیے زیادہ مستعمل ہو۔

ضد بانڈھنا: اڑنا، بہت اصرار کرنا، بحث کرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محله صرف: برس میں جس بات کو کہتی ہوں باجانی مانتیں خواہ مخواہ کی ضد بانڈھ رکھتی ہو۔

ضد بانڈھنا: عداوت کرنا، دشمنی کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محله صرف: اور جن کی تم پرستش کرتے ہو خدا سے ضد بانڈھ کر تو کسی کو بہکا نہیں سکتے۔

(ترجمۃ القرآن)

ضد پر: یا مخالفت میں، دشمنی میں عداوت میں۔ اردو: تابع فعل، فصیح، راجح۔

لامت گرد! ان کو ضد پر تمہاری

نہیں ہیں اگر چاہتا، چاہتا ہوں

ضد پر آنا: مخالفت پر کمر باندھنا، ہمت پر جم جانا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

محله صرف: بات کے دشمنی جب ضد پر آ جاتے ہیں تو پھر بڑی سے بڑی قوت کی پرواہ نہیں کرتے۔

ضد پر آنا: ضد ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

ع غصہ کی پرگنی ہو آپ کو ضد میر ضد پوری کرنا: کسی کی ہمت کے موافق کرنا اور اس کے مسلسل کہنے پر عمل کرنا۔ اردو: فصیح، راجح۔

محله ضد: یوں تمہاری ہر بات ماننے پر تیار ہیں اگر غلط ضد کرو گے تو کبھی پوری نہیں کریں گے۔

ضد حرطنا: ہمت پر آنا۔ اڑنا، نور اللغات

قولہ فصیل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ضد چلنا: ہمت قبول ہونا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

محله صرف: تبھگائیں خدایا سے بندہ کی ضد چلتی سنی ہے۔ درو یاے صادق

ضد دلانا: ایسی باتیں کرنا کہ جس سے ضد پیدا ہو۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

تار باز ہوں گالیٹ کر میں ابھی بوسوں کا نہ دلاؤ مجھے ضد کہہ کے لگا تار نہیں

ضد رکھنا: ضد پوری کرنا، کسی کے مسائل کو پورا کرنا، مان لینا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

کہا کچھ اپنے بھی کیئے مقاصد خدا را اس قدر رکھ لیجئے ضد

ضد کرنا یا اصرار کرنا، ہمت کرنا، اردو صرف، فصیح، راجح۔

الغرض بعد حجت و تکرار اس نے ضد کر کے لے لیا قرار

ضد کرنا: کسی کے برخلاف کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

معشوق ضد بھی کرتے ہیں لیکن نہ اس قدر کافر جو میں بنا تو وہ دیں وار ہو گیا

قولہ فصیل: لکھنؤ کی عورتیں اب اس جگہ بڑھ کرنا زیادہ بولتی ہیں۔ جیسے جو کچھ میں کہتی ہوں تم

اس کے خلاف کرتی ہو تمہاری برضدی کی عادات نہیں جاتی۔

ضد ضد: از ضد ہونا۔ ایک کا دوسرے کے

خالف ہونا۔ اردو 'موت' عورتوں کی زبان۔
 محل صرف :- دونوں اگر مصالحت کر لیتے تو چھا
 تھا ضد میں تمام روپیہ کچری کی نذر ہو گیا۔
 ضد کن :- پھیلی ہٹ کرنے والی ضدی عورت۔
 اردو 'موت' عورتوں کی زبان۔

ع بدلتی ہو ضد کن کی حالت کہیں شوق قدوائے
 ضد نکالنا :- چھڑ نکالنا۔ اردو صفت 'مترک'۔
 نے قاصدوں نے بھی یہ ہم سے ضد نکال ہو۔
 نے پیچ لائے ہیں نئی تقریر کرتے ہیں رشک
 ضدی :- بہت ضد کرنے والا ہستی۔ اردو
 صفت 'اضیع' راج۔

جبرخ ضدی ہو کوئی ضد نہ دلائے اسکو
 گرجے عود کو غرق تو جلائے اس کو ذوق
 ضدی :- متعصب نہایت تک کرنے والا۔
 اردو صفت 'فرہنگ' آصفیہ

قول فیصل :- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
 ضدی مزاج :- بات بات پر ہٹ کرنے
 والا۔ اردو صفت 'غیر فصیح' راج۔

شکایت نہیں کچھ میں کرتی ہوں آج
 ہمیشہ سے ہو اس کا ضدی مزاج شوق
 ضد کن :- (بکسر اول) تشدید دوم مفتوح
 (ضد کا تثنیہ) دو متضاد چیزیں۔ عربیہ مذکر
 تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جمع کیا ضدین کو تم نے سختی ایسا نرمی پس
 موم بدن ہے دل ہوا ہن ماخار اللہ ماخار اللہ
 ضدین :- ضد مخالفہ۔ اردو عوام کی زبان
 (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
 ضرار :- ایک دوسرے کو تکلیف پہنچانا۔ عربیہ

موت۔

محلہ صخر :- مسجد ضرار مدینہ میں وہ مسجد تھی جو فلول
 نے جناب رسول کے ستانے کے لئے تیار کی تھی خدا
 تعالیٰ نے اس کو ڈھا دینے کا حکم فرمایا۔ (نور اللغات)
 قول فیصل :- تنہا یہ لفظ نہیں بولتے بلکہ مسجد کے
 ساتھ ملا کے مسجد ضرار ہی مستعمل ہو۔

ضرب :- (بالفتح) مارنا۔ عربیہ 'موت'،
 تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل :- اس کا مادہ ضرب اسم فاعل
 ضارب اور اسم مفعول مضروب ہو یعنی مانند
 و قسم اضرب بالفتح جمع ہو۔

ضرب :- مار، صدمہ، چوٹ۔ عربیہ 'موت'،
 فصیح، راج۔

دل جگر دونوں ہی مشتاق ہیں اخی خیر کے
 سینے پر کھاؤں گا جو ضرب دستی ہو گی رند

ضرب :- تپنا، مہر جیسے ضرب سکے،
 دار الضرب، عربیہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- تنہا صرف تعلیم یافتہ طبقہ بولتا
 آج سب ایک دو عالم میں ہو سرکاران کی
 یہی سکے ہو کہ ضرب انکی ہے تلواران کی

ضرب :- توپ کا شمار ظاہر کرنے کا عدد
 جیسے پانچ ضرب توپ۔ عربیہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اب یہ استعمال قریب بہ متروک ہے۔
 ضرب :- تلوار کا دار کسی ہتھیار کی چوٹ۔

عربیہ 'موت'، فصیح، راج۔
 ع وہ ضرب پڑ رہی تھی کہ تھا چو رہند بند نقش

ضرب :- جمع کا وہ قاعدہ جس سے اعداد کو
 باہم کرانے سے مجموعہ معلوم ہو جائے۔ اردو اصطلاح

علم الحساب۔

قول فیصل :- صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ
 جب ایک عدد دو عدد میں سے عدد کی اکائی کے
 موافق بار بار جمع کیا جائے تو جس مختصر ترکیب
 سے یہ حاصل جمع دریافت ہو جائے اسے ضرب
 کہتے ہیں۔ مثلاً ۳ کو ۴ سے ضرب دینے سے وہ
 عدد پیدا ہو گا جو ۳ کو ۴ دفعہ جمع کرنے سے
 حاصل ہو۔

ضرب :- شعر کے آخری رکن کو بھی ضرب
 کہتے ہیں۔ عربیہ اصطلاح علم عروض۔

ضرب :- دل کی زبان سے امداد کرنا
 صوفیوں کا کلمے کو ایک خاص اور اور طریقے کے
 ساتھ پڑھنا جس سے دل پر چوٹ لگے۔ عربیہ۔
 (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہو۔
 ضرب :- بیان، ضرب اشل اس معنی میں مشتق
 ہو۔ عربیہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- تنہا نہیں بولتے ضرب اشل ہی
 بولتے ہیں۔

ضرب بات :- ضرب کی جمع، چوٹیں۔ عربیہ مذکر
 تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ضرب اکھانا :- (مضد) صدمہ اٹھانا۔
 نقصان گوارا کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

ضرب الغلام اہانت المولیٰ :- غلام
 کو مارنا آقا کی توہین کرنا ہو۔ یعنی اگر کسی شخص

کی عزت کرتے ہیں تو ہم کو ان لوگوں کے ساتھ بھی
 بد سلوکی نہ کرنا چاہیے جو اس سے کسی طرح کا تعلق
 رکھتے ہیں۔ عربیہ مقولہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

(فرہنگ اشغال)

ضرب المثل : مثل کہات وہ جملہ جوشال

میں برابر پیش کیا جاتا ہو۔ عربی، مؤنث، فصیح، راجح۔

ضرب المثل جہاں میں وہ دل ہوتا ہو

جو پائمال زیر قدم ہو کے رہ گیا

ضرب المثل : مثل کی طرح مشہور عربی

صفت، فصیح، راجح۔

آپ کا ذکر ہر بیاں میں ہو

تو تو ضرب المثل جہاں میں ہو (فریب عشق)

ضرب المثل ہونا : کہات کی طرح

مشہور ہونا۔ زبان زد خلایق ہونا، شہرت ہونا

اردو صرف، فصیح، راجح۔

وہ ہم تھے محبت میں ضرب المثل

کہ مرنا تھا ایک ایک پر بے آل بے نظر

ضرب آنا : (فازم) چوٹ آنا، کسی چیز

کسی عضو کو صدمہ پہنچنا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

یہ سن کر وہ ٹھہری رہی دور حرب

کمر میں نہ گر آگئی اس کے ضرب اختر شاہ

نہیں کھتی نقان تھیں ضربت آزیانے کی

شتر غمزہ کرے لیکن نہ کہو نہ کر چہرے محسوس

قولہ فیصلہ : تلوار کے وار کو کہتے ہیں جو تعلیم یافتہ

طبقات کی زبان ہو۔

ضرب علی نے سجدہ خالق میں کھائی ہو

ضرب اٹھانا : تلوار کھانا۔ اردو صرف

مترک۔

گردن بلند کرتے ہی ضرب اٹھائے

خجور رکھے ہراس کا علاقہ گلو کے ساتھ

ضرب چلیپا : (ہر وزن حسینہ) جینو کا

ہاتھ ایک خاص قسم کی ضرب جو آڑی دی جاتی ہو

عربی، فارسی الفاظ، فارسی ترکیب، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

ضرب خفیف : ہلکی چوٹ۔ فارسی مؤنث

فصیح، راجح۔

ضرب دنیا : نقصان دینا، ضرر پہنچانا۔

اردو صرف، دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

ضرب دنیا : اعدا کو ہاتھ مکرنا۔ اردو

ضرب کرنا : دو عددوں کو آپس میں کرنا

اردو صرف، اصطلاح علم حساب۔

ضرب کھانا : چوٹ کھانا۔ اردو صرف

فصیح، راجح۔

منہدی سے تیرے ہاتھوں کی گل ضربت کھائے

چوٹی کے فتح پیچ سے سنبل شکست کھائے

ضرب لگانا : تلوار کرنا، تلوار مارنا حملہ کرنا

اردو صرف، فصیح، راجح۔

کہا جو میں نے نہ کر میرے دل کے دو ٹکڑے

لگائی ضرب وہیں تیغ آبدار کی ایک

قولہ فیصلہ : صاحب نور اللغات نے اس کے

ایک معنی چوٹ لگانا، کوٹنا بھی لکھے ہیں جو نہیں بولتے

ضرب لگانا : ٹپا لگانا، پھاپ لگانا

اردو صرف، قریب بہ مترک۔

ضرب لگانا : ایک خاص طریقے کے ساتھ

خدا کا نام لینا یا کلمہ پڑھنا جس سے دل پر

صدمہ پہنچے۔ جیسے کے ساتھ کلمہ پڑھنا، اللہ

کا نام اس طرح لینا کہ دل پر چوٹ لگے۔ اس بار

ضرر میں لگانا بھی ہو۔ اردو صوفیوں کی اصطلاح۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قولہ فیصلہ : اہل گھوڑی صوفیہ سے نہیں بولتے

ضرب لگانا : چوٹ لگانا، نقصان پہنچانا

ضرر ہونا۔ (نور اللغات)

قولہ فیصلہ : چوٹ آنا کے محل پر ضرب آنا

بولتے ہیں، نقصان اور ضرر کے معنی میں نہیں بولتے

ضرب مرکب : ایک قسم کی ضرب جس میں

نقدی یا کسی جنس وغیرہ کے مختلف حصص میں ضرب

دیتے ہیں۔ جیسے روپے آنے پالی کو کسی خاص سود

میں ضرب دے کر ایک مجموعہ حاصل کرنا۔ مؤنث، قلیل

استعمال۔

قول فیصلہ :- یہ حسب دہانوں کی اصطلاح ہے۔

ضرر مفرد :- ضرر بسیط، سادہ ضرر
ضرر غیر مرکب، مؤنث - (نور اللغات)

قول فیصلہ :- یہ حسب دہانوں کی اصطلاح ہے۔

ضرر مہلک :- زخم کاری، شدید چوٹ
فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ضرر نہا (بفتتین) گزرا، حضرت نقصان
عربی، مذکر، فصیح، راجح۔

یا کان ازل کو نہیں پروا ہے مرنے کی
غیبت کو ضرر کچھ نہ ہوا ہے پر کسی

ضرر بد درد کا، تکلیف، مصیبت، عربی
مذکر، فصیح، راجح۔

ضرر اٹھانا :- نقصان اٹھانا - اردو صورت
قلیل الاستعمال۔

نفع کس چیز سے ملا اکثر
اور کس چیز سے اٹھایا ضرر (سراج نظم)

ضرر پہنچانا :- (متعدی) نقصان پہنچانا
سندھ پہنچانا، آغا دینا - اردو صرف،

فصیح، راجح۔

آسمان پہنچا نہیں سکتا حسینوں کو ضرر
کب لگا سکتی ہو سبلی ماہ کے خرمین میں آگ

ضرر پہنچنا :- (لازم) نقصان پہنچنا
پہنچنا - اردو صرف، فصیح، راجح۔

پہنچا نہ کچھ ضرر شد گردوں شکوہ کو
الاسر کلیم سے خالق نے کوہ کو

ضرر دینا :- نقصان دینا، تکلیف دینا، اردو
قلیل الاستعمال۔

ہوتے دشوار بعض کام ان کو
بال دیتے ضرر عام ان کو (سراج نظم)

ضرر رساں :- ایذا رساں، دکھ دینے والا

عربی فارسی الفاظ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تردید ہو اک ضرر رساں کی
تائید ہو اپنے اورچ شان کی

قول فیصلہ :- اس فعل کو ضرر رساں کہتے ہیں۔

ضرر کرنا :- نقصان کرنا - اردو صرف،
فصیح، راجح۔

عمل مشترک :- دو ایک ہو مزاج کے فرق کی وجہ سے
ایک کو ضرر کرتی ہو ایک کو مفید ہوتی ہو۔

ضرر ہونا :- نقصان ہونا - اردو صرف،
فصیح، راجح۔

مبادا بھائیوں کو کچھ خبر ہو
کہ جس سے تجھ کو ان سے کچھ ضرر ہو (زلیخا اُردو)

ضرر غام :- (بالکسر) شیر درندہ، عربی،
مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ایک ایک شیر بیشہ ضرر غام کر دگا
خود وقت حرباً ضرب تھے شمشیر ببار

ضرر غام فلک :- برج اسد فارسی
مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یہ رعب تھا غیظ اسے جو آتا
ضرر غام فلک بھی کانپ جاتا

ضرر ورنا (بفتح اول) حتمی، یقینی وجہ۔
اردو، فصیح، راجح۔

ع سفر ضرر ہو کیا حال راہ میں ہوگا عشق
قول فیصلہ :- صاحب قاموس الاغلاط لکھتے

ہیں کہ قاموس، صراح وغیرہ کسی بھی عربی لغت
میں اس کا وجود نہیں حالانکہ ہندوستان میں

عام و خاص کار و بار میں اس کو بہت کھنا
جاتا ہے۔ لہذا اول بھی بولتے ہیں۔

ضرور :- (ظن) بیشک، ہرگز نہیں کی
جگہ - اردو، فصیح، راجح۔

ہنس کے کہنے لگی یہ وہ مقرر
ایسے فقروں میں آگئی میں ضرور

ضرور بالضرور :- یقینی، حتمی - اردو
غیر فصیح، راجح۔

محال صورت :- پیر مرد - اگر آپ کو تکلیف ہو تو
مشہور صنعتیں مع مثالوں کے لکھ دیجئے۔

آزاد - بسر و چشم ضرور بالضرور - (فساد آواز)

ضرورت :- (بافتح) حاجت، کمی،
احتیاج - عربی، مؤنث، فصیح، راجح۔

رحمت عام کا اظہار ہو اس پر ہے میں
درد نہ پھر بندہ نوازی کی ضرورت کیا ہو

قول فیصلہ :- لفظ اول بھی زبانوں پر ہے۔

ضرورت :- ناگزیر، ضروری۔
عربی لفظ، فارسی صرف، قلیل الاستعمال۔

ہر پاسے بام کا رخ اختتام
ضرورت لکھنا انروبان گوے

نظر آتی ہو میں جیسی شکل
کیا ضرورت ہو کہ ہو ویسی شکل (نادر سوا)

قول فیصلہ :- اب اس محل پر ضرور زیادہ
بولتے ہیں۔

ضرورت دیا، **ضرورتا** - اردو صورت
ناچار - عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ضرورت ایجاد کی یاں ہو ضرورت
کے سبب نئی نئی ایجادیں ہوتی ہیں - اردو مقولہ

فصیح، راجح۔

ضرورت بھر :- حسب ضرورت جتنے می کام
کل جائے۔ اردو صرف، غیر فصیح، راجح۔

محل ضرورت :- کیا ضروری ہو کہ کبھی لے لوں یا نہی
ضرورت بھر لے لو۔

ضرورت پر مبنی :- حاجت پیش آنا، کام
پڑنا، موقع پڑنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف :- اگر کسی کو ضرورت پڑے اور چاہے
کہ من بھر آٹا بازار سے لے آئے، تو فقط نیسے کی
ایک یا دو دکانیں گھر گھر بھیک کی طرح مانگتا پھرے
(دربار اکبر)

ضرورت پوری ہونا :- حاجت براری ہونا
کام نکلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- سخی سرکار کی تعریف ایسا ہو کہ
ہر کس و نا کس کی ضرورت پوری ہو جائے۔

ضرورت پیش آنا :- کوئی حاجت پیدا
ہونا، وقتی حاجت پیدا ہونا۔ اردو صرف،
فصیح، رائج۔

ہمیں پیش آئی ہو آج اک ضرورت
سائل سے فرادیکھو یہ صورت (معراج اخصا)

ضرورت رہنا :- حاجت رہنا۔ اردو صرف،
فصیح، رائج۔

محل صرف :- میری طرف دیکھ کر فرمایا اب بھی
وہ شعر؟ میں نے کہا اب کیا ضرورت رہی۔ انھیں
بندر کے فرمایا یہ ادھر ہی کا فیضان ہو۔

(دیوان ذوق مرتبہ آزاد)
ضرورت کے وقت گدھے کو باپ بناتے ہیں

عالم نا چاری میں آدمی کو سب کچھ کرنا پڑتا ہو
مجبوری کے وقت اپنے سے اپنی آدمی کی بھی خواہش
کرنا پڑتی ہو۔ اردو مثل، عوام کی زبان۔

قولہ فیصلہ :- ”ضرورت کے وقت آدمی گدھے کو
بھی باپ بنا لیتا ہو“ یا ”ضرورت کے وقت گدھے کو

بھی باپ بنانا پڑتا ہو“ بھی بولتے ہیں۔
ضرورت ماری جاننا :- (کنایت)
ضرورت ہونا۔

(فقہ) اس کو ماشہ و ماشہ عطر بھی نصیب نہیں
تھا تو شادی میں آنے کی کیا ضرورت ماری
جاتی تھی۔ (فور اللغات)

قولہ فیصلہ :- عوام کی زبان تھی اب بہت کمی کے
ساتھ بول دیتے ہیں۔

ضرورت مند :- حاجتمند، صاحب غرض
تنگ دست۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

محل ضرورت :- اس دنیا میں کون ایسا ہو جو ضرورت مند نہیں
بے نیاز تو خدا کی ذات ہو۔

ضرورت ہونا :- (لازم) حاجت پیش
آنا، ضرورت پڑنا، کام پڑنا۔ اردو صرف،
فصیح، رائج۔

محل صرف :- تم کچھ جی جاؤ اگر میری گواہی
کی ضرورت ہو تو مجھے بلا لینا۔

ضرورت ضرور :- (تاکید کے محل پر) ضرور
قطعاً۔ اردو، تابع فعل، فصیح، رائج۔

ضرورت کی باتیں :- ضروری باتیں خاص
باتیں۔ اردو صرف، متروک، غور توں کی زبان۔

کھڑے کھڑے وہ مرے پاس آئے ہر جا میں
کچھ اُن سے کرتی ہیں مجھ کو ضرورت کی باتیں
ضرورت نہیں :- واجب نہیں، لازم نہیں۔

اردو صرف، متروک۔
اے بت خدا کے واسطے دل کو نہ سخت کر۔

اس کعبہ میں ضرورتیں فرشتے سنگ کا آتش
قولہ فیصلہ :- اب اس محل پر ضروری نہیں
بولتے ہیں۔

ضرورت ہے :- ضروری ہے، لازم ہے،
واجب ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

زندوں کے حال پر مجھے ماتم ضرور ہو
بعد از وفات چاہیے مجھ کو کفن کبود ناسخ

محل ضرورت :- کل کے مشاعرے میں سب طرح قیامت
کا آنا ضرور ہو میرا پوچھنا بھی ضرور ہو۔

قولہ فیصلہ :- اب اس جگہ بول چال میں
”ضروری ہے“ زیادہ فصیح ہے۔

ضروری :- (افتح اول) واجب، تاکید
لازمی۔ عربی، صفت، متروک، فصیح، رائج۔

ضروری :- ناگزیر، نا چاری، مجبوری۔
اردو، صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولہ فیصلہ :- ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے
ضروریات :- ضروری کچھ، وہ چیزیں یا افعال جو
کام کے لیے لازم ہوں۔ عربی، متروک، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

محل ضرورت :- سودا کرنے کے لئے والدین کا قبیل
لڑکے کو فرزندگی میں لے کر آیا تعلیم و تربیت
کیا کہ بڑے ہو کر شیخ امام بخش ناسخ ہو گئے اور

اس مجازی باپ کی بدولت دنیا کے ضروریات
سب بے نیاز رہے۔ (آب حیات)

ضروری الاظهار :- سب کا ظاہر کرنا
واجبی ہو۔ عربی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

نہ کہوں آپ سے تو کس سے کہوں
معاذے ضروری الاظهار غالب

قولہ فیصلہ :- پسند شرح دیوان غاکباز جہاں
یہ لفظ اردو ہو۔ ابتدا ترکیب، غلط۔

ضرورت :- گور قبر، مزار، مرقد، عربی، متروک
(فرہنگ آصفیہ)

قولہ فیصلہ :- اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

ضریح : یا کوٹھی کے انداز کا مربع تقریباً جو روضہ امام حسین کی شبیہ ہو۔ اردو موتی فصیح، راج۔

محله صرف : منشی لطف علی لکھنؤ میں موم کے کام کا پہلا شخص گزرا ہو۔ محمد علی شاہ کے عہد میں مومی ضریح اسی نے بنا کر پہلے پہل پیش کی۔

(قدیم ہندو ہندوستان ادب)

ضریح : ۳۔ مسہری جو قبر پر لگاتے ہیں۔ عربی لفظ، موتی، فصیح، راج۔

نظر آئی ضریح تربت بشیر لوہے کی زیادہ سیم و زر سے ہو گئی تو قبر لوہے کی بنا۔

ضریح : دو رو قبر یا گڑھا جو قبر کے اندر بناتے ہیں بجائے لحد کے کہ وہ قبر کے ایک جانب ہوتی ہو۔ عربی و فرنگی میں

قول فیصل : لکھنؤ میں متصل نہیں۔

ضعف : (بالکسر) دو چند، دو گنا۔ عربی و صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ضعف : (بالفتح) بڑھاپہ، عقل کی کوتاہی نقصان عقل عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ضعف : (بالضم) حستی، کمزوری، لقا بہت، نا طاقی۔ عربی، مذکر، فصیح، راج۔

ع ضعف نے اکثر بھایا شرق اکثر لے چلا۔

ضعفا : ضعیف یعنی کمزور کہ جمع عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ضعفاً و لفظوں ہوتے ہیں۔ (سراغ نظم)

ضعف باہ : قوت مردانگی کی کمی، شہوت کی کمی۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب، مبارک اصطلاح۔

لذت دنیا سے کیا بہرہ ہمیں پاس ہو زخمی و لے ہو ضعف بہ

ضعف بصارت : نظر یا بینائی کی کمزوری فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، راج۔

محله صرف : میرا ضعف بصارت اور عقل سماعت سے بڑھ گیا۔ دیوار بن گیا ہوں۔ (حیات تعلیم)

قول فیصل : انہیں سنوں میں موت برسی بولتے ہیں حسرت دیدار میں ایسا ہوا ضعف بصیر

سیاہ لپکوں کا بھی آنکھوں کو مرے بال لا ہوا

ضعف پیری : بڑھاپے کی کمزوری۔ فارسی ترکیب، فصیح، راج۔

ضعف پیری جو بڑھا موت کے پیغام چلے رہا ہو

آگیا وقت سفر صبح چلے شام چلے

ضعف تالیف : وہ چیز نظم کرنا جو خلاف محاورہ یا صرف ہو صرف یا محاورہ

کہ جس ترتیب سے ہو اس طرح نظم نہ کرنا بلکہ کچھ تغیر و تبدل کر کے نظم کرنا عربی الفاظ

فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ضعف جگر : کبجے کی نا طاقت، جگر کی وہ حالت کہ اس میں قوت جاذبہ کم ہو جائے۔

عربی فارسی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل : یہ اطباء کی اصطلاح ہے

ضعف دماغ : کمزوری لائق ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

ضعف ہر راہ طلب میں جبے دانگیر

آتی تیر گ باے یا تجھ کو نظر زنجیر پا

ضعف دماغ : دماغ کی کمزوری۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، راج۔

محله صرف : ضعف دماغ کے لیے طبیہ کالج علی گڑھ

کی دوا دماغین بہت عمدہ چیز ہے۔

ضعف طاری ہونا : کمزوری معلوم ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

محله صرف : ایسا ضعف طاری ہوا کہ بھٹکا

آنکھ جھپک گئی۔ (فسانہ آزاد)

ضعف قلب : دل کی کمزوری، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، راج۔

ضعف معده : معده کی وہ حالت جبکہ کھانا ہضم نہ ہو سکے۔ عربی فارسی الفاظ

فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، راج۔

محله صرف : تین ضعف معده کی شکایت ہو

لگ کے علاج کرو اور کھانے میں احتیاط برتن

ضعف ہونا : کمزوری ہونا، نا توانی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

بے پانی ہے ضعف سوا ہوئے گا آقا

طاقت ہی نہ ہوئے گی تو کیا ہو گا آقا

ضعیف : راست، کمزور، ناتوان۔ عربی، صفت، فصیح، راج۔

محله صرف : غالب نے مذر لکھا کہ یہ کتاب

بڑی ہو اور میری عمر بائیس برس کی ہے۔ آنکھیں

کام نہیں دیتی اور دل اور دماغ دونوں ضعیف

ہیں۔ (سوانح اسلاف)

قول فیصل : اس کی عربی جمع ضعیفاء ہے

اور اردو جمع ضعیفوں ہے۔

چونٹی بھی اچھا لگا کے یہ کہتی تھی بار بار

اے دانہ کش ضعیفوں کے رازق ترے نثار

ضعیف : ۲۔ بوڑھا آدمی، مرد پیر۔ عربی

مذکر، فصیح، راج۔

بیٹا ضعیف باپ کی مٹی خراب کی

اب نہ سیت خاک ہو خلع بو تراب کی

ضعیف

۳۷۳

ض

ضلع

ضعیف : یا غیر معتبر یا بے ثبوت کو نہ پہنچا ہوا عربی، صفت، ضعیف، راجح۔

نازک خیال کہتے ہیں عدم ہر کمر بر قول یہ ضعیف ہو سوجے کوئی اگر میر و حید

ضعیف الاختیار : کمزور اختیارات رکھنے والا عربی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

محکم صرف : میر کی بے خبری نے نہ صرف مجھ کو ضعیف الاختیار بنایا بلکہ رعیت کو بھی ابان کے پیچھے کی امید نہیں۔ (ذوق انصوح)

ضعیف الاعتقاد : کمزور عقیدے والا عربی صفت، یا کمزور طبیعت کی زبان۔

محکم صرف : یا اللہ ضعیف الاعتقاد ہیں کتنی بات کہتے زبان کھنڈی (فساد آزاد) قول فیصلہ : انہیں ہوں میں ضعیف تا سیدہ بھی ہو۔

ضعیف البیان : کمزور بیاد والا کمزور خلقت والا۔ عربی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محکم صرف : انسان مخلوق ضعیف البیان ہو غفلت اس کی طبیعت ہو۔ (ذوق انصوح)

قول فیصلہ : عربی میں بیان (بالضم) کے لغوی معنی میں برکان کی بنیاد، نیو۔

ضعیف الحجۃ : کمزور حجت والا عربی صفت، قلیل دلیل والا محکم صرف : ڈیڑھ صاحب ضعیف الحجۃ ہیں آدمی۔

بڑے دور سے ایک کھیت میں گرے۔ (فساد آزاد)

ضعیف العقل : کم عقل بے وقوف۔ عربی، صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اس کی چھٹا بقول بھی آواز ہو نہ جواب کم زبانوں پر ہو۔

ضعف اور عقل ہوتا ہیں (سراج نظم)

ضعیف العمر : زیادہ عمر والا بہت کمزور

سن رسیدہ : عربی ترکیب، اردو صرف، فصیح، راجح محل صرف : یہ سرمایہ میرانس کے پاس سب سے زیادہ رہا کہ ان کے گھر میں زیادہ رہتے تھے کیونکہ ان کی بی بی کھانوں اور آرام آسائش کے سامانوں سے اپنے ضعیف العمر بزرگ (میر خلیق) کو بہت اچھی طرح رکھتی تھیں۔ (آب حیات)

ضعیف کرنا : (مستحق) کمزور کرنا ناواقف کرنا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

محکم صرف : یا تو پڑھنے کے پرواز کے باوجود ضعیف کر دیے تھے یا قدامت کی محبت نئی شے کے سن کو سن کر کے زد کھاتی تھی۔ (آب حیات)

ضعیفہ : کمزور عورت، نئی پیر عربی موتی فصیح، راجح۔

ج کہ نکلی ایک ضعیفہ خیام سے باہر فاقہ

ضعیف ہونا : (لارم) کمزور نا توان ہونا، بوڑھا ہونا، اردو صرف، فصیح، راجح۔

محکم صرف : تھکنا، دال بہت ضعیف ہو گئے ہیں تمہارا فرض ہو کہ ان کا ہاتھ بٹاؤ۔

ضعیفی : پیری، کمزوری، بڑھاپا۔ فارسی، موتی، فصیح، راجح۔

محکم صرف : یعنی نے ان سب صفیوں کو اور بھی قوی کیا تھا کیونکہ سو برس کی عمر بھی آخر ایک اثر رکھتی ہو۔ (آب حیات)

ضعیفہ : (فتح اول) سخت، مشقت، تنگی، کشمکش۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تنگا ہوں تنہ میں اُس کا وہ تنگتا ہو تنہ مرا

ضعیفے میں کام ہے دل امید دار کا

قول فیصلہ : مصیبت اور کشمکش کے معنی میں عوام اور عورتیں بھی بولتی ہیں۔

محکم صرف : (بکسر اول و دوم نیز بالفتح) اردو میں بکسر اول و فتح دوم

بکسر اول و فتح دوم، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اس گھر کا ایک ضعیفے میں بڑا کہ اب مرا حال وہ پھیلائے کے (عروج الفت)

ضعیفے میں جان ہو بھی زبانوں پر ہو۔

ضعیفہ : دنیا اور فساد دنیا، دبانہ۔ اردو صرف، کشمکش، بڑا ڈالا ہو تنگ نے دے کے صدمے میں کر

اور میں ضعیفہ نہ کہ مجھ کو برا ہے بوتا۔

ضعیفہ قلب : دل کی حرکت کا یکساں نہ ہونا، بارتھیل، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محکم صرف : عارفت مرحوم نے بارہ ضعیفہ قلب انتقال کیا اور مقبرہ آغوش میں دفن ہو سکر

ضعیفے میں ہونا : کشمکش میں ہونا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محکم صرف : بے جا و ضعیفے میں ہو۔ (ذوق انصوح)

ضلال : (بالفتح) گمراہ، راہ راست سے ہٹنا، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، تعلیم یافتہ کا ہونا۔

یہ تو مغرور ہے تو گمراہ

مفتی کا ذب و سفیہ ضلال

ضلالۃ : (فتح اول و چہارم) ایمان کی راہ سے ہٹنا، گمراہی، عربی، مسند، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ایمان کے راستے سے ضلالت جدا ہوئی

قول فیصلہ : ایمان کے راستے سے جگہ جاننا

کو ضلالت شعرا کہتے ہیں۔

ع آگے بڑھائیں فوج ضلالت شعار کو

ضلالت پر ہونا : گمراہ ہونا، اردو صرف، قلیل استعمال

جاننے میں کہ میں ہدایت پر

ہیں مگر واقعی ضلالت پر

ضلع : (بکسر اول و دوم نیز بالفتح) اردو میں بکسر اول و فتح دوم

بکسر اول و فتح دوم، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ضلع: ۱۔ خط، بحر، عربی، مذکر، علم، قلیدس کا اصطلاح۔
 محلہ صفر: ۲۔ رتج یا رطلوں سے مرکب ہوتا ہے۔
 ضلع: ۳۔ ملک کا وہ آئینی حصہ جہاں ملک
 آئینی میں مجسٹریٹ اور کلکٹر اور غیر آئینی میں
 ڈپٹی کمشنر رہتا ہے، حاکم ضلع کا صدر مقام۔
 عربی لفظ، مذکر، راج۔

ہر سب ضلع میں یہ ضلع بڑا
اور ہوا چھیاں کی آگ ہوا (قرآن مجید)
ضلع: رعایت لفظی، تلازمہ، جگت۔ اردو: ضلع
پنسی، جگت، ضلع جگت میں طاق
چل رہی ہو زبان تر طاق پر طاق
قول فیصل: یہ ضلع بولنے کا طریقہ یہ ہو گا
جلا ہے کے رہنے کے لیے کہیں کو وہ بلاتی کہار
اڑے پر رہتے ہیں۔ چون کہ جلا ہوں کے یہاں
اڑا ہوتا ہو اس لیے یہ رعایت ملحوظ رکھی
بولنا کے ساتھ (ضلع بولنا) اس کا صرف ہو۔
جیسے "جگت بولنے میں سب طاق ہیں۔ ابھی کوئی ضلع بول لے دیکھے
اللہ ہو کہ سب کے سب طاقی کا طرح چھوڑ دے۔ جنت ہیں انہیں (ضلع بولنا)
ضلع جگت: تلازمہ، پہلو دار بات جس میں
رعایت لفظی ہو۔ اردو، مذکر، راجا۔
محض صرف: قدیم زمانے میں ضلع جگت کا بہت
رواج تھا اب کمی ہو گئی ہو۔

ضلع ابراہیم (بکسر اول و فتح دوم) ریاست
کی طرف سے گاؤں کی تفصیل وصول کرنے والے
ضلع کا سربراہ کار ضلع کانگراں۔ اردو نمبر
راج۔

قول فیصلہ :- عام طور سے زبانوں پر کب لکھی
دوم ہو۔
ضلع ادری :- ضلع دار کا عہدہ اور کام۔

اردو مؤلف، راجہ۔
محفل صرف :- آپ دنیا کا کوئی کام نہیں کر سکتے۔
کسی نہ کسی ضلع کی ضلع داری ہی کر سکتے ہیں۔
ضمیمہ :- (بالفتح) کسی چیز کو کسی چیز سے
ملحق کرنا، ملانا، شامل کرنا۔ عربی، مذکر،
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
عہد ہم رات کو خورشید میں صغم ہونے نہ دیں گے۔
صغم :- پیش کی حرکت، پیش، رفع، ضمہ۔
عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
قول فیصل :- چونکہ دونوں ہونٹوں کو ملانے
سے یہ حرکت ظاہر ہوتی ہو اس لیے یہ نام ہو گیا۔
ضمیمہ :- (بالکسر) لیپ، پولیس، دوا
کو پانی یا کسی اور رفیق چیز میں شامل کر کے
جسم کے کسی حصے پر لگانا۔ عربی، مذکر۔ اطباء
کی اصطلاح۔

محکمہ صحت :- کوئی پیر سو اہل بدن پڑھے جاگا
تو دیکھتا کیا ہے کہ فرشتہ مسجد پہ پڑا ہو اور نیند کی
حالت میں جو کچھ میں لی ہیں تو سب روں گرد کا
بھسکوت اور ہیکہ دروں کی بیٹ کا ضیاء و نور ہے
یقیناً ادا ہو۔ (توبۃ النصیحة)

ضمائم :- (فقہ اول و چارم) ذمہ دار
ضمائم ہونا۔ عربی مصدر موتی تصحیح کراچی۔
محالہ صفت :- تمہارے لڑکے کی ضمانت سوائے
سٹشن کے ماتحت عدالت سے نہیں ہو سکتی۔
قول فیصل :- سپردگی اور حوالے کرانے میں
میں بھی بولتے ہیں جیسے جاؤ تمہیں امام ضمانت کی
ضمانت میں دیا۔

کرتا۔ اردو صورت فصیح را اس کے۔
محالے صرف :- انتظام رکھو قتل کا کیس جو نقد
ضمانت داخل کرنا ہوگی۔

ضمانت کرنا۔ (مقصدی) ضمانت ہونا۔
 ذمہ دار ہونا۔ اردو صفت، فیصلہ، راجہ۔
 قرض مل جانے کی وہ شے ضمانت میں ہو کہ
 حضرت شیخ جو کر لیں گے ضمانت میری
 ضمانت گیر۔ ضمانت کرنا والا۔
 عربی فارسی الفاظ۔ اردو صفت، مذکر، خواہ
 کی زبان۔

ضمانت لینا۔ ضمانت قبول کرنا، ذمہ لگ
لینا۔ اردو صرف 'ضیج' رائج۔
محله صحر:۔ بس، روپیہ جو دی کے ایکڑ میں
دیے تھے وہ چلتے وقت کمر کپڑے لیے تھے،
مولوی صاحب کی ضمانت لے رسید انھوں نے
بھج دی۔ (انشائے سرور)

ضمانت نامہ :- تحریری ضمانت عربی
فارسی الفاظ، مذکر، کچری والوں کی اصطلاح
ضمانت ہونا پر (لازم) رقم داری ہونا
عدالت کا ضمانت لے کے قلم کو چھوڑنا۔ اردو
ضیغ، راج

محکم دلائل سے مزین و متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
 سے لیے می بارہ دری محل سرانگھی، بادشاہ مرزا
 اور داروغہ صاحب کی ضمانت ہوئی جائے لوگوں
 بھی تحریر ہوئی۔ (افشائے سرحد)

ضمانتی نہ ضمانت ذمہ دار اور دعوہ مند
عوام اور عورتوں کی زبان۔
محکم صریح: اپنا کوئی ضمانتی لاؤ ہم تم کو
پہچانتے نہیں۔ سائیکل کس طرح دے دیں۔

ضمائم :- (بیعت اول و چہارم) ضمیر کی صحیح عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولہ فصیل :- لکھنؤ میں مذکر اور مہل میں مؤنث بولتے ہیں۔

ضمین :- (بالکسر) ذوق، شمول، شرکت۔ عربی۔ مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دل تو اس کے آتے ہی مدت سے رخصت ہو گیا جاو میں جاسے گا اک دن عشق ہی کے صغیر میں تیر

ضمین :- باب، فصل، ذبح، مضمون۔ اصطلاح قانون۔ (نور اللغات)

ضمناً :- (بالکسر) تلفظ (ضمین) ذوق میں بطور ضمین در پردہ بالا شمول۔ عربی، مذکر، تابع فعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صحنہ صوف :- شاعری کا شاعر فنون لطیفہ میں ہر۔ اس لیے ضمناً اس کتاب میں ہر مندوں کے

سلیسے میں اس کا ذکر آگیا (تیم بہتر مندرجہ) **ضمیمہ :-** (بیعت اول و دوم شد و مفتوح)

پیش، رفح۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان محل محترم :- بالکل نہیں یاں کہو ب کو ختم نہیں کرے۔

ضمیمہ جو چاہا نا :- مل جانا، شامل ہو جانا۔ اور و عرت، تفسیر، راجح۔

آس کا ہو جاسے گا اگر اس میں ضم (قرآن مسعودی) اور بھی اس کے ہو گی آمد کم

ضمیمہ :- (بیعت اول و کسریم و یاسے معروف) اندرون دل، دل۔ عربی، مؤنث، بیعت، راجح۔

محلی صورت :- اس کے ضمیر میں یہ تصور کیا صورت اختیار کرتی ہے۔ (رسالہ توفیر الشرق)

قولہ فصیل :- اس کے صحائف میں استعمال ہوتی ہے جو بالعموم زبانوں پر نہیں ہو۔ جیسے غیر ترقی یافتہ ضما

یہ چاہیں کہ صحت کے ساتھ ان اصول پر اشیا کی تحقیق کریں... تو یہ قدر مشکل ہو۔ (رسالہ توفیر الشرق)

ضمیمہ :- وہ اسم یا حرف جو قائم مقام ہر ظاہر کا ہو۔ (اسم غیر متکثر، عربی، مذکر، اصطلاح صرف و نحو۔

قولہ فصیل :- ضمیر اور اسم اشارہ کا فرق یہ ہو کہ اشارہ کسی عضو مثلاً ہاتھ آنکھ وغیرہ سے

ہوتا ہو اور ضمیر کا خیال صرف دل میں ہوتا ہو **ضمیمہ :-** سید مظفر حسین خلیف سید قادر حسین

مصحف کے شاگرد رشید اور مرزا ادبیر کے استاد مصحفی نے ریاض الفصحی میں ان کے والد کو

”سر آید سلحاے عالی مقدار“ لکھا ہو جس سے پتا چلتا ہو کہ وہ اپنے زمانے کے ممتاز لوگوں میں

تھے۔ ان کے آبا و اجداد کا وطن پگچور ا ضلع گورگان تھا۔ جب نواب آصف الدولہ

نے مقام حکومت منتقل کر کے لکھنؤ بسایا میر قادر حسین کے ساتھ مع اپنے فرزند میر ضمیر کے لکھنؤ میں آگئے

اور یہیں بود و باش اختیار کر لی۔ میر ضمیر نے تقریباً دس سال کی عمر سے شعر کہنا شروع کیا۔ پہلے غزل

پھر قصیدہ، مثنوی اور مخمس وغیرہ بھی لکھنے لگے شعر گوئی کے ساتھ ساتھ شعر خوانی میں بھی کمال

حاصل تھا اس لیے اچھی خاصی شہرت ہو گئی۔ ضمیر کے ایک پڑوسی غلام علی کے یہاں ایک بار

شب عاشق کوئی ڈاکر نہیں مل سکا۔ انھوں نے میر ضمیر سے درخواست کی آپ مرثیہ پڑھ دیجئے تاکہ مجلس ہو جائے۔ انھوں نے پہلے کبھی مرثیہ

نہیں پڑھا تھا اس لیے تامل کیا۔ بہت اصرار پر رضی ہوئے اور انھیں کے یہاں سے لکھا کا مرثیہ لے کے پڑھا جسے لوگوں نے بہت پسند کیا۔

متنازیں۔

لوگوں کی بہت افزائی سے یہ بھی مرثیہ گوئی کی طرف راغب ہوئے اور چند مرثیے کہے۔ مرزا ظفر علی کے

یہاں دو شبے کو مجلس ہوا کرتی تھی اس میں پہلے پہل میر ضمیر نے قاصد صفر کے حال کا اپنا توصیف

مرثیہ پڑھا جس پر داد و تحسین کے نعرے اور گریہ زاری کی آوازیں بلند ہوئیں۔ اس کام یابی نے

انھیں باقاعدہ مرثیہ گو اور مرثیہ خوان بنادیا خلیق، دلگیر اور فصیح ان کے ہم فن اور ہم عصر تھے۔ میر ضمیر نے ۲۳ محرم ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۸۵۵ء

یروز شنبہ انتقال کیا۔

مؤلف تذکرہ نادر نے میر ضمیر کو صاحب فرادہ لکھا ہے۔ کچھ تذکروں میں ان کی غزلوں کے پیش اشارہ ضرور ملتے ہیں۔ مگر دیوان کہیں نہیں ملتا۔

ان کی دو شہنشاہیں مظہر العجاوب اور معراج نامہ مسیحی بہر بیان معراج چمپ کے شاعر جو چکری ہیں

ان دونوں شہنشاہوں کے قلمی اور مطبوعہ نسخے پر میر سید مسعود حسن رضوی ادیب کے کتب خانے میں موجود ہیں۔ ان کو دو غیر مطبوعہ شہنشاہیں اور بھی ہیں جن میں

ایک مثنوی نسخہ محبت میر کے کتب خانے میں موجود ہے۔ دوسری مثنوی کا پتا انہیں چل سکا۔ اس کے علاوہ ان کا ایک چہارہ بند بھی ان کی تصنیف ہے

ہو جو ہفت بند کا شعی کے طرز پر لکھا گیا ہو بند بھی ۳۱۱ھ میں طبع ہو چکے ہیں۔ ان کے قصائد کا کہیں پتا نہیں چلتا۔ ان کے ۴۴ مرثیوں

کی ایک جلد فول کشود پریس نے شائع کا ہو۔ تقریباً ڈیڑھ سو غیر مطبوعہ مرثیے پروفیسر سید مسعود حسن رضوی ادیب کے کتب خانے میں موجود ہیں

تیسری دور کے مرثیہ گو یوں میں میر ضمیر سب سے متنازیں۔

متنازیں۔

متنازیں۔

ضمیر پھرنا :- اسم کے بجائے ضمیر کا آنا جو اسم کی طرف راجع ہو رہی ہو۔ اردو صرف فصیح، راجح۔

رجوع بندے کی ہو اس طرح خدا کی طرف پھرے ضمیر خبر جیسے مبتدا کی طرف قول فیصل :- عربی تعلیم یافتہ طبقہ اسی کو ضمیر راجح ہونا کہتا ہے۔

ہی کس سے مضاف یہ عجائب محسن راجح ہو کہ ہر ضمیر غائب

اس کا حقیقی ضمیر پھرنا بھی راجح و فصیح ہو۔ **ضمیر روشن ہونا** :- دل نورانی ہونا۔ اردو صرف تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

وہ چاند رات اوساس کی تصویر آزاد غلام آبادی مرغان اسیر کے بھی روشن ہیں ضمیر **ضمیر فروش** :- بے ایمان غدار فارسی ترکیب فصیح قول فیصل :- بے ایمانی اور غداری کے معنوں میں ضمیر فروش بھی فصیح و راجح ہے۔

ضمیر متصل :- (باضافت) وہ ضمیر کسی اسم یا فعل سے مل ہوئی آئے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب علم صرفت کی اصطلاح۔

قول فیصل :- جو ضمیر کسی اسم یا فعل سے مل نہ آئے بلکہ ملکہ آئے اسے ضمیر منقطع کہتے ہیں۔ دل ہم سے جدا رہا ہمیشہ ذکی گو یا کہ ضمیر منقطع ہو (ہم صریح)۔

مثال ضمیر متصل کا اسم کے ساتھ : مَرَضُهُ (بیماری)، مثال ضمیر متصل کا فعل کے ساتھ : ضَرَبْتُهُ (میں نے مارا)، مثال ضمیر منقطع کا اسم کے ساتھ : هُوَ الْبَاقِي (وہ باقی)، مثال ضمیر منقطع کا فعل کے ساتھ : هُوَ يَجْرِي سَرِيعًا (وہ اپنے دونوں پاؤں کو کھینچتا ہے)۔

فارسی قواعد میں بھی متصل اور منقطع ضمیر آتے ہیں۔ متصل کی مثال یہ ہو : ماش محمد است (اس کا نام محمد ہے)۔

منقطع کی مثال یہ ہو : اُوی گوید (وہ کہتا ہے)۔ اردو زبان میں صرف ضمیر منقطع استعمال ہوتا ہے۔

ضمیمہ :- (بفتح اول کسر دوم یا سے معروض) میر مفتوح) کسی مستقل شے میں کسی شے کا اضافہ، جزو، تہہ، تکملہ۔ عربی، مذکر، فصیح، راجح۔

کہتے ہیں سن سن کے وہ حال تیرے آخر ان سب کا ضمیمہ موت ہو

قول فیصل :- اخباری دنیا میں کسی وقتی اور خاص خبر کے اعلان کے لیے کسی اخبار کا کوئی جزو شائع کیا جائے تو وہ بھی ضمیمہ کہلاتا ہے۔ جیسے ۲ بجے نیدرلینڈ کے انتقال کے خبر جیسے ہی ریڈیو پر آئی تمام اخباروں کے نیچے شائع ہو گئے اور سارے ہندوستان کے فضا سو گوار ہو گئے۔

ضمو :- (بافتح) روشنی، آفتاب کی روشنی، ضیا۔ عربی، موت، فصیح، راجح۔

ضمو اس قدر تھی حسن علی کے ظہور کی روشنی تھا طویل کعبہ تجلی سے نور کی

ضموا لبط :- (بفتح اول و سر جہاں) مذہب کی جمع و قواعد تو انہی عربی انداز، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان محل صحت :- کوئی شخص نہیں کہتا کہ اس کو زرقا کہتا ہے۔

بزرگ ہیں جو یہ قدرتی ضو الہیہ تو ان کا علم غم ہو گیا ہے۔ (رسالہ تنویر الشرق ماہ دسمبر ۱۹۲۷ء) **ضو پھیلنا** :- روشنی پھیلنا۔ اردو صرف فصیح، راجح۔

گجھی کی روشنی سے یہ پھیلی سڑک یہ ضو جاتی ہو اکٹھاں پہ سولہ کی حضور کی خورشید

ضوفشاں :- روشنی دینے والا، روشنی فارسی صفت فصیح مثل شمس باز فہم تھے ضوفشاں تیرے نجوم صفتی قاضیوں کی مفتیوں کی تیرے نیالہر میں صفتی

ضوفلک :- (بکسر سوم و ففتح چہارم) چھوٹا ڈالنے والا، روشنی کرنے والا، عربی، فارسی، لفظ، فصیح، راجح

ضوفلک فعل میں خبر سے سوا دھاریں ہیں پتلیاں ہیں کہ چمکتی آتی تلواریں ہیں مرزا و قیچ

ضیا :- (بیاکسر) روشنی، چمک، نور، آفتاب، ماہتاب کی روشنی۔ عربی، موت، فصیح، راجح۔

خود شہید میں یہ ضیا کر کے کی (گلزار نسیم) ہو مہر گیا اسی چمن کی

قول فیصل :- صاحب فرنگ صفیہ کی لایع ہوتا ہے ضیا ضایع و ملاک ہی لکھا ہے جو کھنویں راجح ہیں موت نہ کہ کرکٹ راجح ہوا ہے دراصل ضیا (مع یحییٰ) ہے۔ تاسخ التیاری کا یہ فقرہ دیکھو ضیا افتادہ در اصل کتابت کی غلطی ہے۔

ضیا بارز :- روشنی کرنے والا، فارسی صفت فصیح، راجح سورج کی طرح داغ ہو ماتم کا ضیا بارز

دن ہو مری تربت میں شب تار نہیں ہو اور **ضیا باری** :- روشنی پھیلا نا۔ فارسی، موت، فصیح، راجح۔

چہ وہ ہر طرف رخ پر نور کی ضیا باری اور **ضیا بخش** :- روشنی دینے والا، فارسی ترکیب فصیح

ضیا بخش دل ہو کلام جناب ایسر و حاج فیضی، میان سید صادق سے جو آفتاب

ضیافت :- (بکسر اول و چہارم) دعوت، مہمان کو کھانا کھلانا۔ عربی، موت، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

دہرنے یہ بڑی حماقت کی اپنے گھر اس کی لاضیافت کی سودا

ضیافت خانہ :- مہمان خانہ، مہمانی کا مقام، فارسی، مذکر۔ (نور اللغات) قول فیصل :- کھنہ میں الموم مہمان خانہ کی کہانی کہتا ہے کہ گوشتہ گوشہ منزل تفریح اہل ہوش تھا قلعہ کا دامن ضیافت گاہ چشم و گوش تھا

ضیافت نیا :- دعوت نیا۔ اردو صورت اولیٰ کا محلہ صر و جہن کی یہ حمد اسے ملتا۔ بہت سے قبیلے جمع ہوتے تھے وہ سب کو ضیافت دیتا تھا۔ (دربار اکبری)

ضیافت کرنا :- (مستوی) دعوت کرنا، کھانا پر بلانا۔ اردو صورت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ نادار اس قدر ہوں ضیافت نہ کر سکا عزیز فاطمہ تری دعوت نہ کر سکا

ضیافت کھانا :- دعوت کھانا، مہمان کا کھانا کھانا۔ اردو صورت، قلیل الاستعمال۔ ضیافت ہم مل کے کھانے لگے وہ غم کھانے ان کے ٹھکانے لگے

ضیافت ہونا :- (لازم) دعوت ہونا، مہمان کو کھانا کھلایا جانا۔ اردو صورت، فصیح، رائج۔ اور گھر دیکھ خدا کے لیے اسے غم اب تو خانہ دل میں کہاں تک ہو ضیافت تیری

ضیافتشال :- (فشان، بالکسر) ضیابا، فارسی، قلیل الاستعمال۔ انجم کی طرح نقطے ہیں میں مہمنت نشان مسطر ہر یا خطوط شاعری ضیافتشال

ضیق :- (بفتح اول و سوم) پھاڑنے والا، شیر و زندہ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔ بے خطر صورت ضیق لگے جس میں یہ گئے صیف آخرے پہرے پھر صفت اول گئے رشید

ضیقہ دل :- (کنایتہ) جری، بہادر، شیر و لیا

دل رکھنے والا، اردو، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ محال سمجھے تھے ضیقہ دلوں کے (لکے کو) جیسی تو جمع ہزاروں ہوئے تھے رکھنے کو

ضیقہ :- (بفتح اول) سہان، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ ادب سے بہر تناول جو ضیقہ جانیٹھے امام سامنے بہر نظارہ آئیٹھے عشق

ضیقہ :- (بکسر اول و یاء محذوف) تنگی، عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ عقیدہ ایسے مکان میں ہوئے اسیر الم کو جس کی ضیق سے گھٹا تھا اہل بیت کا دم

ضیقہ النفس :- (بکسر اول و یاء محذوف) ضم قاتل و فون شد و فوج و فاعل مضبوط، وہ مضمون جس میں سانس کی آمد و رفت تنگی اور شواہد سے ہوتی ہو۔ دوسرے عربی ترکیب، مذکر، اطباء کی اصطلاح۔ محلہ صر و جہن کے اخیر میں طبیعت بے لطافت

ضیقہ النفس (دوسرے) تنگی کرنے لگا :- (دربار اکبری) قول فیصل :- عربی سے ادب و فن حضرات اس لفظ میں نفس (بفتحین) کو نفس (بفتح اول و سکون) بولتے ہیں جو درست ہیں جیسا کہ مولف قلموں او غلاط نے لکھا ہے تو گویا نفس بکون فا کہتے ہیں۔ حالانکہ نفس (بکون فا) کے معنی جان و روح کے ہیں اور نفس (بفتحین) کے معنی سانس و تنفس دم کشی۔ لہذا ضیق النفس بکون فا کہنا غلط ہے اور ضیق النفس بفتح فاصح ہے

ضیق کرنا :- عاجز کرنا، پریشان کرنا۔ اردو صورت، عورتوں کی زبان۔ محلہ صر و جہن بر اس کی ہرقت کی رہی رہی ہے تو بیا

عاجز ضیق کر دی کم سخت نے چپ کراد تو اور سخت ہو۔ ضیق میں آنا :- تنگی ہونا، عاجز آنا، گھبرانا وقت میں پرانا، مشکل میں پھینسا۔ (فرنگ آصفیہ) قول فیصل :- اہل کھنہ نہیں بولتے۔ ضیق میں پرانا :- وقت میں پرانا، کسی سخت مشکل میں گرفتار ہونا۔ اردو صورت، عورتوں کی زبان۔ پڑیں گے ضیق میں وہ سرے باقہ اٹھائیں گے جو مات کرتے ہیں ان کو خال دیتے ہو

ضیق میں جان ہونا :- پریشانی میں پڑنا نہایت مصیبت میں پھنس جانا۔ اردو صورت، عورتوں کی زبان۔ وہ بولا کہ ہر ضیق میں جان سخت رہوں خاک جب ہو نہ فیروز سخت شوق تھوڑا

ضیق :- قول فیصل :- ایک جگہ عورتیں ضیق میں ہونا بھی بولتی ہیں۔ ضیق میں رہنا :- عاجز ہونا۔ اردو صورت، قلیل الاستعمال۔ ضیق میں کیوں نہ رہے مہر شطرنج کی طرح جال چلیا ہے اگر صاحب تدبیر الٹی

ضیق النفس :- (باضافت) نفس پر ذوق ہونا ضیق النفس، دوسرے عربی الفاظ فارسی ترکیب، مذکر، قلیل الاستعمال۔ ضعف نے کر دیا جو یہ بے بس سانس لینا ہوا ہو ضیق نفس

ضیقہ :- قول فیصل :- فرقت شری کی وجہ سے نظم کیا ہو عالم طہور سے ضیق النفس ہی زبانوں پر ہو۔ ضیق ہونا :- عاجز ہونا، پریشان ہونا۔ اردو صورت، عورتوں کی زبان۔ محلہ صر و جہن گیلی مکر یاں اٹھالے۔ روٹی پکانے میں ہمیں ضیق ہو گئی۔



ط :- عربی کا سولہواں فارسی کا انیسواں اور اردو کا بائیسواں حرف، طائے حلی، طائے مہملہ، طائے غیر منقوطہ۔ مؤنث، راجح۔
قوله فیصلہ :- اردو میں اس کا تلفظ طوئے ہو، طوئے بن طرہ اور طوئے پر اک نقطہ پھر عین بے عیب ہو اور کالے میان عین ہو، الشا اس کا صحیح تلفظ عربی کے علاوہ اور کسی زبان میں نہیں ہو سکتا، یہ حرف عربی میں ت، ص، ض، ظ اور کاف عربی سے بھی بدل جاتا ہے۔ صاحب میں میں کے زور فرما کے گئے ہیں۔ اس حرف کے لغوی معنی ہیں حریں مرد۔
طالاج :- (کبیر سوم) چھاپنے والا، طبع کرنے والا۔ عربی، اسم فاعل، قلیل الاستعمال۔
قوله فیصلہ :- تحریر اس کا استعمال بکثرت فقر یکشاذ و نادر استعمال کرتے ہیں۔ چھپانے والے کو بھی طالاج کہتے ہیں۔
طالوق النعل بالنعل :- جوتی جوتی کے ساتھ مطابق جوتی۔ ایسے محل پر بولتے ہیں جب ایک چیز دوسری چیز کے بالکل مطابق ہو۔ عربی مثل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محلے صغر :- جو جو فرد غزشتیں پہلی دفعہ گئی، بتیں انھیں طابق النعل بالنعل درست کیا۔ (در بار اکبری)
طابہ (یا) طیبہ :- دینی منہ کے نام یہ۔ (فرہنگ)

قوله فیصلہ :- اردو میں طیبہ، مشہور ہو طابہ کوئی نہیں بولتا۔
 اس کو اب سوسہ طیبہ بلا لیجئے اور علم
طارم :- (بضم و نیز بفتح سوم) لکڑی کا ٹکڑا، بالاشاد، کوٹنا۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
 آہ جا پہنچے گی میری طارم افلاک پر خیر
قوله فیصلہ :- یہ لفظ فارسی لفظ تارم کا مترتب ہو اور بفتح سوم بھی صحیح ہو۔ صاحب تشریح اللفظ نے ایک معنی انگوڑی کی بھی لکھے ہیں۔ جو اردو میں بالکل رائج ہیں۔
طارم انحصر :- (بجائز)، آسمان۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
طاری :- (کبیر سوم) ناگاہ ظاہر ہونے والا، عارض ہونے والا، غالب ہونے والا۔ عربی، صفت، صبیح، راجح۔
قوله فیصلہ :- خوف طاری ہونا، دہشت طاری ہونا، رقت طاری ہونا وغیرہ اس کے صرح ہیں۔ سریشیائے سب سے وہ رقت ہوتی طاری غنم ہو گئے پچھتے نہ رہی طاقت زاری عشق
طاس :- (بفتح ط) اڑا تھاں، لگن، تسلا، بٹانا، پانی یا شراب نوشی کا پیالہ۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

منہ سے دھیں لگا دیا زینب کے لاکے طاس
 اس طاس پر جھکا وہ امام فلک اس میں ہوش
قوله فیصلہ :- یہ طاس کا معرب ہو جو فارسی ہو۔
طاس :- (بکھیلنے کا تاش جس کے تپوں پر نشانہ بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ اردو، مذکر، (فرہنگ صغیر)
قوله فیصلہ :- اہل کھنڈ عام طور سے تاش بولتے ہیں۔
طاس :- ایک قسم کا ریشمی کپڑا، تاشی زرا، کتخاب، بادلو، اردو، مذکر۔ (نور اللغات)
قوله فیصلہ :- مؤلف فرہنگ آصفیہ نے ان معنی میں بھی عربی لکھا ہے۔ عام طور سے تاش زبانوں پر ہے۔
طاسمہ :- ایک قسم کا باجا جو بڑے طبق پر کھال منڈھ کے بنایا جاتا ہو اور برائوں کے ساتھ تلبشے والے آگے آگے بجاتے ہوئے جاتے ہیں۔ اردو والے اس کو تاش کہنے لگے ہیں۔ عربی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)
قوله فیصلہ :- لکھنؤ میں عام طور سے تاشہ ہی زبانوں پر ہے۔ سووا کے ایک شعر میں اس کا اٹا، طاشا، بھی درج ہے۔
 رہے گا حال اگر ملک کما ہی تو زمان
 لگے میں طاشا کماؤں کے پاکی میں حول
طاشہ مرفہ :- تاشہ اور ڈھول۔ اردو، مذکر، (فرہنگ صغیر)

طائے مرفی والے

۳۷۹

ط

قول فیصلے :- اہل کھنڈ و صول تاشہ بولتے ہیں۔

طائے مرفی والے :- دھول تاشہ

اور باجے گاہے والے۔ اردو مذکر (فرہنگ مصنف) قول فیصلے :- اہل کھنڈ و صول تاشے والے بولتے ہیں۔

طاعت :- (بفتح سوم) طاعت گاہ عبادت مسجد وغیرہ۔ عربی، مؤنث۔ (نور اللغات) قول فیصلے :- ان معنی میں اہل کھنڈ نہیں بولتے۔ طاعت :- فرماں برداری، اطاعت عبادت بندگی۔ عربی، مؤنث، فصیح، راجح۔

زہد بے جا کو سمجھے ہیں تقویٰ ترک دنیا کو سمجھے ہیں طاعت قول فیصلے :- خدا کی فرماں برداری اور عبادت کے لیے عام طور سے زبانوں پر ہو۔ ترکیب فارسی کے ساتھ طاعت رب، طاعت خدا، طاعت پروردگار وغیرہ بولتے ہیں۔ اس کی صحیح طاعت ہو جو کھنڈ میں مذکور ہو۔

طاعات جن و انس سے افضل ہو اس کی قربانی شمشیر کا فرد کو ہو اور عذاب کا مجرم کو

طاعت :- فرماں برداری۔ فارسی صفت (نور اللغات)

قول فیصلے :- کھنڈ میں بالعموم راجح نہیں۔

طاعین :- (کسر سوم) طعنہ دینے والا مطلقاً کریم والا۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی بات

ترے ارشاد پر تھے در سے طاعین

کبھی کہتے تھے کا زب، گاہ کا بن (معارف)

طاعون :- (واو معروف) ایک مشہور مہلک مرض کا نام جس میں ایک پوڑا بھل یا سینہ یا پٹھ

میں نکل آتا ہو جس سے آدمی بہت کم بھلاں بر ہوتا ہو۔ عربی، مذکر، راجح۔

آئے طاعون یا و با آئے

نخلے پر آفت و بلا آئے (سراج نسیم)

قول فیصلے :- یہ مرض اکثر عرب کے ملک میں ہوتا ہو۔ بجسی کے راستے سے ہندوستان میں آگ

ہوا۔ حیدر آباد میں اس کی کثرت تھی۔ زیادہ تر

چورہے کے مرنے سے اس مرض کا پتہ چل جاتا ہے

طاعوت :- (واو معروف) گمراہوں کا سر از شیطان۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

شیاطین و منافق حیت طاعوت

لب دوزخ کھڑے مایوس و مہربان (معارف)

طاعوتی :- (واو معروف) طاعوت سے منسوب۔ جیسے طاعوتی طاقت۔ فارسی صفت

فصیح، راجح۔

طاعوتیت :- (واو معروف) کسر نجم و فتح ششم و یاے مشدد) شیطنت، شرارت

سرکشی۔ عربی مصدر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :- طاعوتیت اسلام کو فنا کردی مگر حقیقت

اپنا سرے کے اسلام کو بچا لیا۔

قول فیصلے :- تخفیف تشدید پر وزن، مستعمل

بھی زبانوں پر ہو۔

طاعی :- سرکشی حد سے گزر جانے والا

مالک کا نا فرمان۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دل سے وہ تارک مخاصی ہوں

نہ تو طاعی ہوں وہ نہ عاصی ہو (سراج نسیم)

طافح :- (کسر سوم) بہت شراب کے نشے میں چور۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

میر بھی کیا مست طافح تھا شراب عشق کا لب پہ عاشق کے ہمیشہ نعرہ مستانہ تھا میر تقی میر

طاق :- محراب دار ڈاٹ، وہ خانہ جو مکان کی دیواروں میں خاص وضع سے بنائیے

ہیں اس میں محراب دار ڈاٹ ہوتی ہو۔ عربی، مذکر، فصیح، راجح۔

لے مارا ہو سر زور سے جب ہجر میں لے

دیوار میں روزن نہ کہی طاق ہوا ہو (میر)

طاق :- جفت کا عکس، فرد فارسی فصیح

عضو کوٹ ہو جفت طاق کوٹ

کیا ہو حکمت حکیم مطلق کی (سراج نسیم)

قول فیصلے :- ایک، بین، پانچ، سات یا نو وغیرہ

طاق کہلاتے ہیں۔ اور دو، چار، چھ، آٹھ، دس یہ عدد جفت کہلاتے ہیں۔

طاق :- منفرد، لامثنائی، یکا، یکا، فارسی

فصیح، راجح۔

فتت ہی سے لاچار ہوں اے ذوق و گرنہ

ہر فن میں ہوں میں طاق سمجھے کیا نہیں آتا ذوق

طاق :- یکا معدوم، نادر، کم یا بہ ختم، فنا

مٹ جانے والا۔ اردو، فصیح، راجح۔

قول فیصلے :- اس کا صرف طاقت ہی کے ساتھ

مخصوص ہو۔ (یعنی صرف طاقت طاق ہونا بولتے ہیں)

ابرو سے کرا اشارہ کہ سحت ہوائے سیح

طاقت ترے مرین محبت کی طاق ہو (میر)

طاق :- ایک قسم کے کپڑے کا نام جو شل جہت و چادر کے ہوتا ہو۔ ایک درخت کا نام۔ (نور اللغات)

قول فیصلے :- اردو میں بالعموم زبانوں پر

نہیں ہو۔

محلے صرف :- وہ قوی ہیں اور طاقت مند ہوتے ہیں۔ بندر کی طرح درختوں میں گھستے پہاڑوں پر چڑھتے چلے جاتے ہیں۔ (در بار اکر صفت ۳)
طاق مہماں نداشت خانہ بہ مہماں گزاشت :- مہماں رکھنے کی طاقت نہ تھی گھر ہی مہماں پر چھوڑ دیا۔ جب کسی کے یہاں کوئی مہماں آتا تو اور وہ مہماں داری کے موقع سے مل جاتا تو اور وہ اس آنے سے دیر لگاتا تو یہ قول نقل کرتے ہیں۔ فارسی شہر، قلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلے صرف :- ۱۲ بجے کے وقت نواب صاحب نے کہا حضرت ہم تو جا کر سوئیں گے۔ آپ سب صاحب تاج دیکھیے۔ طریق (نکد) چہ خوش چرنا باشد۔ **طاق مہماں نداشت خانہ بہ مہماں گزاشت :-** (فسانہ آزاد)

طاق نہ رہنا :- قوت ختم ہو جانا، زوال پاتی نہ رہنا۔ اردو صرف فصیح، راج۔ سر پٹ لیے سب نے وہ رقت ہوئی طاری غش ہو گئے بچے نہ ہی طاقت نہ تھی عشق قول فصیل :- طاقت نہ ہونا یعنی سکت نہ ہونا قوت نہ ہونا، دم نہ ہونا بھی راج و فصیح ہو۔ بیدلوں میں ہر نہ طاقت نہ سواؤں میں ہر نہ سارے لشکر کی صفیں ہو گئیں درہم برہم خلیق **طاق و زور :-** زور و آواز قوی، پہلو اور فارسی صفت، فصیح، راج۔

محلے صرف :- ان کے دونوں لڑکے بڑے طاقتور ہیں۔ اسے مقابلہ آسان کام نہیں ہو رہے بڑے پہلوؤں کو زیر کر چکے ہیں۔ **طاق نہ ہونا :-** بجا ہونا، تاب ہونا۔

اردو صرف، فصیح، راج۔ قول فصیل :- سبھی معنوں میں بشکل نفی یا بطور استفہام بولتے ہیں۔

کسے طاقت پر شریعہ شوق میں مجلس میں کرنے کی (استفہام) اٹھانے کے ذریعے سانسوں لیتے ہیں وہ ذکر سوتا استاد شہ سے ہو سکے پر خاش کا خیال (نفی) یہ تاب نہ مہماں، یہ طاقت نہیں مجھے **طاق نہ ہونا :-** برداشت کی قوت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

قول فصیل :- سبھی معنوں میں اس کا استعمال ہو۔ **طاق نہ ہونا :-** طاقت ختم ہونا، اٹھانے کی نہیں ہوتی **طاق نہ ہونا :-** (جفت بر وزن سفت) ایک قسم کا جوے کا کھیل۔ عربی الفاظ اردو صورت راج۔

قول فصیل :- اس کھیل کا طریقہ یہ ہو کہ کوئی چیز ہاتھ میں چھپا کر پوچھتے ہیں طاق ہو یا نہ ہو یعنی اگر گئیں تو جوڑا جوڑا اٹھارے کا یا اخیر میں کوئی چیز طاق بھی رہ جائے گی یعنی ایک بچے کی **طاق نہ ہونا :-** (سکون دوم و سوم) چھوٹا طاق طاق کی تصغیر۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔ کہنے کے طاقوں میں جو رکھے ہوئے تھے بت ان سب کو پھینکا توڑ کے باہر مل وہ تھے **طاق فراموش (یا) طاق فراموش :-** جس جگہ کوئی چیز رکھ کر بھول جائیں۔ فارسی۔ (نور افغان)

قول فصیل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ **طاق کرنا :-** کتنا کرنا، یگانہ بنانا، منفرد کر دینا، بہت مشاق کرنا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

شوخی حسن نے لاکھ ان کو کیا طاق مگر پھر روکین ہو بھی آکھ چھپک جاتی ہو **طاق نہ ہونا :-** اس کی تکمیل صورت طاق کرنا بھی راج و فصیح ہو۔ جیسے "تھاری نرمی اور چشم پوشی نے تھارے بچے کو شوخی میں طاق کر دیا ہو"

طاق مزار :- وہ طاق جو قبر کے سرانے چراغ رکھنے کے لیے بنایا جاتا ہو۔ فارسی مذکر، قلیل الاستعمال۔

طاق میں ایمان رہنا :- ایمان کا بالائے طاق رہنا۔ اردو صرف، لطف مریوں ہو کہ وہ شوخ رہے زیر نعل راج ہاتھ میں شیشہ رہے طاق میں ایمان ہے (عظیم الامور نور افغان)

قول فصیل :- اہل لکھنؤ طاق میں کی جگہ بالائے طاق بولتے ہیں۔

طاق نسیاں :- (نسیاں، بر وزن نسیاں) نسیاں کا طاق سے استعارہ بھول، بھول فراموشی فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ یاد نہیں ہم کو بھی گاؤں گم آرا نسیاں لیکن نقش و نگار طاق نسیاں ہو گئیں **طاق نسیاں میں رکھنا :-** فراموش کرنا، جھٹلانا، یاد نہ رکھنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔ سمجھتے ہیں جو پہلے معنی فطرت جلال کو تو رکھتے طاق نسیاں میں کتاب آشنائی کو

قول فصیل :- میں کی جگہ پر بھی نظر ہوا ہو (نسیاں طاق نسیاں پر رکھنا) یاد کرتے ہیں کسی کے مصحف خسار کو **طاق نسیاں :-** رکھا ہو ہم نے قرآن آج کل

یاد کرتے ہیں کسی کے مصحف خسار کو **طاق نسیاں :-** رکھا ہو ہم نے قرآن آج کل

تیسری صورت "طاق لیاں میں رکھ دینا" بھی کسی کے ساتھ رائج ہو۔

ہو تری محراب میں سجدہ شہیوں کا قبول
طاق لیاں میں تو رکھ دے نہ نکالے کتا

طاق و جفت :- ایک قسم کا جو اس میں

اتھ میں کوئی چیز چھپا کر دریافت کرتے ہیں کہ طاق

ہو یا جفت۔ اردو میں طاق جفت ہر فارسی

مذکر، (نور اللغات)

قولہ فیصلہ :- لکھنؤ میں طاق جفت (بے داغ)

ہی بولتے ہیں۔ مولف نور اللغات نے طاق و جفت

کے بعد طاق و جفت کا لکھا ہے اور اس کے

معنی یوں ظاہر کیے ہیں "طاق و جفت" جب

ہر صورت میں کسی کی کامیابی ہو تو کہتے ہیں

طاق و جفت دونوں ان کے "اس کے بعد

ذیل کا فقرہ بطور مثال لکھا ہے: (فقرہ) وہ لیا

جو اکیلے تھے کہ طاق و جفت دونوں ان کے

ہی ہوں۔ لکھنؤ میں یہ طریقہ رائج نہیں۔

طاقہ :- (بروزن خاتہ) کپڑے کا عدد ظاہر

کرنے کے لیے اسی طرح مستقل ہو جیسے گھوڑے

کے لیے اس اور اٹھتی کے بلے نہ سچیر۔ فارسی

مذکر، (نور اللغات)

قولہ فیصلہ :- اردو زبان میں ان معنوں میں

بالکل استعمال نہیں کرتے۔

طاقہ :- ادنی یا ریشمی کپڑے کا تھان۔

فارسی مذکر، قریب بہ متروک۔

طاقہ محفل کے وہ دکانوں پر (گلشن عشق)

گل ترے بھی تھے کہیں بہتر

طاق ہونا :- لگا نہ ہونا، کسی کام میں مفید

ہونا، مشتاق ہونا۔ اردو صرف، فصیح رائج۔

نازیم سے اور دشمن سے نیاز

طاق ہو وہ فتنہ گر ہر کام میں

قولہ فیصلہ :- یہ صورت بصورت منفی رائج ہو

(یعنی طاق نہ ہونا)

علوم ہوا غیار برد آسوز ہوئے ہیں

ہر کام میں عارف، وہ کبھی طاق نہ ہوتے

طاق ہونا :- جاتا رہنا، زوال ہونا،

محدوم ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہوئی تھی طاق جو طاقت پھر آئی

وہ صورت ناقوانی نے چھپائی (الغیہ فونمٹوم)

قولہ فیصلہ :- اس صورت کا استعمال الفاظ طاقت

ہی کے ساتھ ہوتا ہے اور کسی صورت سے نہیں بولتے

مثلاً کہیں قوت طاق ہو تو یہ فقرہ غلط ہو جائے گا

طاقی :- (بروزن ساق) ایک قسم کی

لابنی ٹوپی جس کی صورت طاق کے مشابہ ہوتی ہے

فارسی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولہ فیصلہ :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

طاقی :- وہ گھوڑا جس کی ایک آنکھ چھٹی

اور دوسری بڑھی ہو۔ ایسا گھوڑا انھوں نے سمجھا جاتا

ہو۔ فارسی، مذکر، سلاو تریوں کی اصطلاح۔

محفل صرف :- طاق نہ رکھے باقی۔

قولہ فیصلہ :- بعض کے نزدیک سفید آنکھ والا

گھوڑا طاق کہلاتا ہے۔

طاقی :- بھنگا، احوال۔ فارسی، صفت

(نور اللغات)

قولہ فیصلہ :- انسان کے لیے نہیں بلکہ کبوتر کے

لیے عام طور سے زبانوں پر ہو۔ کبوتر بازار میں کبوتر

کو طاقی کہتے ہیں جس کی ایک آنکھ مکو ہو دوسری

زرچی یا ایک مکو ہو دوسری گرہ باز۔ ہر حال

دونوں آنکھوں کے مختلف ہونے پر طاقی کہتے ہیں

یہ کبوتر منجوس کچھ کے پالا نہیں جاتا۔

طاقی :- نہ رکھے باقی، عیب دار منجوس

ہوتا ہے عیب دار گھوڑا منجوس ہوتا ہے۔ اردو شکل

(نور اللغات)

قولہ فیصلہ :- صاحب محاورات ہندوستان نے

رکھے، کہ جگہ، چھوڑے، لکھا ہے صاحب خرم

نے بھی لکھا ہے کہ "رکھے، کہ جگہ چھوڑے کے ساتھ

سورہ مگر لکھنؤ میں دونوں طرح سے مستعمل ہو گھوڑے

کی قیہ نہیں کبوتر کے لیے بھی بولتے ہیں۔

طافیر :- ایک قسم کی ٹوپی۔ فارسی، مذکر

(نور اللغات)

قولہ فیصلہ :- اردو میں مستعمل نہیں۔

طالبا :- (کبیر سوم) خواست گار طلب

کرنے والا مشتاق، پیانے والا عربی، صفت

صیغہ اسم فاعل، مذکر، فصیح، رائج۔

محفل صرف :- داستان امیر حمزہ فسانہ دل

و مرغوب پسندیدہ ہر طالب مطلب ہو۔ (طالع ہوشیار)

طالبا :- جناب ابوطالب ابن جناب عبدالمطلب

سب سے بڑے بیٹے حضرت امیر المومنین حسنی ابن

ابیطالب علیہ السلام کے بڑے بھائی جو جناب

امیر علیہ السلام سے عمر میں تیس سال بڑے

تھے۔ انھیں کے نام سے جناب ابوطالب کی کہینتہ

ابوطالب قرار پائی۔ ابوطالب، یعنی طالب کے

باپ۔ انھوں نے عام کتابوں میں ان کے حالات

زندگی نہیں ملتے انتہا کو خشوں اور بڑی خشوں

سے دو تین کتابوں میں ان کا مختصر حال لکھا ہے

ملا ہجرت کر رہا ہوں۔

علامہ ابن قتیبہ دہلوی نے اپنی کتاب

معارف میں لکھا ہے کہ جناب ابو طالب کے چار بیٹے ہوئے۔ طالب، عقیل، جعفر اور حضرت علی علیہ السلام۔ ہر ایک بھائی دوسرے بھائی سے عمر میں دس برس چھوٹا تھا سب بھائیوں نے اولاد چھوڑی۔ مگر طالب نے اپنے بعد کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔

معارف ص ۲

جناب سید جمال الدین نے لکھا ہے کہ:-

حضرت ابو طالب کے چار بیٹے ہوئے۔ طالب، عقیل، جعفر اور حضرت علی علیہ السلام اور ہر بھائی دوسرے بھائی سے دس سال چھوٹا تھا اس حساب سے جناب طالب حضرت علی علیہ السلام سے عمر میں تیس سال بڑے تھے۔ انھیں کی وجہ سے آپ کے والد کی کیفیت ابو طالب و طالب کے باپ، قرار پائی۔ ان چاروں فرزندوں کی ماں جناب فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد المطلب تھیں یہ پہلی ہاشمی خاندان کی خند رہ ہیں جن سے ہاشمی فرزند سب سے اول پیدا ہوئے طالب مکہ معظمہ ہی میں مقیم رہے یہاں تک کہ جب غزوہ بدر واقع ہوا تو قریش نے ان کو زبردستی اپنے ساتھ چلنے اور جنگ میں شرکت کرنے پر مجبور کیا۔ عرض کہ طالب بادل ناخواستہ روانہ ہوئے۔ مگر راستے ہی سے کہیں غائب ہو گئے اور پھر ان کی کوئی خبر نہیں ملی ۲۱ھ کے لوگوں کا بیان ہے کہ طالب اپنے گھر کے دوڑتے ہوئے سمندر کی طرف چلے گئے جس میں ڈوب گئے اور ان کی اولاد کوئی نہیں ہے۔ (عدة الطالب ص ۱۵۵)

علامہ دیار بکری نے لکھا ہے کہ جناب ابو طالب کی چھ اولادیں تھیں۔ چار بیٹے

اور تین بیٹیاں۔ بیٹوں کے نام طالب، عقیل، جعفر اور حضرت علیؑ اور بیٹیوں میں ایک کا نام ام ہانی دوسری کا نام حاتمہ بنت عبد مناف کی والدہ گرامی جناب فاطمہ بنت اسد تھیں۔ طالب غزوہ بدر میں فوت ہوئے جب مکے کے مشرکوں نے طالب کو مجبور کر کے مسلمانوں سے جنگ کرنے کے لیے بھیجا۔

تاریخ خمیس جلد اول ص ۱۸۲

اور علامہ سودی نے لکھا ہے کہ قریش کے کافروں نے طالب ابن ابی طالب کو غزوہ بدر میں مجبور کر کے لڑنے کے لیے بھیجا چنانچہ وہ گئے پھر ان کی کوئی خبر نہیں ملی۔ لہذا ان کا یہ کلام تاریخ میں اب تک محفوظ ہو رہا ہے۔

يَا سَرَبَ اَمَّا خِرُجُوا لَطَالِبِ

فِي مَقْنَبِ مَن تَلَكُمُ الْمُقَالِبِ

فَاَجْلَهُمُ الْمَغْلُوبُ عَنِ الْغَالِبِ

وَالرَّحْلُ الْمَلُوبُ عَنِ الْمَالِبِ

(ترجمہ)۔۔۔ اے خدا اگر یہ لوگ طالب کو زبردستی اپنی فوج کے ساتھ جلتے ہیں تو ان کو شکست دے اور فتح خود سے انہیں کو اس درجہ کمزور کر دے کہ یہ خوب لڑے جاؤں اور کسی کو لڑ نہ سکیں۔ (مروج الذهب پر حاشیہ تاریخ کامل جلد پنجم ص ۱۷۱)

اس سے معلوم ہوا جناب طالب بھی دل سے ایمان رکھتے تھے اور قریش کے خون سے اپنے ایمان کو برسن آل فرعون کی طرح پوشیدہ کیے ہوئے تھے اور یہی تقیہ ہے سب سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اسی سال

پیدا ہوئے تھے جس سال دینی سنہ ۶۰ھ میں پیغمبر اسلام کی ولادت باسعادت ہوئی تھی۔

طالبؑ کامل کا رہنے والا، جو ماثر ذرآن کا ایک شہر ہے۔ بچپن میں درسی علوم و فنون کی تعلیم پائی۔ اگر اس کے دعوے پر اعتبار کیا جائے تو پندرہ سولہ برس کی عمر میں اس نے خندہ متعلق ہیئت، فلسفہ، نقیصہ اور خوش نویسی میں کمال حاصل کیا۔ اس زمانے میں ماثر ذرآن کا حاکم جس کو ایران کی اصطلاح میں وزیر کہتے تھے سیراجہ لقت اسم تھا۔ اس کی درج میں شہرہ تھا کہ لکھے۔ علوم نہیں کن اسباب سے بیان بیت سیر ہوئی اور کاشان میں آیا۔ بیان مستعمل سکونت اختیار کی اور شادی بھی کر لی۔ تذکرہ میخانہ میں لکھا ہے کہ اس کی شاعری کی تشوہا

میں ہوا لیکن چند روز کے بعد یہاں سے بھی برداشتہ خاطر ہو کر مرو میں آیا یہ شاہ عباس خوی کا زمانہ تھا اور گلش خاں صوبے کا گورنر تھا۔ طالب نے گلش خاں کے دربار میں رسائی حاصل کی اور وہیں قضاہ لکھے۔ دو برس تک یہاں قیام کیا۔ گلش خاں نے قدر دانوں کی ذمہ داری ادا کیا۔ ہندوستان کی غلامیوں کا خواب دیکھا کرتا تھا۔ ایک شہری لکھ کر گلش خاں سے وطن جانے کی اجازت حاصل کی۔ وطن کے پہلے رخصت ہو کر طالب نے سیدھا ہندوستان کا راستہ لیا۔۔۔ قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ اول جب وہ ہندوستان میں آیا تو یہاں اس کو کامیابی نہیں ہوئی (اس واسطے کہ تمام شہر مقامات میں بہ تلاش معاش پھرتا رہا۔

غازی خاں و قادی گورنر تھوہار کی بددلی کی شہرہ نے طالب کو قندھار جانے پر آمادہ کیا اور غور

فند عالم پہنچا۔ غازی خاں نے ازراہ قدر دانی
مقرران خاص میں داخل کر لیا۔ طالب نے بہت پر زور
تصدیق اس کی مدح میں لکھے۔

بدست سے غازی خاں شہزادہ میں پھر ۲۵ سال
اپنے قلام کے لحاظ سے موسم ہولناک ہو گیا۔ پھر
ہندوستان کا رخ کیا اور آگرہ آیا خواجہ قاسم دیانت خاں
نے جو اثر اچھا لکیری میں حضور میں درجہ لکیری خدمت
میں خاص تھے پھر رکھتا تھا اس کی قدر دانی کی اور عبد اللہ
خاں فیروز جنگ عالم گجرات کو اس کی سفارش میں خط
لکھا۔ عبد اللہ خاں نے خط بھیج کر طالب کو بلایا اور حکم
زیادہ اس کی عزت کی تمام مآثرام سے مالا مال کر دیا
شاہ پورہ لکیری ایک شہر شاہراہ اس کا بابا تھا والدہ
پروردہ جہاں کا حقیقی چچا تھا طالب اس کو دیکھتا تھا والدہ
کے دربار میں رسائی حاصل کی۔ اتحاد الدولہ اس پر
خاص توجہ کی نظر رکھتے تھے۔

دیانت خاں نے جہانگیر کی اس قدر تعریف کی کہ جہانگیر
طالب کا نہایت شائق ہوا۔ دیانت خاں خود ساتھ
لے کے گیا۔ طالب نے حافت سے چلتے وقت مفرح کا ہنسا
کرنا جس سے اس کا حواس جاتے رہے۔ جہانگیر نے بہت سی
باتیں کرنی چاہیں لیکن طالب پتھر کی تصویر تھا۔
اتحاد الدولہ نے طالب کو ہمدانی کی خدمت سپرد کی
لیکن طالب شاعری کے سوا اور کسی کام کا نہ تھا پھر کمر
کے کام کو انجام دیتا تھا اسے ایسی بیخودانیاں سرزد
ہوتی تھیں کہ اسے شرمندہ ہونا پڑا تھا۔ آخر اس نے قصیدہ
لکھ کر اتحاد الدولہ کی خدمت میں پیش کیا اور اس نے بہت سی تعریف
ہو گئی تھی تاہم طالب نے اس کی تعریف و بار خدای میں جہانگیر
نے بلا کر زمرہ شرا میں داخل کیا اور شہنشاہ میں
ملک اشعر اور خطاب دیا اس وقت طالب کی عمر
بیس برس سے زیادہ نہ تھی۔ جہانگیر کے دربار میں اس نے

آخر عمر تک نہایت مستزاد و احترام سے بسر کی۔
جہانگیر کے مرنے کے ایک سال قبل شہزادہ میں عین
شباب میں طالب نے وفات پائی۔

طالب کی ایک بہن تھی سنی النساء۔ طالب اس کو مان
برابر سمجھتا تھا۔ اس کو بھی طالب سے اس قدر محبت تھی کہ
صورت اس سے ملنے کے لیے ایران سے آگرے آئی۔ اس کی شادی
بصرہ کا شہر سے ہوئی تھی جو مرزا اسحاق کے استاد تھے کا شہر
کا حقیقی بھائی تھا۔ شہر کی وفات کے بعد تھا النساء متعلق
کی پیش خدمت مقرر ہوئی جس سے بعد لڑکے بافت بہت بڑے
کی وفات کے بعد شاہ جہاں نے اس کو حرم سلطانی کا
مسو رکھ لیا یعنی ہمارا المہام بنا دیا۔

طالب کے اولاد ذکر نہ کرتے۔ دو لڑکیاں تھیں جن میں
نے ماں کی حیثیت سے پالا۔ بڑی کی شادی مقل خاں اور چھوٹی کی شادی
خان کے بیٹے النساء چھوٹی لڑکی کے مرنے پر اس کے ماتم میں لکھی
ہوئی شاہ جہاں نے خود اس کے پاؤں کے ماتم پر کسی کا اور محل میں شادی
لیکن سنی النساء کو دیا نہایت مسو ہو کر حرم میں لے گیا۔
طالب نہایت دوست پروردہ فاضل اور خوش خلق تھا۔
زمانے کے ضرورتوں نے اگرچہ اسے دربار کی خاک چھنوائی
لیکن درحقیقت وہ فطرتاً غیور اور خود دار تھا۔ غازی
کی جہاں مرگنے سے اسے دربار پہنچا۔ اس نے ہر موقع
پر اپنی آن قائم رکھی۔ جہانگیر نے ایک دفعہ نشہ کی
میں حکم دیا تھا کہ مقرران خاص میں حاضر ہو کر شہزادہ شریک
صحبت ہوں۔ طالب نے اس حکم سے سنا ہی کی اور شہزادہ
وہاں میں طالب تمام شعرا سے ممتاز ہو کر فطرتاً شاعر تھا
یعنی جب نہایت کم سی تھا وہی وقت سے شعر کہتا تھا۔ ایک
قصیدہ جو کلیات میں موجود ہے اس وقت کا ہے جب کہ اس کی
مر تقریباً بارہ تیرہ برس کی تھی۔ وہ نہایت جلد شعر کہہ سکتا تھا۔
قلعہ خان ناظم لاہور کی شان میں ۲۷ شعروں کا تصنیف
ایک رات میں کیا۔ جہانگیر کی مرگ میں ۵۰-۶۰ اشعار

کا ایک چراغ پند و قصیدہ نظم کیا اور یہ چھ مہینے
ایک رات کی محنت کا نتیجہ ہے۔
شاعری میں طالب کا امتیاز ہی وصف صرف اور چیز
میں ۱۵) ندرہ تشبہ ۱۲) لطیفہ ستارہ۔ استعارات کی
نزاکت اس کے دورے قبل شہر میں ہو چکی تھی۔ لیکن اس نے ازراہ
ندرت اور لطافت پیدا کر دی۔ (ما خود از شعرا لکیم)
طالبات۔ دو کبریاں علم حاصل کرنے والی لڑکیاں
طالبہ کی حب۔ عربی، سونٹ تعلیم یافتہ شہر کی زبان۔
محلہ شہر۔ راشتر۔ موسم سید کی نگار کے کچھ رفا کاہلوں کی
طرف سے پڑھ کر اس کی چند بات کو ڈرانے و حرکات
کی شکایت کے بارے میں ڈر کر مجسٹریٹ نے انکواری
کا حکم دیا ہے۔

طالب اسم۔ تحصیل مسلم کرنے والا۔ عربی ترکیب
مذکر، طویل الاستوال۔

طالبان۔ طلب کرنے والے۔ پانچ دہے۔ طالب کی جمع
خاندانی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

طالب۔ مترجم رسالہ خدمت میں طالبان فن شہر کے عربی کتب کو
شہر کے شائق کو علم و فضا و تالیف کا دور چلا۔

طالب دنیا۔ حریف۔ لڑائی۔ دنیا دار۔
فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، راجہ۔

ہوس خلد جوک طالب دسیا ہوں میں
اے ستمگار عسلا م شہر والاموں میں

طالب و دیار۔ مشتاق نظارہ دیکھ
کا خوابانہ عاشقی۔ فارسی ترکیب، فصیح، راجہ۔

میں باغ میں ہوں طالب دیدار کس کا
گل پر جو نظر دھیان میں خسا کس کا
قول فصیل۔ انہیں معنی میں طالب و دیار
راجہ و فصیح ہو۔

طالب دیدار ہیں، قبر ہو شرمگین نگاہ قدر
وہ حیات یار وہ نازوں میں تو بھی آچلی (بلکہ ہم)
طالب زر۔ دولت کا خواہاں، حوصلے
لاچی۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، راج۔
طالب زر کہے ہیں یہ دے جاتے ہیں عشق
طالب زر کا بالضرور نگہ میں غوار
حق سے دور۔ لابی شخص سب کی نگاہوں
میں ذلیل ہوتا ہے۔ (محاورات ہندستان)
قول فیصلہ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے
طالب علم۔ متعلم، علم حاصل کرنے والا
اسٹوڈنٹ۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب، فصیح، راج
بہت طالب علم آئے گئے
شب روز تعلیم پانے گئے (معارف الفضائل)
طالب علم کی ننگی۔ ایک ایسی شے جس سے
کسی کام نیکیں، متعدد کاموں میں آنے والی چیز
اردو راج۔
محکمہ صرفہ، رکیوں میاں یہ بے فضل رضائے
اردو کیا؟ وہ قبلہ اس مجید کو آپ نہ سمجھے۔
اردو، جانی رضائی تو طالب علم کی ننگی پر اور ہے
تو گرم بچیاں تو نرم۔ (فسانہ آزاد)
طالب علمی۔ متعلم، شاگرد، علم کی طلب
فارسی، سنوٹ، فصیح، راج۔
محکمہ صرفہ، بقیہ یاد ہو گا کہ کتاب میں
مارے طالب علمی اور نام رادی کہ وضع سے تم
قندھار میں آئے تھے۔ (دربار اکبری)
طالب گیر ہونا۔ طلب گار ہونا۔ اردو
بازاری زبان۔ (رسالہ انزاری زبان)
قول فیصلہ۔ کھڑو کا جاہل طبقہ بھی طالب گیر
نہیں بولتا۔ نہ معلوم کہاں کی زبان ہو۔

طالب و مطلوب۔ حبیب و محبوب،
ماشوق و معشوق۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب،
فصیح، راج۔
محکمہ صرفہ، داستان امیر حمزہ فسانہ دل کش و
مربوب ہو پسندیدہ ہر طالب و مطلب ہو۔
(دیباچہ طلسم روشن ربا)
طالب ہونا یا مانگنا، چاہنا، خواہش گزار
ہونا۔ اردو صرفہ، فصیح، راج۔
وہ بھی تم ہو مجھ سے طالب دل
سرد کو شوق ہو صنوبر کا
طالب ہونا۔ دعا گو ہونا۔ اردو صرفہ،
فصیح، راج۔
خدا جوں شاہ طالب ہیں خدا سے ہیں نفیس
علی کے بیٹے ہیں عباس بن عباس ہیں
طالع۔ (کبر سوم) بدکار، بدکردار، گناہ گار،
رشتہ من۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان
قول فیصلہ۔ یہ لفظ صالح (نیکوکار) کی ضد ہے
مشکل وہ ہے مصالح کا
شخص طالع کا شخص صالح کا
طالع۔ (کبر سوم) طالع ہونے والا لفظ
والا۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔
ہو گا تاخیر نہ غور شید قیامت طالع
نہ اٹھاو گے نقاب رخ روشن کتبک صبا
قول فیصلہ۔ عربی میں اس کا مادہ طلع ہو۔
طالع۔ وہ برج یا درجہ جو مولود کی ولادت
یا کسی سوال کے استفسار کے وقت افق شرقی کے
نمودار ہوتا ہو۔ اول کو طالع ولادت دوم کو
طالع منسلک کہتے ہیں۔ قاعدہ علم نجوم میں بارہ
طالع ہیں۔ ہر ایک کا اثر سعادت و شجاعت کے

اعتبار سے جدا جدا ہے۔ فارسی مذکر، صفت
علم نجوم۔
کیونکر ہیں نہ اس کی نظر سے گریز ہو
ہم سے ہمارے طالع بد ہیں پھرے جوئے (نور اللغات)
قول فیصلہ۔ ان معنوں میں لایینہ جین ہی بولتے
ہیں۔ بطور واحد استعمال نہیں۔
طالع۔ سخت، نصیب، قسمت، عربی مذکر،
فصیح، راج۔
ہم گمشدہ دوران میں لے خفگی طالع
سر سبز تو ہیں لیکن جوں سبزہ خواہید خواہیم
قول فیصلہ۔ ان معنی میں بصیغہ جمع زیادہ بولتے
ہیں۔ بطور واحد کم استعمال ہو۔
طالع تو خوب ہے نہ ہو، جاہ کچھ نصیب
سر پر مر۔ سر پر مر، کما پھرا
طالع بدل۔ جاسم، قسمت بدلتا جانا۔
اردو صرفہ، فصیح، راج۔
تیرا مزاج ہم سے جو دلبر بدل گیا
طالع بدل گئے کہ مقدر بدل گیا
طالع بیدار۔ بیدار، خوش قسمتی، خوش نصیبی
جاگتی ہوئی قسمت۔ فارسی مذکر، فصیح، راج۔
آیا نہ میرا دیدہ بے خواب میرے کام نہ آقم
وہ بھی عدد کا طالع بیدار ہو گیا (رام پوری)
طالع بیدار۔ بیدار، کناہ، مستحق۔
فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔
اس پر ہی رو سے طاقات ہوئی دیامیں
خواب میں مجھ سے مرا طالع جیدار ملا
یار کو میں نے مجھے یار نے سونے نہ دیا
رات بھر طالع بیدار نے سونے نہ دیا
طالع پھرنا۔ قسمت پھرنا، تقدیر پلٹنا۔

اردو صورت، قلیل الاستعمال۔

کیونکہ میں نہ اس کی نظر سے گزرتے ہوئے
ہم سے ہمارے طالع بد میں چھتے ہوئے
قول فیصلہ :- اس محل پر قسمت پھرنا نصیب
پھرنا زیادہ بولتے ہیں۔

طالع جاگنا :- (کنایہ) قسمت چمکانا۔

اردو صورت، قلیل الاستعمال۔

وہل کی شب تو مر طالع خفتہ جاگے
اس سے ہم خواب دہوں چار پر آج کرنا
قول فیصلہ :- اس جگہ قسمت جاگنا نصیب
زیادہ بولتے ہیں۔

طالع چمکانا :- نصیب چمکانا یا اقبال کرنا۔

اردو صورت، قلیل الاستعمال۔

وہ سوتے تو مگر طالع اسلام چمکے آگاہ
قول فیصلہ :- اس جگہ قسمت چمکانا نصیب
زیادہ مستعمل ہو۔

طالع چمکانا :- (لزم) قسمت چمکانا، نصیب

جاگنا، تقدیر کھلنا۔ اردو صورت، قلیل الاستعمال۔
سگہ ہائے داغ کا دل میں خزانہ ہو گیا تقدیر
آج کل چمکے ہوئے ہیں طالع بیدار عشق (بگڑا)
قول فیصلہ :- اس جگہ قسمت چمکانا تقدیر چمکانا
زیادہ بولتے ہیں۔

طالع خراب ہونا :- قسمت بری ہونا

نصیب خراب ہونا۔ اردو صورت، قلیل الاستعمال۔

طالع خفتہ :- سویا ہوا نصیب، سخت خواب
فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کروٹ بھی نہ لی طالع خفتہ نے ہمارے

ما صبح شب بھر میں چلائے ہیں کیا کیا

طالع خوابیدہ :- سوتی ہوئی تقدیر، خفتہ

فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

میں طالع خوابیدہ سوتی کس شخص کا یا رب
جو کج ملک کرنا چکا تا نہیں بچ کو
قول فیصلہ :- طالع کی جمع طالعوں بھی استعمال
کرتے تھے چنانچہ خوابیدہ طالعوں کی اردو ترکیب
استعمال کیا ہو جواب متروک ہو۔

دھت میں وہ ہوا شب ہم بستر آگے میرا
خوابیدہ طالعوں نے اک خواب دکھایا

طالع خوب ہونا :- نجات ساز گار ہونا،
نصیب اچھے ہونا۔ اردو صورت، قلیل الاستعمال۔
طالع تو خوب تھے نہ ہوا جاہ کچھ نصیب
سر پر مرے ہزار برس تک ہما پھرا
طالع سونا :- بد بختی سے کنایہ ہوا اردو صورت
قلیل الاستعمال۔

ما شوق کو شب و صبح بھی راحت نہیں ملتی
سو جاتے ہیں طالع بیدار کو دیکھا

قول فیصلہ :- اس جگہ نصیب سونا زیادہ بولتے ہیں۔

طالع شناس :- منجم، جوتشی، ستاروں
کی چال سے تقدیر کا حال بتانے والا فارسی
ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یہ سن کر وہ رمال طالع شناس
لگے کہیں زاپٹے بے قیاس

قول فیصلہ :- جوتش اور نجوم کے معنی میں کسی کے
ساتھ طالع شناسی بھی بولتے ہیں جو سوتل ہو۔

طالع فیروز :- (یا) معروف و اچھوٹا

فتح مند نصیب، بھاگتا ہوا مقدر۔ فارسی ترکیب
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

تصور میں کسی کے داغ فیندا آتی نہیں مجھ کو
محبب بیدار اپنا طالع فیروز رہتا ہو

طالع کا گھر :- بارہ برجوں میں سے طالع

کا کوئی درجہ۔ اردو صورت، مشاعرہ شناسوں کی طالع
جنوں کا کام لیکے اسے نجومی زاپٹے سے کیا
اگر طالع کے گھر میں ڈرنے ہو چاک گریبان کا
طالع کی پستی :- مقدر کی خرابی۔ اردو صورت
نصیب، راج۔

گر اچاہ ذوق میں دل ہمارا شوق کرنے سے
کڑاں طالع کا پتی نے دکھا یا کام آؤں میں

طالع لڑنا :- قسمت سے قسمت کا موافق
ہونا۔ اردو صورت، قلیل الاستعمال۔

اقبال سکندر سے مرے لڑے طالع
جس دن ہوئی اس کی شہ رخسار سے اپنی

طالع مند :- خوش نصیب، اقبال مند نصیب

نصیب۔ فارسی ترکیب، صفت، مذکر، متروک۔
سرہانے رکھ کے پتھر خاک پر ہم بے نوا سوئے

پڑے سر پر طالع مند اپنا سنگ قال سے

طالع میں لکھا ہونا :- نوشتہ تقدیر ہونا،

قسمت میں لکھا ہونا۔ اردو صورت، قلیل الاستعمال۔
یہ نصف مرے طالع و اثروں میں لکھا تھا

نال قلم اسے رسم و ستار نہ آئے گا

قول فیصلہ :- اب اس جگہ زیادہ تر مقدر قسمت

تقدیر وغیرہ کے ساتھ بولتے ہیں۔

طالع ور :- خوش قسمت، خوش نصیب،

اقبال مند فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

مصلحت جوتش، خوش قسمتی سے بدی لکھتی بیاہ کر

لے آئے کیوں نہ ہو اللہ نے طالع بد کیا ہو۔

قول فیصلہ :- اس جگہ زیادہ تر نصیب و راج بولتے

ہیں اور کبھی کبھی قسمت و راج بھی بول دیتے ہیں۔

طالع ہونا :- طلوع ہونا۔ اردو صورت، نصیب، راج

طالع ہوا جو ماہ نمبر یہ قمر لقا
اپنے مقام پر تھے نہ اعصابہ درست پا
طالع یا اور ہونا۔ صحت کا موافق ہونا
اردو صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
محلہ حضرت۔ آج طالع یا اور ہونے اور بخت
نے ان کی خدمت میں پہنچایا۔ (ظلم ہوش بیا)
طاوت۔ بنی اسرائیل کے ایک سردار کا
نام جس نے جالوت نامی ایک کافر سے جنگ کی
کھتی۔ عربی و مذکورہ اس کے

قولہ فیصلہ۔ طاوت اور جالوت کا قصہ
یہ ہے کہ حضرت موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل حیدر
تک تو چین سے رہے۔ کغان میں فتوحات کرتے
چلے جاتے تھے۔ مگر بے چین طبیعت کب تک چہ تھا
شرارتیں شروع کر دیں۔ خدا نے بھی جالوت بادشا
کو ان پر مسلط کر دیا۔ اس نے انھیں خوب دق کیا
تو ان لوگوں نے شہوئی بنی کی طرف رجوع کی اور
پھر جب ان پر جہاد واجب کیا گیا تو ان میں سے
حید (بروایت ۲۱۱۳) آدمی کے سوا سب کے سب
جنگ سے ہلوتی کی۔

جب بنی اسرائیل کی تہا پر حضرت شموئیل نے
دعا کی تو خدا نے ایک برتن۔ ورنہ سے بھرا ہوا
ایک عصا نازل کیا اور وہی بھیجی کہ ان لوگوں میں سے
جس کے آنے پر دشمن جوش کھانے لگے اور عصا
قد کے برابر ہو جائے اس کو بنی اسرائیل کا بادشاہ
مقرر کر دے۔ یہ سن کے بہت سے لوگ بن بھٹن کے آئے
مگر کچھ نہ ہوا۔ جب طاوت آیا جو سقانی کا پیشہ
کرتا تھا تو دشمن بھی جوش کھانے لگا اور عصا بھی
اس کے قد کے برابر ہو گیا۔ یہ نتیجہ کے حضرت شموئیل
نے اس کو بادشاہ بنایا۔

جب حضرت شموئیل نے طاوت کو بادشاہ بنا دیا
تو بنی اسرائیل اپنی قدیم عادت کے موافق لگے ہتھیار
کرنے۔ کیونکہ ان کی خواہش یہ تھی کہ جس کے پاس
خزانہ مال، تزک، احتشام ہو اس کو بادشاہ
ہونا چاہیے۔ اور حضرت شموئیل کا جواب تہن کے
قاعدے پر مبنی تھا کہ سلطنت کا کام ظاہر تو تزک
احتشام سے نہیں چلتا۔

جب بنی اسرائیل طاوت کے ساتھ جالوت کے
مقابلے کو نکلے تو گرمی کے دن تھے۔ پیاس کے مارے
پریشان ہو گئے۔ طاوت سے کہنے لگے خدا سے دعا
کر دو کہ کوئی نہر ملے۔ غرض ایک نہر ظاہر ہوئی اور
طاوت نے سب کو کھجا دیا کہ یہ آزمائش کی نہر ہو۔
جس نے ایک چلو پیادہ مجھ سے ہو اور جس نے زیادہ
پیادہ مجھ سے نہیں۔ مگر جب یہ لوگ نہر کے کنارے
پہنچے تو تین سو تیرہ آدمیوں کے سوا سب کے سب نہر کے
بیل پانی پر گر پڑے اور خوب ڈوگڈوگڈا کے پانی پیادہ
آخر ان کے ہونٹ سیاہ ہو گئے اور چلنے سے مجبور
ہو گئے۔ کتنا ہی پانی پیتے تھے مگر پیاس نہ بھٹس سکتی
جن لوگوں نے حسب ارشاد غنیمت ایک چلو پانی پیا
تھا وہ اچھے رہے اور پیاس بھی بھگ گئی۔

طاوت اور جالوت کے لشکروں میں لڑائی ہوئی
تھی کہ جالوت نے اپنا نہ مقابل طلب کیا۔ مگر کوئی
اس کے مقابلے کو نہ نکلا۔ طاوت نے بنی اسرائیل
سے یہ بھی کہا کہ جو جالوت کو قتل کرے گا اس کو میں
اپنا آدھا ملک سے دوں گا اور اپنے بیٹی جو بیٹا
دوں گا۔ مگر کسی کی ہمت نہ ہوئی۔ جناب شموئیل نے
کہا کہ ایشیا جو حضرت یعقوب کی اولاد میں تھا
اس کے بیٹوں میں سے میں نے فلاں فلاں صفیں
پائی جائیں وہی جالوت کا قاتل ہوگا۔ انجیل

اپنے دس بیٹوں کو پیش کیا مگر کسی میں وہ علامات
نہ پائے گئے۔ آخر میں حضرت داؤد کو سامنے لایا
جو بالکل دھان پان تھے اور کسی طرح لڑائی کے
قابل نہ تھے۔ لیکن وہ سب علامات ان میں پائے گئے۔
جو جناب شموئیل نے بیان فرمائے تھے۔ غرض کہ حضرت
داؤد چلے اور چلتے چلتے راستے میں تین پتھر اٹھالیے۔
ایک پتھر گوچھن میں رکھ کے جالوت کی طرف پھینکا وہ
جالوت کی پیشانی پر لگا اور پشت کی طرف سے
توڑ کے نکل گیا اور پھر کئی آدمی اس سے زخمی ہوئے
جالوت کا مرنے کا فوج کے قدم اکھڑ گئے۔ اور
کوسٹیاں فتح حاصل ہوئی۔ اس کے صلے میں جناب داؤد
کو سلطنت ملی اور طاوت کے داماد بنے۔ آپ کی
سلطنت کا ذکر قرآن میں بابا بجا ہے۔

(تفسیر قرآن مجید ترجمہ مولانا سید فرمان علی صاحب
قبلہ اعلیٰ اللہ مقامہ)

طاومات۔ (عربی میں بہ تشدید میم۔ فلسی میں
بہ تخفیف میم) لات و گرات جو ریاض کا موصوفی اپنی
کرامات کے اظہار میں کرتے ہیں۔ (نور اللغات)
قولہ فیصلہ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہو۔
طاویع۔ (بکسر سوم) طمع کرنے والا حربی
لاہی۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
طاؤس۔ (بروزن ماوس) مور، ایک مشہور
پر دار جانور۔ عربی، مذکورہ فصیح، رائج۔

تقلید جو پڑی نہ تھا اسے خرام کی
طاؤس لڑکھڑکے گستاخ میں دیا
قولہ فیصلہ۔ یہ یونانی لفظ 'تاؤس'
کا معرب ہے۔ برسات میں جب کانی
کالی گھٹائیں آسمان پر دکھتا ہو تو مست
ہو کے تاپنے لگتا ہو۔

عشق قمری کو ہو بے سرو گلستاں کیونکر
ابر پیدا اینس طاؤس ہو قصاں کیونکر
اس کی چال بہت دل پسند ہوتی ہو۔ مشہور ہو کہ
جب یہ ناپتے ناپتے اپنے بے نایابوں کی طرف دیکھتا
ہو تو ناپنا چھوڑ دیتا ہو۔ شعرا نے لطیفہ ستعارہ
طاؤس سبز یعنی آسمان نظم کیا ہو۔
طاؤس سبز چرخ کی گردش گواہ ہو
یہ بھی مرے پردوں کی ہوا میں تباہ ہو
اس کی فارسی جمع طاؤسان بھی تعلیم یافتہ طبقہ
استعمال کرتا ہو۔ جیسے "بقول عنایت اللہ
خود آگاہ بھگدیز سبزی ہمارے... و تہذیب و تمدن
خوش رفتار... و دنیا گری طاؤسان مرتفع دم۔
غرض کہ عجیب لطافت بہا ہو۔ (فسانہ آزاد)
طاؤس کے بولنے کو چنگاڑنا کہتے ہیں جیسے "چین میں بولنے والی
اگر چنگاڑنا ہو تو تھیںاں ساپ اس کو کچھ مارتا ہوتا ہے کہ
طاؤس : ایک ایرانی ساز کا نام جو مور کی
شکل کا بنا ہوتا ہو اور سازگی کی طرح بجایا جاتا
ہو۔ فارسی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
قولہ فیصلہ : صاحب فرہنگ اصفیہ نے
ان سنی میں بھی عربی لکھا ہو۔
طاؤس : ایک کامل فقیر کا نام۔ (نور اللغات)
قولہ فیصلہ : بالعموم رائج نہیں۔
طاؤس کا جھومنا : مور کا مستی طعم
میں ہونا۔ اردو صرف فصیح رائج۔
مصلحت صرف : حضرت آزاد بادل شاہ طاؤس
کی طرح جھومتے چوک میں آنکھ۔ (فسانہ آزاد)
طاؤس کا کوکنا : مور کا چلانا، بولنا۔
کوکنے کو کہتے آہ اب ہوا جاتا ہو۔ قدر بگڑی ہو
اگرچہ تو اس حالت نامرطاؤس۔ (نور اللغات)

قولہ فیصلہ : کھنڈ میں کوکنا کی جگہ چنگاڑنا ہو
(طاؤس کا چنگاڑنا) کوکنا کوکنا کے لیے مخصوص ہو
طاؤس کی مستانہ چال : مور کا
وہ خرام جو مستی کے عالم میں ہوتا ہو۔ (مجازاً)
مستانہ چال : اردو صرف فصیح رائج۔
محلے صرف : وہ طاؤس کی سی چال مستانہ کر کا
پانچپے کے بوجھ سے سیکڑوں بل کھاتا۔ (فسانہ آزاد)
طاؤس کی مستی : مور کی مستانہ کیفیت
جو زیادہ دیر تک قائم نہیں رہتی۔ (مجازاً) وہ
بیز جے قیام نہ ہو بہت جلدی شتم ہو جانے والی
شے۔ اردو صرف غیر فصیح رائج۔
قولہ فیصلہ : فارسی ترکیب مستی طاؤس بھی
کہا ہو۔
جوانی داغ دسے جائے گی ناز اس پر نہ کر فاضل
برنگ مستی طاؤس کوئی دم کی ہستی ہے
طاؤس مست : وہ مور جس پر مستی چھاٹی
ہوئی ہو۔ فارسی ترکیب مذکر فصیح رائج۔
مصلحت صرف : حضرت آزاد بادل شاہ طاؤس
کی طرح جھومتے چوک میں آنکھ۔ (فسانہ آزاد)
طاؤسی : (بروزن مخصوص) مور کی طرح کا
طاؤس کے رنگ کا سا۔ فارسی صفت فصیح رائج۔
طاؤسی رقص : ایک قسم کا ناتی جو مور
کے ناتیج سے مشابہ ہوتا ہو۔ اردو مذکر
قلیل استعمال۔
قولہ فیصلہ : فارسی ترکیب ساتھ رقص طاؤس
نسبت زیادہ مستعمل ہو۔
طاہر ہر : (بروزن ظاہر) بخش کا عکس منجاست
سے دور آلودگی سے پاک شہر کی دوت پاک و
پاکیزہ۔ عربی صفت فصیح رائج۔

وفا ہے ابی مظاہر سبھوں پہ ہو ظاہر
مثال آئینہ سینہ نقادوشن و ظاہر
قولہ فیصلہ : اس کی عربی جمع مظاہرین اور اظہار
ہو جو اردو میں فارسی ترکیب کے ساتھ رائج ہو۔
جیسے "ائمہ مظاہرین عزت اظہار۔
ظاہر : ظاہر کی تائید اتم المؤمنین جناب
ندیکتہ اکبر کی شہرہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
اسلم کا لقب ہو۔ علامہ راشد الخیری مؤلف
امہات المؤمنین نے لکھا ہو کہ قبول اسلام کے
پہلے ہی سے آپ کا یہ لقب ہو گیا تھا۔ اور اس کی
وجہ تسمیہ لکھی ہو کہ چونکہ آپ اس زمانے میں
جب کہ پردے کا رواج نہیں تھا اپنے روضہ مبارک
پر نقاب ڈالے رہتی تھیں اس لیے لوگ آپ کو
اس لقب سے پکارنے لگے۔ جناب ناظر زہرا
صدقات امڈ علیہا کو سیدہ ظاہرہ اس لیے
بھی کہا جاتا ہے کہ وہ بلبل جناب فدحیم
سے تھیں۔
ظاہری : ایک قسم کا نفیس کھانا جو چاندنی
اور بڑیوں سے پکایا جاتا ہو بڑی پلاؤ۔ جیسے
"کھائے فصل کی ظاہری اب کہاں جائے گی باہر
اردو مؤقت۔ (نور اللغات)
قولہ فیصلہ : کھنڈ میں ہدی کے مصالحے میں کوکنا
اور چاول کے ساتھ پکاتے ہیں۔ اس کا اطلاق
کے ساتھ بغیر الفت (تہری) ہو۔
ظاہر : (بکسر سوم) پرند پرند و ال جافور
اڑنے والے عربی مذکر فصیح رائج۔
جنگل نے دی لرز کے صدا الامان کی
ظاہر بھی راہ بھول گئے آشیان کی
ظاہر رنگ : (باضافت) رنگ کا ظاہر ہے

استعارہ۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، راجح۔
طائر رنگ کو ہونے لگی دام
وہ لکیری کھنکھانی کی
قول فیصلہ۔ رنگ چونکہ اڑ جاتا ہے اسی لیے
طائر سے استعارہ کرتے ہیں۔ انھیں معنی میں طائر
رنگ پر یہ بھی مستعمل ہو۔

پختہ ہو کیوں نہ حسن جو لے گل رسید ہوں
بیل نہیں ہوں طائر رنگ پریرہ ہوں
طائر خیال :- (باضافت) خیال کا
طائر سے استعارہ کرتے ہیں۔ فارسی ترکیب
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محفل صوفی :- ہمارے رسول معراج میں عرش
کی اس منزل تک پہنچ گئے جہاں انسان کا طائر خیال
سہا نہیں پہنچ سکتا۔

قول فیصلہ :- اسی محل پر طائر دوم اور طائر
دوم و خیال نیز طائر دوم و گمان بھی زبانوں
پر ہو۔

طائر روح :- (باضافت) روح کا
طائر سے استعارہ کرتے ہیں۔ فارسی ترکیب،
فصیح، راجح۔

ملک الموت نے پکڑا ہوا طائر روح
کون کتنا ہر فرشتوں میں چر سار نہیں
قول فیصلہ :- یہ ترکیب زیادہ تر یوں بھی استعمال
کی جاتی ہے طائر روح قفس غصری سے پرواز کرے گا
جیسے کسی نہ کسی دن طائر روح قفس غصری سے
نکل کر اوج فلک پر پرواز کر جائے گا :- (باضافت)
طائر سدرہ :- (بکسر سوم) باضافت

سدرۃ المنتہی کا طائر، مراد جبریل امین علیہ السلام
جو سدرۃ المنتہی پر رہتے ہیں خارجی مذکر فصیح

وہ آفتاب جو مست شراب رہتا ہو
فلک پہ طائر سدرہ کباب رہتا ہو
قول فیصلہ :- جبریل امین ہی کو طائر قدس اور
'طائر قدس' اشیاء بھی کہتے ہیں۔ مولف نے اعلیٰ
نے طائر عرش اور طائر قدس بھی انھیں معنی میں
لکھا ہے جس کو عمومیت حاصل نہیں ہو۔

طائر قبلہ سنا :- وہ مقناطیسی سوئی جو
قطب نما میں لگی ہوتی ہے۔ اس سوئی کا رخ ہمیشہ
قطب ستارے کی طرف رہتا ہے۔ چونکہ اس سوئی
سے قطب ستارے کے ذریعے قبلے کی سمت معلوم
کرتے ہیں اس لیے اسے طائر قبلہ سنا کہتے ہیں۔
طائر کہنے کی وجہ یہ ہو کہ یہ سوئی بیش تر طائر مرغ
کی صورت کی بنائی جاتی ہے۔ فارسی ترکیب،
قلیل الاستعمال۔

جب ملک ہاتھ میں تیرے رہی میری تیج
طائر قبلہ سنا بھی کبھی مضطرب ہوا
قول فیصلہ :- اسے مرغ قبلہ سنا، نسبت زیادہ
کہتے ہیں۔

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تردیے ہو مرغ قبلہ سنا آشیانے میں
طائف :- (بکسر سوم) طواف کرنے والا۔
عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

طائف :- عرب کے صوبہ حجاز کے ایک علاقے
کا نام جو مکے کے قریب ہے۔ عربی، مذکر، راجح۔
قول فیصلہ :- یہ وہ مقام ہے جہاں غزوہ حنین
کے بعد مسلمانوں اور کافروں میں شوال مشاعرے
میں جنگ ہوئی تھی۔ اس کا واقعہ یہ ہے کہ حنین کی
فتح کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
طائف کی طرف کوچ فرمایا۔ کیونکہ حنین کے مغرب

بنی ثقیف طائف کے قلعوں میں پناہ گزیں ہو گئے
تھے۔ ایک بیٹے سے کچھ اور پر طائف کا محاصرہ کیا
گیا۔ ابھی طائف فتح نہیں ہو سکا تھا کہ وہ قلعہ
کا مہینہ آگیا۔ آنحضرت نے محاصرہ اٹھایا اور
عمرہ بجالانے کے لیے مکہ معظمہ کی طرف تشریف
لائے اور عمرہ سے فارغ ہو کے مدینہ منورہ کی طرف
لے گئے۔

طائف کے محاصرے کے دوران جناب علی رضی اللہ
علیہ السلام نے طائف کے اطراف و جوانب کے
ستام بنوں کو توڑ ڈالا۔ طفیل بن عمر الدوسی نے
ذوالکھفین، نامے لکری کا ایک بت جلا کے خاک
کر دیا۔ کچھ عرصے کے بعد اہل طائف نے پھر کوئی
کو خدمت رسول میں مدینے بھیجا اور مندرجہ بالا
چار شرطوں پر صلح کی درخواست کی :-

۱۔ ان کا سب سے بڑا بت لات، تین برس تک توڑ جائے۔
۲۔ ان کے لیے نماز معاف کر دی جائے۔
۳۔ انھیں اپنے بت اپنے ہاتھوں سے توڑنے پر مجبور
نہ کیا جائے۔

۴۔ جو عامل ان سے محصول وصول کرنے کے لیے مقرر
ہو وہ اس کے سامنے نہ بلائے جائیں۔ کیونکہ اس میں
ان کی توہین ہوتی تھی۔ اور نہ تو ان کی ذراعت کی
پیداوار کا دسواں حصہ وصول کیا جائے اور نہ کوئی
تاوان وصول کیا جائے۔

آنحضرت نے پہلی دو شرطیں رد کر دیں۔ بت کے
لیے تو ایک ماہ کی رخصت بھی منظور نہ ہوئی اور آپ نے
نماز کے لیے فرمایا کہ جس دین میں نماز نہ ہو اس
دین میں کوئی بھلائی نہیں ہو۔ البتہ آخری دو شرط
شرطوں کو منظور فرمایا اور اسی پر صلح ہو گئی۔
'ابوسفیان' اور غیرہ بن شعبہ کو لات کے توڑنے

کا حکم ملا۔ مغیرہ نے اپنے ہاتھ سے اس بت کو توڑا۔ جب وہ بت توڑا جا رہا تھا تو وہی طائفہ کی عورتیں اس کے گرد آگے حج ہو گئیں اور اس کی موت پر گریہ و زاری کرنے لگیں۔

طائفہ: جماعت، فرقہ، قوم، ملت، گروہ، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولہ فیصلہ: عربی میں اس کا مادہ طوٹا اور حج طوائف مگر یہ حج اردو میں ان معنی میں رائج نہیں۔

طائفہ: قافلہ کاروان، شاہی جلو، ہمراہی لوگ، مردان، ہم رکاب، بھرت، عربی، مذکر، (فرنگ آصفیہ)

قولہ فیصلہ: ان لفظوں ان معنی میں نہیں ملتے۔

طائفہ: رندی اور اس کے ساتھ نہ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

جہاں سب اپنے گھر سے باہر آئے۔ آخر رخصت ہوئے طائفے بھی سارے (مشاد اودھ)

قولہ فیصلہ: اس کا صرف ناچنا کے ساتھ ہی رندیوں کے علاوہ بھانڈوں کا بھی طائفہ ہوتا ہو۔ طائفہ کی اردو جمع طائفے، اور حروف کے ساتھ طائفوں، بھی فصیح و رائج ہو جیسے

”الغرض کل طائفے اپنی آپ نظیر تھے۔ شہر کے طائفوں سے تو نواب صاحب کہ اس فن کے بالی کار اور باب نشا ط کے مربی تھے، خوب ہی واقف تھے۔“

(سیر کہسار)

طائی: قبیلہ، طے کی فرد، وہ جو طے کے قبیلے سے ہو۔ عربی، رائج۔

قولہ فیصلہ: طے عرب میں ایک مشہور قبیلہ کا نام ہو۔ حاتم جو ایک مشہور سخی تھا اسی قبیلے سے تھا۔

اسی مناسبت سے اس کو حاتم طائی کہتے ہیں۔

مسئلہ میں جب سر تی بنی طے واقع ہوا تھا، اس زمانے میں بنی طے کا سردار حاتم طائی کا

جیسا مدعی تھا اور اس قبیلے کے بت کا نام فلس تھا۔ آنحضرت نے حضرت علیؑ کو متعین کیا کہ وہ

جا کے اس بت کو توڑ ڈالیں۔ مسلمان یکا یک باہر پہنچے۔ مدعی بھاگ گیا۔ کچھ لوگ جو مقابلے کو آئے

گرفتار کر لیے گئے۔ گرفتار ہونے والوں میں حاتم طائی کی بیٹی بھی تھی۔ مسلمان بت توڑ کے قیدیوں کو لیے

ہوئے مدینے واپس ہوئے۔ حاتم طائی کی بیٹی نے آنحضرت سے اپنا حال بیان کیا اور رہائی کی درخواست کی۔ آنحضرت خاموش رہے۔ دوسرے

دن پھر اس نے یہی درخواست کی آپ نے فرمایا کہ میں خود اس امر کا منتظر ہوں کہ کوئی شخص

تیری قوم کا ملے تو اس کے ہمراہ باعزت طور پر کچھ تیرے گھر بھیج دوں۔ مدعی شام کی طرف بھاگ

گیا تھا۔ انہیں دنوں ایک قافلہ شام کی طرف جا رہا تھا۔ آنحضرت نے حاتم کی بیٹی کو زور دیا

دے کے باعزت طور پر اس قافلے کے ہمراہ شام کی طرف اس کے بھائی کے پاس روانہ کر دیا۔ مدعی

نے جب اپنا بہن سے آنحضرت کے اوصاف حمیدہ اور تقدس کا حال سنا تو خود مدینے آیا اور آنحضرت سے اسلام کے بارے میں اچھی طرح اطمینان کر کے

مسلمان ہو گیا۔

طب: حکمت، یونانی علاج معالجے کا علم عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

زمانے میں پہلی طب ان کی بدولت جاری ہوئی۔ بہرہ درجہ سے ہر قوم ملت

قولہ فیصلہ: اس کو فارسی ترکیب اضافی کے

ساتھ طب یونانی، کہتے ہیں۔

اسے مسیحا تیرے دم سے دہریہ میں طب یونانی کی شہرت ہو گئی

عربی میں طب لغوی معنی میں علاج جسم و جان **طبائشیر:** (کبیر اول و فتح چہارم) علاج

معالجہ کرنا، فن حکمت، یونانی طریقے سے علاج کرنے کا پیشہ۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

ہم سے بیمار روز آ کر دین کے شہرت تری طبابت کو

قولہ فیصلہ: کرنا کے ساتھ اس کا صرف ہر اور ایک صرف ہر شخص رکھنا (طبابت کا محسن رکھنا، جو دہلی کی زبان ہو۔ جیسے ”لطیفہ ہوا

کہ حکیم آغا جان پیش طبابت کا شغل رکھتے تھے مگر خوش کلام اور شیریں سخن۔ شوخ طبع شاعر تھے انھوں نے اپنی غزل میں قندھار پر ہاروئے سخن کا

موجم کی طرف تھا؟ (دیوان ذوق مرتبہ آزاد) **طبائش:** (بالفتح) باورچی، کھانا پکانے والا

عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ **قولہ فیصلہ:** عربی میں اس کا مادہ طبع ہو۔

طبائشیر: (یا معروت) ایک سفید پلا، لیجے ہوئے دوا کا نام، فسلوچن۔ عربی، مؤنث، رائج۔

مہر النساء صبح کو باجیہ کہ گئیں جان صاحب کا نور طاق پر سے طبائشیر ہو گئی

قولہ فیصلہ: طبائشیر بانس کے اندر سے نکلنے ہو۔ اسی وجہ سے اسے ہندی میں فسلوچن کہتے ہیں۔ اس دوا کا مزاج دوسرے درجے میں سرد

تیسرے درجے میں یا پس ہو۔ یہ دوا سوزش معند و جگر و اسہال دوسری میں فائدہ مند ہو اور سکن عیش ہر اطباء نسخوں میں طبائشیر کو ذکر کرتے ہیں۔

صبح سے بھی کنا یہ ہو۔
 صبح شب وصال جو دیکھی توجی اٹھا
 اچھا تر امر لیں طبائشیر سے ہوا
طبائشیر :- سفیدی - فارسی موتی قبل اٹھا
 محل صخر :- نور کا ترکا تھا - صبح طبائشیر کچھیر ہی تھا
 کر ٹوڑ دے کی منزل میں پہنچے - (دربار اکبری)
 قولہ فیصل :- جدید فارسی میں چاک کھریا
 اور سنگشا کو بھی طبائشیر کہنے لگے ہیں۔
طبائطبا :- (بفتح اول و چہارم) حضرت
 اسماعیل ابن ابراہیم بن حسن بن علی کا لقب - عربی
 مذکر، راجح۔
 قولہ فیصل :- ان کی زبان میں کنکت تھی اور قاف
 کی جگہ طوئے نکلتی تھی - ایک دن ان کے باپ نے
 پوچھا تم کیا پہنو گے؟ انھوں نے کہا طباطبا
 یعنی قبا قبا - اسی روز سے ان کا لقب طباطبا
 ہو گیا - اب تک ان کی اولاد سادات طباطبائی
 مشہور ہیں جو حسنی سید ہیں۔
طبائع :- (بفتح اول و تشدید دوم) ذکا
 بہت ذہین - عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 محل صخر :- ایسا طبائع اور عالی دماغ آدمی
 ہندستان میں کم پیدا ہوا ہوگا - (ایحیات)
طباعت :- (بفتح اول و چہارم)
 چھاپائی، چھاپنے کا فن - عربی موتی فصیح راجح
 محل صخر :- اس کتاب کی طباعت چند ہی روز
 میں ہونے والی ہو۔
طباعت :- چھاپنے کی اجرت طبع کرانے
 کی مزدوری - عربی لفظ موتی فصیح راجح۔
 محل صخر :- جو طباعت پانچ سو کتابوں کی ہوگی
 وہی ایک ہزار تک بھی ہوگی۔

طبائعی :- (بفتح اول و تشدید دوم) قرآن
 ذکاوت - عربی، موتی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 محل صخر :- ہم ایسے ہیں جنہوں کو اپنے لائق دوست اور
 اخبار مذکور کی انشا پر ازی کا نمونہ ہرگز نہیں بنایا کر سکتے ہیں
 کہ ان کی خداداد قابلیت ذہانت اور طبائی کے ہی نہیں
 تمام اہل ملک قائل ہیں - (مباحثہ نگار انیسیم)
طباق :- (بفتح) بڑی رکابی، بڑی پلیٹ
 ترکی، مذکر، فصیح، راجح۔
 محل صخر :- میرا تاجے کا ڈیڑھ سیر کا طباق کل
 بجے کے پاس سے کوئی اٹھالے گیا۔
 قولہ فیصل :- طباق سنی کے بھی بنتے ہیں - عام
 کہ زبان پر طبایح بھی ہو۔
طباق :- (کاسہ سر کھوپڑی - اردو زبان)
 زبان - (فرنگ آصفیہ)
 قولہ فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
طباق سامندر :- چھپا ہوا منہ، چوڑا
 منہ، چوڑا چکلا گول چہرہ - اردو عورتوں کی زبان
 کس رو سے اس کے ہوگا لفظ سے تو مقابل
 اے آفتاب تیرا منہ تو طباق سا ہو میر
 قولہ فیصل :- عورتیں اس کو طباق سا چہرہ بھی
 کہتی ہیں۔
طباقی چہرہ :- چوڑا چہرہ بڑا چہرہ
 عورتوں کی زبان۔
 محل صخر :- خدا بخشے نفیس بانو کی بڑی (اک یاد)
 آتی ہو بڑی بڑی آنکھیں طباقی چہرہ - گھر بھر کی
 آنکھوں کا تارہ تھی۔
طباقی کتاب :- مفت خورا، دوسرے شخص کی
 روٹیاں توڑنے والا، لٹیلیا - اردو عورتوں کی
 کہ زبان - (نور اللغات)

طبائخیم :- (نون غنہ) ستا پنچا - اردو مرد
 کھانے پر آہ جوہنی ڈالا ہوا
 کھایا وہی طبائخیم اس کے ساتھ (مشت نگار)
طبائع :- طبیعت کی جمع، طبیعتیں - عربی
 مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
 سکنت حق ہو طبائع کی کچی اور راستی
 گر کاں پیدا نہ ہو کس طرح چھپکے تیر کو
طبیب جسمانی :- (باضافت) جسم کے متعلق
 جتنی بیماریاں ہیں ان کی تشخیص اور علاج
 کرنے کا علم - فارسی ترکیب موتی فصیح راجح۔
طبع :- (بفتح طار و سکون بار) کپنا - عربی
 مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
 قوت ہائے سوا اصلا
 نہیں ممکن مگر وضع غذا (ساری انشامل)
طباق :- فقیروں کی بھولی، کاسہ گردانی،
 اردو، مذکر - (شاید فقیروں نے طباق کو بگاڑ کر
 بنا لیا ہو) - (فرنگ آصفیہ)
 قولہ فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
طبع :- (بفتح) سرشت، فطرت، خمیر عربی
 موتی، فصیح، راجح۔
 بے ہوا اڑنے لگا مشت غبار
 طبع اپنی خاک کی بادی ہوئی
طبع :- عادت، خصلت، عربی لفظ، موتی
 فصیح، راجح۔
 قولہ فیصل :- اللہ معنی میں ترکیب کے ساتھ اس کا
 استعمال ہو - جیسے نیک طبع، خوش طبع وغیرہ۔
طبع :- ذہن، فکر، تخیل - عربی لفظ، موتی
 فصیح، راجح۔
 اے اے کہ طبع دکھا باکپیں اپنا سیر عشق

قول فیصلہ: ہنہا کہ فارسی ترکیب اضافی کے ساتھ زیادہ بولتے ہیں جیسے طبع رسا، طبع رواں وغیرہ طبع و طبیعت مزاج۔ عربی لفظا، مؤنث فصیح، راجح۔

ان کے آنے سے یا اس ہونے لگی
صبح کچھ کچھ اداس ہونے لگی (غریب عشق)
طبع یہ طباعت، چھاپنا۔ عربی، مؤنث فصیح، راجح۔

رنگ ارادہ ہو طبع کا اس کی
دھوم مچ جائے جا بجا اس کی رنگ بکھری
قول فیصلہ: صاحب فرہنگ آصفیہ نے دو تین
معنی اور بھی لکھے ہیں جو ذیل میں مجسمہ درج کیے
جاتے ہیں: مہر، چھاپ، ٹھپا، نقش، چھاپا یا
خارج از وہ۔ موجودات کائنات۔ عربی،
(غریب آصفیہ)

اردو میں ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر
ہیں ہو۔

طبعاً: فطری طور پر۔ عربی، فصیح، راجح۔

حلہ فخر: اپنے منہ سے اپنی تعریف کرتا جنہوں میں برائی لگے ہو کہ
انہوں نے تعریف کا خواہاں نہیں ہو۔ (رسالہ تہذیب الشرق)

طبع آویں: (باضافت) بہت پاک و
پاکیزہ طبیعت، مزاج مبارک۔ لفظاً مشتعل ہو
عربی لفظا، فارسی ترکیب فصیح، راجح۔

حلہ صورت: یہ تقریر کے نواب محمد مسکری باہر
تشریف لے گئے تو مصاحبوں نے چہرے کا رنگ
تغیر کیا کہ بڑی بھردی کے ساتھ کشا شروع کیا
میں۔ حضور کا چہرہ اس وقت تھکایا ہوا کہ کچھ؟

خبر: میں کہتی ہوں کہ تم نے باغ چھوڑ لی مجھ سے
میرا۔ سور طبع اندس تو اعتدال پر چہرہ لکھنا

طبع آزاد: (باضافت) آزاد طبیعت وہ
طبیعت جو کسی پابندی کی عادی نہ ہو۔ فارسی ترکیب
مؤنث، فصیح، راجح۔

طبع آزاد یہ قید رمضان بھاری ہو ڈاکر اقبال
طبع آزمائی: (بے اضافت) شعر و سخن میں
طبیعت کی جوت اور رسائی کا امتحان، شعر کشا۔
فارسی ترکیب مؤنث، فصیح، راجح۔

قول فیصلہ: ہونا اور کرنا کے ساتھ اس کا صرف
ہو۔ (ہونا کے ساتھ) شیخ مرحوم کو خیال ہوا کہ

اس صلبے میں طبع آزمائی ہو کرے تو قوت فکر کو نوب
بلند پروازی ہو (آب حیات) (کرنا کے ساتھ)
سب شاعر وہیں آکر جمع ہوتے تھے اپنے اپنے کلام
سناتے تھے، مطلع اور مصرعے طرح میں ڈالتے تھے

ہر شخص مطلع پر مطلع کشا، مصرعے پر مصرعے لگا کر
طبع آزمائی کرتا تھا۔ (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

طبع آوارہ: (باضافت) آوارہ طبیعت

وہ طبیعت جس میں کیوں نہ ہو۔ فارسی ترکیب
قلیل الاستعمال۔

بر باد کیا ہو طبع آوارہ نے
تر پا رکھا جو قلب صد پارہ نے

طبع برہم ہونا: مزاج برہم ہونا، غصہ کھانا
اردو صرف، فصیح، راجح۔

طبع برہم کہیں حوا تو نہ ہو
میرے کھنکھے کچھ خفا تو نہ ہو (غریب عشق)

طبع بگڑنا: طبیعت خراب ہونا، مزاج ناسا
ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

طبع بریض اور دوا سے بگڑ گئی آمیر
طبع جوش پر آنا: طبیعت میں روانی پیدا
ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

ہو فیض الہی میں کسی کون سی آفت
کیوں جوش پہ یہ طبع خداداد نہ آئی
طبع خداداد: خصوصی ذہانت پیدا کن
طبعی۔ فارسی ترکیب فصیح، راجح۔

ہو فیض الہی میں کسی کون سی آفت
کیوں جوش پہ یہ طبع خداداد نہ آئی
طبع رسا: (باضافت) تیز طبیعت تیز ذہن
فارسی مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

حلہ فخر: مسودہ دیوان کا انیس کے ہاتھ کا کچھ ہوا ہاتھ آیا۔
ذوق مطالعہ ہر نگ میں ان کے طبع رسا کو قادر پایا۔ (رسالہ اردو سن)

طبع رکنا: کام کرنے کی طرف طبیعت کا مائل
نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

پاتے ہیں جب راہ تو چڑھ جاتے ہیں نالے
رکتی ہو مری طبع تو ہوتی ہو رواں اور غالب

طبع رواں: (باضافت) طبع رسا، تیز
طبیعت، وہ طبیعت جس میں مضامین کی پیداوار ہو
فارسی ترکیب مؤنث، فصیح، راجح۔

جوشش مضمون کے طوفان ابونی آسج یہ بحر
کشتی طبع رواں کو ہم نے اب لنگر کیا

طبع رواں ہونا: طبیعت کا ہر کام اور ہر
فن کے لیے مناسب اور آمادہ ہونا۔ اردو صرف،
فصیح، راجح۔

پاتے ہیں جب راہ تو چڑھ جاتے ہیں نالے
رکتی ہو مری طبع تو ہوتی ہو رواں اور غالب

طبع روشن: (باضافت) خوش فکر طبیعت
نورانی طبیعت۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے
کی زبان۔

طبع روشن ہو مری شمع شبستان سخن
حسن بندش سے نمودار ہو لسان سخن

طبع زراد :- (بے اضافت) طبیعت سے نکالا ہوا، اپنی ایجاد یا اختراع۔ فارسی ترکیب صفت فصیح، راجح۔

تجہ کو اسرار کی ضرورت کیا۔ علم کو تیرا طبع زراد کیا نظم طباطبائی قول فیصلہ :- عام طور سے کسی ایسی طرح میں کہے ہوئے قصیدے یا غزل کو جو خود سے نکالی ہو طبع زراد کہتے ہیں۔ موجودہ دور میں لوگ طبع زراد افسانہ اور طبع زراد اول بھی سمجھنے لگے ہیں۔ طبع زراد کے لغوی معنی ہیں طبیعت کا جانا ہوا۔ چنانچہ شعور رکھنے والے ان معنی میں بھی نظم کیا جو طبع زراد شعرا جو سبب نام شعور کہ نہیں جانتے اشعار کو اولاد سے ہم

طبع سلیم :- (باضافت) طبع رواں وہ طبیعت جو معمولی طور سے شعور وغیرہ کہنے پر قدرت رکھتی ہو۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب فصیح راجح محلہ حسن :- انھیں نے فرمایا رواج اتفاق ہو جو مشنوی انھیں آٹھ بھروں میں منحصر ہو گئی۔ ورنہ طبع سلیم پر کون حاکم ہو جو روکے۔ (آبیچٹا) طبع کرنا :- بچا کر کے تربیت دینا اور صورت فصیح راجح محلہ صرف :- اس کتاب کا حق طبع کتب مصنف محض ہے۔ ایک طبع اس کو طبع نہ کریں۔

قول فیصلہ :- بصیغہ متعدی طبع کرانا (چھپانا) بھی زبانوں پر ہو جیسے اس کتاب کو طبع کرانے میں تقریباً پانچ سو روپے کا خرچہ بیٹھا ہو۔ طبع کند ہونا :- ذہن نکارہ ہونا۔ اردو شاعر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تیزی طبع ہونے کی ہیام محال کند ہو طبع تری سنگ فسان پیدا کر

طبع کو مجبور کرنا :- مزاج کو عادی بنانا طبع الاستعمال طبع طائر کو کرتی ہو مجبور طبع بے مزہ پالنے کا ہو معمول

طبع کی روانی :- ذہن کی جودت۔ اردو فقہ فصیح، راجح۔ رکاوٹ خوب نہیں طبع کی روانی میں کہ بوفساد کی آتی ہو خند پانی میں فوق

طبع لطیف :- شہر اور پاکیزہ ذہن نکتہ سنج طبیعت باریکی پیدا کرنے والی طبیعت عمدہ طبیعت۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قول فیصلہ :- اس کی مثال میں فسانہ آزاد ایک دل چسپ لطیفہ درج کر رہا ہوں جس سے اس کی اور وضاحت ہو جائے گی :-

”نقل ہو کہ ایک صاحب نے اپنے غلام کو صاحب طبع لطیف و بذلہ سنج تھا حکم دیا کہ جا کر بازار میں تاک لگائے، اگر انگور ہاتھ آئے تو فوراً خرید لائے غلام نے ایک دلبر مردہ فروش ... کی دکان سے کئی خوشے خریدے اور سرگشت کرتے ہوئے خرا مان خرا مان آقا کے پاس لے گیا۔ وہ نہایت ہی بددماغ ہوئے۔ فرمایا کہ ذرا سہا کام اور یہ تاخیر ... ایسا کابل دکھانہ سنا۔

خبردار! آج سے اگر ایک کام کو جیجوں تو ہاتھ ہاتھ چار کلام انجام دے لانا۔ غلام نے دست بستہ عرض کیا کہ پیر و مرشد اس مرتبہ معاف فرما میں انشاء اللہ آئندہ ارشاد و جب انصاف کی لفظ بہ لفظ تعمیل ہوگی۔ دوسرے دن خواجہ کریم آبادی گستاخ کنیز عشوہ پرواز پر ایسے گرمائے کرتب چڑھ آئی۔ غلام کو حکم دیا کہ کسی طبعیہ کیسے کو

بلاؤ۔ وہ فوراً گیا اور طبعیہ کے علاوہ اور چند آدمیوں کو بھی ساتھ لایا۔ خواجہ نے پوچھا کہ یہ جماعت کیسی ہو؟ ہم نے حکم دیا تھا کہ طبعیہ کو بلاؤ تم اتنے آدمیوں کو کیوں ساتھ لے آئے۔ غلام نے بعد ادب عرض کی کہ خداوند حضور تو بھول بھول جاتے ہیں۔ ابھی تو کل ہی تاکید تاکید کی تھی کہ اگر ایک کام کا ارشاد کروں تو کوئی کام بے جلت تمام سر انجام دے لانا۔ انہوں نے انہوں نے آج دم کے دم میں میں نے اتنے کام کئے۔ قدر دان شرط ہو۔ حکیم جی کو حسب حکم حضور بلا لایا کہ تشخیص مرض کر کے معالجہ کریں اور دھر ہی سے لپکا ہوا گیا، مطرب خوش الحان کو ساتھ لایا کہ اگر خداوند عرض صحت سے ہم آغوش ہوں تو قوال کی خوش آواز اور ناخن بازی سے بزم طرب آراستہ ہر سال کو بھی لیتا آیا کہ زندگی کا کیا بھر دے۔ اگر ایک چل حضور کو غلام علیقین کی سیر دکھائے تو سال جہت پر غفلت دے دے۔ ادھر سے ایک شاعر جاوید بیان اور طبع و لسان ہمداد لیا کہ مرثیہ موزون کر۔ اب باقی کون سا بے گورکن۔ وہ بھی بات کی بات میں آن ہو جو ہو گا رفاہ آنا و بیدار اہل طبع مجبور ہونا، مزاج کا فوری طبعیہ بنانا طبع الاستعمال

بے مزہ مشغول اس شکار کی ہے (سراج نظم ص ۲۲) طبع مجبور اس شکار کی ہے (سراج نظم ص ۲۲) طبع لہرانا :- دل چاہتا۔ اردو صورت شکر دین جس وقت اس کے ہاتھ آئے (گلشن عشق) طبع موزول :- موزون طبیعت وہ طبیعت جس میں موزون شعر کہنے کی صلاحیت ہو بخاری

طبع لہرانا :- دل چاہتا۔ اردو صورت شکر دین جس وقت اس کے ہاتھ آئے (گلشن عشق) طبع موزول :- موزون طبیعت وہ طبیعت جس میں موزون شعر کہنے کی صلاحیت ہو بخاری

فصیح، راجح۔
نہ لائے عالم بالا سے کیوں طوبے کے مضمون کو
خیال قلمت موزوں ہو میری طبع موزوں کو
طبع ناتواں ہونا۔ طبیعت نقیہ ہونا۔
اردو صرف، متروک۔

مرض سے طبع اقدس ناتواں ہو
جگر پاروں کا لے چلنا گراں ہو
طبع نورانی، سلجھی ہوئی طبیعت، مہذب
طبیعت۔ فارسی ترکیب، مؤثر، تعلیم یافتہ
طبع کی زبان۔

محله صرفت: بھگت عسکری کو سفر کو ہی کا شوق
چراغ ایا۔ گواہوں نے عنایت ازیدی سے طبع فدا
پائی تھی... مگر حوالی موال، رفیق، مصاحب
خانہ برائے از تہذیب۔ (سیر کہار)
طبع وقاؤ: (باضافت) روشن طبیعت۔
فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

طبع وقاد کی گراس کی رقم جو توصیف
مہرہ اختر کا ہو اور ماہ سے آئے تھراق
طبع ہموار ہونا، طبیعت درست ہونا، مزاج
ٹھکانے ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
ارض و سما کی پستی بلندی اب تک ہم کو بار بار ہو
یعنی تشبیہ فرماؤ جو دیکھے طبع ہوتی ہو اور بتا
طبع ہونا: پھینا، شائع ہونا۔ اردو صرف
فصیح، راجح۔

محله صرف: مذہب اللغات کی ساتویں جلد
انشاء اللہ ستمبر ۱۹۸۷ء تک طبع ہو رہی ہو۔
طبعی: (بفتح اول و دوم و کسر سوم) طبیعت
سے منسوب، حکمت کے ایک فن کا نام جس میں اجسام کے
تغیر و تبدل اور ان کی خاصیت کا حال درج ہو۔

عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبع کی زبان۔
شدت ضعف میں نازک طبع سے لے دو
سرمراناز ترا تھا جو اٹھایا نہ گیا۔ شاد
قولے فیصلہ:۔ قاعدے کے مطابق تیسرا حرف
ی تھا اس کو نسبت کی حالت میں حذف کر دیا
جیسے مدینہ سے مدنی۔ عام طور سے بسکون حرف
دوم زبانوں پر ہو۔
طبعی: ذال، اصلی، جلی، فطری۔ عربی،
صفت، فصیح، راجح۔

میر تو عمر طبعی کو پہنچا
عشق میں جوں جواں جاتا کر
قولے فیصلہ:۔ ذوق و غالب نے طبعی کہا ہو۔
لے شمع تیری عمر طبعی ہو ایک رات
ہنس کر گزرا یا اس حد و گزرا
عشرت صحبت خواباں ہی غنیمت سمجھو
نہ ہوئی غالب اگر عمر طبعی نہ ہو

صاحب قاموس الاغلاط کی عبارت ہو "عمر طبعی
(بغیر اسے قیل) کہنا غلط ہو۔ ایک شرح دیوان
غالب میں ایراد کیا گیا ہو کہ از روئے قاعدہ فیصلہ
کے وزن پر جو لفظ ہو اس کا اسم منسوب فعلی ہوتا
ہو۔ جیسے حیفہ سے حنفی، اسی طرح طبیعت سے
طبعی ہو مگر فارسی گو تو ان حركات کو ثقیل سمجھ کر
ب کو ساکن کر دیتے ہیں۔ غرض طبعی کو جس شرا
صحیح نہیں سمجھتے اس وجہ سے کہ نہ تو یہ مضامین
ہو جیسے حقیقی نہ اجود ہو جیسے طوبی جبر کیوں
ی کہ نہ گرامی؟

انتباہ۔ یہ سچ ہو کہ از روئے قاعدہ فیصلہ کے
وزن پر جو لفظ ہو اس کا اسم منسوب فعلی ہوتا
ہو جیسے مدینہ سے مدنی وغیرہ۔ لیکن طبیعت سے

طبعی سلیقہ سے سلیقی اور سلیب سے سلیبی وغیرہ مستثنیٰ
ہیں جن میں ی کا گرا نا کسی طرح صحیح نہیں کیونکہ
تمام قواعد و قواعد میں عربیہ و مباحث علمیہ میں
طبعی ہی آیا ہو۔ (قاموس الاغلاط)

پھر اسی قاموس الاغلاط میں ہو عمر طبعی وہ
عمر ہو جو فطرت و قدرت نے عطا کی ہو جو اصحاب
عمر طبعی کی جگہ عمر طبعی کہتے ہیں وہ غلطی پر ہیں کیونکہ
طبیعت سے نسبت طبعی ہو پھر ذوق کا سنو جہاں
خضر شال میں پیش کیا ہو۔

صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں عام طور سے طبع
اور طبیعت کے استعمال میں فرق ملحوظ نہیں رکھا
جاتا مگر فی الواقع دونوں میں نازک فرق ہو۔
طبع کا تعلق شخصیت سے اور طبیعت کا کردار...
سے ہو۔ طبع کے مظاہر وقتی یا عارضی ہوتے ہیں۔
طبیعت کے مستقل۔ اس فرق کو ملحوظ رکھیے تو عمر
طبعی بھل فقرہ ہو کیونکہ کوئی شخص خواہش یا
برائے رجحان طبع اپنی عمر کو گھٹا بڑھا نہیں سکتا۔
اس کی سرشت جتنی عمر کی تعلق ہوگی اتنی عمر
جو گ شمع رات بھر جلنے کے لیے ہو۔ لہذا اس کی
سرشت یا عمر طبعی ایک رات ہوئی جس کی کمی بیشی
اس کے اختیار میں نہیں، مولف مذہب اللغات
صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہو۔

طریق: (بفتح اول و دوم) یہ کسی چیز کا
طریقہ، روئے زمین۔ عربی، مذکر، فصیح، راجح۔
زمین کا طبق آسمان کا طبق
سبزے، اوپلے ہوں جیسے ورق
طریق: فرج زن، فرج زنی، چپٹی،
ساحقت۔ عربی، مذکر۔ (لور اللغات)
قولے فیصلہ:۔ عربی تعلیم یافتہ طبقہ بہت ہی کمی

ساتھ بول دیتا ہو۔

طبق :- موافق، مطابق برابر جیسے بر طبق حکم۔ (نور اللغات)

قوله فیصلہ :- عربی تعلیم یافتہ طبقہ بہت کم کی کہ ساتھ بول دیتا ہو۔

طبق :- بڑی بڑی تھالی، بڑی رکابی، طباق۔ عربی، مذکر، فصیح، راسخ۔

وہ دونوں رشتہ تھے یا کہ پٹے نذر شیر حق شمس و قمر لیے تھے زروسیم کے طبق دبیر

طبق :- پریوں کی نیاز۔ اردو عورتوں کی زبان۔

خوشی کس کو نہیں صاحب تھیں سنی مبارک ہو بھر خبر پہنچے تو پریوں میں طبق جو میں صحنک (نور اللغات)

قوله فیصلہ :- عام طور سے اس رسم کا رواج نہیں ہو جا رہا اور بہت طبق کی عورتیں بولتی اور اس رسم کو ادا کرتی ہیں۔

طبق :- سونے کا ورق۔ اردو۔ (نور اللغات)

قوله فیصلہ :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

طبق :- گھوڑے کی ایک بیماری کا نام جس میں اس کی ناک کے گرد ورم ہو جاتا ہو۔ (نور اللغات)

قوله فیصلہ :- یہ سوتریوں کی اصطلاح ہے۔

طبق :- درجہ منزل۔ طبقہ۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قوله فیصلہ :- زیادہ تر اس محل پر طبقہ ہی بولتے ہیں۔

طبقات :- (بفتح اول و دوم و سوم) طبقے۔ درجے، منزلیں۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قوله فیصلہ :- فارسی میں بسکون حرف دوم بھی

استعمال ہوتا ہو جو فصیح ہو۔

طبق الث جانا :- کسی خاندان میں زوال ۱۲۔ (نور اللغات)

قوله فیصلہ :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

طبق الث جانا :- طبقہ الث جانا۔ (نور اللغات)

قوله فیصلہ :- لکھنؤ میں اس محل پر طبقہ الث جانا ہی مستعمل ہو۔

طبق چھوڑنا :- پریوں کی نیاز کر کے پھیل وغیرہ رکھ کے دریا میں عورتیں پھوڑتی ہیں، نذر نیاز کرنا، صحنک دینا۔

پریوں کا طبق پھوڑوں گی دیوانی نہ ہو جائیں کچھ کھوٹ ہو جو خواب میں دریا نظر آیا تو اس کا

قوله فیصلہ :- جاہل اور بہت طبقے کی عورتیں کبھی کبھی بول دیتی ہیں اور اس رسم کو جاری رکھتے ہیں۔

طبقہ :- پھوٹا طبق۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قوله فیصلہ :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

طبق زن :- مساحت کرنے والی عورت، چینی باز۔ فارسی، صفت، مؤنث۔ (نور اللغات)

قوله فیصلہ :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہو۔

طبق کش :- دروغاںچہ فروش، پھوڑ فروش، پھری والا۔ (نور اللغات)

قوله فیصلہ :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

طبقہ :- (بفتح اول و دوم) درجہ منزل، تختہ۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ جنباں تھارے کے طبقہ اس زمین کا

جسٹہ علی کے لال نے گاڑا اقلوی کا

قوله فیصلہ :- فارسی والوں نے بسکون دوم استعمال کیا۔ اردو میں بھی بسکون دوم زیادہ مستعمل ہو۔

الفت کے دل جلوں کو وہاں نیند آگئی

خس خانہ تھا کہ طبقہ نارحیم تھا

طبقہ :- ۱۲، پرت، اردو زمین۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بس انیس اب یہ عالم تک کرے رب عباد لکھنؤ کے طبقے کو تو سدا رکھ آباد

قوله فیصلہ :- اردو اور فارسی میں بسکون دوم زیادہ مستعمل ہو اور یہی فصیح بھی ہو۔

طبقے زمین کے ہوں کہ اور اوراق آسمان قدرت کے دل فریبکاروں کو دیکھے

طبقہ :- (بسکون دوم) پایہ مرتبہ، رتبہ۔ فارسی مذکر، فصیح، راسخ۔

محلے صحر :- کل ایک ایسی جگہ دعوت میں شرکت کا اتفاق ہوا جہاں سب ایک سے ایک اپنے طبقے کے لوگ تھے۔

طبقہ الثنا :- (لازم) زمین کا زیر و زبر زمین کا الثنا۔ اردو صفت، فصیح، راسخ۔

ع تھا یہی خود کہ ایسا نہ ہو طبقہ الٹ لاٹم قوله فیصلہ :- اس کی کیسی صورت، طبقہ الث جانا بہت زیادہ مستعمل و فصیح ہو۔

مرکز سے یہ زمین کہیں غم سے ہٹ نہ جائے دیکے ہوں دونوں ہاتھ کہ طبقہ الٹ نہ جائے

قوله فیصلہ :- مؤلف نور اللغات نے طبقہ الث جانا کے معنی کسی ملک کا تہ و بالا ہو جانا، جس میں نہیں ہو جانا لکھے ہیں مگر اہل لکھنؤ ان معنی میں تختہ

الثنا یا الث جانا بولتے ہیں۔

طبقہ الثنا :- (مستعمل) زمین کو زیر و زبر کرنا زمین کو الثنا۔ اردو صفت، قلیل الاستعمال۔

محلے صحر :- یونان میں جب خدا کی نافرمانی زیادہ

محلے صحر :- یونان میں جب خدا کی نافرمانی زیادہ

محلے صحر :- یونان میں جب خدا کی نافرمانی زیادہ

ہونے لگی تو حکم خدا فرشتوں نے سرزمین
یونان کا طبقہ اس طرح اٹا کہ آج کل آباد
نہ ہو سکا۔

قول فیصلہ :- اس کی کبھی صورت طبقہ الٹ
دینا نسبت زیادہ فصیح و مستعمل ہے۔

ع طبقہ نہ الٹ دون تو مرانا نام نہیں ہو سکتا
طبقة پلٹنا (یا) پلٹ جانا :- زمین کا
زیر و زبر ہوتا (یا) ہو جانا زمین کا الٹا یا
الٹ جانا۔ اردو صرف غیر فصیح رائج۔

قول فیصلہ :- زمین کو زیر و زبر کر دینا کے
معنی میں طبقہ پلٹ دینا بھی رائج و غیر فصیح ہے
طبیل :- (بفتح) دما، بڑا ڈھول
نقارہ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

یک بیک طبیل بجا فوج کے گرجے بادل
کوہ تھکے زمین پر گئی، گو بجا جنگل آئیں
طبیل بازگشت :- جب فوجوں کو لڑتے
لڑتے ختم ہو جاتے ہستی تو نقارہ اس غرض سے
بجایا جاتا تھا کہ فوجیں جنگ بند کر کے اپنی
اپنی جگہ قیام پر واپس جائیں۔ یہی نقارہ
طبیل بازگشت کہلاتا تھا۔ فارسی، مذکر،
قریب بہ متروک۔

محله صرف :- انگر کا زردہ رہنا دشوار ہے
سمجھ کے طبیل بازگشت بجا دیا۔ (طسمہ شہ بابا)
قول فیصلہ :- قدیم زمانے میں جب جنگ
جنگ ہوتی تھی اس وقت اس کا رواج تھا۔
اب برسبیل تذکرہ مستعمل ہے۔

طبیل بجانا :- (مقعدی) ڈھول
بجانا، نقارہ بجانا۔ اردو صرف،
فصیح، رائج۔

مست ہر اک جام فرحت سے ہوا
طبیل شادی کا بجا یا بر ملا میر حسن

طبیل بجانا :- (لازم) ڈھول بجانا، نقارہ
بجانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع یک بیک طبیل بجا فوج میں گرجے بادل آئیں
طبیل جنگ :- (باضافت) وہ نقارہ جو
جنگ میں بجا یا جاتا ہو۔ فارسی ترکیب، مذکر،
فصیح، رائج۔

کیا مستقل کھڑے ہیں شہنشاہ عیب پوش
آواز طبیل جنگ کی جانب نہیں ہو گوش تفتیش
قول فیصلہ :- زیادہ تر بجانا کے ساتھ اس کا
صرف ہو (طبیل جنگ بجانا)

سپاہ کیوں میں اور طبیل جنگ بجنے لگے نفیس
حسین گھر میں گئے یہ سلاح بجنے لگے
ع جس وقت طبیل جنگ بجا فوج شام میں غلیظ
طبیل بچی :- (بفتح اول و دوم) طبلیا، طبلا
بجانے والا۔ اردو مذکر، عوام کی زبان۔

محله صرف :- محمد طبلیچی کو طبلا بجانے میں استاد
پایا، تو خوش الحانی میں صادق علی خاں کو بارہ
نژاد پایا یا باجوئے وہ ستار بجا یا کہ تان سین
کو انگلیوں پر بچایا۔ (فسانہ آزاد)

طبیل طفر :- (باضافت) وہ نقارہ
جو جنگ میں کامیابی کے موقع پر بجا یا جاتا
ہو، فتح کا بجا۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح،
رائج۔

کیا بوئی مردم آب میں لڑائی تہ آب
کہ جاپوئے نے دھڑے طبیل طفر پانی پر شہید
طبیل :- (بفتح اول و دوم) بروزن یا برک
کا غذا دستہ، کا غذا کے سٹھے یا انجاریہ

پر اس کو بند رکھنے کے لیے لگایا جانے والا
کاغذ، چٹ، دو رخ سے کھلا ہوا الفاظ،
کاغذوں کا مٹھا۔ عربی، مذکر، قریب بہ متروک
ع طبیل لے ہو منشی فوج ستم شعار آئیں
قول فیصلہ :- طبیل میں داخل ہونا (کاغذ میں
درج ہونا) اس کا خاص صرف تھا۔

داخل طبیل عشاق ہو چہرہ اس کا
کھلے دھڑکے میں خط و خال بیل زند

اس کا ایک صفت طبیل ہونا ہے جو جیسے سیاہ نویس کے پرچوں کا
کرنا ہی نہیں خود سے طبیل جرتا ہو۔ (فسانہ جہت)

طبیل کا باکھٹی :- وہ باکھٹی جس پر مجلس
میں نقارہ رکھا جاتا ہے۔ اردو صرف،
دلی کی زبان۔ (نور اللغات)

طبیل :- (بفتح اول و سوم) ڈبیا،
صند و بچی۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان

ہو جہاں گرم غزل خوانی نفس
لوگ سمجھیں طبیلہ عنبر کھلا غائب
قول فیصلہ :- زیادہ تر زبانوں پر طبیلہ
(گدھی) کا صند و قچہ عطر پاتے ہو۔

یوں بھی بولتے ہیں دماغ طبیلہ عطار ہر گیا
یعنی دماغ خوشبو سے بے انتہا بس گیا اردو
ترکیب عطار کا طبیلہ بھی کہا ہو قبول استعمال

تیرے گانے سے عطر ہون محفل بسی
لوگ کہنے لگے عطار کا طبیلہ ٹوٹا منیر
طبیل :- ایک خاص قسم کا ایک رخا یا جا

اردو، مذکر، موسیقی دانوں کی اصطلاح۔
طبیلہ، ڈھولک، کھاوچ اور مندر

گو سنجے ہر محل میں تھے بہ محل (مشت گزرا)
قول فیصلہ :- اس کی جوڑی ہوتی ہے جس کو

دایاں اور بایاں کہتے ہیں۔ دائیں کا منہ
اوپر سے چھوٹا اور بایں کا منہ اوپر سے بڑا
ہوتا ہے۔

طبلہ بجانا :- (معدی) طبلے کی جوڑی کو
اصول موسیقی کے اعتبار سے بجانا۔ اردو صرف
راج۔

محلات صورت :- محمد علی کو طبلہ بجانے میں استاد
پایا تو خوش الحانی میں صادق علی خاں کو بارہ
نژاد پایا۔ (فسانہ آزاد)

قولہ فیصلہ :- اس کا لازم طبلہ بجانا بھی ایچ ہے۔
طبلہ ٹھکانا :- طبلہ بجانا۔ طبلے پر تھاپ
پڑنا۔ اردو صرف، راج۔

طبلہ عطار :- عطر فروش کا صندوق جس میں
وہ عطر رکھتا ہے۔ فارسی ترکیباً قلیل استعمال
محلات صورت :- مالن گیند اہرا زرد گلاب کی

بوراس سے دماغ کو طبلہ عطار بناتا ہے اور
صداد سے کہ لہجاتی ہے۔ (فسانہ آزاد)

طبلہ کھر گنا :- طبلہ بجانا، طبلہ ٹھکانا۔ اردو
صرف، متروک۔

ہوتا ہے راج گھر گھر گھر گھر چپک ہے میں نظیر
پڑتا ہے سینہ بھر بھر، طبلے کھر گھر ہے میں (اکبر آبادی)

قولہ فیصلہ :- اب اس محل پر طبلہ ٹھکانا زبانوں پر
طبلہ کو آڑ :- طبلہ بجانے والا فارسی
ترکیب، اردو صرف، قلیل استعمال۔

شہزادے نے دیکھ دایں بایں (کھزاریم)
لیں طبلہ نواز کی بایں
قولہ فیصلہ :- ہونا کے ساتھ صرف کیا ہے۔

جو تعلیم لیتی تھی وہ سر و ناز آخر
کبھی خود میں ہوتا تھا طبلہ نواز (غلام احمد)

طبلے :- ایک قسم کی قیلی جس میں ہندو کا
ساواں رکھتے اور جس کو کمر پر باندھتے ہیں۔ نوٹس
(نور اللغات)

قولہ فیصلہ :- اب ان معنوں میں کوئی نہیں بولتا
البتہ مرض استسقا کی تین قسموں میں سے ایک قسم کو
استسقا طبلے کہتے ہیں۔

طبلہ :- (بفتح اول و دوم) طبلہ بجانے
والا۔ اردو، خنجر، ساز نوازوں کی اصطلاح۔
محلات صورت :- طبلے نے دایں بایں دیکھ کے چپکے

سے سارنگی سے کہا آج تو باقی ہی قیامت ہے کہ
نکلی ہیں۔ اپنی بھی طبیعت بھر بھرانے لگی ہے۔
قولہ فیصلہ :- اس کی اردو جمع طبلے اور اپنے

محل پر طبلیوں راج ہے۔ جب "یہ بے تکی صبرا
ایک کونے سے آئی۔ طبلیوں نے بچہ سنہالا ڈھکیا
نہ بویا بندھنا اٹھایا، عابہ فریبوں نے ناز و

انداز سے قدم بڑھایا، صبح کی نوبت بچنے لگی
(فسانہ آزاد)

طبلے پر تھاپ پڑنا :- طبلہ شروع کرتے
وقت ایک خاص انداز سے دھپنا یا تھاپے طبلے پر پڑنا
اردو صرف، موسیقی دانوں کی اصطلاح۔

طبلوں پر لگیں وہ پڑنے لگی ہیں اختر
پہنچیں گروں پر وہ الا ہیں (شاد ایدہ)

قولہ فیصلہ :- بصورت جمع طبلے پر تھاپیں پڑنا
جیسا کہ شعر میں استعمال کیا گیا ہے اب میں بولتے
بصورت واحد طبلے پر تھاپ پڑنا زبانوں پر ہے

طبلے پر تھاپ ہونا :- طبلہ ٹھکانا،
طبلہ بجانا۔ اردو صرف، ساز نوازوں کی اصطلاح۔
محلات صورت :- یا ان سر پہ بیٹھے رنگ بیان مانتے ہیں
گلر خاں پر ہر شادیانے بجاتے ہیں۔ طبلے پر

تھاپ ہو۔ گت رنج رہی ہو۔ (فسانہ آزاد)
طبلے کی تھاپ :- طبلے کی وہ خصوصیت کہ
جو طبلہ بجانے میں ابتداء ایک خاص انداز سے

طبلے پر دھپنا یا تھاپ مارنے سے پیدا ہوتی ہے۔
اردو صرف، ساز نوازوں کی اصطلاح۔
محلات صورت :- وہ تھاپتے تو چین میں تھے صبح کو

جام، شام کو دلارام، طبلے کی تھاپ، بایں کی گنگ
پازیب کی کچم کچم، برق و شبنم کے شعلہ آواز کی
چپک... نے ہر سب مفت میں کہو یا کیے اداں ہے۔
(فسانہ آزاد)

قولہ فیصلہ :- طبلے کی گنگ، یعنی طبلے کی گونج
جانے والی آواز بھی مستحق ہے۔ جیسے "یہاں تو
جب تک طبلے کی گنگ نہ ہو، رخ انور کی جھلک نہ

... اپنے حساب دم بھر جینے کو جی چاہے وائے
محل باؤلے کتے کی طرح کاٹ کھائے۔ (فسانہ آزاد)

طبلے کی جوڑی :- طبلے کے دایں اور بایں
کو جوڑی طور سے طبلے کی جوڑی کہتے ہیں۔ اردو صرف
ساز نوازوں کی اصطلاح۔

طبلتی :- (بکسر اول و تشدید دوم) علاج جانے
کے متعلق۔ عربی، راج۔

محلات صورت :- جنگ میں زخمیوں کے لیے طبلتی
ادوا کا ہونا بہت ضروری سمجھا جاتا ہے۔

طبلتی بڑا از روئے طب علم طب اصول سے
عربی، شیعہ، راج۔

محلات صورت :- کتا کے قدیم کے منقبض کردہ طبلتی
اصول و قواعد اس قدر مضبوط و مستحکم ہیں کہ آج
ہم دنیا کے کتا مانتے ہیں۔
طبلتیب :- (بفتح اول و یاء معروض)
یونانی طریقے سے امرامی جسمانی کا علاج کرنے والا

حکیم۔ عربی، مندرجہ فیصلہ راجع
تدبیر میرے شوق کی کیا فائدہ طیب؟
اب جان ہی کے ساتھ یہ آزار جائے گا میر
قول فیصلہ :- اہل عرب ہر قسم کے معالج کو طیب
کہتے ہیں۔ لیکن ہندوستان میں یونانی طریقے سے
علاج کرنے والے کو طیب، یا حکیم، انگریزی
طریقے سے علاج کرنے والے کو ڈاکٹر اور جرّی
یوٹیوں اور کشتہ جات کے ذریعے علاج کرنے
والے ہندو معالج کو "ور" کہتے ہیں۔ صاحب
نور اللغات نے اس کے ایک معنی "دانا اور اپنے
کام میں باہر" بھی لکھے ہیں جس کا اردو زبان
سے کوئی تعلق نہیں۔

طیب حافظ :- (بکر ذوال نہایت
تجربہ کار امیر کمال طیب دانا اور زیرک طیب
وہ طیب جو شخص جس اندر تجویز دوا میں پوری
دست گاہ رکھتا ہو۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محلی صورت :- ان دنوں میں علامہ عصر شاہ
فتح اللہ شیرازی نے کشمیر میں تہ سحر پیدا کی۔
خود طیب حافظ تھا۔ علاج یہ کیا کہ ہر لکھایا
(درا برابر اکبری)

قول فیصلہ :- طیب کی ایک صفت طیب بھی جو
یعنی طیب طیب جس کے لغوی معنی ہوئے
طیب دانا۔ یہ ترکیب تعلیم یافتہ طبقہ زیادہ تر
مسیح نشین استعمال کرتا ہو۔ جیسے "دوسرے دن
خراہر کسی زبان دراز گستاخ کینہ مشوہ پرواز
پر ایسے گر ملے کہ تپ چڑھ آئی۔ غلام کو حکم دیا کہ
کسی طیب طیب کو بلاؤ۔" (فسانہ آزاد)
طیب مہربان از دیدہ بیماری افتد۔

مہربانی سے پیش آنے والا طیب، بیمار کی نظر سے
گر جاتا ہو۔ اگر کوئی طیب نہایت نرم دل ہو
اور مریض پر ذرا برا سختی نہ کرے تو مریض
کی نظروں میں اس کی کوئی وقعت نہ رہ جائے گی۔
اس طرح اگر کوئی شخص کسی کام کا ذمہ دار
بنادیا جائے اور وہ اپنے ماتحت کام کرنے والا
سے بہت نرمی اور مہربانی برتے سختی سے بالکل
کام نہ لے تو اس کا رعب جاتا رہے گا اور
کام بگڑ جائے گا۔ فارسی مقولہ (فرنگ شاہ)
قول فیصلہ :- صرت تعلیم یافتہ طبقہ کو ہی بول
دیتا ہو۔

طیب :- (بکر اول و دوم مشہور کسور و سوم معروف
و مشہور) طبی امور سے متعلق۔ عربی صفت راجع
محلی صورت :- مذہب اللغات کی قبولیت صورت اولی
حلقوں میں تک محدود نہیں ہو بہت سے طبقے کا
اس کے خصوصی ممبر بن چکے ہیں۔

قول فیصلہ :- عام بول چال میں یہ تخیف بشریہ
دوم (بروزن فائن) مستعمل ہو۔
طبیعت :- (بفتح اول و یاء معروف
و عین مفتوح) وہ سرشت و جبلت جس پر
انسان کی خلقت ہوئی ہو۔ عربی مؤنث، فیصلہ
راجع۔

طبیعت نے رفتہ رفتہ کی خواہر ہوئی جاتی ہو۔
جفا کم کر جفا اب روح پرور ہوئی جاتی ہو۔
طبیعت :- مزاج، خاصیت، خواہشات
عادت۔ عربی مؤنث، فیصلہ راجع۔

اب کیا میں کسی کماں جانی نظام
وہ ہم نہیں رہے وہ طبیعت نہیں ہی نظام
قول فیصلہ :- اس کی اردو جمع دین کے خلاف ہے

طبیعتیں، اور ان کے اضافے سے اپنے محسوس
طبیعتوں، راسخ و ضعیف ہو۔ جیسے "اگرچہ دونوں
بھائی بھائی ہیں۔ ایک ہی گوشت ایک ہی خون۔ مگر
دونوں کی طبیعتیں جدا جدا ہیں طبیعتوں کی یہ افتاد
کوئی نیا نہیں ہو بلکہ عام ہو۔
رہ کر ہم اس چمن میں کریں کیا کہ مصحفی
ہم نے طبیعتیں تو کل ذخائر کی چھری

طبیعت :- ایسے محل پر بولتے ہیں جہاں
کہنا ہوتا ہو کہ اپنی اپنی طبیعت اپنا اپنا دل۔
اردو غیر فصیح راجع۔ قلیل الاستعمال۔
محلی صورت :- درگاہ کے باہر قدم رکھا ہی تھا
کہ کیا دیکھتے ہیں ایک مشعل روشن ہو اور میں پار
سفید پوش رہے سا کر ام ایک عورت کی ساتھی تھے
چلے آتے ہیں۔

وکیل۔ آپ کے شہر میں یہ بڑی خراب و کم ہو۔
چشم۔ ہاں ہو تو بالکل تہذیب کے خلاف ہے۔
(سیر کوہار)

طبیعت (ایا) طبیعتہ واسطہ اولی طور سے
خلقتا۔ عربی، فیصلہ راجع۔

محلی صورت :- طبیعت میں نہایت خیر واقع ہوا تھا۔
گزشتہ دنہ میں نہایت سال تک محدود تھو۔ (مسائل تہذیب و تمدن)
طبیعت اکبرنا طبیعت میں اشک پیدا
ہونا۔ طبیعت کی افسردہ دور ہونا۔ (لور اللغات)
قول فیصلہ :- یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ہو۔

طبیعت اقل تھیل ہونا :- (کنایتہ)
طبیعت خراب ہونا، جو تلے اوپر ہونا۔ اردو
عورتوں کی زبان۔

محلی صورت :- کل شادی میں ہم نے اتنی زیادہ
مٹھاس کمال کہ طبیعت اقل تھیل ہو گئی۔

طبیعت اچاٹ کرنا

۴۰۰

طبیعت آزمانا

طبیعت اچاٹ کرنا :- دل کے سیلے

و درحمان کا رخ بدل دینا۔ اردو صرف غیر فصیح

راج :-
محلے صرف :- میں کتنے شوق سے کتاب کا مطالعہ

کر رہا تھا مہاری فضول باتوں نے میری طبیعت

اچاٹ کر دی۔

طبیعت اچاٹ ہونا :- دل نہ لگنا

دل کا ہٹ جانا۔ اردو صرف غیر فصیح راج :-

وہ پری زادوں کے جمگٹ سے پریشان آج گھٹا

دل اہل جلے جو انسان کی طبیعت ہوا چاٹ

محلے صرف :- عشرے کردے میں دو چار دن خوب

گل چہرے اڑائے۔۔۔ مگر اب یہ صحبت کاٹے کھاتی

ہو طبیعت اچاٹ ہوتی ہو۔ یہاں شوق شراب نہ

خواہش ساقی، یار زندہ و صحبت باقی۔ (فسانہ کلام)

قولے فیصلے :- اس جگہ دل اچاٹ ہونا نسبت

فصیح ہو۔

طبیعت اچٹا (یا) اچٹ جانا :-

طبیعت ہٹ جانا۔ برداشتہ خاطر ہونا۔ اردو صرف

غیر فصیح راج :-

اکٹائے ہوئے ہیں ترے کوچے سے بھی اب ہم

کیا خاک لگے گی جو طبیعت ہی اچٹ جائے جلالت

طبیعت اچٹنا :- طبیعت کا جوش پرانا

طبیعت میں اُٹک پیدا ہونا۔ اردو صرف سڑک

جب اچکتی ہو طبیعت بہر مضمون بلند

ظاہر سید رہے آج بولتے ہیں شعر پر اچتہ میں

طبیعت اچھی ہونا :- طبیعت میں پھال

ہونا، مزاج میں خلقت ہونا۔ اردو صرف فصیح

راج :-

محلے صرف :- ہمارے پاسچوں بھائیوں میں مجھے

مختار اچھا بھائی پسند ہو۔ اشارہ اس کی

طبیعت گھر بھر سے اچھی ہو۔

طبیعت اچھی ہونا :- عیالات دقت ہونا

بیماری دھڑ ہونا، مرض جاتا رہنا۔ اردو صرف

فصیح راج :-

محلے صرف :- اے بھی کہاں تھے۔ تم تو بہت

کے بی۔ دکھائی دیے۔ دہلے بہت ہو گئے ہو طبیعت

تو اچھی ہو۔ کیا کچھ بیمار تھے ؟

قولے فیصلے :- سبھی معنوں میں بھی بکثرت مستعمل ہو۔

جیسے "تم جاؤ۔ میں نہیں جاؤں گا۔ جب ایک دفعہ

کہہ دو اگر طبیعت اچھی نہیں ہو۔ تو بار بار اصرار

کیوں کرتے ہو؟"

طبیعت اعتدال پر آنا :- طبیعت کا

اپنی اصل حالت پر آ جانا۔ اردو صرف فصیح راج :-

محلے صرف :- تم نے اتنا پرہیز کیا تو اب خدا خدا

کر کے طبیعت اعتدال پر آئی ہو۔

طبیعت اک سو ہونا :- مطمئن ہونا۔

(فقہ) جب تک خیریت نہیں معلوم ہوتی طبیعت اک

نہیں ہوتی۔ (نور القنات)

قولے فیصلے :- فصحاء لکھتے "اک" سے کی جگہ

یک سو بولتے ہیں۔ "اک سو" عوام اور جاہلوں

کی زبان ہو۔ طبیعت یک سو ہونا کا مفہوم ہو

الطینان قلب حاصل ہونا۔ خاطر جمع ہونا۔

طبیعت اکھڑنا :- دل اچٹنا، خاطر برداشتہ

ہونا۔ اردو صرف عوام اور قوتوں کی زبان :-

اکھڑی باتوں سے اکھڑتی ہو طبیعت اپنی

مہربان تم میں کہیں ایسی جہالت تو نہ تھی

طبیعت الٹ پلٹ ہونا :- مالش ہونا

جی مثلاً :- طبیعت کا ہيجان میں پڑنا۔ اردو صرف

عورتوں کی زبان۔

محلے صرف :- آج ایک مہتر کو ہم نے چادلوں

کے ساتھ اوچھڑی کھاتے ہو دیکھا تو طبیعت الٹ

پلٹ ہو گئی۔

طبیعت الٹ جانا :- مزاج میں بدلی

ہونا، دماغ میں خلل ہو جانا۔ اردو صرف دہلی

کی زبان :-

کہتے ہیں لوگ تیری طبیعت الٹ گئی

یہ جانتے نہیں مری ممت سے الٹ گئی

طبیعت الٹ جانا :- دل پریشان ہونا، گھبرا

گھبرا ہٹ ہونا۔ اردو صرف فصیح راج :-

کھلتے ہیں تم داغ طبیعت پر اچھتی

اچھے کسی قیاس سے مکار سے اچھے

طبیعت اوپ جانا :- طبیعت اکتا جانا

اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان :-

محلے صرف :- ہمسائی تین دن سے اپنی لڑکی

کی طلاق کا ذکر کر رہی رہتے سنتے طبیعت

اوپ گئی۔

طبیعت ایک نگ پر نہ رہنا :- ایک

حال پر طبیعت کا قائم نہ رہنا۔ اردو صرف فصیح

محلے صرف :- تم لوگوں کے مزاج میں کس قدر کا

تلون ہو۔ ایک رنگ پر طبیعت رہتی ہی نہیں۔

(سیر کہار)

طبیعت آزمانا :- فکر شعور سخن کرنا۔ اعتدال

قلیل الاستعمال۔

محلے صرف :- حضور کا حکم ہوا کہ تم نظامی پر

رہنے طبیعت آزمائے ہیں تم بھی فکر کی رسائی دکھانا

(دربار اکبری)

قولے فیصلے :- زیادہ قراں محل پر طبع آزمائی ہو گئے

طبیعت آشنا ہونا

طبیعت آشنا ہونا۔ میل کھانا۔
 رغبت ہونا، مائل ہونا۔ اردو صرف ضعیف اسج
 بے تمیزوں سے طبیعت آشنا ہوتی نہیں
 جاننے والا ہوں میں محبوب خوش اوقات کا
 طبیعت آنا: کسی سے عشق ہونا، کسی
 پر دل آنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
 زندگی سے جو امانت تو بخوار رہتا ہے
 سچ بتائے تری کس پر سر طبیعت کی
 قول فیصل :- اس محل پر دل آنا زیادہ
 مستعمل بھی ہے اور فصیح بھی۔

طبیعت آنا :- رجحان ہونا، متوجہ ہونا
میلان کج ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔
قول فیصلہ :- اس کا استعمال دو صورتوں میں
ہوتا ہے :- طبیعت ادھر آنا :- طبیعت اس
طرف آنا۔ اثبات میں بھی بولتے ہیں اور نفی
میں بھی۔

اس طرف جو طبیعت آئی ہو
(آتا) جی میں کیا آپ کے سناٹا ہو (فریبشت)
جانتا ہوں ثواب طاعت نہ ہر
(وہ آتا) پر طبیعت ادھر نہیں آتی غالب
ایسے محل پر زیادہ تر غالب کا مسند جہاں شعر
بلیغ ضرب افش لہلا جاتا ہو۔

طبیعت باغ و بهار هونا: دل خوش
هونا: طبیعت کافر: خاک هونا: اردو: هونا
فصیح: راجه

خوش نویسیوں میں طبیعت محقق پری باغ و بہار
ہو نکالا ہوا جس کا اچی گلزار کا خط
طبیعت باغ کی ہونا طبیعت پر باغ
ہونا۔ اردو محبت۔ قلیل الاستعمال۔

۱-۴

طبیعت انشائیہ

بھی رائج ہے۔

قوت سے صنعت قہر سے رحمت بدل گئی
قبضہ کو دیکھتے ہی طبیعت بدل گئی
طبیعت برہم ہونا بارغصہ آنا۔ مزاج
برہم ہونا۔ اردو صفت، فصیح، راج۔
برہم نہ اس قدر ہو طبیعت حضور کی
چلیے ہوا قصور جو تعریف حور کی
طبیعت برہم ہونا بارغصہ آنا۔ طبیعت
میں خرابی ہونا۔ اردو صفت، فصیح، راج۔

فستق بری ہی پہ طبیعت بری نہیں
ہو شکر کی جگہ کہ شکایت نہیں سمجھے غالب
طبیعت بر فاضل ہونا: طبیعت میں جولانی
ہونا۔ (نور اللغات)

قولہ فصیل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
طبیعتِ لیس :- (باضافت) رکی ہوئی
طبیعت وہ طبیعت جس میں روانہ نہ آئی ہو۔
فارس تہ کیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کیا چیز ہو عبارت رنگیں میں شرح شوق
 خط کہ طبع طبیعت لبت اگر کھلے
 طبیعت لبت آتش رہنا بہ دل خوش رہنا
 راج میں شگفتگی رہنا۔ اردو صفت فصیح و بلیغ
 حلے صفت یہ کیا کہ ریشائل، مچھا کر ابلیغ
 دینے خدمت کار ہر وقت موجود۔ ان کے عوض
 دہ پودہ پندرہ پندرہ برس کی حور و شمشوقیں
 درویش کو بالیدگی ہوا اور طبیعت ہر دم لباش
 ہے۔ (سیر کمال)

بیعت بپاش ہونا :- دل کو سرور ہونا
بیعت کو فرحت ہونا :- اردو صورت، ضعیف راہ
دل سے صورت :- برعاشوں اور خونوں اور جواریوں

بناوٹ کی ضرورت کیا نقص کی ہر حاجت کیا
طبیعت ہو جو باکی شعر انکا ہو ہی جاتا ہے
طبیعت کچھ جانا :- انگ جاتی رہتا۔
اردو صرف، نصیحت، راج۔

طبیعت بکھ گئی ہو جاہ چھٹ کر مرنے والی
دل مردہ چراغ کشتہ ہو گور غریباں کا جاہ
طبیعت بجال رکھنا : طبیعت خوش رکھنا
طبیعت ٹھیک رکھنا : اردو صرف فصیح و راسخ
محله صرفہ :- میرا دعا کی ایک خوراک چوبیس
گھنٹے طبیعت سیال رکھتی ہو۔

طبیعت تجال رہنا :- (لازم ہوا)
فوش رہنا، مزاج میں شگفتگی رہنا۔ اردو صحت
نقص، راج۔

محالے صرف :- صبح کی ٹھنڈی ہوا کھا کر طبیعت
ستام دن بجال رہا کرے گی۔ (نباتات لغتش)
طبیعت بجال ہوتا :- طبیعت کا خوش ہونا
اردو صرف : 'فصیح' راج۔

غم بر طرف ہو کہ در شک مسیح ہو
 نام خدا ہو آج طبیعت بجال کیا
 طبیعت بجال ہونا: مرض سے افادہ
 ہونا، طبیعت کا رو بہ اصلاح ہونا۔ اردو صورت
 صبح راج۔

علا صرف بدیدم خبر آنکه طبیعت کمال
 بدی اور اس وقت فراغت میاوه بود بار اکبر
 طبیعت بد لنا : مزاج میں تبدیلی ہونا۔
 دو صرف : فقیہ : راجع۔

نہیں راہ و فاریں کچھ قیام ان کی طبیعت کو
ہیاں بدلی و ہاں بدلی و ہاں بدلی ہیاں بدلی
فصل ہے :- اس کی تکمیل صورت طبیعت میں جاننا

اور شہدوں کا تو صحیح اور یہ بے تکلف سر کھولے ہوئے کھڑی ہیں اور چونکہ کالی کالی گٹھا خوب گھری گئی ہے آئی تھی اور طبیعت بنناش تھی، لہذا لہرا لہرا کے گلے لگیں۔ (سیر کہار)

تو اسے فیصلے سے اس کا ایک مفہوم جو مرض میں لپچھائی اتفاق ہوئے کہ وجہ سے طبیعت بجال ہونا۔ جیسے "شکر کا مناسب آپد کی اس دوا کے کافی فائدہ ہوا۔ اب طبیعت بنناش ہو۔ آج کچھ ٹھیک بھی معلوم ہوئے۔"

طبیعت بگڑنا: اچھی ستلانا، ستلی ہونا، دل ستلانا۔ دل تھا ہونا۔ (نور القافات) قول فیصلے: اہل تہذیب نہیں بولتے۔

طبیعت بگڑنا: مزاج کا ناساز ہونا کوئی مرض لاحق ہونا۔ اردو صورت قیاس لا اقبال محلے صرف: خان اعظم کی بہن خانم کی بیگم موت سے بیمار تھیں... اس طبیعت بگڑی کہ وہیں پیچڑا مناسب معلوم ہوا۔ (دربار اکبری) قول فیصلے: اس کا ایک مفہوم جو مرض طبیعت کی وجہ سے دل کی حالت دیگر گوں ہونا۔

دیکھتے ہیں جو وہ آئینہ تو کتا ہو یہ کس تم تو بخت ہو بگڑا تو طبیعت میری امیر طبیعت بھاری ہونا: طبیعت سست ہونا۔ اردو صورت، فصیح، راج۔

محلے صرف: بد پرہیزی کی وجہ سے طبیعت کچھ جاری ہو گئی ہو۔

طبیعت بھالنا:

محلے صرف: کھانا تیار ہوا۔ نوکرنے آگے لا کر رکھا۔ مگر کھا تا کون میری طبیعت تو اس کی صورت

جی گئی تھی۔ (رسالہ تنویر الشرق) طبیعت بکھرا آنا: دل غم گیس ہونا، روئے کہ دل پہ ہنا۔ اردو صورت، قریب بہ متروک۔ گنگا تھے ہوئے میدان کے ستارے میں جوش آپ ہی آپ طبیعت مری بھرا آتی ہو (نور القافات) قول فیصلے: اب اس طور سے اس محل پر دل بکھرا کہتے ہیں۔

طبیعت بکھرا آنا: کسی کی طرف رجحان ہونا، بے اختیار کسی چیز کو پانے کی خواہش پیدا ہونا۔ اردو صورت، عوام کی زبان۔

خدا جانتے بہارا مال صدمہ دیکھ کر کیا ہو کہ اس کا شمس شمس کی طبیعت بکھرا آئی ہو۔ (راج) طبیعت بکھرا آنا: دل بکھرا آنا، طبیعت سیر ہو جانا، انہیں نے یا شخص سے دل اچھا ہو جانا۔ اردو صورت، قلیل الاستعمال۔

طبیعت کوئی دن میں بھر جائے گی چڑھی ہو یہ ندی آتر جائے گی (راج) قول فیصلے: اب اس میں پر زیادہ تر دل بکھرا آنا بولتے ہیں۔

طبیعت بھلانا: (مستوی) سیر و تفریح سے اپنے یا کسی کے دل کو خوش کرنے کی کوشش کرنا، ایسے باتیں یا ایسا کام کرنا جس سے مایوس دل تسکین پائے۔ اردو صورت، فصیح، راج۔

محلے صرف: دق کے سرائیں کے لیے جہاں اور سب احتیاطیں ضروری ہیں وہاں یہ بھی ضروری ہو کہ ہر وقت اس کے دل کو خوش رکھا جائے۔ کوئی دوسرا یا خود مریض اپنی طبیعت کو بھلانا، قول فیصلے: اس کا لازم و طبیعت بھلانا یا بھل جانا بھی فصیح، راج ہو۔

کیونکہ یہاں تہذیبی طبیعت بھل گئی مستحق اتنی ہی زندگی ہیں اسے نشر کھل گئی طبیعت بے چین کرنا: دل میں اشتیاق پیدا ہونا، تڑپا دینا، اردو صورت، فصیح، راج۔ محلے صرف: بے خواب۔ یا رومن بھی صورت تو دکھانہ خود اگر لے۔ (سیر کہار) بے چین کر دی۔ (سیر کہار) طبیعت بے قابو ہونا: طبیعت پر قابو نہ رہنا، دل پر اختیار نہ رہنا۔ اردو صورت، فصیح، راج۔

عیاں قابو سے بے قابو طبیعت ہو ہی جاتی ہو۔ (راج) طبیعت بے لطف رہنا: جی بدمزہ رہنا، طبیعت کا اپنی اصل حالت پر نہ رہنا، مزاج ناساز رہنا۔ اردو صورت، فصیح، راج۔

شمار صرف برائے کھوں نہ جواب دیا یہاں طبیعت بے لطف رہتی تھی میں پہاڑ چلا گیا تھا۔ (راج) کے حکم سے تین مہینے نہیں سال پر رہا۔ اب آپ کے دماغ صحیح و تندرست ہوں۔ (سیر کہار)

طبیعت بے لطف ہونا: جی بدمزہ ہونا، طبیعت کا اپنی اصل حالت پر نہ رہنا۔ اردو صورت، فصیح، راج۔

محلے صرف: جب شکار سے آئی ہوں طبیعت بہت بے لطف ہو۔ (ظہر ہوش، بابا) قول فیصلے: نقشے کی چیز جو عادت میں داخل ہو گئی ہو اور وقت پر نہ لے جب بھی یہ محاورہ استعمال کرتے ہیں۔ "جیسے" کیا کوئی بوتل میں اس وقت ایک بوذنگ نہیں دے نہ آپ کو حذر مزہ چکھاتے اس وقت طبیعت بے لطف ہو۔ بندہ ہر روز وقت شراب کا عادی ہو۔ (فضائل اکراد)

طبیعت ٹھکانے ہونا

طبیعت ٹھکانے ہونا: خاطر جمع ہونا
طبیعت میں یکسو آنا۔ اردو صرف، عوام
کی زبان۔
محلہ صفت: میاں بدیع الزماں صاحبیت
جھلکے۔ ٹھکانے کی اس شاعر کی وقت
جب طبیعت ٹھکانے ہوگی، خوب دل کھول کر سچ
کریں گے۔ (فسانہ آزاد)
قول فیصل: سبلی معنوں میں طبیعت ٹھکانے نہ
ہونا بھی بولتے ہیں۔
فراق یار میں منہ سے کہوں کچھ کچھ نکلتا ہے قدر
طبیعت ہی ٹھکانے ہو نہ دل ہی اپنا کیسے (بلوچی)
طبیعت ٹھیک کرنا: (ظفر انیسٹے)
کے محل پر بڑے بڑے مزاج کو مار پیٹ کے یا
ڈاٹ ڈپ کے یا اور کسی سخت عمل سے درست
کر دینا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔
محلہ صفت: برابر تانا چلا آ رہا ہوں اگر کسی وقت
اگر تو مار مار کے طبیعت ٹھیک کر دوں گا۔
طبیعت ٹھیک ہونا: مزاج کا صحیح ہونا
مرض کا دور ہونا، طبیعت درست ہونا۔ اردو
غیر فصیح، راج۔
محلہ صرف: دو مہینے مسلسل بیمار میں مبتلا ہوا۔
جب ڈاکٹر رفیق حسین کا علاج شروع کیا تو
اب طبیعت ٹھیک ہو۔
طبیعت تباہیۃ: دوسری طبیعت وہ عیادت
ہو مزاج نہ جاسے، وہ عادت میں مزاج کی
کیفیت پیدا ہو جائے۔ عربی الفاظ، فارسی کی
موت، قلم یا فتنہ طبع کی زبان۔
محلہ صفت: جب کوئی عادت اپنی آخری منزل
تک پہنچ کے پرائی ہو جاتی ہو تو انسان کی طبیعت تباہیۃ

طبیعت چڑچڑی ہونا

چھک کر دی۔ الٹی مانتی ہو نہ سیدھی۔
قول فیصل: اس کا لازم طبیعت چھک چھک
(دماغ پر نشان ہو جانا) بھی بولتے ہیں۔ جیسے
آج کا پورا دن نوکروں کا حساب کر کے مگر رات بیت
چھک ہو گئی۔
طبیعت چاق ہو جانا: مزاج درست
ہو جانا، طبیعت میں پستی آنا۔ اردو صرف،
فصیح، راج۔
محلہ صرف: سچ سے باتوں اور ٹوٹ پھٹے
چائے پیتے ہی طبیعت چاق ہو گئی۔
طبیعت چالاک ہونا: طبیعت کا تیز
ہونا۔ اردو صرف۔
رسوائے دہر گو ہوئے اور گ سے تم غبار
بارے طبیعتوں کے تو چالاک ہو گئے (نور انیسٹے)
قول فیصل: غائبانہ طبیعتوں کا چالاک ہو جانا
نظم کیا ہو جن کا صیغہ واحد طبیعت کو چالاک
ہونا یا ہو جانا ہے، طبیعت چالاک ہونا، بلاشبہ
حرف کا، ایک اصل فقرہ ہو۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں
طبیعت چاہتا: خواہش ہونا،
دل چاہنا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔
محلہ صرف: اس تلون کے صدقے۔ پہلے
آرام کو طبیعت چاہی، پھر گھوڑے کی سواری
کا حکم دیا۔ پھر گاڑی تیار ہوئی۔ اور اینگ
پر جا کے لیٹے تو گویا گھوڑے سچ کے سوا ہے
(سیر کہسار)
طبیعت چڑچڑی ہونا: بات بات
پر غصہ آنا۔ بیماری سے اٹھنے کے بعد علاج
ایسا ہو جانا کہ بات بات پر غصہ اور رونا
آئے۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

بن جاتی ہو۔
طبیعت چلنا: دل چلنا، نفرت ہونا۔
اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
میں بہنم میں جلوں یا نہ جلوں ان کو کیا
داعظوں سے ہیں طبیعت مری کیا جلتی ہے
طبیعت چمنا: دل لگنا، ذہن یکسو ہونا۔
اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
کس جیتی نہیں اپنی طبیعت
خیال چار سو ہو اور میں ہوں
طبیعت جوان ہونا: طبیعت میں زور
بھرا ہونا،
قول فیصل: کنہوں میں یہ محاورہ قلیل الاستعمال ہے
اس کا ایک مفہوم ہے ذہن میں جوانوں کی سی ہونا
ہونا، جیسے "نوجوان ولی عہد طبیعت کے
بادشاہ تھے۔ اٹھریہ بھی جوان انداز کی
طبیعت بھی جوان" (دریادہ) مرتبہ آزاد
طبیعت جوان ہونا یعنی طبیعت میں زور بھرا
ہونا کی جگہ اہل لکھنؤ دل جوان ہونا بولتے ہیں۔
طبیعت جوش میں آنا: طبیعت میں
جولانی پیدا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔
پھر آگئی جوش میں طبیعت اختر
اندازم فکر سحر جودت (دریادہ) جوش
طبیعت جوش میں آنا: طبیعت میں
بہت جولانی پیدا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔
محلہ صفت: طبیعت جوش میں آتی ہو مگر زبان
حد اعتدال سے نہیں بڑھ جاتی۔ (دربار اکبری)
طبیعت چھک کر دنیا: (مستوی)
دماغ پر دیا کر دینا۔ اردو صرف، عوام کی
محلہ صرف: تمہاری بلا وجہ کی بک بک طبیعت

محله صرف :- البھابچہ ہو میعاد ہی بخار سے
اٹھا ہو طبیعت چڑچڑی ہو رہی ہو۔ اس کی
ابا توں کا برا ماننا بیکار ہو۔

طبیعت چلنا :- طبیعت میں روانی پیدا
ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

محله صرف :- شاعر کی طبیعت کا کیا چلی تو چلی۔
شعر پر شعر نکلتے چلے آتے ہیں۔

طبیعت چلنا :- طبیعت میں کسی چیز کی
خواہش پیدا ہونا۔ اردو صرف، قلیل استعمال۔

گر طبیعت مری چلتی ہو سچا چلتی ہو شعور
دیکھ کر بخل مزاج امر اپنی ہو

طبیعت چو خیال ہونا :- مزاج کی
افسردگی اور اشکال دور ہونا طبیعت میں

تازگی آنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، راج۔

محله صرف :- لڑکا آٹھ دن سے بیمار تھا،
مضحل پڑا رہتا تھا۔ خدا خدا کر کے بخار

اترا ہو تو کچھ طبیعت چو خیال ہوئی ہو۔

طبیعت حاضر ہونا :- طبیعت کا
کسی کام کی طرف پورے طور سے مائل ہونا

اردو صرف، فصیح، راج۔

کیا طبیعت مری حاضر ہو خدا ناظر ہو
شکل غائب ہو تصور میں مری خاطر ہو شعور

قول فیصلے :- سبھی معنوں میں بطور استفہام
بھی بولتے ہیں جیسے ہے صفت شکن کی کاکب

قال ہ اور میں اپنے ہوش و حواس سے چوکس
رہوں۔ میرا معشوق نظر سے غائب ہو تو طبیعت

اردو صرف، فصیح، راج۔

محله صرف :- یہ حضور ہی کا حصہ تھا۔
حاصل زمین! بارگاہی۔ کیا خدا دار طبیعت

پائی ہو۔ وراثت کیا ذہن کی رسائی ہو سیکھنا

طبیعت خفا کرنا :- آئندہ دل
کرنا، رنجیدہ کرنا۔ اردو صرف، مترادف

چمن کی سیر سے نفرت ہمارے دل کو رہتی ہو
طبیعت کو خفا کرتی ہو صحبت خار کی گل کے پھٹنا

طبیعت خلاف ہونا :- طبیعت برعکس
ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

بس کہ اس بات کی طبیعت ہو زمانے سے غلط
صبح پو شاک یہ ہو تو سر شام سفید

طبیعت خوش ہونا (یا) ہو جانا :-
دل باغ باغ ہو جانا کسی کی دل خوش کن بنا

سن کے دل کو خوشی حاصل ہونا۔ اردو صرف،
فصیح، راج۔

محله صرف :- شبلاش خوشی شتاباش۔ اس وقت
طبیعت بہت ہی خوش ہو گئی۔ بے شک تم تک ملا

تمہارے باپ دادا تک حلال۔ (فسانہ آزاد)
قول فیصلے :- طنز بھی اس کا استعمال ہو

جو عوام کا زبان جو جیسے مشادی میں ہر ایک
اردو سے تھے سب نے مل کے پیٹ دیا طبیعت

خوش ہو گئی۔

طبیعت خوگر ہونا :- مزاج عادی
ہونا، کوئی بات عادت میں داخل ہونا اردو صرف،
فصیح، راج۔

طبیعت رفته رفته علم کی خدگر ہوتی جاتی ہو میرا
جھاکم کر جھابہ صبح پرور ہو جاتی ہو۔

اردو صرف، غیر فصیح، راج۔

آپ سا آدمی طبیعت دار
دل لگی بن جسے نہ آئے قرار

طبیعت دار :- ذہین، طباع، مخدیان
اردو صرف، غیر فصیح، راج۔

محله صرف :- دار و نہ صاحب کی طبیعت دار
آدمی تھے انھوں نے اسی وقت پوریان

اور بولیاں کے قابض میں اسی بحر دردیہ
میں کچھ شعر موزوں کیے اور سنائے۔ (سیکھار)

قول فیصلے :- طبیعت دار عادت کی شالوں
سے سماعت ظاہر ہو کر یہ ترکیب زیادہ تر

لفظ آدمی کے ساتھ استعمال کا جاتی ہو۔ تنہا
لفظ آدمی کے بغیر اس کا استعمال قلیل ہو۔

ذیل کے شعر میں تنہا استعمال کی گئی ہو جس میں
ایک طرح کا نیا پن محسوس ہوتا ہو اور یہی

نیا پن شعر کی جان ہو۔

دخل کامل سب فنون میں تہر دان کمال
کیوں نہ ہو قربان دل ایسے طبیعت دار کے

طبیعت دار کی :- طباعی، ذہانت
ہوشیاری، ہوش منوی۔ اردو صرف، غیر فصیح،
راج۔

محله صرف :- حضرت وزیر جنگ کی طبیعت دار
کے صوفیہ کے دار سلطنت میں بیٹھے ہی بیٹھے اس

قلعے کی فکر کی۔ دوسری اس میں جرم جاتے تو نکالنا
مشکل تھا۔ (فسانہ آزاد)

طبیعت وقت پسند ہونا :- طبیعت کو
مشکل سے مشکل کاموں کے سر انجام دینے کی

عادت ہونا مشکل سے کوئی چیز پسند خاطر ہونا۔
اردو صرف، فصیح، راج۔

جوئی کے شعر ہوں تو خوش آئیں بھئی میر
کتی طبیعت آپ کی وقت پسند ہو
طبیعت و انوائ و دل ہونا: نیت
میں قور ہونا۔ (زفر بنگ اثر)
قولے فیصلے: اس میں پر زیادہ تر زبانوں پر
"نیت و انوائ و دل ہونا" ہو۔
طبیعت و اغب ہونا: میلان طبع ہونا۔ اردو صرف
فصیح راج۔
محلی صفحہ: اتنا ضرور ہو کہ حسن کشتا طبیعت اس کی طرف
راغب ہو گئی تھی۔ (رسالہ تنویر الشرق)
طبیعت و جوع ہونا: میلان طبع ہونا۔ اردو صرف
فصیح راج۔
محلی صفحہ: یہاں اگر اس کو اختیار کرتے بالفور طبع و ادب علی ایسا ہی
پھر ہوتا۔ بلکہ خیالی اور اختراع کا مادہ بھی اگر ہوتا تو ایسی
شے کی طرف طبیعت کیوں جوت ہوتی۔ (مباحثہ کلامیہ)
طبیعت و رکش ہونا: طبیعت کا کسی کام کے کرنے
کے باز رہنا، کسی کام میں ہچکچاہٹ ہونا۔ اردو صرف
فصیح راج۔
رکشا و ان ہونا: طبیعت بدگمانی سے محنت کی
پہن میں نکل سے کھٹکا ہوں میں قرب خاں کی کیا آتش
طبیعت و زندہ ہونا: طبیعت مضمحل
ہونا۔ مزاج افسردہ ہونا۔ اردو صرف فصیح راج
آقا کی تشنگی سے طبیعت زندہ ہوتی ہوئی
نایاب چوٹیاں تھیں سر اسر گندھی ہوئی عشق
قولے فیصلے: ہذا ذرا سے فرق کے ساتھ اس کے
استعمال کی تین صورتیں ہیں یا طبیعت زندہ ہونا
یا طبیعت زندہ ہوتی ہوئی ہونا یا طبیعت زندہ
زندہ ہونا۔
ع زندہ ہوتی ہوئی طبیعت تشنگی پائے آؤ

ع کچھ طبیعت و زندہ ہوتی ہوئی ہو
طبیعت و رنگ پر آنا: یاد دل کو
لذت حاصل ہونا، اردو صرف، قلیل الاستعمال
ع رنگ پر آئی ہو طبیعت میری
قولے فیصلے: اس کا ایک مفہوم یہ ہے طبیعت میں رنگ پیدا ہونا
نئے رنگ کے کھلنے کے کل اثر
طبیعت و ہاں رنگ پر آ گئی ہو
طبیعت و روال ہونا: شریک میں
پیدا ہونا، طبیعت میں تیزی ہونا۔ اردو صرف فصیح راج
ع مثل دریا روال طبیعت ہو شعور
طبیعت و روبراہ ہونا: طبیعت
اصلاح پر آنا۔ اردو صرف تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔
طبیعت و کچھ ہو چلی روبراہ (اختر شاہ ادب)
طبیعت و روشن ہونا: طبیعت روال
ہونا، ذہن کو نئے نئے مضمون سونپنا، طبیعت
تیز ہونا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔
طبیعت و سحر کی روشن ہوتی جو صفت ابروت
ہو افاؤں میں مصراع بہ نوح مضمون کا سحر
طبیعت و روکنا: طبیعت کو تیز نہ کھانے
سے باز رکھنا۔ اردو صرف فصیح راج۔
چاہیے صفت قدیم میں مضمون بلند
ہم طبیعت کو دم فکر سخن کیا روکیں صبا
طبیعت و روکے نہ رکنا: دل کا
کسی طرح نہ ماننا۔ اردو صرف فصیح راج
محلی صرف: میں جانتا ہوں کہ میرا آتما ایسا
ناگوار ہوتا ہو۔ مگر کیا کروں طبیعت سے مجبور
ہوں یہ روکے نہیں رکھتی۔
طبیعت و مست ہونا: (ہو جانا) بخار کی

آمد آمد یا معدے کی گرانی یا وقت بے وقت
کھانا کھانے یا اور کسی وجہ سے طبیعت میں
بجاری بن محسوس ہونا۔ اردو صرف فصیح راج
محلی صرف: نواب صاحب نے آج کھانا ڈال
کھایا۔ اس سبب سے ذرا طبیعت سست ہو
ہو۔ حکم ہو کہ ہم کو ہرگز ہرگز نہ جگاؤ۔
(سیر کہسار)
طبیعت و سستی ہوئی ہونا: مزاج میں سستی
ملنا ہونا۔ اردو صرف فصیح راج۔
محلی صرف: بروہ بہت سستی ہوئی طبیعت کے ان
تم ان سے لوگ تو تمہاری ساری انجمنیں دور ہو جائیں گی
اور سارا معاملہ جلد سے جلد طے ہو جائے گا
طبیعت و سنبھالنا: صبر و تحمل سے کام
لینا، ضبط کرنا۔ اردو صرف فصیح راج
مولے صود سے کم نہیں کچھ دل کے نام ہیں وہاں
تجربہ تک خیر ہو جب تک طبیعت کو سنبھالیں
قولے فیصلے: اس کی نیکی صورت طبیعت ہونا
رکھنا بھی راج و فصیح ہو۔
اک دن نہ بھنے دیتی اکی تنک مزاجی
رکھتے نہ ہم طبیعت اپنی اگر سنبھالے آتش
طبیعت و سنبھالنا: مزاج کا رو بہ اصلاح
ہونا، بیمار کی طبیعت کا درست ہونا۔ اردو صرف
فصیح راج۔
تم نے آکر مزاج پوچھ لیا جلیل
اب طبیعت کہاں سنبھلتی ہو
قولے فیصلے: اس کی نیکی صورت طبیعت
جانا بھی فصیح و راج ہو۔
کیا کیا نہ ہر طبیعت بگڑے گی دیکھنا جلال
بیمار عشق کی جو طبیعت سنبھل گئی

طبیعت سن سے ہونا (یا) ہو جانا۔
کسی اچانک صدمے یا ناگہانی آفت کے حساس
سے دل کی ایک خاص کیفیت ہو جانا۔ اردو
عورتوں کی زبان۔

ہوتی ہو سن سے طبیعت جبریں جھولتے ہیں قدر
خیر کے کاٹنے یہ فصل خدا ساون کی بلکہ
طبیعت کے۔ از خود آپ سے آپ کو شش
کے بغیر۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

کوئی مضمون ہوتا ہو طبیعت اگر پیدا
یہ ہوتی ہو خوشی مجھ کو جو اگر پائیر پیرا
قولہ فیصلے۔ اس کے قبل اپنی کا اضافہ
کر کے اپنی طبیعت سے بھی کہتے ہیں۔ جیسے
ایک تخم خرپڑہ ہم نے بویا اس نے اپنی طبیعت
سے اپنے کو ایک پودے اور خندیتوں میں ظاہر
(فسانہ آزاد)

کچھ عرصے سے عوام "دل لگا کے دل سے اور
دل کھول کے" وغیرہ مثنویوں میں بھی بولنے لگے ہیں۔
جیسے کل سب لوگوں نے دل کے خوب طبیعت سے
ان کی کچھانی کر دی۔ ایضاً۔ ہمارا یہ ذاتی کام
بہ ذرا طبیعت سے کر دینا۔

طبیعت سے ایجاد ہونا: ذہن سے کوئی چیز
بظہور خود بنائی جانا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔
اگر نہ ایک ظلم طبیعت سے ہو ہر وقت ایجاد
آپ کیا ہیں زمانے کے ستمگاروں میں

قولہ فیصلے۔ اس کا متضاد طبیعت سے ایجاد
ہونا بھی راج و فصیح ہے۔

طبیعت سیر ہونا (یا) ہو جانا: دل
بیر جانا، نیت سیر ہو جانا، جو رغبت پہلے تھی
وہ نہ رہنا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

مرنے کے دن قریب ہیں شاید کہ اسے حیات
تجھ سے طبیعت اپنی بہت سیر ہو گئی مرزا
طبیعت کے وقت ہونا: مزاج اچانتا، کسی کا
مزاج شناس ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

محله صرف: استاد مرحوم بادشاہ کے سامنے
اپنا شعر یا غزل پڑھتے تھے طبیعت کے وقت
تھے۔ اہل دربار میں سے کوئی سنا دیتا تو جو پسند
آ جاتا خوشی حضور کی تھی کہ یہ ہمارے نام سے
مشہور ہو۔ (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)
طبیعت شش و پنج میں ہونا:۔
طبیعت جھٹکتے میں ہونا، طبیعت میں کیسوی
نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

کچھ مزہ دل میں کچھ ندامت تھی
اک شش و پنج میں طبیعت تھی (فریب عشق)
طبیعت شکستہ ہونا: دل بکاش ہونا
طبیعت میں تازگی آنا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

اگرچہ آئی ہو برسات پھول پھولے ہیں۔
ہوئی شکستہ طبیعت نہ ہم ملوں کی
طبیعت شناس: اہلیب حاذق،
سلاج کامل۔ مزاج شناس۔ (نور اللغات)
قولہ فیصلے: یعنی نبرا میں اہل کھنڈ نباض یا
پھر طیب حاذق ہی بولتے ہیں۔ اور معنی نبرا
میں مزاج شناس کہتے ہیں۔ غرض کہ طبیعت
کسی معنی میں نہیں بولتے۔

طبیعت شوش ہونا: طبیعت میں
پہلے ہی ہونا، مزاج میں تیزی ہونا، طبیعت
میں خوشی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔
شوش ہر ایک کی طبیعت تھی شوق نگہنوا
خود بادش بخیر محبت تھی

قولہ فیصلے: تیز اور تر تر یا بچوں کے لیے بھی
اس محاورے کو استعمال کرتے ہیں۔

اسے جان اس بڑھاپے میں بھی تو جوان ہو
بچوں کی طرح سے ہو طبیعت کمال شوش جان

طبیعت شور پر ہونا: طبیعت بہت
جودت پر ہونا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

محله صرف: ادھر سے فرمائش زور پر اور
سے طبیعت شور پر۔ (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

طبیعت صاف ہونا: (لازم) مزاج
درست ہونا، طبیعت ٹھیک ہونا۔ اردو صرف،
فصیح، راج۔

محله صرف: غرض یہ صلاح ہوئی کہ ہر وقت
نہیں ہو گلاب اور سونف کا عرق دیا جائے۔

صبح تک طبیعت صاف ہو جائے گی۔ (توبہ القہر)
قولہ فیصلے: اس کی منفی صورت طبیعت صاف
نہ ہونا، بھی راج و فصیح اور جیسے "اس وقت

تمھاری طبیعت صاف نہیں ہو تو کھانا نہ کھاؤ
صبح تک بالکل ٹھیک ہو جاؤ گے: طبیعت
صاف ہونا کا ایک مفہوم ہو زور و کوب ہونا،

مرمت ہونا، سزا ملنا ہو۔ عوام بولتے ہیں جیسے
"برابر مال رہا ہوں جس دن مجھے غصہ آ گیا،
دو ڈنڈوں میں تمھاری طبیعت صاف ہو جائے گی"

ان مثنویوں میں بصورت متضاد (طبیعت صاف
کر دینا) اس کا صرف زیادہ ہو جیسے دو ڈنڈوں
میں طبیعت صاف کر دوں گا کس بھول میں ہو

طبیعت ضدی ہونا: طبیعت
میں ضد ہونا، طبیعت میں خلافت بات

کرنے کی عادت ہونا۔ اردو صرف، فصیح،
راج۔

راج۔

راج۔

چوٹیں جبکیاں پڑن کی توڑ لینا سنگ
کس قدر صفت طبیعت ہر صفا کی
طبیعت عادی ہونا: کسی بات
کی عادت ہونا۔ اردو صرف فصیح راج۔
محله صرف:۔ تمہاری زبان میں لگام نہیں ہو
ہم سے بدتمیزی سے بات کرتے ہو ہماری طبیعت
ان باتوں کی عادی نہیں ہو۔

طبیعت علیل ہونا: مزاج ناساز ہونا
طبیعت خراب ہونا، مرض لاحق ہونا۔ اردو صرف
فصیح راج۔

طبیعت مری قتی نہایت علیل اختر
کہا دل نے کعبت کچھ سبیل (شاد او دم)
طبیعت قابو سے بے قابو ہونا طبیعت
کا ہاتھ سے بے ہاتھ ہونا، دل پر اختیار نہ رہنا۔
اردو صرف فصیح راج۔

ع یہاں قابو سے بے قابو طبیعت ہو جاتی ہو داغ
طبیعت قابو سے چھٹا ہونا: دل کا بے اختیار
ہو جانا، طبیعت پر اختیار نہ رہنا۔ اردو صرف
قلیل استعمال۔

ہائے پلو سے کیا جس پر دل زار آیا راج
ہائے قابو سے گئی جس پر طبیعت کی (غیر قابو)
طبیعت قابو میں رہنا: خبر میں
دماغ کہ میں رہنا، طبیعت اختیار میں رہنا۔
اردو صرف فصیح راج۔

محببت اور کس کی محبت: یار نادان کی
کہا کیوں مجھ سے قابو میں طبیعت اپنی رہنے دو داغ
طبیعت کا ایک حال سمجھنا: مزاج
میں کوئی تغیر نہ واقع ہونا، طبیعت کا جو حال ہو
وہی مسلسل قائم رہنا۔ اردو صرف فصیح راج۔

کیوں کر رہے ہمیشہ طبیعت کا ایک حال داغ
دور یا ہر پھر وہ خاک اگر جڑ و زمین
قول فیصلہ: ہم انہیں معنوں میں طبیعت ایک حال پر
رہنا، بھی راج و فصیح ہر جس کا استعمال نفی کے
ساتھ نہ زیادہ ہو۔ جیسے "سکون سے کیا بیٹھوں۔
طبیعت ایک حال پر رہتی ہی نہیں۔"
طبیعت کا بادشاہ:۔ انتہائی سختی۔
اردو فصیح راج۔

محله صرف:۔ نوجوان ولی عہد طبیعت کے
بادشاہ تھے۔ ادھر یہ بھی جوان اور ان کی طبیعت
بھی جوان۔ دیوان فوق مرتبہ آزاد

طبیعت کا لیے دکھانا: طبیعت کا
حال کیسا نہ رہنا گھڑی میں کچھ ہو جانا گھڑی میں
کچھ ہو جانا۔ اردو صرف غیر فصیح راج۔
محله صرف:۔ تم لوگوں کے مزاج میں کس قدر
تلون ہو۔ ایک رنگ پر طبیعت رہتی ہی نہیں،
سیکڑوں پلے کھاتی ہو۔ (سیر کہسار)
طبیعت کا پھیکا ہونا:۔ جی انسا،
علیل ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصلہ:۔ اہل لکھنؤ اس بگڑ پٹا پھیکا ہونا
بولتے ہیں۔ طبیعت کا پھیکا ہونا، دل کی زبان ہو۔
طبیعت کا کھکانا نہ ہونا:۔ مزاج میں
تلون ہونا، عورتیں ایسے محل پر بولتی ہیں جہاں
کھانا ہوتا ہو کہ وہ اعتبار کے قابل نہیں گھڑی
میں اولیا گھڑی میں شیطان۔ اردو محاورہ،
عورتوں کی زبان۔

محله صرف:۔ کلثوم النساء گیم کو یہ کیا ہوا ہو؟
یہ تو ایسی نہ تھیں؟ اور نہ ان سے اس طرح کا میل
تھی۔ نہ جانے آج یہ کیا ہو گیا۔ انسان کی طبیعت

بھی کچھ کھکانا نہیں ہو۔ گھڑی میں کچھ ہو گھڑی میں
کچھ ہو ہم کو کھلا کھلی یقین آتا کہ کلثوم النساء گیم
ایسی ہو جائیں گی کہ رنگ و ناموس کا خیال نہ
رکھیں گی۔ (سیر کہسار)

قول فیصلہ:۔ مثال بالاسے اس محاورے پر ایک
بار کیسے بات اور کچھ میں آتی ہو وہ یہ کہ انسان
یا آدمی، رئیسوں یا امیروں یا ایسے ہی دوسرے
انہوں کے ساتھ اس محاورے کو نہ زیادہ استعمال
کرتے ہیں اور لفظ کچھ بھی درمیان میں لاتے ہیں۔
ایک دوسری مثال سے اس بات کی وضاحت کیا
طور سے ہوتی ہے "رئیسوں کی طبیعت کا کچھ کھکانا
نہیں ہو۔" اس کے قول کا اعتبار نہ لیں (سیر کہسار)

کبھی کبھی مرد بھی بولتے ہیں
طبیعت کا جو دت کرنا:۔ ذہن کا
جولانی دکھانا، طبیعت کا نئے نئے مضمون پیدا
کرنا۔ اردو صرف، قلیل استعمال۔

کبھی تھا علم الہی کی طرف ذہن رسا
کبھی کرتی تھی طبیعی میں طبیعت جو دت فوق
طبیعت کا چالاک:۔ ہوشیار سمجھنا
جہاں دیدہ، تجربہ کار۔ اردو قلیل استعمال۔

قول فیصلہ:۔ بصیغہ جمع طبیعتوں کے چالاک
بھی نظم کیا گیا ہو۔ ہونا کے ساتھ صرف کرتے ہیں
رسوائے دہر گو ہوئے آوار گ سے تم
بارے طبیعتوں کے تو چالاک ہو گئے غالب

طبیعت کا رنگ:۔ طبیعت کا انداز
مزاج کیفیت۔ اردو صرف فصیح راج۔

اس نے پوچھا مزاج کیسا ہو؟ داغ
رنگ اب دکھینا طبیعت کا
طبیعت کا رنگ ساوہ ہونا:۔

طبیعت کا قبول کرنا

۲۱۰

طبیعت کو وحشت ہونا

ہونا۔ طبیعت کا سادگی پسند ہونا۔ اردو صرف فصیح، راج۔

ان کو نفرت ہو زیب و زینت ہو طبیعت کا ان کی سادہ رنگ بنیاد میں چاہ

طبیعت کا قبول کرنا۔ گوارا کرنا، طبیعت کا کسی بات کی موافقت کرنا۔ اردو صرف فصیح، راج۔

وہ لوگ ہیں جو درد محبت کے آشنا کرتے ہیں جو ان کی طبیعت دو اقبال آتش

طبیعت کا گرا پڑنا۔ سست ہونا، نڈھال ہونا۔ اردو صرف غور توں کی زبان۔

طبیعت کا لعل اگلنا۔ طبیعت کا رنگین مضمون پیدا کرنا۔

داغ کھانے سے نکلتے ہیں مضامین رنگین لعل اگلتی ہو طبیعت مری لالہ جن کے (فولغا)

قولے فیصلے۔ یہ وقتی طور سے بنایا ہوا صحت ہو۔ اس کو محاورے کی حیثیت حاصل نہیں ہو۔

طبیعت لعل نہیں اگلتی مگر شاعر نے اپنی استادی سے یہ لعل اگلوائے ہیں۔ محاورہ صرف لعل اگلنا

ہو۔ اسی سے فائدہ اٹھا کے شاعر نے "طبیعت لعل اگلتی ہو" کہا ہو جو غلط بھی نہیں ہو اس کے

کو اسی طرح کے سیکڑوں ایجادات زبان میں ہوئے ہیں اور اب تک ہوتے رہتے ہیں۔

طبیعت کا لہری لینا۔ دل میں انگلیں پیدا ہونا۔ اردو صرف فصیح، راج۔

ڈر ہضمیوں کا ہو یہ جوش کہ اللہ اللہ لہریں لیتی ہو طبیعت مری دریا ہو کر جلیل

طبیعت کا ماتش کرنا۔ جی مٹانا، مٹی ہونا۔ اردو صرف فصیح، راج۔

محل صرف۔ رہا کا تو پیتا میں آگ چکی ہوئی تھی۔ آٹھے آٹھے کئی مرتبہ طبیعت نے ماتش کی...

بہتر ضبط کیا، بہتر اٹالا آخر بڑے زور سے استفراغ ہوا۔ (توبۃ النصوح)

طبیعت کا میل نہ کھانا۔ طبیعت کسی سے نہ ملنا۔ اردو صرف غیر فصیح، راج۔

گو طبیعت تو گدگداتی تھی پر کسی سے نہ میل کھاتی تھی

طبیعت کا وجد کرنا۔ دل پر وجدانی کیفیت طاری ہونا۔ اردو صرف فصیح، راج۔

محل صرف۔ نواب صاحب شہزی کے اشعار بہت ہی اچھے اچھے میں پڑھتے تھے ان اشعار سے قمر اور ناز کو بھی لطف حاصل

ہوا۔ اور محسن اور اختر تو وجد کرنے لگے۔ محسن: حضور اس شہر میں تو کوئی آپ کا جواب

دینے والا نہیں ہو طبیعت وجد کرنے لگی۔ اختر: داماد حضور اس شہزی کے پڑھنے

میں پکنا ہیں۔ اے سبحان اللہ کیا عمدہ طرز ہیں (سیر کہسار)

طبیعت کا ہیجان۔ کسی خاص سبب سے مزاج کی کیسوی باقی نہ رہنا۔ اردو صرف فصیح، راج۔

گزشتہ سال کا بحر ان بھولا ہونے بھولوں کا طبیعت کا تری ہیجان بھلا ہونے بھولوں کا

قولے فیصلے۔ طبیعت میں ہیجان ہو زبانوں پر ہو

طبیعت کسل مند ہونا۔ تکان بخوش ہونا جسم تھکا تھکا سا معلوم ہونا۔ اردو صرف فصیح، راج۔

محل صرف۔ اس وقت گیا تو سنا کہ نواب صاحب خان خانے میں ہیں اور طبیعت کسل مند ہو۔ کیونکہ دیر میں کھانا کھایا تھا۔ دیر کہسار طبیعت کسل ہونا۔ حاضر ہواں میں فرق آجانا۔ طبیعت میں آجانا۔ اردو صرف فصیح، راج۔

محل صرف۔ آج کل کچھ افکار ایسے ہیں جن کی وجہ سے طبیعت کسل ہو کے رہ گئی ہو۔ طبیعت کو غمت ہونا۔ پسند نا دل پھانسا۔ اردو صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کیا بجا خلقت طبیعت ہے کہ طبیعت کو سب کی غمت ہے (معارف الفنا کی)

طبیعت کو سرور حاصل ہونا۔ دل خوشی ہونا۔ اردو صرف فصیح، راج۔

محل صرف۔ حضرت آپ کی گفتگو، عاشقانہ اور کام صوفیانہ سے طبیعت کو سرور حاصل ہوا۔ فرسائے آزاد

قولے فیصلے: انہیں معنی میں کمی کے ساتھ طبیعت کو لطف حاصل ہونا بھی مستعمل ہو۔ جیسے "ان کے خیالات سے طبیعت کو عجیب لطف حاصل ہوا۔" (آب حیات)

طبیعت کو مناسبت ہونا۔ کہا بات سے گم ہونا۔ اردو صرف فصیح، راج۔

محل صرف۔ عربی فارسی میں اپنے کمال حاصل کیا ہے آپ کی طبیعت کو ایک خاص مناسبت ہو۔ (رسالہ اردو کے معنی)

طبیعت کو میل ہونا۔ توجہ ہونا۔ اردو صرف فصیح، راج۔

ما جو تم نے اہو دست و پائی عاشق کا آتش نہ ہو کا میل طبیعت کو پھر حنا کا قطر

قولے فیصلے: تعلیم یافتہ طبقہ میں محل پر در بیان طبع ہونا، بولنا ہو۔

طبیعت کو وحشت ہونا۔ دل کو

طبیعت کو وحشت ہونا۔ دل کو

پریشانی ہونا، گھبراہٹ سوار ہونا، طبیعت کا لہجہ دور پریشانی میں مبتلا ہونا۔ اردو صرف فصیح راجح محلے صرف: ہاتھ میں میاں اختر آئے اور کہا خداؤ آج ایک خبر مشہور ہوئی ہر خدا کرے غلط ہو۔ نواب: ارے یا رخصیت تو ہو۔ خدا خیر کرے۔ آج جو صاحب آتے ہیں ایک نئی بات بیان کرتے ہیں۔

ہراج: میاں اختر صاحب خدا کا واسطہ جلد کھلے طبیعت کو وحشت ہوتی ہو۔ (سیر کہسار) **طبیعت کھلنا**: طبیعت میں تیزی اور روانی آنا۔ اردو صرف: قلیل الاستعمال۔ کیا چیز جو عبارت رنگیں میں شرح شوق خط کی طرح طبیعت لبتہ اگر کھلے آتش طبیعت کھلتی ہوئی ہونا۔ (بروزن بدبھنی) مزاج میں چڑچڑاہٹ ہونا، ذرا ذرا بات میں رو دینا۔ اردو صرف: عورتوں کے زبان۔ **طبیعت کی اصلاح**: ہونا، طبیعت معتدل ہونا، بد خوئی کا خوش خوئی سے تبدیل ہونا۔ اردو صرف: فصیح راجح۔

نہیں ممکن کہ ہوا اصلاح ظالم کی طبیعت کی رہے خوریز خنجر کو بکھائی اب حیوان میں **طبیعت کی افتاد**: طبیعت کی ساخت۔ اردو صرف: (نور الآفات)

قولہ فیصلہ: زیادہ تر زبانوں پر افتاد **طبیعت کی امنگ**: دل کا دلہ لولہ کی رنگیں خواہشیں۔ اردو غیر فصیح راجح۔

محله صرف: ہر فرماتے تھے کہ ابتداء طبیعت کی امنگ دل باغ باغ تھا۔ آج ہم نے وہ لکھی جواب تک کسی نے نہ دیکھی تھی۔ (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

طبیعت کی آزادی: ہر مانی کرنا، جو دل میں آئے وہ کرنا۔ اردو صرف: فصیح راجح۔

محله صرف: طبیعت کی آزادی اور بے نیاز ہونے کی خدا داد سلطنت معلوم ہوتی تھی۔ کمی مہینے کے بعد ذوق غائب ہو گئے۔ (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

طبیعت کی جولانی: تیزی طبع، طبیعت کی روانی، ذہن کی جودت۔ اردو صرف: فصیح راجح۔

محله صرف: رات کو غزل کہنے بیٹھا، بارش ہونے لگی۔ طبیعت کی جولانی نے ایک گھنٹے میں تیس شعر کہلوا لئے۔

طبیعت کے خلاف ہونا: ناگوار ہونا، مزاج کے خلاف ہونا۔ اردو صرف: فصیح راجح۔

محله صرف: ان کی عادتیں ان کو بدنام کر رہی ہیں۔ مگر میں کچھ کہہ بھی نہیں سکتا اگر کہوں تو طبیعت کے خلاف ہو۔

طبیعت کی شوخی: مزاج کا چیلنا، طبیعت کی تیزی، کلام کی شگفتگی۔ اردو فقرہ: فصیح راجح۔

محله صرف: طبیعت کی شوخی اور شعر کی گر دلوں میں اثر برقی کی طرح دوری اور کلام کا چرچا بڑھانے (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

طبیعت کی روانی: ذہن کی جودت اور تیزی۔ اردو فقرہ: فصیح راجح۔

چلیے پھر بے طبیعت کی روانی دیکھئے صفی صاف ہوتا ہے یہیں دریا کا پانی دیکھئے **طبیعت کھل ہونا**: ذہن کھلنا، ہونا ہونا۔ اردو صرف: عوام کی زبان۔

محله صرف: ہر جوبات بتاؤ یاد نہیں رہتی جو سبق بڑھاؤ یاد نہیں ہوتا۔ اس لڑکے کی طبیعت عجیب گھٹل ہوئی تھی۔

طبیعت گدگدانا: بدل میں اسگ پیدا ہونا، شراب پینے یا محبوب دل بواڑے ملنے یا اور کسی بات کے لیے بے تحاشا دل چاہنا، طبیعت کو بے چین کر دینے والا اشتیاق پیدا ہونا۔ اردو صرف: قلیل الاستعمال۔

آمد آمد موسم گل کی ہوں صبا پھر طبیعت گدگدائی دیکھئے صبا **طبیعت گدگدانا**: طبیعت کو کسی طرف متوجہ کرنا۔ اردو صرف: سبزدک۔

خلق وہ جو گرد و طبیعت سے علم صرف کا ایک مصدقہ مطلق ہو **طبیعت گرمانا**: بن میں کمال روانی پیدا ہو جانا، طبیعت کا چرمت پر آنا۔ اردو صرف: فصیح راجح۔

محله صرف: یا تو شعر ہی اس پر ہے تھے یا اب جو طبیعت گرمانی ہو تو شعر ہی ابلتے چلے آ رہے ہیں۔ ایک شعر کا غزل پر گدگد کے ختم نہیں کر پاتے کہ دوسرا ذہن میں آ جاتا ہو۔

طبیعت گرم رہنا: طبیعت میں امنگ رہنا۔ اردو صرف: دہلی کی زبان۔

عشق کے رہتی ہے طبیعت گرم شعلہ روں کے ساتھ صحبت گرم **طبیعت گری گری ہونا**: گری گری سہی ہونا۔ بخار کی آمد آمد ہونا، کچھ نہ کرنے کو دل چاہنا، طبیعت میں بھاری ہونا ہونا۔ اردو صرف: فصیح راجح۔

ع کچھ طبیعت گری گری سی ہو لایم
طبیعت کرنا:۔ طبیعت لڑنا، کسی
بات کی تہ کو پہنچ جانا، نازک بات سوچنا جانا۔
اردو صرف، متر وک۔

خوب گرتی ہو طبیعت جب کہیں ہوتا ہوش
کیا تھنکاتی ہو کنویں ہر مصرعہ ترک تماش
طبیعت گنگ ہونا:۔ طبیعت کا شہس
ہونا، طبیعت کا الجھن کھانا، طبیعت نہ
چلنا۔ کچھ سمجھ میں نہ آنا۔ اردو صرف،
غیر فصیح، راج۔

محله صرف:۔ میں دوہر میں سونے کا عالم
نہ تھا آج سو گیا جب سے اکھا ہوں طبیعت

گنگ ہو۔
طبیعت گھبرانا:۔ دل پریشان ہونا
طبیعت کا الجھن کھانا۔ اردو صرف،
فصیح، راج۔

تبر میں کہہ کے مجھے کہنے لگے
کیوں طبیعت اب آگے نہیں
طبیعت گھنونا ہونا:۔ (بروز کھنونا)
بخس یا گندی چیزوں کا ذکر کرنا یا استعمال کرنا
اردو صرف، غیر فصیح، راج۔

محله صرف:۔ چائے کی پیالی میں کھٹی گر گئی تھی
مگر تم نے نکال کے پینک دی اور پی گئے تمہاری
طبیعت بہت گھنونی ہو۔

طبیعت گھنونا:۔ گھنونا اور گندی
چیزوں یا باتوں سے طبیعت کا مالش کرنا، کسی
چیز سے نفرت ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، راج۔
محله صرف:۔ جب بالائی کی برت میں مری ہوئی
کھٹی نکلی تب سے ایسی طبیعت گھنونا کرنا یا لائی

کی برت کھانے کو دل نہیں چاہتا۔

طبیعت لا ابالی ہونا:۔ مزاج میں
بے پروائی ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، راج۔

جوانی کی انگلیں ہیں طبیعت لا ابالی ہونا
نہ تم دنیا میں خالی ہو نہ دنیا تم سے خالی ہو

طبیعت لڑنا:۔ (متحدی) طبیعت پر
زور ڈالنا، ذہن لڑانا، توجہ ڈالنا، دل پر

زور ڈالنا، متوجہ ہونا، عقل لڑنا۔ فرنگی سفید
قولہ فیصلہ:۔ یہ محاورہ باعتبار کھنونا غیر فصیح ہے

طبیعت لڑنا:۔ (لازم) کسی بات کی تہ
کو پہنچ جانا، کوئی نازک بات سوچنا، طبیعت

کا خاص طور سے کسی کام کی طرف متوجہ ہونا۔
اردو محاورہ، فصیح، راج۔

آج کہتے ہو کیا طبیعت کو
مشق میں ابتدا سے لڑتی ہو

قولہ فیصلہ:۔ اس کی تکمیل صورت طبیعت کرنا
بھی راج و فصیح ہے۔ جیسے "واہ واہ"

سمان اللہ! انہوں کے لیے معنی رنگیں۔ (اللہ
اس لفظ سے شعر میں جان پڑ گئی، اچھی طبیعت

لڑ گئی۔)
(نساء آزاد)

طبیعت لگانا:۔ دل لگانا، کسی پر مال
ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

وہ طبیعت کو اپنی لاکھ لکے
نوج ایسے کوئی آنکھ لکے (فریب عشق)

قولہ فیصلہ:۔ اس عمل پر زیادہ تر دل لگانا
بولتے ہیں۔

طبیعت لگنا:۔ دل لگنا، سچی پہلنا،
طبیعت متوجہ ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محله صرف:۔ کھیل کود میں تمہاری طبیعت خوب
شاق ہو مجھ کو تھکنا گرد اس گیر کا

گلتی ہو۔ پڑھنے میں دل نہیں لگاتے ہو۔
قولہ فیصلہ:۔ اس کی منفی صورت طبیعت لگنا
نسبت زیادہ مستعمل ہو۔

بہشت میں بھی نہ بے یار کے لگے گی طبیعت
مزاج پھیر کے کھانے حسن حور ہمارا

زیرادہ تر دل لگنا یا نہ لگنا زبانوں پر ہو۔

طبیعت لگی ہونا:۔ خیال ہونا، تردد
ہونا، فکر ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محله صرف:۔ تم نے خط جو میں بھیجا تھا تو
طبیعت لگی ہوئی تھی کہ خدا جانے خط آنے میں

دیر کیوں ہو گئی۔
قولہ فیصلہ:۔ اس محل پر دل لگا ہونا زیادہ

بولتے ہیں۔
طبیعت لہرانا:۔ دل چاہنا، انگ پیرا

ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، راج۔
محله صرف:۔ نقل ہو کہ ایک شیخ ملکوتی صفات

اشرف المخلوقات کی طبیعت لہرائی کہ سیر دریا کر
(فسانہ آزاد)

طبیعت مالش کرنا:۔ سچی متلاشی طبیعت
کاتے کرنے کی طرف مائل ہونا، پیٹ میں متھن ہونا

اردو صرف، فصیح، راج۔
محله صرف:۔ جب کھانا کھایا ہو طبیعت مالش

کر رہی ہو معلوم ہوتا ہو دل میں کھٹی پڑی ہوئی
تھی جو میں کھا گیا۔

طبیعت مالوت ہونا:۔ دل کو کسی سے
انیت ہونا، طبیعت کا کسی سے مانوس ہونا

اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔
خاکساروں سے طبیعت اس قدر مالوت ہو

شاق ہو مجھ کو تھکنا گرد اس گیر کا

گلتی ہو۔ پڑھنے میں دل نہیں لگاتے ہو۔
قولہ فیصلہ:۔ اس کی منفی صورت طبیعت لگنا
نسبت زیادہ مستعمل ہو۔

بہشت میں بھی نہ بے یار کے لگے گی طبیعت
مزاج پھیر کے کھانے حسن حور ہمارا

زیرادہ تر دل لگنا یا نہ لگنا زبانوں پر ہو۔

طبیعت لگی ہونا:۔ خیال ہونا، تردد
ہونا، فکر ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
محله صرف:۔ تم نے خط جو میں بھیجا تھا تو
طبیعت لگی ہوئی تھی کہ خدا جانے خط آنے میں
دیر کیوں ہو گئی۔
قولہ فیصلہ:۔ اس محل پر دل لگا ہونا زیادہ
بولتے ہیں۔
طبیعت لہرانا:۔ دل چاہنا، انگ پیرا
ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، راج۔
محله صرف:۔ نقل ہو کہ ایک شیخ ملکوتی صفات
اشرف المخلوقات کی طبیعت لہرائی کہ سیر دریا کر
(فسانہ آزاد)

طبیعت مانوس ہونا طبیعت
کو کسی سے انس ہونا، دل کا کسی کو چاہنے لگنا۔
اردو صورت فصیح، براہِ سنجہ۔

محلے صرحہ :- جب کتب بینی کا شوق ہوا تو
پچھلے دو ایک کتابوں میں تو دل نہ لگا۔ مگر رقتہ رقتہ
تبعیت مانوس ہو گئی۔

طبیعت مائل ہونا: ادا دل کا کسی سے
اور پرفرانیہ ہونا: اردو صفت فصیح و راسخ۔
صہ طبیعت پھر اک بت پہ مائل ہوٹل زند
قول فیصلہ: کسی نام یا ضمیر کے ساتھ پر
کا اضافہ کر کے یہ محاورہ استعمال میں آتا ہے۔
جیسا کہ زند کے مصرعے میں بھی ہے۔

طبیعت مائل ہونا: کسی بات کی طرف توجہ میں دل ہونا کسی کام کی طرف دل کا راغب ہونا۔ اردو محاورہ فصیح الرائج۔

مناسب ہو طبیعت جس کی اس شے سے ہی کیے
کہ وہ فن جلد آئے گا طبیعت جس پہلی جو
قول فیصل :- منفی صورت سے جی واسطے ہو جو منفی
دو طرح سے متعلق ہو۔ پہلی صورت تو یہ ہو کہ کسی
اسم یا ضمیر کے بعد کی طرف کا اضافہ کرتے ہیں۔
جیسے "آزاد نے بھلا کر کہا کہ کبھی ہم کو آپ کا ساتھ
اجیرن ہو گیا۔ یہاں ان باتوں کے قائل نہ ان
مذہبات کی طرف طبیعت مائل ہے (فسانہ آزاد)
دوسری صورت یہ ہو کہ بجائے "کی طرف کے پرچہ
کا اضافہ کر کے استعمال کرتے ہیں۔

مجھے دوستی اس سے حاصل نہ تھی آخر
طبیعت کو میت پر مائل نہ تھی (مشاہدہ)
طبیعت مٹی ہو نا۔ دل فانی ہو نا،
طبیعت مضمحل ہو نا۔ اردو صحت قریب بہ ترک

چاہہ اگر مجھ سے مگدڑ ہو اُسی کیا ہو
 آج مٹی ہوئی جاتی ہو طبیعت میری
 طبیعت مچلنا (یا) مچل جانا: ابھی چیز کو کچھ
 اس کے حصول کے لیے بار بار دل چاہنا۔ اُردو میں
 غیر فصیح رائج۔

کتهاری نیت و فاک حالت بند که حشر حری طبیعت
بدل - سی هر سنجعل - سی هر نکل رسی هر محل رسی هر
دیکجا جو حسن یا ر طبیعت عمل نمی
آن نکلون کا لها قصور همی دل به چل نمی
طبیعت محفوظ و نونا: دل خوش و نونا: مزاج شگفته
هونا: اردو صفت مخصوص راج

محاورہ: اس وقت طبیعت حق طوبیٰ خطیہ صحتی دوشالہ
رومانی محبت کیا۔ (فسانہ جبریت)
طبیعت عمر سچاں فرسچ ہو نا: چہاں
میں خوش رہنے والی طبیعت۔ اردو صورت
تقلید یافتہ طبیعت کی زبان۔

عزل حضرت: بطبعیت آپ کی بیانی تک بچاؤ مراد
واقع ہوئی تھی کہ مدت العمر میں آپ کسی جسم
کے کسی قسم کا جھگڑا انہیں ہوا (اللہ اعلم)

طبیعت مرئی ہونا۔ طبیعت میں
 کی امنگ نہ ہونا۔ اردو صرف غیر فصیح مزاج
 دختر رز کا بھی جو بن نہا بھار جس کو
 ایسی مرئی کسی نہا بد کی طبیعت ہوگی
 طبیعت طناء۔ مزاج کا موافق ہونا
 خیالات کا ایک ہونا۔ اردو صرف غیر فصیح مزاج

عمر مناسب ہو طبیعت جس کی جڑیں مٹنے سے ہر ایک کے قصور
طبیعت متخضض ہونا بہ مزاج میں برائی پیدا ہونا۔
آر دو صورت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

طبیعت متقبض ہونا۔ (متقبض ہونا)
متقبض دل کا سنگ ہونا، دل کا گرفتہ ہونا۔
اردو صورتِ قیاس یافتہ طبقے کے زبان۔

طبیعت منقش ہو جائے گی تاثر صحبت بجاؤ
نہ رکھ تو اے گل برفیہ دل تنگ سینے پر جاہ
طبیعت موافق ہو نا دیکھو طبیعت سے
طبیعت کا ملنا، دو طبیعتوں کا کیاں ہونا۔
اردو ص ۵۴، فصیح، راجہ

عج بنخلوں سے موافق ہو، طبیعت کو نر دنیا کا
طبیعت موزوں ہو تا، اردو ماغ میں
موزونیت ہونا، طبیعت کا شعر و سخن سے
مناسبت رکھنا۔ اردو صرف فصیح راہ
سکو رہا طعن ہونہ ہو جس کی طبیعت موزوں

گوئی رنگت پر گرمی صورت میں
اچھا پن بھر اطمینان میں
طبیعت میں امنگ کشنا بدلیں گے کہ کرنے
مشق یہاں سے آرد و صورت دہن کی زبان۔

مستحق حصہ :۔ بیچ میں کبھی کوئی چیز بڑے سے میر
انگ اٹھتی مگر ایسے دن کبھی دوروں میں

۷۵ شعر ہوئے۔ پھر روئے۔ (اور انھوں نے مریدانہ کمال حاصل کیا)

اسٹیشن طبیعت میں کچھ اور رہیں
انہ اے نئے ہیں نئے علوم ہیں

آج کل اس کا اطلاق فوقانی سے ہی جا رہا ہے۔
اگلے لوگ طائے حطی سے نکھارتے تھے، لکھنویں
تعلیم یافتہ طبقہ طائے حطی سے اب بھی نکھارتے
اور اس سے بھی اس کا رسم الخط اب رائج ہو چکا ہے۔
طینچہ :- (اصل میں تفسیح، یا تفسیح، ہو) تینچہ
فارسی، مذکر۔

جائیں گے ہم چمن سے نہ بے جا دیے ہو، مصلحتی
شبوت کے گل میں سیر سے طینچے کیے ہو، درجہ تعلیم
قولہ فیصلہ :- اب طائے حطی سے اس کا رسم الخط
متروک رہا۔ تائے فوقانی سے تینچہ بھی لکھتے ہیں۔
طیحال :- (باکسر) تلی، عربی، مؤنث۔
ایذا اٹھانی کر کے محبت کے جوصلے رکھ کر
عشق کو طحال ہوئی دل بڑھے نہیں، نور اللغات
قولہ فیصلہ :- مثال درست نہیں ہو۔ اس لیے کہ
تنگ نے طحال یعنی تان بڑھ جانے کا مرض نظم کیا
ہو۔ اچھا سے نکھڑا اب طحال بمعنی تلی (جو ایک
مشہور عضو ہو) کو مذکر ہی بولتے ہیں۔

طحال :- (باکسر) تلی کی بیماری، وہ مرض
میں میں تلی بڑھ جاتی ہو یا اس میں درد ہو، عربی،
مؤنث۔

سنتی ہوں یہ میں حکیم صاحب جان صاحب
مرزا کو طحال ہو گئی ہو (نور اللغات)
قولہ فیصلہ :- باعتبار عربی صحیح بالضم ہی ہو
مگر اہل لکھنؤ بالکسر ہی بولتے ہیں جو کثرت استعمال
کی وجہ سے غلط نہیں ہو۔

طرا آجانا :- سکہ بھانا، عربی، جانا، حکم جانا
تک جانا :- اردو صرف، دہنی کی زبان
قوانین یاد میں ڈوبا ہوا جو محکم کو باتی ہو
تو اس خاطر زانی تجھ پہ تو طرا آجانی ہو

طراز :- (بفتح اول و دوم مشدد) چرب زبان
نسان، تیز زبان، تینچی کی طرح زبان چلانے والا
بلا جھپک فر فر بولنے والا، عربی، مغرب، فصیح، رائج
محض صرف :- نواب صاحب نے کہا یہ دوسری ہوئی۔
بہن تم ان سے نہ جیت پاؤ گے :- یہ بڑی طراز ہیں۔
یہ نوک جھونک میں کیا جانے کیا کیا کہ جائیں گی۔
(سیر کہسار)

قولہ فیصلہ :- اس کے ایک معنی شوخ، چٹیل،
چالاک اور ہوشیار بھی ہیں۔

شوخی، طراز، چلبلی، کسین، شوق بکھنوی
حسن ابلہ ہوا ہمارے دن شوق بکھنوی
طراز :- حیلہ گر، حبیب کر، اچکا، بد معاش
اٹھائی گئے :- عربی، صفت، متروک۔

زلف بتان کے ساتھ بندھے شاعروں کا ہاتھ
طرازوں میں شمار ہوئے ایسے لٹ گئے، شیر
طراز فرار :- بہت طراز، نہایت شوخ بیاک
اور سپاہ کا ترخیا، تیز زبان، وہ شخص جس کی زبان
تینچی سی چلے، فر فر زبان چلانے والا، چلبلی،
اچیل، چٹیل، پیار، اردو، صفت، عورتوں کی
زبان۔ (نور اللغات)

قولہ فیصلہ :- صاحب فرہنگ، آصفیہ نے لکھا، کج
قرار مبالغہ کا صیغہ ہو۔ اس کے معنی ہیں نہایت
بھاگنے والا۔ چونکہ جو آدمی تیز اور پھرتلا ہوتا
ہو وہی خوب بھاگ سکتا ہو۔ پس اس وجہ سے
اردو والوں نے اس کو طراز کا مراد لے لیا ہے۔
(فرہنگ آصفیہ) اب یہ صرف قلیل الاستعمال ہو۔

طرازہ :- (بفتح اول و دوم و چہارم)
چوکر، چھانگ، اچیل کوہ، اردو، مذکر،
فصیح، رائج۔

نیل جو اوسن خر بھر کے طرازہ نکلا
کٹ گئی، بھر کا شب صبح کا تارہ نکلا
قولہ فیصلہ :- صاحب فرہنگ آصفیہ نے طرازہ
لکھا ہو۔ حالانکہ رسم الخط طرازہ ہی ہو۔

طرازہ بھرنا :- اچھل کودنا، چوکر، بھرنا۔
قلا نہیں بھرنا، جست و خیز کرنا۔ اردو صرف، فصیح،
رائج۔

آدمی بناوہ رشک، سبازم گاہ میں نقش
پنچا غزال بھر کے طرازہ سپاہ میں
طراز ہو جانا :- تیز ہو جانا، اردو صرف،
فصیح، رائج۔

طراز ان کے گیتوتے ابتداء سے پر اب
فرہ یہ ہر زبان بھی طراز ہو گئی ہو، امیر

طرازی :- (بفتح اول و دوم مشدد) چالاک
چلبلا، تیزی، فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔
طرازی :- زبان کی شوخی، چرب زبان،
تیز زبانی، فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔
محض صرف :- سچا رہے بدھے پرانہ پرانی بھیروں
کے فقیر یہ طبیعت کا شوخی، زبان کا طرازی۔۔۔
کہاں سے لائیں۔ (آب حیات)

طرازے بھر جانا :- برق رفتاری کے ساتھ
گزر جانا، تیز دؤر جانا، اردو صرف، قلیل استعمال
ہجر میں رات ہو گئی اڑی
دھل میں بھر گیا طرازے دن

طرازے بھرنا :- فر فر پڑھنا، جلد جلد پڑھنا
پڑھنے میں خوب مشتاق ہونا، اردو، عورتوں کی زبان
(نور اللغات)

قولہ فیصلہ :- ان معنوں میں لکھنوی کی عورتیں نہیں
بولتی۔

طراوت کرنا :- گھوڑے کا تیز اور چالاک

دکھانا، فراتے بھرنا۔ اردو صرف، فلیں استعمال

جاتا ہو کیوں فلک پر طراوت کیے ہوئے

آداب کا مقام ہو باگیں لیے ہوئے انیس

طراوت :- (بانکر) نقش، زینت، سون،

مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولہ فصیل :- یہ فارسی تراوت بانکر کا عرب

ہو زبانوں پر بالفتح ہو۔

طراوت :- (مرکبات میں) آراستہ کرنے والا، زینت بخشا

جیسے سحر طراوت، جدت طراوت وغیرہ فارسی فصیح، راجح۔

طراوت خان :- میر تیمور کے باپ کا نام جو قوم بولوں کا

ایک معزز سردار تھا۔

طراوت :- (فتح اول و دوم و چہارم)

سازگ، پڑمردگی کا عکس، عربی، موت، فصیح،

راجح۔

اس میں باقی رہے نظارت حسن

کہ انہیں چاہیے طراوت حسن (سراج نظم)

قولہ فصیل :- عوام کی زبانوں پر تراوت ہو

صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے معنی سیرابی اور

سرسبزی بھی لکھے ہیں۔

طراوت :- تشنگ، خشکی۔ اردو فصیح، راجح

کیا کہوں میں سبز و رخسار گلہری کا اثر

دیکھتے ہی میری آنکھوں میں طراوت ہو گئی، تسلیم

قولہ فصیل :- عوام اس محل پر تراوت بولتے ہیں

طراوت :- تازگی، رطوبت، نمی۔ اردو فصیح، راجح۔

ہو امیں ہو یہ طراوت کہ دو دو گلشن میں

پرستا اٹھتا ہو آفتاب سے شل ابرمطیر ذوق

قولہ فصیل :- اس محل پر عوام تراوت بولتے ہیں

طراوت افزا :- تشنگ پہنچانے والا، آنکھوں

میں خشکی پیدا کرنے والا۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ

طبقے کی زبان۔

محلے صرف :- خاکسار کا سکھ مولہ خطہ، مینو سواک

جنت نظیر ہو... مرغزار نہ بہت پیرا، سبزہ

طراوت افزا وراثت عجیب گل زمیں ہو، لسانہ آباد

طراوت آنا :- تشنگ پیدا ہونا۔

(فقہ) بانگ کے دیکھنے، طبیعت میں طراوت آتی ہو۔

(نور اللغات)

قولہ فصیل :- اس محل پر تراوت پیدا ہونا زیادہ

زبانوں پر ہو۔

طراوت بخشنا :- سازگی دینا، فرحت

دینا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

قولہ فصیل :- اس محل پر عوام تراوت بخشنا

بولتے ہیں۔

طراوت پانا :- (آنکھوں کے لیے) خشکی، خشک

ہونا، تشنگ پانا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

محلے صرف :- ہنر سقا جو نظر آک تو آنکھوں

نے عجب طراوت پائی۔ (فسانہ آزاد)

طرب :- (بفتحین) خوشی، فرحت، انبساط

شادمان۔ عربی، موت، فصیح، راجح۔

و فور طرب ہو یہاں اس قدر تسلیم

کہ رکھتا ہو نفی کا نالہ اثر (سج خندان)

طرب انگیز :- مسرت و خوشی بڑھانے والا

فرحت بخشنے والا، سبب انبساط۔ فارسی محققہ

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلے صرف :- صبح کا سہانا وقت اور شام کا

غیر بارشیں رو قافلہ با و تار تار ہوا بستا، (نور اللغات)

قولہ فصیل :- انہیں معنی میں طرب خیر، طرب سچ

اور طرب افزا بھی تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے

نہی نفی بوندیں، ابر طرب خیز، نسیم سحری مشکینہ

ترکے کا وقت اس صدا سے خوش آہنگ کے

سننے ہی میاں آواز دے اسی جگہ ایک کیاری میں

بستر جمایا۔ (فسانہ آزاد)

طرب افزا ہو وہ نوروز کا نارنجی رنگ

دیکھ کر بھاگے جسے رنج ہزاروں فرنگ ذوق

طرب انگیزی :- فرحت دینا، مسرت افزائی

خوشی و خرمی بڑھانا۔ فارسی، موت، تعلیم یافتہ طبقے

کی زبان۔

قولہ فصیل :- اسی محل پر طرب خیزی اور طرب سنجی

مستعمل ہو۔ یہ بھی تعلیم یافتہ طبقہ استعمال کرتا ہو۔

طرب خانہ :- عیش و آرام کی جگہ، مسرت شادمانی

کا مقام۔ فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

میر، ساقی تیرا جے ابد تیرے حور خانہ کی جے

یہ طرب خانہ تراکاشی نہیں کا شان ہو

طرب نہا :- غرض بڑھانے والا، فرحت بخش

سرد پیدا کرنے والا۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ

طبقے کی زبان۔

سامان مٹیا کبھی ہوں گے کہ نہ ہوں گے

وہ کھیل طرب زرا کبھی ہوں گے کہ نہ ہوں گے، شوق

طرب کا لہ :- خوشی پیدا کرنے والا، فارسی محققہ

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

شادان تھا جو ترے رنج طرب کا رمل حرکت

غم دینا سے گراں بار نہ ہونے پایا (جوبان)

طرب گاہ :- خوشی کی جگہ، عیش کا مقام، فارسی

موت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فکر کی پابندیوں سے ہر طرح آزاد تو

بہ ہند کا پیر، طرب گاہ و دل و ناسا و قد

طرب ناک :- انگ سے بھرا ہوا، پُر سرور

مست آگیں۔ فارسی ترکیب صفت فصیح راجح محل صرف۔ حضرت۔ بے شراب ناب اور مصفا اڑاں۔ دور چلنے لگا۔ آب طرب ناک کا وہ سرور مناسب سیست ہو گئے۔ (فسانہ آرائی) **طرب ناک ہونا**۔ بہت خوش ہونا، کمال سرور ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

جہاں میں آکے طرب ناک ہونا اسے غافل مسرور صدائیں سوز کے پردے میں ساز دیتے ہیں شاد گھر **طرح** یا (بفتح اول و سکون دوم) انداز، رخائی، ڈالنا، دور کرنا، عربی، موت۔ (نور اللغات) قولہ فیصلہ۔ ان معنی میں عام طور سے نہیں کہ صاحب فرہنگ آصفیہ نے سندرجہ ذیل معنی بھی لکھے ہیں۔ بنیاد، بیخ، مکان کی بنیاد ڈالنا، نوہ، نئی عمارت کا نقاشی، (مجازاً) سوئے بیکر، بہت، شکل، نقشہ۔ فارسی، موت، دھماکا، ڈول، خاکہ، کنارہ کشی، کنارہ، علو، گداز، جدائی جیسے کسی کام میں طرح دینا کسی حاکم کا زبردستی رعیت کے ہاتھ زیادہ محبت پر اپنا مال فروخت کرنا یا لکلی فوج، وہ فوج جو ملک کے واسطے میدان جنگ میں کھڑی رہے یا حال، احوال، اردو، کیفیت، اہیت، رو، دار۔ اردو۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں بھی نہیں بولتے۔

طرح یا (تلفظ نکالنا، اخراج، تفریق، سنا، خارج کرنا، نکالنا، کرنا کے ساتھ) (فقرہ) آٹھ میں سے تین طرح کیے تو پانچ باقی رہے۔ (دک) معنی میں بالفتح ہی۔ (نور اللغات) قولہ فیصلہ۔ اہل لکھنؤ اس بولنے اس جگہ نکالے گھٹائے وغیرہ بولتے ہیں۔

طرح یا (صحیح، انداز۔ فارسی، فصیح، راجح

اس طرح سے آئے وہ سبک بال معنی سمجھے۔ یہ ہیں کا بیان اعمال قولہ فیصلہ۔ انہیں معنوں میں سکون حرف دوم بھی مستقل ہو۔

ہمیں آمد میر کل بجا گئی طرح اس میں مجنوں کا سب پا گئی صاحب نور اللغات نے لکھا ہو کر بعض فصحاء سے "کا استعمال طرح کے بعد غلات فصاحت سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ ترکیب مستند شعرا کے کلام میں موجود ہے۔

چھ لے جو اپنے دست نگار سے وہ نگار ہو یا قوت کی طرح سے جو در خوش آب سرخ ایک دو ایک مستند اساتذہ کو پھوڑ کے اجماع فصیح لکھنؤ اس بات پر ہو کہ "طرح سے" نظم کیا جائے ہو اور غیر فصیح نہیں ہو۔

جس طرح سے بھلی کی صدا تار پہ دوڑے انیس **طرح** یا (بفتحین) حالت، گت، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قولہ فیصلہ۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ہو۔ **طرح** یا (بفتحین) نقشہ۔ اردو، قلیل استعمال بڑھ گئی ہو یہاں بے طرح جہاں کی طرح کہاں کی وضع کہاں کی ادا کہاں کی طرح دارغ

طرح یا (بفتحین) مانند، مثل۔ اردو، موت، فصیح، راجح۔

میری طرح بھی محو تاشانہ ہو کوئی یوں ہو کسی کا نرم میں گویا نہیں ہو قولہ فیصلہ۔ بعض نئی میں بکوں اور بھی اس کا استعمال صحیح ہو جو تمھاری طرح تم سے کوئی جھوٹے وعدہ کرتا نہیں منصفی کے کہ دو تمہیں اعتبار ہوتا

اس کے ایک معنی ہیں "طوری سے، طریقے سے، صورت سے۔ یوں تو خاک میں دل روشن ہمارا ہو گیا جس طرح پانی کنوئیں کے تہ میں تارا ہو گیا **طرح** یا (بفتحین) وہ مصرع جو غزل، قصیدہ، سلام وغیرہ کہنے کے لیے مخصوص ہیں قافیہ کے ساتھ مقرر کر دیتے ہیں۔ اردو، موت، فصیح، راجح۔

محل صرف۔ بزم حسن کے ساتویں دور کی طرح بہت شگفتہ ہو بہت اچھے اچھے شعر نکلیں گے۔ قولہ فیصلہ۔ بسکون حرف دوم بھی استعمال ہوتا ہے۔

منظور طرح سے اگر فخر اط شعرا ہر بحر کو بنائے دے یا کسی طرح کسی شاعر کی کہی ہوئی غزل وغیرہ کے ردیف قافیہ میں طبع آزمائی بھی طرح ہو۔ جیسے میں غالب کی طرح میں سچاں شعروں کی غزل کہی ہو **طرح اڑانا**۔ انداز اختیار کرنا، کسی کا ڈنگ لکھنا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔ دو قدم چل نہ سکا اس بت گارہ کی طرح سر رونے لاکھ اڑاں قدر دلیجو کی طرح قولہ فیصلہ۔ بسکون دوم بھی ہو لیکن یہ بھی قریب بہ متروک۔

طرح بطرح کا۔ رنگ رنگ کا، انواع اقسام کا، نوع، بنوع۔ اردو، تالیف فعل۔

(فرہنگ آصفیہ) قولہ فیصلہ۔ اہل لکھنؤ اس محل پر طرح طرح بولتے ہیں۔

طرح پر۔ طور سے، طریقے سے، انداز سے مانند، مثل۔ اردو فقرہ، قلیل الاستعمال

محله صرف :- بگم صاحب کو تلب کہاں کہ یہ حال نہیں اور خاموش ہو رہی۔ یہ اور عورتوں کی طرح پر طرح دینے والی نہ تھیں۔ (سیرکھار) طرح پڑھنا :- طرح میں غزل پڑھنا۔ اردو صرف، مترک۔

یہ مینیں حضرت سحر کے آگے نظم کیں میں نے منیر اب طرح پڑھنے کو انھیں کے ساتھ چلے یہ قول فیصل :- اب طرح پڑھنا کے بجائے طرح میں پڑھنا بولتے ہیں۔ (باضافہ میں) طرح پکڑنا :- روش اختیار کرنا۔ اردو مترک۔

نکل آتے ہو گھر سے چاند سے یہ کیا طرح پکڑی۔ قیامت ہو رہے گی ایک دن اس کے بچاوی سے طرح دار :- وضعدار، خوبصورت حسین۔ اردو، صفت، غیر فصیح، راج۔

محله صرف :- ہمارے یا طرح دار میاں زادے کہا کہ حضرت ہم غریب الوطن آدمی ہیں ہمیں شرکائے جلسہ کی مختصر کیفیت سے آگاہ کیجئے۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل :- میر نے بسکون دوم بھی نظم کیا ہو۔ بندے تو طرح دار ہیں طرح کش تمہارے پھر چاہتے ہو کیا تم اب اک خدا رہا ہو میر طرح خداری :- وضعداری، ناز و انداز، خوبصورتی۔ اردو، مؤلف، غیر فصیح، راج۔

رنگ سونے میں چمکتا ہو طرح داری کا حسرت طرفہ عالم بدترے حسن کی بیداری کا (جوانی) طرح دے جانا :- ٹالنا، چشم پوشی کرنا، درگزر کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، راج۔

ہمیں پاس محبت طرح دے جلتے ہیں اکثر دگر نہ کیا تھا کسے ہتھکنڈوں سے کوئی غافل کج قول فیصل :- مؤلف نور اللغات نے طرح دے دینا بھی انھیں معنی میں لکھا ہو جو کھنڈ میں راج نہیں۔

طرح دینا :- ٹالنا، چشم پوشی کرنا، توجہ نہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

محله صرف :- ہم آپ کو مہمان سمجھ کے طرح دیتے ہیں۔ (طلسم ہوش ربا)

طرح دینا :- الگ کرنا، تقسیم کرنا (فقہ) تبیح تھے تھوڑے سے حصے کو چکیوں سے کر کے دو دو دانوں کو طرح دو طرح کرنا قول فیصل :- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

طرح دینا :- بنیاد ڈالنا۔ (نور اللغات) قول فیصل :- کھنڈ میں کوئی نہیں بولتا۔

طرح ڈالنا :- بنیاد ڈالنا، تدبیر کرنا۔ اردو صرف، قریب بہ مترک۔

پہلے گلشن کی ہوا دیکھ لے چند سرہ کر آشیان کی تو ابھی طرح نہ ڈالے ہیں رند قول فیصل :- اب اس جگہ بنیاد ڈالنا ہی بولتے ہیں۔

طرح طرح کا :- مختلف طرح کا ہر طرح۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

قول فیصل :- بصیفہ جمع طرح طرح کے، بھی بولتے ہیں۔

محله صرف :- افسر کمانیر نے دو چار سواروں کے جو اس قلعے کے حالات سے خوب واقف تھے طرح طرح کے سوال کیے اور جوابوں پر خوب غور کیا (فسانہ آزاد)

طرح کرنا :- بنیاد ڈالنا۔ اردو صرف، قریب بہ مترک۔

چمن میں آمد آمد ہر خزاں کی حبش ہیں نے طرح آشیان کی رند

طرح کرنا :- روایت قافیہ بحر تانے کے واسطے مصرعہ کہنا۔ اردو صرف، مترک۔

تو جاناں سبتر دوسرا مصرعہ نہ لکھن ہو چمن میں طرح کر دیجے جو مصرعہ نہ نوک کا کھنڈ

قول فیصل :- اب اہل کھنڈ اس محل پر طرح ٹکاتا بولتے ہیں۔

طرح کرنا :- تاش وغیرہ کھیلنے میں ہاتھ کی صفائی سے اس طرح پتے ٹکانا کہ اپنی ہی جیت ہو۔ اردو صرف، جوازیوں کی اصطلاح۔

محله صرف :- جب کے نواب صاحب نے باپ کی دولت پائی اور حجام کھیلنا شروع کیا، جوازیوں نے طرح کر کے ان کو لوٹ لیا۔ پیسے پیسے کو محتاج ہو گئے۔

طرح کرنا :- آگ پر سرخ کی ہوئی دھات پر کوئی ایسی دوا ڈالنا جو رنگ تبدیل کر دے۔ اردو صرف، اصطلاح کیمیا۔ (نور اللغات)

طرح کش :- وضع اختیار کرنے والا، انداز اختیار کرنے والا۔

بندے تو طرح دار ہیں طرح کش تمہارے پھر چاہتے ہو کیا تم اب اک خدا رہا ہو میر

طرح مقرر کرنا :- طرح کا مصرعہ دیا جاتا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

محله صرف :- ان مشاعروں میں نہ کوئی طرح مقرر کی جاتی تھی لہذا نہ بہت سے لوگوں نے حصہ لے جاتے تھے۔ (امراؤ جان ادا)

طرح میں ڈالنا :- طرح قرار دینا ۔

اردو صرف ، دہلی کی زبان ۔

محله صرف :- سب شاعر وہیں آکر جمع ہوتے تھے ۔ اپنے اپنے کلام سناتے تھے ۔ مطلع اور مصرع طرح میں ڈالتے تھے ہر شخص مطلع پر مطلع کرتا مصرع پر مصرع لگا کر طبع آزمائی کرتا ۔

(دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

طرح میں کہنا :- طرح کے مقررہ کردہ مصرع پر غزل یا قصیدہ یا سلام کہنا ۔ اردو صرف فصیح راج ۔

محله صرف :- اس طرح میں کہنا آسان بات نہیں ہو ۔ کھجوا منہ کو آجائے گا ۔

طرح نکالنا :- طرح کا مصرع نکالنا خواہ

ردیف قافیہ کے ساتھ مصرع نکالنا تاکہ نزل یا قصیدہ وغیرہ کہا جاسکے ۔ اردو صرف ، فصیح ، راج ۔

محله صرف :- خدا بخنے محمد صاحب بہار معین الادب کے مشاعروں کے لیے جو طرح نکالتے تھے زیادہ تر اچھوتی ہوتی تھی ۔

قولہ فیصلہ :- اس کی جگہ 'ن' کے ساتھ (نہیں)

زبانوں پر ہو ۔ جیسے "بادشاہ تھارا زمین کا بادشاہ ہو ۔ طرحیں خوب نکالتا ہو" (ابھیٹا) اس کا لازم طرح نکالنا بھی زبانوں پر ہو جیسے اس مرتبہ "بزم حسن" کے آٹھویں دور کی طرح بہت عمدہ نکلی ہو ۔ اچھے اچھے شعرا ہوں گے ۔

طرح نو ڈالنا :- نئی بنیاد رکھنا ۔ اردو قریب بہ متروک ۔

فتح کی اک طرح نو ڈال جہاد لفظ مرحبا ہے صبر پرتا شیر زمین العابدین مکہ قہر طرح نہ دینا :- معاف نہ کرنا ۔ اردو صرف

غیر فصیح ، راج ۔

خوب اس کو تو آرٹے ہاتھوں لینا نہ ہمارے کبھی طرح نہ دینا عاشق

طرح ہونا :- مقرر کی ہوئی طرح میں غزل کہی جانا ۔ اردو صرف ، دہلی کی زبان ۔

محله صرف :- ایک پرانی غزل شاہ نصیر کے زمانے میں طرح ہوئی تھی ۔ اس پر اعتراض ہوا

(دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

طرحی :- مقررہ طرح میں سلام یا غزل وغیرہ اردو صفت ، فصیح ، راج ۔

محله صرف :- "بزم حسن" کی جانب سے ہر ماہ طرحی قصیدہ خوانی ہوتی ہے ۔

طرحی مشاعرہ :- وہ مشاعرہ جس میں پہلے سے دی ہوئی طرح میں غزلیں پڑھی جائیں ۔ اردو فصیح ، راج ۔

قولہ فیصلہ :- مقاصد کے لیے طرحی مقاصد اور مسالہ کے لیے طرحی مسالہ بولتے ہیں ۔ جیسے ۹ ارجوان کو "بزم حسن" منصوبہ نگار کی جانب سے طرحی مقاصد ہو گا ۔

طرحی (راج) ہنگامہ دور کرنا عربی قلم یافتہ طبع کی زبان قلیل الاستعمال ۔

محله صرف :- اسے نادران یہاں دی سرحد پرورد جدھر جاؤ زبرد ہو ۔ دانتیہ اچھی صنعت فکر و طرد ہو ۔ (سیر کہلا)

طرح :- (فتح اول بکون دوم) عنوان انداز و فتح ، ڈھنگ ، روشنی طریقہ ۔ عربی ، موتی ، فصیح ، راج ۔

قولہ فیصلہ :- کھڑی میں بعض اساتذہ نے ذکر نظم کیا ہے بعض نے موتی ۔

دل میں جو یاد ہو چمن کوئے یار کی (موتی) ہر طرح ہو نفس میں نسیم بہار کی (موتی) قصیدہ کبھی اوتھام ہوا ، مطلب دل کا بیلا ہو سب سے جدا تقریر کا طرز ہو نیا عنوان ہو فرمایے کب تک صبر کریں ۔ (انشائے سرور) دہلی کے اساتذہ میں بھی تذکیر و تائید میں اختلاف ہو ۔

اس کی طرح نگاہ مست پوچھو (موتی) سچی ہی جانے ہو آہ مست پوچھو سیر دنیاں دکھا کے مست ہنسے تجھ پر گیا شاعر (موتی) چاک چکر کا ہم کو طرز رونہ آیا دہلی موجودہ دور میں مذکر لفظ کے ساتھ مذکر استعمال کرتے ہیں جیسے ان کا طرز بیان ۔ اور موتی لفظ کے ساتھ موتی استعمال کرتے ہیں جیسے ان کی طرز تحریر تنہا میں مذکر و موتی دونوں طرح سے استعمال کرتے ہیں اور دونوں طرح صحیح ہو ۔

طرز :- انداز سخن ، رنگ سخن ۔ عربی ، فصیح ، راج طرز موتی سے نہ آگاہ تھے جب تک کہ ظہر

سج تو یہ ہو کہ کبھی رنگ غزل نے نہ دیا کھیر قولہ فیصلہ :- اس کا ایک صرف طرز بنانا بھی ہو

کیا بنا ہی طرز مومن اسے ظہر طاق میں لادریا نے فن میں ہم

طرز :- ہیئت ، شکل ، عربی ۔ (نور اللغات) قولہ فیصلہ :- ال کھنواہیں بولتے ۔

طرز :- خوب خصائص ، یاد دہ ۔ اردو ، موتی ، فصیح ، راج ۔

زلف کے مانند کٹل سے ترسیدہ اوک طرز ہو شاگرد میں بھی ٹھیک ٹھیک استاد کی طرز :- دھن لے ۔ اردو ، فصیح ، راج ۔

محله صرفت :- واللہ حضور اس مثنوی کے پیش
میں کیا ہیں۔ اسے سجان اللہ کیا عمدہ طرز ہو
قول فیصل :- اس کا ایک خاص صرف طرز رکھنا
ہو جس کے معنی ہیں گانے، غزل یا سلام وغیرہ
کی دھن بنانا۔ جیسے "تاجدار نے اس غزل کی
جو طرز رکھی بروہ یہ نہیں ہو جو تم سنا رہے ہو وہ
بہت اچھی طرز ہو۔"

طرز ادا :- (باضافت) ادا کرنے کا طریقہ
ادا کرنے کا انداز۔ فارسی ترکیب فصیح راج
سننا ہوں بڑے غور سے افسانہ ہستی ہستی
کچھ خواب ہو کچھ امل ہو کچھ طرز ادا ہو کچھ شہ
طرز ادا انا کسی کا نفس اتارنا انداز چنا
کسی کی وضع اختیار کرنا۔ اردو صرفت موت
غیر فصیح راج

طرز بیان :- بیان کا انداز، بیان کرنے کا
عنوان، تقریر کا انداز۔ فارسی ترکیب فصیح راج
محله صرف :- آفتاب الدولہ قلی اس زمانے میں
غنیّت میں۔ تاج مہرورد مغفور کا نام انھوں نے
خوب روشن کیا۔ مثنوی فصاحت مثنوی وہ تصنیف
کہ کہ قلم توڑ دیے۔ کیا صاف روز مرہ کیا طرز بیان
ہو کیا بول چال کیا زبان ہو۔ (فسانہ آزاد)
قول فیصل :- اس محل پر طرز تقریر بھی بول دیتے ہیں
طرز تحریر :- (باضافت) تحریر کا انداز،
طرز عبارت۔ فارسی ترکیب فصیح راج
محله صرف :- مجھ حسین آزاد کی طرز تحریر ایسی
دل کشی ہو کر ان کا کتاب شروع کر کے چھوڑنے کو دل
نیں چاہتا

طرز بنانا :- دنیا سازی۔ فارسی ترکیب
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

میں تو کہتے بھی کچھ ہوں شرماتا
طرز دنیا کچھ نہیں آتا (فریب عشق)
طرز سخن :- مخصوص انداز شاعر۔ فارسی ترکیب مذکر
فصیح راج

محله صرف :- آتش کا طرز بھی لگانے کا ہے (اللہ اکبر)
طرز سکھانا :- طریقہ بتانا، انداز سکھانا
قاعدہ تعلیم کرنا۔ اردو صرف فصیح راج
مستی مری سکھائے اگر جھوٹے کی طرز
ٹپکے ہمیشہ ابر سے مستی بجائے آب ذوق
طرز عمل :- کام کا طریقہ، انداز کار۔ فارسی
ترکیب مذکر، فصیح راج

شرم شرم! اسے قوم یہ طرز عمل چھپائیں
جو شہد قتی ہو تو سب کچھ ورنہ کچھ پروا نہیں
قول فیصل :- طرز عمل اچھا ہونا (یا) نہ ہونا
طرز عمل اختیار کرنا غیرہ اس کے صرف ہیں۔
جیسے "محالات فرانس میں (جرمنی) بھی وہی طرز عمل
انتخاب کرتا جاتا ہو جو کسی زمانے میں فرانس کا تھا۔"
(رسالہ اردوئے معلیٰ ص ۱۹ جولائی ۱۹۱۱ء)

طرز کلام :- (باضافت) انداز گفتگو بات
کرنے کی ادا، انداز سخن۔ فارسی ترکیب فصیح راج
قول فیصل :- اسی محل پر طرز گفتگو بھی بولتے ہیں۔
طرز کام :- ایک معنی مخصوص انداز شاعری بھی ہیں۔
طرز معاشرت :- رہنے بہنے کا طریقہ،
مل جل کے رہنے کا انداز۔ فارسی ترکیب مذکر
فصیح راج

محله صرف :- وہاں کہ عورتیں یہاں کی لیدر
سے ملیں تو کہیں کیا؟ وہ تو بالکل ان پر ٹھہرتی
ہیں اور ان کا طرز معاشرت بھی مختلف ہے۔ (فسانہ آزاد)
طرز نکالنا :- انداز نکالنا۔ طریقہ ایجاد کرنا

اردو صرف، فصیح راج
داغ بھجوریاں ہو کیا کنا
طرز سب سے جدا نکالی ہو
طرز نوی :- دنیا انداز۔ نیا طریقہ۔ فارسی
ترکیب، متروک۔

محله صرف :- رند کا رندانہ کلام قابل مساد
ہو۔ (یکم نوایہ زماں) موجود طرز نوی تھے۔ (فسانہ آزاد)
طرف :- (بفتح اول و دوم) جانب، سمت
رُج۔ عربی، مؤنث، فصیح راج

دش کیا تھا جدھر اس نے وہ طرف کران کی تھی
برجیوں الوں کی اس فوج میں صحت کون سی تھی

قول فیصل :- اس لفظ کی تذکرہ تائید پر بحث
کرتے ہوئے مولف نور اللغات نے لکھا ہے کہ "لفظ
مؤنث ہے۔ اگر اس لفظ کو مؤنث کر دو تو کہیں گے
قبیلہ کی طرف اور اگر مقدم کر دو تو کہیں گے طرف
کے۔" آخری صورت 'طرف قبلہ' اس میں تعقید
لفظی پائی جاتی ہو قدیم شہر نگاروں کے یہاں یہ
صورت بہت ملتی ہو۔ مگر موجودہ دور میں اس
صورت سے کوئی نہیں استعمال کرتا۔ اب عام طور
'طرف' مؤنث ہی ہو۔ اس کی عربی جمع اطراف
ہو جو اردو میں بھی مستعمل ہو۔ اردو جمع طرفیں ہو۔
اس سے قبلہ کو لوگ پہچانیں

طرفین جانیں راتے جانیں (سراج نظم بندہ)
طرف :- کنارہ، سر، فصیح راج
محله صرف :- گاڑی آتی ہو۔ ایک طرف
ہو جاؤ۔ بیچ میں نہ چلو۔ (نور اللغات)
قول فیصل :- مولف فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے
کہ یہ لفظ بفتح واو و سکون را دونوں طرح
فارسی میں موجود ہو۔ لیکن اردو میں قانونی الفاظ

کے سوا کہیں سکون نہ رہا نہیں پایا جاتا۔ مگر جو
دور میں قانونی الفاظ میں بھی یہ لفظ سکون
دوم مستعمل نہیں ہو۔ عربی میں طرف کے مستعمل
معنی اور بھی ہیں، بازو، پہلو، بخل، کسی چیز کا
حصہ یا ٹکڑا مگر اردو میں ان معنی میں رائج نہیں
فارسیوں نے مقابل اور حریف کے معنی میں بھی
استعمال کیا ہے۔ ان معنی میں بھی یہ لفظ اردو
میں مستعمل نہیں ہو۔

طرف : ۳۔ لفظ، پاس، پیچ، جانب داری
پاسداری۔ اردو، موشت، دہلی کی زبان۔

نہ کی نے کرے گا کسی کی طرف
وہ جس کی طرف حق اسی کی طرف
قول فصیل : لکھنؤ میں اس معنی میں طرف داری
بولتے ہیں۔

طرف اول : (باضافت) فریق اول
دہلی، مستغیت۔ فارسی ترکیب، مذکر، قانون
کی اصطلاح۔ (نور اللغات)

قول فصیل : لکھنؤ میں عام طور سے طرف اول
کے بجائے فریق اول کہتے ہیں۔

طرفۃ العین : (بفتح اول و سکون ثانی
و فتح سوم و ضم چہارم) چشم زدن، لمحہ بھر
دم بھر، ذرا سی دیر، یک بھپکتے۔ عربی ترکیب
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فصیل : اس لفظ کے آخر میں لفظ میں
کا اضافہ کر کے بولتے ہیں یعنی طرفۃ العین میں
جس کے معنی ہوئے چشم زدن میں، دم بھر میں
بغیر اس لفظ میں، بالکل مستعمل نہیں۔

طرفۃ العین میں صبح شب اصل آپہنچی
سایہ مرگاہ کا اندر آیا مجھے شربت لب

بعض نادانانہ حضرات طرفۃ العین کو بغیر اول
طرفۃ العین بولتے ہیں جو درست نہیں ہے۔

طرف ثانی : فریق ثانی، فریق مخالف
مدعا علیہ، مذکر، اصطلاح قانون قلیل استعمال
محلے صرف : ایک موقع پر دو فرقوں میں اختلاف
کا رنگ بگڑا۔ استاد نے ایک فرقے کے لوگوں کو
حق بجانب دیکھ کر طرف ثانی کے سرگروہوں کو کھجایا۔
مگر وہ اپنے جمعیت اور کارسازوں کے گمنام میں
کتے نہ سمجھے۔ (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

قول فصیل : اب عام طور سے زبانوں پر
فریق ثانی، یا فریق مخالف ہو۔
طرف دار : ساتھی، مددگار، حمایتی۔
اردو، صفت، فصیح، رائج۔

محلے صرف : تیسرے جلسے میں انھوں نے غزل
پڑھی تو بعض اشخاص نے کچھ کچھ چوڑی کیں۔
استاد مرحوم کے طرفدار سمجھے کہ شاہ صاحب کے
اشارے سے ہوئی ہیں۔ (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

قول فصیل : فارسی میں طرفدار معنی بادشاہ،
حاکم، جاگیر دار زمین دار لیکن اللہ معنی میں اردو الے
نہیں استعمال کرتے۔ مددگار، ساتھی وغیرہ کے معنی
میں بولتے ہیں۔ لہذا ان معنی میں یہ لفظ اردو ہو
اصولاً فارسی ترکیب کے ساتھ اس کا استعمال صحیح نہیں
خدا معلوم آئینے کیوں باضافت نظر کیا۔

ہو واجب سے وہ گل طرفدار غیر
مرے حق میں کانٹے ہی بویا کیا
اس کا صرف بنانے کے ساتھ (طرفدار بنانا) اور ہونا
یا ہوجانے کے ساتھ (طرفدار ہونا) ہو جانا ہو۔
ہم نہیں ان کے طرفدار بنے بیٹھے ہیں
میرے غم خوردن آزد بنے بیٹھے ہیں

رہنا کے ساتھ بھی باعتبار محل صرف کرتے ہیں۔

دل ہمارا تھا ہمارا تھا ہمارا لیکن
اللہ کے قابو میں رہا ان کا طرفدار ہا شاکر و دان
طرف داری : کسی کی حمایت، پاس، لفظ
ہمدردی۔ اردو، موشت، فصیح، رائج۔

محلے صرف : اہل تذکرہ کو چاہیے کہ شاعر
کا اصل حال بغیر رعایت و طرف داری کے نہیں
اور عداوت کا اظہار بھی تذکرہ نویس میں نہ
کریں۔ (سبح الفصاحت)

طرف داری کرنا : پاس داری کرنا، لفظ
کرنا، حمایت کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج
تیرے جس پہلو میں بیٹھے دل جگر ہیں شاد شاد
آہ گئے کہہ کر کوئی گیس کی طرف داری کرے

طرف سے : جانب سے، عین میں۔
اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلے صرف : تم شادی میں جا رہے ہو جہاں اپنی
طرف سے شربت پلائی دینا وہاں پانی روپے

ہماری طرف سے بھی دے دینا۔
طرف کرنا : طرف داری کرنا۔ اردو صرف
دہلی کی زبان۔

نہ کی نے کرے گا کسی کی طرف
وہ جس کی طرف حق اسی کی طرف
قول فصیل : اس جگہ اہل لکھنؤ طرف داری کرنا
بولتے ہیں۔

طرفگی : (با الغم) ندرت، عمدگی، خوبی۔
فارسی، موشت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
طرفہ : جھپک، ایک بار آنکھ جھپکنے کی حرکت
پک مارنے کا وقت، چشم زدن۔ عربی، موشت۔

(نور اللغات)

قولہ فیصلہ: طرفہ تعین کی ترکیب کے ساتھ
راجح ہوتا نہیں بولتے۔

طرفہ: (بالضم) نیا، عجیب، نادر، انوکھا
عربی، صفت، فصیح، راجح۔

یہ بھی طرفہ ماجرا ہو کہ اسی کو چاہتا ہوں
مجھے چاہیے جو جس سے بہت احترام کرنا میرا
طرفہ: بڑا عجیب بات۔

(فقہ) اور طرفہ تو یہ ہو کہ آپ جہاں تعریف کرتے
ہیں منی خسر ہو جاتے ہیں۔ (نور اللغات)
قولہ فیصلہ: ہوتا نہیں بولتے۔ "طرفہ بات"
بولتے ہیں۔

طرفہ تر: بہت زیادہ عجیب۔ بہت انوکھا۔
عجیب تر۔ فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔
ضبط کر یہ نے تاشا طرفہ تر دکھلادیا۔
چشم کے کوزے میں دریا بند کر دکھلادیا۔
طرفہ تاشا: عجیب، غریب تاشا، عربی
الفاظ، فصیح، راجح۔

محکم صرف: حقیقی بجائی ہو کے بجائی کے خلاف
عدالت میں گواہی دے طرفہ تاشا۔
طرفہ شاگرد دے کہ می گوئی سنیق استاد را۔
عجب شاگرد ہو کہ استاد کو سبق پڑھاتا ہو اگر
کوئی شخص کسی اپنے سے زیادہ جاننے والے کو
کوئی بات بتائے تو یہ مصرع پڑھتے ہیں۔

(فرہنگ طاشال)
قولہ فیصلہ: یہ تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔
طرفہ کل پھولنا: (کنایت) نئی بات ہونا
نیا شکوہ کہلنا۔ اردو صرف فصیح، راجح۔

گلستان شہادت گاہ میں طرفہ گل چولا
بنایا شاخ گل قاتل نے اپنے دست پر خون کو

طرفہ ماجرا: عجیب واقعات عجیب بات۔

فارسی ترکیب عربی الفاظ، فصیح، راجح۔
محکم صرف: طرفہ ماجرا کہ ایڈیٹر صاحب کو اپنی سیانہ کی
پر بڑا ناز ہو۔ (رسالہ اردو) حق علی گڑھ

قولہ فیصلہ: ہونا کے ساتھ اس کا مراد ہو۔
ہے طرفہ ماجرا مرے قاتل کے سامنے
بسلی پڑا تر پتا ہے بسلی کے سامنے

طرفہ عجول: وہ چیز جو عجیب و غریب اڑا
سے مرکب ہو۔ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

طرفہ عجول: (ظفر) عجیب آدمی، انوکھا
آدمی۔ عربی الفاظ، فصیح، راجح۔

محکم صرف: ہمارے حکیم صاحب بھی طرفہ عجول
ہیں ہر مہر لہن کے نسخے میں سپستان ضرور لکھتے ہیں۔
قولہ فیصلہ: مسخرے اور طرفہ کے معنی میں بھی
استعمال کرتے ہیں۔ جیسے "آپ بھی طرفہ عجول
ہیں۔ ایسے سب سالیان اور سب بزرگوں میں سالی
ک سال جو رو کی جو رو جین ہی عین نکھتا ہو۔"
(فسانہ آزاد)

احسن اور بے وقوف کا مفہوم بھی نکھتا ہو۔ جیسے
"تیسرا بنگا مر رہا ہو یا حکیم صاحب تشریف لائے
قاضی صاحب سے کہا: یہ نسخہ نید سے کا ہو۔ حماقت
نے طرفہ عجول کیا۔ بے گناہ کا میں نے خون کیا۔"
(شبستان سرور)

زور دینے کے محل پر طرفہ تر عجول بھی کہا گیا ہو۔
واہ کیا کہنا ہمارا طرفہ تر عجول ہیں صفتی
وعدے میں حاتم ہیں جب بنا پڑے تاروں ہیں

طرف ہونا: طرفدار ہونا کسی طرف ہونا۔
کسی جانب ہونا، کسی کا طرفدار ہونا۔ اردو صرف
فصیح، راجح۔

شکوہ جو ربتاں حشر میں یاد نہ ہوا
نہ ہوا میری طرفہ داور حشر نہ ہوا

طرفین: (بالفتح) دونوں طرف کے لوگ۔ مدنی
مدعا علیہ۔ عربی۔ فصیح، راجح۔

محکم صرف: یہ مسئلہ سخت ہو تقسیم جائداد
بغیر تراشہ طرفین ناممکن ہو۔

طرفین: (عربی) طرف کا تنبیہ، دو طرفہ
دونوں جانب عربی مذکر تنبیہ کا صیغہ۔ فصیح، راجح۔

محکم صرف: طرفین سے گولیوں کی پوچھا رہا ہے
لک اور ایک گولہ میں فوج میں آن کر چٹا۔
(فسانہ آزاد)

قولہ فیصلہ: اس کا ایک مفہوم ہو کہ دونوں
دلیوں کی طرف کے لوگ۔ جیسے "دو در دو مکان میں
حسن و جمال کا شہرت ہوئی۔ آخر کار ایک زمین مال
وجہ اقتدار کے ساتھ نعت قرار پائی۔ پھر کیا تھا
طرفین سے تیار کیا ہونے لگیں۔ (فسانہ آزاد)
طرفین: بڑا طرفدار، بڑا۔ جہاں کہہ بان۔
(دکنی لغت)

قولہ فیصلہ: یہ کہن کی زبان اور ہنسنے والی
طرفین: (بالفتح) گرد و گرد، جھنڈ،
ایک کی جمع۔ عربی، مذکر، مرکب۔

طرف کے لڑک اور پوس کے پوس
کچھ یاد دہرا دہر کچھ دوسے کچھ پوس میر سن

طرفہ: (کنایت) ایک طرف ہو جاؤ، کنارے
ہو جاؤ۔ عربی، مذکر، تنبیہ یافتہ طبقہ کی زبان۔

رواں جو رہی مع غلامان جاو میں
طلاک طرفہ کو گویاں جلو میں (محرک انصاف)

قولہ فیصلہ: عربی میں لفتح اول وقت پر را۔ علم
کسور و ضم قاتل آخر میں الہن زاہد غیر لغوی

ام حاضر جمع کا صیغہ ہے یہ کلمہ عرب کے نقیب
سلاطین کے آگے کہتے ہوئے چلتے تھے۔
طرہ :۱ (بضم اول و فتح دوم مشدود) لبت
کا کل سر کے بل کھائے ہوئے بال (کنایہ)
محبوب کی کامل پیچیدہ۔ عربی، مذکر، قلیل الاطفال
طرہ :۲ گیسو ترا طرہ مری دستار کا قدر
کاش رخسار تیرا میرے سر پر گل فشان (بلگرامی)
قولہ فیصلہ :۳ اُن بل کھائے ہوئے بالوں کو بھی
کہتے ہیں جو اکثر درویش ادھر ادھر چھوڑ لیتے ہیں۔
عرب میں اس کی اصل طرہ :۴ (بضم اول و فتح دوم)
میں طرہ جو باقی ہو اور لغوی معنی پیشانی کے
بال ہیں۔
طرہ :۵ مقیش کے تاروں کا گچھا جو گری یا
سیر کے اوپر لگاتے ہیں۔ فارسی۔ مذکر،
نفسیج، راجح۔
سر پہ طرہ :۶ مزیں تو گے میں بھی
کنگنا ہاتھ میں لیا ہو تو سر پہ ہرا ذوق
طرہ :۷ منڈا سے کا وہ یلہ جو اوپر نکلا ہوا
کہتے ہیں۔ (فرہنگ اصغیر)
قولہ فیصلہ :۸ اب ان معنوں میں قلیل استعمال
طرہ :۹ ٹوپ کا پھندا جو ٹکڑا رہتا ہو۔
(نور اللغات)
قولہ فیصلہ :۱۰ عام طور کے پھنسل یا پھندا
کہتے ہیں۔
طرہ :۱۱ پھولوں کی لڑیوں کا بنا ہوا گچھا جو
دولہا کے کان کے پاس ٹکڑا رہتا ہو۔ اردو
نفسیج، راجح۔
وا :۱۲ جال پھندا، دام۔ فارسی فرہنگ اصغیر
قولہ فیصلہ :۱۳ اب اہل کھنوا نہیں بولتے۔

طرہ :۱۴ جانور کے سر کی چوٹی، کھنوی، تاج۔
(اردو، مذکر، قلیل الاستعمال)
نگل کو خوش رنگی میں نسبت رخ رنگیں کہتے ہیں
طرہ :۱۵ سنبل کا ہر گیسو پریشان تیرا آتش
طرہ :۱۶ گوشتوارہ۔ (نور اللغات)
قولہ فیصلہ :۱۷ اہل کھنوا نہیں بولتے۔
طرہ :۱۸ بھنگ چسکی، (پینا چڑھانا کے ساتھ)
(نور اللغات)
قولہ فیصلہ :۱۹ اب اہل کھنوا نہیں بولتے۔
طرہ :۲۰ بھنگ کا گھونٹ جو بھنگ کا
پیالہ پینے کے بعد پیتے ہیں۔ اردو، متروک۔
فقرت میں ہر وقت کیفیت میں رہتے ہیں
کبھی طرہ ہو سبزی کا کبھی طرہ ہو افیوں کا صبا
طرہ :۲۱ انوکھی بات، عمدہ بات، خوبی، خیر
عمدہ۔ اردو، نفسیج، راجح۔
کون سی خوبی نہیں تیرے قد آزاد میں داغ
شاخ کیا ہو سرو میں طرہ ہو کیا شمشادیں
طرہ :۲۲ اس لفظ کا استعمال ہر اس چیز
کے لیے ہر جس میں بیج ہوں۔
لنگر خاک پر گر جائیں گے شمشاد کے ٹپے
کہ جس سے زلف سنبل کو بھی ہوگا اکیشا
(نور اللغات)
قولہ فیصلہ :۲۳ اب پھر قلیل استعمال ہو۔
طرہ :۲۴ ایک قسم کا سرخ و زرد پھول جو
ہندوستان میں اکثر ہوتا ہوا اس کو گل طرہ
کہتے ہیں۔ (نور اللغات)
قولہ فیصلہ :۲۵ اہل کھنوا نہیں بولتے۔
طرہ :۲۶ مکان کا چھجا، طرہ ایوان میں
کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قولہ فیصلہ :۲۷ فارسی میں یہ معنی ہیں اردو میں
راجح نہیں۔
طرہ :۲۸ سبز نازک شاخیں جو درخت شمشاد
سے نکلتی ہیں اور نیچے کی طرف ٹکتی رہتی ہیں۔ اردو
مذکر، قلیل الاستعمال۔
طرہ :۲۹ شمشاد دکھاتا ہو تری زلفوں کو
لاؤ آرہ کہ یہی اس کو ہر شانہ اچھا ذوق
قولہ فیصلہ :۳۰ ان معنوں میں اس کا استعمال جمع
کے ساتھ نسبت زیادہ ہو۔
آئے جو بن پر عرو سا چہن آئی بہار قدر
کھنوی بالیدہ ہوئی طرہ پختہ شمشاد سے بگڑا
طرہ :۳۱ بڑھ کر سبقت لے جانے والا غالب
اردو۔ دلی کی زبان۔
زاہد کا عمامہ ہو کہ ہوشی کی دستار داغ
ان دونوں پہ طرہ ہو مراد میں تراج داغ
طرہ :۳۲ ہر ایک چیز کا کنارہ۔ (فرہنگ اصغیر)
قولہ فیصلہ :۳۳ اہل کھنوا نہیں بولتے۔
طرہ :۳۴ کوڑا، تازیانہ۔ (نور اللغات)
قولہ فیصلہ :۳۵ اہل کھنوا ان معنی میں نہیں بولتے۔
طرہ :۳۶ ایک کھیل کا نام جسے ہندوستان میں
کوڑا ہو جمال شاہی جو کے کا تو ماروں کا کہتے
ہیں۔ (فرہنگ اصغیر)
قولہ فیصلہ :۳۷ اہل کھنوا نہیں بولتے۔
طرہ :۳۸ پینا۔ (نور اللغات)
قولہ فیصلہ :۳۹ اب کوئی نہیں بولتا۔
طرہ :۴۰ تابدار :۴۱ زلف مجیبہ کنایہ ہو۔
فارسی، مذکر، قلیل یافتہ طبع کی زبان قلیل استعمال
محض صرف :۴۲ بادستہ انگیز ہوشوں کے طرہ
تابدار کے فیصل میں غالبہ ریزہ تھی۔ (فسانہ آزاد)

طرہ جمانا :- رعب جمانا، حکومت دکھانا
دہلی کی عورتوں کی زبان۔

تو اپنی جاہ میں دوبارہ کو جو پاتی ہر
تو اس خاطر زناخی مجھ پر تو طرہ جمانا ہر

طرہ چڑھانا :- ہنگ چٹنا۔ (نور اللغات)
قولہ فیصلہ :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

طرہ چڑھنا :- ہنگ پی جانا۔ اردو
مترک۔

محلی صرف :- ایک جانب طرہ چڑھ رہے ہیں
کوٹھی سونے کی پکار سبز بختوں کی لکار

سبزی گھٹ رہی ہو۔ (طلسم ہوش برہام)
طرہ دالان، **طرہ داس** :- پتھانہ

منکر، (نور اللغات)
قولہ فیصلہ :- لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

طرہ دستار :- مقیش کے تاروں کا
گچھا جو پگڑی کے اوپر لگاتے ہیں۔ فارسی

منکر، فصیح، رائج۔
سر چڑھاتے ہیں مرے دل کو حسیں

اب یہی گل طرہ دستار ہو جلیل
طرہ شہرنگ :- (باضافت) محبوب

کی کاکل تاجدار وسیہ رنگ۔ فارسی ترکیب
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلی صرف :- کوئی اس شوخ و شنگ کے
طرہ شہرنگ و لیلۃ المعراج گیسو کی سیر کردا

ہو، کوئی سروختا ہو۔ (فسانہ آزاد)
طرہ طرار :- (کنایت) معشوق کی کالیں

فارسی، منکر، قلیل الاستعمال۔
پتھانہ کیا رنگ میں کھاتا ہو چمن میں شبنم

جب بت دیکے ہیں ترے طرہ طرار کے بن
جسے

طرہ کرنا :- تیز کرنا، چمکانا، زینت دینا
اردو صرف، مترک۔

طرہ اسے جو حسن دل آزارنے کیا
اندر میر گیسو سے یہ یارنے کیا

طرہ کرنا :- تازیانہ لگانا، کوڑا کرنا۔
(فرنگ آصفیہ)

قولہ فیصلہ :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
طرہ گل :- پھولوں کا گچھا جو دستار میں لگاتے

ہیں۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
طرہ گل زیب ستار اپنے جبے کیا

خازن حیات کے رکھتا نہیں مال و ماغ رشک
طرہ لگانا :- اصناف کرنا۔ اردو صرف،

قلیل الاستعمال۔
نئی دھج اس نے قتل میں کھائی نیم جانوں کے

لگایا بائیں میں اور طرہ گچ ادا ل کا
طرہ ہونا :- بڑھ جانا، غالب ہو جانا،

سبقت لے جانا۔ اردو صرف عورتوں کی
زبان، قلیل الاستعمال۔

عرش کی زنجیر پر طرہ ہوا صبا
نالہ دل کی رسائی دیکھیے

طرہ ہونا :- فائق ہونا۔ اردو صرف
قلیل الاستعمال۔

سبزہ رنگوں کے عشق میں جو ہر مست
ہنگ نوشوں میں کیوں نہ طرہ ہو

قولہ فیصلہ :- اس کا ایک مفہوم بڑھ جانا
ہونا، جو دیر کے اضافے کے ساتھ

کیونہ پھانے عاشق کے دل میں
طرہ ہر گردن کا دورادوش کے زنا

طرہ ہونا :- بات پر حاشیہ چڑھنا۔ اردو
طریق

صرف۔ (نور اللغات)

قولہ فیصلہ :- اہل لکھنؤ ان معنی میں بہت کم
بولتے ہیں۔

طرہ ہونا :- اور غضب ہونا، مزید قیامت
ہونا، زیادہ بات خراب ہونا، زیادہ سرائی

کا سبب ہونا۔ اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی
زبان۔

محلی صرف :- مہراج بل نے کہا بھی میں ادا
یہ سمجھے ہوئے تھا کہ ناز و ہی ہو اور میں

اس قدر خوش تھا کہ بیان سے باہر۔ مگر اب
آتا ہوں تو پوڑھی کھیٹ عورت اور اس پر

بھی طرہ ہوا کہ وہی چوڑیاں پہنے ہوئے باہر
نکل آیا۔ (سیر کہسار)

طرہ یہ کہ :- مزید براں، علاوہ برائے زائد
مزید۔ اردو رائج۔

محلی صرف :- گل اپنے اپنے جو بن پر ہوے گل
صبا کے توں پر اور طرہ یہ کہ چاندنی نے کھیت

کیا۔ (فسانہ آزاد)
قولہ فیصلہ :- اس فقرے کے ماقبل اور اس پر

کا اضافہ کر کے (اور اس پر طرہ یہ کہ) بھی
ہر جیسے ایک پوڑھی عورت آصف الدولہ کے وقت

کی چوڑیوں کا نوکر الے بیٹھی ہو۔ اسے لا حول
ولا قوۃ۔ اور اس پر طرہ یہ کہ کانی۔ پوچھا کہ

تم ہی نے چوڑیاں پھالی تھیں؟ اس نے کہا
جی ہاں ابھی دام بھی نہیں ملے۔ (سیر کہسار)

طرہ ہو بھی کہتے ہیں۔
کم نہ تھا دل کے لئے داغ جدائی تیرا

اس پر طرہ ہر ہر تمغاے طلال تیرا
طریق :- (فتح اول و باب ہر ص) راہ نشا

طریق

سرک۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
طریق عشق میں ہو رہنا دل
پیر دل ہو، قبلہ دل، خدا دل
طریق: ۱۔ ریت، رسم، رواج، دستور،
قانون۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان،
قلیل الاستعمال۔

گھاس یوں بولی کہ اسے میر سے رفیق
کیا انوکھا اس جہاں کا ہو طریق (منجیہ ادب)
قول فیصلہ: زیادہ تر اس محل پر طریقہ مستعمل ہے
طریق: ۲۔ مذہب، شریعت۔ عربی، مذکر،
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہم کیا کہیں کسی سے کیا ہو طریق اپنا
مذہب نہیں ہو کوئی ملت نہیں ہو کوئی
طریق: ۳۔ طور، طریق، ڈھنگ، عنوان۔
عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

حسرت، ناکام میر کا کام سے غافل نہیں
اک طریق جستجو یہ درد مہجوری بھی ہو
طریق: ۴۔ قاعدہ، ترکیب۔ عربی، مذکر،
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سحر الفت کے ہوتے تھے جو غریق
سکھتے تھے سب آکے وضع و طریق (غریب شوق)
طریق: ۵۔ طرز، روش، چال۔ عربی، مذکر،
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اپنے مذہب میں ہوا کہ شرط طریق خلاص بیت
کچھ غرض کفر سے رکھتے ہیں نہ اسلام سے کم نہ ہوا
طریق الشمس: وہ دائرہ ہو جو زمین کے
مدار آسمانی سے منطبق کیا ہوا ہو اور آفتاب کا اس کے
گزر رہتا ہو نصف خط استوا کے شمال کی طرف
نصف جانب جنوب ہو۔ عربی، مذکر۔ (غریب شوق)

قول فیصلہ: علم ہیئت نجوم کی اصطلاح ہو۔
طریقیت: (بفتح اول و یاء معرود)
ترکیب و باطن، ترکیب نفس۔ عربی، مؤنث، اصطلاح
علم تصرف۔

یقین مانو وہ اصولی ہیں جو ان کو کوبد سمجھیں
نہیں ہو فرق، سو بھی شریعت اور طریقیت
قول فیصلہ: عربی میں اس کے ایک معنی راستے،
اور مذہب کے بھی ہیں جیسے: پانچواں۔ گستاخی
محافل آپ کس طریقیت میں ہیں۔

آزاد: از مذہب میر کی مومن نہ کافر
من رسم این میاں ندانم مسافر: (فسانہ آزاد)

طریق عمل: کام کو انجام دینے کا طریقہ۔
عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محل صحت: مذاق کیا ہو؟ وہ طریق مثل جو انسان کی طبیعت سے
اور تصانیف کے سلسلے میں اختیار کرتی ہو۔ (رسالہ تنویر الشوق)
قول فیصلہ: انھیں معنی میں طریق کا بھی ہوا اور
یہ بھی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہو۔

طریقہ: (بفتح اول و یاء معرود) طرز، روش
انداز، طور۔ فارسی، مذکر، فصیح، راجح۔

غریب آدم کے عشق کو دجبا لگا گیا
کچھ خود کشی طریقہ اہل وفاء تھا سالک لہوی

قول فیصلہ: عربی میں طریقہ، اور طریقیت، ایک
لفظ ہو۔ حالت و وقت میں ات کو اس سے بدل
لیتے ہیں تو طریقہ ہو جاتا ہو۔ ظاہر ہو کر دونوں
کے معنی بھی ایک ہی ہیں۔ لیکن فارسی میں جب
طریقیت بتاتے ہو وقت کہتے ہیں تو اس کے
معنیوں کے مقرر کردہ اصطلاحی معنی مراد ہوتے ہیں
اور طرز و روش و حالت کے لیے طریقہ استعمال
کرتے ہیں۔

طریقہ: ۱۔ قاعدہ، ترکیب۔ فارسی، مذکر، فصیح، راجح
چاہ کا نام جب آتا ہو بگڑ جاتے ہو
وہ طریقہ تو بتا دو یقین چاہیں کیونکر
قول فیصلہ: اس کی اردو صحت، واضح، راجح
طریقوں، اور اسے ہوز کوئے سے بدل کے
طریقے، راجح و فصیح ہو۔

دیدار کی طلب کے طریقوں سے بے خبر
دیدار کی طلب ہو تو پہلے نگاہ بانگ

طریقہ: ۲۔ وضع، مذہب۔ (نور اللغات)
قول فیصلہ: اہل گفتوان معنوں میں نہیں بولتے۔
طریقہ: ۳۔ چاند کا برج مقرب کے قریب آنا۔
اصطلاح اہل نجوم۔ (نور اللغات)

طریقہ آنا: اُراد آنا، دُوب آنا، طریقہ
معلوم ہونا۔ اردو صحت، فصیح، راجح۔

محل صرف: تم بہت بدتمیز ہو بزرگوں سے
اس طرح کی گفتگو کرتے ہو تم کو بات کرنے کا طریقہ
نہیں آتا۔

طریقہ بتانا: کسی کام کے کرنے کا ڈھنگ
بتانا، ترکیب بتانا، قاعدہ سمجھانا، عنوان بتانا۔
اردو صحت، فصیح، راجح۔

چاہ کا نام جب آتا ہو بگڑ جاتے ہو
وہ طریقہ تو بتا دو یقین چاہیں کیونکر

طریقہ بدلنا: عنوان بدلنا، روش بدلنا،
انداز بدلنا۔ اردو صحت، فصیح، راجح۔

محل صرف: موجودہ طریقہ تعلیم کو بدلنا بہت
منزوری ہو۔ اس لیے کہ اس طریقہ تعلیم میں بہت
خامیاں ہیں۔

قول فیصلہ: اس محل پر طریقہ چھوڑنا بھی
مستعمل ہو۔ جیسے: تم جب بھی کسی سے بات کرتے ہو

اپنے تیرے ذرا اب کر لیتے ہو۔ تم اپنا یہ طریقہ چھوڑ دو اس لئے کہ یہ بدتمیزی ہو۔

طریقہ نکالنا :- انداز اختیار کرنا۔ روش اختیار کرنا۔ اردو صرف 'عورتوں کی زبان'۔ محلے صوف :- گھر گھر سے ہنسی ٹھٹھولی کیا کرتے ہو اور بیوی سے کبھی ہنس کے بات نہیں کرتے تم نے یہ کون سا طریقہ نکالا ہو۔

قولہ فیصلہ :- اسی محل پر طریقہ ہونا بھی بولتے ہیں جیسے تمہارا یہ کون سا طریقہ ہو کہ جس سے بھی قرضہ لیا پھر دینے کا نام نہیں لیتے۔

طریقے سے :- انداز سے 'مذاق سے' 'طرح سے'۔ اردو صرف 'غیر فصیح' 'راج'۔ محلے صرف :- تم نے ہم سے وعدہ کیا ہو کسی نہ کسی طریقے سے ہمارا کام انجام دیدہ۔ **قولہ فیصلہ** :- طریقے سے بات چیت کرنا۔ طریقے سے گفتگو کرنا، طریقے سے ملنا وغیرہ

بھی زبانوں پر ہو۔ **طرے کا جال** :- ایک قسم کا جال جو عورتیں کارڈستی نہیں۔ اردو 'متروک'۔

شامت ہو آئی کہتی ہو تو مجھ سے نوبار :- وہ جال ڈالوں طرے کا تم سے کرے نہیں جان سنا۔ **طشت** :- (بالفتح) قسا، قتال، لگن، ہاتھ دھونے کا ظرف۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عذر نوشاہ کیا طشت میں کہ کر سہرا شیر **قولہ فیصلہ** :- صاحب شریعہ الانشا نے لکھا ہو۔

"صحیح عربی" طشت، ہر جو مرتب ہو جس کا مادہ 'طس' ہو۔ فارسیوں کے بیان طشت، لاشین نقولہ وشت، بتاریخیں مستقر ہو۔

طشت :- وہ ظرف جس میں اگلے زمانے میں لٹا کر خونی مجرم کو قتل کرتے اور اس کے اوپر دھرا طشت ڈھک دیتے تھے تاکہ خون زمین پر نہ گرے۔ فارسی 'خاکہ'، متروک۔

قتل میں بے غدر کیا قاتل کرے گا یا نصیب **طشت** :- پینا پھر نہ کا تسلا۔ اردو 'خاکہ'، متروک۔ **قولہ فیصلہ** :- اس کا صرف اٹھانا، لگانا وغیرہ کے ساتھ ہو۔

طشت از بام کرنا :- کسی کو بڑا کر کے ساتھ شہرت دینا، رسوا کرنا، راز فاش کرنا۔ اردو صرف 'فصیح'، 'راج'۔

عمر کرے پر کیوں جام کشی کی آپ کو طشت بام کیا۔ **قولہ فیصلہ** :- یہ صرف فارسی شکل طشت از بام افتاد دیا، افتادہ سے لیا گیا ہو۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ بھی ہو۔

بڑھتے بڑھتے ہوا یہ انجام **طشت چوکی** :- وہ چوک جس پر بیٹھ کے پینا پھرتے اور اس کے نیچے ایک مٹی ظرف لگن کی شکل کا رکھا جاتا ہو۔ امیروں کے ہاں اکثر اور غریبوں کے ہاں بیماری باز چرخانے میں اس کا کام پڑتا ہو۔ (فرہنگ آصفیہ)

طشت شری :- (بفتح اول و سکون دوم و فتح سوم) چھوٹی رکابی، چھوٹی پلیٹ۔ اردو 'موتہ'، 'راج'۔ **قولہ فیصلہ** :- اس کا رسم لکھنا طشت شری سے ہو کر موجودہ دور میں تلے قرشت سے بھی لکھنے لگے ہیں۔

طشت شری لکھنا :- عامل حبیبی کی طشت شری پر

قرآن کی آیتیں اور دعائیں زعفران سے لکھ کر دیتے ہیں اس طشت شری کو دھوکہ پی لینے سے دوڑ پڑھتا ہو اور مختلف امراض دور ہوتے ہیں۔ اردو صرف 'دہلی کی زبان'۔

محلے صرف :- تمہارے دادا جان خدا جنت نصیب کرے ہر روز صبح کو طشت شری لکھ دیا کرتے تھے مگر دودھ کچھ ایسی گھڑی کا سوکھا تھا کہ پھر نہ اترتا نہ اترتا۔ (توبۃ النصوح)

قولہ فیصلہ :- کھنوں میں عام طور سے طشت شری لکھنا زبانوں پر نہیں ہو کبھی کبھی حبیبی کی پلیٹ پر مال لوگ زعفران سے آیتیں اور دعائیں لکھتے ہیں جو بطور صرف طشت شری یا پلیٹ لکھنا راج نہیں ہو۔

طعام :- (بفتح اول و دوم) کھانا۔ عربی، مذکر، فصیح، 'راج'۔

غرم و غصہ سے پیٹا بھرتا ہوں **طعام** :- (بفتح اول و دوم) کھانا۔ عربی، مذکر، فصیح، 'راج'۔

قولہ فیصلہ :- اس کے دو خاص صرف ہیں طعام نوش کرنا (فرمانا) یا طعام تناول فرمانا (کرنا)

جیسے "سپاہی اس وقتے ماش کی دال گبھار رہا تھا اس کی خبر شیو سے بادشاہ ایسے خوش ہوئے کہ فوراً حکم دیا کہ دسترخوان پر یہ ہنڈیا چن دی جائے۔ جب طعام تناول فرمانے لگے تو حکم ہوا کہ اس سپاہی کو پلاؤ کی یہ قاب سے دو۔ (سیر کہسار)

عربی میں گیہوں اور کھانے کی ہر چیز کو طعام کہتے ہیں۔ اردو میں پکے ہوئے کھانے کو طعام کہتے ہیں۔ **طعام پھٹی** :- باورچی۔ فارسی 'خاکہ'، متروک۔

محلے صرف :- اس طعام پھٹی بچے کی خوش قسمتی کو تو دیکھو کہاں جا کھنیا لڑایا ہو۔ (فرائض آباد)

قولہ فیصلہ :- اب باورچی ہی کہتے ہیں طعم پھٹی

مذکر فصیح راجح

عزیز آشنا دوست سے تنگ ہو
تسل اسے طعنہ تنگ ہو (صحیح خندان)
قول فیصلے پر اپنے کیے ہوئے کسی احسان یا نیکی
کو جتانے کا طعنہ ہو۔ جیسے آپ کا طعنہ مجھے برا
نہیں معلوم ہوتا کیونکہ میرا رویاں رویاں آپ کا
احسان مند ہو۔

قول فیصلے: عربی میں اس لفظ کی اصل کشت ہے
جس کے لغوی معنی ہیں ایک بار نیزہ مارنا اور برا
بھلا کہنا۔

طعنہ تشنہ: (طعن تشنہ کا بگاڑا ہوا ہے)
لعنت طاعت برا بھلا۔ مذکر عورتوں کی بات
(نور اللغات)

قول فیصلے: کشت کی دو تین طعنہ تشنہ بطور واحد
نہیں بولتے بصیغہ جمع طعنہ تشنہ کہتی ہیں۔
طعنہ تشنہ دینا: برا بھلا کہنا، طاعت کرنا
عیب نکالنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصلے: کشت کی عورتیں بصیغہ واحد
طعنہ تشنہ دینا نہیں بولتیں بصیغہ جمع طعنہ تشنہ
دینا بولتی ہیں۔

طعنہ دینا: طاعت کرنا، برا بھلا کہنا، آواز
کرنا، احسان یا نیکی کر کے اس کا ذکر کرنا۔ اردو
عورتوں کی زبان۔

ہم تراپ کر ہوئے کشت سے ترے خنجر کے طفیل
طعنہ غیروں نے دیا صبر و شکیبائی کا
قول فیصلے: بصیغہ جمع طعنہ دینا زیادہ مستعمل
جیسے برا تو یہ معلوم ہوتا ہو کہ مجھ کو یا کئے دن
طعنہ دیتی ہیں کہ تم بڑھیا ہو۔ اس ضعیفی میں کھرتی
کیوں ہو۔ (فسانہ آزار)

وہ بے مانگی کے مجھ دیں طعنہ
اسے درد تو آج کیوں دل میں کہہ کر
طعنہ زنی: آوازہ کہنے والا، انچھ بازی
کرنے والا۔ فارسی ترکیب صفت فصیح راجح۔
دیکھا ہو جو رخ آپ کا روشن یہ ہوئی میں
آئینہ خورشید پر ہیں طعنہ زنی آنکھیں
قول فیصلے: اس لفظ کے قبل پر (درد جان)
کے ساتھ کوئی اسم یا ضمیر لاکے ہونا کہ ساتھ
صرف کرتے ہیں۔ جیسا کہ مندرجہ بالا شعر کے دوسرے
مصرع سے ظاہر ہو۔

طعنہ زنی: عیب گیری، طعنہ دینا، انچھ بازی
فارسی ترکیب مؤنث فصیح راجح۔
وار اس کی سر دہی کے رکے چہرے پر صدمہ شکر
پایا نہ رقیبوں نے محل طعنہ زنی کا
قول فیصلے: اس کا صرف کرنا کے ساتھ طعنہ
کرنا ہے۔

طعنہ مارنا: آوازہ کہنا، طعنہ زنی کرنا۔
اردو صرف متروک۔

نار دل نے خوش فوادی میں
طعنہ صورت ہزار پر مارا شاد کھنوی
طعنہ ملنا: کسی کسی کے طعنہ دینا آوازہ مارنا
سنا اردو صرف قلیل الاستعمال۔

حور کی خواہش پر یہ طعنہ ملے
واہ کیا نیت ہو کیا اوقات ہو
طعنہ مہمت: طعن تشنہ لعنت طاعت
برا بھلا، پھیر پھار۔ اردو مذکر دہی کی زبان
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصلے: مولف فرہنگ آصفیہ نے اس لفظ
اس تشریح یوں کی ہے مہمت اگر ہندی قرار دیا

جائے تو اس کا کچھ پتہ آگے نہیں چلتا۔ اس سے
ملا وہ عربی لفظ کے ساتھ اس کا جوڑ بھی یہی
دلائل کرتا ہو کہ یہ بھی عربی ہو۔ چنانچہ تین معنی
خوار و ذلیل و مقبر اور مہمان معنی اہانت کرنا
و ذلیل و خوار اس سے ماخوذ ہو۔ پس مہمت اصل
میں مہمتہ (نامے صدی) تھا جس سے مہمتہ
طعنہ ہونا: (پر کے ساتھ) انچھ بازی ہونا
آوازہ کسا جانا۔ اردو صرف فصیح راجح۔
نار میرے لب پر ناصح کی زبان پر طعنہ ہو
واہ کیا چوٹیں ہیں کیا پتھر ہو پتھر کا جو آہ بھائی
طعنہ پڑنا: کسی پر انچھ بازی ہونا، کسی پر طعنہ
کے جانا، طعن آئینہ باقی سنا جانا۔ اردو صرف
عورتوں کی زبان۔

محلہ صرف: تم نے مائیکھ میں تانبے کا لوٹا بھیجا
وہاں سے ساجی میں چاندی کی ٹسلی آئی۔ دیکھ لینا
زندگی بھر سسرال والوں کی طرف سے طعنہ پڑے گئے
طعنہ تشنہ: برا بھلا کہنا، انچھ بازی کرنا
اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محلہ صبر: ہزار مرتبہ سمجھایا کہ طعنہ تشنہ دینا
شریف عورتوں کا شیوہ نہیں ہو مگر تم چھوٹی زبان
قول فیصلے: اس کا صرف دینا کے ساتھ دھینے
تشنہ دینا ہو۔

طعنہ سنانا: برا بھلا کہنا۔ طعنہ دینا طعن
تشنہ کی باتیں کرنا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال
مرے جنازے پر کیوں آئے کہ الٹے طعنے مجھے سناے
ہاں کیے جو زبان پر یا سنا کیے سرگوار باقی
طعنہ سنانا: (لازم) طعن آئینہ باقی سنانا

طعن تشنہ کی باتیں سنانا۔ اردو صرف عورتوں کی
زبان۔

طغماچ :- (بافتہ) ترکستان کے ایک
شہر کا نام۔ بندیران و سراج یہ لفظ صحیح
طغماچ (بقیمیم برغین) تھا۔

(تحقیق اللغات فارسی)

طُغْيَانُ : (بالضم) حدی عجز و غرورنا، حدی
زیادہ ظلم کرنا، بے انتہا گناہ کرنا، زیادتی۔
عرب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

میتا کے دھیان کریں ظلم یہ طغیاں ہو گا
دل سا جو دوسے ہو وہ جان کا خواہاں ہو گا

قول فصیلہ درنازک سے فرق کے ساتھ اس کے
 ایک معنی ہیں انزالش، فراوانی، جوش، افراط
 بمقارہ ہو نہ میری یہ خطا اب آؤں جاؤں مسلم
 کہ تم ہونا زکے طغیان سے مجبور ہم دل سے غلام آباد
 اس لفظ کا صحت ہونا کے ساتھ (طغیان مجنا) ہو

جوں شمع اپنے دل پر یہ طغیان ہوا گ کا
نوک زبان سے دودھ نمایاں ہوا گ کا

طیغیان : ۲۰ فصل ہونا کہ قوت ہی ہونا، سستی
 کسی۔ عربی لفظ، مذکر تعلیم یافتہ طبقہ کی زبانہ تعلیم الی

چاہنے والوں میں اس کے سوا ظن باہم دگر مستحق
 ہے رہا ہو صاف اذیان محبت کی خبر (حقیقت انجم)

طغیانی :- (بالضم) ریجان سیلاب تلطم
ریا کا پڑھنا۔ فارسی 'موت'، ضعیف، راجح۔

اے خضر و دریے! کشتی مری طوفان ہو
جدا آتا ہوں اور اشک کی طغیانی ہو

تقوای خفیل ہونا اور جانا وغیرہ کے ساتھ
اس کا صرف ہر۔

عجبت میں آگ لیا وقت بھول پر گزرتا ہر جگر
بر آسوز شک پر جاتے ہیں طغیانی نہیں جاتی

دو معنی طغیان، کھجواؤں کے ساتھ قبیلہ سرحد

ان کو بھی ملغرا کہتے ہیں۔

طغرا ب: (کنایتہ) نشانِ علم۔ (قوالی اللغات)
فیو لفر فیصل: تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے۔

طغراکش :- طغرا بنائے والا، طغرا کھنڈے والا۔
فارسی، صفت، قلیل الاستعمال۔

ع طغراکش مقدمه و فتر نجات انیس
قول فصیل: طغراکش که طغرا نولس اول

طغیانکار: طغیان کرنے والا۔ فارسی ترکیب

سفت، قلیل الاستعمال۔

طغوات بدنامی / بر بدنامی کا نشان

روای خاص میں ہوں میں محمد اسے سلطان عشق

پاپے طغرائے بدنامی مرے منشور کو
لغزائے لسم اللہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم

حیدرہ انداز میں آخر شعلہ کی آہول سے کھینا۔ فارسی
کس، قطرہ افقہ طبع کی زمانہ۔

[illegible]

ایک کھلم کھلم فحش اور کشتی تم نے مدام
یہ طغرائے نداشت خط سا غنہ ہوا

مخبر: سلجوق خاندان کے پہلے بادشاہ کا
مخبر: سلطان محمود غزنوی کے

مانے میں خراسان پر قابض ہو گیا تھا۔ ترکی

ملک کے دارشا کو دیکھا خلق نے
اب قریب مغرور و سخر کھلا

رگ سودا جنوں میں خون کو تیرے تسلیم
نے طعنے زبان بیشتر سے اشاعر

طعن مہنے دنیا: طعن کشینے کرنا، برا بھلا
کہنا۔ اردو صرف، عورتوں کو زبانِ خریکنا، صغیر،

قول فصیل :- یہ قسم دہا کی عورتوں سے مخصوص
ہر شخص کی عورتیں بالکل ہنس رہی تھیں۔

خلعہ (عظیم اول) حطہ چیدہ جس میں
اللقاب اور بادشاہوں کا نام لکھا جاتا اور

شاہی ہر شاہی خطاب جو اجلاس کے کاغذات
یا دیگر بادشاہی خط و کتابت میں درج ہو۔

ترکی، سدره
حکمرانی پر محمد امین سلطان بهار

عشق پیچاں بن گیا طغراے فرمان بہار آتش
قول فصیل :۔۔۔ رقم مہنا اور کندہ ہوتا وغیرہ

نورانی چہرے پر تھے اوروں کے نقشے

محراب بیت ابرو کا طغرا رقم ہوا
نگین دل سے شاہ جمال

کشد ہو طغرا تمھارے نام کا نوازش
صاحب فرسنگ آصفیہ نے لکھا ہو کہ "بعض کا چل کر"

کہ دہلی اور پچیدہ خط کہ جس میں بادشاہ کا
القاب اور نام خوب روشن لکھا ہوا ہے۔

جلال الدین اکبر کا طغران الفاظ سے نکلتا
جاتا تھا سلطان الاعدل الاعظم

طفلیانیوں پر جس کا استعمال کسی کے ساتھ ہو۔
 بائیسکے ضعف سے نہیں کوچے میں اس کے ذوق
 بہر جانیں کا شکر یہ کی طفلیانیوں میں ہم
 فارسیوں نے عربی لفظ طفلیان میں اپنے مصدق
 زیادہ کر کے طفلیانی بنا لیا۔ عربی میں طفلیان کے
 معنی ہیں مد سے گزر جانا (مجازاً) زیادتی
 ظلم سرکشی پالی کاموجیں مارنا، خون کا پھونکنا
طفلیانی پر آنا۔ دریا میں پانی بڑھنا
 دریا بڑھ پر آنا۔ اردو صورت فصیح راج
 آئے طوفان جو ترے قہر کا طفلیانی پر ذوق
 کشتی نوح بھی ادا کو جو گرداب صفت ذوق
طفلیانی ہوتا۔ پانی میں تلاطم ہونا، ہلکا
 آنا۔ اردو صورت فصیح راج۔

سجرا راض سے تا ابر ہو اور ابر میں پانی
 روہوں پانی سے تا دریا ہو اور دریا کو طفلیانی
طفیل۔ بڑا (کبیر اول و سکون دوم) لڑکا
 بچہ۔ عربی، مذکر، فصیح راج۔

نکھڑے ہشت سالہ ایک طفل ناتواں صفی
 اسے پرانگ آیا ہو دوکان تو دکھایا
قولہ فیصلہ۔ شعراے متقدمین کم سچ مجھ کے معنی
 میں بھی نظم کرتے تھے۔

وہاں دیکھے کسی طفل پری رو
 ارے ارے ارے ارے ارے ارے
طفیل کی فارسی سچ طفلان اور عربی جمع اطفال
 بھی راج ہو۔

پیری میں عیش زند ہوئے مائے طفلان
 کیوں آپ کو مٹھوں کیا ہر پیر جوان کا زند
طفیل۔ شیر خوار، مددہ پیتا بچہ۔
 عربی، فصیح راج۔

شدہ زور اپنے زور میں کرتا ہو طفل ق
 وہ طفل کیا کرے گا جو کھٹنوں کے بل چلے شاگرد
قولہ فیصلہ۔ نورانیہ بچے پر بھی اس کا اطلاق
 ہوتا ہو۔

یاں سے ہوتی نہ زیادہ جو عدم میں رست
 آ کے ہستی سے کوئی طفل نہ گریاں ہوتا
طفیل۔ نادان۔ (نور اللغات)

قولہ فیصلہ۔ نکھڑے میں اس جگہ بچہ کہتے ہیں
طفیل شک۔ (باضافت) آنسو سے
 مراد ہوتی ہو۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح راج
 محلے صوف بر فیشلی انکھڑوں کے لال لال
 خون رلاتے تھے طفل شک بھی لاتے تھے۔
 (فساد آزاد)

طفیلان چمن۔ (باضافت) باغ کے
 سبزے اور پھولوں کی کلیوں سے کنایہ ہو۔
 فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولہ فیصلہ۔ بالعموم راج نہیں۔
طفیلانہ۔ طفل سے منسوب بچوں کا۔ فارسی
 فصیح راج۔

جو کام کریں باہم لڑتے ہیں جھگڑتے ہیں
 ہیں الجھنیں اپنی باز بچہ طفلانہ

قولہ فیصلہ۔ ایک معنی ہیں بچوں کا سا بچوں
 کی طرح جیسے یہ سن اور یہ طفلانہ حرکتیں شرم
 نہیں آتی۔ تنہا مستحق نہیں ترکیب ہی کے ساتھ
 بولتے ہیں جیسا کہ اوپر کی دونوں مثالوں
 (باز بچہ طفلانہ، طفلانہ حرکتیں) سے ظاہر ہو
 بچوں کی سہ باتوں کے معنی میں طفلانہ باقی
 اور بچوں کا سامراج کے معنی میں طفلانہ راج
 بھی راج ہو۔

طفیل۔ کتب نمی رود و لے بر نش
 مدرسے میں جاتا مگر اس کو لے جاتے ہیں جبکہ
 سے کوئی کام جبراً لیا جاتا ہو تو یہ جملہ بولتے
 ہیں۔ فارسی جملہ تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

(فرہنگ اشال)
قولہ فیصلہ۔ اس جملے کو یوں بھی استعمال کرتے
 ہیں "طفیل کتب نمی رود و لے بر نش" جیسے "گورنش
 کی وہی مثل ہو کہ" طفل کتب نمی رود و لے بر نش
 کسی ہندوستانی رئیس کو زبردستی لے جا کر کونسل
 میں بٹھائے تو وہ بیچارہ سوائے اس کے کہ
 کمر کر بٹھیا دیکھا کرے اور بے فائدہ لوگوں کی
 فیلروں میں غصیف ہو کیا کر سکے گا؟ (ابن الوقت)

طفیل لٹلی۔ (بے اضافت) جھوٹی قسلی
 کسی سن دار کو بچوں کی طرح بہانا۔ فارسی
 ترکیب، مؤنث، فصیح راج۔

قولہ فیصلہ۔ بصیفہ سچ طفل تیلیان نسبت
 زیادہ بولتے ہیں جیسے "آپ نے مجھے اب تک کیا
 دے دیا ہو جواب دیں گے۔ خالی خولی کی باقی نہ
 کیجئے۔ میں خوب جانتا ہوں۔ یہ طفل تیلیان کسی
 اور کو دیکھئے۔"

طفیل خرد سال۔ کم عمر بچہ فارسی ترکیب
 مذکر، فصیح راج۔

کیا قیامت کا جو شیلہ ہو یہ طفل خرد سال
 ہر طرف چلنے کو ہوتا ہر کام سوال صفی

طفیل دبستان۔ نا بچہ، نا بچہ کار
 نو آموز۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔
 لکھے وہ طفل دبستان کیا مرے خط کا جواب
 جو شائے صورت حرف غلط استاد کہ صبا
قولہ فیصلہ۔ اب زیادہ تر اس جگہ طفل کتب کہتے ہیں

طفل شیرخوار طفل شیرخوارہ

پتیا بچہ، محسوب بچہ۔ فارسی، مذکر، (نور اللغات) قول فیصلہ: بکھنویں طفل شیرخوارہ تو کوئی نہیں بولتا، البتہ طفل شیرخوارہ برابر استعمال کرتا ہے۔ لکھنوکا، جگر گوشہ یہ طفل شیرخوارہ ہستی جس کی پیشانی پر لکھا ہو جو شیلا ہونا ہمارے طفل صغیر :- (باضافت) چھٹا بچہ عربی الفاظ فارسی ترکیب، فصیح، راجح۔

کچھ کو امر وہم مبارک ہو یہ جن بے نظیر لکھنوی کی گود کا پالا وہی طفل صغیر طفل مزاج :- (بغیر اضافت) جس کے مزاج میں لڑکپن ہو۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات) قول فیصلہ: مولف مذکور نے انہیں معنی میں طفل مشرب بھی لکھا ہے۔ اہل لکھنوی نے طفل مزاج بولتے ہیں نہ طفل مشرب۔ البتہ طفلانہ مزاج کہتے ہیں جس کے معنی ہیں بچوں کا سامراج طفل مکتب :- (باضافت) مدرسے میں پڑھنے والا لڑکا۔ فارسی ترکیب، مذکر فصیح، راجح پھرتے ہیں لکھتے پڑھتے سوئے میں ماہ و جاہ کے طفل مکتب ہوتے ہیں گنبد میں لبسم اللہ کے ذوق قول فیصلہ :- 'ہونا' اور نہ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہو۔ جیسے "بندہ آزادان ذریں طفل مکتب امی نہ تھا۔ جب حاضر خدمت ہونے لگا۔ تو حضرت خیر اکبر اس کے اشعار پڑھا کرتے تھے۔"

(دیوانہ ذوق مرثیہ آزاد) طفل مکتب :- نا بچہ، نا ستر بہ کار فارسی ترکیب، مذکر فصیح، راجح۔ قول فیصلہ :- ان معنوں میں یہ ترکیب تھیک کے طور پر استعمال کی جاتی ہو۔ اس ترکیب کے قبل اس کے

آگے یا ان کے آگے، لکے ہونا کے ساتھ صرف کرتے ہیں۔ (یعنی اس طرح : ان کے آگے طفل مکتب ہو یا تھا، بچہ) ابو الفضل شمس کوہ دانش اور دریائے سندھ بستر تھے۔ اور خان خانان ان کے آگے طفل مکتب۔ مگر آفت کے پکڑے تھے :- (در بار اکبری ص ۶۲۲) طفلی :- (بالکسر) لڑکپن، بچپن، کم عمری کا زمانہ، کم سنی کا دور۔ فارسی، مؤنث فصیح، راجح طفل نہ رہی کہ عقی وہ جانے والی کیا رہتی جہانی عقی مسئلہ والی رشید لکھنوی طفلی سے :- بچپن سے، لڑکپن سے، کم عمری کے زمانے سے۔ اردو، فصیح، راجح۔

محله صوف :- اسے تو بہ : یہاں طفل ہی سے فقیر کے قائل نہ ہوتے اور ان شاء جی نے تو کذب کے پل باندھ دیے۔ (فسانہ آزاد) طفل و دامان مادر خوش بشتے ہو وہ مست بچپن میں ماں کی محبت اور نگہداشت بڑی نعمت ہو۔ فارسی مقولہ۔ (فرہنگ اثر) قول فیصلہ: تعلیم یافتہ طبقہ کبھی بول دیتا ہے طفولت :- طفل، عربی، مذکر۔ (نور اللغات) قول فیصلہ: بکھنویں طفولیت، لکھتے ہیں بچپن، طبقہ کی زبان ہو۔

طفولت :- (بضم اول و واو معروف و یاء مشدہ مفتوح) بچپن، طفل، لڑکپن کا زمانہ۔ عربی، مصدر مجل، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان ہو۔ محله صرف :- طبع اس کی موزوں طفولیت سے صحت۔ شعر کی طرف رغبت رکھتا تھا۔ طبقات شعراء قول فیصلہ: زیادہ تر فارسی ترکیب زبان کے ساتھ

زمانہ طفولیت، عہد طفولیت اور عالم طفولیت بولتے ہیں (زمانہ طفولیت) یہاں تک کہ زمانہ طفولیت میں ہم جولیوں کے ساتھ کھیلتے بھی نہ تھے۔ (چہلاد) (عالم طفولیت) زبان جب تک عالم طفولیت میں رہتی ہے تب ہی تک شیر و شربت کے پیالے لٹھلائی ہو :- (آب حیات)

فارسی والوں نے اس لفظ کو بغیر تشدید (بروزن مفاعیلن) بھی استعمال کیا ہے۔ ان کی تقلید میں اردو والے بھی بلا تشدید بولتے ہیں اس کی تصحیح بھی ہو۔

طفیل :- (بضم اول و فتح دوم) وسیلہ ذریعہ تصدیق واسطہ۔ فارسی، مذکر فصیح، راجح۔ جہاں میں مجھے مرتبہ جو ملا وہ سب کچھ ہر صاحب طفیل آپکا شیر

قول فیصلہ: صاحب فرہنگ آصفیہ لفظ طفیل کے ذیل میں تحریر کرتے ہیں :- ابن زحل کو فی شاعر کا نام جو عبد اللہ کو فی بن عطفان بن سعد کی اولاد سے تھا، جس کو طفیل الاعراس کہتے تھے۔ وہ طعام ولیمہ میں بن بلائے لوگوں کے ساتھ ہو لیا کرتا تھا۔ بلکہ اس کا قول تھا کہ کیا اچھا ہو جو کوہ آسان کی طرح ہمارے سر پر رہتا اور ہم ہر وقت دیکھ کر مجالس طعام کو معلوم کر لیا کرتے بعض لوگ کہتے ہیں کہ طفیل شراب کی مجلسوں میں بن بلائے پہنچ جایا کرتا تھا۔ غرض نتیجہ دونوں سے ایک ہی ہو۔ پس اس وجہ سے اس شخص کی نسبت کہنے لگے جو مدعو کے ساتھ بن بلائے چلا جائے۔ جسے فارسی میں 'ناخواندہ ہانا' کہتے ہیں اور یہی وجہ ہو کہ لفظ طفیل بولتے ہو سید کے معنی میں مستعمل ہو گیا۔ مولف نے یہ ایسے نکات بولتے اور وسیلہ کے معنی میں عربی

میں تو ہو گیا یا فارسی میں۔ ظاہر فارسی ہو کیونکہ عربی لغات میں یہ معنی نہیں ملتے۔ مولف نور اللغات نے اس لفظ کی وضاحت یوں کی ہو "طفیل ایک کوئی شاعر کا نام تھا جو بغیر بلائے دعوت و تعین میں شریک ہوتا تھا۔ پھر اس کو کہنے لگے جو کسی کے ساتھ بغیر بلائے دعوت میں جائے۔ متاخرین طفیل کی جگہ "طفیلی" ایک ایسی آخر میں اضافہ کر کے کہنے لگے۔ فارسیوں نے (مجازاً) سبب وسیلہ، ذریعہ، توسط کے معنی میں استعمال کیا۔

طفیل :- بدلت، صدقے میں۔ فارسی، صفت، طفیل اور استعمال۔ تازہ رہتے ہیں مرے مرگان طفیل اشک چشم مصحفی سوکتا ہرگز نہیں جس طرح سبزہ چاہ کا قول فیصلہ :- اس محل پر زیادہ تر باب کے اضافے کے ساتھ بطفیل بولتے ہیں۔ جیسے "خداوند عالم میرے گناہوں کو بطفیل مجھ کو آں محو بخش دے"

طفیل سے :- بدلت، تصدیق میں وسیلے میں۔ اردو صفت، نصیح، راج۔ محل صرف :- اصغر نے کہا سب آپ کے طفیل سے انجام بخیر ہوا۔ (مرآت العروس) طفیل میں :- بدلت، صدقے میں تصدیق میں۔ اردو صفت، نصیح، راج۔

محل صرف :- بدلت، دیگر مددشوں کے طور پر تیار کے طفیل میں غالبہ یزید تھی۔ (ضیاء المآثر) طفیلی :- (بضم اول و فتح دوم) بغیر بلائے کسی کے ساتھ دعوت میں چلا جانے والا دوسرا کے طفیل میں گزارہ کرنے والا فارسی صفت، نصیح، راج۔

استخوان کھائے سنگ یار کے ساتھ آگے بڑھا۔ جو مناسب کہ طفیلی بھی ہو مہمانی میں اسیر طفیلیا :- خوشامدی، طفیلی۔ اردو مذکر، غیر نصیح، راج۔

محل صرف :- اپنے کیا بچہ کو طفیلیا سمجھا ہو جو بار بار کہہ رہے ہیں کہ ہمارے ساتھ دعوت میں چلو۔ ہم بغیر بلائے کہیں نہیں جاتے۔ قول فیصلہ :- اس کی حج طفیلیوں اور طفیلی زبانوں پر ہو۔

طلا :- (بالکسر) مضوناس پر مالش کرنے کی رفیق دوا، وہ روغن جو بطور مسنا و قضیبہ اس لئے لگاتے ہیں کہ سستی اور کمزوری دور ہو اور صحیح طور پر استادگی ہونے لگے، سستی کا تیل عربی، مذکر، اطلاق کی اصطلاح۔

محل صرف :- حکیم صاحب نے کہا، وہ کہ ان جہز آدمی نے جلق بہت لگایا، جو جس کے نتیجے میں عضو مخصوص کی رگیں خراب ہو گئی ہیں۔ ان کے لئے کوئی طلا بنوایے۔

قول فیصلہ :- لگانا اور کھینچنا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہو۔ عربی میں طلا کے دو معنی ہیں :- وہ چیز جس کو مالش کریں :- لذت۔

طلا :- ایک قیمتی دھات، کھڑا سونا، زرخاں فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

حسینوں کی نہ جا صورت پر اے دل یہ تاجے پر طمع ہو طلا کا شیر

قول فیصلہ :- صاحب فرہنگ آصفیہ نے مندرجہ بالا معنوں میں اس لفظ کو عربی لکھا ہے اور اس کو تلا، کا معرہ مانا ہو جو ہندی کہتے ہیں جو کہ ہندوستان کے راجہ سونے میں

تلی کر وہ سونا دان کیا کرتے تھے۔ اہل عرب نے اس سونے کو تلا، سمجھ کر طلا بنایا اور زر کے معنی میں استعمال کرنے لگے ورنہ تلا، بمعنی ترازو مولف نور اللغات نے اس کے معنی طبع اور

گلت بھی لکھے ہیں جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے تھے۔ طلاب :- (بر وزن جلاب) طالب معنی ظالم کی جمع۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ وظاٹت دیکھئے طلاب کو ایسے جو کافی ہوں۔

امانت کیجئے اس کی اعانت کیجئے جو حق میں ہو۔ طلا و زور :- زمین چیز پر طلائی کام ہو۔ فارسی، صفت۔

قول فیصلہ :- اب کوئی نہیں بولتا۔

طلا ساز :- کیا گر۔ فارسی صفت (نور اللغات)

قول فیصلہ :- لکھنؤ میں زیادہ تر کیا گر ہی بولتے ہیں۔

طلاق :- (بالفتح) آزادگی، مردانی کشاکش تیز زبانی، فارسی صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصلہ :- ان معنی میں اردو میں آج نہیں۔

طلاق :- عورت کا نکاح کی قید سے

از روئے شرع آزاد ہونا۔ عربی، مؤنث، فاعل، راج

کہ دنیا کو دی میں نے یکسر طلاق

رہا تا اب مجھ میں اس میں خرق

قول فیصلہ :- متقدمین نے اس لفظ کو مذکر بھی استعمال کیا ہو۔ جیسے محلے میں ایک چڑیل تھی

ہر اس پر آپ عاشق ہوئے اور بیوی کو کہنا چاہیئے

طلاق سے دیا :- (سنائے آزاد)

دنیا کو طلاق اس شہر داں نے دیا ہو

موجودہ دور میں تانیف کو ترجیح ہو۔

طلاق :- قسم سخت جو زہنی لوگ غصے کی حالت

میں دوسرے کو دیتے ہیں خلا طلاق ہو جو تو سائے

نہ آجائے یعنی تری ماں پر طلاق ہو اگر تو
سائے آکر ہم سے مقابلہ نہ کرے۔ اردو۔

(فرہنگ اصغیہ)
قول فیصلہ: لکھنؤ میں زیادہ تر "مقتاری
ان پر تین طلاق ہیں کہتے ہیں۔

طلاق بائن :- (باضافت) قطعی طلاق
وہ طلاق جس کے بعد مرد کو بغیر عقد کے نہ وہ جبکہ
طرف رجوع کرنے کا حق نہیں رہ جاتا عربی
الفاظ فارسی ترکیب اصطلاح فقہ۔

طلاقت :- (بفتح اول و دوم و ہما) تیز
زبانی چرب زبانی فصاحت خوش بیانی
عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ نوزی کہ جس کی طلاق دلوں کو بھائے
دو دو دن ایک بوند بھی پانی کی وہ نہ پائے
طلاق مطلق :- (تلفیح: بالضم) طلاق کی

ایک قسم ہو کہ عورت اپنے شوہر سے رجوع نہ ہو
اور مہر معاف کر کے یا کچھ اور مال دے کے طلاق
لے لے۔ عربی، الفاظ فارسی ترکیب اصطلاح
طلاق وینا :- زوجیت سے خارج کرنا،
ازدواج شرعی زوجہ سے قطع تعلق کرنا۔ اردو
فصحی راج۔

شیخ صاحب کے عقد میں وینا
آئی تھی کہ بدوی انہوں نے طلاق
سودا

طلاق رجعی :- (رجعی: بفتح اول و سکون) وہ
جو کہ مرد طلاق دینے کے بعد بھی اگر چاہے تو
مردہ کے دونوں زوجہ سے دوبارہ رجوع کر سکتا ہے عربی
الفاظ فارسی ترکیب اصطلاح فقہ۔

طلاق صریح :- (باضافت) وہ طلاق
جو صریح الفاظ میں دی جائے۔ فارسی ترکیب

مونث۔ (اعظم اللغات)
قول فیصلہ: طلاق صریح وہ جو صیغہ جاری
کر کے دی جائے۔

طلاق کنایہ :- (باضافت) جو طلاق صریح
طور پر نہ ہو بلکہ اشارے سے ہو۔ فارسی ترکیب۔
(اعظم اللغات)

قول فیصلہ: جب کوئی مرد اپنی زوجہ کے
کلمہ نکاح کٹھن اٹھ (تیری پیٹھ میری ماں کی پیٹھ
کے مثل ہو) تو طلاق ہو جاتی ہو۔ یہی طلاق کنایہ
یا ظہار ہو۔

طلاق لینا :- (مقصدی) شریعت کی رو سے
زوجہ کا شوہر کے چھکارا حاصل کرنا۔ اردو
صرف، فصیح، راج۔

تجربے لیتی ہوں آج ہی میں طلاق (بشک و گمراہی)
طلاق مبارک :- (باضافت) وہ طلاق
جس میں شوہر و زوجہ دونوں کی رضا شامل ہو۔
فارسی ترکیب اصطلاح علم فقہ۔

طلاق مفصل :- وہ طلاق جس میں مرد
عورت کو اس وقت تک پھر اپنے نکاح میں نہیں
لو سکتا جب تک کوئی اور مرد اس سے شادی
کر کے طلاق نہ دے جسے۔ (فقہ ابن سنت کی رو سے)

یہ مرتبہ لفظ طلاق کہہ دینے سے طلاق ہو جاتی ہو۔
فارسی ترکیب۔ (نور اللغات)

طلاق :- وہ عورت جس کو طلاق دی گئی ہو
ہندوستان میں عورتیں یہ لفظ گالی کی جگہ سمجھتی
اور بولتی ہیں۔ اردو، مونث، دہلی کی زبان۔
(فرہنگ اصغیہ)

طلاق زامہ :- وہ تحریر جس کا طلاق لینے اور
حلاق دینے کا فنون درج ہو فارسی تخطی

فارسی ترکیب، مذکر، راج۔

طلا کار :- وہ چیز جس پر طلائے نقش و نگا
بنائے گئے ہوں جیسے سمیشہ طلا کار۔ فارسی صفت
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یا قوت کے میں تمام اشجار اختر
پتے ہیں زمروں طلا کار (شاہ اودھ)
قول فیصلہ: مولف نور اللغات نے طلا بات

بھی انہیں معنی میں درج کیا ہے جو موجودہ دور میں
قلیل الاستعمال ہو۔ طلا بات کے معنی ہیں سہرے
تاروں سے بنی ہوئی چیز۔

طلا کاری :- سونے کے نقش بھرا، سونے کا
کام بنانے کا پیشہ۔ فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی
خوشنما ہیں عمارتیں ساری

درود دیوار پر طلا کاری
طلا کوہ :- (واو مجہول) سونے کا ورق
بنانے والا۔ فارسی ترکیب، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصلہ: یہ زبانوں پر عام طور کے ورق ساز ہو
طلائے اختر :- عمدہ سونا، کنڈن۔ عربی، مذکر
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

طلائے دست افشار :- ایک قسم کا لہجہ
دب جانے والا نرم اور پیش قیمت سونا۔ فارسی ترکیب
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ظاہر ہے کہ اگر اس رنگ کا زرد پر کہاں جہاں
آج کو دیکھتا اگر اک بار: پھیک دینا طلائے دست افشار
مرزا اسد اللہ خان غالب

قول فیصلہ: خسرو پرویز نے اس سونے کا ایک تہنچ
بنوایا تھا جو زینت کے لئے دسترخوان پر رکھا جاتا
تھا پھر کمرے کے اسی سونے کا ساگ بنوایا اور
زینت دسترخوان کیا۔ دست افشار اس جہ سے

کہا گیا کہ ہاتھوں سے دب جاتا تھا۔

طلایے ناب :- زرد خالص۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولہ فیصلہ :- عام طور سے زبانوں پر اس کے

طلائی :- (بکسر اول) سونے کا سنہرا زرد۔ فارسی صفت، فصیح، راجح۔

فروغ حسن دو چنداں ہو زینت بی تجھ کو
طلائی ہو میں جو بازو کے سمیر قعود

طلائی :- آفتاب کی صفت میں مستعمل ہو۔ اردو، فصیح، راجح۔

رنگت مثال مہر طلائی ہو جسم کی
گل کی طرح جدا ترے ہاتھوں کے زہنی برق

قولہ فیصلہ :- اس لفظ کا اطلاق زرد رنگ پر بھی ہوتا ہو۔

طلائی رنگ :- سنہرا رنگ، ایک قسم کا زرد رنگ۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

کھوٹے ہیں طلائی رنگ والے
اس سونے کو بار بار کسا ہو

طلایہ :- (بکسر اول و فتح چہارم) خفاقی فوج جو رات کے وقت شہر یا لشکر کی حفاظت کرے۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

محلے صرف :- طلایہ کے سواروں سے پوچھا کہ
قلعہ یہاں سے کس قدر فاصلے پر ہو سواروں نے

کہا آدھ کوس۔ (نشانہ آزاد)

قولہ فیصلہ :- بسند نور اللغات عربی میں

طلایہ، تھا۔ فارسیوں نے طلایہ کر لیا۔ صاحب

فرہنگ آصفیہ نے اس کی اصل طلایع قرار دی

جو چین کے معنی لکھے ہیں "افواج محافظہ لشکر یا سپاہیوں کے ہیں جو مخالفت کے لشکر کی خبر لینے کو

اپنی فوج سے پیشتر روانہ ہوتے ہیں۔ اس کی جمع

طلایہ :- حفاظتی دستہ کا وہ گشت جو رات کو ہوتا ہو۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

خیمے کا طلایہ کوئی کرتا تھا و فاجو
بیٹھا تھا کوئی ڈیوڑھی پہٹیکے ہوئے زانو

طلایہ پھرنا :- رات کو سپاہیوں کا گشت لگانا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

ان سپاہیوں کی طرف سے غفلت کروں گی میں
پھر کر طلایہ ان کی حفاظت کروں گی میں

طلایہ کرنا :- فوجی گروہ کا شب کو گشت کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

خیمہ کا طلایہ کوئی کرتا تھا و فاجو
بیٹھا تھا کوئی ڈیوڑھی پہٹیکے ہوئے زانو

طلایہ ہونا :- چوک پیر ہونا، حفاظت کی خیال سے گشت کرنا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

بند کر راہ قضا نافل یہ کیا کرتا ہو حکم
گرد خیمہ ہو طلایہ رات دن افواج کا

طلب :- (بفتحین) تلاش، جستجو۔ عربی، مؤنث، فصیح، راجح۔

بے وردی سے طے کیجیو نہ راہ طلب یار
ہاں ٹوٹنے پائے نہ کوئی پاؤں کا چھالا

طلب :- آرزو، چاہ، تمنا، خواہش۔ عربی، مؤنث، فصیح، راجح۔

دل اپنی طلب میں صادق تھا گھر کے سے مطلوب گیا
دیر سے یہ موتی نکلا تھا دریا ہی میں مار ڈو گیا

طلب :- درخواست، التجا۔ عربی، مؤنث، فصیح، راجح۔

دیکھتا ہوں میں تری بنم میں ہر ایک کا منہ
طلب ہم کی نظر دے سے گھنگار کی طرح

طلبیہ :- (بکون دوم) وہ رقم جو گواہ

طلب :- لٹ، نشے کا خمار، نشہ آور چیز کو کھانے یا پینے کی پرانی عادت۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، راجح۔

محلے صرف :- آرزو، حضور آج بڑی دکان دیکھنے

میں آئی۔ واہ نہ ہنستے ہنستے لوٹ جلیے گا طلب

بہی کیا بری چیز ہو اور یہ خیمہ تو اور تم ڈھاتے

ہیں۔ (نشانہ آزاد)

طلب :- بلاوا، طلبی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، راجح۔

محلے صرف :- نو جاہ صاحب کے یہاں سے کئی مرتبہ آدمی

آچکا ہو آپ کی طلب ہو اور آپ یہاں بیٹھے ہیں۔

طلب :- تنخواہ۔ (بائش، بنش، دینا، ملنا کے ساتھ) اردو، (نور اللغات)

قولہ فیصلہ :- عورتیں اس محل پر تنخواہ طلب بولتی ہیں۔

طلب :- (مرکبات میں) خواباں، جویا، ڈھونڈنے والے جیسے آرام طلب، نور طلب وغیرہ۔ فارسی، فصیح، راجح۔

محلے صرف :- یہ معاملہ ذرا غور طلب ہو پھر سوچ کے

تاؤں گا۔

طلب اشہاد :- گواہ کرنے یا حاضر کرنے کی طلب :- مؤنث۔ (انظم اللغات)

قولہ فیصلہ :- کھنڈ میں کوئی نہیں بولتا۔

طلب الکمل فوٹ :- تسکین، بہت سی چیزوں کو حاصل کر لینے کی کوشش کی چیزوں کے حصول کو فنا کر دیتی ہو۔ یعنی آدمی جب بہت سی چیزیں ایک ساتھ حاصل کر چاہتا ہو تو کوئی چیز حاصل نہیں ہوتی۔ عربی، مقولہ، قلیل استعمال، فحشہ کی زبان۔

طلبیہ :- (بکون دوم) وہ رقم جو گواہ

وغیرہ کی طلبی کی بابت یا چہرہ اس کی خدمت کا حق سمجھ کے دی جائے۔ اردو نمبر۔ عدالت کی اصطلاح اسی سے اہلکاران عدالت کی ہیں تنخواہیں یہ جتنی کورٹ نہیں آتی ہو طلباء آتا ہو ظریف قول فیصلہ: دنیا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہو۔ عدالت کا خرچہ مار ڈالتا ہو۔ سب سے پہلے وکیل کو دیکھے۔ پھر شیکار کی منہ بھرائی کیجئے۔ گواہوں اور چہرہ اسوں کو طلباء دیکھے۔

طلباء: سپاہیوں کا روزنیہ، یومیہ۔ اردو (فرنگ آصفیہ)

قول فیصلہ: بکھڑ میں مستحق نہیں۔ **طلب بھانا**: (مشق) اس نشہ آور چیز کی ہوس پوری کرنا جس کا کھانا یا پینا عادت میں داخل ہو گیا ہو، خواہش کو وضع کرنا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

محلے صرف:۔ ان کی جیب میں جب تک پیسے رہتے ہیں خوب دھکا دھک سگریٹیں اڑاتے ہیں جب پیسے ختم ہو جاتے ہیں تو طلب بھانے کے لیے اچھر ادھر مارے مارے پھرتے ہیں۔

قول فیصلہ:۔ اس کا لازم طلب بھانا نہیں ہوتا پر جو جیسے وہ جب تک تلے اوپر دو سگریٹیں نہیں لیتے ان کی طلب نہیں بھتی؟

طلب شخصیت: (باضافت) بھگڑے یا دشمنی کی طلب جو آدمی کو از رو سے قانون پر مقدم ہو سکتی شفعہ دار کہے۔ (نور اللغات)

تو فیصلہ:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہو۔ طلب وار:۔ مادی لیتا کسی چیز کا خواہش یا تنخواہ دار اردو ذخیرہ کی زبان۔ (فرنگ آصفیہ) **طلب زور کرنا**:۔ استعمال میں رہنے والی

نشہ آور چیز کے وقت پر نہ ملنے سے بہت بے چینی کے ساتھ اس کی خواہش ہونا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

محلے صرف:۔ جب تک ان کی جیب میں پیسے رہتے ہیں ادھر جھانک نہیں پھرتے جب ان کی جیب خالی ہو جاتی ہو اور طلب زور کرتی ہو تو ہم یاد آتے ہیں۔

طلب کرنا:۔ بلانا۔ اردو صرف فصیح راج

کیا اشارہ امام غلام پرور سے عشق طلب کیا مجھے شیر خدا کے دلبر نے

طلب کرنا:۔ مانگنا، چاہنا۔ آرزو کرنا۔ اردو صرف، فصیح، راج

طلب کریں بھی تو کیا شے طلب کریں اے شاد ہمیں تو آپ نہیں اپنا مدعا معلوم شاد

طلب کاری:۔ خواہش مند جو یا چاہنے والا۔ فارسی صفت، فصیح، راج

جلد اسے بخت مجھے روئے مولا دکھلا مدقوں سے ہیں زیارت کی طلب کار نکھیں

طلب کاری:۔ خواہش، طلب، آرزو، فارسی موزن، فصیح، راج

وفا سے دشمنی رکھ کر مرے دل کی طلب کاری بہت شکل ہو اس جنس گرامی کی خریداری

طلب نامہ:۔ سلیقہ، سمن، حاضر عدالت ہونے کا سرکاری پروانہ۔ (نور اللغات)

قول فیصلہ:۔ اب زبانوں پر زیادہ تر سمن ہی ہو۔

طلبہ:۔ (بفتح اول و دوم و سوم) علم کی تحصیل کرنے والے بہت سے طالب علم بہت سے شاگرد طالب یعنی طالب علم کی جمع۔ عربی مذکر

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلے صرف:۔ ایک صف میں کالج کے طلبہ بیٹھے سنا سنا دیکھتے تھے۔ مسخرے نے طلبہ سے پوچھا: تین دوئی؟ ایک طالب علم بول اٹھا: تین دوئی دس۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصلہ:۔ طالب یعنی طالب علم کی جمع طلباء، بروزی امر کسی حد تک صحیح نہیں۔ اس لیے کہ عربی میں طلباء طلب کی جمع ہو اور طلب کے معنی ہیں بہت ڈھونڈھنے والا، مولف فرنگ آصفیہ نے طالب کی جمع طلباء ہی لکھی ہو۔

عربی طلبہ کی اصل طلبہ ہو جو حالت وقت میں طلبہ ہو جاتی ہو۔

طلب ہونا:۔ خواہش ہونا، تمنا ہونا، آرزو ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج

دیدار کی طلب کے طریقوں سے بے خبر دیدار کی طلب ہو تو پہلے نگاہ مانگ

قول فیصلہ:۔ بلاوا ہونا کے معنی میں جو کسی کے ساتھ راج ہو جیسے "اپہ یہاں بیٹھے ہیں سرکار کے یہاں آپ کی طلب ہو؟"

طلب ہونا:۔ اس نشہ آور شے کے استعمال کی خواہش جس کا کھانا یا پینا عادت میں داخل ہو۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محلے صرف:۔ صبح صبح اللہ کا نام نہ رسول پیغمبر سے کام نہ رام رام۔ چلم لے دوکان پر ڈٹ گئے رواہ اچھی دل لگی مقرر کی ہو۔ ایسی ہی طلب ہو تو ایک کنڈی کیوں نہیں گاڑ رکھتے کہ رات بھر آگہ ہی آگہ رہے۔ (فسانہ آزاد)

طلبی:۔ (بفتحین) بلاوا، طلب، فارسی فصیح، راج

قول فیصلہ :- عام طور سے زبانوں پر بسکون لام پر چمک نہیں۔

طلبی ہونا :- بلاوا ہونا، بلایا جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محکم صرف :- تین دن سے ڈپٹی کمشنر کے وہاں سے طلبی ہو رہی ہے اور آپ ابھی تک نہیں گئے۔

طلبی :- (بکسر تین) جادو کا عجیب و غریب پلا تماشاً وہ جادو کا پلا جو وہی خیالات سے بنایا یا پیدا کیا جائے، وہ صورت جو نظر آئے اور واقع میں نہ ہو، نیر و نجات کا عجیب و غریب تماشاً جادو حیرت میں ڈالنے والا منظر یا بات عربیاً مندر، فصیح، رائج۔

جادو ہر یا طلبی تمہاری زبان میں تم جھوٹ کہہ رہے تھے مجھے اعتبار تھا تجھ کو توئی قول فیصلہ :- صاحب نور اللغات نے اس کے ایک معنی بیان مٹی کا تماشاً بھی لکھے ہیں کھڑی طلبی سے اس کا تعلق نہیں۔ بھان مٹی کے تماشے میں دھنٹ بندی ہوتی ہے۔

طلبی سمات :- (بکسر تین) حیرت میں ڈالنے والا منظر یا بات، جادو۔ اردو مندر، فصیح، رائج۔

چشم دارہ عمی دیکھا جو طلبی سمات جہاں آئینہ بن گئے ہم سو تماشاً ہو کر صبا

قول فیصلہ :- عربی میں یہ لفظ طلبی کے معنی ہوتا مگر اردو میں اب اس سے مستعمل ہو۔ باندھنا، کھانا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہوتا ہے۔

پروے کو یقین کے درہل سے اٹھائے

ن میں ابھی کھلتا ہے طلبی سمات جہاں کا درد ہوئی

طلبی سمانی :- باندھنا (بجائز) غضب کا

قیامت کا، آفت کا۔ اردو صرف، محمول کی زبان۔

محکم صرف :- اسے ذرا اس لڑکے کی حرکتیں تو دیکھو کتنی شوخ ہیں۔ بڑا طلبی لڑکا ہو۔

طلبی باندھنا :- طلبی تیار کرنا، جادو کے زور سے کسی امر کی ایسی بندش کرنا جو خیال میں بھی نہ آ سکتی ہو (بجائز) انوکھی بات کرنا،

حیرت میں ڈالنے والے امور ظاہر کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آسمان نہیں ہو دام سے دنیا کے پھوٹنا یہ اک بڑے حکیم کا باندھنا طلبی ہو

(بجائز) محکم صرف :- شاد فتح اللہ نے اپنے ابو اللہ میں علوم و فنون کے طلبی باندھ کر ہر بات میں نکتہ او

نکتے میں بار کی پیدا کی۔ (دربار اکبری) طلبی باندھنا :- شعبہ گری کرنا، جادو کے

زور سے حیرت انگیز چیز تیار کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بنایا عجیب یہ طلبی جہاں تسلیم کی نہاں میاں ہو عیاں ہر نہاں (صبح خندان)

طلبی بند :- جادو کے ذریعے تیار کی ہوئی شے میں گرفتار رہ جانا جادو و اثر کر گیا ہو،

بمقامی سحر۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔ جنوں میں مومتاشا لالہ زار ہوں میں

طلبی بند ہوں وابستہ بہار ہوں میں صبا طلبی باندھنا :- شعبہ گری ہونا، جادو کے ذریعے

حیرت انگیز چیز تیار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔ غیر تندرستی کے ہو یا اس بات سے دل

یہ طلبی خالق اکبر نے اور ڈوٹ بلے آئیر طلبی توڑنا :- جادو کا اثر ختم کرنا، جادو کے

زور سے بنائی ہوئی چیز کو مٹانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دلہن پر پہنچنے والے سنبھل پیمان کو شکست چشم ساجھنے طلبی تیر بابل توڑا آئیر

طلبی توڑنا :- (کنایت) راز ظاہر کرنا، راز فاش کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سہل ہو ڈوٹے ہی دم مر حلا رہ دم

توڑیں گے یہ طلبی ہم لوٹ کر اور کچھ کر

طلبی توڑنا :- جادو سے بے ہوش کرنا کسی بڑی قوت کے ذریعے ب اثر کر دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خیر نے تدریک کی ہو پر نہ ہو اس بات سے دل یہ طلبی خالق اکبر نے اور ڈوٹ بلے آئیر

طلبی توڑنا :- (کنایت) پردہ فاش کرنا، راز ظاہر کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

غنیجہ کا عقد اس کو تجھ سے لے گیا

توڑنا طلبی بند ہو ڈوٹا نقاب کا صبا

طلبی دکھانا :- جادو دکھانا، سحر دکھانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

طلبی تازہ دکھاتا ہو دیدہ دل کو کشادہ چہرے کے اوپر دہان بانگ

طلبی کاری :- سحر کاری۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

محکم صرف :- اب اقبال اکبری کی طلبی کاری دیکھو

سہیل خاں غلام ہوا خواہ کوئی چراغ کوئی شعل جلا کر اس کے سامنے لائے۔ (دربار اکبری)

طلبی کھل جانا :- راز فاش ہو جانا، حقیقت ظاہر ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کھل جائیں خواب کا وہاں کے طلسم سے
اٹھ جائے سچ سے جو یہ پردہ خیال کا قاسمی اختر
طاسمی :- (کبرتن) طلسم سے منسوب جادو
بنا ہوا۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محفل صفر :- اول سے آخر تک اس طلسمی صحیفے کی
میں نے دو بار سیر کی۔ مگر دل سیر نہ ہوا۔
نہ فرق تا بہ قدم ہر کجا کہ می نگر
سر شہرہ اس پر دل می کشد کہ جایی جاتا
(توینق نامہ ہماری شاعرانہ مصنفہ پر وہ غیر سید
مسعود حسن رضوی ادیب (اصنی مرحوم)

طاسمی چراغ :- وہ عجیب قسم کا چراغ جو بلا
کے نور سے جلے۔ اردو، مذکر۔

داغ دل جل رہا ہو بے روشن راسخ
یہ طلسمی چراغ ہو کس کا (عظیم آبادی)
قولہ فیصلہ :- لکھنؤ میں یہ ترکیب قلیل الاستعمال ہو
عام زبان ہو جادو کا چراغ۔

طاسمی کا رخا نہ :- وہ مقام جہاں حیرت میں
ڈالنے والی چیزیں کثرت سے ہوں عجیب و غریب مقام
عربی فارسی الفاظ، مذکر، فصیح، رائج۔

سب طلسمی کا رخا تھا یہاں پر کیا نہ تھا
"خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا ہو سنا افسانہ تھا" (قصید)
قولہ فیصلہ :- دنیا سے بھی کتاب ہو۔

طلسمی کا رخا نہ اک بنا کے
نظر سے چھپ رہا صورت دکھا کے (شام غریبان)
طاسمی لوح :- جادو شکن تختی، وہ تختی
جس کو پاس رکھنے سے کسی ساحر کا سحر تاثیر نہیں

ہوتا اور اس تختی میں یہ بھی خاصیت ہوتی ہو کہ کسی
بنائے ہوئے طلسم کو توڑ سکتی ہو۔ (مجازاً) تسخیر
کرنے والی لوح۔ عربی الفاظ، مؤنث، فصیح، رائج۔

فکر مکتب کیا ہو؟ گویا فکر ہفت اقلیم کی
اور طلسمی لوح اک تختی الف بے جمیم کی
قولہ فیصلہ :- داستان امیر حمزہ میں اس قسم کی تختی
کو جابجا لوح طلسمی لکھا گیا ہو کہیں کہیں لوح طلسم
بھی لکھا ہوا ملتا ہو اور تنہا "لوح" بھی لکھا دکھایا ہو
طلسمی لوح کی ترکیب شاذ و نادر نظر سے گزرتی ہو
مگر بہر حال یہ ترکیب بھی صحیح و فصیح ہو۔

طلعت :- (بفتح اول و سوم) رخ صورت
چہرہ۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولہ فیصلہ :- لفظ طلعت عربی ہو۔ عربی میں اس کے
معنی ہیں: "نظارہ، دیدار، منظر دیکھنا" فارسیوں نے
بطور مجاز رخ، چہرہ، صورت کے معنی میں استعمال
کیا۔ اردو میں بھی انہیں معنی میں مستعمل ہو۔ یہ لفظ
اردو میں کسی لفظ کے ساتھ ترکیب پاک کے استعمال میں
ہو۔ جیسے طلعت زریا (حسین صورت) طلعت منووس
(منووس صورت)

جانب ماہ میں کیا آنکھ اٹھا کر دیکھوں
پھرتی ہو آنکھوں میں وہ طلعت زریا تیری مسرور
"کیوں کلیم میں نے ایسا کون سا قصور کیا تھا کہ
نہ کہ میری طلعت منووس تک دیکھنا گوارا نہ ہوئی؟"
(توبہ الفصوح)

یہ لفظ کسی دوسری لفظ کے آخر میں آئے غلیظت کا
فائدہ دیتا ہو جیسے ماہ طلعت (وہ جس کا چہرہ چاٹ
کی طرح چمکتا ہو) ہر طلعت (وہ جس کا چہرہ مسکراتی ہو)
طرح دکھتا ہو (وہ جس کا چہرہ حور کی
صورت سے مشابہ ہو)

ہر طلعت حور پیکر مشتری رو میں
سیمبر سیماب فصیح و سیمین (اکبر آبادی)
طلعت زریا بہ از خلعت زریا :- اچھی

صورت دیبا کی پوشاک سے اچھی ہو۔ فارسی مقولہ
(فرہنگ اشغال)

قولہ فیصلہ :- کبھی کبھی فارسی دان طبقہ بول دیتا ہو
طلوع :- (ضم اول و واو معروف) آشکار ہونا
ظاہر ہونا، روشن ہونا۔ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

مراسیمہ ہو مشرق آفتاب داغ بجران کا
طلوع صبح محشر چاک ہو میرے گریبان کا
قولہ فیصلہ :- اس لفظ کا اطلاق پانچ سو سے
ستارے کے نکلنے پر زیادہ ہوتا ہو۔

ع سے مشرق نکل آنے لگا سماں طلوع رشید
کرنا کے ساتھ "طلوع کرنا" اور ہونا کے ساتھ
"طلوع ہونا" اس کے صرف ہیں۔

پردہ اٹھا جو خیمہ گردوں پناہ کا
اک برج سے طلوع ہوا ہر وہاہ کا انیس
"خاتمہ" کلام میں عقل کے بخوی سے سوال ہوا

کہ اس شاعر کا ستارہ جو نحوست زوال میں
آگیا ہو کبھی اور اقبال پر بھی طلوع کرے گا؟
(آب حیات)

طلیعیہ :- وہ لشکر جو فوج کے آگے آگے دشمن کے
اترے کی جگہ وغیرہ امور دریافت کرنے کو جایا
کرتا ہو۔ شہر اور لشکر کی محافظت کرنے والی سپاہ
عربی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولہ فیصلہ :- تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہو۔ اردو
میں زیادہ تر اس کا ہم معنی انگریزی لفظ "سکاڈ" رائج ہو۔

طریق :- (بفتح اول و کسر دوم) آزاد ہوا
عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولہ فیصلہ :- طریق البیان اور طریق اللسان کی
ترکیبوں سے زبان پر زیادہ ہو جیسے "غسال کو بھی

لینا آیا کہ زندگی کا کیا بھروسہ اگر ایک اجل حضور کو
نہد علیین کی سیر دکھائے تو غسال جھٹ پٹ غسل
دے دے۔ ادھر سے ایک شاعر جاو بیان اور
طریق اللسان کو ہمراہ لیا کہ مرثیہ موزوں کرے۔
(فسانہ کزاد)

طماع :- (بفتح اول تشدید دوم) بڑا
لاچی، نہایت حرص، بہت زیادہ طمع کرنے والا۔
عربی، صیغہ میافہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محله صرف :- آپ حرص کہ رہے ہیں اسی طماع
کہیے طماع! اتنا بڑا لچی تو دنیا کے پردے پر
نہ ہرگا۔

طماچہ :- (بفتح اول و نون غنہ) وضو
جو ہاتھ کے پنجے کو پھیلا کے رخسار پر ماری جائے۔
تھپڑ، لپٹ۔ اردو، ذکر، فصیح، راج۔

ع بچوں پر اٹھاتا نہ طماچہ کوٹ بدخو انیس
قولہ فیصلہ :- صاحب فرنگ آصفیہ نے اس کی
اصل تائید فوقان کے ساتھ تو اچھ لکھی ہو اور شریک
یوں کی ہو "توان" بمعنی طاقت اور جہ "کلمہ نسبت
سے مرکب ہو" اصولاً اس کا رسم الخط "تماچا" ہونا
چاہیے۔ لیکن عام طور سے طماچہ ہی لکھتے ہیں۔

طماچہ :- تھپڑ، ہوا کا تیز جھونکا۔ اردو
مذکر، فصیح، راج۔

و اس فوج پہ آفت کا طماچہ نہ لگے گا انیس
قولہ فیصلہ :- اس کی جمع اردو میں "طماچے"
اور محل کے اعتبار سے "طماچوں" راج ہو۔

یہ جو طرف پھر وہ اسی سمت پھر پڑا نقش
اٹھا جہاں پروں کے طماچوں سے گر پڑا
طماچہ :- چھاتی بڑھانے کے واسطے جو ہاتھ
کی تھپکی لگاتے ہیں اسے بھی طماچہ کہتے ہیں۔ عورتوں

کی زبان۔ (فرنگ آصفیہ)

قولہ فیصلہ :- عام طور سے زبانوں پر انیس

طماچہ :- چھاتی بڑھانے کے واسطے جو
ہاتھ کی تھپکی لگاتے ہیں اس کو بھی طماچہ کہتے ہیں۔
عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قولہ فیصلہ :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

طماچہ :- داہنی طرف سے حرلیہ کے کٹے پر
وار کرنا۔ اردو، فن سپہ گری کی اصطلاح۔

محله صرف :- استاد محمد علی خاں بکیت پھر برا
بدن، لیکن گنگہ ہاتھ میں آنے کی دیر تھی پرے کے
پرے دم کے دم میں صاف کر دیے۔ کرک کر طماچہ

کا تلا ہاتھ لگایا تو حرلیہ کا منہ پھر گیا۔ (فسانہ کزاد)
طماچہ اکھانا :- طماچے سے مارنے کا اشارہ
کرنا، طماچہ مارنے کے ارادے سے ہاتھ اکھانا۔

اردو صرف، متروک۔

ع بچوں پر اٹھاتا تھا طماچہ کوئی بدخو انیس

طماچہ بچوڑنا :- تھپڑ مارنا۔ اردو صرف،
متروک۔

غنجی نے لہ دہن کی جو اس نے نکل گئی شاد
بادبہار، منہ پر طماچہ بچوڑ کے (لکھنوی)

طماچہ جڑنا :- طماچہ مارنا، تھپڑ رسید
کرنا۔ اردو صرف، بازاری زبان۔

محله صرف :- کجحت بہت دیر سے گالیاں دیے
جا رہا تھا میں نے بھی ایسا طماچہ جڑا، کہ بیٹا
یاد کرتے ہوں گے۔

قولہ فیصلہ :- اس محل پر عوام زیادہ تر طماچہ
رسید کرنا بولتے ہیں۔ صاحب نور اللغات نے انیس
معنی میں "طماچہ" بھی لکھا ہو یہ بھی بازاری
اور عوام کی زبان ہو۔

طماچہ دینا :- تھپڑ مارنا، طماچہ رسید
کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، راج۔

محله صرف :- چپ ہے۔ دون کا اک طماچہ۔
بتیسی خلق کے اندر چلی جائے گی۔ ہم سے تراکے
بولتا ہو۔

طماچہ کھانا :- تھپڑ کھانا، کسی کے ہاتھ
کی مار کھانا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

لڑے بھڑے ہوئے چوٹیں کڑی اٹھائے ہوئے شاد
بڑے ہوئے ہیں طماچہ اجل کا کھائے ہوئے (لکھنوی)
طماچہ کھینچ مارنا :- تھپڑ مارنا۔ اردو صرف،
دہلی کی زبان۔

محله صرف :- اب کی تو نے اس طرح کی بات منہ
سے نکالی اور بے تالی میں ترشے طماچہ ترے منہ
پر کھینچ ماروں گی۔ (توبہ انصوح)

طماچہ لگانا :- طماچہ مارنا، تھپڑ مارنا
اردو صرف، غیر فصیح، راج۔

محله صرف :- تمھاری سزا یہی ہو کہ اپنے ہاتھ
اپنے منہ پر طماچہ لگاؤ۔

قولہ فیصلہ :- بصیغہ جمع طماچے لگانا بھی
بکثرت بولتے ہیں۔

طماچہ مارنا :- غصے میں بھر کے کسی کے رخسار
پر تھپڑ مارنا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

محله صرف :- نور اس بات پر اتنے سے بچے کو
اس نورد کا طماچہ مار دیا کہ غریب بلبل اٹھا۔
بڑا جلا د ہو کجحت۔

طماچے سے منہ لال رکھنا :- ہنسنا، ہنسنے
ہونا، باوجود اخلاص کے چہرے کی سرخی برقرار
رکھنا، مفاسی میں خوش رہنا۔ اردو متبادہ
دہلی کی زبان۔ (فرنگ آصفیہ)

طما پختے سے منہ لال کرنا۔ تپتہ باز کے منہ لال کرنا، اتنے زور سے تپتہ باز کہ منہ لال ہو جائے اور صرف غیر فصیح راج۔

قولہ فیصلہ:- بناؤں سے سرخروئی ظاہر کرنے سے بھی کتابہ ہو۔ مگر ان معنی میں بصیغہ جمع عا پختوں کے منہ لال کرنا بول چال میں ہو۔

مگر اپنے دل میں کیا یہ خیال
طما پختوں سے کرتا ہو منہ اپنا لال (شہادہ و دھما)

طما پختہ:- (بسم اول و یا سے معروف و فون دوم مفتوح) آرام لینا، اطمینان، خاطر جمع۔ عربی، موت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولہ فیصلہ:- عام طور سے طمانیت بولتے ہیں جو اسے نہیں ہو۔ بیجا کہ موت کا قوس الا غلطی نے تحریر کیا ہو۔ طمانیت کہنا سخت غلطی ہو۔ کیونکہ طمانیت

(ربائی مجرم) کا اسم مصدر طمانیت ہے جیسے قشعر ار سے قشعر ہوئے۔ صاحب فرنگ مصنف نے اگرچہ طمانیت کو غلط کہا ہے لیکن یہ بھی لکھا ہے کہ صراح سے ایک لون کا جواز ہوتا ہے۔

عجیب و غریب تحقیق ہو۔ اس لیے کہ صراح سے طمانیت بالضم آرامیدن لکھا ہے اور اس کے بعد طمانیت کے متعلق لکھا ہے و طمانیتہ لتغیر

طمانیتہ بحدث احدی القومین لا اعتوا زامدة

طما پختہ:- (بسم ہر دو طما پختی) شان و تجل، شوکت و حشم، کروڑ، دھوم دھام۔ فارسی، ذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جلو میں ساتھ جو ہم ساتھ غیر خود ہے یہ طما پختہ نہ اسے ترک کچ کھ رہے
قولہ فیصلہ:- لفظ طما پختہ مرکب ہو طم

(بمعنی لندی) اور طما پختہ (بمعنی خوشی آواز) سے زبانوں پر بطبع ہر دو طما پختی ہو جو صحیح نہیں ہو۔ سو آئے ظم و طما پختی بھی کہا ہو جو موجودہ

دور میں استعمال نہیں کیا جاتا۔
ع کروں معاش بسر اپنا میں بہ ظم و طما پختہ

طما پختہ:- غرور، ٹونگ، دون کی باتیں۔ فارسی، سڈر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہم نہ کہتے تھے کہ بیجا ہو غرور، تسلیم کھو
طما پختہ اب آپ کا وہ کیا ہوا
قولہ فیصلہ:- کھل جانا کے ساتھ طما پختہ کھل جانا اور مٹ جانا کے ساتھ طما پختہ مٹ جانا وغیرہ اس کے صفت ہیں۔

سب طما پختہ کھل گئی پر وہ نہ کیجئے
گھر آپ کا قبول سے باز ہو گیا
آج نے خلات جمہور طما پختہ کو تانیت کے ساتھ لفظ

کیا ہے۔ عام طور سے تذکرہ کی کے ساتھ ہو اور کھل جانا کے ساتھ اس کا صفت بھی اب مستعمل نہیں۔

ستار ہوں پلو انوں میں طما پختہ ہو تیل نام
اک دم میں طما پختہ یہ مٹ جائے گا تمام
طما پختہ:- شان و تجل، دھوم دھام، فارسی، موت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سب کو خیر تر ہے ہو طما پختہ کی
لگا دے منہ سے گلابی شہر عراقی کی
طما پختہ:- (بفتح طیم طیم نیز بسکون دوم طما پختہ) لالچ

حرص، عربی، موت، فصیح راج۔
طما پختہ میں مجھے ہرگز کہ سیم و زل جائے
کسی طرح سے الٹی وہ سیم برل جائے

یا بہ طما پختہ حصول غرور و نیاز
مولوی بن کے ہم پڑھائیں نماز
صفتی لکھنؤ

قولہ فیصلہ:- موت، نور اللغات نے اس کے ایک معنی چاہا اور خواہش بھی لکھے ہیں جو لکھنؤ میں رائج نہیں۔

طما پختہ خام:- (باضافت) ایسی تپتا جو پوری ہو سکے، اس چیز کی آرزو جس کا حصول ناممکن ہو، تپتا، محال۔ عربی، فارسی الفاظ، فارسی ترکیب، موت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

رہ گیا بخت و پز خواب کا آنکھوں کو خیال
و صل کی رات ہوئی اس لالچ خام سے صبح
قولہ فیصلہ:- کرا کے ساتھ بھی صرف ہو۔

بے وفا ہوتی ہو معشوق کی ذات اے محبوب
چاہ کر تجھ سے وفا کیا طمع خام کری
طما پختہ وینا:- دنیا کا لالچ۔ فارسی ترکیب، موت۔

قولہ فیصلہ:- عام بول چال میں دنیا کا طمع دنیا کی ہوس، زیادہ ہو۔

طما پختہ وینا:- لالچ دنیا، ترغیب دنیا بتلا
حرص و آرزو کرنا۔ اردو صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محض صرف:- فولاد فولاد شکن نے کسی لاکھ روپے کی اس کو طمع دی کہ جا کر تپا لگاؤ۔ (طمس پوش باغ)

قولہ فیصلہ:- انیس معنی میں طمع دلا، بھی راج و فصیح ہو جیسے لوگوں نے مجھے روپے کی طمع بہت دلائی

مگر خدا کا شکر ہو کہ میں ان کے قریب میں نہیں آیا۔
طما پختہ راسمہ حرف است و ہر سہ ہتی: طمع میں تین حرف ہیں اور تینوں خالی ہیں۔ خالی وہ حروف کہلاتے ہیں جن پر کوئی لفظ نہیں ہوتا۔ لفظ طمع کے تینوں حروف بے نقطے کے ہیں مطلب اس قول کا یہ ہے کہ لالچ سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ فارسی جملہ

طبع رکھنا

۴۴۱

طنا

معنی کا فائدہ دیتی ہیں مثلاً طنا بقر طنا بقر طنا بقر
وغیرہ۔ یہ بھی واضح کر دینا ضروری ہو کہ صاحب
فرہنگ اصفیہ نے ہر معنی میں طنا ب (بالکسر) ہی لکھا
ہو۔ طنا ب (بالفتح) جو اہل کھنڈ کے زبان ہوا ان کے
نزدیک گو یا درست نہیں۔

طنا ب اکل :- (بالاضافہ) اسید کے رسی۔
فارسی، موت۔

قوله فیصل :- لکھنؤ میں بالعموم راجع نہیں۔

طنا ب عمر :- (بالاضافہ) عمر کے درازی کا
طنا ب سے استعارہ کرتے ہیں۔ فارسی ترکیب قریب
بر متروک۔

فراق یار میں چشم اس قدر پر آب ہوئی
طنا ب عمر ہماری رنگ سحاب ہوئی
طنا میں :- طنا ب کی جمع، رسیاں، ڈوریاں۔
اردو، موت، ضعیف، راج۔

دنیا ہوا ان کے ہاتھ میں قوت سے دین کا
تار آستین کے ہیں طنا میں نہ میں کی
طنا میں کھینچنا :- (کنایت) فاصلہ کم ہونا
دوری نہ رہنا۔ اردو صورت، ضعیف، راج۔

ہیلو میں کہاں تک دل بے تاب کو دا میں
اے کاش زمیں کی کہیں کھینچ جائیں طنا میں
قوله فیصل :- اس کا معنی طنا میں کھینچنا بھی
راج و فصیح ہے۔

بس جو ہوتا کھینچ لیتا میں طنا میں مہر کی
ان کے آنے کی خوشی میں اتنا شمع تھا جعفر حسین منکر
طنا :- رمز و کنایہ میں بات کہنے والا
ناز سے چلنے والا، شوخ، بے باک۔

(کنایت) معشوق۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ عیب
کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قوله فیصل :- معنی میں اہل کھنڈ پہنچ گئے
ہیں۔ اور معنی میں کسی صورت سے نہیں جڑتے۔
طنا ب :- (بالفتح) کھینچنے کی رسی۔ عربی، موت
فصیح، راج۔

حقاً کئی مویج زخمی تھی جس کی ہر طنا ب
(اصلی) بے چوبہ فلک نظر آنے لگا سب اب
قوله فیصل :- آسمان کا خیمہ سے استعارہ کر کے
اس کی فرضی ڈوری کو بھی بطور مجاز طنا ب
کہتے ہیں۔

کون کتا ہو کہ نہ کھلی ہو شب کو کہکشاں
(مجازی) ہو مگر کوئی طنا ب سے خیمہ یا فلاک کی
موتلف فیثاٹ نے طنا ب کو بالکسر ہی کھا ہو۔ مگر اردو
جمع، بفتح اول ہی زبانوں پر ہوا ہے یہی فصیح بھی ہو
صاحب فرہنگ اصفیہ نے بالکسر ہی لکھا ہے شاید
بالفتح ان کے نزدیک صحیح نہیں ہو۔ واللہ اعلم
طنا ب :- بازی گروں کا رستا۔ عربی، موت
(فرہنگ اصفیہ)

قوله فیصل :- ممکن ہو دہلی کے زبان ہوا اہل کھنڈ
مخول میں نہیں بولتے۔

طنا ب :- رسی، نیچو، ڈوری، جھوٹی رسی
رسن۔ عربی، موت۔ (فرہنگ اصفیہ)

قوله فیصل :- لکھنؤ میں ہر قسم کی رسی طنا ب نہیں
کہلاتی مثلاً پلنگ کی ڈوری بستر باندھنے کی ڈوری
الگنی کی رسی کسی جاخار یا بے جان کو باندھنے کی
رسیماں، کنویں سے پانی کھینچنے کی رسی یا بریت
یا ڈوری، بارودی کو جکڑنے کی رسی یا اسی طرح
اور بہت سی رسیاں اور ڈوریاں ہیں جن کو کھنڈ والے
طنا ب ہرگز نہ کہیں گے۔ بس جیسے کی رسی طنا ب کہلاتی
ہو یا چند مخصوص طنا میں ہیں جو مجازی طور پر رسی

تعلیم یافتہ طبقے کے زبان۔

محالہ صورت :- ایک گھٹے میں شہرانی نے کوئی ڈیرہ
پیسے کی کوڑیاں جیتیں۔ مگر لالچ کا برا ہو طبع میں
جدا سے تو جہ گئے کوئی ڈھائی دھڑ کی کوڑیاں انہیں
ادھر ادھر نظر آئیں۔ سوچتے کہ یہ بھی بٹورے چلو کہا
کا جبر اگر دم کے دم میں ڈیرہ پیسہ ہاڑے اور
بازہ کوڑیاں گرہ سے گئیں۔

طبع راسد صرف، مست دہر سے تہی

(فسانہ آزاد دوم)

طبع رکھنا :- کسی سے کسی بات کی لالچ پانڈ
یا اسید کرنا۔ اردو صورت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
سلطنت کی نہ طبع چرخ زبردست سے رکھ
کوئی سر چنگ نہ جڑے کہیں افسر کے عوض
طبع غالب ہونا :- لالچ سوار ہونا، ہوس
پیدا ہونا۔ اردو صورت، فصیح، راج۔

محالہ صورت :- طبع ہر وقت غالب ہو۔ بھرجیت
ال جمع کرنے کی طالب ہو۔ (طلس پوش برا)
طبع کار :- صاحب طبع، وہ جس کا شیوہ طبع
ہو۔ فارسی، صفت۔ (لور لغات)

قوله فیصل :- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

طبع میں آنا :- لالچ میں آنا۔ اردو صورت
فصیح، راج۔

محالہ صورت :- ایک گھٹے میں شہرانی نے کوئی ڈیرہ
پیسے کی کوڑیاں جیتیں۔ مگر لالچ کا برا ہو طبع میں جو
آئے تو جم گئے۔ (فسانہ آزاد)

طمنیہ :- تھنکچہ، جھوٹی سی بندوق، پستولی
آج کل کے عرب بھی طمنیہ ہی کہتے تھے ہیں۔ اردو مذکر
لاؤمر نوچی، نوخیز کسی، باکرہ، کنواری، دختر
بازاری زبان۔ (فرہنگ اصفیہ)

اے بالیں پہ وہ طناز سرا یا انداز
کچھ سے یہ کہنے لگا کیوں ہو تو نگین نالقی ذوق
قولہ فیصلہ: محبوب کے معنی میں زیادہ تربت طناز
وغیرہ کی ترکیب سے مستعمل ہو۔

تیری طور میں اب بت طناز
جی اٹھامو یہ ہوا اہجاز
طاؤس کی صفت میں طناز، ہر یعنی طاؤس طناز۔
ہاں طناز کے معنی ناز سے چلنے والے جابیں کے
طنبو: یہ تہو۔ یہ لفظ طناز سے ماخوذ ہو یعنی
وہ گھر جو رسیوں کے ذریعہ سے کھڑا کیا جائے،
ڈیرا، خیمہ وغیرہ۔ (فرہنگ اصفیہ)
قولہ فیصلہ: عام طور سے اس کا اطلاق قرشت
کے ساتھ (تہو) ہو۔

طنبور: ایک آلہ غنا جس میں تاروں سے
آواز نکلتی ہو۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کے
قول فیصلہ: عام طور سے زبانوں پر طنبور ہو۔
اس کا اطلاق قرشت سے بھی ہو جو فارسی ہو۔
طنبور کو آواز: طنبورہ بجانے والا۔ فارسی،
صفت، قلیل الاستعمال۔
طنبورہ: (ملفوظ طنبورہ) ایک قسم کے ستار کا
نام جس میں نیچے کے رخ کدو یا لوکی کی توہنی لگی ہوتی
ہو۔ عربی، مذکر، ساز نوازوں کا اصطلاح۔

بزم نشاط و پیش صبحی کشاں ہر صبح
بانگ خروس عرش پر طنبورہ عرش کا
قولہ فیصلہ: بقول صاحب نورا لغات 'طنبورہ'
توبرا کا معرب ہو اور صاحب فرہنگ اصفیہ نے
بجوالہ فرہنگ رشیدی اس لفظ کو ذنب بردہ (دبے
کی) کی بولی ہوئی شکل لکھا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ
"مولف فرہنگ رشیدی لکھتے ہیں یہ لفظ ذنب بردہ تھا"

یعنی دہنے کی دم کیونکہ اس کی شکل اسی کے مشابہ ہو
واللہ اعلم بالصواب۔
طنبو: (بالفتح) طعنہ، انچھ بازی، طعن آمیز کلام
عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

شکوہ کیا تھا ازراعت طنر سمجھ کر دھتے ہو
ہم بھی ہیں ادم اپنے خطا پر تم بھی آؤ جانے وہ
قولہ فیصلہ: جان صاحب نے اس لفظ کو موتی بھی
استعمال کیا ہو مگر موجودہ دور میں مذکر ہی بولتے ہیں۔
دیکھئے ہر میرے منہ میں بھی زبان
جان صاحب طنز یہ اچھی نہیں جان صاحب
طنز: (بصورت طنر، طنر کے طور پر۔ عربی،
فصیح، رائج۔

ع شعر کہنا میں آسان ہو شبلی طنزاً اجدید آباد
طنز آمیز: وہ بات جو طنز کا پہلو لیے ہو
ہو۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔
حسن کر یہ کلام طنز آمیز اختر
کہنے لگی ایک فتنہ انگیز (شاہ اودھ)
طنز کرنا: آواز دہکنا، طعن آمیز بات کرنا۔
اردو صفت، فصیح، رائج۔

محله صوف: بعض آدمیوں کی عادت ہوتی ہو کہ
دوسروں پر طنز کیے بغیر ان کو چین نہیں آتا۔
طنز ہونا: انچھ بازی کی جانا، آواز کا جانا
طعن آمیز بات ہونا۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔
محله صوف: نالاب کے شعروں میں جو طنز ہو وہی
ان شعروں کو زندگ ہو۔
قولہ فیصلہ: ہر پر کے ساتھ بھی مستعمل ہو۔

عشق اک تشنہ لبی ہو بہ نظر گاہ مجاز
حسن اک طنر ہو اس تشنہ لبی پر لے دست جمیل مغری
طنزیکہ: (بروزن مرثیہ) طنز کے طور پر طنزیکہ ہو

لیے ہوئے۔ اردو صفت، غیر فصیح، رائج۔
محله صوف: ان کی فطرت میں داخل ہو کر جب بھی
کسی سے بات کریں طنز یہ انداز ہوگا۔
طنطنہ: (بالفتح) ہر دو ٹالے جھٹکی، طپور اور لٹا
وغیرہ کی آواز، نقارے یا دھامے کی آواز کیونکہ
ان میں زراور مادہ دو ہوتے ہیں۔ ایک کی آواز زیر
اور دوسرے کی بم ہوتی ہو پس آواز زیر کو 'طنطنہ'
اور بم کو 'دب' کہتے ہیں۔ عربی، مذکر، فرہنگ اصفیہ
قولہ فیصلہ: اب انہوں میں اس لفظ کا اردو زبان
کوئی تعلق نہیں۔

طنطنہ: (بصورت دھام، شان و شوکت کا روفر۔
عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محله صوف: کسی زمانے میں وائسرائے بہادر کی
سواری دہلی میں طنطنہ شاہی کے ساتھ نکلا کرتی تھی۔
طنطنہ: (بصورت داب، دبہ۔ عربی، مذکر،
فصیح، رائج۔

وہ بانگین وہ جوش جوانی وہ ططنے
آئیں جلال میں تو نہ شیروں سے کچھ بنے میر مونس
طنطنہ: (بصورت جی، شیر جھاپن۔ اردو صفت،
کی زبان۔

محله صوف: باوجودیکہ اجڑی ہوئی بیکے میں پڑی تھی
مزاج میں وہی ططنہ تھا۔ (توبہ نصوح ۱۰۳)
طنطنہ: غرور و تکبر گھٹنے۔ اردو صفت، قول کیا
مجھ پر تن تن کے جو آتا ہو رقیب
ہر آئے یہ ططنہ کسی بات کا
طنطنہ: (بصورت آن بان، سکنت۔ اردو صفت، استعمال
سیر میں ططنہ قدم گشتہ کا ہر شرط
کس بل ہو کچھ گھڑی کی کمانی کے دھتے

طنطنہ دکھانا: شان دکھانا، اتنا کر و فر

دکھانا، اردو صورت، قلیل الاستعمال۔
حاکم ہوں تیری ہوں کلک کی آشتا
کی طنطنہ دکھاتی ہر تحصیلدار کا
طنین :- (بفتح اول و کسر دوم و یاء معروضہ)
پتھر مکھی وغیرہ کی جھنجھارٹ۔ عربی، مذکر،
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔
بڑا ہوں آٹھ پیر فرش ناقوانی پر
طنین پشہ ہو کا نوں میں میرے غم کو
طواف :- (بفتح کسی بزرگ یا مقدس
مقام کے گرد پھرنا، کسی چیز کے گرد پھرنا، خانہ
کے گرد پھرنا۔ عربی، مذکر، فصیح، راجح۔
سزیروں پر پھرے ہیں شہیدان عشق کے
سچا ہی طواف ہو اس کے حریم کا
طواف کعبہ میسر ہو ہم کو گھر بیٹھے
جدھر نگاہ کی صورت ترنا دھر دیکھی
قول فیصلہ :- کرنا اور ہونا کے ساتھ اس کا
صورت ہو۔

گولے کا انداز پیدا کرے
ہمیشہ طواف آپ اپنا کرے (جمع غداں)
طوالت :- (بفتح ط و ت و واو معروضہ)
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع اس طوالت کا اختصار نہیں نوع نامی
طوالت :- (زیادہ طوالت۔ عربی، مؤنث،
فصیح، راجح۔
محلی صرفہ :- طلسم ہزار شکل کا ذکر پہلے اس
طلسم کے ہو بوجہ اس کے طلسم ہوشربا کا حقیر کو
بیان کرنا منظور ہو اس لحاظ سے اس طلسم کو ترک کیا
کہ باعث طوالت افسانہ ہو۔ (طلسم ہوشربا)
طوالت سے خالی نہ ہونا :- طوالت کا

سبب ہونا، طوالت کی وجہ ہونا، اردو صرف فصیح
راجح۔

محلی صرفہ :- ان سبب کا مفصل حال اور کلام
لکھنا طوالت سے خالی نہ ہوگا۔ اس لیے ہم صرف
چند اشعار پر اکتفا کرتے ہیں۔ (رسالہ اردوئے معلیٰ
علی گڑھ)

طوالت :- (بفتح اول و دوم و کسر چہارم)
زندگی کسی ناچنے گانے کا پیشہ کرنے والی
عورت۔ اردو، مؤنث، فصیح، راجح۔
گھر جاؤں طوالت کے تو لگتی ہر سنانے فارغ
کیا آئے صاحب بھی قرآن پڑھنے (چورنامہ)
محلی صرفہ :- اسی کمرے کے برابر ایک اور کمرہ
تھا۔ اسی میں ایک طوالت رہتی تھی۔
(امراؤ جان ۱۱)

قول فیصلہ :- عربی میں یہ لفظ طائفہ، یعنی
گروہ کی جمع ہو۔ اردو میں بطور مفرد زندگی کو
کہنے لگے۔

طوالت :- (طائفہ کی جمع، گروہ جیسے
طوالت عرب و ترک وغیرہ نیز لوگ الطوالت
یعنی ہمسایہ کے وہ صوبے جن کا نا اتفاق سے
ابن عرب کی حکومت کو وہاں زوال ہوا تھا۔
عربی، مذکر، فرہنگ آصفیہ)

طوالت الملوک :- (بفتح اول و دوم
و کسر چہارم و صم پنجم و ہشتم و واو معروضہ)
بادشاہوں کے گروہ جن کا بد نظمی اور نا اتفاق
کے سبب نہ تو حکومت ہی کو استقلال نصیب ہوا
ہو اور نہ ملک ہی چین سے بیٹھا ہو۔ عربی، مذکر،
فرہنگ آصفیہ)

قول فیصلہ :- صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کی

تشریح یوں کی ہو طوالت جمع طائفہ اور ملوک
جمع بادشاہ کی یہ لفظ لکھنؤ میں راجح نہیں دہلی
کی زبان ہو تو ہو۔ لکھنؤ میں طوالت الملوک کی جوتہ
ہی جس کے معنی ذیل میں درج ہیں۔

طوالت الملوک :- (اس حالت یا ایسا
دور جس میں کسی ایک بادشاہ کا حکم نہ چلے بلکہ کسی
بادشاہ یا امرا برسر اقتدار آگئے ہوں اور ہر ایک
اپنا حکم چلائے (کنایتہ) بد انتظامی، بد نظمی، غدار
خلفشار۔ فارسی ترکیب مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے
کی زبان۔

محلی صرفہ :- ملک میں طوالت الملوک ہو کر جب
ہلچل پڑ گئی۔ میاں منجھوئے مراد کو عرضی بھیجی کہ یہ
ملک لادارٹ ہو گیا۔ (دربار اکبری)

قول فیصلہ :- بسند فرہنگ آصفیہ ایران میں
طوالت الملوک کا خطاب ان کے تیسرے طبقے میں
اشکالیوں کو ملا، جن کی حکومت باقی قیوں طبقوں
سے کم یعنی صرف دو سو برس تک رہی۔ یورپ میں
ہمسایہ کے ان صوبوں کا لقب ہوا جن کا نا اتفاق
سے عرب کی حکومت کو وہاں زوال آیا۔

طوبی :- (واو معروضہ و الف مقصورہ)
جنت کا ایک درخت جن کی شاخیں جنت میں
رہنے والوں کے گھروں پر سایہ کیے ہوئے ہوں گی
اس کی خوشبو تمام مکانات معطر ہوں گے اور اس
درخت سے انواع و اقسام کے میوے اتریں گے
عربی، مذکر، فصیح، راجح۔

بستان سرائے فیض دکر میں بجائے سرو
سڈہ ہو نور کا کہیں طوبی ہو نور کا
طوبی قامت :- (کنایتہ) محبوب، دلبر
فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولہ فیصلہ :- انھیں معنی میں طوبیٰ قد بھی بولتے ہیں۔

آدم کا دل بہشت میں بندھے سے ہل گیا
طوبے قد حسینؑ تہ نخل مل گیا
طوبہ :- (ادو معرودہ) وہ پہاڑ جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تختی ہوئی تھی۔ عربی، مذکر، فصیح، راجح۔

گرتی تھی ہم پہ برق سختی نہ طور پر
دیتے ہیں بادۂ طوف قدح خوار دیکھ کر
قولہ فیصلہ :- اسی کو طوبہ سنا بھی کہتے ہیں۔

آسمانی بے ماہ کال سدرہ بے روح الامیں
طوبہ سنا بے کلیم اشد و منبر بے انیس
مولف فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ طور اس مقدس اور معزز پہاڑی کا نام جو عرب کے گوشہ شمال و مغرب میں واقع ہے۔ یہ پہاڑ یودیوں اور ان کے اولوالعزم پیغمبر حضرت موسیٰ کلیم اللہ کے سبب یادگار ہے۔ چونکہ سریانی زبان میں طوبہ پہاڑ کو کہتے ہیں اس وجہ سے اس کا نام طوبہ سنا ہوا مگر رفتہ رفتہ کوہ سینا کو کوہ طور کہنے لگے اور خیال کیا کہ اس پہاڑ کا نام ہی طوبہ تھا۔

کیا فرض ہو کہ سب کو ملے ایک سا جواب
آدم نہ ہم بھی سیر کریں کوہ طور ک
طوبہ :- (بالبشت) طرز، طریقہ، روش، عربی، مذکر، فصیح، راجح۔

نامرادانہ زلیست کرتا تھا
میر کا طور یاد ہم کو
قولہ فیصلہ :- مولف فرہنگ آصفیہ نے مندرجہ معنی میں طور کو فارسی لکھا ہے اور مولف نور اللغات نے طور کے عربی معنی ایک بارہ اندازہ تا نوع

صنف لکھے ہیں مگر ان معنی میں طور اردو میں آج نہیں۔ مولف نور اللغات نے لکھا ہے کہ بعض حضرات پر طور کے بعد سے کالفظ لانا خلاف فصاحت سمجھتے ہیں۔ اور مثال میں داغ دہلی کا یہ مصرعہ دیا ہے۔
خیر جس طور میں ہم خاک نشین تھے ہیں؟

میرے نزدیک سے کالضافہ خلاف فصاحت نہیں ہو لکھنؤ کے ضعیف برابر استعمال کرتے ہیں جیسے "ہم خاص طور سے یہ دھیری آم آپ کے لیے لائے ہیں طور کے بعد پر کالضافہ بھی کرتے ہیں اور وہ بھی ضعیف ہے۔ جیسے "عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ سبھی حکومت ہوتی ہو ویسی ہی رعایا بھی ہوتی ہو۔ اگر یہ نہ ہو تو حکومت کرنا دشوار ہو جائے صاحب فرہنگ آصفیہ نے مندرجہ ذیل معنی اور لکھے ہیں جو لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔ اصرار اساس ۱۔ طرف ۲۔ قسم بھانت۔

طوبہ :- چال چلن، عربی، مذکر، فصیح، راجح۔
قولہ فیصلہ :- مگر یہ معنی اس وقت ہوں گے جب طور کے ساتھ لفظ طریقہ بھی لایا جائے یعنی طوبہ طریقہ، کہا جائے جیسے "ان کا طور طریقہ درست نہیں ہے۔"

طوبہ :- حالت، کیفیت۔ عربی، مذکر، فصیح، راجح۔

طوبہ بے طور ہوئے دل کے خدا خیر کہے
بے طرح گھات میں ہے ہر بت عیار کا لکھ
طوبہ بگڑھنگ پر قاعدے پر عربی غیر فصیح راجح۔

اسی کے سبب میں نے کفر و غور
لکھا نور نامے کے ہندی کے طور (نور اللغات)

طور بن پڑنا :- تدبیر سمجھ میں آنا۔ اردو میں مسترک۔

رہ جا مرا بھائی ایک ہو اور
شاید کچھ اس سے بن پڑے طور (گلہ نشیم)
طور بے طور ہونا :- (کنایت) مرنے کے قریب ہونا، حالت نازک ہونا، موت کے آثار پیدا ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

طوبے طور جہاں دیکھو اس دختر کے
بھوڑ جانا علی اصغر یہ تصدیق کر کے
طوبے طور ہونا :- انقلاب کیفیت پیدا ہونا۔ لفظ و لائق میں فرق آنا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

محض صرف :- اکبری جانی شاد فقط ۱۰ ہزار میں
خان زمان جرات کر کے لڑ بٹھا ہے۔ مگر میدان کا
طوبے طور ہے۔ (دوبار اکبری)

طوبے طور ہونا :- ۱۔ چال چلن بگڑنا، روش خراب ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔
عشق دونوں کو ہو رندی کا یہ لڑائی لگ کر
طوبے طور ہیں بی جان کے دامادوں کے جال
طوبے طور ہونا :- موقع بے موقع بننا
کل بے کل ہونا۔ عورتوں کی زبان (نور اللغات)

قولہ فیصلہ :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔
طوبہ جانا :- رنگ جانا۔ اردو صرف، مسترک۔
اس سے بہتر اگر ملے کوئی اور
وہاں جا کر جمالے اپنے طور شوق کھنوی
طور سیکھنا :- طریقہ سیکھنا، اندازہ سیکھنا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

خاتمہ سمجھ رہا ہے یا رجا کار کا
سیکھ لے تجھ سے کوئی طور دل آزاد کا آباد

طوسینا :- (باضافت) ایک مقدس پہاڑ کا نام جو حضرت موسیٰ کی طرف منسوب ہو۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب فصیح، راجح۔

ع طوسینا بے کلیم اللہ و منیر ہے اس دیر
قوله فیصلہ :- صاحب منتخب و مؤید و کشف اللغات نے ان معنی میں سینا کو بالکسر و بالفتح دونوں طرح سے لکھا ہو۔ صاحب برہان نے بھی بالفتح و بالکسر دونوں صورتوں سے لکھا ہو مگر بالفتح کو پہاڑ کے معنوں سے مخصوص کر دیا ہو اور بالکسر چشمہ کے بولنے سینا لکھا ہو۔ اردو میں عام طور سے پہاڑ کے معنی میں بالفتح ہو۔ انیس معنی میں طوسینا بھی کہتے ہیں جو قلیل الاستعمال ہو۔

طور طریق :- رنگ و شک و وضع، چال و چلن، روح۔ عربی الفاظ، مذکر، غیر فصیح، راجح۔

محله صرفت جس آدمی کی عادت، خصلت، طور طریق اچھا ہوتا ہو سب اس کی عزت کرتے ہیں۔ (اردو زبان کی تیسری کتاب مولوی انجیل)
قوله فیصلہ :- عورتیں اس محل پر طور طریق سے بولتی ہیں جیسے "تھارے (لڑکے کے طور طریقے خراب ہوتے جاتے ہیں اس کی نگرانی ضروری ہو"۔

طور ہونا :- انداز ہونا، عنوان ہونا، طریقہ ہونا۔ اردو صرفت، فصیح، راجح۔

وہ سکر بر نہ وہ نشہ کا طور ہو ساقی۔ پیر
 کے طور کا اب دور دور ہو ساقی

طوس :- (واد معروف) خراسان کے ایک شہر کا نام جس کو اب مشہد کہتے ہیں۔ عربی، مذکر، راجح۔

حق تو ہو فردوسی طوسی کو نسبت مجھ سے کیا۔
 دل سے ہوں مزاج ناسخ بادشاہ طوس کا

قوله فیصلہ :- شیعوں کے آئینوں امام حضرت علی رضا علیہ السلام کا روح مبارک بھی یہیں ہو۔ اسی کو خراسان بھی کہتے ہیں اور مشہد کے ساتھ مقدس ملا کے مشہد مقدس بھی کہتے ہیں، فارسی کا مشہور و معروف شاعر فردوسی بھی شہر طوس ہی کا رہنے والا تھا۔

طوس :- ایک قسم کا اونی طام دل دار کپڑا۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قوله فیصلہ :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہو۔
طوس :- ایک شخص اور ایک دو اکا نام جو حافظے کے واسطے مفید ہو۔ عربی، مذکر۔ (فرنگ آصفیہ)

قوله فیصلہ :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہو۔
طوسی :- طوس کی طرف منسوب طوس کا باشندہ۔ فارسی، صفت، فصیح، راجح۔

حق تو ہو فردوسی طوسی کو نسبت مجھ سے کیا۔
 دل سے ہوں مزاج ناسخ بادشاہ طوس کا

طوسی :- ایک کرسچوی رنگ کا نام جو بازو کیس، چمکری سے تیار کیا جاتا ہو۔ فارسی، راجح۔

قوله فیصلہ :- ایک خاص قسم کا کبوتر ہوتا ہو اس کو بھی طوسی کہتے ہیں۔

طوطا :- (بشم اول و واد مجہول) ایک سبز رنگ کا پرند جس کی چونچ سرخ ہوتی ہو اور گلے میں گنڈ ہوتا ہو۔ اردو، مذکر، راجح۔

خو طوطا ہمارا گیا بولتا ہوا (خسانہ عجائب)
قوله فیصلہ :- طوطی معرب ہو تو قیلا جو سبز رنگ کا پرند ہو جس کو الہ ہند طوطا کہتے ہیں۔ اس مناسبت سے اس کا رسم الخط طائے خطی سے

قرا۔ پایا۔ موجودہ دور میں کمی کے ساتھ تاسے قشر سے "توتا" بھی لکھنے لگے ہیں۔ اس کی جمع طوطے، اور طوطوں راجح ہو۔ صرفت جار کے ساتھ طوطے و احمد بھی ہو۔ جیسے "طوطے کی چونچ لال ہوتی ہو" (اردو زبان کی پہلی کتاب مولوی انجیل)
 طوطے کی مادہ کو طوطی کہتے ہیں۔

طوطا پالنا :- کسی چھوٹے پتھر کا علاج نہ کر کے بیماری کو طول دینا۔ اردو صرفت غیر فصیح، راجح۔

محله صرفت :- مہینہ ہرے دہن نکلا ہو نہ پکتا ہو نہ پھرتا ہو۔ تم نے اچھا طوطا پال رکھا ہو۔ آپریشن کیوں نہیں کروا لیتے۔

قوله فیصلہ :- صاحب نور اللغات نے اس کے ایک معنی آشک یا سوزاں کا مرض لگا لینا بھی لکھا ہے جو عوام کی زبان اور قلیں الاستعمال ہو۔

طوطا پالنا :- کوئی ایسا کام اپنے ذمے لینا جس کی نسبت دوسرے کام حقل ہو جائیں۔

اردو صرفت، غیر فصیح، راجح۔
 جب دیکھے ہاتھ میں ہو جو کی بوتل قدر
 اس قدر یہ خوب تم نے طوطا پالا (بلگوشی)

طوطا چشم :- بے وفا، بے مروت۔ اردو، صفت، غیر فصیح، راجح۔

محله صرفت :- بھارت کے ساتھ مذاہب صادق کہتا سلوک کیا لیکن تم نے انہیں چھوڑ دیا بڑے طوطا، انسان ہو۔

قوله فیصلہ :- چونکہ طوطا ہی ایک ایسا جانور ہے جو برسوں پار رہنے کے بعد بھی چہرے سے نکل جاتا ہو تو ہزار کو شمشک باوجود واپس نہیں آتا اسی مناسبت سے طوطا چشم بے مروت کے معنی میں کہا

ہونے لگا۔ عوام اسی کو طوطے چشم بھی کہتے ہیں۔
بے مروتی اور بے وفائی کے معنی میں طوطا چشمی بھی
راج ہے۔

پر نہ بلبل کے کتر اسے باغبان
طوطا چشمی اس قدر اچھی نہیں (موت قرار لگتا)
طوطا چشمی کرنا۔ بے وفائی کرنا، بے مروتی
کرنا۔ اردو صرف غیر فصیح، راج۔

محالے صرف ہے۔ اور ہم نے اشد درجہ طوطا چشمی کو
کہ پشت تو سن پر بلا اجازت آئے اور گھوڑے کو
کر کر ایا۔ (طلم پوش رہا)
طوطک۔ بد افزہ، ایک ساز کا نام فارسی
موت۔ (نور اللغات)

قولہ فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
طوطی۔ (داد معروف) ایک چھوٹے سے
پرند کا نام جو شہوت بڑے شوق سے کھاتا ہو اور
شہوت کی فصل میں بہت دکھائی دیتا ہو۔ عربی،
مذکر، فصیح، راج۔

سدا یہ قفل مینا سے نے خانے میں آتی ہو
کہ بخت سزا کو طوطی ہرستوں کے گلستان کا تیر
قولہ فیصل۔ یہ قوتی کا معرب ہے۔ تیرنے موت
نظم کیا ہو۔

وصف تصنیف مصنف کی ہوتا رہا اے تیر
طوطی ہندوستانی شکر افشاں ہو گئی
اہل لکھنؤ بھی اب عام طور سے موت ہی بولتے ہیں۔
کیون جب اس کا صرف بولنا کے ساتھ ہو کا تو مگر
ہی بولتے ہیں جیسے

اس کا طوطی بولتا تھا سبزہ زار ہند میں
اس کی جمع 'ان' اور 'ون' کے ساتھ
طوطیاں اور طوطیوں استعمال ہوتی ہو۔

آئینہ ہوتا ہو منہ دیکھ کے پانی پانی
طوطیاں جوتی ہیں سن کر تری تقریر فید
طوطیا۔ (داد معروف) قوتیا، نیلا آٹھا
مس کشتہ۔ فارسی، منہ کر۔ (نور اللغات)
قولہ فیصل۔ اس کا اظہار دو تارے فوقانی
سے ہو جو عربی ہر صاحب لغات کشوری نے اس کے
معنی سرمہ لکھے ہیں۔

طوطیا۔ اہمیت، بہتان، الزام۔ اردو
مذکر۔ (فرہنگ اصفیہ)
قولہ فیصل۔ ان مخوں میں اب متروکہ ہو
طوطیا باندھنا۔ بہتان باندھنا، اہمیت
دینا۔ اردو صرف متروکہ۔

دیا سرمہ کب ان کی آنکھوں میں میں نے
غلط مجھ پر سب طوطیا باندھتے ہیں
طوطیا بندھنا۔ الزام آنا، اہمیت لگنا
بہتان رکھا جانا۔ اردو صرف متروکہ۔

تری آنکھوں میں کب سرمہ لگا ہو
بندھا مجھ پر یہ ناحق طوطیا ہے
طوطے اڑ جانا، طوطے سے اڑ جانا۔
حواس باختہ ہو جانا گھبرا جانا، بدحواسی چھا جانا
یا حقوں کے طوطے اڑ جانا کا مخفف ہے۔ اردو
محاورہ، دہلی کی زبان۔

اس نے اللہ کر جو دکھیا سوتے سے
اڑ گئے آٹنے کے طوطے سے
قولہ فیصل۔ لکھنؤ میں پورا محاورہ ہی استعمال
کرتے ہیں۔ جیسا کہ ذیل کے شعر میں معروف دہلی
نے بھی استعمال کیا ہو۔

سبزہ رنگہ آگے بڑھا تو جھرمے ساتھ سے مات
کیا کہوں اڑ گئے طوطے سے مرے ہاتھ سے رت

طوطیاں رشکستان کامرانی می کنند۔ بونق
حالات میں انسان خوش اور غمناک ہر مہر ہوتا ہو۔
فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان و فرہنگ اشر
طوطیاں ہاتھ تیار رہتی ہیں۔ خوش بیان
کی تعریف میں جوتی ہیں جس طرح منہ سے چول
تھرتا ہوا جاتا ہے محاورہ بیگناہ قلندر لغات انسان
طوطی بولنا۔ ڈنکا بجانا، سنا بجانا، کمال
شہرت ہونا۔ اردو صرف فصیح، راج۔

دل شیدا کا خواہاں ہو ہر اک گل
مرے بلبل کا طوطی بولنا ہو
قولہ فیصل۔ صاحب فرہنگ اٹھنے لکھا ہو کہ طوطی
بولتا ہو مگر تنہا طوطی بولنا، یا طوطی بولتا ہو نہیں
بولتے کسی نام یا ضمیر کے ساتھ مل کے جیسے ان کا
طوطی بولتا ہو اس کا طوطی بولتا ہو، فلاں شخص کا
طوطی بولتا ہو۔ اس کا صرف بصورت تذکر لکھنؤ
دہلی میں مشترک ہو۔ تیر لکھنوی اور ذوق دہلی
کے شعر مثال میں ہیں۔

آئی خزاں، فسرہ ہوئے گل، گل ہی ہمار
طوطی چین میں بول چکا عندلیب کا
ہو قفس سے شوقاں گلشن تک فریاد کا
خوب طوطی بولتا ہوا ان دنوں صیاد کا ذوق
نظیر اکبر آبادی نے بصورت مستعدی اور ثابت
کے ساتھ بھی استعمال کیا ہو جو غلات تہو ہو۔

بولے جو شوم بھر واما اس کے سر پر جوتی
دونوں دوستوں میں بولا ہوا، طوطی
طوطی بولنا، کے ایک معنی کسی سیر آدمی یا کسی بار
وغیرہ میں کافی ذی اثر ہونا بھی ہیں۔ جیسے ان کا
تو فوب صاحب کے دیہا میں طوطی بولتا ہو۔
طوطی را بازار غ در قفس کردن۔ بے جو

طوطی کی آواز نقار خانے میں کون سنتا ہے

۴۴۷

طوفان

شادی کرنا کسی اچھی اور سنجیدہ آدمی کی شادی کسی خراب مرد سے کر دینا۔ فارسی مثل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محکمہ صوف۔ اور مصیبت تو تباہی ہوتی ہے۔ تیز طبع جوان عورت کی کسی افسردہ دل اور کھنکھارے مرد کے ساتھ شادی ہے۔ ہر طوطی را باز داغ و دھنس کا دند

(فسانہ آزاد)

طوطی کی آواز نقار خانے میں کون سنتا ہے۔ بڑی جگہ کم رہنے والے شخص کو کوئی نہیں پوچھتا، کسی کو کون کی آواز بڑے مرتبے والے کو پوچھنی دشوار ہوتی ہے۔ اردو مثل فصیح راج۔

قولہ فیصلہ۔ اس کی نشست الفاظ یوں ہیں۔ نقار خانے میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے۔ آواز کی جگہ صدائیں ہیں۔

صدائیں طوطی کی سنتا کون ہے نقار خانے میں۔ طوطے کی سی آنکھیں کھیرنا۔ (متعلق)

بے مروت کرنا احسان فراموشی کرنا، قطع غلطی کرنا۔ اردو صوف غیر فصیح راج۔

قولہ فیصلہ۔ طوطے کی طرح آنکھیں کھیرنا بھی بولتے ہیں۔ صاحب بھارت ہندوستان نے طوطے کی سی آنکھیں بدل لینا بھی لکھا ہے جو کئی کے ساتھ عورتیں بولتی ہیں۔ کسی کے ساتھ طوطے کی طرح آنکھیں بدل جانا بھی راج ہے۔

آنکھیں کھیرنا جو نزع میں ہر ایک میں خط طوطے کی طرح آنکھیں جہاں سے بدل گیا۔

قولہ فیصلہ۔ صبح کے ساتھ آنکھیں بدل جانا بھی بولتے ہیں وہ بھی قلیل الاستعمال ہے۔

طوطے کی طرح پڑھنا۔ رشتہ رشتہ کرنا، کھڑی کھڑی پڑھنا۔ (اردو صوف)

غیر فصیح راج۔ نامہ بر کو نہیں کچھ عقل تو ذاتی لیکن جو پڑھاتے ہیں وہ پڑھتا ہے طوطے کی طرح

طوطیہ۔ (بافتہ و کسر سوم صبح الاما تو طبعی) ہند۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قولہ فیصلہ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہوتا۔ طوع۔ رغبت و رضا مندی، اپنا خوشی۔ عربی، مؤنث، قلیل الاستعمال تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولہ فیصلہ۔ تنہا نہیں بولتے۔ طوعا۔ رضا مندی سے خوشی سے۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولہ فیصلہ۔ تنہا نہیں بولتے طوعا و کرہا۔ بولتے ہیں۔

طوعا و کرہا۔ چارونا چار، جبراً و قہراً بحالت مجبوری۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اسے بھی وقت اپنا کاٹنا تھا۔ الف لیلہ کہا طوعا و کرہا اس نے اچھا تو منظوم

طوع۔ (بعض اول و واد مجہول) فوج کا نشان۔ ترکی، مذکر، قلیل الاستعمال، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہوا طوع و علم سے اب یہ ثبوت میر ضحیر کل نام ہو بدست بولت (سنہ محبت قلمی) قولہ فیصلہ۔ اس کا الماتے قرشت کے توغ، بھی صحیح ہے۔

طوع۔ ایک قسم کی بڑی شمع۔ ترکی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولہ فیصلہ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہوتا۔ طوف۔ (بافتہ اول) طواف کرنا، گردنہ گردنہ

عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ جلا نا چاہتے ہیں جب کسی سرسبز گلشن کا تو بجلی طوف کر جائے ہو پیلے میرے خرمن کا

ناگاد سنی صدائے پر خوت (گلزار نسیم) آیا اک اژدہا پے طوف

قولہ فیصلہ۔ 'طوف حرم' اور 'طوف کعبہ' کی ترکیب سے زیادہ متعارف ہو۔

حلی ہند سے لکھنا طوف حرم کو۔ کرنا ہو برہمن کی طرح دیر میں کیا رکھیں ہوں بلا گردن کوہ دلبر کا فرادا راج

طوف کعبہ ہر مہر شمت کے جگر کا جوتا (عظیم آبادی) طوفان۔ (داد معروف) سیلاب طغیان

بارش۔ عربی، مذکر، فصیح، راج۔ ساحل کے سکون سے کسے انکار ہو لیکن طوفان سے لڑنے میں ہرا اور ہی کچھ ہے

قولہ فیصلہ۔ صاحب فرنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ ماہل تار تار نے قین بڑے طوفانوں کا نشان دیا

ہر اول وہ طوفان جو حضرت آدم سے پیشتر آیا۔ چنانچہ تاریخ حکما میں لکھا ہے کہ آدم کا ظہور دور اول میں عالم کے طوفان سے تباہ و برباد ہونے کے بعد وقوع میں آیا، دوسرا وہ طوفان جو حضرت نوح کے وقت میں کوفہ سے شروع ہوا

اور تمام دنیا میں پھیلا۔ تیسرا وہ طوفان جو جو خاص مصر میں آیا اور اس سے وہاں کے تمام مخلوق غرقاب ہو گئی۔ اس کی اردو جمع 'دون' کے ساتھ طوفانوں ہے۔

لے چل ہاں سجدہ حار میں چل سائل سائل کیا جانا میری کچھ پردہ نہ کر میں تو گر ہوں طوفانوں کا حقیقتاً جانے حری

طوفان : تیز ہوا، آندھی، جھگڑا والی ہوا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

دوستد ہواؤں پر بنیاد ہو طوفان کی یا تم نہ حسین ہوتے یا میں نہ جواں ہوتا

قوله فیصلہ : بہت تیز اور موسلا دھار بارش کے محل پر بھی طوفان کا لفظ استعمال کرتے ہیں، جیسے "تم ۷ رات کی بارش دیکھی اتنی تیز تھی کہ معلوم ہوتا تھا کہ جیسے طوفان۔"

طوفان : اندھیرا گھپ، تاریکی، مرگ عام، وبادیہ معنی کشف اللغات سے ماخوذ ہیں) (فرہنگ آصفیہ)

قوله فیصلہ : اردو میں یہ معنی رائج نہیں

طوفان : یہ کمال نہایت، بکثرت، اجد قاتل نے لامقابل آنکھوں کے کر دیا دل جرات اس طفل اشک نے بھی طوفان لاوری کی (نور اللغات) **قوله فیصلہ** : اب ان معنوں میں بالکل مترک ہو **طوفان** : بلا غضب، قیامت، کال آفت کا پر کالا۔ اردو، عورتوں کی زبان، کلمہ تعریف۔

جو تم بننے بنانے میں کوئی اب قہر چلی ہو جرات تو پھر رونے لانے کو میل جی میں بھی طوفان ہو (نور اللغات) **قوله فیصلہ** : اب ان معنوں میں بھی مترک ہو۔

طوفان : کار عظیم، بڑا بھاری کام۔ (از بہار نجم۔ فارسی میں طوفان کردن اسی معنی میں آیا ہے) (فرہنگ آصفیہ)

قوله فیصلہ : اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

طوفان : بہت، بہتان، الزام۔ اردو عورتوں کی زبان۔

مجھے یوں جھٹاتے وہ کب بزم میں اٹھائے، رقیبوں نے طوفان عیث شیفہ

قوله فیصلہ : عوام عورتوں کی زبان ہو۔

صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ اس معنی میں مستقل ہونے کی وجہ یہ ہو کہ طوفان اصل میں اس باد مخالف کے معنی ہیں جو جہاز کے خلاف چلتی ہو اور اس کے سوسے سے اکثر جہاز غرق ہو جاتا ہو اور بہت ہی بھی ایک خلاف اصل

بلا وجہ ضرر رساں بات جو جس طرح طوفان کا کوئی وقت مقرر نہیں اسی طرح بہتان کی کوئی حد نہیں۔

طوفان : فساد، ہنگامہ، جھگڑا، بلوہ دنگا۔ اردو، دہلی کی عورتوں کی زبان۔

میں ترے پاس دوکانا بھی آتی تھی چلی میرے گھر میں تو مہینے کرنے کو طوفان لگی

طوفان : قہر، غضب، آفت۔ اردو، دہلی کی زبان۔

زندگی ہو یا کوئی طوفان ہو ہم تو اس جینے کے ہاتھوں مر چلے

طوفان : غل، شور۔ اردو (نور اللغات) **قوله فیصلہ** : تنہا اس معنی میں نہیں بولتے۔

طوفان اٹھانا : کسی پر ہمت لگانا الزام رکھنا۔ اردو صورت، دہلی کی زبان۔

میرے رونے پر بہ گمانی ہو روز طوفان اٹھائے جاتے ہیں

قوله فیصلہ : پردے اضافے کے ساتھ بھی ہوتا ذات شریف ہونے میں خوب جانتا ہوں

طوفان اور کوئی مجھ پر اٹھائیے گا نہیں ہو کھنکھرتی عورتیں اس جگہ باز ہنا بولتی ہیں۔

طوفان اٹھانا : فتنہ برپا کرنا، ہنگامہ مچانا، شور و غل کرنا، حشر برپا کرنا۔ اردو صورت عورتوں کی زبان۔

محله صرفہ پر رقیب ہمیشہ اس کی تاک میں لگے رہتے تھے اور رنگ رنگ کی اہمتوں سے طوفان اٹھاتے۔ (در بار اکبری)

طوفان اٹھانا : طوفان لانا، سیلا لانا، کثرت سے منہ بھرنا۔ اردو صورت، قلیل استعمال۔

آج اس بزم میں طوفان اٹھا کر اٹھے یاں تلک روئے کو ان کو بھی سلا کر اٹھے

طوفان اٹھنا : (لازم) لگتا، الزام لگنا۔ اردو صورت۔ دہلی کی زبان۔

ہر جانے ان کو کہتے ہیں بے شرم مجھ کو لگ آتے ہیں رات دن یہی طوفان (دھڑلہ) لگتا

طوفان اٹھنا : سیلاب آنا، دریا کے پانی میں طغیان آنا۔ اردو صورت، فصیح، رائج

یہ اشک مرے کون نہ لائیں گے خرابی سیلاب نہ آئے گا کہ طوفان آئے گا

طوفان اٹھنا : فتنہ برپا ہونا، زور و تقا **قوله فیصلہ** : یہ عورتوں کی زبان ہے۔

طوفان اگلنا : طوفان لگانا، طوفان پیدا کرنا۔

شعر تراختے لکالے کہہ بایں دریا فطر اے فطر طبع رواں نے تری طوفان (نور اللغات)

قوله فیصلہ : یہ دہلی کی زبان ہو۔

طوفان آنا : طغیان آنا، سیلاب آنا۔ اردو صورت، فصیح، رائج۔

جب بحر رخ و غم میں سہارا نہیں ہا طوفان آگیا کہ کنارہ نہیں رہا

قولہ فصیلہ :- تیز آنڈھی آنا اور تیز بادش ہونا کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔

طوفان باندھنا :- ہمت لگانا الزام لگانا۔ اردو صرف : عورتوں کی زبان۔

روئے دالوں کو نہ کیوں سوا کرین افعال شک روح کے بیٹے نے باندھنا روح پر طوفان کو خدا کھنڈ

طوفان باندھنا :- مبالغہ کرنا، بڑھا چڑھا کر کہنا۔ اردو صرف : متروک۔

کتے طوفان دم خشا باندھے جھوٹ کے پی ہزار پا باندھے (قراردات لغات)

طوفان بیا ہونا :- طیفانی آنا، سیلاب آنا۔ اردو صرف : قلیل الاستعمال۔

آنکھوں سے طوفان بیا ہو گیا دیکھتے ہی دیکھتے کیا ہو گیا (ذہیر لکھنوی)

طوفان بد تیزی :- انتہائی شور و غل۔ جھگڑا فساد، بد تہذیبیگی کثرت کے محل پر فاری ترکیب، اردو صرف : غیر فصیح، راج۔

محله صرف :- میں نے طے کر لیا ہو کر اب آئندہ مغازہ میں نہ جاؤں گا کل رات کو یونیورسٹی کے مشاعرہ میں وہ طوفان بد تیزی تھا کہ کوئی شریف برداشت نہیں کر سکتا۔

طوفان برپا کرنا :- افتد و فساد کھڑا کرنا، شور و غل مچانا، ہنگامہ برپا کرنا، اردو قلیل الاستعمال۔

محله صرف :- پتلوں نے کہا کیوں طوفان برپا کرتے ہو دو سونہ گولم برروسے تو ہم تو مردہ نہ تھے۔ (طلسم ہوش گریا)

قولہ فصیلہ :- اس کا صرف ہونا کے ساتھ بھی ہو۔

طوفان برپا کرنا :- طیفانی لانا، سیلاب لانا۔ اردو صرف : فصیح، راج۔

تم نے ہر ذرے میں برپا کر دیا طوفان شوق اختر اک مسہر تھ جلدوں کی طیفانی کے ساتھ مل کر وہ

قولہ فصیلہ :- اس کا صرف ہونا کے ساتھ بھی ہو۔ بدلے ہی موجوں کے تیز دریا میں طوفان ہو رہا

طوفان برپا ہونا کا ایک مفہوم ہر قسم و فساد اللہ کھڑا ہونا جیسے "اس بائگلی نئے بنے جا رہے ہو جیسے کچھ جانتے ہی نہیں حالانکہ مختاری شراغیر باتوں

ہی سے یہ طوفان برپا ہوا ہو۔ طوفان بر طرف ہونا :- طوفان کا ختم ہونا۔ طوفان جاتا رہنا۔ اردو صرف : قلیل الاستعمال۔

بر طرف ہو گا یہ طوفان تباہی کہ نہیں ناؤ پہونچے گا کنارے پہ آہی کہ نہیں (صلی لکھنوی)

طوفان بنانا :- کوئی بات گڑبہ دنیا، ہمت لگانا، عیب لگانا۔

ذہب روئے کا ترے بزم میں اک کون بنا ظفر مجھ پر یاروں نے لیا پچلے ہو طوفان بناؤ (ذہیر لکھنوی)

قولہ فصیلہ :- یہ عورتوں کی زبان ہر اور قلیل الاستعمال ہو۔

طوفان بندھنا :- ہمت لگانا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

ہمت گریہ کیا کرتے ہیں مجھ پر یہ قیہ سیکڑوں جھوٹ کے طوفان بندھا کرتے ہیں

طوفان بندی :- ہمت لگانا، الزام کھنا، جھوٹ بولنا۔ اردو صرف : عورتوں کی زبان۔

طوفان بے تمیزی :- بے عقلی کی باتوں کا مجموعہ۔ اردو صرف : قلیل الاستعمال۔

طوفان خیزی :- طوفان اٹھانا، فاری ترکیب

محله صرف :- رات میں چاندنی، خوبی کی صورت دیکھ دیکھ کر لڑکے بے اختیار ہنستے سے جب

سواری جاتی تھی اس طوفان بے تمیزی کو دیکھ کر لوگ تعجب لگاتے تھے۔ (فسانہ آزاد)

(ایضاً) پہلے تو حضور اپنی اس گھبراہٹ کو ماحظ کریں کہ طوفان واحد ہو اور آپ جمع فرماتے ہیں اسے میں گھبراہٹ کہوں یا طوفان بے تمیزی۔ (لورالغات)

(ایضاً) کسی نے مرہٹوں کو اپنا رب النور قرار دے رکھا کہ جانوں سے مدد کا ملتی تھا۔ غرض ہر ایک کو اپنی اپنی پڑی تھی۔ مگر اس طوفان بے تمیزی میں بچتا تھاں نے اپنے حواس ہر جا رکھے۔ (رسالہ تنویر الشرق اکتوبر ۱۹۳۷ء)

طوفان پیدا کرنا :- طوفان برپا کرنا۔ سیلاب عظیم لانا، اردو صرف : فصیح، راج۔

کشتی 'روح بھی آئے تو نہ ساحل ہو نصیب دیدہ تر نے کیا میرے وہ طوفان پیدا

طوفان جوڑنا :- جھوٹا الزام لگانا، ہمت لگانا۔ اردو صرف : عورتوں کی زبان۔

حال روئے کا جو کھتا ہوں تو وہ کہتے ہیں چشم پر آب پہ طوفان ہو جوڑا کیا کیا صبا

طوفان حوادث :- حادثوں کی زیادتی۔ فاری ترکیب : فصیح، راج۔

اب رہا باقی نہ طوفان حوادث کا اثر کشتی ایں و سا کا نا خدا پیدا ہوا

طوفان خیز :- طوفان اٹھانے والا۔ فاری ترکیب صفت قلیل الاستعمال، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عہ قطرہ قطرہ میرے اس آئینہ کا طوفان خیز ہو

طوفان خیزی :- طوفان اٹھانا، فاری ترکیب

طوفان خیزی :- طوفان اٹھانا، فاری ترکیب

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ض. اندر سے اسے بحر حثت تیری طوفان خیزیاں

طوفان ڈھانا: غصہ کرنا، عورتوں کی

زبان۔ (نور اللغات)

قولہ فیصلہ: لکھنؤ کی عورتیں اس میں بولتیں۔

طوفان رسیدہ: طوفان سے تباہ شدہ

فارسی ترکیب قلیل الاستعمال۔

گویا چراغ کشتی طوفان رسیدہ ہوں۔

پیغام مرگ نظم باد مراد ہے۔

طوفان رکھنا: ہمت لگانا، ہمت رکھنا۔

اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

مجھ پر طوفان ہو میوے رکھنا، دلشاد

جان صاحب کے میں کس روز بھنگی ہوئی۔

مذکورہ پر وہ برگمان طوفان سے رکے ہوئے

مذکورہ کو لے کر لے کر ہٹا کر گریاں کا کچھ کرے

طوفان شیطان: ہمت اور ہمت رکھنا۔

اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

فقیر: طوفان شیطان سے خدا بچا۔

قولہ فیصلہ: لکھنؤ کی عورتیں شاید ہی بول

دیتی ہوں۔

طوفان شیطان اللہ گھبران:۔

نداء: تعالٰیٰ اہست اور شیطان سے جو باعث فساد

ہی بچائے رکھے۔ اردو کہاوت: (فرنگی افسیہ)

قولہ فیصلہ: لکھنؤ کی عورتیں بولتیں۔

طوفان طوفان: بہت بہت نہایت (اردو بکثرت)

تقریباً: اسوجہ طوفان طوفان شدت ہو۔

باوہارہ دل میں تو وہ تو وہ مسرت ہو۔

قولہ فیصلہ: پڑھا لکھا طبقہ کبھی کبھی فطرت سے

طوفان کرنا: فساد کرنا، جھگڑا کرنا، ہنگام

کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

میں ترے پاس دو گانا ابھی آتی تھی جی

میرے گھر میں تو بحث کرنے کو طوفان لگا

کر دیا ہوش گردوں کا صراحتی نے مجھے

نات نے جام شراب تنہ سے طوفان کیا

طوفان کھڑا کرنا: ہمت لگانا، ہمت رکھنا۔

قولہ فیصلہ: لکھنؤ کی عورتیں بولتیں۔

طوفان کی لہر: طوفان کا پھیرا۔

فطرت، رائج۔

ہر گھٹا پر ہجوم کہ طوفان کی ہو لہر

تا جا سکے نہ سب سے جی تک ہوائے لہر

طوفان لانا: سیلابی کیفیت پیدا کرنا۔

اردو صرف، فطرت، رائج۔

طوفان لائے آمد مضمون نہ لے شعور

مثل تنور جوش ہو میری دوات میں

طوفان لگانا: ہمت لگانا، عیب لگانا۔

(نور اللغات)

قولہ فیصلہ: اس محل پر طوفان باندھنا ہی ہوتے

ہیں۔

طوفان لگنا: (لزم) ہمت لگانا، عیب لگانا۔

(نور اللغات)

قولہ فیصلہ: اس محل پر طوفان باندھنا ہی ہوتا

ہے۔

طوفان لیتا: ہمت لگانا، عیب لگانا۔

اردو صرف، دہلی کی زبان۔

مجھ پر طوفان نہ لے جاہ کا چیل دور دورا

جھوٹے منہ کا ترے جا کے گاؤں دور دورا

طوفان مچانا: شور مچانا، فساد مچانا۔

عورتوں کی زبان۔

محلے صرف: بڑی دیر سے (مکے کبڑہ کیل ہے)

ہیں ایک طوفان چلا کھا، خیند کے مارے کھیند

ہوئی جاتی ہیں۔

طوفان میں آنا: باوجود مخالفت یا تیز ہوا

کے سبب کشتی یا جہاز کا تباہی میں آنا، تباہی میں

آنا۔ اردو صرف، فطرت، رائج۔

عشق جس کشتی کا تو ہونا خدا

وہ نہ آئے کسی طرح طوفان میں

طوفان لوح: حضرت لوح بن لاہ

جب ۸۰ سال کے ہوئے تو خدا نے آپ کو

پیغمبر بنایا۔ جس کے بعد ۱۲۰ سال تک لوگوں

کو خدا کی طرف بلاتے رہے۔ پھر خدا نے نافرمان

پر عذاب نازل کرنے اور اس سے آپ کو اور

دوسرے مطیع بندوں کو بچانے کے لیے کشتی بنانے

کا حکم دیا۔ جب وہ تیار ہو چکی تو نہایت شدت

طوفان آیا۔ ۴۰ شب و روز سخت بارش ہوئی

تمام انسان اور حیوان سوائے ان کے جنہیں لوح

نے حکم خدا سے اپنی کشتی میں بٹھالیا تھا سب فوت

ہوئے۔ طوفان کا ذکر قرآن مجید میں بھی ہے۔

لوگوں کا بیان ہے کہ طوفان کی ابتدا اس طرح

ہوئی شہر کوفہ میں یا ملک شام کے شہر میں اور

میں ایک تنور سے پانی ابلنا شروع ہوا۔ اور جب

طوفان شروع ہوا اور محرم کو نصیم ہوا۔ اس کا پانی

پہاڑوں پر ۴۰ گز اونچا چڑھ گیا تھا اس طوفان

اولاد حضرت آدم میں حضرت حضرت نوح آپ کے تین

بیٹے سام، حام، یافث ان کی بیویوں اور ان

۸۰ آدمیوں نے بچھین حضرت نوح نے اپنے سام

کشتی میں بٹھالیا تھا نجات پائی۔ باقی سب تباہ ہو

غرق ہو گئے۔ ار محرم کو یہ کشتی گھر متی پہنچی ہوئی
کوہ جودی (شاہ اراک) پر جا کر ٹھہری۔
اس کے بعد طوفان ختم ہو گیا۔ فارسی ترکیب
راک۔

نہ کیوں تازہ اعجاز شہ سے ہو روح اسیم
جہاں ایک قطرہ ہو طوفان نوح و نوح
طوفان ہونا :- اتلاطم ہونا، شدت کی
ہوا چلنا، زور کا مینہ برسنے، آفت انگیز ہونا،
بلائیز ہونا، آفت کا پرکال ہونا، غضب ہونا۔

(محرم و ذم دونوں موقعوں پر بولتے ہیں)
کاش دل سے چشم تک آنے نہ پاتا طفل شک
رفتہ رفتہ اب تو یہ رد کا کوئی طوفان ہوا
حق میں رونے کے یہ مامی بھی کوئی طوفان ہو
ہیں طوفان کر دکھا، چشم دریا پار سے
(فرہنگ آصفیہ)

قولہ فیصلہ :- یہ لہجہ کی زبان ہو۔ اہل لکھنؤ
نہیں بولتے۔

طوفانی :- طوفان سے منسوب۔ تیز، بہت تیز
فارسی ترکیب سنت فصیح، راک۔

خداوند بڑا میں چلی رہی ہیں کسی طوفانی
تلاطم میں جہاز کیا ہو گیسے ہو پریشانی
قولہ فیصلہ :- ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہر۔

حق جو طوفانی نہ مانے کی ہوا
بکھ نہ جائے شمع دیں یہ خوف تھا
صفتی

طوفانی :- وہ شخص جو ہر ایک پر قہر
دھروے بہتانی، انتہی، تہوڑا، فساد کی دگنی
شریر، ادھر جوتے والا، آفت، بلا، غضب،
یہ غضب کا بنا ہوا، آفت کا پرکال، طوفان
فوق البہرہ، اردو دہلی کی زبان۔

ہر لہجہ آتی ہوئی تس یہ وہ طوفانی حساب
گو کہ و اور نسبت کی ہو بنا دل خاص
طوفانی جہاز :- وہ جہاز جو بہنور میں
پڑا ہو۔ (نور اللغات)

قولہ فیصلہ :- بہت کم مستعمل ہو۔
طوفانی ہونا :- کشتی یا جہاز یا غیثے کا طوفان
میں آجانا۔ طوفان میں پھنسا۔ اردو صرف فصیح
راک۔

ہوا سفینہ د غور ہوا سے طوفانی
خدا کی ذات حق یا آسمان یا پانی
طوف کرنا :- طوفان کرنا، گرد پھرنا۔ اردو
صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال
شرف کہے کا ہو گر طوف کرنے آئے مرقہ کا
ترن جو کھٹ کو چومے فخر ہو یہ سنگ اسود کا جلا

قولہ فیصلہ :- اس جگہ طوفان کرنا زیادہ بولتے ہیں۔
طوق :- ایک قسم کا زیور جو عورتیں اور بچے
گلے میں پہنتے ہیں۔ عربی، مذکر، فصیح، راک۔

اصغر کا طوق اپنے پسر کو پٹھاؤں کا
سوغات کر بلا سے یہ لے کے جاؤں گا انیس
طوق :- وہ لوہے کا بھاری حلقہ جو مجربوں
اور دیوانوں کے گلے میں ڈالتے ہیں تاکہ گردن
نہ اٹھا سکیں۔ عربی، مذکر، فصیح، راک۔

سرو قد یار سے ملنے کا یہ انجام ہوا
غم بھر طوق محبت مری گردن میں رہا جلیل
قولہ فیصلہ :- اگر اس طوق میں خار بنا دیے
جائیں تو اسے طوق خاردار کہتے ہیں اور اگر

وزن بڑھا دیا جائے تو طوق گراں بار کہتے ہیں۔
طوق :- وہ قدرتی گول نشان جو کہوتر،
طولا، فاختہ، قمری وغیرہ پر غروں کے گلے میں

ہوتا ہو، وہ کٹھا جو اکثر پر غروں کے گلے میں ہوتا
ہو۔ عربی، مذکر، فصیح، راک۔

یہ طوق اس واسطے چھوٹا ہوا قمری کی گردن میں
کہ نقابیل کی قسمت کا پڑا قمری کی گردن میں
قولہ فیصلہ :- عربی میں ان پر غروں کو مٹوٹہ
کہتے ہیں جن کی گردن میں طوق کا نشان ہوتا ہو۔
طوق :- منت کا گڑا یا چاندی کا حلقہ
یا ہنسل جو بچوں کے گلے میں ڈالتے ہیں۔

جنوں تھا مجھ کو جب میں طوق منت کے پنتا تھا
پر یزادوں سے مجھ کو عشق ہوا آس (کہن سے)
(نور اللغات)

قولہ فیصلہ :- گندے کے طوق نہیں کہتے، ہنسل کو
ہنسل کہتے ہیں چاندی، سونے یا لوہے وغیرہ کا
جو منت کا حلقہ گلے میں پہنتے ہیں اس کو طوق
کہتے ہیں۔

طوق منت کے گلے میں تھے وہ دن یاد کرو
تم پر اس عہد میں بھی چاک گریباں ہم تھے

طوق :- پٹا، چیراس۔ اردو۔ (فرہنگ آصفیہ)
قولہ فیصلہ :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

طوق :- وہ حلقہ جو پتنگ میں بنادیتے ہیں۔
اردو، مذکر، لکھنؤ، بازوں کی ہنسل۔

طوق :- طوغ، ایک قسم کا جھنڈا جس پر
پنجم کی شکل بنی ہوئی ہوتی ہو، جلیب شہاد وغیرہ
مگر اردو میں یہ معنی نہیں آتے اس صورت میں یہ
ترک ہو اور ترک جہا گیری میں آنے کے سبب
کہ جو پڑھائی میں داخل ہو، لکھا گیا۔ (فرہنگ آصفیہ)
طوق بڑھانا :- طوق آزارا منت کا طوق آزارا ہونا، فصیح، راک۔

جنوں کا جوش ہو دیوانے زنجیری لاتے ہیں
کسی شک پر ی نے طوق منت کا بڑھایا ہو

قول فیصل :- اپنے محل پر طوق بڑھنا بھی بولتے ہیں۔

طوق غلامی :- وہ طوق جو غلام کے گلے میں غلامی کی علامت بنا کے ڈالا جاتا تھا۔ فارسی ترکیب فصیح راجح۔

یہ کہہ رہی ہو سرو سے قمری پکار کے تشنہ میں پھینکتی ہوں طوق غلامی اتار کے
طوق گردن میں پڑنا :- قید ہونا۔ اردو صورت، قلیل الاستعمال۔

بہل گلوں سے دیکھ کے سنجہ کو بگڑ گیا قمری کا طوق سرد کی گردن میں پڑ گیا
طوق لعنت :- لعنت کا طوق، فارسی ترکیب مذکر، فصیح راجح۔

تیرے ہوتے ہو محسوس و چین
طوق قمری بھی طوق لعنت ہو

طوق ماہ :- چاند کا ہالہ۔ (نور اللغات)
قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہیں بلکہ ہالہ ہی کہتے ہیں۔

طوقیا :- ایک قسم کا پتنگ جس میں ملحقہ بنا ہوتا ہو۔ اردو، کنکوے بازوں کی اصطلاح۔

قول فیصل :- جب تنہا بولیں گے تو تائیت کے ساتھ کہیں گے یعنی ان کی طوقیا بیاں نکلیا مخدوم ہو اور جب کنکوے کے ساتھ ملا کے بولیں گے طوقیا کنکو بولیں گے تو مذکر بولیں گے۔

طوقیا :- ایک قسم کا کبوتر جس کے گلے کے نیچے کے پر ملحقہ کیے ہوتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل کنکو نہیں بولتے۔

طوق لعنت گردن اٹیس :- لعنت کا طوق شیطان کی گردن میں۔ (فرہنگ امثال)

قول فیصل :- یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہو۔

طول :- (بضم اول وواو معروض) طولیت درازی (وقت کے لیے) عربی، مذکر، فصیح راجح
جاچکیں غلہ میں کر دوزخ میں
طول روز حساب نے مارا

وصل سے یاں آج بھی ہو مید کل بھی مید ہو
کیا شب فرقت میں ظالم طول تھا اک سال کا
طول :- (داستان قصہ) روداد خط و غیرہ کے لیے) ختم پر نہ آنا، یکساں بیان ہوئے جانے عربی لفظ، مذکر، فصیح راجح۔

طول روداد غم معاذ اللہ
عمر گزری ہو مختصر کرتے

طول :- پیکرے یا کسی قسم کی اور چیزوں کی لمباں۔ عربی لفظ، مذکر، فصیح راجح۔

حد نہیں معلوم ہوتی پڑتی ہو کیا کیا نظر
طول ہو زخموں کے دامن میں شب بیدار کا

طول :- بعد مسافت، فاصلہ، دوری عربی لفظ، مذکر، فصیح راجح۔

یہ طول سفر یہ نشیب و فراز
مسافر کہاں تک سنبھلتا رہے

طول :- لمبا کرنا، بڑھانا، مسلسل کہے جانے کی صورت حال۔ عربی لفظ، مذکر، فصیح راجح۔
ملے تو حشر میں لے لوں زبان ناصح کی
مجیب چیز ہو یہ طول دعا کے لیے

طول :- (عرض کا مقابل) درازی، لمباں۔ عربی، مذکر، فصیح راجح۔

قول فیصل :- زیادہ تر عرض کے ساتھ لفظ آتا ہو۔ یعنی طول و عرض یا طول البلد و عرض البلد۔

طول :- کسی مقام سے وہ فاصلہ مراد ہو جو

کسی نصف النہار خاص سے لیا جائے آج کل خاص نصف النہار گرینچ واقع انگلینڈ مقرر ہو۔ پس جو مقام رصد گاہ گرینچ سے جانب مشرق ہو اس کا طول طول مشرق اور جو جانب مغرب ہو اس کا طول طول غرب کہلاتا ہو۔ جغرافیہ کی اصطلاح۔ (فرہنگ آصفیہ)

طول :- طول، لمبا چوڑا۔ عربی، مذکر، مشترک چند فقرے ہیں سحر اپنی پریشانی کے
کس قدر طول ہو شل شب فرقت نامہ سحر
طولاً :- لمبائی میں، درازی میں، عرضاً کا نفی، از روئے طول، عربی، تابع فعل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

طول البلد :- عرض البلد کا مقابل کسی مقام کے طول کی حد یعنی یہ کہ وہ مقام لمبائی میں کہاں سے کہاں تک ہو۔ عربی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محله مشترک :- یہ ہندوستان کا طول البلد اور عرض البلد (فسانہ آزاد)

طول امل :- (باضافہ) امید کے پانچ امید کی طوالت، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح راجح۔

گل سوس کو جو توڑو تو مرا بخت سیاہ
سرو و شمشاد کو چھانو تو مرا طول امل (جگرانی)
قول فیصل :- فارسی میں عرض بنیادے کہتا ہے جو باچیں کو تہی عمر بیاہاں نتوان کرد
قصہ طول امل را کہ سخن طولانی است

طول امل :- بے وجہ کا طول، دشواری کا کام۔ فارسی ترکیب، فصیح راجح۔

محله مشترک :- میں نے یہ کہا تھا کہ آپ تارین فرشتہ

خط میں لکھ کر بھیج دیجئے یہ خط ہو یا طومار
یا طول اہل یا شیطان کہ آنت۔ (فسانہ آزاد)
گھر میں اشناں کریں سرفردان گوگل محسن کو
جا کے جناح پہناتا بھی ہو اک طولال
قولہ فیصلہ صاحب نور اللغات نے لکھا ہو کہ اس
امامین سے ہونا چاہیئے مگر رسم الخط سے یہ واضح
ہوتا ہو کہ امید کے معنوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے
طول اہل بولنے لگے۔

طولانی :- طویل۔ لمبا۔ اردو صرف فصیح راج
کہتے ہیں قصہ طولانی ہو ہر تیرا سوال
میں اگر دوں گا جواب اور طوالت ہوگا
قولہ فیصلہ :- یہ صوفی مذکر ہو یا مؤنث دونوں
کے لیے طولانی کا استعمال ہوتا ہو جیسے یہ آج
اردو کی جو قدر و قیمت ہو یہ محض شاپان اور
کے فیصل میں ہو اگر یہ اپنے فیاض ہاتھوں کو
کھینچ لیتے تو میر تقی میر بیان آتے نہ سودا کا
مزار بیان ہوتا نہ آتش نہ آغ ... شوق آتش
قلو ... وزیر، سحر، صبا، رنم وغیرہ غلام
کے اتنے بالکمال اس سرزمین پر گزرتے جن کا اثر
طولانی ہو۔ (قدیم ہندو ہندوان اودھ)
طول پکڑنا :- بڑھ جانا، طوالت ہو جانا۔
اردو صرف غیر فصیح راج۔

محله صرف :- جب بادشاہوں کی اولاد بدلتی اور
ملک کا بد انتظامی طول پکڑتی ہو تو خود سری کے
مادے مختلف رنگوں میں ظہور کرتے ہیں اور بار بار
طول پکڑنا :- بات بڑھنا۔ اردو صرف
فصیح راج۔
محله صرف :- آپ تو چلے آئے ہیں محالہ
طول پکڑ گیا۔ گدم چٹنے ملک کی نوبت آگئی۔

طول دینا :- کہانی، نامہ، خط، داستان
قصہ بات وغیرہ کے لیے بڑھانا، دراز کرنا
کسی مختصر چیز یا بات یا معاملے کو بڑھانا۔
اردو صرف فصیح راج۔
دیا تھا جیسا ہماری شب فریق کو طول
عوض سپر نے اس کا شب وصال کیا
قولہ فیصلہ :- نفی کے ساتھ بھی مستعمل ہو۔
نازک طبیعتوں کے ہیں توڑے ہوئے یہ بول
(کہان) ہو مختصر یہ راہ کہانی کوئی نہ طول

نہ کے نامے کو اپنے طول غالب مختصر کھٹے
(نامہ) کہ سیرت سنج ہوں عرض ستم بائے ہنائی کا
طول پکڑنا :- خدا عمر دراز کرے۔ دراز
چھوڑنے کے لیے مستعمل ہو۔ (نور اللغات)
قولہ فیصلہ :- صاحب قاموس الانلاط لکھتے
ہیں کہ اس جملے کے کوئی معنی نہیں۔ اس کی جگہ
اطالہ اللہ عمیرہ (خدا اس کی عمر دراز
کرے) یا طویل عمیرہ (اس کی عمر دراز
کی جائے) کہنا اور لکھنا چاہیئے۔ صاحب قاموس
کی تحقیق صحیح ہو لیکن قدیم زمانے سے اس طرح
لکھا جاتا ہو۔

طویل طویل :- بہت لمبا، طولانی، ہزار
طولانی، عربی الفاظ، اردو صرف غیر فصیح راج
محله صرف :- بڑا طول طویل قصہ ہو کوئی کہانی
سک بیان کرے۔ (فسانہ آزاد)
قولہ فیصلہ :- تعلیم یافتہ طبقہ درمیان میں
و ادعا طغیلا کے طول و طویل بھی استعمال کرتا ہو
گو ہو طول و طویل قصہ غم
سنیے محفل یہ ذکر ظلم و ستم (عرقہ لغت)
طول کلام :- ذکر کو طول دینا، بات کو

بڑھانا، لمبی چوڑی تقریر، فارسی ترکیب فصیح
طول کلام جنگ میں ایش سے دھم ہو
اوپر ادب یہ سب ترسے ترسے کا قصہ ہو
طول کھینچنا :- (لازم) عرصہ لگانا، دیر لگانا
زیادہ مدت گزارنا۔ اردو صرف فصیح راج۔
قید میں طویل کھینچ کر اسیران نفس
شکل گل بولنے کے رنگ میں بول گئے
قولہ فیصلہ :- اس کا مستعمل طول کھینچنا بھی
راج ہو۔

کھینچا طول اپنی اسیری نے اب کر آہ
جانی تو یہ خیال سے گزرا کہ شہید
طول کھینچنا :- (مستعمل) دراز کرنا، زیادہ
ہو جانا، طویل میں بہت ہو جانا، زمانے کا طوالت
اختیار کرنا۔ اردو صرف فصیح راج۔
ناصر بن قریب عبرت کے لیے نگرادو نامہ
طول کھینچا ہو یا ان تک شب نہانی نے (شاگرد شہید)
طول نویسی :- بہت زیادہ سطر کرنا، بہت
زیادہ لکھنا، فارسی ترکیب، نوٹ فصیح راج۔
محله صرف :- فصاحت و بلاغت سب بر طرف
ہم نے طول نویسی کو اب طلاق دے دیا اختصار
در نظر ہو۔

طول ہونا :- لمبا ہونا، بڑھ جانا، طویل ہونا۔
اردو صرف فصیح راج۔
جس زبان روک تھک کہ جو طول کلام
قولہ فیصلہ :- بات بڑھ جانا، بات کا طول پکڑنا
کے معنوں میں بھی بولتے ہیں جو غیر فصیح ہو۔ جیسے
ہم سمجھتے تھے کہ سب ہو جائے گا لیکن ہاں طول ہو گیا
طویل :- (بروز طویل) بڑی لابی عورت
یا مرتبہ بلند، عربی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اردو میں کسی معنی میں نہیں بولتے۔
 طولی : ۳ کان، جیسے یہ طولی۔ عربی صفت
 (نور اللغات)

قول فیصل :- تعلیم یافتہ طبقہ یہ طولی کی ترکیب
 سے بولتا ہے۔
 طومار :- نامہ صحیفہ بڑا خط۔ عربی، مذکر،
 قریب بہ مترادف۔

تیغ کشیدہ دست شہ سجود بر میں ہے انیس
 طومار ہاتھ میں ہے لفاظہ کمر میں ہے انیس
 طومار :- کاغذوں کا مستطاب اردو دہلی کا
 (فرنگی آصفیہ)

طومار :- چھوٹی باتیں، مبالغہ آمیز بیان
 یا سخریر، جھوٹ، بہتان۔ عربی، قلیل الاستعمال۔
 دکھایا ہر کس و ناکس کو اس نے شعور
 ہوا طومار رسوائی مرا خط

طومار :- ڈھیر، تودہ۔ عربی، قلیل الاستعمال۔
 سید کا ری قول لم یزل ہو تسلیم
 لباس کعبہ طومار عمل ہو (شام غریبان)
 طومار باندھنا :- چھوٹی بات بڑھا کر سنا
 کرنا، جھوٹ کے پل باندھنا۔ اردو صرف عورتوں
 کی زبان۔

محکم صرف :- چھوٹی خالہ جب بھی بات کرتی ہیں
 کہیں سچ نہیں بولتیں جھوٹ کے طومار باندھ رہی
 ہیں۔

قول فیصل :- اس محل پر طومار باندھنا بھی
 زبانوں پر ہو۔

شہنوی سحر نے لکھی مرے افسانے کی
 کیوں پڑھا سرت عجب جو طومار باندھا سحر
 طومار باندھنا :- بے قصہ چیرنا،

بڑی بھاری داستان شروع کرنا۔ (نور اللغات)
 قول فیصل :- ان معنوں میں لکھنؤ کی عورتیں نہیں
 بولتیں۔

طومار کھڑا کرنا :- چھوٹی سی بات کو بڑھا کر
 فتنہ برپا کرنا۔

محکم صرف :- فطرت نے اس بیچارہ فرض کا
 ایک طومار کھڑا کیا۔ (توجہ النصوح)
 (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ کی عورتیں کسی کے ساتھ بولتی
 ہیں۔

طومار بیان کرنا :- لمبا واقعہ بیان کرنا۔
 اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

آٹھی یہ وہاں سے آخر کار
 سب ان سے بیان کیا وہ طومار عاشق

طومار ہونا :- بات کا بے تکرار ہونا۔ اردو صرف
 قلیل الاستعمال۔

آپ کا سوال ہو گا فریاد ویندار ہو بیتاب
 بات اتنی جواب اس کا جس قدر طومار ہو غلام آباد

قول فیصل :- زیادہ تر یہ عورتوں کی زبان ہو۔
 طومی :- (جنم اول و سکون و اوفیر مفلو جا جو
 علامت ضحکہ کی ہو) شادی، بیاہ۔ ترکی، مؤنث
 مترادف۔

نجستہ انجن طوی میرزا جعفر
 کہ جس کے دیکھے سے سبکا ہوا ہو مفلو غلام آباد

قول فیصل :- صاحب فرنگی صغیر نے اس کی
 مکمل تشریح توئی کے ذیل میں کی ہو اور طوی کو توئی

کا معرب لکھا ہو۔ وہ لکھتے ہیں کہ ترکی زبان میں
 شادی عروسی یعنی بیاہ کو خاص کر ادبش و
 خوشی کو عروما بیاہے مہول کہتے ہیں۔ اگر بیشمال

کیا جائے کہ بیاہ شادی میں اکثر پہنے کے کپڑوں
 پر توئی لگاتے ہیں اور مسلمانوں ہی سے ختمزاد
 ہوتی ہو تو ایسا عجیب و غریب ہو اور جو توئی بعضی تہ
 کے معنی میں جو فارسی میں آتا ہو جیسے دو توئی
 سے توئی وغیرہ تو یہ خیال کر سکتے ہیں کہ توئی جو کہ
 ایک استر اور ایک ابرہ یعنی دو دھجیاں جن میں
 ایک گھٹیا کپڑے کی ابرہ دوسری یعنی اوپر کی ٹوٹی
 ریشمی کپڑے کی ہوتی ہو، بنا کر بناتے ہیں اور پھر اس
 پر سلسلہ ستارہ وغیرہ لٹکتے ہیں تو کہہ سکتے ہیں کہ
 اس کا مادہ ہی دیرستہ ہو اور نیز قریب قیاس
 بھی ہی ہو۔

طوئیت :- بیکہ کی نیت اندیشہ۔ عربی، قلیل الاستعمال
 محکم صرف :- اس وقت طبیعت حق طوئیت مفلو غلام
 مکتی ووشالہ رومال مرحمت کیا۔ (فسانہ عبرت)
 طول :- (بروزن کفیل) :- دراز، لمبا۔ عربی
 صفت، ضعیف، راسخ۔

محکم صرف :- مصری نامہ نگار کا ایک طویل مرام
 اور جولائی کی اشاعت میں نکلا ہو۔
 (رسالہ اردو سے معلی علی گڑھ)

طول :- اخبار کی انیس سچوں میں سے
 ایک سچ کا نام۔ عربی۔ علم عروض کی اصطلاح۔
 قول فیصل :- صاحب فرنگی آصفیہ نے لکھا
 ہو کہ قمری میں زیادہ اور فارسی اردو میں کم پسند
 کرتے ہیں اس سچ کی اصل قول مفاعیلان چا چا
 مرتبہ ہو مگر عام میں جو بحر طویل کے نام سے مشہور
 ہو وہ بحر بن سخن مجنون ہو کہ جسے دو چند کرنا
 ارکان اس کی بنا رکھتے ہیں۔

طول العمر :- بڑی عمر والا۔ عربی، صفت،
 تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

محال صرف :- پرانے زمانے کے لوگ ہونے لگے
ہوتے تھے۔ جب تک اپنے پوتوں پر پوتوں کو نہیں
دیکھ لیتے تھے مرتے نہیں تھے۔

طویل القامت :- لمبا۔ بے قد کا
در از قد۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کے زبان
محال صرف :- ہم نے سنا ہو دیکھا نہیں کہ
پہلے سید بہت ہی عظیم الجثہ اور طویل القامت
ہلو ان تھے۔

طویلہ :- (بفتح اول و یا سے جھول) عربی
میں یا سے معروف سے طویل سے مشتق۔ گھوڑوں کا
تھان، اصطبل۔ فارسی مذکر تعلیم یافتہ طبقے
کے زبان، قلیل الاستعمال۔

یہ ہر روز کا گھوڑا اچھا نہیں
طویلے کا کیا اچھا نہیں

قولہ فیصلہ :- صاحب فرنگ آصفیہ لکھتے ہیں
وہ لمبے رسی جس میں چند گھوڑوں کے پاؤں باندھ
دیں فارسی میں مجازاً بیاسے جھول وہ مکان
یا عمارت جہاں گھوڑے باندھے جائیں لیکن مکان
بھی اگر لمبا ہوتا ہو۔ بیاسے جھول تصرف فارسی
خیال کرنا چاہیے۔ شیخ سعدی نے ایک جگہ
طویلے نام و ماں بھی باندھا ہو اور اردو میں
بطور مذاق لکھ دیتے ہیں کہ کبھی آدمیوں کے طویلے
میں بھی بندھے ہوئے صاحب نور اللغات نے لکھا
ہو کہ عربی میں یا سے معروف سے جو طویل
سے مشتق ہوئے صاحب نفائس اللغات نے اس کے
بعض گھوڑوں کے گھاس کھانے کی جگہ کے بھی لکھے
ہیں جو اردو میں رائج نہیں۔

طویلے کی بلا بندر کے سر :- ایک کی
آخت دوسرے کے سر قصور کس کا اور مارا کوئی

جائے۔ اردو شمل، عوام اور عورتوں کی زبان۔
دولتی سے سند ناز کی عاشق کام جانا
یہیں تو ہو طویلے کی بلا بندر کے سر جانا
قولہ فیصلہ :- صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ
اس موقع پر بولتے ہیں جب کئی آدمیوں کی آفتاب
شخص کے سر پر ہے (کہتے ہیں کہ طویلے میں اگر بندر
رکھا جائے تو طویلے نظر بد اور آفات سادوں سے
محفوظ رہتا ہو) چنانچہ اس وجہ سے ہر ایک طویلے
میں ایک بندر ضرور بندھا رہتا ہو۔ پس اسی وجہ
یہ شل بن گئی۔

طویلے میں لیتا شیخ :- اپنے گھروں میں
بھوٹ۔ (نور اللغات)

قولہ فیصلہ :- اہل گھروں میں بولتے۔

ط :- قرآن مجید کے ایک سورے کا نام جس کی
ابتدا میں یہ لفظ ہو۔ عربی، مذکر۔

قولہ فیصلہ :- اس کا تلفظ طابا ہو۔

ط :- پیغمبر خدا کا لقب مبارک۔ عربی، تعلیم یافتہ
طبقہ کی زبان۔

سفینہ نوح کا میں اہل بیت سرور طہ
مگر نوح اس سفینہ پر مختاری فات ہو شلا (لا علم)
قولہ فیصلہ :- اس کا تلفظ طابا ہو۔

طہارت :- (بفتح اول) پاک ہونا، پاک
صفائی۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

کعبہ دل کی زیارت کو طہارت تھی منہ
تیر کو واجب و طہوے آب پیکان ہو گیا
طہارت :- وضو، استنجا، آبِ دست
برسہ معنی فارسی است

(نور اللغات)

قولہ فیصلہ :- اردو میں ان معنوں میں رائج نہیں۔

طہارت خانہ :- نہانے اور وضو کرنے کی
جگہ۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)
قولہ فیصلہ :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہی
گھر :- (بروزن طہر) حیض سے پاک ہونا۔ وہ
ایام بھی میں حیض نہ ہو۔ عربی، مذکر، اطلاع
فقہ شیعہ۔

طہران :- (کسر اول سکون دوم) ایران کا
دار السلطنت۔ عرب۔ قرآن :- یہ شہر دنیا کے حسین ترین
شہروں میں شمار ہوتا ہو۔ اور مشہور ہو کہ پیر سید
بعد خواب رقی میں، اسی کا نمبر ہو۔ اس کے پہلے شہر انوشیروان
نے اپنا دار السلطنت جہان کو بنایا تھا سیفوی و صفوی میں بھی
ایران تمام شہروں میں امتیازی حیثیت رکھتا تھا۔ دور
خاندان صفویہ کا زوال سلطنت ہوا اور قاجاریوں
کی حکومت ایران پر ہوئی۔ انھوں نے اپنا دار السلطنت
طہران کو قرار دیا۔ قاجاریوں کے زوال سلطنت کے بعد
پہلوی حکومت کا دور دورہ ہوا اس نے بھی اپنا پایہ تخت
طہران ہی کو قرار دیا اور اب تک ایران کا دار السلطنت
قدیم زمانے میں اسی طہران کو ملک سے کہتے تھے۔

طہران :- پاک کرنے والا پاک، عربی، حضرت
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

واعظ نہ تم پیو نہ کسی کو بلا مسکو
سیا بات ہو مختاری سزا بہ طور کی غائب

ط :- (بروزن لے) ایک قبیلہ جس کا نام جس کی
طرف حاتم طائی منسوب ہوئے ہو، مذکر، رائج۔

ط :- لینا۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
قولہ فیصلہ :- فارسی میں، تخفیف یا طے بروزن
ہو یعنی کوتاہ کرنا۔

ط :- قطع مسافت جیسے طے ارضی۔ عربی
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

طے پانا کسی طریقے پر قائم ہونا۔ اردو صرف
فصحی رائج۔

محله صرف۔ ابتدائی تمام مراحل طے پانے لگے ہیں۔
چند باتیں رہ گئی ہیں وہ بھی طے ہو جائیں گی۔
قوله فیصلہ۔ اس کی تکمیل صورت طے پانا نسبت
زیادہ رائج ہو۔ شادی طے پانا، مراحل طے
پانا، معاملات طے پانا وغیرہ اس کے خاص صرف
ہیں۔ جیسے "سب معاملات طے پانے لگے" رفیق صاحب
اپنے وطن سے آجائیں تو تمہارا کام انجام
پا جائے گا۔

طیر۔ (بالفتح) پرندہ۔ اڑنے والے جانور۔
عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
جان غیر بدن غیر مکان غیر مکس غیر
جز رنگ رخ فوج نہ اڑنا تھا کوئی طیر
قوله فیصلہ۔ یہ لفظ جمع اور مفرد دونوں طرح
مستعمل ہو۔ اڑنا کے ساتھ اس کا صرف ہو جیسا کہ
شعر سے ظاہر ہو۔

طیران۔ اڑنا۔ پرواز۔ عربی، مؤنث
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محله صرف۔ سناہے کہ ایک فرشتے نے ہزاروں بڑے
طیران کی گروہی کے کنگرے کو چھو نہ سکا۔
قوله فیصلہ۔ اردو میں اس کا صرف محسن کرنا
ہی کے ساتھ ہو۔ جیسے "جناب جعفر طیار ابن جناب
ابو طالب کا لقب طیار اس لیے قرار پایا کہ جنگ موتہ
میں جب آپ نے دونوں بازوؤں کے کٹ جانے
کے بعد جام شہادت نوش فرمایا تو خدا نے آپ کو
بہشت میں دوزخ کے شہر عطا فرمائے۔ آپ ان
شہیروں کے مدد سے فرشتوں کے ہمراہ بہشت میں
طیران کرتے ہیں؟

طیران گاہ۔ ہوائی اڈا۔ ہیاروں کے
اڑنے اور پرواز کرنے کا مقام۔ فارسی ترکیب
رائج۔

قوله فیصلہ۔ ہوائی جہاز ایجاد ہونے کے بعد
اس لفظ کا وجود ہوا۔
طیش۔ (بروزن طیش) غصہ، غضب، فاسی
مذکر، فصحی، رائج۔
ظفر ہوی اس کو نہ جانے، وہ ہو کیسا ہی صاحب فہم و ذکا
جسے طیش میں یاد خدا نہ رہی جسے طیش میں حق خدا نہ رہا
ظفر شاہ

قوله فیصلہ۔ عربی میں اس کے معنی ہیں سبک ہونا
عقل زائل ہونا، خفت سبک فارسیوں کے بطور مجاز
معنی غصہ استعمال کیا۔
طیش آنا۔ غصہ آنا۔ اردو صرف، رائج۔
میں بلاؤں کو وہ بگڑتے ہیں
طیش بھی بے طلب نہیں آتا
قوله فیصلہ۔ اس کی تکمیل صورت طیش آجانا
بھی رائج و فصیح ہو۔

بجو شراب شیخ جی زندوں میں بیٹھ کر
ہو گی بری کسی کو اگر طیش آ گیا
عورتیں زیادہ مرد کم بولتے ہیں۔
طیش دلانا۔ برا فرد خستہ کرنا، غصہ دلانا
تاؤ دلانا۔ اردو صرف، رائج۔
تو لگے کہ یوں وہ اے رنگیں
بس بس اب مجھ کو مت دلاؤ طیش
قوله فیصلہ۔ عورتوں کی زبان پر صرف زیادہ ہو۔
طے شدہ۔ جو چیز طے ہو گئی ہو جس کو سب
مان لیا ہو، فارسی، فصحی، رائج۔

محله صرف۔ تنہا اختلاف کی عادت ہو جو

بات طے شدہ ہو اس میں دخل دینا خلاف عقل ہو۔
طیش کھانا۔ غم و غصہ برداشت کرنا، سبک
کھانا۔ اردو صرف، مستوک۔

دن رات وہ اس سے تو کرب طیش
ہم کھایا کرب سدا غم و طیش
وہ مرد عرب طیش قوم قریش
ہوا شکوہ پیرا بہت کھا کھ طیش (معارج الفضائل)
طیش میں آنا۔ غصہ کرنا، غصہ میں آنا۔
اردو صرف، رائج۔

محله صرف۔ بھلیاں طیش میں آ کر اٹھی اور غل
بجایا کر انگلیاں ٹسکا کر اتنی صلواتیں سنائیں کہ ان
شرابیوں کا نشہ ہرن ہو گیا۔ (فسانہ آزاد)

قوله فیصلہ۔ یہ صرف عورتوں کی زبان پر زیادہ ہو۔
طیش میں ہونا۔ غصے میں ہونا۔ اردو رائج۔
محله صرف۔ مرد صاحب جس وقت طیش میں ہوتے
ہیں صورت دیکھنے کے قابل ہوتی ہو۔ چہرہ سرخ،
آنکھیں خون کبوتر، ہونٹ پکپکاتے ہوئے۔

قوله فیصلہ۔ یہ صرف عورتیں کم اور مرد زیادہ
بولتے ہیں۔

طے کا روزہ۔ قبیلہ طے کے لوگ دو روزہ
برابر روزہ رکھتے اور تیسرے روزہ افطار کرتے تھے
اس لیے ایسے روزے کو طے کا روزہ کہتے ہیں۔

ہم نے رکھا ہو ترے واسطے طے کا روزہ
کھانا قسمت میں ہماری ہو کھانا تیسرے دن (نور اللغات)
قوله فیصلہ۔ محمد حسی آزاد کی کتاب دربار اکبر میں
کہ ایک عمارت سے ظاہر ہوتا ہو کہ طے کا روزہ سات
کار رکھا جاتا تھا۔ وہ لکھتے ہیں "ملا صاحب بڑے درو
کے ساتھ فرماتے ہیں شیخ عبد الدین ان کے بڑے بیٹے
مکہ منظر چلے گئے تھے۔ وہاں عبادتیں اور سخت ریاضتیں

کرتے تھے، سات دن کا طے کا روزہ رکھا تھا۔
 حاشیے میں روزہ طے کا طریقہ یوں لکھا ہے
 "روزہ طے کا طریقہ یہ ہے کہ دن بھر روزہ رکھا جائے
 فقط دو تین قطرے پانی سے افطار کیا۔ اور اس وقت
 پھر روزہ رات بھر دن بھر فاقہ ریشام کو پھر وہی دن
 قطرے پانی اور پھر روزہ۔ دو تین قطرے آب گنداق
 لوگوں نے یہ کھا ہوا کہ ہاتھ کے پنجے کو خوب سخت سے
 کھول کر ہتھیلی زمین پر دسل کرو۔ انگوٹھے کی جڑ
 پر جو گرہا سا پڑ جائے اس پر پانی کے قطرے ڈالو
 جس قدر تھیر جائے وہی مقدار افطار کے لئے کافی
 ہے۔ وہ دو تین ہی قطرے ہوتے ہیں۔

طے کرنا: لیتنا، موڑنا۔ (نور اللغات)
 قول فیصل: اس میں پرہیزانے قرشت ہائے
 تہ کرنا زبانون پر ہو۔
طے کرنا: یا باہمی جھگڑنے میں کوئی اتفاق کی صورت
 نکال لینا۔ ختم کرنا، نزاع کا رنج دفع کرنا۔ اردو صورت
 فصیح، راج۔

محفل صورت: بعد موت کے بعد دونوں بھائیوں کی جھگڑا
 چلا آتا تھا میر محلہ نے طے کر دیا۔
 قول فیصل: بصورت متدی طے کرانا بھائیوں
 پر جیسے بھائی صاحب آپا میں کوڑھنکار کے طے کرادیجئے
طے کرنا: فیصلہ کرنا، کسی کی نظریے پر قائم ہونا۔
 اردو صورت، فصیح، راج۔

بعد موت خواب سے جو مکی تو ہے
 دیکھنے کرتی ہو کیا اب قوم طے
 قول فیصل: کسی ایک ارادے پر مضبوطی سے قائم
 ہونا، لکے میں بھی بولتے ہیں جیسے میں نے طے کر لیا ہو کہ
 ماہ مارچ ۱۹۱۷ء میں سفر عراق انشاء اللہ ضرور کروں گا۔
طے کرنا: قطع مسافت کرنا۔ قطع راہ کرنا۔ اردو صورت

فصیح، راج۔
 الہی راہ محبت کو طے کریں کیونکہ
 یہ راستہ تو مسافر کے ساتھ چلتا ہو
طے کرنا: بے باق کرنا۔ جیسے حساب کرنا، (نور اللغات)
 قول فیصل: اہل کشتی نہیں بولتے۔

طیلسان: چادر جو عرب لوگ کاندھے پر لٹاتے ہیں
 عربی، موت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل استعمال
 زمین اک مشت خاک و خاکدان ہو
 فلک اک کہنہ تلی طیلسان ہو
طیلس: (بکسر اول و یائے معروضہ) مٹی، گل، عذرا
 موت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل استعمال
 نازی پلا چکا ہو ابو ماو دطین کو
 اسے آسمان گود میں لے لے زمین کو
 جوش

طینت: (بموضع زینت) سرشت، خواہ
 عادت، خلقت، خمیر۔ عربی، موت، فصیح، راج۔
طینت بگڑی ہونا: سرشت میں خرابی
 ہونا، اردو صورت، مترک۔

کیا صاف ہوگی ہم سے طبیعت رقیب کی
 بگڑی ہوئی ازل سے ہو طینت رقیب کی
طینت خراب ہونا: بد سرشت ہونا،
 خلقت طور سے کوئی خرابی ہونا۔ اردو صورت،
 فصیح، راج۔

محفل صوفیہ: جن لوگوں کی طینت خراب ہوتی ہو،
 لوگ دوسروں کو خوش حال دیکھ کے انکڑوں پر لڑتے ہیں
طینت میں داخل ہونا: خمیر میں ہونا،
 سرشت میں ہونا۔ اردو صورت، فصیح، راج۔
 کئی روزہ اول سے طینت موزی میں داخل ہو
 کما خاق نے ساتھ افی کے تاج پہنچ دھم پیدا
طینت میں ہونا: خمیر میں داخل ہونا، سرشت

میں ہونا۔ اردو صورت، فصیح، راج۔
 ہو تیج اداسے حق محبت میں لا جواب
 طینت میں ہو محبت فرزند بو تراب
 قول فیصل: سبھی معنوں میں بھی مستعمل ہو۔
 مشاق ل کے کرتے ہیں کیوں مجھ سے دشمنی
 ہو کر و کید طینت احباب میں نہیں
طیور: بہت سے پرند، طیر کی جمع۔ عربی،
 مذکر، فصیح، راج۔

وحش و طیور جن و بشر جنس و سطر
 مہر و سپہر کر سی و عرش، انجم و قمر
 کانپے شجر، طیور اڑتے، آشیان گرتے
 نزدیک تقاریر میں ہوش آسمان گرتے
طیوران: (بضم اول و واد معروضہ) پرندے
 طیر کی جمع، بہت سے پرند، فارسی، مذکر، قلیل استعمال

گرتے تھے طیوران ہوا اکھولے ہوئے پر
 شہباز کے بازو سے پٹتا تھا کبوتر
طے ہونا: مسافت قطع ہونا، راستہ تمام ہونا۔
 اردو صورت، فصیح، راج۔

طے ہوا جب کہ وادی غربت
 لائی اس شہر میں مجھے قسمت
 قول فیصل: اس کی بھی صورت طے ہونا بھی راج۔
 زبان مشت پر اک پیچ بن کر ان کا نام آیا
 خود کی منزلیں طے ہو گئیں دل کا مقام آیا
طے ہونا: فیصلہ ہونا۔ اردو صورت، فصیح، راج۔
 ع کثرت آرا سے جو کچھ طے ہو اس کو مانے
 قول فیصل: اس کی بھی صورت طے ہونا
 بھی راج و فصیح ہو۔ جیسے کل صبح کو آپ جس مقام
 پر حکم دی حاضر ہوں کل اور طے ہو جائیں گے۔ وقت
 مقرر کر دیجئے۔ (فساد آزاد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ظ

ظ۔ عربی کا مترجموں، فارسی کا بیرواں اور اردو کا تیلو ان حشر اس کو ظالم اور ظالم مقولہ بھی کہتے ہیں۔ حساب جہل میں اس کے نو سو عدد و فرخ کے لئے ہیں اور وہ اس کا تلفظ ظوئے ہو فارسی ان کے الفاظ ہیں یہ حشر نہیں آتا۔

عوس بن طمرہ ہوا حد ظوے پر اک نقطہ پھر عین بے حیبتہ اور کانے میاں نہیں ہوئے ظالم یہ دیکھ کر ہم اظلم کرنے والا رنگ دل بجا پر سنگر، عربی صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

اسے لقب نہ پھینک! اسے تختہ پھینک! ظالم شراب ہو، اسے ظالم شراب ہو، قتل فیصل۔ عربی میں کئی معنی ہیں یہ موقع کام کرنے والا۔ اس کی عربی جمع ظالمین دیکھ کر ہم ویسے صورت ہے جو ظالم یافتہ طبقے کی زبان ہو۔ اردو میں اس کی جمع داد اور فون خذ کے ساتھ ظالموں، رائج، فصیح ہے اور مخاطب کے محل پر بلاؤں خذ کا لہو رائج۔

خ ظالم! احمد رسل کا نواسہ ہوں میں مروت ظالم یہ غیر صفت، اللہ تعالیٰ کرنے والا بدل آزار، مردم آزار، عربی مذکر، فصیح، رائج۔ درد اذہ محو کوئے کا نہ کر نہ تختہ ظالم خدا سے ڈرو کہ وہ توبہ باز ہے ذوق

قول فیصل۔ صاحب فرنگ آصفیہ نے مندرجہ ذیل معنی بھی لکھے ہیں۔

نور آور، نور، ست، مایہ، وحشی، شریر، حرامزده یعنی، مشوخ، بیباک۔ ظالم میں صفتیں ہوتی ضرور ہیں لیکن ظالم بول کے عام طور سے یہ معنی مراد نہیں ہیں ظالم بے (کناہ) مشوق طناز، سفاک، مشوق محبوب، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

خدا کے واسطے اسے سارباں جلوی نہ کو اتنی خیار اپنا ہے ناطقات اور ان ظالم جو محل میں ظالم تو ہے کو جسے قدم اٹھ نہیں سکتا کیوں کر نہ جلویں سایہ دیوار کی رفتار رائج

ظالم بے (کناہ) ترین و محبت عربی، مذکر، غیر فصیح، رائج محل محل۔ بھرے جلے میں صدر پر اعتراضات کی بوجھ کر دی۔ ظالم نے کہاں کر دیا لہجہ کو اسی اسید نہ لکھی کہ وہ اتنی ہمت کرے گا۔

ظالم یہ قواعد نحو عربی کے واضح کا نام۔ ابو الاسود ظالم بن عمرو بن سفیان دہلی کا زبانچین میں سے ہیں۔ جنگ صفتین میں حضرت علیؑ کے ساتھ تھے (تشریح الانشا)

قول فیصل۔ زیادہ تر ان کو ابو الاسود دہلی کہتے ہیں۔

ظالم اپنی قبر آپ کھودتا ہے۔ ظالم اپنی مروت آپ بڑا، ظالم ظالم کی سزا پک کا۔ بقول میر دہ ظالم سے کہ اس کی سزا بس شتاب ہے آبا میں ہیں کہ مکافات ہوئی دہ ظالم

قول فیصل۔ شر سے یہ مفہوم نکالا جاسکتا ہے لیکن شال سے واضح نہیں ہوتا۔ کسی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

ظالم اظلم۔ بہت بڑا ستارے والا بہت زیادہ ظالم۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب تقسیم یافتہ طبقے کی زبان چرخ بے پیر ہے گو ظالم اظلم لیکن دامن جاتا ہوا رفتی ستاروں میں ظالم لاندہ۔ ظالم سے بھرا ہوا اور دے ظالم، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محل محل۔ سمجھنے نے زمین پر تھا کو پھر باں مار کے ظالم انداز سے موت کے گھاٹ اتار دیا۔

ظالم پھوٹتا پھوٹتا نہیں: ظالم انسان کو پیٹنے نہیں دیتا۔ ظالم آل اولاد کی طرف سے بے نصیب ہوتا ہے اور وہ مقولہ تفصیل الاستفصال۔

جو کہ ظالم ہے وہ ہرگز چھوٹتا پھوٹتا نہیں سبز ہوتے کھیت دیکھا ہی کہیں شمشیر کا ظالم خدا سے ڈرو۔ جب کوئی بہت ظالم کرتا ہے تب جھوٹ بکھڑا ہوتا ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج درد اذہ محو کوئے کا نہ کر نہ تختہ

ظالم خدا سے ڈرو کہ وہ توبہ باز ہے ذوق قول فیصل۔ اسی محل پر کہ ساتھ ظالم خدا کو مان جی بول دیتے ہیں

ظالم سرسبز نہیں ہوتا۔ ظالم کو اگر ظالم نہیں نہیں دیتا، ظالم آل اولاد کے معاملے میں بے نصیب ہوتا ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

باہان چھانت نہ آشوب چمن وقت بہار
دیکھ ظالم کبھی سرسبز نہیں ہوتا ہر قسم
ظالم کا پینہ اہی نرالا ہوتی، نا انصافی کے نتیجے
رہتے ہیں، ظالم سب سے برا طریقہ رکھتا ہے۔ اردو
کہاوت، عوام کی زبان۔ دفرنگ (صفیہ)
قول فیصل۔ اہل کتہ نہیں دیتے۔
ظالم کا زور و سرور۔ ظالم کے لئے کچھ حوالہ
نہیں چلتا۔ زبردستی آگے کچھ نہیں چلتی۔ اردو و سن
(نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل کتہ نہیں دیتے۔
ظالم کی سبیل نہیں چھتی۔ ظالم کی اولاد نہیں
چھتی۔
ظالم لیا نہیں رحمت کوئی نام نہ
ظالم کی نہیں چھتی (نور اللغات)
قول فیصل۔ کوئی خاص صفت نہیں ہر شاعر نے
نظم تحریر کیا۔
ظالم کی داد خدا دیتا ہے۔ زبردست جابر کو خدا
ہی نرالا ہوتا ہے۔ شان و شوکت کا انعام خدا کو جابر و شہر تسلیم الاستقلال
داد ظالم کی خدا دیتا ہے
جلد دنیا میں نرالا دیتا ہے
قول فیصل۔ ظالم کی داد خدا کے گھر بھی نظم ہوا
ہے اور یہ بھی تسلیم الاستقلال ہے۔
تیرے لئے نکال دیں یہاں آہ بے اثر
ظالم کی داد اسے دل مضطر خدا کے گھر نہیں
ظالم کی کسی دراز ہوتی۔ ظالم کی عمر زیادہ ہوتی ہے
اردو شکل۔ راسخ۔
گھٹتے نہیں ہیں جو رستم آسمان کے
ظالم کی رستی خلق میں کتنی دراز ہے
قول فیصل۔ بیان رستی سے رشتہ ہر مراد ہے۔

ظالم کی عمر کوتاہ۔ ظالم بہت دنوں نہیں زندہ
رہتا۔ اردو فقرہ، تسلیم الاستقلال
آج ایک یہ فلک سپرد کیا کیوں ستائم
عمر ظالم کی تو کوتاہ سنی جاتی ہے
قول فیصل۔ ہوتی ہے کے، اضافے سے ظالم کی عمر
کوتاہ ہوتی ہے بھی زبانوں پر ہے۔
دھل گیا جو بن ترا سچ ہے شل
عمر ظالم کی بہت کوتاہ ہے
ظالم کی مراد پوری نہیں ہوتی۔ ظالم کبھی
ناراض المرام نہیں ہوتا۔ جسے کامیابی سمجھتا ہے وہ کامیابی
نہیں ہوتی۔ اردو مقولہ دفرنگ (صفیہ)
قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔
ظالم مظلوم نما۔ جو باطن میں سخت اور ظاہر میں
نرم ہو (مجازاً) معشوق و چشم معشوق، فارسی، تعلیم
یا غنہ طبع کی زبان، تسلیم الاستقلال۔
اس چشم نون گر کی حیا کو کوئی دیکھے
اس ظالم مظلوم ناک کو کوئی دیکھے
ظالموں کا بادشاہ۔ (کنافہ) بہت ترانے
والا۔ اردو صرت، تسلیم الاستقلال
دیکھے نہجی کیوں کر میری اس کی دوستی
میں گراؤں ہے نوادہ ظالموں کا بادشاہ تسلیم
ظاہر ہے۔ (بکسر و سحر) آشکار، صریح، حیاں، درخ
روشن، عربی، صفت، فصیح، راسخ۔
کے ملت خدا دماں ان پر
حق تو ظاہر ہو جاتے ہیں یہ کدھر درنظم خدا
ہے عمل و میل سے دو جگہ ہے جہن کی ظاہر جیل
قول فیصل۔ اس کی جن خواہش کو جوار و دوسری نہیں۔
ظاہر ہے۔ خدا کا نام کہ وہ آشکار ہو مجاہد قدرت
یعنی اس کا وجود، اس کی ہستی، ان آیات و دلائل

سے ظاہر ہو جو آسمان اور زمین میں ہر صاحب بصیرت
کو دکھائی دیتے ہیں۔ خدا کے باطن ہونے کے یہ معنی
ہیں اس کی کثرت ذات مجاہد، بال میں پوشیدہ ہوتی
صفت۔ (نور اللغات)
ظاہر ہے۔ بالکل سنے کا، ظاہری صورت، عربی
صفت، فصیح، راسخ۔
عمل صفت۔ یضیل کا ترجمہ عام مترجمین نے
نکراہ کرنا کیا ہے حالانکہ یہ بالکل محال ہے۔ جب وہ (خدا)
خود گمراہ کندہ ہوا تو مذاہب کیوں کر سکتا ہے۔ اصل یہ
ہے ان مترجمین نے ظاہر لفظ کو دیکھ کر ترجمہ کر دیا
اور چونکہ اس معنوں کی احاطہ کے کلام کا کفر
نظر نہیں کی اس وجہ سے غلطی میں مبتلا ہوئے
اس معنی عام پر مسئلہ سے مراد قلبیہ
ہے۔ یعنی ان کی حالت پر چھوڑ دینا۔ اس
وجہ سے میں نے عام ترجموں سے حدود کر کے ترجمہ
دگر اسی میں چھوڑنا بھی ہے (اختیار کیا)۔
دکلام اللہ مترجمہ فرمان علی۔ پایہ ادل سورہ بقرہ
ث آیت ۲۶
ظاہر ہے۔ باطن، عکس، عربی، صفت، فصیح، راسخ
عمل صفت۔ لکھ کو اب ان کی شکل بری معلوم ہوتی ہے
صورت، بصیرت، ظاہر، باطن، ایک سے ایک غراب
ایک سے ایک ہر تر۔ (توبۃ النصیح)
تیرہ دل جتنے ہیں ظالم دیکھنے میں صاحب میں
ظاہر اچھا ہے تری شہر کا باطن برا
ظاہر ہے۔ (کنافہ) نکالش۔ دکھاؤ اللہ مستور ہے
تسلیم الاستقلال
بنیاد طلسمی ہے بازی گہ عالم بھی
دنیا جتہ کہتے ہو ظاہر کا تاثر ہے
ظاہر ہے۔ شہر کا گرد و لواج، ظہر کے باہر کا میدان

جب کو کسی شے کے ساتھ معائنہ ہو کر آئے۔ فارسی۔
 (مربوط آصفیہ)
 قول فیصل: ہر کلمہ میں ہوتے۔
 ظاہر و باطن۔ ظاہر میں۔ باطن میں۔ اور وہی الاستعمال
 ظاہر و باطن دونوں جو ہر شے کی طرح ہے۔
 پست و دیوار مانے پر ہیں وہ چار ہند
 ظاہر و باطن۔ ظاہر اور باطن ظاہر و باطن تعلیم یافتہ
 طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال
 محل جہاں۔ آپ مکان غریب کہتے ہیں ظاہر و باطن کو کوئی
 غریب نہیں معلوم ہوتی۔
 قول فیصل: اب اس میں پر زیادہ تر ظاہر و باطن
 ظاہر و باطن شیخ و باطن از شیطان۔ ظاہر
 میں نیک یکن و باطن بدکار و باطن باز و باطن (مربوط آصفیہ)
 قول فیصل: عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔
 ظاہر و باطن اللہ۔ دیکھو کے اندرون کی
 صدا، اللہ اپنی قدرت سے ہر جگہ موجود ہے۔
 ہر جگہ موجود ہے اس کا وجود باطن
 ظاہر و باطن اللہ۔ باطن اللہ (مربوط آصفیہ)
 قول فیصل: اب کوئی نہیں بولتا۔
 ظاہر و باطن اور باطن اور باطن۔ ظاہر و باطن میں
 فرق ہوتا۔ منافقت ہوتا، اور صرف نصیح و راسخ
 و اعتدال کا طور کیا ہے طور ہے۔
 ان کا ظاہر اور باطن اور باطن
 ظاہر و باطن۔ ظاہر و باطن، ظاہر و باطن
 فارسی ترکیب قلیل الاستعمال
 محل جہاں۔ حالات سے مراد ہے کہ طبیعت کی
 آواز اور کلام کے کمال کے ظاہر و باطن کے ذوق و شوق
 سے۔ ہر کوئی یا تو۔
 ظاہر و باطن۔ ظاہر و باطن۔ دیکھنے میں۔

ترکیب نصیح و راسخ۔
 محل جہاں۔ میرے نزدیک ظاہر و باطن کے راسخ
 کے ساتھ شادی کرنے میں کوئی قیامت نہیں ہے۔ مزید
 تحقیق کرو۔
 ظاہر و باطن رکھنا۔ (لازم) ظاہر و باطن
 رکھنا، ظاہر میں آراستہ پیرا است و باطن رکھنا
 رکھنا، شبہ آپ رکھنا۔ اور صورت، وہی کی زبان
 صورتی کہاں سے واقف رہے۔ آستہ ہیں
 ظاہر و باطن کہتے ہیں ظاہر و باطن میں
 ظاہر میں۔ چشم بعبادت سے دیکھنے والا ظاہر
 دیکھنے والا فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 دیکھنا تھا اور ہی آنکھوں سے اسے مٹھی اسے
 چشم ظاہر میں سے کیا دیکھا اگر دیکھا اسے
 ظاہر و باطن۔ ظاہر دیکھنا۔ ظاہر و باطن کو دیکھنا
 فارسی، موث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
 غرض رکھنا نہیں باطن سے مرعہ ہے موث
 غضب میں ڈالیں گی اسے دل ظاہر و باطن میں
 ظاہر و باطن۔ ظاہر و باطن دیکھ کر دھوکا کھانا
 اور صورت، نصیح و راسخ۔
 اسے کٹو نہ شیخ کے ظاہر و باطن جو
 ہے ظاہر اس کا نیک تو باطن خراب ہے
 ظاہر و باطن۔ ظاہر و باطن پر عمل کرنے والا
 ظاہر و باطن پر نظر رکھنے والا، دنیا دار و فارسی صفت
 تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
 محل جہاں۔ اہل دنیا سے لوگ ہیں۔ ظاہر و باطن
 حکومت کے بندے اور دولت کی است میں۔ وہ ہر جگہ
 ظاہر و باطن۔ ہر جگہ دیکھیں اس پر یقین کر لیا بغیر
 یقین سے دریافت کے یقین کر لیا۔ فارسی موث،
 تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

گمان: وہ خواہی ہے جہاں نمود کی نئی پر
 خدا کی ارادہ نہایت ظاہر و باطن پر
 ظاہر و باطن۔ ظاہر و باطن کا رخ و حال خودوں
 کی قوم کے پیشوا کا نام۔ پہلے جب یہ منہ و باطن تو
 اس کا نام کو گا تھا۔ جب زمان ہوا تو ظاہر و باطن
 گیا۔ اور، باطن۔ (مربوط آصفیہ)
 قول فیصل: صاحب فرنگ اثر رکھتے ہیں، کو
 دیکھو، زبانوں پر ظاہر و باطن اور باطن
 ہے۔ ان کے نام سے لکھو میں ایک میل بھی ہوتا ہے۔
 ظاہر و باطن۔ ظاہر و باطن، دکھا دے کا بار
 کرنے والا۔ عربی فارسی الفاظ صفت نصیح و راسخ
 تیرہ ایسا چوڑے ہیں پردے کا پردہ مارے ہے
 دیکھنا ہے اس سے ہم کو ہر وہ ظاہر و باطن
 (مربوط آصفیہ)
 ظاہر و باطن: دکھا دے کی باطن، ظاہر میں
 نیک۔ اور باطن میں برا ہونا، دکھا دے اور باطن
 نصیح و راسخ۔
 محل جہاں۔ ان میں دکھا دے اور ظاہر و باطن
 کا نقص تو تھا ہی تھا، کلیف کی شکایت سے بچی
 بر باد گئے لازم کہ کسی جگہ کے کٹوہ حیر خواہ
 کسی صورت کی نہ فتنی دی تو اس کو یوں اکارت
 کیا کہ آپ دفعہ دے کے سو سو بار احسان کیا یا
 اور یہ کہے کہ بچا رہے تو اس کو علم ہبر کے واسطے
 مول۔ (مربوط آصفیہ)
 کٹوہ عشق اسے کہیے کہ ظاہر و باطن
 روز آئے ہیں سر شام تھر ہو کہ نہ ہو تھر تھر
 قول فیصل: اس کی جمع ظاہر و باطن بھی
 کی کے ساتھ باطن پر ہے۔
 پردے میں نہیں عیاں آتی نہیں

پھر ظاہر بھی تو ظاہر داریا آتی نہیں داغ
ظاہر داری برتنا اس کا خاص صفت ہے۔ آپ
کی باتوں سے ظاہر ہر جہاں کہ میں آپ سے
ظاہر داری برت رہا ہوں۔ دہلی میں کثرت کے معنی
پر ظاہر داری رسنا بھی کثرت ہے جیسے اس کی
عالی مقام کی مجلس میں جس پر سراسر ظاہر داری
برستی تھی جانتے تھے۔ (دربار الہی)
ظاہر داری کی باتیں بس دکھا دے کی باتیں
اردو، فصیح، راج

محفل صفت۔ ظاہری اخلاق ان کا بہت اچھا ہے
ظاہر داری کی باتیں تو ایسی آتی ہیں جو پہلے پہل
ان سے ملتا ہے۔ بہت متاثر ہوتا ہے۔
ظاہر رحمان کا باطن شیطان کا۔ ظاہر
اچھا باطن بد اس شخص کے حق میں کہتے ہیں جس کا
ظاہر اچھا اور باطن حرام ہو۔ (اردو شری)
زور اللغات

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
ظاہر ظہور۔ ظاہری طور سے، ظاہر میں کھلم
کھلا، صاف صاف، اور دو صفت متروک
مطلب کی اس نے ایک ہی پیریانی نہیں
ظاہر ظہور زیادہ سے باتیں جو بھی کیا
ظاہر کا نرم باطن کا سخت۔ دیکھو یہ
دل بوم جو مگر سٹلڈ ہو۔ اردو، مقولہ

ناظر نے تم بڑا دھیموں سے اخلاط نامہ
ظاہر کے ہیں یہ نرم تو باطن کے سخت ہیں (اردو)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں متعل نہیں
ظاہر کرنا، بس جان کرنا، تباہ کرنا، کھانا
صرف، فصیح، راج
محفل صفت۔ ایک شاگرد اکثر بے روزگاری کی

شکایت سے سفر کا ارادہ ظاہر کیا کرتے تھے اور
خواجہ صاحب (سچی آزادہ مزاجی سے کہا کرتے
تھے کہ میاں کہیں جاؤ گے۔ (آب حیات)
غرض میں نے بھی فرمائش رنجور سے وحشت
زبان عام سے ظاہر کیا جو درد قلوب میں
ظاہر کرنا: بٹا منظر عام پر لانا، واضح کرنا
اردو، صرف، فصیح، راج

محفل صفت۔ آئینہ نیر میں زبان اردو کی اشیا
سے بنگالی میں جو بے انتہا فائدہ مند ہیں اسکے ہیں
ظاہر کر دیا گیا۔ (درالذخیر الشرق فرنگی)
ظاہر کرنا: بڑا، دکھانا، عل میں لانا اور
صرف، فصیح، راج

محفل صفت۔ اگر اہل ظلم ان رسالوں کے ساتھ
دل جی ظاہر کرتے رہے تو امید کی جا سکتی ہے
کہ کسی دن اس کا اثر سرفہ دار اور روزانہ اردو
اخبارات پر بھی پڑے گا (درالذخیر الشرق فرنگی)
اکتوبر ۱۹۷۸ء

اور سچے عقیدہ کا صریح
حق سے حل کرتا ظاہر (درالذخیر)
ظاہر کرنا: بٹا کھول کے کہنا، واضح طور سے
بیان کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، راج

محفل صفت۔ جس بنا پر نیاز منداپنے اس قیاس
کے ظاہر کرنے کی جرات کرتا ہے وہ صرف یہ ہی
کہ خاص اس شہر کے رسالے یا اخبار کی سرگرم
کوششیں جب ان پر مطلق اثر نہیں الی سکیں
... تو غیر شہر کے رسالوں کا وہ کیا خیالی کر سکتے
ہیں۔ (درالذخیر الشرق فرنگی)
ظاہر کرنا: بٹا طشت ازبام کرنا، افشا کرنا
اردو، صرف، فصیح، راج

محفل صفت۔ اور جب تم نے ایک شخص کو مار ڈالا
اور تم میں اس کی بابت پھوٹ پڑ گئی کہ ایک دوسرے
کو قاتل بنانے لگا اور جو تم پھیلے تھے خدا کو
اس کا ظاہر کرنا منظور تھا۔ پس ہم نے کہا اس
گناہے کا کوئی ٹکڑا اے کہ اس کی دلائشیں ہیں
اردو میں خدا مردے کو زندہ کرتا ہے اور تم
کو اپنی قدرت کی نشانیاں دکھا دیتا ہے تاکہ تم
سمجھو۔ (کلام اللہ ترجمہ فرمان علی نقی آیت ۷۷)
قول فیصل۔ مولف نور اللغات نے ظاہر کرنا
کے معنی مفہوم اور لکھے ہیں نہ تشریح کرنا، وحشت
کرنا جیسے مطلب ظاہر کرنا نہ بناوٹ سے دکھانا
جیسے افلاس ظاہر کرنا نہ اشارے سے
نمایاں کرنا جیسے رضا مندی ظاہر کرنا۔ جیسا
فرہنگ اصغیر نے ڈھنڈورا پیٹنا، مشتہر کرنا
انتہا دنیا بھی اس کے معنی لکھے ہیں۔

ظاہر کی آنکھیں در باطن کی آنکھیں اور
دل کی سوجھ بوجھ آنکھوں سے جبراً ہی نہیں آ سکتی
صرف دیکھتی اور دل (چھپے برے میں لیز کرنا
ہے اردو، مقولہ، دہلی کی زبان

اہل بصارت کے لئے چشم بصیرت چاہئے
ظاہر کی آنکھیں در باطن کی آنکھیں اور
ظاہر کی چپ ٹاپ۔ دکھا دے کی آواز
اردو۔ (از محاورات غنہ دستان)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
ظاہر کی دنیا ہے۔ دنیا ظاہر کو دیکھتی ہے
مثلاً جس کے پاس دولت ہوتی ہے سب اس کے
طرفہ دار بن جاتے ہیں غریب کے کوئی نہیں پوچھتا اور شری
تعلیل الاستقوال
بہاؤ گزرا نہ جن کو دولت یہ شہر ہے
خدا شہر ہے اسے سیم تن ظاہر کی دنیا ہے تسلیم

ظاہر کے رنگ و ہنگ میں۔ لکھنے کی ترقی
ہی۔ اردو صرف۔ (نہج اثر)
قول فیصل۔ یہ مقولہ بہت کم کے ساتھ زبانوں پر ہو۔
ظاہر میں۔ ظاہر، بظاہر، دیکھنے میں۔ اردو
تاریخ فعل، تفصیح، راجح۔
محل صفت۔ بظاہر اگرچہ تنہائی میں اپنے گناہوں پر مہم
کو کے ہر روز دو چار مرتبہ رو لیا کرتا تھا اور ظاہر میں نہیں
بھی دتا تھا تو اندر سے اس کا دل ہر وقت رقا رقا
تھا۔ (توبۃ النصوح)
ظاہر نیک باطن خبیث۔ دیکھنے میں سیدھا
گردل کا برا۔ اردو صرف، تفصیل، الاستعمال
اس کے کشورہ شیخ کے ظاہر پر جائیو
ہو ظاہر اس کا نیک تو باطن خراب ہے۔
ظاہر و باطن۔ بظاہر ہی اور باطنی حالت، نظر
کرنے والی اور اندرونی کیفیت ظاہری اور باطنی حیثیت۔
عربی الفاظ، فارسی ترکیب، نہ تو، نصیح، راجح۔
محل صفت۔ جس طرح ظاہر و باطن یہ دونوں لفظ
ایک دوسرے کی ضد واقع ہوئے ہیں بالکل اسی طرح
ان کے ظاہر و باطن میں بھی ایسا تضاد پایا جاتا ہے۔
قول فیصل۔ یہ دونوں لفظیں ل کے بعد مفرد استعمال
میں آتی ہیں مگر ان کا ظاہر و باطن۔
ظاہر و باطن ایک سا ہونا۔ اردو میں ہونا
وہی زبان پر ہونا۔ ظاہری اور اندرونی حالت ایک ہی
ہونا۔ اردو صرف، متروک
پتہ ہے کیا کیا وہ رنگ کی بدولت وہر میں
کاش ہوتا ظاہر و باطن جیسا کہ ایک سا تینیم
قول فیصل۔ اب ظاہر و باطن کیا ہونا ہوتے ہیں۔
جیسے۔ انسان کو چاہیے کہ اس کا ظاہر و باطن یکساں ہو
تاوانی سے کیا ظاہر و باطن ہونا

۱۰۔ پیراہن قن و نہج پیراہن میں جو آتش
اپنے منوں میں لگنے کے ساتھ بھی اس کا صرف ہو۔
عشق نے طرب کیا ظاہر و باطن یکساں
"راغ جو سینے میں دیکھا وہی دل پر نکلا" (نہج)
وہنا کے ساتھ بھی صرف کرتے ہیں۔
فیض دنیا کو پہنچا تھا برابر تہ سے
عمر بھر تیرا رہا ظاہر و باطن یکساں
درکنا، کے ساتھ بھی اس کا صرف ہو جیسے جو شخص
اپنا ظاہر و باطن یکساں رکھتا ہے وہ ذات سے بچا ہے
نفس کے ساتھ ظاہر و باطن یکساں نہ ہونا ظاہر و
باطن یکساں نہ رہنا بھی مستعمل ہو جیسے "وہ کوئی انسان
ہے جس کا ظاہر و باطن یکساں نہیں"۔
ظاہر و باطن میں فرق ہونا۔ زبان پر کچھ
ہونا دل میں کچھ ہونا ظاہری حیثیت اور باطنی صورت
کیاں نہ ہونا۔ اردو صرف، نصیح، راجح۔
کیا زاجروں کے ظاہر و باطن میں فرق ہو
داخان خانہ بہت ہو اور آستان بلند
قول فیصل۔ نفس کے ساتھ بھی اس کا استعمال ہو۔
ہونا جو دل میں وہی کہنا ہوں زبان سے
یاں ظاہر و باطن میں کوئی فرق نہیں ہو
ظاہر ہونا، عیاں ہونا، سامنے آنا۔ اردو
صرف، نصیح، راجح۔
محل صفت۔ عیاں بچوں نے عرض کیا کہ دادی کی تیر
ہم اس کو پکڑ لائے وہ فریب دے کر چھوٹ گیا ہمارے
عیاری میں کیا قصور ہو۔ اب ہم اپنے ملک کی طرف
جاتے ہیں۔ جب تک باغبان پر جو کچھ گزرے گی وہ
بھی ظاہر ہو جائے گا۔ (طسم جوش ربا)
ظاہر ہونا، عیاں ہونا، اظہار ہونا، اظہار ہونا
اردو صرف، نصیح، راجح۔

محل صفت۔ یہ بات جو میں اب تک عینہ واز میں رکھے
ہوئے ہوں۔ اگر ظاہر ہو جائے تو سادہ شری ایک
انقلاب برپا ہو جائے۔
ظاہر ہونا، عیاں ہونا، اظہار ہونا، اظہار ہونا
صرف، نصیح، راجح۔
محل صفت۔ ان کی عیاں ہی کچھ عجب طرح کی اگلی اگلی
ہے کہ بے تہذیبی ان کی رفتار سے ظاہر ہو (توبۃ النصوح)
اس قدر کہیں شکستہ ظاہر ہو
نہج چہرے سے رنج ظاہر ہو (سوانح قلمی)
ظاہر ہونا، عیاں ہونا، اظہار ہونا، اظہار ہونا
کو مژدہ دار کرنا، انفرادی کے سامنے آنا۔ اردو صرف، نصیح، راجح
محل صفت۔ امام جس وقت ظاہر ہوں گے اس وقت
سادہ دنیا ظلم سے بھر جی جی ہوگی۔ آپ اسے دل سے
پر کر دیں گے۔ دجال بھی اسی زمانے میں شام سے ظاہر
ہوگا جو امام کے ہاتھوں قتل ہوگا۔
۱۱۔ (فیضان) حضرت ابوطالب کی وفات کے بعد جب رسول
اشراف یار مددگار رہ گئے تو اس خیال سے کہ شاید
کوئی میرا ہمدرد نہ ہو اسے طائف تشریف لے گئے
میں ان کے کم بختوں نے مدارات کے بدلے سخت تکلیفیں
پہنچائیں آخر یہ نوبت پہنچی کہ امیر ادری لڑوؤں کو آپ
کے پیچھے لگا دیا کہ وہ کمبختی کے اسے جنوں کھجور ڈھیلے
اور پتھر مارنے لگے۔ یہاں تک کہ آپ کے پاؤں ہلو ہلو
ہو گئے (افوہ مہاذشر روی لک الفدا یا رسول اللہ)
عرض حضرت وہاں سے باعالی پریشان کہ واپس
چلے راہ میں کھجور کے ایک باغ میں تنہا شب کو قیام
کیا۔ نصف شب کے بعد جب نماز تہجد کو اٹھے تو نعیمین
اور نعیمہ کے دہنے والے سات جنات۔ شامین ہجر
فرش، مس، ارزا عیاں، اعظم اور ذریعہ کا ادھر سے
گرا ہوا آپ کو قرآن پڑھنے دیکھ کر غصہ ہو گیا۔ جب

آپ ناز سے فارغ ہوئے تو وہ لوگ ظاہر ہوئے اور
ایمان لائے۔ اور پھر اپنے اپنے مقام پر جا کر دین ہمام
کو جاری کیا۔ حاشیہ کلام الشرح ترجمہ فرمان علی ۱۲۷
ظاہر ہونا: یہ معلوم ہونا ثابت ہونا۔ اور دھرت
نصیح، راجح۔

ہمیں بھولوں کے رنگ تیش سے ہو گیا ظاہر
ہمیشہ گلشن ایجاد میں زردار رہتے ہیں عشق
قول فیصل: ہمیں ظاہر ہو گیا، جیسا کہ شعر کے مصرع
ادنیٰ میں ہے۔ اب کسی کے ساتھ زبانوں پر جو اب زیادہ
تر نہیں کی جگہ ہم پڑھتے ہیں۔ یعنی ہم پڑھنا شروع کیا ہم
کی جگہ دوسری غیر یہ یا کوئی اسم بھی لاتے ہیں مثلاً ان پر
ظاہر ہو گیا یا عا د پڑھنا شروع۔ ظاہر ہونا کا ایک
مفہوم نازک سے فرق کے ساتھ پیدا ہونا بھی ہو جیسے
دوسرے یہ کہ تمہاری ہر اداسی یہ بات پیدا ہو کہ اس
سامنے میں ہم دونوں کو ایک خاص انتہام ہو کیونکہ ذرا سا
بھی منف ظاہر ہو گا تو تمام تر نظام دھم دھم ہو جائے گا
(دقتہ انصوح)

ظاہر ہو کر: پوشیدہ نہیں، کھلی ہوئی حقیقت ہے
بھی جانتے ہیں۔ ہر ایک کو معلوم ہے۔ اور مکمل نصیح راجح
ظاہر ہے کہ گھبراہٹ کے نہ بھاگیں گے نیکرین
ہاں منہ سے مگر بادہ مدغمینہ کی بوائے غائب

قول فیصل: یہاں متکلم سے یہ کہنا ہوتا ہے کہ آپ جو کہ
رہے ہیں وہ صحیح و درست ہو۔ ہاں بھی یہ کلمہ زبان پر لگے
ہیں ظاہر ہو گا ایک مفہوم مسئلہ حقیقت ہے۔ تسلیم شدہ بات
ہو۔ عقلی دلیلوں سے مانا ہوا مسئلہ جیسے۔ اگر وہ کھانا
حرام ہوتا اور گناہ کا باعث ہوتا تو خدا انہی غنا بند
کو تپا کر اس کو آخرت پر اٹھا رکھتا اور ظاہر ہو کر ایک
گناہ کی دو سزا میں زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی
عادل خدا سے جیسے کلام الشرح ترجمہ فرمان علی حاشیہ

والیضا) جس طرح ہم سے کہا جائے کہ راہ میں دوڑ
کر نہ چلو ورنہ اپنا آپ نقصان کر دے اسی طرح حضرت
آدم کو بھی کہا گیا تھا اور ظلم کے یہی سنی ہیں اپنا نقصان
کرنا اور ظاہر ہے کہ حضرت آدم نے گندم کھا کر یہ نقصان
کیا کہ وہ عیش و راحت جو بہشت میں تھی باقی رہی۔

دکلام الشرح ترجمہ فرمان علی حاشیہ ۱۲۷
ظاہری: باطنی کا عکس، دکھاوے کا، فارسی
نصیح، راجح۔

ظاہری ہے نہ بد و تقویٰ اسے ادب
ہم نے سب کی پارسائی دیکھ لی اب لکھو
ظاہری: منسوب بہ ظہر ظاہر سامنے کا، بظہر
کھلا ہوا، فارسی، نصیح، راجح۔

محل صحت: انھوں نے جہانات کو ایک ملحدہ جنس
قرار دیا اور نباتات کو بے جان چیزوں کی فہرست میں
داخل کر دیا اور صرف ان دونوں کی ظاہری مشابہت
پر..... تقسیم میں غلطی کی ہو۔ اور ساتھ ہی شریعت طبع مسئلہ
(ایضاً) اس سے پوری تمیز ظاہری مسلمانوں اور مشافہوں
اور سچے مومنوں میں ہو گئی حاشیہ کلام الشرح ترجمہ فرمان علی
قول فیصل: مختلف الفاظ کے ساتھ اس کو استعمال
کرتے ہیں جیسے ظاہری اسباب، ظاہری حالت، ظاہری
جہیت، ظاہری صورت، ظاہری سعادہ، ظاہری عمل
و غیرہ وغیرہ جیسے حضرت موسیٰ ایضاً ظاہری شریعت
کے اس درجہ پابند تھے کہ جب کوئی بات اس کے
خلاف پاتے تو راز و کد سے کلام الشرح ترجمہ فرمان علی
ظاہری ٹیم نام: دکھانے کی طعنانہ کلمہ
کی آرائش و زیبائش۔ دفرنگ اثر

قول فیصل: یہ لکھنے کے عہد کی زبان ہے۔
ظاہری طور پر: دیکھنے میں، بظاہر، دکھانے کو
اور دوسرے نصیح، راجح۔

محل صحت: چونکہ گناہ ظاہری طور پر ایمان دار تھا اور
حضرت نوح اس کے باطن کے حال سے واقف تھے اور
خدا نے ان کے راز کے باطن کی نجات کا وعدہ کیا تھا اس
وجہ سے آپ اس کے ڈوبنے پر بے چین ہو گئے۔

دکلام الشرح ترجمہ فرمان علی حاشیہ ۱۲۷
قول فیصل: دپر، کے بجائے سے بھی ہے یعنی ظاہری
طور سے۔

ظرافت: عقل مند ہونا، دانائی، ذہنی، عربی
مونت۔

قول فیصل: اردو میں ان سنی میں نہیں پڑتے۔
ظرافت: دل لگی، ہنسی کی باتیں، خوش طبعی
عربی، نصیح، راجح۔

محل صحت: مزاج میں ظرافت ایسی تھی کہ ہر قسم کا خیال
لطائف و طرائف ہی میں ادا ہوتا تھا۔ (آب حیات)
ہوتے سوتوں سے رہے اپنے یہ ٹھٹھا یہ مذاق
مرد و سہم کو نہیں بھاتی ظرافت نیری
ظرافت: ہنسی سے، مزاح، مذاق سے۔ عشوی
طیل الاستمال۔

قول فیصل: اس کا صحیح الاظرافہ ہے۔

ظرافت آتش آخر ذہنیت: ہنسی مذاق
سے جوانی کی آگ روشن ہو جاتی ہو مینی دل لگی مذاق
میں اکثر کمال ہو جاتا ہو بعض دفعہ ہنسی میں لڑائی
ہونے لگتی ہو اور جن لوگوں میں میں تھا جلدی ہو جاتی ہو
(دفرنگ اثر و فرنگ اشال)

قول فیصل: یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

ظرافت آمیز: ظرافت سے بھری ہوئی، رنگ
کی۔ فارسی صفت، نصیح، راجح۔

محل صحت: ان کی باتیں ایسی ظرافت آمیز ہوتی ہیں
کہ دانا آدمی ہنس دے۔

ظرافت لیا رنہ زبان است و حیکماں

بہت زیادہ ہنسی دل لگی مصاحبوں کے لیے ہنر و انداز مانوں کے حیب۔ (فرنگ اشان)

قول فیصل تعلیم یافتہ طبقہ کی کے ساتھ بول دیتا جو۔

ظرافت پسند۔ جس کو دل لگی پسند ہو۔ نادرسی صفت فصیح، راجح۔

ظرافت خانہ آزر م و جگ است۔ ہنسی مذاق، روانی، چکرے کا گھر ہے۔ (فرنگ اشان)

قول فیصل تعلیم یافتہ طبقہ کی کے ساتھ بول دیتا ہے۔

ظرافت کا پتلا۔ سرتاپا ظریف، بڑا ظریف

اردو صفت، تعلیل الاستعمال

خیال یار سے دل ہوا لٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا ظرافت کی پوٹ

قول فیصل۔ ظرافت کی پوٹ جیسا کہ آغا نے نظم کیا جو۔ اہل کلمہ نہیں پڑھتے۔

ظرافت کا پہلو۔ دل لگی کا انداز، مزاج کا

رنگ، اردو، فصیح، راجح۔

محلی مندر۔ وہ بہت ظریف ہیں ان کی ہر بات

ظرافت کا پہلوئے ہوتی جو۔

ظرافت کی پڑیا۔ ایسی کتاب جس میں ہنسی مذاق کی باتیں ہوں۔ (فرنگ اشان)

قول فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں جو۔

ظرافت۔ دل کو خوش کرنے والی باتیں لطائف کا مترادف۔ عربی لفظ، مذکور تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان

ہیں باتوں میں بہت اس کے ظرافت

ہیں قابل سننے کے اس کے لطائف (قرن احمدی)

قول فیصل۔ مری میں یہ لفظ صحیح ہو ظرافت کی جو ظرافت

کی تائید کہ اردو میں عام طور سے لطائف و ظرافت

کی ترکیب سے رائج ہے۔ جیسے مزاج میں ظرافت ایسی

نئی کہ ہر قسم کا خیال لطائف و ظرافت میں لیا جوتا تھا

(آب حیات)

ظرافت۔ برتن، عربی، مذکور، راجح

کرتے ہیں ہنسی غرضتاً آپ اپنی

جو ظرافت کو خالی ہے صداقتیاد انیس

ظرافت عمدہ نظر نہ آئیں گے

شوکر میں جا بجا وہ کھا رہے (سراج نظم)

قول فیصل۔ عربی میں اس کے ایک معنی زبردستی دنانی

بھی ہیں جو اردو میں مانج نہیں۔

ظرافت۔ استعداد، حوصلہ، فارسی، مذکور فصیح، راجح

تم نے ہمیشہ جو رستم بے سبب کیے

ایسا ہی ظرافت تھا جو نہ پوچھا سبک کیا

ظرافت۔ وہ اسم جو وقت یا جگہ کے سنی پر دلالت

کرتے۔ عربی اصطلاح علم صرف و نحو۔

قول فیصل۔ اس کی دہشتیں ہیں ظرافت زبان و طرف

مکان۔ ظرافت زبان وہ جو زمانے پر دلالت کرتے

جیسے صبح، شام، رات، دن وغیرہ اند ظرافت مکان وہ

ہے جو جگہ پر دلالت کرتے جیسے گھر، باغ، بازار وغیرہ

ظرافت۔ گھبراہٹ، گھبراہٹ، سائی، جگہ، فارسی، مذکور فصیح، راجح

آج آسمان ہے نالہ ہے اختیار کا

کل ظرافت دیکھ لے کرے راز و کا

ظرافت آفتاب۔ شراب کا پیالہ۔ عربی، مذکور

تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان، تعلیل الاستعمال

ہجر ساقی میں گئے ہیں یاد اسباب شراب

علاقہ نسیمیں پر کہیں دکھا ہے ظرافت آفتاب تعلیم

ظرافت بجا کے لینا۔ برتن کو ٹھونک بجا کے لینا

اردو صفت، تعلیل الاستعمال

دیکھ لے جو ظرافت گئی بھی کبھی بجا کے لئے شاد و کھوشی

قول فیصل۔ عام طور سے یہ فعل اس طرح زبانوں

پر ہے۔ آدمی کی کا برتن بھی لیتا ہے تو ٹھونک بجا کے۔

ظرافت پیدا کرنا۔ حوصلہ پیدا کرنا، صلاحیت

پیدا کرنا، اردو صفت، فصیح، راجح۔

ظرافت پیدا کر جو پہلے خیرہ آفاق جو

نام اک عالم میں چنیے کی غنغور کا

ظرافت دیکھنا۔ حوصلہ دیکھنا، گھبراہٹ دیکھنا

سائی دیکھنا، اردو صفت، فصیح، راجح۔

ابھی تو دیکھتے ہیں ظرافت بارہ تھاروں کا

خیم و سب کی بھی گھبراہٹ کی دور جام کبھی آئی آدنی

ظرافت زمانا۔ اسم زمانا۔ وہ اسم جس میں زمانہ

یا وقت پایا جائے جیسے دوپہر، صبح، شام، عربی فارسی

الفاظ۔ فارسی ترکیب، مذکور استعمال۔ عرب، مذکور

ظرافت عالی ہونا۔ حوصلہ بلند ہونا۔ اردو صفت

فصیح، راجح۔

ہزاروں سے کہے غالی ہو تو بھی یہ غالی جو

عاری طرح پیر چرخ کا بھی ظرافت عالی جو

قول فیصل۔ اس کی تعلیل صورت بھی راجح جو۔

فیض ساقی سے یہ اپنا ظرافت عالی ہو گیا

آسمان حباب شراب پر نگاہی ہو گیا

ظرافت لبریز ہونا۔ غم آخر ہونا۔ اردو صفت

تعلیل الاستعمال۔

دہے سے خانے میں دورے گلگوں تا ستر

ظرافت لبریز الہی نہ ہو طوفانوں کا

قول فیصل۔ اس جگہ زیادہ تر تیانہ لبریز ہونا

زبانوں پر ہے۔

ظرافت ہونا۔ استعداد ہونا، سائی ہونا،

گھبراہٹ ہونا، اردو صفت، فصیح، راجح۔

شور و ریاضے یہ کہتا ہے سمندر کا سکوت

جس کا جتنا ظرافت ہے آٹا ہی وہ خاموش ہے

کھنڈ کے لاکھڑا کے ایک باغ میں غروب کے وقت
آسمان غرافت کا یہ آفتاب مغرب لحد میں پوشیدہ ہو گیا
حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

ظرفیت لطیف
یافتہ طبع کی زبان

قول فیصل - فارسی ترکیب کے ساتھ - ظرفیت طبع بھی متین
ہے جیسے باوجود زبانوں کے خوش مزاج - ظرفیت طبع
در بارہ کی انکار دیں اور امر کی دوبارہ دہریوں سے کچھ
غرض نہ دیکھتے تھے - (دربار اکبری)

ظرفیتا نہ - غرافت والا مزاج کا پہلے ہونے
فارسی - صفت - فصیح - راجح

ان کا تہذیبی شرفیاد
پڑھی ساریک تھا غرافت سوا سوا

ظرفیت مزاج - خوش مزاج - ہنسی دل لگی
کی باتیں کرنے والا - فارسی ترکیب - فصیح - راجح

قول فیصل - اخن صاحب مرحوم ایک ظرفیت مزاج
آدی تھے - گران کی غرافت میں بڑی سنجیدگی ہوتی تھی

بے پردہ غرافت سے کبھی ان کی زبان آشنا نہیں ہوتی
ہنسی ہنسی میں بہت مفید باتیں کہہ جاتے تھے -

ظرف - غشختن - نفع - جیت - رنج - مندی - عربی - رشت
تعلیم یافتہ طبع کی زبان

سے راس و چپ کے قول نصف و درود کا تھی
اس کی خضر شکست سپاہ - عدو کی تھی

قول فیصل - بفتح و ظفر کی ترکیب زبانوں پر زیادہ ہو
ظفر کا بختی - خوش غیبی - کامیابی - عربی - رشت

تعلیم یافتہ طبع کی زبان ہے
قول فیصل - مقرر سید ظفر ہے

قول فیصل - محل صرف کا خضر عربی کے اس قولے

کا ترجمہ ہو الشفوف و سیکلہ الظفر
ظفر - تیزی دل کے آخری بادشاہ دہلی کا شخص

امام محمد طریق الدین اور تاریخی نام ابو ظفر ابو عقب
بادشاہ تھا - ۸۵۰ھ مطابق ۱۴۴۷ء میں ولادت

ہوئی اور ۹۲۰ھ میں حبیب نرنگ و گون میں انتقال کیا
اور وہیں مدفون ہے ۷۷۰ھ کا قند کے ہتھیار سے سوز

کو کے - گون بھیجے گئے تھے اور تاہن حیات ایک لاکھ
روپیہ و بیفہ تیار کر - خوش گو اور صاحب دیران شاعر

تھے - ابتدا میں شاہ نصیر سے شورش و سخن رہا بعد کو شیخ
محمد ابیم و قی سے اصلاح لی اور ان کو ملک اشرا

کے خطاب سے نوازا - زمانہ سلطنت کے کلام میں پیشہ
سرت کا رنگ بہت نمایاں ہے - جیسے ذیل کا یہ مصرعہ

کہوں کیا رنگہ میں گل کا ادا ادا ہو ہو
آخر کا کلام حزن دیاں کا مرقع ہے اور بہت

ذلیلہ - تاثیر میں ڈوبا ہوا - فارسی میں بھی اچھی
کامیابی تھی -

ظفر اثر - نفع کی نشانی - فارسی ترکیب تعلیم یافتہ
طبع کی زبان

قول فیصل - یہ ترکیب لشکر کے ساتھ بطور صفت آتی
ہے بین لشکر ظفر اثر کہتے ہیں - جیسے - حسب ارشاد

فیض حیات - امیر یاقوت کو سبیل لشکر ظفر اثر میں بجا
دھسم پوش رہا

ظفر آبیہ - نفع کی نشانی - فارسی ترکیب تعلیم یافتہ
طبع کی زبان

تھار کی تیغ کے آفتاب میں ہے
ظفر پیکر - ظفر آبیہ - ظفر حجاب

ظفر پانا - کامیابی حاصل کرنا - نفع پانا - اور رشت
فصیح - راجح

دیار آبیہ والوں نے پانی اس سے ظفر

خود روک سکا اس کی غریب کی فکر غفلت
ظفر پیکر - نفع مجسم - غازی - ترکیب - صفت - تعلیم

یافتہ طبع کی زبان

قول فیصل - امیر مال شان نے لشکر ظفر پیکر - اپنے
چار ہر کار سے - بادام - تیز و تار - کتب بقاء کے ہر

ردانہ فرما گئے - دھسم پوش رہا
قول فیصل - اکثر تیغ کی صفت میں کہتے ہیں -

تھار کی تیغ کے آفتاب میں ہے
ظفر پیکر - ظفر آبیہ - ظفر حجاب

انہیں سننی میں ظفر پیکر بھی کہا ہے جو فیصل استقامت
تھار گروں کو خالی کر لیا

تیزی شمشیر ظفر پیکر - نفع
ظفر تکیہ - ایک کڑی ہوتی ہو جب خیرا بھیجے

تک جاتے ہیں اس کو قبل کے تپے رکھ کر سارے بدن
کا بوجھ اس پر ڈالتے ہیں اس میں چھری گچی کی

طرح چھپی جوتی ہوتی ہے - (دور اللغات)
قول فیصل - عام خدمت زبانوں پر نہیں ہو -

ظفر حجاب - ایک قسم کا قند و شاداب عربی
فارسی الفاظ - ظفر - قبل الاستعمال

تھار کی تیغ کے آفتاب میں ہے
ظفر پیکر - ظفر آبیہ - ظفر حجاب

ظفر قرب - جس کے حملے کے ساتھ نفع قرب ہو
فارسی صفت - قبل الاستعمال

تھار کی تیغ کو کہتے ہیں سب ظفر پیکر
ظفر مراد یہی ہے ظفر قرب ہے یہی

قول فیصل - انہیں سننی میں ظفر قرب - ظفر نشان
ظفر مراد بھی کہا ہے - قبل الاستعمال ہے

تیغ میں کس کے ہے مرے ہر طرح کے سوا
تیغ ظفر قرب و حاتم ظفر نشان

ع ظفر موج ایسی ہے ظفر قریب ہی دماغ
ظفر موج ج۔ جو اکثر ترنج پاتا ہے فارسی ترکیب لغت
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کچھ ہی نہ جلاتی ظفر موج کے آگے
جدا کے عقب فوج جو تھے فوج کے آگے

قول فیصل۔ اس کا استعمال زیادہ تر فوج کے ساتھ
جو سنی فوج ظفر موج۔

ظفر نصیب۔ فتح سند۔ فارسی ترکیب لغت
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع۔ وکاسیہ نام تیغ کا ہم نے ظفر نصیب
ظفر ہوا۔ فتح ہوا جتنا اور دھڑا نصیب راج

محمل صحت۔ فتح ہوا کہ باقی جو جب در بادشاہ
رہتے ہیں تو ایک کو ظفر ہوتی ہے اور ایک کو شکست۔

ظفر یاب۔ فتح پانے والا فتح مند۔ فارسی صفت
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محمل صحت۔ فتح یاب بادشاہ اور ظفر یاب شہزاد
کا میاں کا نشان ہر اتنے دل میں دھڑکے۔ (دراکری)

قول فیصل۔ ہونا کہ ساتھ اس کا صرف جو جیسے
ظفر موج ظفر یاب ہو کر کبایت میں گیا (دراکری)

ظفرانی۔ فتح یاب کا مرانی کا میاں۔ فارسی
موت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ظفل۔ (بکسر اول) تشدید ہم، سایہ عربی مذکر
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کیا صفا ہے تم جو کھو گے سب تہا ب میں
پانڈی میں آپ کا ظفل جن میں تہا ب

قول فیصل۔ تہا ب غیر تشدید ہے آتا ہے۔ جو
تعلیم الاستمال ہو۔

بادشاہوں کی بھی صحبت میں تہا ب ہی ہے وقر
ہو گئے کہ گراں کا نہ کبھی ظفل بجاری

ظلال۔ دماغ اولیٰ اور کارایہ اور وہ جگہ
جہاں۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ظلال۔ (بکسر اول) تہا ب کی ہر سایہ اور عربی مذکر
یافتہ طبقے کی زبان، تعلیم الاستمال۔

ظلال۔ نور سراد و بلاض اسی کا ہے
دیان عالم ہستی ریان اس کا ہے

ظفل اللہ۔ (بکسر اول) تشدید ہم مسموم، نوی
سنی اللہ کا سایہ، مرادی سنی بادشاہ عربی ترکیب نصیب راج

مرح نواب ناہداو کروں
جان قربان دل تار کروں

عاجی۔ زائر خیر اسکا
شاہ در دریش خوشی ظفل اللہ

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے اس کے معنی
ظلال۔ نواب خیر آیت خیر، بھی گئے ہیں مگر ان
سب میں اپنی کھنڈ نہیں ہوئے۔

ظفل الیہ۔ خدا کا سایہ، عربی الفاظ فارسی
ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کب دریش پال چہرہ حضرت کے گود ہے
ظفل اللہ نور امانت کے گود ہے

ظفل الیہ۔ بادشاہ سے مراد ہوتی ہے۔ عربی
الفاظ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محمل صحت۔ آخر میں اس نے کھا تھا۔ مجھے اسید
توی ہو کہ ظفل الیہ میری خطاؤں کو معذرت فرما دے۔

قول فیصل۔ انھیں سنی میں ظفل اللہ ظلال
دینہ بھی کسی کے ساتھ بول دیتے ہیں۔

ظفل حق۔ بادی سبیل نجات رشتہ بکسر الف
تاکم غلہ صاحبہ جات

ظلال ہم وہ دیکھ کر ظلمت کی جمع عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے
قول فیصل۔ تعلیم یافتہ کی زبان اور دماغ

کی سیاحی کو بھی کہتے ہیں۔
ظفل حمایت۔ سایہ عاطفت، دامن پناہ

مذہب سایہ عربی، موت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
محمل صحت۔ حضور ہی کے ظفل حمایت میں ہزاروں

غریب پرورش پاتے ہیں۔
ظفل سبحانی۔ خدا کا سایہ، بھار آباد شاہ

فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
جب کہ یہ عرض داشت گزرا فی

دیکھ کر اس کو ظفل سبحانی
ظفل ظلیل۔ ہمیشہ رہنے والا سایہ، گھاسا

عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
یہی ظفل ظلیل خدا ظلال خدا

یہی ظفل ظلیل خدا ظلال خدا
ظفل عنایت۔ ہر ایرانی کی پناہ، غار، مذکر

ظلال (نور اللغات)
قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

ظلمہ۔ ستم، اللغات کی ضد، بدن کی ضد
بے انگلی۔ زبردستی، ہیبت، عربی، مذکر،
نصیب راج۔

کم اب تو کا کل بت دل خواہ ہوگی
وہی دراز ظلم کی کو تہا ہوگی

ظلال محمل۔ عربی میں ظلم کی قرین ہے۔
وہی اشعٰی خیر خیر خیر خیر خیر خیر

شائب مقام پر نہ رکھنا جیسے، لڑی پاؤں میں نہینا
یہ ظلم کی قرین میں آئے گا۔ کلام شاعر سحر جہاں

ظلمات۔ ظلمت کی جمع، تاریکیاں
ظلمات۔ ظلمت کی جمع، تاریکیاں

ظلمات۔ ظلمت کی جمع، تاریکیاں
قول فیصل۔ فارسیوں نے لیکن دوم استعمال کیا

اور اسے بھی بیکون دوم ہی ہوتا ہے۔
ظلمات نکلتے ہیں ہیں جنہیں
ظلم و جور و جبر میں
دشت تو دشت ہیں دیا بھی نہ چھوڑے جہنم
بھر ظلمات ہیں دوڑا دیے گھوڑے جہنم
بھروسہ اکثر اس تاریکی کے لئے بھی ہوتے ہیں جو کہ
کو آب حیات میں ہی نہیں۔
بہتر سے ذکر کسی پر بھیہ یا آتے ہیں
چشمہ خضر کا کہ وہ ظلمات کے ساتھ
ایک شے کے ساتھ ہی استعمال کرتے تھے اب اس عمل پر
ہی ہوتے ہیں۔
نہر آتی تھی ہر دم اس میں ظلمات
نہل ہر دن کی تاریکی سے تھی تا
ظلم اٹھانا۔ ظلم سہا کسی کا جبر برداشت کرنا
سختی برداشت کرنا۔ اور صرف فصیح و رائج۔
دقیق بعد تھوڑے ہی ظلم اٹھائیں گے
سجے گا کون تم لاؤ گے کہاں سے ہمیں
ظلم اٹھانا۔ ستم برداشت ہونا، سختی برداشت
کرنا۔ اور صرف فصیح و رائج۔
محکم شد۔ تم برداشت کر سکتے ہو خدا نے تمہیں
برداشت کا مادہ دیا۔ ہم سے یہ ظلم نہیں اٹھ سکتے۔
ظلم اٹھانا۔ از دوسرے جور و جبر و جبر و جبر سے
جبر اور جور و جبر فعل (فرنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل کھنڈا بکلی نہیں ہوتے۔
ظلمانی۔ درخت اول دوم تاریکی سے نسبت رکھنے
والا۔ ذرا ہی کی ضد۔ عربی صفت
قول فیصل۔ غریبوں نے بیکون دوم ہوتا ہے کیا۔
اور دوسروں نے بھی یوں ہی استعمال کیا۔
دردی اپنی نہیں جو مانع فیض

ہر کو کیا عذاب ظلمانی
اسی لفظ اور دوسرے لفظوں میں جو۔
ظلم ایسا دکرنا۔ نہ ستم پیدا کرنا اور صرف
فصیح و رائج۔
ظلم تانا۔ ستم کھانا، ستم گری کے طریقے تانا،
اور صرف فصیح و رائج۔
آسمان ہی ہے مستفیض نرا
ظلم تو ہے اسے بتایا جو
ظلم پانا۔ ظلم کا یہ دوش کرنا۔ ستم کو عذاب
دکھانا اور صرف عربی کی زبان۔
عربی چاہئے اس پر دوش کے واسطے
ظلم پانے ہیں ازل میں آسمان پر
ظلم پر ظلم بہت ظلم، ستم پر ستم، نہایت سختی اور
صرف فصیح و رائج۔
محکم شد۔ وہ ظلم پر ظلم کے جاتے ہیں اور ہم برداشت
کرتے ہیں جلد ہی، شیلہ اثر کے پانے ہوتا۔
ظلم پسند۔ ظلم دوست، ظلم کو پسند کرنے
اور رد کرنے والا۔ تاریکی ترکیب، صفت فصیح و رائج
قول فیصل۔ ظلم کو رد کرنے کا ستم پسندی ہی رائج فصیح و رائج
ظلم پیشہ۔ ظلم پرستہ ظلم کرنے والا، ظلم صفت فصیح و رائج
کہ ان میں ہر ظلم پیشہ سوار
بغیر تفریق و تشدد و شکار (العداء الغنائی)
ظلمت۔ تاریکی، تاریکی، اندھیرا، دور کی ضد
عربی، مؤنث، فصیح و رائج۔
محکم شد۔ لیکن نہ تم کی سبب و ذری گئی
محرم بھی ساتھ جو ظلمت شب بھری گئی
ظلمت آباد۔ مقام تاریک و بھراؤ (دیکھنا دیکھنا)
مذکر،
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ظلمت پھیلنا۔ تاریکی بڑھنا، سیاہی بڑھنا
اور صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
ظلمت جانا۔ سیاہی دور ہونا، تاریکی پھیلنا
اندر جبر و دفع ہونا۔ اور صرف فصیح و رائج۔
ظلمت پھیلنا۔ تاریکی پھیلنا، اندھیرا ہونا
اور صرف فصیح و رائج۔
ظلمت شب زنت کی جو چھائی سرگرم
جب دور آئی تو یہ کھجور کی
ظلمت پھیلنا۔ تاریکی دفع ہونا، اندھیرا دور
ہونا، اور صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
چھٹ گئی بیکر کھر کی ظلمت
بن گیا سورج دنہ ذلت
ظلمت دور ہونا۔ تاریکی پھیلنا، اندھیرا دور
ہونا، اور صرف فصیح و رائج۔
ظلمت سارا۔ مقام تاریک و بھراؤ (دیکھنا دیکھنا)
تاریکی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
قول فیصل۔ اسی کو ظلمت کہہ بھی سکتے ہیں جو
نہر ہے۔
ظلم توڑنا۔ دھارم یعنی کرنا، آفت ڈھانا،
ظلم کرنا اور صرف، فیصلہ الاستعمال۔
کیا ظلم تو رقی بوجہ بھر دیکھتے
پھر آج سائنس بلات نہیں
قول فیصل۔ اب اس میں ظلم ڈھانا زیادہ کو بھی
ظلم ٹوٹنا۔ آفت آنا، مصیبت پڑنا اور صرف
قریب بہ نزدیک
کیا کہوں کیا ظلم تو ان بجا رہی راجی
کو کے قاتل میں جو کھجور کو کھا کرے گئے
ظلم پھیلنا۔ ظلم اٹھانا، سختی برداشت کرنا اور
صرف فصیح و رائج۔

ظلم و دست - ظلم ظلم کو پسند کرنے اور وار کرنے والا، فارسی صفت، ظلیل الاستعمال
دیکھے ہیں ظلم جس نے اسے ظلم و دست تیرے
لائے خیال میں کیا وہ جو آسمان کو آسمان
ظلم دیکھنا - ظلم اٹھانا، سختی برداشت کرنا اور
سرفرازیں استعمال۔

دیکھے ہیں ظلم جس نے اسے ظلم و دست تیرے
ظلم ڈھانا - ستم کرنا، آفت برپا کرنا اور
فسخ رائج۔

کیا سلطان غریب مستوں کی
غضب نے جو ظلم ڈھائے ہیں

قول فیصل - موت فرنگ آصفیہ نے اس نے اس
کے ایک من غنجاک ہوا بھی لکھے ہیں جو کھنڈوں رائج
ہیں اور ایک سنی لکھے ہیں کوئی عجیب کام کرنا، بساط سے
ٹوٹنے کے کوئی کام کرنا یہ بھی کھنڈوں متعل ہیں۔
ظلم و سبب - بد مظلوم، وہ شخص جس کی حق تلفی
ہوئی ہو وہ شخص جس پر جبر ہوا ہو، فارسی ترکیب
ظلیل الاستعمال۔

قول فیصل - زبانوں پر زیادہ ستم و سیرہ ہو۔
ظلم کھانا - ستم گری کے قاعدے ظلم کرنا اور
سرفرازیں رائج۔

بایا خاک میں سارے جہاں کو
کھلے ظلم تو نے آسمان کو

ظلم سہنا - ستم برداشت کرنا اور دوسرے
فسخ رائج۔

نہ خاک میں تو دہ پریشاں ہوگا
ظلم سہنے کو ہم اسے چرخ بریں چھیں

ظلم سے - جبراً، باوجود ال کے، زبردستی اور
سرفرازیں ظلیل الاستعمال۔

قول فیصل - اس جگہ زیادہ تر جبر سے زبانوں
پر ہے۔

ظلم شعرا - ستم پیشہ، ظالم، فارسی ترکیب صفت
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ظلم کرنا - ستم کرنا، جبر کرنا، سختی برتنے
اور دوسرے، فسخ رائج۔

سج ظلم امتنے کیے اور دعا دی کہنے۔ ظلم
ظلم کرنا - کوئی عجیب یا بعد بشری سے باہر کام
کرنا۔ اور دوسرے، بدی کی زبان، (فرنگ آصفیہ)

ظلم کی ہنسی کبھی ہلکتی نہیں، ظلم کا نتیجہ اچھا
نہیں ہوتا۔ اور بقولہ، فسخ رائج۔

ظلم کی ہنسی کبھی ہلکتی نہیں
تاؤ کا خدا کی سدا چلتی نہیں

قول فیصل - جب کوئی ستم ظلم کرتا ہو تو بدو و ضرب
کبھی صبر اولی اور کبھی پورا شعر پڑھتے ہیں، ہنسی کی
جگہ ڈالی بھی بول دیتے ہیں۔

ظلم و تعدی - ظلم و ستم، حد سے زیادہ ستم عربی الفاظ
فارسی ترکیب، فسخ رائج۔

قول فیصل - یہ دونوں فقہیں بطور مترادف زبانوں
پر آتی ہیں اسی طرح ظلم و جبر اور ظلم و جبر
بھی، نہیں معنی میں ملتے ہیں۔

ظلمہ - دہشت اول دوم و سیم، ظالم کی جمع، عربی
مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تلاذ لطف و کرم سے تلوذ کیا ہوں
یہ کھانے کے دانت نہیں آدوں میں

ظلم ہونا - ستم ہونا، انصافی ہونا اور دوسرے
فسخ رائج۔

محل نشہ - عابدی ترین یہ ہے کہ جو اس پر ظلم
ہوتا ہے وہ وہ اس کا جبر و کدب۔

ظلم کرنا - ستم کرنا، جبر کرنا، سختی برتنے
اور دوسرے، فسخ رائج۔

قول فیصل - تنہا نہیں بولتے۔ کیا ظلم کو کتنا ظلم
کیا ظلم ہے، امدہیت بڑا ظلم ہے وغیرہ کی ترکیبوں
سے بولتے ہیں۔

ظلم کرنا - ستم کرنا، جبر کرنا، سختی برتنے
اور دوسرے، فسخ رائج۔

سرفرازیں ظلیل الاستعمال
نہ راجح کو تو اسے ددی کو اسے مقصود

راہ میں ظلم مسافر کو کہ باران ہوا آتش
ظلمی - ظالم، ستم شعار اور دوسرے، عود و قیل
کی زبان، ظلیل الاستعمال۔

دل ہر آپ کے غضب کا کھلا
یہ ظلمی بھی غضب کا کھلا

قول فیصل - اکثر گیتوں میں اس لفظ کا استعمال
ہے مگر ظلمی کے بجائے ظلمی کہتے ہیں۔

ظلم و سبب - دہشت اول دوم و سیم، ظالم کی جمع، عربی
مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دہشت گئے علوم، دھنکے گئے اصول
بولنے لگے علوم، اگھانے لگے جہول

قول فیصل - ظلم و جبر کی ترکیب سے زیادہ
متعل ہے۔

ظلم چکا - ستم چکا، سایہ جو بت مبارک خیال کیا
جاتا ہے، فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

سج وہ اپنے فرقہ میں ہوا کو دیکھ کر دوا
قول فیصل - شہد ہوا کا سایہ جس کے اوپر پڑ جاتا

ہے وہ بادشاہ ہو جاتا ہو۔

ظلم ہمایوں - مبارک سایہ، مبارک سایہ
فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نشہ - خدا حضور کے محل ہمایوں کہ ہم عربیوں

کے سر پر قائم و دائم رکھے۔

ظہار - دیکھ اول و اس کے حروف، دیکھی سہا
سایہ دار جگہ، وہ چیز جو سایہ کرے۔ عربی تعلیم یافتہ
طبقات کی زبان۔

قول فیصل - تنہا نہیں قول فیصل کی ترکیب نسلاً
مستعمل ہے۔

ظن - دباختہ و تشبیہ یہ دوم اگمان، تشبیہ
دوم، خیال، عربی، مذکور، فصیح، راسخ۔

دہن تنگ ہے موم بزمین، جو کس کو
کمر بار ہے موم بہ ظن ہے کس کا

قول فیصل - صاحب فرنگ آصفیہ نے مندرجہ
ذیل معنی لکھے ہیں۔ بات کے واقع یا نہ واقع
مومن کا قلب قریب بہ یقین۔

ظن - تشبیہ، ہمتان، عربی، مذکور، فرنگ آصفیہ
قول فیصل - ان معنوں میں نہیں لہتے۔

ظن المؤمنین خیر - باایمان لوگوں
کا گمان نیک ہوتا ہے وہ کسی کی نسبت ہر اگمان

نہیں کرتے عربی مقولہ تعلیم یافتہ طبقات کی زبان۔
قول فیصل - صاحب قانوس الافلاطون لکھتے ہیں کہ

ظن المؤمنین خیر صحیح نہیں اس کے بجائے
ظنوا بالمؤمنین خیر صحیح و درست ہے۔

مولف نے ذکر کے اس بیان میں، اعتبار حدیث
سے۔ جب وہ ہم نوا یا قریب المعنی الفاظ میں کچھ افلاطون

ہو تو ان میں سے کسی ایک پر صحیح یا غلط کا اطلاق
ہو سکتا ہے لیکن جب معنی میں بڑا اشتقاق ہو تو صحیح یا غلط

ہونے کا کیا سوال۔
ظن المؤمنین خیر - کا ترجمہ ہوا "باایمان

لوگوں کا گمان نیک ہوتا ہے" اور ظنوا بالمؤمنین
خیر کے معنی ہوتے۔ باایمان لوگوں کی نسبت نیک

گمان رکھو ظاہر ہو کہ دونوں اپنی اپنی جگہ پر
صحیح و درست ہیں۔

ظن - برا گمان، برا خیال، عربی، نفاکی
الفاظ، تعلیم یافتہ طبقات کی زبان۔

ظن - غائب، غائب، قریب بہ یقین، گمان
قوی، عربی، الفاظ، فارسی ترکیب تعلیم یافتہ

طبقات کی زبان۔
ظن قاسد - گمان بد، بدگمانی، شک

تشبیہ، بدظنی، عربی، الفاظ، فارسی، ترکیب
تعلیم یافتہ طبقات کی زبان۔

ظن - خیالی، دہی، گمانی، قیاسی عقل
کے قریب، جیسے نجوم فنی علم جو عربی، نفاکی

صفت۔
قول فیصل تعلیم یافتہ طبقات بولنا ہوں۔

ظنی - منسوب بہ ظن، گمانی، وہ مقدمہ جو
قریب بہ یقین ہو۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ

طبقات کی زبان۔
ظہار - دباکسر، ایک قسم کی طلاق جو عربی

تعلیم یافتہ طبقات کی زبان۔
قول فیصل - واضح ہو کہ ظہار کرنا یعنی اپنی

زوجہ کو اپنی ماں یا بہن کی پشت سے تشبیہ یا
حرام ہو۔ ہر گاہ ایسا کرے گا تو وہ عورت حرام

ہو جائے گی جب تک کہ کفارہ نہ دے پس اس
میں شرط ہو زوجہ مدخلہ شوہر بالغ و عاقل ہو

اور اس نے بقصد اختیار ظہار کیا ہو اور وہ شخص
گواہ ملازم نہیں و اگر وہ شاہد اور ظہار ایام حیض

میں واقع نہ ہو اور اس نے شوہر سے مباشرت
نہ کی ہو اور عیضہ عربی کے ساتھ ظہار کیا ہو پس اگر

شوہر نے حالت غصہ یا عدم حضور و رد عادل
میں ظہار کیا ہو تو اس کا کفارہ نہیں ہے۔

میں یا بغیر عیضہ عربی کے ظہار کیا ہو گا تو صحیح نہیں
اور عیضہ اس کا یہ ہے کہ شوہر زوجہ سے کہے

انت علی کظہرائی تو میرا شوہر ہے اور میری

بہن کی پشت کے استند ہے۔ یا کہ **انت علی**
کظہرائی تو میری شوہر اور میری بہن کی پشت

کے استند ہے۔ پس بعد ظہار کے بغیر کفارہ دینے
جواز کرے گا تو وہ کفارے شوہر پر واجب ہو

جائے گا۔ اور واضح ہو کہ کیا ہی وہ شخص اور
جو بغیر کفارہ دینے جواز زوجہ سے حلال نہیں

ہوتا۔ یہ ترکیب البتہ ہے کہ بعد ظہار کے اگر طلاق
دیدے اور بعد گزرتے عدۃ طلاق کے پھر از سر نو

عقد جدید کرے تو بنا بر شوہر کے کفارہ ساقط ہو
اگرچہ کفارہ واجب ہے۔

اور کفارہ یہ ہے:-
چاہے ایک بندہ آزاد کرے چاہے ساتھی

سکینوں کو کھانا کھلا دے۔ چاہے دو ہینے پے
دو پے روزے رکھے اور اگر روزے رکھے میں

۳۱ روزے دوپے روزے رکھے اور بعد از ۳۱
مستغرق تو جائز ہے مگر ۳۱ روزے کے پلے اگر بلا

عذر قوی انتظار کرے گا تو سب سے پہلے
روزے رکھنا ہوں گے۔ اور عذر قوی یہ ہیں

مانع حیض و نفاس و بیہوشی و دیوانگی و بیماری
سفر مزدی مباح کے کہ اگر ان وجوہ سے

اکتیس روزوں کے پلے بھی انتظار کرے گا تو
قباحت نہیں ہے اور بعد رفع عذر کے باقی روزے

رکھنے سے کفارہ تمام ہو جائے گا اور کھانا کھلا
میں چاہیے کہ ہر شخص کو سیر ہو کر کھلا دے اور

اگر دست بدست بطور حصہ دے تو ہر ایک
کو ایک مد طعام سے کم نہ دے اور ایک آدمی کو

دو حصے نہیں دے سکتا اس سے کہ ساتھ میکن کی گنتی
پوری پوری پائیے مگر حال کہیں کہ سخت و تناب نہ ہو
تو دوسرے شہر کے تحقیق کو برویہ مستعد ہو جائے اور شمار
پورا کوئے میں نا بارخ و بارخ کی قید نہیں ہو اور اقل و دوم
مستحق کا یہ کہ وہ شخص اذنا عشری نہ ہو کہ ہو اور تارک
مجموع وصول نہ ہو اور بہت پریشانی حال ہو کہ میکنی اس
پر صادق آئے۔

ظہر: (بفتح) اردو کے فوراً بوقت۔ دن کے آدھا
ہونے کا وقت، عربی، مذکور، فصیح، رائج۔
ع جب ہوئی تھوڑے قتل سپاہ سپر اینس
ظہر: (بفتح) ناظر۔ اردو۔ سورت، دلی کی زبان
جھلکتی۔ صبح، ظہر اور عشاء و عصر پر بھی ہم
ہیں کیونکہ عین سونے کے وقت تھے۔

(توبہ المنصور)
قول فیصل۔ سوانہ رنگ آصفیہ نے اس کے معنی تیسرا ہر
بھی گئے ہیں۔

ظہر: (بفتح) پشت، پیٹھ۔ عربی، سورت و رنگ آصفیہ
ظہر اس کو اگرچہ بے حد تھا
ظہر میں اس کی پھر بھی جا بیٹھا (نور اللمعین)
قول فیصل۔ خالص عربی جو اردو سے تعلق نہیں۔

ظہر: (بفتح) سمن، شہر، تنگ۔ سمن کی نسبت پر تنگ کی
نسبت پر۔ اردو، اصطلاح قانون و رنگ آصفیہ
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔
ظہر: (بفتح) سمن، اول دفع سوم، ظہر اور عصر کی نماز
عربی سورت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ یہ تنبیہ کا معنی ہو۔
ظہر: (بفتح) لغت اول و دوم سورت، انکشاف اظہار
ظاہر ہونا۔ عربی، مذکور، فصیح، رائج۔
جہاں علم کہ قدرت حق کا ہر ظہور عشق

ظہر: (بفتح) ظاہر، نائنش، دکھا دہ عربی، مذکور، قریب بہ مترادف
استاد میں جول میں اس کا ظہور تھا
پریوں میں تھا پری تو وہ حدود میں رقتا آہر
ظہور: شیعوں کے بارہویں امام کا پردہ غیبت سے
ظاہر ہونا۔ وہ وقت جب آپ ظہور فرمائیں گے عربی
مذکور، شیعوں کی اصطلاح۔

عمل لغت کے کا ہوا امام مہدی ہیں
ای زمانہ ہے مولا ظہور کے لائق
ظہور: (بفتح) جلوہ، عربی، مذکور، قلیل استعمال

آکھوں میں نور تیرا دل میں سرور تیرا
درد از سے ہو گھر تک تارا ظہور تیرا
ظہور: (بفتح) ظہور، نور، نائنش، جلوہ، اردو،
مذکور، غیر فصیح، رائج۔

عالم کا یہ کل نظام پورا
قدرت کا اسی کی ہے ظہور
ظہور: (بفتح) شہادت، رونق، چہل پہل، آرائش، زیب
ذہنیت، اردو، عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ کسی اہم یا غیر کے ساتھ ملا کے دم کا ظہور
ہے ہوتے ہیں۔ جیسے۔ میں تو اس قابل نہ تھا کہ نیا
مکان بنا سکوں یہ سب حضور ہوا کے دم کا ظہور ہے
کبھی کبھی سزا کا کہہ دیتے ہیں کہ سب آپ ہی کے دم
کا ظہور ہے، اتنی تو گھاس کوڑا ہے۔

ثبوت فرنگ آصفیہ نے اس کے ایک معنی
کھے ہیں بیباک و لاد جواہر کی گنتی نہیں ہوتے۔
ظہور: (بفتح) ظاہر ہونا، وجود میں آنا، رونق لانا
قول فیصل۔ یہ گنتی نہیں ہوتے۔

ظہور: (بفتح) ظہور ہونا۔ اردو صرف تعلیم
بنت کی زبان
محور: (بفتح) یہ تاریخی اور عجائب و معجزات

تیمور کے ہاتھوں ہندوستان اور خاک سیاہ ہو جاتی لیکن
تقلاً و قدر کو کچھ اور ہی منظور تھا لہذا فرشتہ اجل
نے ان واقعات کے ظہور پر یہ ہونے سے پہلے آنکھوں
کھدیاں ملا دیا۔

در سالہ تہذیب و ترقی، عربی، جملہ

ظہور: (بفتح) آئینہ، آئینہ کار، ظاہر ہونا، اردو صرف
مترادف۔

محل و شہر۔ اوقات ماہیہ میں نئی آئی سے اختتام ظہور
ہنشا، دست جاتی سے جام سنی پر کیا۔ ظہور سے ظہور
کو ظہور دیا۔ (مقدمہ، خود مہدی)

ظہور: (بفتح) ظاہر ہونا، نمودار ہونا، اردو
صرف، فصیح، رائج۔

محل و شہر۔ جب بادشاہوں کی اولاد ملے اور ملک کا
بد انتظامی طویل ہوئی تو خود سری کے ماوے فطرت
رنگوں میں ظہور کرتے ہیں۔ (دربار اکبری)

ظہور: (بفتح) (مستحق) ظاہر کرنا، وجود میں لانا
اردو صرف، مترادف۔

کیا حق نے پیدا جواہر وہ نور
اسی نور سے سب کیا پھر ظہور (نورانیہ)

ظہور میں آنا۔ دلائم، ظاہر ہونا، اردو صرف، رائج۔

محل و شہر۔ اس نے مکر اگر جواب دیا کہ جو کچھ کہا ہے
وہ اب ظہور میں آتا ہے۔ (طسم ہوشیاری)

والجہا، آئینہ منبر میں زبان اردو کی اشاعت سے
بجالی میں جو ہے انتہا فواظ ظہور میں آسکتے ہیں ظاہر
کو دل کا۔ در سالہ تہذیب و ترقی، عربی، جملہ
قول فیصل۔ ثبوت فرنگ آصفیہ نے ظہور میں آنا کے
معنی عروج ہذا بھی کھے ہیں جو کھنڈ میں لائی نہیں۔

ظہور لانا اللہ تعالیٰ (تسوی) ظاہر کرنا، آشکارا کرنا،
اردو صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
سابقہ اپنے حضور میں لایا
جو کہا تھا ظہور میں لایا (خیر شری)
ظہور ہونا، ظاہر ہونا، اردو صرف فصیح، راج
تفاستار سن سے اس کے جو نور تھا
خوشی میں بھی اس کا ذرہ ظہور تھا
صبح صادق کا ہو گیا جو ظہور
پیش صادق گیا وہ مرغوبہ (درمان نظم)
قول فیہ بیکل، اس کا ایک غوم پیدا ہوا اور جو ہونا
بھی ہو جیسے، انہم اس کی ضرورت تھی اور وہی لے
تجور کا ظہور ہوا، (ایضاً تہذیب، ازبوت ولے شعر)
ظہور کی، شاہ عباس اعظم کے زمانے کے ایک
شہر توشیزی شاعر کا تخلص، ظہور ہی نے عیسوی
اور فارسی کی سیاحت کے بعد دکن کا رخ کیا اور
پہنچا پور میں آگے ابراہیم سادل شاہ کا دربار
شاعر ہو گیا اور اس کی طرح میں قصیدے کہنے لگا
اس کی مثنوی ساقی نام پر شاہ نے کئی ہفتی پڑھ کر
علا کیے، ملک تھی نے اس کو زبرد کمال سے آزمائے
دیکھ کے اپنی بیٹی کا عقد اس کے ساتھ کر دیا، ان دنوں
میں ایسا واقعی اتحاد ہو گیا کہ انہوں نے بعض تاہیات
شاہد گت میں نکھیں، ظہوری اور عرفی میں دوستانہ
مراسلت ہوتی ہوتی رہی تھی، ایک دفعہ ظہوری نے
تحفہ ایک شال عرفی کو بھیجی جو قابل ہدیہ نہ تھی
عرفی نے یہ رباعی کہی۔
یہ شال کہ مہفشی نہ جہ تفرست
آیات دعوت مرا تفسیرت
تاشن نہ کنی تاش کشیر کرد
مد رخنہ بکار موم شہرت

ظہوری شری کے لیے بہت شہور ہوا، اس کی تین
رنگین شری جو تین کتابوں کے مقدمے یا دیباچے ہیں
سنہ ۱۱۷۵ھ کے نام سے کیا کر دی گئیں اور ہندوستان
میں شری کے درمیان میں شامل رہی۔
فارسی شری دو کتاب ہیں یکی رقعہ اور دوسرا بازار ظہوری
سے منسوب کی جاتی ہیں لیکن فی الحقیقت وہ اراوت غل
واضح کے تصنیفات ہیں۔
ابراہیم عادل شاہ ثانی کو مراد آبادی میں بہت سناٹا
تھا اس کے زمانے میں اردو ادبی فارسی میں بہت ترغیب
تھی، ظہوری نے بھی رشتے کے تحت سے ظاہر ہوتا ہے
کہ بادشاہ مجلس عز میں بہت گریہ کرتا تھا، زمانہ
عز میں سیاہ کپڑے پہنتا تھا، تخت شاہی پر نہیں
بیٹھا تھا اور نیچے پر سر نہیں رکھتا تھا، مختصر
کہ ایام عز میں حزن و ملال کی مکمل سنجیدہ بن
جاتا تھا۔
سنہ ۱۱۷۲ء میں ظہوری اس عالم فانی سے
ملک بادشاہی کو سدھارا۔
ظہور نے رفیع اول ویاے صورت، ہر کار و سداون،
بیت پائی کر نہ والا، عربی نہ کر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
ظہور نے خیر المذہب حسین دہلوی کا تخلص، شاہ
نور علی کی مثنویوں میں بہت نام لپی پیدا ہوئے
سن و ولادت سنہ ۱۱۷۰ء، والد کا نام رضا شاہ دہلوی تھا
حیدر ملاح الدولہ مرصع رقم خاں تھا جو فن خوش و سیر
بادشاہ عرش آرام گاہ کے استاد تھے، ظہور نے ۱۲ سال کا
عمر تک فارسی کی کل اور عربی کی چند درسی کتابیں پڑھی
تھیں کہ دربار شاہی میں ملازم ہوئے اور عربی کی تعلیم مکمل
نہ ہو سکی، تقریباً دس یا گیارہ سال کی عمر میں شری کہنے کا
شوق پیدا ہوا اور روزانہ بھی مشغلہ رہنے لگا، کم و بیش
چودہ برس کے سن میں ذوق دہلوی کے شاگرد ہوئے

سنہ ۱۱۷۵ء کے آغاز میں شادی ہوئی، شادی کے چوتھے
بیسے ہندو کا ہنگامہ اللہ اکبر ہوا اور ظہور مع خلیفین
برہمن چلے گئے، پھر ورام پور آئے اور پانچ سال قیام
کیا، ہندو کا ہنگامہ فردوس کے بعد مع خلیفین وہی
رہیں آئے، والد اور چچا نے بیانی، امراد مرزا اتوار
لازم ہو کے پنجاب چلے گئے اور خیر مثنوی کے حکم میں ملازم
ہو گئے اس زمانے میں ہندوستان کو فارسی سے اردو میں
ترجمہ کیا، کچھ دنوں کے بعد اخبار طبعی حیدر شری کی ایڈیٹر
کی گئی، مہاراجہ الہ رتھوان سنگھ نے جب اخبار حیدر
میں ظہور کا نام دیکھا تو اس کمال دوست اور سخن سنج
پہنچا اور ان کے بھائی الہ رتھوان کے اپنی مدد است میں
رکھ دیا، چار سال کے بعد جو خواہی کی چھوٹی شکایتوں
کی وجہ سے کل انتیارات سلب کر دی گئیں، پھر غلام
سید علی خان شیلہ کی سفارش سے ریاست سے پورے
عہدہ پولیس میں ملازم ہو گئے، والی سے پورے کو ظہور پر
خرا اقبال تھا، ۱۹ سال تک سب پور میں ملازم رہے
مہاراجہ کے مرنے کے بعد جب پرانے فانی کی برطرفی
عمل میں آئی تو ظہور بھی موقوف کر دیے گئے، آخر عمر میں
حیدر آباد شریف رہے اور ارج سنہ ۱۲۹۱ء میں انتقال
کیا، خزانوں کے چار دیوان ہیں جن میں دیوان ادلی
نام گلستان سخن ہے، چوتھے دیوان میں ۳۰۰ غزلوں کے
علاقہ متحدہ قصیدے اور سب سے بھی شامل ہیں، ظہور
اگرچہ ذوقی کے شاگرد ہیں لیکن کلام میں بون کا رنگ
غائب نظر آتا ہے۔
ظہور المذہب، دہلیم چارم و سکون لام، انکس
کا تخت بنا، عربی صلت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
عمل حسن، سلطان اعظم روم ہمارے خیر المذہب
ہیں ہم پران کی مدد ایسے نازک وقت میں ذوق
ہے۔ (فاز آرد)

ظہیر فارابی: ظہیر فارابی کا رہنے والا تھا جو ترکستان کا ایک شہر ہے۔ علوم و سبب میں کمال پایا۔ ایک چنانچہ قوم کی زبان سے صدر اٹھا کا لقب ملا۔ شاعری کے آغاز میں فیضانِ آریا اور لغمان شاہ بن موبد کی مداحی کی۔ پھر مائتہ واد گیا اور بیان کے سلاطین کی مدح میں قصائد لکھے۔ بالآخر آذربائیجان پہنچ کر جہاں پسلوان محمد بد کو کے دربار میں رسائی حاصل کی۔ اس نے ظہیر کی نہایت قدر دانی کی۔ ظہیر کا یہ مشہور قصیدہ اسی کی مدح میں ہے۔

نہ کر سی نکا۔ ہند اندیشہ زیر پا

۱۰۔ ہوسہ برکابہ قزل ارسلان دژ

بالآخر کسی بات پر قزل ارسلان سے ناراض ہوا اور آتا گیا ابو بکر بن جہاں پسلوان محمد بد کو کے درباروں میں داخل ہوا۔ یہ دہی آتا گیا ہے جس کے نام پر خواجہ نفل اسی نے سکندر نامہ لکھا۔ آخر میں ظہیر نے ترک دنیا اختیار کیا اور تبریز میں گوشہ نشین ہو کر بیٹھ گیا۔ ۵۶۹ھ میں وفات پائی اور خاقانی چلدا میں مدفون ہوا۔ دولت شاہ نے سن ۵۷۵ھ میں وفات لکھا ہے۔ ظہیر خاقانی اور اندری کا ہم عصر تھا۔

ظہیر فارابی نے دقت آخری اور مضمون نبدی کا آغاز کیا مترسٹین اور تناخرین کی دقیق خیال بندیاں اسی کے نوئے پر قائم ہوئیں۔ گوہر کی مدح کا قصیدہ ظہیر نے فی البدیہہ لکھا تھا۔ جب کہ اس کا مدح غیر ذہ کی کان دیکھنے گیا تھا اور اسی دقت قصیدہ لکھنے کی فرمائش کی تھی۔

ظہیر نے قصیدے میں جو باتیں اضافہ کیں حسب ذیل ہیں۔

(۱) دقت آخری اور خیالی نبدی جو تناخرین کے مخصوص اوصاف ہیں اس کی مینا دقت ائم کی ذیل کی مثالوں سے اس کا اندازہ ہو گا۔

اندیشہ کہ کم شود از لطف در ضمیر

گردوں بہ راز باکرت در میاں نہاد

تناخرین نے کمر کی تعریف میں نہایت

دقت آخریوں کی ہیں یہاں تک کہ کمر کو

ایک لطیف خیال، ایک بار یک مضمون ایک

مہر و تمجیل کہتے ہیں ان سب خیالات کی اصل

یہی ظہیر کا شعر ہے۔

شعر کا مطلب یہ ہے کہ معشوق کی کمر ایک

لطیف خیال ہے۔ جس کو آسمان نے چپکے سے

معشوق کے کمر بند سے کہہ دیلے؟ اخوس ہے

کہ دراز درسیان نہادن کا صحیح ترجمہ

اردو میں نہیں ہو سکتا۔ اس لیے فارسی میں جو

لغات ہے وہ ترجمے میں جاتی رہی۔

(۲) درنگائے بیچہ زمانہ شیر عدل اور

نقاش صنم سیکر مرغان تان شاہ

دستاں نہادن کے سنی چت لٹانے کے ہیں

نقاش صنم یعنی قدرت۔ شعر کا مطلب یہ ہے

کہ بادشاہ کے عدل کا یہ اثر ہے کہ قدرت نے

ذرا سے انڈے میں پرندوں کو چپ لٹایا کمان

سے سوئی۔ اس صنعت کو فارسی میں جن التحیل

کہتے ہیں۔

(۳) ترکیب اور بندش میں چستی، بلندی اور

نور پیدا کیا۔ اس وصف میں کمال ہما حیل

اور سلمان ساؤ حیا بھی اس سے آگے نہ بڑھ سکے

ذیل کے شعر کی درد بست اور زور بندش دیکھو۔

نہ کر سی فلک ہند اندیشہ زیر پا

۱۰۔ ہوسہ برکابہ قزل ارسلان دژ

یہ خیال جب آسمان کی نوک سیوں کو پاؤں

کے نیچے رکھ لیتا ہے تب قزل ارسلان کی دکان

کو چوم سکتا ہے۔

(۴) زبان میں زیادہ صفائی اور گھلاوٹ

پیدا کی۔ چنانچہ اس کے قصائد نے انوری اور

خاقانی کی طرح کبھی شرح لکھنے کا احسان

نہیں اٹھایا۔

(۵) اکثر تازک اور لطیف تشبیہیں ایجاد

کیں۔ ماہ نو کی تشبیہ میں ظہیر کے معاصرین

نے بہت زور دیا اور سیکڑوں نئی نئی

تشبیہیں پیدا کیں۔ لیکن ظہیر کی نزاکت کو

نہ پہنچ سکے۔ ایک قصیدے کی تشبیہ اس طرح

شرح کی ہے کہ جب شام ہوئی تو میں نے دیکھا

کہ لا جو ردی تھتے بر کسی نے غنی خط میں فون

لکھ دیا ہے۔ دریا میں کشتی بہتی باقی ہے اس

طرح قصیدہ تشبیہیں بیان کر کے کہتا ہے کہ لوگ

آپ میں بحث و نزاع کر رہے تھے کہ یہ کیا چیز

ہے۔ میں عقل کے پاس گیا اور کہا کہ یہ کون سا

معشوق ہے جس کے کان کا آدیزہ آسمان اڑا

لایا ہے یا کسی کی قبا کی بیل تراشی ہے۔

یا کسی معشوق کے لہو کا کلن تار لیا ہے۔

آں شاہ از کجاست کہ ای چرخ شوخ چشم

از گوش او ہوں کند ایہ غزل گو خوار

(آدیزہ)

گردوں ز عیانہ کو بودہ است ایہ طراز

گیتی ز ساحلے کو بودہ است ایہ سواد

(مکمل)

مست کوئی قوم نہیں کی رہی رہے۔ ذیل میں فرما
تفسیر کے ساتھ قوم عاد کے واقعے کو مدح کر رہا ہوں
ان کے حقیقت اسی طرح واضح ہو جائے۔ یہ واقعہ قرآن
مجید مترجمہ سورہ ابراہیم کی تفسیر میں مذکور ہے۔
اس سے یہ تفسیر و ترجمہ کی کمال نقل کیا جا رہا ہے۔

تفسیر میں مذکور کہ جناب قوم عاد کی طرف جس
وقت پیغمبر ہاک کے ان کی ہدایت کے لئے بھیجے گئے وہ
زمانہ قوم عاد کے نہایت عروج کا تھا۔ اس وقت
ساری دنیا میں ان کے برابر کوئی قوم نہ تھی۔ یہ لوگ
بہت بلند قامت، جسم، طویل عمر اور قوی ہوتے تھے
لنگ ترشی کے فن میں بھی استاد تھے۔ پہاڑوں کو
کاٹ کے طے اور مکانات بناتے تھے گویا وہ ہمیشہ
دنیا ہی میں رہتے۔ یہ لوگ اکثر خیموں میں رہتے
تھے جس سبب میں ان لوگوں کی بود و بخت تھی اس کا
نام شجر تھا یہ سبکی ملک سین کے مقام احتضار
میں حضرت موت کے قریب دریائے عمان کے کنارے
واقع تھی۔ یہ لوگ ایک بت کی پرستش کیا کرتے
تھے۔ حضرت جود نے ہر چند ان کی نہایت کی مگر
کچھ اثر نہ ہوا۔ مرشد جو ان کا رئیس تھا اور
ایمان لے آیا تھا اس نے بھی قوم کو بت سکھایا مگر ان
لوگوں نے ایک نہ سنی۔ جب ان لوگوں کی شہادت
حد سے بڑھ گئی اور پانی سر سے اڑنا ہو گیا تو پہلے
فخار اور تین سال یا بقولے سات برس تک ایک
قطرہ پانی کا نہ برسا جب اس پر بھی وہ لوگ اپنی ضد
پر قائم رہے اور ایمان نہ لائے تو خدا کے حکم سے ایک
آندھی اٹھی اور سیاہ باد کی صورت میں ان لوگوں
کے سروں پر چھا گئی۔ یہ لوگ بادش کی امید میں خوش
ہو کے اس کے نیچے جمع ہو گئے پھر کیا تھا خدا کے
غضب نے ان کو گھیر لیا۔ ایک سخت آندھی چلی جس

میں چٹانیں جبری ہوئی تھیں۔ بجائے پانی کے
وہی خچکاریاں ان کے اوپر برسے گئیں۔ ان کو ان
کے خیموں کو اور ان کے جانوروں کو آسمان و زمین
کے درمیان وہ آندھی اس طرح اڑائے پھرتی تھی
جیسے تکتے ہو اس اڑتے ہیں۔ ہر جہ سے لوہے ہوئے
ادھ کو اوپر سے جاتی تھی اور اٹھانے زمین پر دے
مارتی تھی۔ حتیٰ کہ ایک بڑھیا سرنگ میں گھس گئی تھی
اس کو بھی وہاں سے نکال پھینکا غرض کہ یہ آندھی
چار شبے کی صبح سے شروع ہوئی تھی اور دوسرے
چار شبے کی شام تک چلتی رہی۔ ساری قوم حساد
موت کے نیچے دب کے ہلاک ہو گئی۔ ایک شخص بھی نہ
باقی رہا۔ جناب ہود مومنین کو جو چار ہزار تھے
اس کے پہلے ہی اس پر جا چکے تھے۔ قرآن مجید کے اٹھوا
بارے میں سورہ اعراف کی سیٹیٹھویں آیت سے
بترویں آیت تک جن الفاظ میں اس قصے کو بیان
کیا گیا جو اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:-

”اور ہم نے قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود
کو (رسول بنا کر بھیجا) تو انھوں نے بھی لوگوں سے کہا
اے میری قوم خدا ہی کی عبادت کرو۔ اس کے سوا
تھارا کوئی معبود نہیں تو کیا تم خدا سے ڈرتے نہیں
ہو۔ تو ان کی قوم کے چند سردار جو کافر تھے کہنے لگے
ہم تو بے شک تم کو حقائق میں (مستل) دیکھتے ہیں اور
ہم یقینی تم کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ ہود نے کہا کہ اے
میری قوم مجھ میں تو حقائق کی کوئی بات نہیں بلکہ میں
تو پروردگار عالم کا رسول ہوں۔ میں تمھارے پاس
تمھارے پروردگار کے پیامات پہنچانے دیتا ہوں
اور میں تمھارا سچا خیر خواہ ہوں۔ کیا تمھیں اس پر
تجربہ ہے کہ تمھارے پروردگار کا حکم تمھارے پاس
تھیں میں کے ایک مرد آدمی کے ذریعے سے آیا

کہ تمھیں (غذاب سے) ڈرنا اور (وہ دست) ڈال کر
جب اس نے تم کو قوم فوج کے بعد خلیفہ (عائشین)
بنایا اور تمھاری خلقت میں بھی بہت ذرا دل کر دی
تو خدا کی نعمتوں کو یاد کرو کہ تم دلی مراد میں پاؤ۔ تو
وہ لوگ کہنے لگے کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو
کہ صرف خدا کی عبادت کریں اور جن کو ہمارے باپ
دادا پوجتے تھے آئے ہیں چھوڑ بیٹھیں پس اگر تم بچے
ہو تو میں سے تم ہم کو ڈراتے ہو ہمارے پاس اور
ہود نے جواب دیا (کہ میں سمجھوں) تمھارے پروردگار
کی طرف سے تم پر غذاب اور غصہ نازل ہو چکا
کیا تم مجھ سے حیدر بنوں کے فری (ناموں کے بارے
میں جھگڑتے ہو جن کو تم نے اور تمھارے اپنے داداؤں
نے خواہ خواہ) کر لیا ہے میں مالا کہ خدا نے ان کے
لئے کوئی سزا نہیں نازل فرمائی پس تم غذاب کا
انتظار کرو۔ میں بھی تمھارے ساتھ منتظر ہوں تو
ہم نے ان کو اور جو لوگ ان کے ساتھ تھے ان کو
اپنی رحمت سے نجات دی اور جن لوگوں نے پکارا
آپوں کو جھوٹا یا تھا ہم نے ان کی بڑکاشت کر دی
اور وہ لوگ ایمان لانے والے بھی نہیں۔ بارہویں
بارے میں سورہ ہود کی پچاسویں آیت سے ساٹھویں
آیت تک اس کا ذکر یوں ہے:-

”اور ہم نے قوم عاد کے پاس ان کے بھائی
ہود کو (پیغمبر بنا کر بھیجا) انھوں نے (اپنی قوم سے)
کہا اے میری قوم خدا ہی کی پرستش کرو اس کے سوا
کوئی تھارا معبود نہیں تم میں سے اکثر پروردگار
اے میری قوم اس (مجھانے) پر تم سے کچھ مزوری
نہیں اٹھا میری مزوری تو میں اس شخص کے ذمے
ہے جس نے مجھے پیدا کیا تو کیا تم لاتا بھی نہیں سمجھتے
اور اے میری قوم اپنے پروردگار سے مغفرت

کی دھماگو۔ پھر اس کی بارگاہ میں (اپنے گناہوں سے) توبہ کر دو وہ تم پر موصلاً دھار منیہ آسمان سے برسا یا گی (خشک سالی نہ ہوگی) اور تمہاری قوت میں اور قوت بڑھا دے گا اور مجرم بن کر اس سے منہ نہ موڑو۔ وہ لوگ کہنے لگے۔ اے ہڈو تم ہمارے پاس کوئی دلیل ملے کے تو آئے نہیں اور ہم تمہارے کہنے سے اپنے خداؤں کو چھوڑنے والے نہیں اور نہ ہم تم پر ایمان لائے والے ہیں۔ ہم تو بس یہ کہتے ہیں کہ ہمارے خداؤں میں سے کسی نے تم کو بھڑکایا ہے۔ (اسی وجہ سے تم اپنی ہلکی باتیں کرتے ہو۔ ہڈو نے جواب دیا۔ بے شک میں خدا کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ تم خدا کے سوا دوسروں کی اس کا شریک بناتے ہو اس سے میں بیزار ہوں تو تم سب کے سب میرے ساتھ مکافہ کرو اور مجھے دم مارنے کی ہمت بھی نہ دو) تو مجھے بھڑکایا نہیں) کیونکہ میں تو صرف خدا ہی پر بھروسہ رکھتا ہوں جو میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی پروردگار ہے اور خدا دے زمین پر تھپنے والے میں سب کی چوٹی اس کے ہاتھ میں ہے۔ اس میں تو شک ہی نہیں کہ میرا پروردگار (الغاث) کی سیدھی راہ پر ہے اس پر بھی اگر تم اس کے حکم سے منہ پھیرے رہو تو جو حکم دے کر میں تمہارے پاس بھیجا گیا تھا اسے تو میں یقیناً پہنچا چکا اور میرا پروردگار تمہاری نافرمانی پر تمہیں ہلاک کر کے تمہارے سوا دوسری قوم کو تمہارا حاکم نہیں کرے گا اور تم اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے اس میں تو شک ہی نہیں کہ میرا پروردگار ہر چیز کا نگہبان ہے اور جب ہمارا (خدا کا) حکم آئینچا تو ہم نے ہڈو کو اور جو لوگ اس کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی مہربانی سے نجات دی۔ اور ان سب کو سخت عذاب سے بچا لیا۔ (اے رسول) یہ حالات قوم

عاد کے ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں سے انکار کیا اور اس کے پیغمبروں کی نافرمانی کی اور ہر سرکش دشمن (خدا) کے حکم پر چلتے رہے اور اس دنیا میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی (لگی رہے گی) دیکھو قوم عاد نے اپنے پروردگار کا انکار کیا۔ دیکھو ہڈو کی قوم عاد (ہماری بارگاہ سے) جھٹکا پر پڑی ہے۔ انہیں وہیں پارے میں سورہ شرا کی ایک سو چوبیسویں آیت سے ایک سو اٹالیسویں آیت تک اس قصے کا ذکر یوں ہے:-

”قوم عاد نے پیغمبروں کو جھٹلایا جب ان کے بھائی ہڈو نے ان سے کہا کہ تم خدا سے کیوں نہیں ڈرتے میں تو یقیناً تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں تو خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور میں تو تم سے تبلیغ الہی پر کچھ مزدوری بھی نہیں مانگتا۔ میری اجرت تو میری ہی خدا کی کے پالنے والے (خدا) پر ہے تم کیا ہر ادنیٰ جگہ پر بیکار بیکار یا دگاویں بناتے پھرتے ہو اور بڑے بڑے محل تعمیر کرتے ہو گو یا تم ہمیشہ (میں) رہو گے اور جب تم (میں) ہاتھ ڈالتے ہو تو سرکشی سے ہاتھ ڈالتے ہو تو تم خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور اس سے ڈرو جس نے تمہاری ال چیزوں سے مدد کی جنہیں تم خوب جانتے ہو (چھانسنی) اس نے تمہارے چار پاؤں اور لڑکے بالوں اور باغوں اور چشموں سے مدد کی میں تو یقیناً تم پر ایک بڑے سخت روز کے عذاب سے ڈراتا ہوں۔ وہ لوگ کہنے لگے خواہ تم لعنت کرو یا نبیوت نہ کرو ہمارے واسطے (سب) برابر ہے یہ (ڈرا دانا) تو ہم اگلے دنوں کی عادت ہو مالا کہ ہم پر عذاب (دھیرہ) کیا نہیں جائے گا۔ غرض ان لوگوں نے ہڈو کو جھٹلایا تو ہم نے بھی ان کو ہلاک کر ڈالا۔ بے شک اس واقعے

میں یقیناً ایک بڑی عبرت ہو اور ان میں سے بیشترے ایمان لانے والے بھی نہ تھے: چوبیسویں پارے میں سورہ حکم السبعین کی تیرھویں آیت سے سو اٹالیسویں آیت تک مذکور یوں ہے:-

”میں (اگر اس پر بھی) یہ کفار منہ پھیریں تو (اے رسول) کہہ دو کہ میں تم کو ایسی بھی کرنے (کے عذاب) سے ڈراتا ہوں جیسی قوم عاد و ثمود کی عملی کی کہ وہ کہ جب ان کے پاس ان کے آگے سے اور پیچھے سے پیغمبر (میں) آئے کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو تو کہنے لگے کہ اگر ہمارا پروردگار چاہتا تو فرشتے نازل کرتا اور جو (باقی) دے کر تم لوگ بھیجے ہو ہم تو اسے نہیں مانتے۔ تو عاد ناحق زمین میں غرور کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم سے بڑھ کر قوت میں کون ہے کیا ان لوگوں نے اتنا بھی نہ غور کیا کہ خدا جس نے ان کو پیدا کیا ہے وہ ان کے قوت میں کہیں بڑھ گئے ہے۔ غرض وہ لوگ ہماری آیتوں سے انکار ہی کرتے رہے تو ہم نے بھی (ان کے) سختی کے دلوں میں ان پر بڑی زوروں کی آخری چٹائی بنا کر دنیا کی زندگی میں بھی ان کو رسوائی کے عذاب کا مزہ چکھا دی اور آخرت کا عذاب تو اور زیادہ رسوا کرنے والا ہو گا ہی اور (پھر) ان کو کہیں سے مرد نہ لے گی۔“ چوبیسویں پارے میں سورہ الاحقاف کی اکیسویں آیت سے چوبیسویں آیت یہ قصہ یوں مذکور ہے:-

۱۲ اور (اے رسول) تم عاد کے بھائی (ہڈو) کو یاد کرو جب انہوں نے اپنی قوم کو (سرزمین) احقاف میں ڈرایا اور ان کے پہلے اور ان کے بعد بھی بہت سے ڈرانے والے پیغمبر گزر چکے تھے (اور ہڈو نے اپنی قوم سے کہا) کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔

کیونکہ تمہارے بارے میں ایک بڑے سخت دن کے
 عذاب سے ڈرتا ہوں وہ بولے کیا تم ہمارے پاس
 اس لیے آئے ہو کہ ہم کو ہمارے مہبودوں سے بھید
 اگر تم سچے ہو تو جس عذاب کی تم ہمیں دہکی دیتے ہو
 اُسے آؤ۔ ہوڈنے کہا (اس کا) علم تو بس خدا کے
 پاس جو احد میں جو احکام دے کے) بھیجا گیا ہوں
 وہ تمہیں پہنچائے دیتا ہوں مگر تم کو دیکھا ہوں کہ تم
 مبالغہ لوگ ہو۔ توحیب ان لوگوں نے اس (عذاب)
 کو دیکھا کہ بادل کی طرح ان کے میدانوں کی طرف
 اٹھا آ رہا ہو تو کہنے لگے یہ بادل ہو جو ہم پر برس
 کر رہے گا (نہیں) بلکہ یہ وہ عذاب ہو جس کی
 تم جلدی بھا رہے تھے (یہ) وہ آخری ہو جس میں
 دردناک عذاب بھرا ہو جو اپنے پردہ کار کے
 حکم سے ہر چیز کو تباہ و برباد کر دے گی تو وہ ایسے
 (تباہ) ہوئے کہ ان کے گھرؤں کے سوا کچھ نظر ہی
 نہیں آتا تھا۔ ہم کہہ گار لوگوں کو یوں ہی سزا
 دیا کرتے ہیں۔ اور ہم نے ان کو ایسے کاموں
 میں مقدر کر دیے تھے جن میں تمہیں (کچھ بھی) مقدمہ
 نہیں دیا اور انہیں کان اور آنکھ اور دل و لب
 کچھ دیے تھے) تو چونکہ وہ لوگ خدا کی آیتوں سے
 انکار کرنے لگے تو نہ ان کے کان ہی کچھ کام آئے
 اور نہ ان کی آنکھیں اور نہ ان کے دل اور جس
 (عذاب) کی یہ لوگ سہی اڑا یا کرتے تھے اس
 نے ان کو ہر طرف سے گھیر لیا: ستائیسویں پار
 میں سورہ الذاریت کی چالیسویں آیت میں ہے۔
 اور عاد کی قوم (کے حال) میں بھی خانی
 ہے جب ہم نے ان پر ایک بے برکت آخری (رج)
 حقیقہ چلائی کہ جس چیز پر چلتی اس کو بوسیدہ
 ہڈی کی طرح ریزہ ریزہ کیے بغیر نہ چھوڑتی تھی۔

تائیسویں پارے میں سورہ النجم کی کچھ آیتیں

ادبیہ کہ اسی نے پہلے (قوم) عاد کو ہلاک کیا۔
تاکیسوی پارے میں سورہ القمر کی اٹھارہ
آیت سے اکیسویں آیت تک پڑھو :-

۱۱ عذاب کی قوم نے (انچے پیئر کو) چھلایا
تو (ان کو) میرا عذاب اور ڈرانا کیا تھا۔ ان
پر ہم نے بہت سخت سختوں دن میں چڑے زناٹے
کی آندھی چلائی جو لوگوں کو (اسی جگہ سے) اس
طرح اکھاڑ پھینکتی تھی گویا وہ اکھڑی ہوئی کھجور
کے تھے ہیں تو (ان کو) میرا عذاب اور ڈرانا
کیا تھا: انتہیوں پارے میں سورہ الحاقہ
کی پہلی آیت سے آٹھویں آیت تک یوں ہے:-

”کچھ بچے ہونے والی (قیامت) وہ کچھ بچے
ہونے والی کیہ چیز بھی درتھیں کیا معلوم کہ وہ
کچھ بچے ہونے والی کیا ہے (وہی) کچھ کھڑے
والی (جس) کو عار دینے والے جھٹلا یا عرض کرے
تو عجبھاڑ سے ہلاک کر دیے گئے۔ وہ عار
تو وہ بہت شدید تیز آندھی سے چاک کر دیے
گئے۔ خدا نے سات رات اور آٹھ دن لگا کر
ان پر چلا یا تو لوگوں کو اس طرح ڈھکے (مرے)
پڑے دیکھا کہ گویا وہ کھجوروں کے کھوکھلے تنے
ہیں تو کیا ان میں سے کسی کو بھی بچا کچھا دیکھا ہے؟“
(کلام اللہ ترجمہ فرمان علی اعلیٰ السلام)

کہلاتی ہے۔ جیسا کہ مولانا سید فرمان علی صاحب تہجد
مرحوم تغیر میں لکھتے ہیں۔ عاداتی حضرت ہود
کی قوم تھی جو آذھی سے ہلاک ہوئی اور عاداتانیہ
عادات ارم کہلاتے ہیں جن کا ذکر سورہ الفجر
میں ہے۔

عادی کے دو بیٹے تھے شدید و مستداد اور
دونوں بادشاہ تھے۔ جب مصر پر گیا تو سب
ملکوں کا بادشاہ مستادی قرار پایا اور اس
نے اتنی ترقی کی کہ تمام دنیا کا بادشاہ ہو گیا اور
چار سو بادشاہ اس کے ماتحت و خراج گزار تھے
آخر اس نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ اس وقت کے

پہلی جگہ جب اسکی ہدایت کو آئے تو اس نے کہا ایلا اللہ کا نام نہ سونو
 لہذا اچھے بہشتیہ بنجا اسنے پوچھا بہشت میں کیا کوئی چیز اسکی کیفیت
 بیان کی تو اس نے کہا ایسا میں خود بنا سکتا ہوں
 عرض اس نے ایک معتدل آب و ہوا کی زمین تجویز
 کر کے بہشت بنوانا شروع کیا ایک لاکھ مزدور
 اس میں کام کرتے تھے اور تمام بادشاہان
 دنیا کے پاس جو کچھ جو اہرات سونا چاندی تھی سب
 سنگرائی اور سو برس میں وہ باغ تیار ہوا تو
 اس کا نام اپنے دادا کے نام پر ارم رکھا اس
 باغ کی دیواریں سونے چاندی کی اینٹوں کی
 تھیں اس کے شگافوں میں موتی یا قوت اور
 ہرے تھے اس کی زمین خشک و غیر کی تھی اس
 میں ایک ہزار محل تھے اس کے گرد اگر دہزار
 بالا خانے ہزار ایوان تھے ہر مکان کے سامنے
 ایک درخت تھا جس کی ڈالیں سونے کی
 پتے زبرجد کے ، خوشے موتیوں کے تھے۔ عرض
 جب یہ باغ ہر طرح تیار ہو گیا تو خداداد
 حشم و خدم اس کو دیکھنے چلا جب قریب

در دازے کے پہنچا تو ایک شدید چیخ کی آواز سنی اور دیکھا تو ایک خوفناک صورت نظر آئی پوچھنے پر معلوم ہوا کہ ملک الموت ہیں اور اس کی روح قبض کرنے آئے ہیں۔ اس نے کہا اتنی بہت دو کہ باغ کو دیکھ لوں۔ ملک الموت نے کہا اجازت نہیں غرض ایک پاؤں چوکھٹ کے اندر اور ایک باہر تھا کہ اس کی روح قبض ہوئی اور باغ اسی وقت لوگوں کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

عادات :- عادت کی جمع خصلتیں، عربی مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل :- وہی میں مونت ہو جیسے میرمدی تم میری عادات کو بھول گئے۔ ماہ مبارک رمضان میں کبھی مسجد کی تراویح ناغہ ہوئی ہو: (ممد خلیفہ) جب اطوار کے ساتھ مل کے یہ لفظ آتا ہو یعنی عادات اہلدار کہتے ہیں تو مذکر بولتے ہیں جیسے: دیکھنے کے قابل یہ امر ہے کہ ہونا اور جو ان نے اپنے..... عادات و اطوار..... سے ایسے ہی نقش باخراہ کے دل پر چھائے ہوئے گئے: (دربار اکبری) **عادات عظمیٰ :-** معنوم علیہ عظم، وہ بڑے سے بڑا عدد جو دو یا دو سے زیادہ عددوں کو پورا پورا تقسیم کر دے۔ عربی، مذکر، اصطلاح علم الحساب۔ **عادات :-** خور خصلت، عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

ندم شرم شہم سے لب اس کا خوگر
نہ تغافل سے ان آنکھوں کو لگی ستار
عادت میں یہ رنگ اگر چے گا
شرم و ذلت سے تو بچے گا
مرکز ہوتی ہے خصلت اس سے

متعلق ہوتی ہے عادت اس کے مرزا رسوا
عادت :- مشتق، خور خصلت، عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

یعنی میں ایک دم بھی ٹھہرا نہیں ہو دل
عادت اس آئینے کو جلائے وطن کی جو آئینہ
قول فیصل :- اس کی اردو جمع عادتیں اور عادات
ایک قبیح عادتوں پر
تبی غفلت سے میں منظر
عادت :- عیسیت، مزاج، عربی لفظ فصیح، رائج۔

عادت میں یہ رنگ اگر چے گا
شرم و ذلت سے تو بچے گا
عادت :- خاصہ، خاصیت، عربی، مؤنث، درنگ آصفیہ
قول فیصل :- دل لکھوان سنوں میں نہیں بولتے
فارسی میں اس کے ایک معنی ہیں رسم و آئین وہ بھی اردو میں رائج نہیں۔
عادت :- ایک چال چلن، طور طریقہ اردو فصیح، رائج
محل صفت :- یہ تھادی کون سی عادت ہو کہ بلا وجہ بچوں کو تاتے ہو۔

عادت :- کسی چیز کے سلسلہ استعال سے اس کی لت پڑ جانا۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج
محل صفت :- شراب کی قبیح عادت نے اس کو بہت کم عمری کے عالم میں موت کے گھاٹ اتار دیا۔
عادت :- عادت سے، معمول، بطور عادت۔ عربی، فصیح، رائج۔

محل صفت :- لیکن ہو کہ بھیر یا کو سفند وغیرہ کو نہ مار
گر عادت یہ بات کال ہو۔ (بحر الفصاحت ص ۹۹)
عادت پڑنا :- شراب عادت کی جگہ اچھی

عادت ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صفت :- نصوص کی عادت بدلی تو لوگوں کی عادات بھی اسی کے ساتھ بدل جاتی ہیں جیسے ڈرتے تھے وہ اب اس کا ادب ٹوٹا رکھتے، جن کو رحمت و نفرت تھی وہ اب اس کے ساتھ انس و محبت کرتے (ذوق النبوی)
عادت بگاڑنا :- (مستحق) عادت خراب کرنا
کسی ایسی چیز کا عادی بنانا جس کے نہ بننے پر تکلیف ہو
اردو صرف، فصیح، رائج۔

تقریر دے کے آپنے عادت بگاڑ دی
دل ناتوا نہیں کہ رہوں بے خطا کیے
محل صفت :- عادتوں کا درست رکھنا ضروری اگر تم کو حد نہ لے کر پا کر بھی دیے چوں لیکن تم کو اپنی عادت نہیں بگاڑنی چاہیے۔ (درآة العروس)
عادت بگڑنا :- (لازم) عادت خراب ہونا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صفت :- جب تک ریاستیں وہیں خوب عیش کیے خوب عادتیں بگڑیں اب ریاستیں ختم ہو گئیں تو وہ بگڑی ہوئی عادتیں قدم قدم پر تکلیف دیتی ہیں۔
عادت پڑنا :- خود ہو جانا، عادت میں داخل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اس شہقت کی کیوں پڑے عادت، ہاتھ
ہنیں اہل نفس کو درویشیت و سرانجام
جفا اٹھانے کی عادت پڑے تو کیوں نہ کر جائے
ستم سے گمراہ تے کہاں کہ جی بھر جائے
(مولانا سید سبط حسن صاحب قبلہ خاں کھنڈا)

قول فیصل :- اس کی تکمیلی صفت عادت پڑنا
نسبتہ زبانوں پر زیادہ ہو۔
جو در دگر دیر تک رہے گا

بگڑ کر نشانی ہو۔ (مرآۃ العارفین)
 عادت کرنا۔ کسی بات کا خوگر ہو جانا، شمار
 بنانا، اردو صرف، دہلی کی زبان۔
 کھینچا رائج و تعب کا دوستو عادت کر دے
 تب کسی آتش کے ہرے الفت کو دیر
 عادت میں داخل ہونا۔ کسی بات کی
 عادت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
 محل صفت۔ سلام کرنا بیری عادت میں داخل ہے
 کوئی بزرگ سامنے سے گزرے گا تو ہاتھ ضرور اٹھ
 جائے گا۔
 عادت نہ ہونا۔ خیر نہ ہونا۔ اردو صرف
 فصیح، رائج۔
 کہ نہ تھی ان کو ان کی کچھ حاجت رائج
 گوشت کے کھانے کی نہیں عادت (سکھتہ حکم)
 عادت نہ ہونا۔ کسی کام کو سلسلہ انجام دیتے دیتے
 اس کا خوگر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
 ان سب سے بچے شاید نہ بھیک ہو عادت
 شیطان مجسم میں لا حول و لا قوت معنی
 قول فصیل۔ اس کی نیکی صورت عادت ہونا
 بھی رائج و مستعمل ہو۔
 اب اگر تحقیق ہوتی ہو تو گھبراتا ہوں میں
 درد دل اتنے دنوں سے ہو کہ عادت ہوئی تھی
 عادت ہونا۔ کسی اسم یا فعل کے ساتھ (خوہنا
 اردو صرف، فصیح، رائج۔
 عادت نہیں بگڑنے کی عادت نہیں بنانے کی مالم
 قول فصیل۔ ان کو یا کہیں کے بجائے ان میں
 یا کسی اسم کے ساتھ میں کا اضافہ کر کے بھی پڑے ہیں۔
 مارتا ہے جس کو کہ دیتا ہے کام اس کا تمام
 نیم جان رکھنے کی عادت ہے قاتل میں نہیں دند

عادت دینا، خو ملا کرنا۔ اردو صرف
 قلیل الاستعمال۔
 دیکھ تو اس حکیم کی قدرت رائج
 جس نے میران کو یہ دی عادت (راجہ ظفر)
 عادت ڈالنا۔ عادت میں داخل کرنا۔ اردو
 صرف، فصیح، رائج۔
 رہے ہیں اصل میں برسوں ہم اس کو دھوکہ دے رہے ہیں
 عدا رہنے کی عادت شکوں سے ہم نے ڈالی ہے
 (ایسر منیالی)
 عادت رکھنا۔ عادی ہونا۔ اردو صرف
 قلیل الاستعمال۔
 عادت ہی نہیں رکھتے ہم سب وقاحت کی
 افلاس کی شدت سے یہ جو وقاحت کی معنی
 عادت سے مجبور ہونا۔ بنیر دخل دیے نہ رہا
 جانا، انسان جس کے عادی ہو بغیر اس کے چارہ
 نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
 محل صفت۔ لاکھ روکو کو کو مژدہ ہر بات میں لیس
 ضرور کیونکہ وہ اپنی عادت سے مجبور ہیں۔
 کام لیں کس طرح سروت سے
 ہیں وہ مجبور اپنی عادت سے انور
 عادت طبیعت ثانیہ۔ آدمی کی
 عادت اس کی دوسری طبیعت بن جاتی ہے
 اردو مقولہ، فصیح، رائج۔
 قول فصیل۔ یہ مقولہ عربی کے اس مقولے
 کا ترجمہ ہو۔ الْعَادَةُ كَالطَّبِيعَةِ الثَّانِيَةِ
 عادت کا بگڑا ہونا۔ عادت کی خرابی۔ اردو
 صرف، فصیح، رائج۔
 محل صرف۔ آپ اٹھ کر پانی نہ چیا..... اعدا
 بن کر بیٹھے رہنا مناسب بات جو اد عادت کے

کر کے گناہ و عسوال پیدا
 پڑ جائے گی رفتہ رفتہ عادت
 بریکار ہو اس کی پھر شکایت معنی
 جس نے ہم سچا حال دل اک آ۔ بھر کر دے
 پڑ گئی ہر بات میں رونے کی عادت کیا کہیں
 دشوکت بگڑا میثا گرد آسیرا
 عادت چھڑانا۔ عادت ترک کرنا۔ اردو صرف
 فصیح، رائج۔
 محل صفت۔ اب دوسری شکلیں ہیں اول یہ کہ رگین ہتھوڑا
 اور سامنے کے خیالات گویا شعلہ کلام کے زبانون پر
 جڑے گئے ہیں۔ عادت چھڑانی چاہیے (آب حیات)
 عادت چھوڑنا۔ عادت کا ترک ہونا۔ اردو
 صرف، فصیح، رائج۔
 اب تیرے رات دن بھگو
 عادت آہ و نالہ چھوٹ گئی عزت بکھری
 عادت چھوڑنا۔ عادت ترک کرنا۔ اردو صرف
 فصیح، رائج۔
 وہ بولا میں نے چھوڑی عادت سے
 علاوہ اس کے جو جو مصیبت ہے (سراج المصابیح)
 عادت درست ہونا۔ عادت اچھی ہونا، خراب
 عادت کا اچھی عادت سے بدل جانا۔ اردو صرف
 فصیح، رائج۔
 محل صفت۔ اچھی صحبت میں بیٹھو تو عادت درست ہو۔
 دیکھا۔ اردو زبان کی پہلی کتاب
 قول فصیل۔ بعضہ جمع عادتوں کا درست ہو جانا
 بھی فصیح و رائج ہے۔ جیسے۔ عاد کے گھر رہ کر نصیر کی
 عادتوں کا خود بخود درست ہو جانا عمدہ مثال جو اس
 کی کہ صحبت سے بڑھ کر تعلیم کا کوئی اچھا طریقہ نہیں
 (توبۃ النصوح)

عادل: عالم کی ضد، صفت، انصاف کرنے والا۔ عربی صفت، فصیح، راجح۔

سرد عادل کی جانب فوج سے آیا جو تیرہ توڑنے کو صبر کے جوہر تر از دہک یا تشق عادل: ناسق کی ضد جس کی گواہی شرعی میں معتبر ہو۔ عربی صفت، فصیح، راجح۔

تحمل صرف: شہ ناز کو عادل ہوا ضروری ہے۔

قول فیصل: اردو میں کائنات میں بھی دیکھو جیسے شاہین عالمین عادی: جو گر، وہ شخص جسے کسی امر کی عادت پڑ گئی ہو۔ اردو صفت، فصیح، راجح۔

عادی: عادی ہیں کسی وقت طہارت کے نازی انہماک پسندیدہ افعال کے تم ہو عادی بنو ہر وہ ان منکرات کے بادی عزت و کھنوی قول فیصل: یہ لفظ عربی لغات میں نہیں ہے نہ تہائی فارسی دانوں نے بنالیا ہے فارسی میں تہائی نے معنی اس چیز کے جس کی عادت پڑ گئی ہو استعمال کیا۔

خادم اذی معنی غافل کہ اس سخن عادی میرست عمار: رنگ، حیرت، شرم، دشنام خبیث عربی، ہونٹ، فصیح، راجح۔

بات کب ناگوار اٹھتی ہے داغ سے کس کی عمار اٹھتی ہو قول فیصل: خزانے نہ گریں استعمال کیا ہے۔

جیل کیا ہی بہت ہے تھا علاج سے عمار کراہنے کی صدا اب تو درجہ لگی جھکی نظری عمار اٹھنا: گالی کی برداشت ہونا، کلام سخت کی برداشت ہونا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

بات کب ناگوار اٹھتی ہے داغ سے کس کی عمار اٹھتی ہے عمار آنا: شرم آنا، راج آنا۔ اردو صرف،

فصیح، راجح۔

عصب جو اس ستم گر پر دل امید دار آئے کرم سے جس کو نفرت ہو دفاع سے جس کو عالا عار آتی ہی نہیں اب زہر بھی دیتے ہو پیلے دیتے تھے بنا کر پاں خستے بولتے عار رکھنا: پرہیز رکھنا، نفرت کرنا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

جو ہیں اشخاص نیک اور ابرار حب دنیا سے رکھتے ہیں وہ عار رکھنا: حیب رکھنا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

منفس جو مرے شرک، ہم عار رکھتے ہیں سین کا اٹھانا تک اک بار رکھتے ہیں محل صرا: اپنے ہاتھوں سے کام کرنا آدمی عار نہ سمجھے۔

عاری لینا: بذاتی لینا، بدت ملامت بنانا، زلت و خوار کا ساز اور بنانا، اردو صرف، قلیل استعمال۔

برائے شوکت دنیا نہ لیجو عار دیں نہ اچھو کھجیو شوکت المقرب کو بہتر ہی شوکت عارض: دیکھو (سوم) رنساہ۔ گال عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہم کشتہ میلاب ہیں ہم صودت سیلاب ہیں اک دیدہ پر آب میں آئیں عارض پر دیا کھنوی میں اس صباحت کو کیا قباؤں موند صبح بہشت کا ہو خدا کی قدرت ہی تیرا عارض پھر اس کو جو کچھ ہوگا ہی دشاہ عظیم آبادی

قول فیصل: صاحب لطائف نے اس معنی میں بفتح سوم لکھا ہے جو زبانوں پر نہیں ہے۔ عارض: پیش آنے والا، لاحق ہونے والا۔

عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

شک و دل میں کبھی نہ ہوگا عارضی داناؤں سے ہوگا وہ عارضی

قول فیصل: عارض عارض ہونا، مرض عارض ہونا دھیرہ صورتوں سے بولتے ہیں جیسے عورت کو جب وہ زہ عارض ہوتا ہو تو بہت کامزہ آجاتا ہے۔

عارض: فوج کی سوجھ بوجھ لینے والا، سپہ سالار، بخشی فوج، عربی۔ (فرنگ آفسیہ) قول فیصل: کھنوی میں ستم نہیں۔

عارض کرنا: عاری کرنا، لاحق کرنا، اردو صرف قلیل استعمال

بس اسی طور سے خدا کے کرم آفت تازہ و بلائے لیٹم عارض جسم و مال کرنا ہی (سراہ لغت) خیریت پر مائل کرتا ہے

عارضہ: دیکھو (سوم) بیماری، مرض، عربی مذکر، فصیح، راجح۔

کرے ادھر کو سرایت نہ عارضہ دل کا بہت قریب جگر سے ہی فاصلہ دل کا قول فیصل: اس کی اردو جمع عارضے اور اپنے اصل پر عارضوں ہے۔

انہیں کہہ سکتے عارضے نقل، نسخہ نہیں ہو سکتا پٹنے سے بھی غفل و طبع لغت عارضہ لاحق ہونا: مرض گناہ بیماری ہونا، اردو صرف، فصیح، راجح۔

لاحق ہوا عارضہ تپ کا بھی بھلے کو تم دہتے نہ کوڑا کے بغیر اپنے گلے کو غلیظ عارض ہونا: منہ ہر ہونا، پیش آنا، نمودار ہونا پیدا ہونا، لاحق ہونا۔ اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

عمل شدہ۔ بگیم کو جب دروازہ عارض ہوتا ہے پھلی کی طرح تڑپتی ہیں۔

جو حاکم سے یوں کسی نے کہا

عارض ال وقت نہ ہو جو بلا

کون اس سے خاد برپا ہو

کیا ضرر اس سے آدمی کا ہو درجہ فخر

عارضی شدہ عربی، ایسے شدید۔ (حق ہونے والا)

اصل کے برعکس، حق، نقل (دور لغات)

قول فیصل۔ اہل کتب و معانی میں نہیں ہوتے۔

عارضی شدہ۔ چند دروازہ، اتفاقاً، مستعار، وقتی، غیر مستقل۔ عربی لفظ، فصیح، راسخ۔

کاکوں سے عارضی اس کا شباب آیا نظر

گھر گھر دل سے من رخ پار کا بایا نظر

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہو۔ جیسے

۔ دہ کیا شستہ درختہ و معناد (شرک) ہو۔ اگر معناد

عارضی تا بان سے خال دیکھتے تو ادا ہو۔ وہ عارضی ہو

اس کو قیام ہو۔ (دخانہ صحت)

عارضی میں مبتلا ہونا۔ بیاہ ہونا۔ اردو صفت

فصیح، راسخ۔

نئی جوش خوں کے عارضی میں مبتلا شفق

نقاد صبح آیا لیے شستہ و طبع و جبر

عارف۔ دانت، جاننے والا، پچاننے والا۔

عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان

تو ان دونوں کے رتبے سے جو عارف

مری تقریر کی تہ سے بکھر دانت

عارف۔ صاحب معرفت، خدا شناس، عربی، مذکور

فصیح، راسخ۔

اسانہ بھی وہ عارف جو اپنے دیکھتے تھے

غرض کہ اوردہ تھی جن کی معرفت کے سوا تعلیم

قول فیصل۔ اس کی عربی جمع عارفین و عارفانہ

فارسی جمع عارفان اور اردو جمع عارفوں سے ملتی ہے۔

لگائے دل عارفان جابے خشت

ہوئی حوت تحریر میں سرخشت بنیظر وادش

پوچھا کہ عارفوں سے جو ہم نے مکان یاد

آنکھوں کو بند کر کے ہو دل کا تپا دیا آتش

عارف۔ مشہور، شہیرہ گو، میر علی محمد خلف مہدی

حیدر صاحب طبع کسوی کا مخلص۔ آپ میر نصیر کے

حقیقی نواسے تھے۔ فنی اعتبار سے آپ ایک ذی

استعداد اور شاعری شاعر تھے فارسی پر کافی عبور تھا

درسیات میں اپنے زمانے کے مستند اہل علم و فاضل اور

خواجہ عزیز الدین کے شاگرد تھے۔ فنی تکمیل اپنے

ناما میر نصیر سے کی۔ آپ طبیب بھی تھے۔ مہربان کی

ایک ضخیم علمی کتاب موجود ہے۔ عارف مرحوم کی حیات

روایاں اور تین فرزند سید فخر حسین عرف بابا

خانی، سید محمد لدی صاحب لائق، سید یوسف حسین

صاحب شائق خداوند عالم نے عطا فرمائے۔ مرحوم

کے چوبیس مرثیے اور سلام و راجات تو کثرت

ہیں اور فریادیات کا دیوان بھی جو آپ کے فرزند

لائق صاحب کے پاس موجود ہے سنہ ۱۲۸۵ھ

اعداد و وفات ۱۳۲۵ھ کے قریب ۱۲۸۵ھ بروز پنجشنبہ

بوقت عصر کو جامعہ منظر قلب اخیان فرمایا اور مقبرہ

دین میں دفن ہوئے۔

عارفانہ۔ عارف سے منسوب، فارسی، صفت

فصیح، راسخ۔

چشمہ دور خسروانہ شکوہ

وحش اشعار فانی کلام

قول فیصل۔ کرنا کے ساتھ اس کو حرف کیا ہے۔

دیکھ کلام شاد کا شعر کا حاصل سمجھ

جاگ کے کرشمیں بسر کر کر عارفانہ کرشمہ

عارفانہ۔ عارف کی طرح، عارف کی نظر سے

فارسی صفت، فصیح، راسخ۔

تقی کو جو دیکھا عارفانہ

قادر کی زبان پر یہ ترانہ صنفی نگہری

عارف بالشر۔ خدا شناس، عربی، صفت

تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

محل صفت۔ یہ شخص جو دعویٰ صرف کرنا ہو اگر عارف

بالشر ہوتا تو اشتعال میں آگے دشمن سے جنگ نہ کرتا

اس لیے کہ جنگ جوئی مٹانی معرفت ہو۔ (انہار لادلو ترجمہ)

عارف کرنا۔ احترام کرنا، اقبال کرنا، عزیز کرنا

اردو صفت، فصیح، راسخ۔

تم نوکب آتے تھے لیکن موت بھی آتی نہیں

آپ کی آزر دلی سے ہم سے کب عارف کی نیم بولی

عارف ہونا، نفیس ہونا، پرہیز ہونا، اعزاز ہونا

اردو صفت، فصیح، راسخ۔

جنہوں سے عارفی ہم کو ہم سے عارفی ہیں تیر

عارفی۔ عارف، برہنہ، فانی، عربی، صفت، تعلیم

یافتہ طبقہ کی زبان۔

نظم کیا شر کے بھی رنگ عارفی رہی ہم

بوستان کھلا نہ ہوئی ختم گلستان تبک

(دفعہ) زیر قلم سے عارفی ہے۔

عارفی۔ عارف، عاجز، ناچار، دل پر فاش

اردو صفت، فصیح، راسخ۔

جو اس اثر ہوئے تھے جان سے بھی فانی

بندھی تھیں چکیاں کھنکھاتی تھیں عارفی تھے عشق

عارفی۔ سیدھی سادی شرح نقفے ہونے سے

فارسی، مؤنث، فصیح، راسخ۔

محل صفت۔ نقیر اس باب میں مقصود ہوا و فزون

کی دو بیٹیوں میں تافہ دالی کو ربائی نہ کیے گا نہ شرطی نہ تافہ نہ وزن نہ شریع تافہ موجود وزن مفتور۔ اگر اس میں ترجیح کی رعایت ضرور ہو۔ (عمود مذہبی) عاری آجانا: سنگ آجانا، ٹھک جانا عاری آجانا، دق ہو جانا۔ اور دصرت، شترک۔ محل صرف۔ ہم بھلتے بھلتے عاری آگئے اگر تم نہیں ملتے۔ (ایمیر اللغات) عاریت: اپنے ربحر سوم فتح چارم ادھار قرض، ستارہ مانگنے کی چیز عربی و فارسی قطع راجح۔

تبان سنگ دل سے عاریت سے کر سید کی باقم برائے اسلام اک سنگ اسود بھی لگا دیں گے مٹھوی حوالے فیصل۔ عربی میں بتشرید چارم مفتوح (عاریت) بھی ہے۔ صراح میں ہے کہ یہ لفظ عاری سے منسوب ہے۔ کیونکہ کوئی چیز کسی سے مانگنا موجب ننگ و عاری ہے۔ فارسی اور اردو میں بغیر تشدید مستقل ہے۔

عاریت: بڑا مصلاح فقہ میں عاریت یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کو اپنا مال دے کہ اس سے فائدہ اٹھاؤ اور مال کا مالک اس کے عوض میں کوئی چیز طلب بھی نہ کرے عربی، اصطلاح فقہ شیعہ۔ حوالہ فیصل۔ عاریت کے احکام یہ ہیں۔

(۱) عاریت دینے میں بیعہ کا پڑھنا ضروری نہیں ہے بلکہ مثلاً کوئی شخص کسی کو عاریت کے طور پر لباس دے اور لینے والا اسی نیت سے لے تو بھی عاریت درست ہوگی۔

(۲) غرضی مال کا عاریت دینا بھی صحیح ہوگا جب مال کا مالک اس پر مانتی ہو اسی طرح جو مال عاریت دینے والے کی ملکیت ہو مگر اس نے

مہ مال دوسرے کو استعمال کے لئے دے لکھا ہو مثلاً کسی کو کرایہ پر دے دیا ہو تو کرایہ پر دیئے ہوئے مال کو عاریتہ دنیا اسی وقت درست ہوگا جب کہ کرایہ دار عاریت دینے پر راضی ہو جائے۔ (۳) جس مال سے فائدہ اٹھانے کا حق کسی کو حاصل ہو مثلاً کرایہ پر اس مال کو لیا ہو تو کرایہ دار اپنے علاوہ دوسرے کو یہ مال عاریت دے سکتا ہے جب کہ عاریت لینے والا شخص قابل اعتماد ہو بشرطیکہ مال کے مالک نے کرایہ پر دیتے وقت یہ شرط نہ کی ہو کہ صرف کرایہ دار اسے استعمال کر سکتا ہے نہ اس شرط کی صورت میں دوسرے کو عاریتہ دنیا درست نہ ہوگا۔

(۴) دیوانہ یا بچہ اگر اپنے مال کو عاریت پر دے تو عاریت درست نہ ہوگی۔ البتہ اگر بچہ کا ولی بچہ کے مال کو عاریت پر دینے میں مصلح سمجھتا ہو اور بچہ دلی کے کہنے کے مطابق مالی کو عاریت لینے والے تک پہنچا دے تو کوئی حرج نہ ہوگا۔

(۵) اگر عاریت لینے والا عاریت والے مال کی حفاظت میں کوتاہی نہ کرے اور نہ اس سے فائدہ اٹھانے میں بے اعتدالی برتے اور اتفاقی مال ضائع ہو جائے تو عوض دینا واجب نہ ہوگا۔ البتہ اگر عاریت میں دیا جانے والا مال سونا یا چاندی ہو یا کسی بھی مالی کے عاریت دینے میں شرط کر لی گئی ہو کہ ضائع ہونے کی صورت میں عوض دینا ہوگا تو دونوں صورتوں میں عوض دینا ہوگا۔

(۶) اگر سونا یا چاندی عاریت دے اور لے ہو جائے کہ ضائع ہونے کی صورت میں عوض

نہ دنیا ہوگا تو ضائع ہونے کی صورت میں عوض دینا ضروری نہ ہوگا۔

(۷) اگر عاریت دینے والا مر جائے تو عاریت لینے والے کا فرض ہے کہ مال کو اس کے وارثوں کے حوالے کر دے۔

(۸) اگر عاریت دینے والا شرعاً اپنے مال پر تصرف کرنے کے قابل نہ رہے مثلاً دیوانہ ہو جائے تو عاریت لینے والے کا فرض ہے کہ مال کو دیوانہ کے ولی کے حوالہ کر دے۔

(۹) عاریت دینے والا ہر وقت اپنا مال پس لے سکتا ہے۔ اسی طرح عاریت لینے والا بھی ہر وقت مال واپس کر سکتا ہے۔

(۱۰) جس مال کا استعمال حرام ہو مثلاً سونے چاندی کے برتن۔ ایسے مال کو عاریت دینا باطل ہے۔

(۱۱) گو سفند کا عاریت دینا تاکہ اس کے دودھ اور ادل سے فائدہ حاصل کیا جائے یا نر جانور کا عاریت دینا تاکہ اس سے نسل حاصل کی جائے درست ہے۔

(۱۲) اگر عاریت لینے والا مال کو اس کے مالک یا مالک کے وکیل یا ولی کے حوالے کر دے اور اس کے بعد مال ضائع ہو جائے تو عاریت لینے والا عرض دینے کا ذمہ دار نہ ہوگا۔ البتہ اگر مالی کے مالک یا اس کے وکیل یا ولی کی اجازت کے بغیر مال کو ایسی جگہ لے جائے جہاں مال کا مالک غموٹا اس مال کو لے جاتا ہے مثلاً گھوڑا اس صطبل میں باندھ دے جسے مالک نے اس گھوڑے کے لئے بنایا تھا اور مالک اس جگہ ضائع ہو جائے یا کوئی مصلح کر دے

تو عوض دینا ہوگا۔

(۱۳) اگر ایسا مال عاریت میں دے جس کے استعمال میں اس کا پاک ہونا ضروری ہو اور وہ چیز نجس ہو مثلاً کھانے کے لیے برتن دے تو ہے عاریت سے اس کو اس نجس ہونا تھا دے۔

(۱۴) عاریت لینے والے کے لئے جائز نہیں ہے کہ عاریت لینے والے مال کو دوسرے کو گراہیہ پر دے یا کسی دوسرے کو عاریت میں دے۔

(۱۵) اگر عاریت لینے والا مالک کی مرضی سے دوسرے کو وہ مال عاریت دے اور پہلا شخص جس نے عاریت میں اس مال کو لیا تھا مر جائے یا دیوانہ ہو جائے تو دوسرے شخص کا عاریت لینا باطل نہ ہوگا۔

(۱۶) اگر کسی نے غصبی مال عاریت میں دیا اور عاریت لینے والے کو اس کا غصبی ہونا معلوم ہو جائے تو وہ مال اس کے مالک کو واپس کرے گا عاریت دینے والے کو واپس نہ کرے گا۔

(۱۷) اگر عاریت لینے والا جائز تھا کہ مال غصبی ہے اور اسے عاریت میں لے کر اس سے منکر اور اٹھائے اور مال اس کے پاس خالص ہو جائے تو مال کا مالک عاریت لینے والے اور عاریت دینے والے (غاصب) دونوں سے اصل مال اور اس کے ناکل کے عوض کا مطالبہ کر سکتا ہے اور اگر مالک عاریت لینے والے سے عوض لے لے تو عاریت لینے والا عاریت دینے والے سے کسی مطالبہ کا حق دار نہ ہوگا۔

(۱۸) اگر عاریت لینے والا نہ جائز تھا کہ مال غصبی ہو اور مال عاریت لینے والے کے پاس خالص ہو جائے اور مال کا مالک اس سے عوض لے لے تو جو کچھ وہ صاحب مال کو دے اسے عاریت دینے والے سے لے سکتا ہو۔ البتہ اگر عاریت دیا جانے

والا مال سونا یا چاندی ہو یا عاریت دینے میں شرط ہو یا لگائی ہو کہ خالص ہونے کی صورت میں عوض دینا ہوگا ایسی صورت میں عاریت لینے والا مال کے مالک کو جو کچھ دے گا عاریت دینے والے سے اس کے عوض کچھ پانے کا حق دار نہ ہوگا۔

عاریت لینا ۱۔ قرض کے طور پر لینا، مستعار لینا اور دوسرے، نصیح، راسخ۔

۱۔ مالک کو زبان بڑی تھج سے عاریت دے دینے کے آج تھج سے داستان غروب آفتاب عاریت (یا) عاریتہ ۱۔ بطور قرض، بطوری مدت کے لیے۔ عربی لفظ، نصیح، راسخ۔

محل جہاں۔ تھج کو یہ کتاب عاریتہ دے دیکھئے پڑھ کے آج ہی کے روز واپس کر دوں گا۔

قول فیصل۔ اس کا صرف لینا، دنیا کے ساتھ ہو۔

عاریت نامہ ۱۔ اقترا نامہ، جہاں ہوتی چیز کے واپس کرنے کے واسطے لکھا یا جاسے۔ مذکور ذوالفوائد

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

عاریتی ۱۔ مستعار، مانگا ہوا، عارضی، چند روزہ اور وصفت، تفسیل الاستعمال

تخلیج نہیں رہی عاریتی کا آتش داغ اپنا ہی جو شمع و چراغ چاہیں

دنیا ہے فقط سر کے فانی۔

یہ عاریتی ہے نہ ملک کافی اختر (شاہ ادبی)

آلودہ گرد مستی کو جاسے کو جسم کے

ہر شیارہ یہ عاریتی ہو لباس پاس

عاری ہونا ۱۔ عاجز ہونا، اور دوسرے، تعلیم یافتہ

طبیعی کی زبان۔

محل جہاں ۱۔ ناخدا کی عقل عاری ہے۔ باد کاغذ کی گرم بازواری ہو۔

عاریم ۱۔ قصد کرنے والا، ارادہ کرنے والا، عربی صفت، مذکور، نصیح، راسخ۔

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہو۔

عاریم کوئے گل عسدار ہوئے

جا کے اس خرچ سے دوچار ہوئے رقتا رسا

فرعونوں سے آج ہو عازم مصاف کا

دارت جناب مرستی دریا شکان کا عشق

عاشق ۱۔ (بکسر سوم) دسواں، شادی میں حصہ عربی صفت، تعلیم یافتہ، طبیعی کی زبان۔

عاشق ۱۔ (بکسر سوم) بہت دوست رکھنے والا

چلنے والا، عشق کرنے والا، شیفہ، عربی، مذکور نصیح، راسخ۔

وہ تو سویا کیے دیکھا کیے ہم حسن ان کا

کام کرتی رہی عاشق کی نظر ساری رات لطافت

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہو

عاشق بھی تھارا ہوں رخسار لہجہ ہوں میں

دودھ سے ہیں دونوں میں تھیں جس کا بغیر ہو بچہ

عاشق گیسوئے رسا ہو گئے

صفت گرفتار بلا ہو گئے

اس کی عربی جمع حشاق و عاشقین، نادسی جمع

عاشقان اور ارادہ جمع عاشقوں ہو۔

حشر کو افسوس کہہ دے رکھ ہم کو نہیں

عاشق ۱۔ (بکسر سوم) کیا کریں جا کر جناب میں عاشقان رسد

کبھی مذکور عاشقوں کا قتل ہوئے کو

ہیں بھی یا دیکھنا ہم بھی تم کو پیار کیون

عاشق ۱۔ (بکسر سوم) پسہ کرنے والا، دل سے قافی عربی

نصیح، راسخ۔

جب تک ہمارے قافی سے رہتا ہے مست تو

عاشق ہیں میرا ہم تو ہے عقل و ہوش کے

عاشق ہے عبت ای میں فرق عادت کال

(نورالصفات)

قول فیصل - اردو میں ترنا عاشق نہیں عاشق اپنی عاشق رب دگر ترکیبوں سے ہوتے ہیں۔

عاشق ہے اسے نکر سہ پروا غافل و مدہوش دین دنیا سے بے خبر اردو صفت مذکر (فرنگی صنف)

قول فیصل - ان کو دواں معنی میں نہیں ہوتے۔

عاشق ہے وہ پرزہ جو گندہ کی طرح غلطیوں ڈالا جاتا ہو۔ مٹی کی گندہ کی طرح کادہ پرزہ جو اس کے حلقے میں ڈالا جائے۔ بیٹی کا تر اردو مذکر (فرنگی صنف)

قول فیصل - اکٹو میں رائج نہیں۔

عاشق ہے مہر قناری عرف مرزا چھو بیگ غلط مرزا اچھو بیگ کا ٹکس۔ مولوی مصطفیٰ خاں صاحب بطبع مسطوری کے دادا تھے اور نواب منیر علی خاں نسیم دہلوی کے ارشد تلامذہ میں تھے۔ شہدادت و اخبار

اردو سچ کے نامی اور قابل نامہ نگار بھی تھے مرزا نظام الدین درگانی کا بھی ٹکس تھا جو شاہ عام شانی کہتے تھے۔ سارا بھی جاتے تھے۔

عاشق ہے سید ذاب میرزا ابن میر محمد میرزا انس شاگرد تاج کا ٹکس۔ محمد میرزا انس کے پانچ بیٹوں میں سے چوتھے بیٹے تھے ان کے سب سے بڑے بھائی میر عشق اور ان سے چھوٹے سید احمد میرزا عابر، ان سے چھوٹے عشق عشق سے چھوٹے یہ تھے ان سے چھوٹے ایک اور بھائی تھے جن کا تمبر ٹکس تھا۔ انس مرحوم نے اپنے ایک شعر میں پانچوں بیٹوں کا ذکر کیا ہے۔

عشق عشق و عاشق، صبر و صبر

یہ پانچوں تین عسل نام بتاتے ہیں

عاشق غریب کہتے تھے اور مذکورہ بالا شعر سے ظاہر ہوتا ہے کہ مزاحی بھی کرتے تھے۔ ان کا کلام محفوظ نہ

وہ سکا اس لئے یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکا کہ کن کن اسات سخن ہیں انھوں نے طبع آزمائی کی تھی جو ان کے زمانے میں کرنا پسلی چلے گئے۔ وہیں انتقال فرمایا۔ شادی نہیں ہو سکی۔

عاشقانہ ہے عشق امیر۔ عاشق کے مطلب کا عاشقوں کا سا۔ بیگ عاشقانہ طرزہ فارسی صفت فصیح، رائج۔

عاشقانہ ہے عشق کے معنوں کا فارسی صفت فصیح، رائج۔

یوں وحی حمد سے نہ دے داد تو نہ دے۔ آتش عزوں یہ تو نے کہی عاشقانہ کیا آتش عاشق تن ہے عاشق مزاج عربی فارسی الفاظ صفت، متردک

قول فیصل - تیسرے عاشق تن کیا کہتے ہیں راجہ ہزاروی۔ میرے قدم، چوتھے محب عشق بازو دلوں طبع بولے۔

دیکھنا نہیں ہے یا سکھ پالی جو۔ عاشق زار ہے عاشق غم گیس، حسرتہ مال عاشق بہت زیادہ عاشق۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

یہ خود عاشق زار ہوگی مری لغتینا گرفتار ہوگی مری (شاہ اردو)

عاشق مزاج، حسن پرست، ہر حسین کو دیکھ کے اس پر عاشق ہو جانے والا عربی الفاظ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

جب دور چرخ اہل مصیبت سے باج لے کیا نام عشق پھر کوئی عاشق مزاج لے

کیا کوہوں اسے دل خود میں دہو خند عاشق مزاج، پاک طبیعت، وفا پسند عشق عاشق مزاجی، حسن پرستی، فارسی ترکیب

دشت، فصیح، رائج۔ محل صبر۔ ان تم بھی کیا آری ہو میں حسین کو دیکھا مرے۔ بھادی یہ عاشق مزاجی لکھیں کہیں کا نہ رکھے گی۔

عاشق و معشوق ہے جیب و محبوب، باہم ایک دوسرے کے بہت گہرے دوست فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

وجہ عاشق و معشوق ہیں زمانے میں یہ ناز کرنے میں کیا وہ ناز اٹھانے میں عشق عاشق و معشوق ہے غافل و غفل و فرنگی صنف قول فیصل - اہل گندہ ان معنوں میں نہیں بولتے۔

عاشق و معشوق ہے لازم و غلزم (فرنگی صنف) قول فیصل - اہل گندہ نہیں بولتے۔

عاشق و معشوق ہے مٹی کے وہ دلوں پر کہ جن سے کمر کھاتی ہو۔ ٹپکے کا کہک، حلقہ اور گندہ بیٹی کی زرا دین، اردو، متردک۔

عم فراق کے مادے ہوئے ہیں جن پرست وصال عاشق و معشوق ہو تو ڈاؤن میں دھو گھوڑی عاشق و معشوق ہے مدخلت و گنگے گینگے جو ایک انگوٹھی میں ہوں - اردو، متردک۔

عاشق ہونا، کسی کو بہت زیادہ جاننا، فریفتہ ہونا، والد و خیرا ہونا۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

شغیق دیکھ لیا جس نے وہ ہوا عاشق، نغمہ جہ نغمہ فریب جو تصویر میرے دلبر کی شغیق اس بت پر گر خدا بھی ہو عاشق توڑ لکے

یہ چہ جانتا ہوں کہ وہ پاک باز ہے عاشقی، عاشق سے منسوب بہت ہر لفظی عشق، چاہت، فارسی، دوش، فصیح، رائج

چرتے ہیں تیر خوار کوئی پوچھتا نہیں

عاطفت وغیرہ ترکیبوں کے ساتھ نسبت زیادہ رائج ہے۔

عاطل :- دیکر سوم، بیکار، ناکارہ کی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال قول فیصل - رہنا اور ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہو۔

رہنے اٹھائے جوت سب عاطل رہنا، عمل اٹھانے کے ہوتے ہیں باطل و سراج نظم، حق جو مال باپ کے ہوں باطل ہوں، دونا اٹھکتیں ہیں جو اس میں عاطل ہیں۔

عافی :- عفو کرنے والا، قصور سحاف کرنے والا، گناہ بخشنے والا، عربی، صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

عافیت مانگتا ہے عافی سے ناسخ، صحتیں مانگتا ہے شافی سے (سراج نظم)

عافیت :- دیکر سوم، فتح چارم، امن، تندہ، امن، خیریت سکون و اطمینان، سلامتی، آرام، عسری، موت، فصیح، رائج۔

آسائش، جاں حفاظت، مال، ہر قسم کی عافیت، ہر حال، صحتی

ہوائے عافیت میں پرچم، اعتبار، عزت، ترقی ہونے کی طرح وہ دن خدا کے کھوی قول فیصل - ترکیب کے ساتھ عافیت نصیب یعنی وہ شخص جو سلامتی اور امن میں ہو۔

گیوش بلبلوں نے کیا مشہد عزیز، یہ عافیت نصیب شہید گماہ ہے، عزیز

اس کے ایک معنی ٹکی اور بھائی ہیں، نور اللغات، صاحب فرخنگ، آصفیہ نے لکھے ہیں۔

عافیت پانا :- آرام پانا، امن پانا، محفوظ رہنا، اردو صرف، قلیل الاستعمال

یہ یہ رکھائے سخت میں مکت رکھتی ہیں وہ صلاست طاقت پتے بچنے سے عافیت پائیں نہ وہ پر مردہ ہونے کھلائیں (سراج نظم)

عافیت تنگ کرنا :- آسائش میں خلل ڈالنا، عیش تلخ کرنا، کسی کے عیش آرام میں خلل انداز ہونا، چین سے بیٹھنے نہ دینا، اردو صرف، قلیل الاستعمال

محفل صرف - تم نے تو عافیت تنگ کر دی ہے۔ (نور اللغات)

عافیت چاہنا :- خیریت چاہنا، سلامتی چاہنا، آرام چاہنا، اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محفل صرف - تم جس کو اپنا دوست سمجھتے ہو وہ بہت پر عاشق ہو اگر اپنی عافیت چاہتے ہو تو اس کو لٹا چھوڑ دو **عافیت تنگ ہونا** :- زچ ہونا، تنگ ہونا، اردو صرف، قلیل الاستعمال

عافیت مانگنا :- سلامتی کی دعا مانگنا، خیریت سے رہنے کی دعا کرنا، آرام طلب کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

عافیت مانگتا ہے عافی سے ناسخ، صحتیں مانگتا ہے شافی سے (سراج نظم)

عاق، سا فرمان، سرکش، والدین کے خلاف ماں باپ کا حکم نہ ماننے والا، عربی، صفت فصیح، رائج۔

محفل صرف - مخدوم الملک نے ایک رسالہ لکھا کہ شیخ عبداللہ نے حضرت خاں شہزادہ کو پتھر

صاحب کے براکھنے کی ہمت لگا کر احد منبر عیش کو رخصت کے الزام میں ناحق مار ڈالا احد اس کے پیچھے نماز بھی جاڑ نہیں کہ باپ نے ساق کیا ہوا ہے۔ (درد بار اکبری ص ۱۵)

قول فیصل - زبانوں پر عاق پد کی ترکیب ہے جس کے معنی ہیں باپ کا عاق کیا ہوا کرنا اور ہونا نیز کیا جاتا کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسے "کیا ضرور ہے کہ جب میں پھر لڑکوں کی طرح مکتب میں پڑھوں تب ہی بیٹا کہادوں ورنہ فرزند ہی سے عاق کیا جاؤں۔ (توجہ الفتوح) **عاقبت** :- دیکر سوم، فتح چارم، غامت، انجام، نتیجہ، ہر چیز کا آخر، عربی، موت، فصیح، رائج۔

عاقول :- عرب میں ایک سرزمین کا نام عربی، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل - ذیل کے شروں سے اس کی وضاحت ہوتی ہو۔

جو تھا حادث اعور خمیر، روایت ہو اس سے بہت معتبر کہیں ایک منزل پہ پہنچے امام کہ عاقول اس سرزمین کا ہی نام دہاں بھی تھا میں ہمہ مرتضیٰ یہ سماں ہو آنکھوں کا دیکھا ہوا کہ اس دشت میں خشک تھا اک سحر فقط ساق باقی تھی بے برگہ بر یہاں نے رکھ دیا اس چہ ہاتھ عاقبت کے ہمراہ رحمت کے ساتھ ہوئیں اس سے فی الفور غمیں چل ہو اہنر جاتی رہی خسراں (سراج الفضا ص ۱۵)

عاقبت کا توشہ۔ عقیقہ۔ عربی لفظ فصیح و راسخ

یاں تو آرام سے گزرتی ہے

عاقبت کی خبر خدا جانے

عاقبت کا توشہ۔ آخر کار۔ بالآخر۔ عربی۔ مترادف

جو ہر وقت ہم پہنچتے زور میں

آمارا بھینس عاقبت گوریں (ملاح لفظ)

عاقبت فراہم کر کام اپنا کر گیا

آدمی جو دے کسی پیشے میں جرات چاہیے

عاقبت کا زمانہ آئندہ قیامت کا دن (زمر لفظ)

قول فصیل۔ قیامت کا دن عاقبت کے معنی ہر ماں کے

مگر زمانہ آئندہ میں کام کر اس لیے کہ زمانہ آئندہ کا

تعلق دنیا سے ہو۔

عاقبت اچھی ہونا۔ انجام بخیر ہونا۔ عقیقہ

درست ہونا۔ اردو صرف و فصیح و راسخ۔

اس سے ہو جائے عاقبت اچھی

جسم کو نفع دے دوا کر دی (ملاح لفظ)

عاقبتہ الامر۔ انجام کار۔ آخر کار۔ عربی۔

عاقبت (زمر لفظ)

قول فصیل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ عربی

یاں جگہ نہ تھی بول دیتا ہو۔

عاقبت اندیش۔ انجام پر نظر رکھنے والا۔

دعا اندیش۔ وہ شخص جو ہر کام کو خوب سوچ کر کرے

کرتا ہو۔ نتیجے پر نگاہ رکھ کر کام کر انجام دینے والا۔ عربی

فہم اللفظ۔ صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صفت۔ میان عبد الشران کے پیر عاقبت اندیش

درگ تھے۔ گھمایا کہ زمانے کا مزاج ان پر

کی سہارا نہیں رکھتا مگر حق لوگوں کی زبان پر کر دیا

معلوم ہوتا ہے۔ یا تو یہ باتیں چھوڑ دو یا حج کو چلے

جاؤ۔ (دراہد اکبری)

قول فصیل۔ اس کی منفی صورت عاقبت اندیش

بھی کہتے ہیں۔

دل عاقبت اندیش کچھ تجھے میں اثر بھی ہو

پس کی تسبیح کون اس میں ہوتا جو ہر جہاں

عاقبت اندیشی۔ انجام کو سوچنا۔ نتیجے پر نظر

رکھنا۔ سوچ کچھ کہ ہر کام کرنا۔ دودھ اندیشی نازک

ترکیب۔ سوٹ۔ تسلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صفت۔ جن کی نظر عاقبت اندیشی پر رہتی ہو وہ

سوچ کچھ کے قدم اٹھاتے ہیں۔

قول فصیل۔ اس کی منفی صورت عاقبت اندیشی

بھی راسخ ہے۔

عاقبت بخشوانا۔ خدا سے مغفرت کا طالب

ہونا۔ اردو صرف و فصیل الاستعمال۔

محل صفت۔ عاجز آدمی بڑھاپے میں باپ کی ہمت

نہیں پوچھتے تو عاقبت بخشوانے لگے۔ (نور اللغات)

قول فصیل۔ بخشوانا کی جگہ بخشنا بھی ہو۔

جب نہ جیتے ہی مرے کام آئے گی

کیا یہ دنیا عاقبت بخشانے لگی

عاقبت بخیر ہونا۔ انجام اچھا ہونا عقیقہ

درست ہونا۔ اردو صرف و فصیح و راسخ۔

محل صفت۔ دنیا میں تو خیر جن صورت سے گزرنا

منی گزری۔ اب خدا سے دعا کیجئے کہ عاقبت بخیر ہو

عاقبت بگاڑنا۔ عقیقہ خراب کرنا۔ اپنی

آخرت کو برباد کرنا۔ خدا کی نافرمانی کر کے عذاب

کا سزا بننا۔ اردو صرف و فصیح و راسخ۔

محل صفت۔ باپ کو ناخوش کر کے کیوں اپنی عاقبت

بگاڑ رہے ہو عا کے معانی مانگو۔

قول فصیل۔ اس کا لازم عاقبت بگاڑنا

بھی راسخ ہے۔

عاقبت بنانا۔ ایسے کام کرنا جو خدا کو پسند

ہوں۔ شرع پر چلنا۔ دوسروں کے ساتھ نیکی کرنا

اردو صرف و فصیح و راسخ۔

محل صفت۔ تم کو اگر اپنی عاقبت بنانا ہے تو اپنے

ماں باپ کی خدمت کرو۔

عاقبت جو بنائے یہ ہے وہ شے

دنیوی منفعت بھی نہیں ہے

قول فصیل۔ اس کا لازم عاقبت بنانا بھی

کہتے ہیں۔

عاقبت خراب کرنا۔ عقیقہ بگاڑنا۔ اردو

صرف و فصیح و راسخ۔

محل صفت۔ جہنم کا مال معتم کر کے کیوں اپنی عاقبت

خراب کر رہے ہو۔

عاقبت خراب ہونا۔ عقیقہ بگاڑنا۔ اردو

صرف و فصیح و راسخ۔

جو جس کی خراب عاقبت بھی

وہ میں ہوں کہ میں ہر آدمی دنیا

عاقبت درست ہونا۔ انجام نیک ہونا۔

عقیقہ سنوڑنا۔ اردو صرف و فصیل الاستعمال

محل صفت۔ تم اپنے بھائی کا عوفی ان خدا پرستوں

سے جو سب کو قتل کرو، بھائی کی روح بھی خوش

ہوگی اور ثواب بھی ہوگا۔ خداوند بھی خوش

ہوں گے۔ تمھاری عاقبت بھی درست ہوگی۔

(ظہیر ہوش رُبا)

عاقبت سنوڑنا۔ عقیقہ بنانا۔ اردو صرف

فصیل الاستعمال۔

قول فصیل۔ اس کا لازم عاقبت سنوڑنا بھی

راسخ ہے اور وہ بھی فصیل الاستعمال ہو۔

عاقبت کا توشہ۔ توشہ آخرت اعمال نیکہ

سہات کا مہاراجا بخشش کا وسیلہ، اردو، مذکر،
فعل الاستفان

قول فیصل۔ صاحب فرنگ آصفیہ نے اس معصوم
بچے کے لیے یہ بھی عاقبت کا نقشہ کھا کر جو دنیا سے گزر
جاتے۔ اور لکھتے ہیں۔ عقائد اسلام کے موافق چھوٹے
بچے جو اپنی معصومیت کے باعث بخشے جاتے ہیں وہ دنیا کی
سفاقت کر کے اپنے ابا کو اپنے ساتھ لے جاتے ہیں
جنت میں جاتے ہیں اور ان کے والدین کو جنت دے گا میں اس
وجہ سے جب کسی کا بچہ مر جاتا ہے تو اسے یوں تائی دیتی
دیتے ہیں۔

لکھنؤ میں ان معنی کی کوئی خصوصیت نہیں اور تو شہ
آخرت بستی زبانوں پر زیادہ ہو۔

عاقبت کار۔ بلاخر، انجام کار، غلامی ترکیب
فعل الاستفان۔

صاحب کائنات نے تھے معصوم ہو گئے
دنیا میں نام عاقبت کار رہ گیا
و اما خرقہ، رت ویدار شوق وں
دنیا سے ہم یہ عاقبت کار سے چلے آتش
عاقبت کے پورے کھینچنا۔ موت تک جینا
بہت بڑھا کر جانا، بہت بڑی عمر جانا، طہیز اور
خفیہ کے محل پر۔ اردو صرف، موام اور عورتوں
کی زبان۔

عاقبت کے کون کیسے کا ہو رہے
جو آج آئے کل گئے اس باب میں رہا
قول فیصل۔ سنیہ کی جا۔ بڑا، ابھی ہو جیسے
تم نے آبیات کے دو پانچ طرح سے مر رہی ہیں۔
جب ہی سہا کا نام نہیں لیتے کچھ اور سو سو کے تو جو
اب آخر کی عاقبت کے پورے ہو رہے۔ (دندان آواز)

عاقبت کی خبر نہ رہنا۔ حقیقی حرف سے
منال ہو جانا، سیدھی راہ سے بھٹک جانا، گمراہی
میں پڑ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل نشہ۔ کروردوں بندگان خدا سے ڈھکے
سے بھٹک گئے ہیں۔ دنیاوی امور میں ایسے جھپٹ گئے
کہ عاقبت کی خبر ہی نہیں رہی۔ دندان آواز
عاقبت گرگ زادہ گرگ شود۔ گرچہ
با آدمی بزرگ شود۔ بھڑکے کا بچہ آخر
میں بھڑکے ہو جاتا ہے۔ چاہے وہ آدمیوں میں
وہ کر بڑھا ہو یعنی جن لوگوں کی فطرت میں بدعت
ہے ان پر نیک لوگوں کی صحبت کا کوئی اثر نہیں ہوتا
نارسی قول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نشہ۔ جب خان خانان جیسے اسی کے کبری
اسا یعنی کے سبب جان سے خصوصیت رکھتا تھا۔
شہر جس کی عمر میں نہایت اور کا فراسی سے نہ کالا
کیا تو اردوں سے کیا گیا۔ گواہی ہی نہایت نہایت
اور کفرانِ محنت سے اس کے باپ نے آخر عمر میں
میرے پر بزرگوں سے بھی یہی شہید تاملید یہ
بتا تھا۔ اس نے باپ کی پیروی کر کے آخر عمر میں
اپنے تین ازل سے اب تک سطون درود کیا۔

عاقبت گرگ زادہ گرگ شود
گرچہ با آدمی بزرگ شود (عبارت کبری)
عاقبت گندی کرنا۔ حقیقی بگاڑنا، اردو
صرف، عورتوں کی زبان۔

عاقبت میں کام آنا۔ قیامت کے روز
گناہوں کی مغفرت میں مدد دینا، حقہ میں معاون
ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل نشہ۔ میں ایمان لوں گی۔ یہ ایمان لوں گی
جو عاقبت میں میرے کام آئے۔ (توبہ انصاف)

عاقبتی جوڑا۔ وہ جوڑا جو مردے کی روح
کو ثواب پہنچانے کی غرض سے کسی محتاج کو مردے
کے سیوم یا پالیسیوں کے موقع پر بطور خیرات
دیتے ہیں۔ اردو، عورتوں کی زبان۔
محل نشہ۔ والدہ مرحومہ کی وصیت تھی کہ میرا عاقبتی
جوڑا سرور دیا جائے۔

قول فیصل۔ اسی کو عاقبت کا جوڑا بھی کہتے ہیں
عاقبت قرعہ۔ بد بکسر سوم و فتح خیمہ ایک تیر خیمہ
فانی دلدار جوڑ کا نام جو دانتوں کے دروازے قوت
باہ و غیرہ کے کام آتی جو اور آگ کا اثر نازل کر دیتی
ہے چنانچہ اکثر بازی گراں کو چاہے منہ میں جانا
ہو کہ کوئلہ رکھ لیتے ہیں۔ مزاجاً تیسرے درجے میں
عار۔ عربی، مذکر، رائج۔

عاق کرنا۔ (دستی) نافرمانی کی وجہ سے اپنی
اولاد کو محروم اور شہ قرار دینا۔ اولاد سے قطع تعلق
کرنا، بے کوفت نافرمانی کے سبب اپنی ولایت سے خارج
کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

میں ابھی تجھ کو عساق رہی گی
بڑا بڑا دہری دہری جہر دہری تعلق
قول فیصل۔ اس کا لازم عاق ہونا بھی رائج و
فصیح ہے۔

تیسرے لیے ہم نے عزیزوں سے بھاری
اس ذات و غوری سے کبھی عاق ہوتے
عاقبت۔ بد بکسر سوم، قتل مند، مجبور دار و دانا
عربی، صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

محل نشہ۔ حضرت آدم کا جنت میں رہنا جیسے کسی
کا ان کے پیٹ میں رہنا اور دنیا میں آنا گویا پیدا
ہونا اور عصمت کے معنی یہ ہیں کہ وقت پہنچا
سے مرنے کے وقت تک کوئی گناہ نہ کرے۔

حالت کی ذمہ داری نہیں ہے اور نہ کوئی عاقل اس وقت کے کسی فعل کو گناہ کہہ سکتا ہے۔

رکضہ اللہ عنہ ترجمہ فرمان علی بن ابی طالب (ع)
اہل تبریک کے قلوب سے نکلتی جو یہ بات جو کہ تدبیر سے حاصل ہوا عاقل شہر جگر
قول فیصل۔ اس کی تائید عاقل بھی اور وہی فصیح و راسخ ہے۔

بڑی عاقل ہے بڑی دور میں جو
کہ فکر اپنی معذرت کا تیرے تیرے جو (محمداً علیہ السلام)
عاقل کی فارسی جس عاقلوں اور جمیع عاقلوں
راسخ و فصیح ہے۔

ہر عسبہ یہ پسند کافی ہے
عاقلوں کو فلاح دانی ہے (مراجع نظم)
عاقلاں را اشارہ کافی ست :- دی خود
کو زیادہ بچانے کی ضرورت نہیں ہوتی، اشارہ
کافی چوتھا ہے فارسی مقولہ فصیح و راسخ۔

عاق نامہ :- وہ و متاویز جو تا فرماں ولاد
کو فرزند کی سے عاقل کرنے اور دراشت سے
محرورم کرنے کے لیے ماں یا باپ کی طرف سے کھی جائے
نمل چیز۔ کسی نے کہیں سے عاقل کر کے ان کا عاق نامہ
استعدا خواہوں میں شانت کر دیا جس کا رد ملے ہوا
کہ وہ اپنے مستعدین کی نظروں سے بھی گر گئے۔

عاقلا نہ :- عقل مندی کا عقل مندوں کا
ایمان فارسی، صفت فصیح و راسخ۔

داتا کے ہیں لب درخزائے
دوت ہو کلام عاقلانہ صفتی
چلتے ہیں پر یوں سے سلیے کی صورت
جنوں بھی ہو کیا عاقلانہ ہوا بحر
عاقلمہ :- ایک قوت کا نام، قوت عاقلہ

عربی، مرث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان تھیں
یہ نئی حق نے کئے تو اسے نفوس
کچھ ضرورت یہ تھی برا نفوس
ایک کا ان میں ہو مفرکہ نام
فکر کرنا ہو اس کا کام
دراہم، عاقلہ ہو حافظہ کی تائید
اور بھی کچھ ہیں اسے نسبت ہے (مراجع نظم)

عاکف :- (کبر سوم) سجد کے ایک گوشے میں
عبادت کے واسطے بیٹھنے والا، اعتکاف کرنے
والا، متکلف، گوشہ نشین، عربی، صفت (نور اللغات)
قول فیصل۔ اردو میں زیادہ تر متکلف کہتے ہیں۔

عالم : دانا، دانہ، واقف، ہر شے باخبر
خدا کا نام، عربی، مذکر، فصیح و راسخ۔
محل نش :- خدا عالم ہو کہ میں نے کبھی تمہاری بڑی
نہیں پایا۔

عالم : پڑھا لکھا، وہ شخص جس نے علم حاصل
کیا ہو، صاحب علم، فاضل، عربی، مذکر،
فصیح و راسخ۔

عالم ہیں یہ تعلیم ہیں یہ باخبر ہیں یہ نفرت
نقادہ اک شاعر گراں مایہ
تھایہ اک عالم مسکوم و فزون عزیز
قول فیصل۔ اس کی عربی جمع علماء اور فارسی جمع
عالماں بھی اردو میں راسخ ہے۔

سجھتے ہو خموش ان عالماں قوم کو کیوں تم
یجادہ ہیں کہ جو گڑی ہوئی قمت بناویں عزیز
اردو جمع باعتبار محل و عالموں، راسخ ہے۔

کس قدر تصنیف سے ہو عالموں کی بے خبر
اس قدر مرکز سے ٹھٹھا تھا نہ شایان زمینار عزیز
عالم کا اطلاق علم دین حاصل کرنے والے پر زیادہ

ہوتا ہے۔ جیسا کہ عالماں کی مثال سے ظاہر ہو۔
عالم : (بفتح سوم) دنیا، جہاں، دوسرا، زبان
عربی، مذکر، فصیح و راسخ۔

صانع کو دیکھنا کہ تو عالم پر کرنگاہ
آئینہ آئینہ ہے خود آئینہ ساز کا غیم آبادی
قول فیصل۔ سوائے ذات خدا کے ہر وہ چیز
عالم ہو جو خدا نے پیدا کی ہو چونکہ عجائبات دنیا کے
شاہدے سے خدا کی قدرت اور اس کی ذات کا علم
حاصل ہوتا ہے اس لیے جہاں کو عالم کہتے ہیں کیونکہ
یہ لفظ فاعل (بفتح سوم) کے وزن پر ہے جو اسم آلہ
کا نامہ دیتا ہے۔ صاحب فرنگ آصفیہ لکھتے
ہیں :- اس لفظ کی تحقیق میں بعض محققوں کی
راے ہے کہ فاعل (بفتح سوم) ایک خاص وزن
ہے جو اسم آلہ کا کام دیتا ہے جیسے خاصۃ
(بفتح فوقانی) یعنی مائیچشمہ میں غام
بنی مائیچشمہ ہوا۔

عالم : دنیا کے لوگ، زمانے والے، مخلوق
انواع مخلوقات، عربی، مذکر، فصیح و راسخ۔

ذرا سلو میں مہیو اور یہ منظر دیکھتے جاؤ
کہ دل کے ساتھ اک عالم کو منظر دیکھتے جاؤ عزیز
حسن کی دولت سے جو تجھ میں صمد شان خدا
جس طرف تو ہو گا اک عالم ادھر پہنچا گا ذہر
عالم : زمانہ، عہد، وقت، عربی، مذکر
فصیح و راسخ۔

یہ جوانی شباب کا عالم
خواب میں جیسے خواب کا عالم
عالم : (بفتح فوقانی) عالم شہرت کے محل پر یہ، ضمیر
کے ساتھ) حال، کیفیت، حالت، عربی، مذکر
فصیح و راسخ۔

محل صبر۔ خان خانان کے پاس جنگی کشتیاں کل بھینا
تھیں۔ انھیں کو چھوڑ دیا۔ اور اسے باؤ پر جانا تھا وہ
سورج کی طرح چلیں اور دم میں تیر کے پتے پر جا پہنچیں آگ
کی برسات نے ایک چھینٹا گولیوں کا مارا اور پی کے بل میں
بر بھی اور چہرہ کی نوبت آگئی۔ بادروں کا یہ عالم تھا
کہ کھونے پانی کی طرح ابلے پڑتے تھے۔ (دربار اکبری)
عالم یہ ساں، نظر، صورت حال، عربی، مذکر
نصیح، راسخ۔

خنگل، فسرہ سبزہ شمع چپ، بالہا اس
جی بھر آیا عالم گور غریباں دیکھ کر تبسم لکھتی
قول فیصل۔ تاشا، سیر، بھین، اور لطف بھی معنی
کھلتے ہیں۔

چھٹی رنگ کا اپنے وہ دکھا کر عالم
ایک عالم کا ہونے کے نفل میں چپ
بس غیرت قمر کے ہیں اسل کہ بعد مرگ
عالم ہے چاندنی کا ہمارے غبار پر
مذہب ذیل اشعار میں حسن، روپ، رونق، جوین
اور ہمارے معنی بھی کھلتے ہیں، پر کے ساتھ مشعل ہو۔

چرخ مینائی پہ اک سبزیری کا عالم
شفق صبح پہ اک لالی پری کی صورت
عالم ہے اسے مہر و تاج پر
شہروں میں ہے شہرت کیسی

بار آئی جو عالم ہو گل و سرن و سونہ
جہان چمن نازاں ہیں اپنے اپنے جوبن پر آتش
عالم بہ صورت، انداز، روشن، عربی، مذکر
نصیح، راسخ۔

وریا میں رواں ہے حال امواج
عالم ہے بیان روا روی کا
قول فیصل۔ لفظ عجب کے ساتھ دکنش انداز

یاد چپ ساں بھی معنی نکلتے ہیں۔
عالم عجب کھنے میں تھا آب و تاب کا
پنجہ بجھا رہا تھا چراغ آفتاب کا
عالم یہ لفظ عجب کے ساتھ حال خراب
بری حالت عربی، مذکر، نصیح، راسخ۔
کل عجب عالم سے اس کو چپ میں تھا جرات پڑا
لہذا اک سیلے پہ تھا اور دوسرا کرتے تھے جرات
درجی سے برہمی سے دیکھتے
دونوں عالم کا عجب عالم ہو

قول فیصل۔ د اور عالم، یا کچھ اور عالم بھی
ان معنی میں ہوتے ہیں۔

کیانے دوستوں سے گزری آج
دشمنوں کا کچھ اور عالم ہے
عالم یہ قسم جنس، نوع، صفت، جیسے
دیگر رائے بل کہ درجہ از عالم یا حسن سفید است
فارسی۔ (دفرنگ صفیہ بجا ترک جہانگیری)
قول فیصل۔ اس معنی میں اس لفظ کا تعلق اردو
سے نہیں ہو۔

عالم یہ مانند، نظیر، مثل، عربی، نصیح، راسخ
خوبیاں یوں تو ہیں اس عالم تصویر میں
اک گمراہ سے یہ کم سمجھی خوب نہیں
عالم اجسام۔ جموں کی دنیا، یہی دنیا جس
میں آدمی جسمیت آتا ہو، عربی الفاظ، فارسی ترکیب
نصیح، راسخ۔

لہذا ذرا بستر سے سیر عالم اجسام کو
دھوپ سر پہ آگئی اتنا اب رام کو عزیز
محل صبر۔ نفوس مجروحہ کا عالم اجسام میں آنا
دن آدائی دشت و دیوانگی ہے دھندلے
عالم ارداح۔ مدحوں کا جہان، وہ جہان

جہاں سے روحیں دنیا میں آتی ہیں۔ عربی الفاظ، فارسی
ترکیب، نصیح، راسخ۔

محل صبر۔ جب وہ صاحب ال عالم اردو ج سے
کشور اجسام کی طرف پاتا تو فصاحت کے فرشتوں
نے باغ قدس کے پھولوں کا تاج سجایا۔ (آجلیات)
عالم ارداح۔ خاصہ راجہ، چاندی عنصر
عربی، مذکر۔ (دفرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں نہیں ہو۔
عالم اسباب۔ سببوں کی دنیا، یہی دنیا جس
کے تمام کام سببوں پر موقوف ہیں یعنی دنیا میں جو کام
ہوتا ہے اس کا کوئی نہ کوئی سبب ضرور ہوتا ہے۔
عربی الفاظ، فارسی ترکیب، نصیح، راسخ۔

ساقی و مطلب ہر کن آمد ہو کنج چمن
چائے اسباب آنا عالم اسباب میں
ہنس رہی بھینس جا بجا لڑتی ہوئی قریب چنا
عالم اسباب کی نیز بھینسوں کو دیکھ کر عزیز
عالم آفرورزا۔ عالم کو بگڑنے والا، دنیا کو بد
کرنے والا، عالم تاب، سورج کی صفت، فارسی
ترکیب، نصیح، راسخ۔

ہود سے شرف اندوز ترے طالع سے
ہر سالی حل میں مہر عالم افروز
قول فیصل۔ یہ ترکیب اکثر نوزد کی صفت بھی
قرار پاتی ہے۔ یعنی نوزد عالم افروز کہتے ہیں۔
عالم الغیب۔ غیب کی باتوں سے آگاہ، خدا
وہ عالم۔ عربی ترکیب، مذکر، نصیح، راسخ۔

محل صبر۔ ایک دن کسی نقیب سے میرے والد نے
پوچھا کہ آپ کی کیا عمر ہوگی اور آپ کب تک بھتا کو
کو انتقال فرمائیں گے؟ فرمایا عالم الغیب خدا کو
(دربار اکبری)

عالم آخر۔ عالم اوداج۔ عالم خاکہ۔ فرشتوں کا روحانی کامیابی۔ وہ چیزیں جن میں پتہ نہیں ہے اور انہیں کہہ دینا۔ ہر عالمی ترکیب، اصل اوداج کی اصلاح۔

عالم امکان۔ وہ ممکنات کی دنیا، اسی دنیا سے مراد جو فارسی ترکیب، فصیح، راجح۔

عالم عالم امکان کی ہر اکشہ میں تزلزل و تہج عالمی تہج۔ طہیت کی شان ہے چہرے۔ فارسی صنعت، فصیح، راجح۔

محفل منیر۔ محفل علمی ان کی عالمی تہج لیکن دربار داری اور مصاحبت میں ہے نظیر قلمی۔ (در بار اکبری صفحہ ۲۸)

عالم ایکاد۔ مرادہ نیاسے ہے عربی لغت کا فصیح، راجح۔

عشق نے کیمزوں دل سے جا بھاگنا۔

دند اک سادہ و روق تھا عالم ایکاد کا تہج عالم آسب۔ سستی اور سبکشی کی حالت۔ فارسی بدتر قبیل الامتعال

کھڑے ہیں ہر پاسے اس کو عالم آب بناب سانی کوڑے لگے بھی شراب اور ج قیاس قبیل۔ اور شرانے زیادہ تر اس جگہ کے سنی ہیں امتعال کیا جو جہاں ہر طرف پانی ہی پانی نظر آئے۔ ہونا اور دکھانا اور عہد کے ساتھ اس کا تہج ہے۔

عزم ہادی میں ہیں لیلی جو گرہ کشتی ہے عزم اس کے عالم آب اور کچھ تہج میں ہیں خدائی جوش و خفت میں عزم خفتاں کون کو۔

عالم آب نہ دکھائے جو خیم تر عشق بھر عالم آرا۔ دنیا کو راستہ کرنے والا، فارسی ترکیب (در بار لغت)

قول قبیل۔ اس کا امتثال اکثر عورتوں کے ناموں میں ہوتا ہے۔

عالم آرائی۔ دنیا کو آراستہ کرنے کی صورت حال۔ فارسی ترکیب، تہج تبلیغ یافتہ طہیت کی دنیا و کیمزوں ساکنان خطہ خاک اس کو کہتے ہیں عالم آرائی

کد میں ہو گئی ہے سرتاسر در کشت، سلج چرخ میناں

عالم آشتا۔ دنیا کی ہر چیز سے واقف معاوی ترکیب، قبیل الامتعال

دل میں خیال و طہر میں جو ہر دہر میں نور اسے عالم آشتا تہج اطلو کہہ لیں نہیں رنگ عالم آشتی۔ دنیا کی پریشانی، وہ زمانہ جس میں ہر شخص پریشانی ہو۔ فارسی، تہج تبلیغ یافتہ طہیت کی زبان۔

فردم ہوائ میں کب تک تہج تہج حباب عالم آشتی سید و فکر تن آسانی عزم عالم آنکھوں میں اندھیر ہونا۔ بہت رنج پنہا، عزم تبلیغ ہونا۔ در صورت فصیح، راجح

عالم مری آنکھوں میں جو اندھیر ہوا جانے کا ارادہ ہے یہ کس رنگ تہج برات عالم باطل۔ وہ عالم جو عمل بھی کرتا ہے اور تہج صنعت، فصیح، راجح۔

محفل منیر۔ مولوی اوداج تہج خدائی تہج اتھلس بہ طالب واپوری، عالم باطل و تقوی اور پرہیزگاری میں طہر امتعال ہے۔

در سالانہ مانی علی گڑھ کو الامتثال دکھایا عالم باقی۔ ہمیشہ برقرار رہنے والا عالم عزمی فارسی، ترکیب، تہج، راجح۔

عالم خانی و باقی کو دکھایا ہے نقطہ ایک مری تصویر نے اک پتہ کی تصویر نے تہج عالم بالاد۔ سلاو فیسٹ، عالم معلول، تہج عالم۔ دوسرا عہد۔ فارسی ترکیب، تہج راجح۔

وہ میں تو یہ کہ خانی کوئی دنیا میں ہیں اس زمانے میں تو کیا عالم بالاد میں نہیں کرے آہ راسخری جو ہر عالم بالاد

نملک کہ بھی پونہ آلا د سا دیر پانے قول قبیل۔ آسان سے بھی مراد جو۔

دن کھول گاہ رستم میں گر سید والا ہے مثل زمیں عالم بالاد تہج بالاد عشق عزم کو بھی کہتے ہیں۔

کبوں میں عالم بالاد تہج معلول طہیت تہج دوم فکر خیال اس کے قد بالاد کا

خانی کے شرم چاہے عالم بالاد تہج آسان مراد لگے ہے عزم۔

بلند ہیں عالم بالاد کو جو اسے سید سے تہج خیال آج ہے ایک سہی بالاد کا

عالم بدل جانا۔ انعقاد تبلیغ واقع ہو جانا۔ در صورت، فصیح، راجح۔

دے گی گریختی و وزانہ جیانی سرے دل کی بدل جائیگا عالم جادون میں تہج سکون کا

عالم برنج۔ مقام اوداج جو موت اور نیاسٹ کے درمیان ہے۔ فارسی، تہج راجح

حشر اجاد میں تھا گاہ تہج تہج کو تہج کبھی عالم برنج میں تہج آگ چرت

عالم بیداری۔ جاننے کی حالت۔ فارسی ترکیب، تہج، راجح۔

عالم پسند ہونا یا ہونا سب کو پسند ہونا۔
اردو صورت فصیح، رائج۔

اپنے سخن کا کوئی شاخاواں نہیں آہر
ہے معتبر وہ بات جو عالم پسند ہے
اٹی نقاب رخ سے جو اس بت نے اجمال
عالم پسند مذہب اسلام ہو گیا جنال
عالم پناہ :- جاں پناہ، وہ شخص جس کے
مخلوق کو امن ملے (کنایت) بادشاہ - فارسی ترکیب
صفت تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان

وہ بولا کہ اسے شاہ عالم پناہ
کوئی آپ کی بات کا ہے (خواہ) (مناجی الفضائل)
قول فیصل :- واقعات کو بلا کے سلسلے میں مشر
عالم پناہ :- بادشاہ عالم پناہ سے مراد امام
حسین علیہ السلام ہوتے ہیں کہیں کہیں رسول
اور دیگر ائمہ بھی مراد ہوتے ہیں مندرجہ بالا شعر
میں شاہ عالم پناہ سے رسول مراد ہیں۔

گھیرے ہے فوج حشر عالم پناہ کو
کاٹا ہے سختیوں سے سیاروں کی راکھ کو
عالم تاب :- دنیا کو جگمگانے والا، آفتاب
کی صفت فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

صبح دم درازہ خاد کھلا
مہر عالم تاب کا منظر کھلا
عالم تاب ہونا :- دنیا کو جگمگانا۔ اردو
صرف تفسیل الاستعمال

ان میں اک آفتاب لاس ہو
دھر بھر پر یہ روز طالع ہو
کوئی واقع نہیں حقیقت سے
سب کے سب آشنا میں صبر سے
اس سبب آیا اختلاف تمام

مختلف ہیں فلاسفہ کے کلام
بعض کہتے ہیں یہ ہے ایک فلک
بچ سے خالی اس میں کچھ نہیں شک
جو رہا ہے یہ آگ سے لبریز
مشعل ہو رہی ہے آتش تیز
ایک اس چرخ کا دھواں بھی
روشنی اس سے یہ نکلتی ہو
بعض کہتے ہیں یہ بزرگ کھاب
بس وہی ہے سحاب المصاب
(ناخ - سراج نظم ص ۵۷)

عالم تصویر :- سکوت اور حیرت کا منظر
فارسی، فصیح، رائج۔

سرخ چپ آئینہ حیران ہو عاشق تشدد
واہ کیا عالم تصویر تری کھل ہو
عالم تنہائی :- کس پرستی کا عالم، ہنگام بکری
فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

میں ہوں اور عالم تنہائی ہو
میں ہوں اور یہ دل سودا ہو
عالم تہ وبالا کرنا :- بڑھیر بھانا، دنیا کو
اٹ پلٹ کرنا، اردو صورت فصیح، رائج۔

ہم بھی نکل کے قسب دیوار دیکھ لیں
عالم کو کیجئے تہ وبالا کی طرح قدر
عالم جاوید :- عالم آخرت - دوسری دنیا
جو لازوال ہے - فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ

کی زبان
عالم جبروت :- صفات خدا کا مرتبہ
چونکہ جبروت کے معنی عظمت و بزرگی کے آتے
ہیں اس وجہ سے عالم عظمت و جلال اسمائے
الہی و مرتبہ وحدت کو حقیقت محمدی و متعلق برتہ

صفات ہو۔ عالم جبروت کہتے ہیں۔ نقیض کی
اصطلاح۔ (فرنگی آصفیہ)
عالم حیات :- جنوں کی دنیا، مہوت
پریت وغیرہ کی دنیا، عربی، مذکر۔ (فرنگی آصفیہ)
قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عالم جوانی :- شباب کا زمانہ، فارسی ترکیب
فصیح، رائج۔

مرکب مرا عالم جوانی :-
مطلب ترا شرح لن ترانی سوتی قدانی

عالم بچانا :- کیفیت طاری ہونا، حالت تیر آنا،
صورت دکھائی دینا۔ اردو صورت
تفسیل الاستعمال

محل ص ۲۰۰ آہ یہ وہ چمن تھا جس میں سوا بہار
رہتی تھی مگر آج فزاں کا عالم چھایا ہوا ہے۔
(رسالہ تنویر المشرق ذیہر ص ۱۱۸)

عالم حیرت :- حیرانی کی حالت، عربی، الفاظ
فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

گردوں کو ہے خود عالم حیرت کہ یہ کیا ہو
پاتا نہیں اپنے کو فلک عوڈ رہا ہو
عالم خاک :- شکار دنیا زمین میں دنیا جس میں پیدا
ہونے کے بعد انسان و حیوان وغیرہ رہتے ہیں
فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

محل ص ۲۰۰ ایسی ہم رنگ اور ہم گیر دو جہیں عالم
ہے بہت کم عالم خاک میں آتی ہیں (دوبابا کی)
عالم خلق :- صوفیوں کی اصطلاح میں ہم چیز
جن میں ناپ تول، مقدار کیت اور اندازے
کو دخل ہو۔ عربی، مذکر۔ (فرنگی آصفیہ)

عالم خواب میں ہونا :- سوکنا، غافل ہونا
غفلت میں پڑے ہونا۔ اردو صورت فصیح، رائج

نکستہ سفید سرگرداب میں
سین کشی نشیں عالم خواب میں
عالم دکھانا: (تندی) انداز دکھانا، جوین
دکھانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

کٹ کو چھترے بکاتی جلی
جوانی کا عالم دکھاتی جلی
عالم دکھانا: بار دکھانا، رون دنیا، اردو
صرف، فصیح، رائج۔

خوش نامی چہرہ محبوب پر زلف زلفیہ
عالم اک دکھاتی ہے کالی گھٹا گلزار آتش
عالم دکھانا: کیفیت دکھانا، حالت دکھانا،
صفت دکھانا، آفت دکھانا، اردو، صرف
فصیح، رائج۔

بڑی بستی چوکی قدم کعبہ: آئے گی
یہ زلف گر گیر اندھ عالم دکھائے گی کھنڈی
یا تو بن ویا عالم ہم کو دکھلاتے تھے تم۔
یا نہیں کچھ اور ہی عالم دکھایا آپ نے جرات
عالم دوست: جگت آشناء فارسی ترکیب صفت
فیل الاستمال۔

زمانہ دوستی پر ان جبینوں کی نہ ازائے
یہ عالم دوست اکثر دشمن عالم بھی ہوتے ہیں
عالم گویا: خواب کا عالم، جواب کی حالت
نذر، فصیح، رائج۔

آنکھیں پھر بند کر کے دل میں کہا
ہے: شاید کہ عالم رویا (عروج الفتح)
عالم رہنا: حالت رہنا، اردو، صرف
فصیح، رائج۔

یہ عالم دلی کی بے تابی سے فرقت میں رہا شب بھر
گرتے بستر سے خاکستر پہ خاکستر پہ بستر پہ

عالم سفلی: جان، زمین، دنیا، عربی الفاظ
فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
عالم سوز: عالم کو جلا دینے والا، فارسی
صفت، تعلیل الاستمال

ان رے دھوت آہ عالم سوز کے
دن بھر کس عاشق پر دھوکے
عالم شباب: جوانی کے دن، شباب
کا زمانہ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ایک سجزہ ساتی کا ہر کہ پیری میں
دکھائی دیتی ہے ہمیں عالم شباب شراب
عالم شہود: وہ عالم جس میں سب چیزیں
نظر آئیں۔ فارسی ترکیب، مصطلح علم تصوف
محل صرف۔ یہ دنیا تو پھر بھی عالم شہود
ہے کہ ہم اس میں موجود ہیں اور اس کو اپنی
آنکھوں سے دیکھتے اور اس میں تصرف
کر سکتے ہیں۔ (ابن الوقت)

عالم صغریٰ (یا) عالم صغیر: مراد ہے
انسان اور جسم انسان سے جو کچھ عالم کبیر میں
موجود ہے نظیر اس کی اس عالم صغیر میں پائی
جاتی ہے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم
یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فحیل: صاحب فرنگ اصفیہ نے
لکھا ہے: "روح بجائے بادشاہ، عقل بجائے
وزیر اور حسد، بغض، تہر، برے اور بد عاشق
آدمیوں یا سیاہ کے بجائے۔ دم، حیا، علم
لک کے اشراق بھلے مانسوں کی جگہ پرانی
طرح و رائج اس دنیا کا آسان۔ دونوں آنکھیں
دونوں کان، دونوں نتھنے اور ایک ناک سانوں
سیارے، ہڈیاں، پہاڑ، مال، بناسیتی، رگس

دریا اور نہریں ہیں:
عالم عالم: فارسی، تکرار سے کثرت کے
معنی لیے جاتے ہیں، کثرت سے عربی صفت۔
عالم غلوی: مسدود عالم جو دنیا کے علاوہ ہے
فارسی، تذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عالم غیب: (لفظ لام) دوسرا جہاں،
وہ جہاں جو ہم سے پوشیدہ ہے۔ فارسی، تذکر
باندھ لانا ہوں میں سمون کمر ایک نہ ایک

عالم غیب سے آتی ہے خبر ایک ایک اتیر
عالم غیب: (دکبر لام) غیب کی باتوں کا
جاننے والا یعنی خدا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج
علم عالم غیب ہے لاریب، نتائج

کہ خدا ہی فقط ہے عالم غیب (روح نظم)
قول فحیل: عربی ترکیب سے عالم غیب،
نسبتہ زیادہ رائج ہو۔

عالم فانی: ناہونے والا جہاں، دنیا کے
فانی، مٹ جانے والی دنیا، فارسی، تذکر
فصیح، رائج۔

کیا ہے یہ نظم عالم فانی
چند ذرات کی پریشانی عزیز کھنڈی
قول فحیل: یہ عالم باقی کی ضد ہے۔

عالم فانی و باقی کو دکھایا ہے فقط
اک مری تصویر نے اک آپ کی تصویر نے عزیز کھنڈی
عالم قدس: بہشت، فارسی، تذکر، تعلیم
یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صفت: برابری خبر پہنچی کہ ۵۵ کو سائے
ہا یوں نے عالم قدس کو پرواز کی (دربار کبریا)
عالم کبیر: دنیا، جہاں، طاقت، طاقت
عربی، تذکر، فحیل الاستمال۔

جیسے ہم بشر میں ہیں تدرین
 دو دلوں در کا بھی نہیں حرکت میں
 جمع خالق نے کی ہر حرکت سے
 کی ہے صفت تمام قدرت سے
 بس یوں ہی عالم کبیر میں بھی
 جمع اعداد کی ضرورت تھی اس طرح تدرین
عالم کون :- عالم موجودات دنیا و عربی انما
 فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
قول فصیل :- چونکہ کون کے معنی ست و موجود ہیں
 اور دنیا حیات سے بہت ہوتی یا یوں کہوں کہ کون
 یعنی حادث یعنی پیدا نہ تھی پھر پیدا کی گئی اور اس
 لیے یہ نام رکھا گیا (فرنگ آصفیہ)
عالم کون و فساد :- دکائی دنیا عالم فانی
 فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
عالم کیفیت :- (با صفت) سنی کا عالم، فارسی
 ترکیب، مذکر، فصیح، رائج
 سوج در موج دغاں بادہ سر جوش شہاب
 عالم کیفیت ہے عالم تری انگوائی کا عجز
 عالم گرد :- دنیا بھر پر پھرنے والا، فارسی صفت
 تسلل الاستقال
 عالم گیر :- جہان کو لینے اور فتح کرنے والا
 عظیم الشان - فارسی ترکیب، فصیح، رائج
 سنا ہے حشر میں اک حسن عالمگیر کھینچے وہم
 عالمگیر :- تمام دنیا میں پھیلا ہوا، تمام عالم پر پھیلا ہوا
 فارسی ترکیب، فصیح، رائج
 سب یہ ہے کہ ہوا جہل آس کے عالمگیر
 کیا دلوں کو تعصب نے مبتلا ہے بلا تعلیم کا
عالمگیر :- اورنگ زیب بادشاہ دہلی کا خطاب
 سلطنت کے زوال کی بنیاد اسی کے وقت سے پڑی۔

ہیں بے دیکھے سادی دستان میں یاد کو آشنا
 کہ عالمگیر مہر کش تھا، غلام تھا، شکر تھا
عالم نورد :- ساغر، سیاح، فارسی صفت
 تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
عالم لاہوت :- عالم فات الہی جہاں ساک کو
 مقام خدائی اللہ حاصل ہوتا ہے - فارسی ترکیب
 مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
عالم متکبر :- دیکبر لام و میم اول و نیم میم دوم بہت
 بڑا اور ذی استعداد عالم، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ
 طبقے کی زبان
 بیان کرتے ہیں یہ حال ایک دیں پرورد
 کہ عالم متکبر تھے وہ جب ستہ سیر حشر کشت
عالم مثال :- راجع لام با صفت، ایک نہایت
 لطیف عالم ہے کہ جو چیز اس دنیا میں نظر آتی ہو اس
 کی نظیر اس عالم میں پائی جاتی ہے - فارسی ترکیب
 مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
عالم معقول :- عقلی عالم، عالم ذہنی، عربی
 فارسی، الفاظ، مذکر
قول فصیل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے
 عالم معنی :- محسوس نہ ہو سکے والا عالم، ذات
 صفات و اسمائے الہی سے کنا ہے جو - فارسی ترکیب
 تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 ذرے ذرے میں جو اک عالم معنی نہاں
 خاک برباد کو سمجھے جو کہ آباد نہیں عزت کھنڈ
عالم ملکوت :- فرشتوں کا عالم - فارسی، مذکر
 تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 محل صحر - میں شیعہ پر خفا ہیں اس کی جو بادشاہ
 اور عالم ملکوت کا صاحب ہے
 خلاصہ الانبیاء ترجمہ اردو قلمیں الانبیاء صغیر

دوں گام میں علم عالم ملکوت
 سن کے جس کو ہو ملکوت کو ملکوت (سراج منیر ص ۳۳)
قول فصیل - سرینوں کی اصطلاح میں عالم معنی جو عالم
 اور ارج ہے یعنی کے نزدیک عالم غیب فرشتوں کی
 عبادت گاہ - (فرنگ آصفیہ)
عالم میں شہر ہونا :- شہر آفاق ہونا تمام دنیا
 میں شہر ہونا - اردو صرف، فصیح، رائج
 محل صحر - بیان سلامت و جو - خدا تعالیٰ رزق تحصیل
 کرے - عالم میں شہر ہونا
عالم میں شہر ہونا :- بنام ہونا، رسوا ہونا
 اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 چھپتا نہیں حرام کرے لاکھ پردوں میں
 عالم میں ہوگا شہر ہوتی تو جہاں حجاب (بالعکس)
عالم ناسوت :- دنیا، فانی، فارسی، مذکر
 تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
قول فصیل - مولف فرنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ
 کبھی شریعت و عبادت ظاہر سے بھی مراد ہوتی ہے
 عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے
عالم نزع :- دم بکھنے کا وقت، دم واپسی
 سکرات کا ہنگام، عربی الفاظ
 جو عالم نزع میں جو عبادانی صفت لکھوں
 کیا رنج نہ ہو گا انتہائی
عالم نظر آنا :- کیفیت معلوم ہونا، اردو صرف
 فصیح، رائج
 کیا ہے تنج ہے جو ہر کو جو ہر دار قاتی نے
 خم ابرو ہے یہ عالم نظر آتا ہے اخلاص کا معنی
 چین کا عالم آتا ہے نظر کج شہیداں میں
 قدم باد مباری جو مرے قاتی کے تو سن کا
عالم وجود :- عالم حقیقی، زندگی کا عالم، دنیا

فارسی اندر گر فصیح و راسخ۔

یہ ہے حقیقت عدم و عالم وجود
وہ ناشی سے پوری زیادہ سے جا
عالم ہستی۔ نہ دیکھی ہو عالم دنیا۔ فارسی ترکیب
ذکر، فصیح و راسخ۔

سازد برگ عالم ہستی وہی ہے کیا نہیں
یہ تبارک یاد کرتے ہو ہیں بھی یا نہیں عزت کھنڈ
عالم ہونا۔ حالت ہونا صورت و کیفیت ہونا
اردو صرف، فصیح و راسخ۔

یہ نہ جانتے تھے کہیں یا آپ میں آتے نہیں
یہ وہ عالم تھا جہاں یا۔ عالم ہو گیا اسیر
سے گل رنگ سے جھلکی جو سرخی پان کی اس میں
گلوں کے بار پر عالم ہو اشیائے کی گردن کا آتش
عالم ہے۔ ہمارے، لطیف ہے۔ اردو صرف
فصیح و راسخ۔

عالم ہے اسے سرور تجھ پر
شہر میں میرے شہرت کسی
عالم ہیولانی:۔ آدی عالم، عالم و جام۔
فارسی ترکیب، اندر کر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
عقل یعنی نشہ زن خرد و نقصان خندان کھنڈ
خاوند اک عالم ہیولانی خندان کھنڈ
عالمی:۔ نیادی، دنیا کا۔ دنیا کا رہنے والا
عالمگیر۔ دوزخ رنگ آنکھیں
قول فصیح۔ زیادہ تر معنی شیریں زبانوں پر ہے
جیسے روسی بالادان کہتا ہے کہ ہم عالمی (من) کے علمبردار
ہیں۔

عالمیایاں:۔ عالمی کی چیز۔ عالم کے رہنے والے
فارسی۔ اندر کر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
قول فصیح۔ اکثر میریہ عالمیاں، جناب ناظر زمر
کی ترکیب سے مستفاد کرتے ہیں۔
عالی:۔ بلند مرتبہ، بلند و رکھنے والا۔ فارسی
صفت، فصیح و راسخ۔
مخفی چیز، مائل و عالی و عالی، راسخ
صفت سے نہیں جو وہ عالی و راسخ، علم
قول فصیح۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے
جیسے مرتبہ عالی ہونا۔ طرف عالی ہونا۔
پس رواج بھی اس سے کہیں عالی
ہر چند کہ مرتبہ ہے عالی صفت کھنڈ
اہل عرفان کا طرف عالی ہو
دل کا چشمہ ابن نہیں سکتا عزت کھنڈ
عالی:۔ تنظیم کے واسطے، عربی، فصیح و راسخ۔
قول فصیح۔ جناب عالی، سراج عالی، عالی جناب
دیگر ترکیبوں سے ہوتے ہیں۔
عالی جناب آپ میں اور یہ جناب
نکلا کتاب علم کے باہر کت، کچھ
حکمت کے آسمان پر جب یہ ہوا طبع
کو شمشیر سے آفتاب کی آگ فنا کچھ
عالی یا بیکہ:۔ بلند مرتبہ، ذی مرتبہ، فارسی
ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محل شہر۔ خوشہ ہیں خرمن اور باب علم و ہنر و ہر
شناسان و تائق معانی پر در عالی یا بیکہ خاک راہ
سید محمد حسین آباد۔۔۔ عرض رہا ہے و علم ہر شہر
عالی ستار:۔ عالی خاندان، اچھے خاندان کا
فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
وہ حسان ہمارے ذی وقار
نکاشاں فلک قد، عالی ستار و سطح افلاک
عالی جاہ:۔ بڑے مرتبے والا، ممتاز و بلند
فارسی ترکیب، فصیح و راسخ۔

کی ترکیب سے مستفاد کرتے ہیں۔
عالی:۔ بلند مرتبہ، بلند و رکھنے والا۔ فارسی
صفت، فصیح و راسخ۔

مخفی چیز، مائل و عالی و عالی، راسخ
صفت سے نہیں جو وہ عالی و راسخ، علم
قول فصیح۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے
جیسے مرتبہ عالی ہونا۔ طرف عالی ہونا۔

پس رواج بھی اس سے کہیں عالی
ہر چند کہ مرتبہ ہے عالی صفت کھنڈ
اہل عرفان کا طرف عالی ہو
دل کا چشمہ ابن نہیں سکتا عزت کھنڈ
عالی:۔ تنظیم کے واسطے، عربی، فصیح و راسخ۔
قول فصیح۔ جناب عالی، سراج عالی، عالی جناب
دیگر ترکیبوں سے ہوتے ہیں۔

عالی جناب آپ میں اور یہ جناب
نکلا کتاب علم کے باہر کت، کچھ
حکمت کے آسمان پر جب یہ ہوا طبع
کو شمشیر سے آفتاب کی آگ فنا کچھ

عالی یا بیکہ:۔ بلند مرتبہ، ذی مرتبہ، فارسی
ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محل شہر۔ خوشہ ہیں خرمن اور باب علم و ہنر و ہر
شناسان و تائق معانی پر در عالی یا بیکہ خاک راہ
سید محمد حسین آباد۔۔۔ عرض رہا ہے و علم ہر شہر
عالی ستار:۔ عالی خاندان، اچھے خاندان کا
فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ حسان ہمارے ذی وقار
نکاشاں فلک قد، عالی ستار و سطح افلاک
عالی جاہ:۔ بڑے مرتبے والا، ممتاز و بلند
فارسی ترکیب، فصیح و راسخ۔

اچھے و اعلیٰ ذی مرتبہ و حق آگاہ
درجہ و اسبق و والا تم و عالی جاہ و جہ
قول فصیح۔ اچھے میں میں عالی جناب عالی حضرت
عالی مرتبہ، عالی گھر، عالی مقام، اور عالی دستار
بھی مستعمل ہے۔

عالی جاہ:۔ مقام رفیع اشراف، فارسی
ترکیب، تلمیل، الاستفاد
کتنا زیبا امام بارگاہ بنا
دشک گردوں سے عالی جاہ

اگر مدت کی صورت میں کی مدت بھی مل جائی
ابھی تو کارخانہ اپنا عالی جاہ ہو جاتا اسیر
عالی جناب:۔ ذی مرتبہ، بلند مرتبہ، فارسی
ترکیب، فصیح و راسخ۔

ایسا نہ ہو گل ہوں رسالت کا بعد سے
پیلے مردوں کا اکبر عالی جناب سے
عالی خاندان:۔ اچھے گھر کے گاہ بڑے گھر کا
امیر زادہ، شریف زادہ، اچھے خاندان کا مالک
ترکیب، فصیح و راسخ۔

محل شہر۔ اچھے قبیلہ، سب شریف زادے تھے
اہل قلم، عالی خاندان، عالی دو زبان، و زبان آواز
عالی خیال:۔ بلند نظر، فارسی، صفت، (نورانی)
قول فصیح۔ اہل کلمہ زیادہ تر حدیث جہاں بڑے ہیں
عالی درجہ:۔ بلند مقام، ذی مرتبہ، فارسی
ترکیب، تلمیل، الاستفاد۔

کبھی میں قرب فراغت سے تھا عالی درجہ
کبھی میں قرب فراغت سے تھا عالی درجہ
قول فصیح۔ اس کی جہ عالی، عبادت بھی ہوتی ہے
عالی درجہ کا:۔ بلند مرتبہ والا، بڑا اشراف
اردو صرف، فصیح و راسخ۔

محل مشہور۔ گوئی نے بڑے چرچے کیے کہ بادشاہ نے یہ کیا کیا۔ کہن سال اور نای شاعروں کے ہوتے ایک نوجوان کو ملک شہزاد بنایا اور ایسا عالی درجے کا خطاب دیا۔ (آب حیات)

عالی دماغ :- نہایت سوچہ بوجھ کا آدمی، روشن دماغ، بڑا عقلمند، فارسی ترکیب، فصیح، راسخ۔

محل خضر :- ظاہر ہے کہ اس عالی دماغ امیر الامرانے نہ آنکھوں کا تیل نکالا ہوگا۔ نہ چہرہ کا دھواں کھایا ہوگا۔ (دربار اکبری)

قول فیصل :- ہونے کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

عالی دماغ :- عالم انداز ہے لیکن یہ ہم عالی دماغ امیر عالی دماغی :- روشن دماغی، سوچہ بوجھ، ہوش مندی، فارسی، ہوش، فصیح، راسخ۔

محل خضر :- اس کی شجاعت، ہمت اور عالی دماغی دیکھ کر کھٹے ہیں کہ یہ دوسرا غنائان کہاں سے آگیا۔ (دربار اکبری)

عالی رتبہ :- بڑے رتبے کا مالک، فارسی ترکیب، فصیح، راسخ۔

شاہ، لیکا، عزیز وادار، ہم جنہوں پہ اپنے تو کواختر، عالی رتبہ ہے تو ہر طور

من اپنے خزانے ان پہ کہ خود معنی کفایت

عالی شان :- بڑی شان والا، اعلیٰ مرتبہ کا، باد و جلال اور کھٹات باٹ والا۔ عربی، فصیح، راسخ۔

محل خضر :- یہ جو احوال کہ ہر کار دل نے دیکھا تھا..... گوارش قدرت و اعینان گیا، دھلم ہوش دیا

الینا۔ ان کے سرے کی خبر خود امراء عالی شان کو لکھ لکھ کر بھیجی۔ (دربار اکبری ص ۳۰)

عالی شان :- بڑی شان کا، غنیم انسان، عمدہ، بہت بڑا، خوبصورت، شاندار، بڑا جیسے عالیشان کلعہ، عالیشان مکان، عربی، فصیح، راسخ۔

عالی ظرف :- بڑے ظرف کا، بلند حوصلہ، عالی حوصلہ، سائی والا، فارسی ترکیب، فصیح، راسخ۔

رہتے ہیں جو اعلیٰ ہیں وہ میرا ہی ظرف رہتے ہیں، عید کا نہ کبھی کا سہ ہوتا ہے شیر غنیم آباد

رسم دعوت ملتوی اسے قوم عالی ظرف ہو، یہ رقم جو کچھ کہے وہ درس گہ پر صرف ہو

قول فیصل :- اس کے لغوی معنی ہیں بڑا برتن یعنی ایسا برتن جس میں سوائی زیادہ ہو۔ ذیل کے شعر میں یہ رعایت دکھائی گئی ہے۔

مکمل روزی میں یہ ناکہ ری ہے عالی ظرف کی، سب کی نظروں میں جو چینی تھا سفالی ہو گیا کچر، لغوی معنوں میں بالکل ستمی نہیں۔

عالی ظرفی :- بلند حوصلگی، سائی، فارسی ترکیب، ہوش، فصیح، راسخ۔

بے حد مشکل ہے اسے حق آگاہ، عالی ظرفی یہی ہے دانش

عالی قدر :- بڑے رتبے والا، والا شان، فارسی ترکیب، ہفت، فصیح، راسخ۔

عالی گہر :- ذی رتبہ، معزز، فارسی ترکیب، فصیح، راسخ۔

راجہ ابو جعفر عالی گہر، حسن دیانت کا مبارک شہر

عالی مرتبہ (یا) عالی مرتبت :- والا شان، بڑے رتبے والا، فارسی ترکیب، ہفت، فصیح، راسخ۔

قول فیصل :- عالی مرتبت کا استعمال زیادہ تر القاب میں ہوتا ہے جیسے سرکار والا، عالی مرتبت والا، لکھ

عالی مقام :- بلند مرتبہ، فارسی ترکیب، فصیح، راسخ، گرسما، کبریا، ہو گرا، افغان تو جو

عالی قاف :- اسے خسرو عالی مقام، اب باپ کی جگہ مشہور عالی مقام میں

عدتے نہ کس طرح ہوں کہ ہم غلام ہیں انیس، عالی مقدار :- ذی عزت، بلند مرتبہ، فارسی ترکیب، فصیح، راسخ۔

عالی مکان :- عالی مرتبہ، فارسی، قلیل الاستعمال۔

لکھا عالی نواب عالی مکان، کروں عالی دنیا بھی اب کچھ

عالی منزلت :- بڑے رتبے والا، بلند مرتبہ، فارسی ترکیب، فصیح، راسخ۔

بھگواندیت، نیش ایوان عداوت میں، امین قوم عالی منزلت، راجہ ابو جعفر

عالی منش :- نیک خصلات، اعلیٰ درجے کی طبیعت رکھنے والا، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عالی منش :- سب سے سلیاں، دغا میں شیر انیس، عالی نژاد :- بلند نسل والا، اچھے نسب، عالی خاندان، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہوئے ان کے دو نور عالی نژاد، کہ ہے جن سے سرسبز نخل مراد

عالی نسب :- اونچے خاندان کا، نسب میں گہرا، اصل نسب کا، فارسی ترکیب، فصیح، راسخ۔

جس کے دل میں عشق گیسو ہے وہ جو عالی نسب، کچے میں کچے ہوئے ہیں، مار کو سبیا، ہم

عالی نظر :- بلند نظر، فارسی ترکیب، (الذات)، قول فیصل :- زیادہ تر بالذات پر بلند نظر ہے۔

عالی وقار۔ عالی مرتبہ۔ فارسی ترکیب فصیح رائج

بڑے فارسی والی وقار و وقار
وہ اولاد عباس میں اتحاد

قول فصیل۔ کہ ۱۲ ہزار کے ساتھ اس کا صرف جو۔

بزرگ ان کے سرچند تھے ۲۰ ہزار

خدا نے کیا ان کو عالی وقار و وقار

عالیہ۔ عالی کی تائید، بڑی، بلند، عربی، بلند

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نشین۔ میں جس زمانے میں راست عالیہ محمود آباد

میں ملازم تھا آپ لکھنؤ میں تھے۔

قول فصیل۔ کہ عالیہ کی ترکیب بھی زبانوں پر آتی ہے

اس کی عربی جمع حایات جو جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ہے جیسے مقبات عالیات۔

عالیہ سلطان حور زوں کا نام بھی ہوتا ہے۔

عالی ہمت۔ بڑی ہمت والا، بلند نظر، صاحب

جرات، بلند ارادے والا۔ فارسی ترکیب، صفت

فصیح، رائج۔

محل نشین۔ جناب معنی کے عالی ہمت ولی نے عجیب تیار

کی مثال دنیا کے سامنے پیش کی (مقدمہ صحیفۃ الفکر)

عالی ہمت، بڑی سخی، فیاض، دل والا۔ فارسی

ترکیب، فصیح، رائج

عالی ہمت سدا مفلس۔ بدش، سخی اور

معرفت کے پاس کچھ نہیں رہتا۔ (روزنامات)

قول فصیل۔ صاحب فرنگ کہ صغیر نے سدا کے

بھائے، سدا لکھا ہے۔ اپنی لکھنؤ بہت کم بولتے تھے

بند نظری اور عالی ہمتی ثابت ہو گئی (برائے افسوس)

عالی ہمتی۔ سماعت، فیاضی، دریاوی۔ فارسی

ترکیب، سوت، فصیح، رائج۔

تیری عالی ہمتی کی میں ہی پہچان کر

ایک کے قابل تیرا ہر سادہ ہر مان کر

عالی ہمتی پر وزن ستم، بڑے ارادوں والا، جس کے

حوصلے بلند ہوں۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

جناب کا جسم عالی ہمت بھی

ہمارے دہشتی بھی تھے اور ہم بھی

سفر صغیر حوت (حوت احباب)

رفیقان صاحب شرم اٹھ گئے

وہ بیان عالی ہمت اٹھ گئے (مطلع الفضا)

عالی ہمت۔ بن جو، ہوتے میں بڑا ہونا اور ہمت

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عالی ہے بہت مرتبہ عشق حقیقی

یوں نہ ہوں حوصلہ مندوں تنہا

عام ہمت۔ دہشتدیسیم، سب میں پایا جانے والا سب

جگہ ملنے والا۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

نبردہ غامض کی تفصیل نہیں ہے کوئی

عام ہے کافر و دیندار پر احاطہ کی

عام ہمت سب کے لئے، با تفصیل۔ عربی، صفت

فصیح، رائج۔

نہیں کوئی ایسا جو تا کام ہے

زمانے میں بخشش تری عام ہے

کے وزن میں ۳۰ ہشتام (مطلع الفضا)

عام ہمت غامض کی مدد سمول عربی فصیح، رائج

ترے ساتھ حکم میں غامض جسم

نہیں کوئی مارنے کا مقام (مطلع الفضا)

خبر ہر گھڑی غامض کی عام کی

بڑا حاکم کئے تعین اسلام کی (مطلع الفضا)

عام ہمت تمام رکھ، سب لوگ جیسے عام لوگ تم سے

اگر تم میں عربی صفت (روزنامات)

قول فصیل۔ زیادہ تر اس سنی میں عام کی لفظ

زبانوں پر ہے۔

عام ہمت۔ رت روحانی، سخی، عربی صفت، فصیح

رائج۔

محل نشین۔ ہمارے ملک کا عام طریقہ ہے کہ باجے

گاجے سے برات جاتی ہے۔

عام ہمت۔ بازاری، اولیٰ، کم قدر۔ عربی صفت

فصیح، رائج۔

محل نشین۔ وہ (تبیہ) دل کا مضبوط اور

ہمت کا پورا تھا اور جس کام کا ارادہ کرتا

اسے تکمیل تک پہنچائے بغیر نہ چھوڑتا تھا عام اس

سے کہ وہ کام کیا ہی دشوار اور اس کی امکانی

حد سے باہر ہی کیوں نہ ہو۔

ادب و تہذیب کے نظر۔ توفیر الشرق جوڑی ششم

عام الحزن۔ بہشت کا دسواں سال جس میں

جناب ابولباب کا انتقال ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے

چاہنے والے چچا کے انتقال کی وجہ سے اس سال کا نام

عام الحزن رکھا۔ عربی ترکیب، رائج۔

قول فصیل۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بیان جناب

ابو طالب کا کچھ تذکرہ کر دیا جائے تاکہ یہ بات بھی

مطرح واضح ہو جائے کہ آنحضرت کو وفات بعد اب

کرم ہے تو اس زمانے پر عام

کہ اس قدر مدد کریں جو کہ آپ نے ان کے انتقال کے سال کو عام احقرن کے نام سے موسوم کیا۔

جناب ابوطالب حضرت ہاشم کے چوتھے جناب عبدالمطلب کے بیٹے اور جناب عبدالمطلب کے حقیقی بھائی تھے آپ کے امی ام عمران تھیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ فاطمہ بنت امر خزومی تھیں۔ شمس علیا دینی نذیر امر کا کہنا ہے کہ آپ عبدالمطلب کی اولاد کو سب سے زیادہ باوقار اور عقلمند تھے عبدالمطلب کے بعد پیغمبر اسلام کی پرورش آپ نے شروع کی اور زندگی بھر ان کی ولایت و حمایت میں سرگرم رہے علامہ شبلی کہتے ہیں کہ ابوطالب کا یہ طریقہ ولایت و احقرن آنحضرت کو اپنے ساتھ سلاتے تھے اور جہاں جاتے تھے ساتھ لے جاتے تھے کفار قریش اور اشرار یہود سے آپ نے آنحضرت کی حفاظت کی اور انھیں کسی قسم کا گزند نہیں پہنچے دی۔

مورخ ابن اثیر کا کہنا ہے کہ سفر شام کے موقع پر ایک لڑکے کی نفرا آنحضرت پر پڑی اس نے آپ کی لہجہ کے آثار دیکھے اور ابوطالب کا کہنا کہ انھیں عبدالمطلب کے بھائی تھے۔

سدا انھیں یہ وقت کر ڈالی۔ ابوطالب نے اپنا کل سامان تجارت فروخت کر کے وطن کی راہ لی۔ مورخ دیلمی کہتا ہے کہ حضرت ابوہریرہ ابوطالب کی تحریک سے جناب عبدالمطلب کا مال بڑے فروخت شام کی طرف لے جایا کرتے تھے چند دنوں میں عبدالمطلب نے شام کی خواہش کی اور نسبت پھر گئی جناب ابوطالب آنحضرت کا خلیفہ ابوجہش پر چھا اور عبدالمطلب کی طرف سے وہ قریب نوٹھ لے پڑھا۔ ابوطالب کے خلیفے کی ابتدا ان نفلوں سے ہوتی ہے۔

بسم اللہ الذی جلدًا من خیر بقیہ ابراہیم چار سو دینار سرخ پر عقد ہوا عقد کل کے بعد خرچ ابوطالب نے خرچ عقلمند یا حضرت ابوطالب بستان ہی خرچ کا ہوئے جو المام خیر صادق علامہ کا قول ہے کہ ابوطالب ایان کے تحفظ میں بھارت کھنڈ کے اندر تھے شمس علیا دینی نذیر امر کا کہنا ہے کہ عبدالمطلب اور ابوطالب دین فطرت کو مینو جی سے پکڑے ہوئے تھے علامہ سیدی کہتے ہیں کہ انبا البنی امریکین فیہم مشرک۔ آنحضرت کے بعد ابوطالب ایک شخص ہی مشرک نہیں تھا۔ ابوطالب کے تعلق دینی نذیر امر کا

بیان ہے کہ وہ دل سے پیغمبر کو سچا پیغمبر اور اسلام کو خدا کا دین سمجھتے تھے علامہ شبلی کہتے ہیں کہ ابوطالب کے وقت بھی لکھ پڑھ رہے تھے لیکن بخاری کی ایک حدیث میں ہے کہ نبی پر جس میں شبلی نے یہ نہیں دیا اور شمس علیا دینی نذیر امر کا کہنا ہے کہ جو صحیح اور قابل تسلیم نہیں ہے مگر آپ کے مومن اور سلمان ہونے پر مومنین کا اتفاق ہے۔ جناب ابوطالب کے دو شرچ آپ کے مومن ہونے پر دلالت کرتے ہیں ملاحظہ ہوں۔

وہ دینی و علمیت انک صافق بنو لہم صفا نکلت احیاء اللہ صلت باب دین محمد بنو شیخ ابی البریہ دنیا (رحمہ) اسے محمد تم نے مجھے اسلام کی طرف دعوت دی اور کیا خوب ہوتا ہوں کہ تم یقیناً مجھے سچا پیغمبر کہتم اس حدیث نبوت کے انبار سے قبل بھی لوگوں کی نظریں آپ کے تھے میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ اسے محمد تھا دین و دنیا کے تمام ارباب سے بڑا آپ نے ۵۰ سال کی عمر میں سوال سنا جس سے دنیا سے انتقال کیا آپ کا اصلی نام عمران، ابوطالب کنیت ہی عبدالمطلب کے سب سے بڑے فرزند اور جناب میرے سب سے بڑے بھائی تھے۔

اطلاعی

کاتب و بیان کی جہت پسندی سے تدریس احقرن کے خلاف۔ عالمی شان کو (مالی شان) شگرا کو (مالی شان) مصنف کو (صفت دین) شرمسار کو (شرم سار) وقوہ کھدیا تھا انتہائی کوشش کی کہ لیلی اور چوچا پھر بھی عقائد پر جو بحث کے گھڑا جائے تھا مگر یہ دیکھا ہوا امر نہ سمجھتا رہا میں برفقت تدریس اصول احقرن کا پائیدار نمونہ اطلاق کر دیا

مہذب کھنوی